

۴۲۲ منتخب احادیث مبارکہ کی شہر آفاق کتاب کُل سلیس اردو ترجمہ اور حواشی

صحیح مسلم شریف
مترجم: عربی
اردو

الحافظ ابو نعیم اصبغ بن علی اللؤلؤ

الامام الحافظ ابو نعیم مسلم بن الحجاج القشیری ۲۶۱ھ

ادان لائبریری
لاہور پاکستان

صحیح مسلم شریف

جلد

۲۲ منتخب احادیث مبارکہ کی شہرہ آفاق کتاب مکمل سلیس اردو ترجمہ و رجوعی

صحیح مسلم شریف

الجامع لصحیح مسلم بن الحجاج

الامام الحافظ ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیریؒ ۲۶۱ھ

جلد دوم

اردو ترجمہ - فوائد و تشریحات:

مولانا عابد الرحمن صدیقی کاندھلوی

جدید دعویٰ لائق المہر و تکریم المہم

حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب فیضان فیضان العلوم کراچی

تقریظ

مولانا مفتی محمود اشرف عثمانی دہلی

مفتی و استاذ قائدیت جامعوں ارا علوم کراچی

الاحادیث الامیاتیہ لاہوریہ کراچی
پاکستان

پاکستان اور ہندوستان میں جملہ حقوق محفوظ ہیں
 خلافت و رزق پر مختلف فرقہ وارانہ کے خلاف
 قانونی کارروائی کی جائے گی

نام کتاب
 صحیح مسلم شریف

نام مصنف

اسلامی احکامات اور مسلمانوں کی زندگی پر فقہ حنفی

اشاعت اول

ربیع الاول ۱۴۳۵ھ / اپریل ۲۰۱۴ء

ادارہ اشاعتیں، بکسٹریز، کمپیوٹرز

۱۳- ویٹا ناٹھر سٹیشن، بل روڈ، لاہور۔ فون ۳۳۳۳۱۴۷ فیکس ۳۳۳۳۷۸۵-۳۳۳۳۷۸۲-۳۳۳۳۷۸۳

۱۹۰- تاریکی، لاہور - پاکستان۔ فون ۳۳۳۳۹۹۱-۳۳۳۳۹۹۵-۳۳۳۳۹۹۹

مومن روڈ، چک اردو بازار، کراچی - پاکستان۔ فون ۳۳۳۳۳۰۱-۳۳۳۳۳۰۲

ملنے کے چے

ادارۃ المعارف، جامعہ دارالعلوم، کورنگی، کراچی نمبر ۱۳

مکتبہ دارالعلوم، جامعہ دارالعلوم، کورنگی، کراچی نمبر ۱۴

نورۃ القرآن و العلوم الاسلامیہ، چک نیپلہ، کراچی

دارالاشاعت، اردو بازار، کراچی نمبر ۱

بیت القرآن، اردو بازار، کراچی نمبر ۲

بیت العلوم، ناٹھ روڈ، لاہور

فہرست مضامین صحیح مسلم شریف مترجم اردو جلد دوم

صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر	صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر
۵۵	عاشورہ کے دن روزہ رکھنا۔	۱۴	۱۵	کِتَابُ الصَّیَامِ	
۶۵	عید کے دنوں میں روزہ رکھنے کی حرمت۔	۱۵			
۶۶	ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی حرمت اور اس چیز کا بیان کہ یہ کھانے پینے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے دن ہیں۔	۱۶	۱۶	چاند دیکھنے پر روزے رکھنا اور اسی کے دیکھنے پر افطار کرنا اور اگر چاند نظر نہ آئے تو پھر تیس روزے پورے کرنا۔	۱
۶۸	جمعہ کے دن کا مخصوص کر کے بغیر کسی عادت کے روزہ رکھنا۔	۱۷	۲۳	ہر ایک شہر میں اسی جگہ کی رویت معتبر ہے اور دوسرے مقام کی رویت بغیر کسی دلیل شرعی کے وہاں معتبر نہیں۔	۲
۶۹	آیت وَ عَلَى الَّذِينَ يُؤْتُونَ فِدْيَةً طَعَامٌ مِثْلُكُمْ منسوخ ہے۔	۱۸	۲۴	چاند کے چھوٹا اور بڑا ہونے کا کوئی اعتبار نہیں، اگر چاند نظر نہ آئے تو پھر تیس دن پورے کرے۔	۳
۷۰	جو کسی عذر مثلاً مرض، سفر اور جنس کی بنا پر روزے نہ رکھ سکے اس کے لئے ایک رمضان کی قضا میں دوسرے رمضان تک تاخیر درست ہے۔	۱۹	۲۵	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عید کے دنوں میںے ناقص نہیں ہوتے۔	۴
۷۱	نیت کی جانب سے روزے رکھنے کا حکم۔	۲۰	۲۵	روزہ طلوع فجر سے شروع ہوتا ہے اور اس وقت تک سحری کھا سکتا ہے اور طلوع فجر سے صبح صادق مراد ہے صبح کا ذب مراد نہیں۔	۵
۷۴	روزہ دار کے لئے مستحب ہے کہ جس وقت اسے کوئی کھانے کے لئے بلائے یا گالی وغیرہ دے تو کچھ دے کہ میں روزے سے ہوں اور اپنے روزے کو پیو دو باتوں سے پاک رکھے۔	۲۱	۳۰	سحری کی فضیلت اور اس کے انتخاب اور اس کے دیر میں کھانے اور افطار جلدی کرنے کا انتخاب۔	۶
۷۵	روزے کی فضیلت۔	۲۲	۳۲	روزہ کے پورا ہونے کا وقت اور دن کا اختتام۔	۷
۷۸	جہاد میں جو بغیر کسی نقصان اور تکلیف کے روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہو، اس کے روزے کی فضیلت۔	۲۳	۳۳	صوم وصال کی ممانعت	۸
۷۹	زوال سے قبل نفل روزہ کی نیت صحیح ہونا اور بغیر عذر کے اس کے توڑ دینے کا جواز۔	۲۴	۳۷	جسے اپنی شہوت پر اطمینان ہوا اسے روزہ کی حالت میں اپنی بیوی کا بوسہ لینا حرام نہیں۔	۹
۸۰	بھول کر کھانے اور پینے اور جماع سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔	۲۵	۴۰	حالات جنابت میں اگر صبح ہو جائے تو روزہ درست ہے۔	۱۰
۸۰	رمضان المبارک کے علاوہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کا بیان اور مستحب یہ ہے کہ کوئی عید روزوں سے خالی نہ جائے۔	۲۶	۴۳	روزہ دہر پر دن میں جماع کا حرام ہونا اور اس کے کفارہ اور وجوب کا بیان۔	۱۱
۸۳	صوم دہر کی ممانعت اور صوم داؤدی کی فضیلت۔	۲۷	۴۶	رمضان المبارک میں مسافر شرعی کے لئے روزہ رکھنے اور افطار کرنے کا حکم۔	۱۲
۹۱	ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھنا اور یوم عرفہ، عاشورہ، بقر اور جمعرات کے روزوں کا انتخاب۔	۲۸	۵۴	حاجی کے لئے عرفہ کے دن میدان عرفات میں افطار مستحب ہے۔	۱۳

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۲۹	شعبان کے روزوں کا بیان۔	۹۳	۲۸	محرم کا شرط لگانا کہ اگر میں بیمار ہوا تو احرام کھول ڈالوں گا۔	۱۳۷
۳۰	محرم کے روزوں کی فضیلت۔	۹۵	۳۹	جیض اور نفاس والیوں کے احرام اور ان کے غسل کا بیان۔	۱۳۹
۳۱	شوال کے چھ روزوں کی فضیلت۔	۹۶	۵۰	احرام کی اقسام اور یہ کہ حج قربان، تمتع اور افراد سب اقسام چائز ہیں۔	۱۳۹
۳۲	شب قدر کی فضیلت اور اس کا وقت۔	۹۷	۵۱	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا بیان۔	۱۶۸
	کِتَابُ الْإِعْتِكَافِ	۱۰۵	۵۲	اپنے احرام کو دوسرے کے احرام کے ساتھ مطلق کرنے کا جواز۔	۱۷۷
۳۳	رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں بہت زیادہ عبادت کرنا۔	۱۰۷	۵۳	جواز حج تمتع۔	۱۸۰
۳۴	عشرہ ذی الحجہ کے روزوں کا حکم۔	۱۰۸	۵۴	حج تمتع کرنے والے پر قربانی واجب ہے ورنہ تین روزے ایام حج میں اور سات گھر جانے پر رکھے۔	۱۸۵
	کِتَابُ الْحَجِّ	۱۰۹	۵۵	قارن اسی وقت احرام کھولے جبکہ مفرد ہانچ احرام کھولے ہے۔	۱۸۷
۳۵	محرم کے لئے کونسا لباس پہننا جائز ہے اور کونسا ناجائز؟	۱۰۹	۵۶	احصاء کے وقت حائی کو احرام کھولنے کا جواز اور قرآن اور قارن کے طواف وسیعی کا حکم۔	۱۸۸
۳۶	موافقت حج۔	۱۱۳	۵۷	حج افراد اور قرآن۔	۱۹۱
۳۷	تعمید اور اس کا طریقہ۔	۱۱۷	۵۸	طواف قدم اور اس کے بعد سعی کرنا۔	۱۹۲
۳۸	عیدہ والوں کے لئے ذی النحیہ سے احرام باندھنے کا حکم۔	۱۱۹	۵۹	عمرہ کرنے والے کا احرام طواف وسیعی سے قبل اور اسی طرح حائی اور قارن کا طواف قدم سے قبل نہیں مکمل سکتا۔	۱۹۳
۳۹	جب سواری لے کر کسی جانب متوجہ ہو کر کھڑی ہو جائے، اس وقت احرام باندھنا افضل ہے۔	۱۱۹	۶۰	حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے کا جواز۔	۱۹۷
۴۰	احرام سے قبل بدن میں خوشبو لگانے اور منک کے استعمال کرنے کا احتیاج اور اس کے اثر کے باقی رہنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔	۱۲۲	۶۱	احرام کے وقت قربانی کا اشعار کرنا اور اس کے علاوہ ڈالنا۔	۱۹۹
	عمرہ کے لئے بڑی شکار کھیلنے کی ممانعت۔	۱۲۷	۶۲	ابن عباس سے لوگوں کا کہنا کہ آپ کا یہ کیا فتویٰ ہے جس میں لوگ مصروف ہیں۔	۲۰۰
۴۱	عمرہ اور غیر محرم کے لئے ملل اور حرم میں جن جانوروں کا مارنا حلال ہے۔	۱۳۳	۶۳	عمرہ کرنے والے کے لئے بالوں کا کٹنا بھی جائز ہے، حلق واجب نہیں اور یہ کہ مروہ کے پاس طلق یا تقصیر کرائے۔	۲۰۱
۴۲	حکلیف کے لاحق ہونے کے بعد محرم کو سر منڈانے کی اجازت اور اس پر فدیہ کا واجب ہونا اور اس کی تعداد۔	۱۳۷	۶۴	تمتع فی النحر اور قرآن کا جواز۔	۲۰۲
۴۳	محرم کو بچھے لگانا جائز ہے۔	۱۴۱			
۴۴	محرم کو آنکھوں کا علاج کرنا جائز ہے۔	۱۴۱			
۴۵	محرم کو اپنے سر اور بدن دھونے کی اجازت۔	۱۴۲			
۴۶	محرم کے انتقال کے بعد اس کے ساتھ کیا کیا جائے؟	۱۴۳			

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۲۵	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمروں کی تعداد اور ان کے اوقات۔	۲۰۳	۸۳	ری کا وقت مستحب۔	۲۳۰
۲۶	رمضان المبارک میں عمرہ کرنے کی فضیلت۔	۲۰۷	۸۴	سات ننگریاں مارنی چاہئیں۔	۲۳۰
۲۷	مکہ مکرمہ میں شیہ علیہ سے داخل ہونا اور شیہ سلفی سے لگنا۔	۲۰۷	۸۵	حلق کرنا قصر کرنے سے افضل ہے۔	۲۳۰
۲۸	مکہ میں داخل ہونے کے وقت ذی طوئی میں رات گزارنے کا احتیاب اور اسی طرح مکہ میں دن کے وقت داخل ہونا۔	۲۰۸	۸۶	یوم آخر کو اول رمی پھر نحر اور پھر طلق کرے، اور طلق ذاتی طرف سے شروع کرے۔	۲۳۳
۲۹	حج عمرہ کے پہلے طواف میں رمل کا احتیاب۔	۲۱۰	۸۷	رمی سے پہلے ذبح اور رمی و ذبح سے قبل طلق کرنا اور اسی طرح دن سب سے قبل طواف کرنے کا بیان۔	۲۳۴
۳۰	طواف میں رکعتیں پڑھنا یا نہ پڑھنا مستحب ہے۔	۲۱۳	۸۸	طواف افاضہ نحر کے دن کرنا۔	۲۳۷
۳۱	طواف میں حجر اسود کو بوسہ دینے کا احتیاب۔	۲۱۵	۸۹	مقام محجب میں اترنا۔	۲۳۸
۳۲	اونٹ وغیرہ پر طواف کا جواز اور اسی طرح چھتری وغیرہ سے حجر اسود کا استلام کرنا۔	۲۱۷	۹۰	ایام تشریق میں رات کو کھنی میں رہنا واجب ہے، اور جو حضرات مکہ مکرمہ میں زمزم چلاتے ہوں انہیں رخصت ہے۔	۲۵۰
۳۳	صفاء و مروہ کی سعی رکعتیں ہے بغیر اس کے حج نہیں ہوتا۔	۲۱۹	۹۱	موسم حج میں پانی پلانے کی فضیلت۔	۲۹۱
۳۴	سعی دوبارہ نہیں ہوتی۔	۲۲۲	۹۲	قربانیوں کے گوشت، کھالیں اور جھولیں صدق کرنا اور قصاب کی مزدوری اس میں سے نہ دینا، اور قربانی کے لئے اپنا نائب متعین کر دینے کا جواز۔	۲۵۲
۳۵	یوم آخر میں حجرہ عقبہ کی رمی تک حاجی برابر لپیک کہے۔	۲۲۳	۹۳	اونٹ اور گائے کی قربانی میں سات آدمیوں کی شرکت کا جواز۔	۲۵۳
۳۶	عرفہ کے دن مخنی سے عرفات جاتے ہوئے تکبیر اور تکبیر کہنا۔	۲۲۵	۹۴	اونٹ کو کھڑا کر کے نحر کرنا چاہئے۔	۲۵۵
۳۷	عرفات سے مزدلفہ کو لوٹنا اور اس شب مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو ساتھ پڑھنا۔	۲۲۶	۹۵	جو شخص کہ خود حرم میں نہ جا سکے، اور ہدی جیسے تو قتلید ہدی مستحب ہے، باقی خود حرم نہ ہوگا۔	۲۵۵
۳۸	مزدلفہ میں یوم آخر کو صبح کی نماز بہت جلد پڑھنا۔	۲۳۱	۹۶	قربانی کے اونٹ پر شہید مجبوری کے وقت سوار ہو سکتا ہے۔	۲۵۹
۳۹	ضعیفوں اور عورتوں کو مزدلفہ سے منی جلدی روانہ کرنے کا احتیاب۔	۲۳۲	۹۷	قربانی کا جانور اگر راست میں نہ چل سکے تو کیا کرے؟	۲۶۱
۴۰	بلطن وادی سے حجرہ عقبہ کی رمی کرنا اور یہ کہ مکہ مکرمہ بائیں طرف ہونا چاہئے اور ہر ایک ننگری کے ساتھ تکبیر ہے۔	۲۳۶	۹۸	طواف وداع واجب ہے اور حائضہ عورت سے معاف ہے۔	۲۶۳
۴۱	یوم آخر کو سوار ہو کر حجرہ عقبہ کی رمی کرنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ مجھ سے مناسک حج معطوم کر لو۔	۲۳۸	۹۹	حاجی اور غیر حاجی کے لئے کعبہ میں داخل ہونے کا احتیاب اور اس میں جا کر نماز پڑھنا، اور نواہی کعبہ میں دعا مانگنا۔	۲۶۶
۴۲	ننگری کے برابر ننگریاں مارنے کا احتیاب۔	۲۳۹	۱۰۰	کعبہ تو ذکر از سر نو تفسیر کرنے کا جواز۔	۲۷۰

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۱۰۱	عاجز پڑھے اور سنت کی جانب سے حج کرتا۔	۲۵۶	۱۲۱	توحات کے زمانہ میں مدینہ منورہ میں رہنے کی ترغیب۔	۳۱۳
۱۰۲	تاہلے کے حج کا حکم۔	۲۵۷	۱۲۲	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ لوگ مدینہ منورہ کو اس کے خیر ہونے کے باوجود چھوڑ دیں گے۔	۳۱۴
۱۰۳	زندگی میں ایک مرتبہ حج فرض ہے۔	۲۵۸	۱۲۳	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک اور منبر کے درمیانی حصہ کی فضیلت اور مقام منبر کی فضیلت۔	۳۱۵
۱۰۴	عورت کو حج وغیرہ کا سفر محرم کے ساتھ کرنا چاہئے۔	۲۵۹	۱۲۴	کوہ اُحد کی فضیلت۔	۳۱۶
۱۰۵	حج وغیرہ کے سفر کے لئے روانہ ہونے کے وقت ذکر الہی کا انتخاب۔	۲۸۳	۱۲۵	مسجد حرام اور مسجد نبویؐ میں نماز پڑھنے کی فضیلت۔	۳۱۷
۱۰۶	حج وغیرہ کے سفر سے واپسی پر کیا دعا پڑھنی چاہئے۔	۲۸۴	۱۲۶	خصوصیت کے ساتھ صرف تین مسجدوں کی فضیلت۔	۳۱۸
۱۰۷	افطامہ ذی الحجہ میں اترا اور نماز پڑھنا۔	۲۸۵	۱۲۷	اس مسجد کا بیان جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے۔	۳۱۹
۱۰۸	کوئی مشرک حج بیت اللہ نہ کرے اور نہ کوئی برہنہ طواف کعبہ کرے، اور حج اکبر کا بیان۔	۲۸۶	۱۲۸	مسجد قبا اور وہاں نماز پڑھنے کی فضیلت اور اس کی زیارت کا بیان۔	۳۲۰
۱۰۹	عرفہ کے دن کی فضیلت۔	۲۸۷			
۱۱۰	حج اور عمرہ کی فضیلت۔	۲۸۸			
۱۱۱	حاجیوں کا مکہ میں اترا اور اس کے گھروں کے وارث ہونے کا بیان۔	۲۸۹			
۱۱۲	مکہ سے ہجرت کر جانے والا بعد فراغت حج یا عمرہ مکہ میں قیام کر سکتا ہے۔	۲۹۰			
۱۱۳	مکہ مکرمہ کی حرمت اور یہ کہ وہاں شکار کھیلنا، گھاس اور درخت کاٹنا سب حرام ہیں۔	۲۹۱			
۱۱۴	مکہ مکرمہ میں بغیر حاجت کے ہتھیار افغانا ممنوع ہے۔	۲۹۲			
۱۱۵	بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہونا۔	۲۹۳			
۱۱۶	مدینہ منورہ کی فضیلت اور اس کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ہے برکت، اس کی حرمت اور اس کے درخت و شکار کا حرام ہونا اور اس کے حرم کی حدود کا بیان۔	۲۹۴			
۱۱۷	مکونت مدینہ منورہ کی فضیلت اور وہاں کی شدت و محنت پر مصر کرنے کا ثواب۔	۲۹۵			
۱۱۸	مدینہ منورہ کا ظالمون اور دجال سے محفوظ ہونا۔	۲۹۶			
۱۱۹	مدینہ منورہ غیبت چیزوں کو نکال کر پھینک دیتا ہے اور اس کا نام طاب اور طیبہ ہے۔	۳۰۷			
۱۲۰	مدینہ منورہ والوں کو ایذا پہنچانے والے کی ہلاکت و بربادی۔	۳۰۸			
۱۲۱	مکونت مدینہ منورہ کی فضیلت اور وہاں کی شدت و محنت پر مصر کرنے کا ثواب۔	۳۰۹			
۱۲۲	مدینہ منورہ کا ظالمون اور دجال سے محفوظ ہونا۔	۳۱۰			
۱۲۳	مدینہ منورہ غیبت چیزوں کو نکال کر پھینک دیتا ہے اور اس کا نام طاب اور طیبہ ہے۔	۳۱۱			
۱۲۴	مدینہ منورہ والوں کو ایذا پہنچانے والے کی ہلاکت و بربادی۔	۳۱۲			
۱۲۵	مکونت مدینہ منورہ کی فضیلت اور وہاں کی شدت و محنت پر مصر کرنے کا ثواب۔	۳۱۳			
۱۲۶	مدینہ منورہ کا ظالمون اور دجال سے محفوظ ہونا۔	۳۱۴			
۱۲۷	مدینہ منورہ غیبت چیزوں کو نکال کر پھینک دیتا ہے اور اس کا نام طاب اور طیبہ ہے۔	۳۱۵			
۱۲۸	مدینہ منورہ والوں کو ایذا پہنچانے والے کی ہلاکت و بربادی۔	۳۱۶			
۱۲۹	مکونت مدینہ منورہ کی فضیلت اور وہاں کی شدت و محنت پر مصر کرنے کا ثواب۔	۳۱۷			
۱۳۰	مدینہ منورہ کا ظالمون اور دجال سے محفوظ ہونا۔	۳۱۸			
۱۳۱	مدینہ منورہ غیبت چیزوں کو نکال کر پھینک دیتا ہے اور اس کا نام طاب اور طیبہ ہے۔	۳۱۹			
۱۳۲	مدینہ منورہ والوں کو ایذا پہنچانے والے کی ہلاکت و بربادی۔	۳۲۰			
۱۳۳	مکونت مدینہ منورہ کی فضیلت اور وہاں کی شدت و محنت پر مصر کرنے کا ثواب۔	۳۲۱			
۱۳۴	مدینہ منورہ کا ظالمون اور دجال سے محفوظ ہونا۔	۳۲۲			
۱۳۵	مدینہ منورہ غیبت چیزوں کو نکال کر پھینک دیتا ہے اور اس کا نام طاب اور طیبہ ہے۔	۳۲۳			
۱۳۶	مدینہ منورہ والوں کو ایذا پہنچانے والے کی ہلاکت و بربادی۔	۳۲۴			
۱۳۷	مکونت مدینہ منورہ کی فضیلت اور وہاں کی شدت و محنت پر مصر کرنے کا ثواب۔	۳۲۵			
۱۳۸	مدینہ منورہ کا ظالمون اور دجال سے محفوظ ہونا۔	۳۲۶			
۱۳۹	مدینہ منورہ غیبت چیزوں کو نکال کر پھینک دیتا ہے اور اس کا نام طاب اور طیبہ ہے۔	۳۲۷			
۱۴۰	مدینہ منورہ والوں کو ایذا پہنچانے والے کی ہلاکت و بربادی۔	۳۲۸			

کِتَابُ النِّكَاحِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر	صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر
۳۱۱	کِتَابُ الطَّلَاق		۳۳۹	بہرہ کا بیان۔	۱۳۱
۳۱۸	تین طلاقوں کا بیان۔	۱۶۲	۳۵۳	اپنی یا عری آزاد کر کے پھر اس کے ساتھ نکاح کرنے کی فضیلت۔	۱۳۲
۳۱۹	اس شخص پر کفارہ کا وجوب جو اپنی عورت کو اپنے اوپر حرام کرے اور طلاق کی نیت نہ ہو۔	۱۶۳	۳۵۸	حضرت زینبؓ کا نکاح اور نزول حجاب اور ولیمہ کا بیان۔	۱۳۳
۳۲۲	تکھیر سے بغیر نیت کے طلاق واقع نہیں ہوتی۔	۱۶۴	۳۶۴	قبول و عوت کا حکم۔	۱۳۴
۳۳۷	مطلقہ یا نکاح کے لئے نفقہ نہیں ہے۔	۱۶۵	۳۶۸	مطلقہ خواہ طلاق دینے والے کے لئے بغیر حلالہ کے حلال نہیں۔	۱۳۵
۳۳۶	معتدہ یا نکاح اور جس کا شوہر مر گیا ہو وہ دن میں ضرورت کے لئے نکل سکتی ہے۔	۱۶۶	۳۷۰	بیاع کے وقت کی دعا۔	۱۳۶
۳۳۶	حاملہ کی عدت وضع حمل سے پوری ہو جاتی ہے۔	۱۶۷	۳۷۱	ذبح کے علاوہ قتل میں جس طرح چاہے بیاع کرے۔	۱۳۷
۳۳۸	جس کا شوہر انتقال کر جائے وہ زینت ترک کر سکتی ہے باقی کسی حال میں تین دن سے زائد سوگ کرنا جائز نہیں بلکہ حرام ہے۔	۱۶۸	۳۷۲	عورت کو اپنے شوہر کا ہتھیار چھوڑنے کی ممانعت۔	۱۳۸
۳۵۴	کِتَابُ الْإِلْعَان		۳۷۳	عورت کا راز ظاہر کرنے کی ممانعت۔	۱۳۹
۳۶۶	کِتَابُ الْعِتْق		۳۷۴	عزل کا بیان۔	۱۴۰
۳۶۷	ولاء صرف آزاد کر کے والے کو ہی ملے گی۔	۱۶۹	۳۷۹	قیدی حاملہ عورتوں سے ہامعت کرنے کی ممانعت۔	۱۴۱
۳۷۲	حق ولاء کو فروخت کرنے اور اس کو جیدہ کر دینے کی ممانعت۔	۱۷۰	۳۷۹	مرحومہ کے ساتھ صحبت کا جواز اور عزل کی کراہت۔	۱۴۲
۳۷۳	آزاد شدہ کو اپنے آزاد کرنے والوں کے علاوہ اور کسی کی طرف اپنے کو منسوب کرنے کی حرمت۔	۱۷۱	۳۸۱	کِتَابُ الرِّضَاع	
۳۷۵	غلام آزاد کرنے کی فضیلت۔	۱۷۲	۳۹۳	استبراء کے بعد بائمی سے صحبت کرنا جائز ہے، اگرچہ اس کا شوہر موجود ہو اور قید ہو جانے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔	۱۴۳
۳۷۶	اپنے والد کو آزاد کرنے کی فضیلت۔	۱۷۳	۳۹۶	بچہ صاحب فراس کا ہے اور شہادت سے بچتا چاہئے۔	۱۴۴
۳۷۷	کِتَابُ الْبَيُوعِ		۳۹۷	الطلاق ولد میں قیافہ شناس کا اعتبار۔	۱۴۵
۳۷۷	بیع ملامہ اور منابہ کا ابطال	۱۷۴	۳۹۹	زفاف کے بعد دو شیرہ اور شیبہ کے پاس کتنا ٹھہرنا چاہئے؟	۱۴۶
۳۷۸	تکفیری اور دھوکے کی بیع باطل ہے۔	۱۷۵	۴۰۱	مست طریقہ یہ ہے کہ ایک رات دن ہر ایک بیوی کے پاس رہے اور تقسیم ایام میں برابر رہیں۔	۱۴۷
۳۷۹	بیع جمل الجملہ کی ممانعت۔	۱۷۶	۴۰۲	اپنی باری سو کن جیدہ کر دینے کا جواز۔	۱۴۸
۳۷۹	اپنے بھائی کی بیع پر بیع کرنے، اور اس کے نرخ پر نرخ	۱۷۷	۴۰۳	دیندار سے نکاح کرنے کا احتیاب۔	۱۴۹
			۴۰۴	دو شیرہ سے نکاح کرنے کا احتیاب۔	۱۵۰
			۴۰۸	عورتوں کے ساتھ حسن خلق کا بیان۔	۱۵۱

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	باب نمبر
۱۷۸	کرنے کی حرمت اور ایسے ہی دھوکہ دینا حرام ہے اور جانوروں کے قصوں میں دودھ روک لینا حرام ہے۔	۱۹۶	۱۹۶
۱۷۹	تلقی جالب کی حرمت۔	۱۹۷	۱۹۷
۱۸۰	شہری کو دیہاتی کا مال فروخت کرنے کی ممانعت۔	۱۹۸	۱۹۸
۱۸۱	بیع مصراۃ کا حکم۔	۱۹۹	۱۹۹
۱۸۲	قبضہ سے پہلے خریدار کو دوسرے کے ہاتھ چینا باطل ہے۔	۲۰۰	۲۰۰
۱۸۳	جس سمجھور کے ذمہ کار وزن معلوم نہ ہو اسے دوسری سمجھوروں کے عوض چینا درست نہیں۔	۲۰۱	۲۰۱
۱۸۴	بیع سے قبل عائدین کو خیار مجلس حاصل ہے۔	۲۰۲	۲۰۲
۱۸۵	جو شخص بیع میں دھوکہ کھا جائے۔	۲۰۳	۲۰۳
۱۸۶	کھلوں کو درختوں پر لان کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے بغیر کانٹے کی شرط سے چینا درست نہیں۔	۲۰۴	۲۰۴
۱۸۷	عرایا کے علاوہ ترجمجور کو خشک سمجھور کے عوض فروخت کرنا حرام ہے۔	۲۰۵	۲۰۵
۱۸۸	جو شخص سمجھور کا درخت بیچے اور اس پر سمجھوریں ہوں۔	۲۰۶	۲۰۶
۱۸۹	حائلہ مزلیہ اور قناریہ کی ممانعت اور ایسے ہی پھلوں کو صلاحیت کے تصور سے قبل فروخت کرنے اور چند سالوں کے لئے بیچنے کی ممانعت۔	۲۰۷	۲۰۷
۱۹۰	زمین کو کراہ پر دینا۔	۲۰۸	۲۰۸
۱۹۱	کِتَابُ الْمُسَاqَاتِ وَالْمُزَارَعَةِ	۲۰۹	۲۰۹
۱۹۲	درخت لگانے اور کھیتی کرنے کی فضیلت۔	۲۱۰	۲۱۰
۱۹۳	کسی آفت سے نقصان ہو جانے کا حکم۔	۲۱۱	۲۱۱
۱۹۴	قرض میں سے کچھ معاف کروانے کا احتیاب۔	۲۱۲	۲۱۲
۱۹۵	اگر خریدار مفلس ہو جائے اور بائع مشتری کے پاس اپنی چیز ایمنہ پائے تو وہ واپس لے سکتا ہے۔	۲۱۳	۲۱۳
۱۹۶	مفلس کو مصلحت دینے اور قرض وصول کرنے میں آسانی کرنے کی فضیلت۔	۲۱۴	۲۱۴
۱۹۷	مالدار کو قرض کی ہوائیگی میں تاخیر کی حرمت اور حوالہ کا صحیح ہونا اور یہ کہ جب قرضہ مالدار پر حوالہ کیا جائے تو	۲۱۵	۲۱۵
۱۹۸	اس کا قبول کرنا مستحب ہے۔	۲۱۶	۲۱۶
۱۹۹	جو پانی جنگلات میں ضرورت سے زائد ہو اور لوگوں کو اس کی حاجت ہو تو اس کا پینا اور اس کے استعمال سے منع کرنا، اور ایسے ہی خطی کرانے کی اجرت لینا حرام ہے۔	۲۱۷	۲۱۷
۲۰۰	بیچارہ کتوں کی قیمت، نجوی کی مزدوری اور بڑی کی کماہی کی حرمت اور بلی کی بیع ممنوع ہے۔	۲۱۸	۲۱۸
۲۰۱	کتوں کے قتل کا حکم اور پھر اس کا منسوخ ہونا، اور اس چیز کا بیان کہ شکار یا کھیتی یا جانوروں کی حفاظت کے علاوہ کتے کا پالنا حرام ہے۔	۲۱۹	۲۱۹
۲۰۲	پھینے لگانے کی اجرت حلال ہے۔	۲۲۰	۲۲۰
۲۰۳	شراب کی بیع حرام ہے۔	۲۲۱	۲۲۱
۲۰۴	شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی بیع حرام ہے۔	۲۲۲	۲۲۲
۲۰۵	سود کا بیان۔	۲۲۳	۲۲۳
۲۰۶	حلال شے لینا اور مشتبہ چیزوں کا ترک کرنا۔	۲۲۴	۲۲۴
۲۰۷	لوٹ کا پینا اور سواری کی شرط کر لینا۔	۲۲۵	۲۲۵
۲۰۸	جانوروں کا قرض لینا درست ہے اور اس سے اچھا جانور واپس کرنا چاہئے۔	۲۲۶	۲۲۶
۲۰۹	جانور کو جانور کے عوض کی زیادتی کے ساتھ چینا درست ہے۔	۲۲۷	۲۲۷
۲۱۰	رہن سفر و حضر میں ہر وقت جائز ہے۔	۲۲۸	۲۲۸
۲۱۱	بیع مسلم کا جواز۔	۲۲۹	۲۲۹
۲۱۲	قوت یعنی خدا انسان اور حیوانی میں احکام کی حرمت۔	۲۳۰	۲۳۰
۲۱۳	بیع میں قسم کھانے کی ممانعت۔	۲۳۱	۲۳۱
۲۱۴	حق شفعہ کا بیان۔	۲۳۲	۲۳۲
۲۱۵	پردہ کی دیوار میں ٹکڑی کا ڈنٹا۔	۲۳۳	۲۳۳
۲۱۶	ظہار زمین کے غصب کر لینے کی حرمت۔	۲۳۴	۲۳۴
۲۱۷	جب راست کی مقدار میں اختلاف ہو تو پھر کتنا راست رکھنا چاہئے۔	۲۳۵	۲۳۵
۲۱۸	کِتَابُ الْفَرَائِضِ	۲۳۶	۲۳۶
۲۱۹	مالدار کو قرض کی ہوائیگی میں تاخیر کی حرمت اور حوالہ کا صحیح ہونا اور یہ کہ جب قرضہ مالدار پر حوالہ کیا جائے تو	۲۳۷	۲۳۷

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	باب نمبر
۶۵۰	کِتَابُ الْقَسَامَةِ وَالْمُحَارِبِينَ	۵۸۹	کِتَابُ الْهَبَاتِ
۶۵۵	وَالْقِصَاصِ وَالذِّیَاتِ	۵۸۹	جو چیز صدقہ میں دے دے، پھر اسی کو خریدنے کی کراہت۔
۶۵۹	قسامت کا بیان۔	۵۹۱	صدقہ میں رجوع کرنے کی حرمت۔
۶۶۱	لڑنے والوں اور مردہ ہو جانے والوں کے احکام۔	۵۹۲	بعض اولاد کو کم اور بعض کو زیادہ دینے کی کراہت۔
۶۶۳	پتھر وغیرہ بھاری چیز سے قتل کر دینے میں قصاص کا ثبوت، اسی طرح مرد کو عورت کے عوض قتل کیا جائے گا۔	۵۹۶	زندگی بھر کے لئے کسی چیز کا دے دینا۔
۶۶۴	جب کوئی کسی کی جان یا عضو پر حملہ کرے اور وہ اس کو دفع کرنا چاہے تو اس صورت میں حملہ کرنے والے کو اگر کوئی نقصان پہنچے تو اس کا کوئی جواں نہیں۔	۶۰۱	کِتَابُ الْوَصِيَّةِ
۶۶۵	دانتوں وغیرہ میں قصاص کا حکم۔	۶۰۶	حیثیت کو صدقات کا ثواب پہنچتا ہے۔
۶۶۶	مسلمان کا خون کس وقت مباح ہے۔	۶۰۸	مرنے کے بعد انسان کو کس چیز کا ثواب پہنچتا ہے۔
۶۶۷	جو قتل کا طریقہ ایسا ہو کہ اس کا گناہ۔	۶۰۸	وقف کا بیان۔
۶۶۸	آخرت میں خونوں کا بدلہ اور قیامت کے دن سب سے پہلے خون حق کا فیصلہ ہوگا۔	۶۱۰	جس کے پاس قابل وصیت کوئی چیز نہ ہو اسے وصیت نہ کرنا درست ہے۔
۶۶۹	خون اور عزت اور مال کے حقوق کی اہمیت۔	۶۱۳	کِتَابُ النَّذْرِ
۶۷۰	قتل کا اقرار گنج ہے اور ولی مقتول کو قصاص کا حق حاصل ہے، باقی معافی کی درخواست کرنا مستحب ہے۔	۶۲۰	کِتَابُ الْاِيْمَانِ
۶۷۱	بیعت کے بچے اور قتل خطا اور شہرہ میں دیت کا حکم۔	۶۲۰	غیر اللہ کی قسم کھانے کی ممانعت۔
۶۷۳	کِتَابُ الْحُدُودِ	۶۲۳	جو شخص کسی کام کی قسم کھائے اور پھر اس کے خلاف کو اچھا سمجھے تو اسے کرے اور قسم کا کفارہ ادا کر دے۔
۶۷۴	چوری کی حد اور اس کا نصاب۔	۶۳۱	قسم، قسم کھانے والے کی نیت کے مطابق ہوگی۔
۶۷۵	چند خواہ شریف ہو یا غیر شریف اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔	۶۳۲	قسم میں انشاء اللہ کہنا۔
۶۸۰	اور حدود میں سفارش کرنے کی ممانعت۔	۶۳۳	اگر قسم سے گھر والوں کا نقصان ہو تو قسم نہ توڑنا ممنوع ہے، بشرطیکہ وہ کام حرام نہ ہو۔
۶۹۷	زنا کی حد۔	۶۳۳	کافر مشرف باسلام ہونے کے بعد اپنی مذکر کا کیا کرے۔
۷۰۰	شراب کی حد۔	۶۳۷	غلاموں کے ساتھ کس طرح سلوک کیا جائے؟
۷۰۰	تعمیر کے کوڑوں کی تعداد۔	۶۳۹	بد بھلام کی بیع کا جواز۔
۷۰۰	حدود گناہوں کا کفارہ ہیں۔		
۷۰۲	جائور کسی کو مار ڈالے یا کوئی کان یا کنوئیں میں گر		

صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر	صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر
۷۳۱	دشمن سے مقابلہ کے وقت فتح کی دعا مانگنے کا احتساب۔	۲۶۸		پڑے تو اس کا خون ہدر ہے۔	
۷۳۲	لڑائی میں عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے کی ممانعت۔	۲۶۹	۷۰۲		
۷۳۳	شیخون حملہ میں بغیر ارادہ کے عورتیں اور بچے مارے جائیں تو کوئی مٹھا لے نہیں۔	۲۷۰		کِتَابُ الْأَقْضِيَةِ	
۷۳۴	کافروں کے روخت کا ٹٹا اور ان کا جلانا درست ہے۔	۲۷۱	۷۰۳	مدنی علیہ رحمہ واجب ہے۔	۲۳۹
۷۳۵	خصوصیت کے ساتھ اس امت کے لئے اسواں قیمت کا حلال ہونا۔	۲۷۲	۷۰۴	ایک گواہ اور ایک قسم پر فیصلہ کرنا۔	۲۵۰
۷۳۶	قیمت کا بیان۔	۲۷۳	۷۰۵	حاکم کے فیصلے سے حقیقت الامر میں تبدیلی نہیں ہوتی۔	۲۵۱
۷۳۹	قاتل کو مقتول کا سامان دلانا۔	۲۷۴	۷۰۶	بند یعنی ایہودیوں کی بیوی کا فیصلہ۔	۲۵۲
۷۴۳	فنی یعنی جو مال کفار کا بغیر لڑائی کے ہاتھ آئے۔	۲۷۵	۷۰۸	کثرت سوال اور اضافت مال کی ممانعت۔	۲۵۳
۷۵۳	قیمت کا مال کس طرح تقسیم کیا جائے گا؟	۲۷۶	۷۰۹	حاکم کے اجتہاد کا ثواب۔	۲۵۴
۷۵۴	غزوہ بدر میں فرشتوں کی آمد اور قیمت کا مباح ہونا۔	۲۷۷	۷۱۰	خصم کی حالت میں تاقضی کو فیصلہ کرنے کی ممانعت۔	۲۵۵
۷۵۶	قیدی کو باندھنا اور بند کرنا اور اس پر احسان کرنے کا جواز۔	۲۷۸	۷۱۱	ادکام پھلانے کو قمع کرنے اور بدعات و رسومات کی تنقیح کئی کرنے کا حکم۔	۲۵۶
۷۵۸	یہودیوں کو ملک حجاز سے نکال دینا۔	۲۷۹	۷۱۲	بہترین گواہ۔	۲۵۷
۷۶۰	جو شخص عہد شکنی کرے اس کا قتل درست ہے، اور قلعہ والوں کو کسی عادل شخص کے فیصلے پر اٹارنا جائز ہے۔	۲۸۰	۷۱۲	مجتہدین کا اختلاف۔	۲۵۸
۷۶۳	جہاد میں سبقت کرنا اور امور ضروریہ میں سے اہم کو مقدم کرنا۔	۲۸۱	۷۱۳	حاکم کو دونوں فریق میں صلح کرنا بہتر ہے۔	۲۵۹
۷۶۴	جب اللہ تعالیٰ نے مہاجرین کو فتوحات کے ذریعہ فنی کر دیا تو انصار کے اسواں اور ان کے عطا کیا واپس کر دیجیے۔	۲۸۲	۷۱۳		
۷۶۶	دار الحرب میں مال قیمت میں سے کھانا جائز ہے۔	۲۸۳		کِتَابُ اللَّقْطَةِ	
۷۶۷	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسلام کی دعوت کے لئے ہرقل بادشاہ کے نام خط۔	۲۸۴	۷۲۰	مالک کی اجازت کے بغیر جانور کا دودھ روکنا حرام ہے۔	۲۶۰
۷۷۰	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوت اسلام کے لئے کافر بادشاہوں کے نام خطوط۔	۲۸۵	۷۲۰	مہمان نوازی اور اس کی اہمیت۔	۲۶۱
۷۷۱	غزوہ حنین۔	۲۸۶	۷۲۲	جو مال اپنی حاجت سے زائد ہو اسے اپنے مسلمان بھائی کی خیر خواہی میں صرف کرنے کا احتساب۔	۲۶۲
۷۷۲	غزوہ طائف۔	۲۸۷	۷۲۳	جب تو شکم ہوں تو سب تو شوں کو مٹا دینا مستحب ہے۔	۲۶۳
۷۷۶	غزوہ بدر۔	۲۸۸	۷۲۳		
۷۷۷	فتح مکہ کا بیان۔	۲۸۹		کِتَابُ الْجِهَادِ وَالسَّيْرِ	
			۷۲۵	امام کو لشکروں پر امیر بنانا اور انہیں لڑائی کے آداب اور اس کے طریقے بتلانا۔	۲۶۴
			۷۲۸	عہد شکنی کی حرمت۔	۲۶۵
			۷۳۰	لڑائی میں چال اور حیلہ کا جواز۔	۲۶۶
			۷۳۰	دشمن سے مقابلہ کی تمنا کرنے کی ممانعت، اور جنگ کے وقت صبر کرنے کا حکم۔	۲۶۷

صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر	صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر
۸۰۶	غزوہٴ اتراب یعنی جنگ خندق کے دیگر واقعات۔	۲۹۹	۷۸۲	صلح حدیبیہ۔	۲۹۰
۸۰۸	ذی قرد و غیرہ لڑائیاں۔	۳۰۰	۷۸۸	اقرار کو پورا کرنا۔	۲۹۱
۸۱۷	فرمان اللہ و ہُوَ الَّذِیْ کَفَّ اَلْیَدِیْنِ عَنْکُمْ اَلْاَیَۃ	۳۰۱	۷۸۸	غزوہٴ اتراب یعنی جنگ خندق۔	۲۹۲
۸۱۸	عورتوں کا مردوں کے ساتھ جہاد کرنا۔	۳۰۲	۷۹۰	غزوہٴ احد۔	۲۹۳
۸۲۰	جہاد میں شریک ہونے والی عورتوں کو انعام ملے گا، حصہ نہیں دیا جائے گا، اور حربیوں کے بچے مار ڈالنے کی ممانعت۔	۳۰۳	۷۹۲	جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قتل کر دیں اس پر غضب الہی کا نزول۔	۲۹۴
۸۲۳	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات کی تعداد۔	۳۰۴	۷۹۳	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرکین اور منافقین سے جو تکالیف پہنچیں۔	۲۹۵
۸۲۶	غزوہٴ ذات الرقاع۔	۳۰۵	۷۹۹	ایہ جہل مردود کے قتل کا بیان۔	۲۹۶
۸۲۶	بغیر کسی حاجت کے کافر سے جہاد میں مدد لینے کی ممانعت۔	۳۰۶	۸۰۰	طاغوت یہود یعنی کعب بن اشرف کا قتل۔	۲۹۷
			۸۰۲	غزوہٴ خیبر۔	۲۹۸

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کِتَابُ الصِّيَامِ (۱)

۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي أُيُوبَ وَفُتَيْبَةُ وَأَنَّهُ حُحِرَ قَالُوا حَدَّثَنَا بِسْمَعِيلُ وَهُوَ أَنَّهُ حَفَظَ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا حَاءَ رَمَضَانَ فَتَحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَعُلِقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ وَصُعِدَتِ الشَّيَاطِينُ * (فائدہ) مگر اس زمانہ میں شیاطین بہت ہی سرکش ہیں، دوویں سے کسی بھی طرح سے اپنا کام کر جاتے ہیں مگر پھر بھی ان کے دل پر ندامت اور خوف طاری رہتا ہے۔

۲- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ رَمَضَانُ فَتَحَتْ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَعُلِقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ *

۳- حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابن ابی انس بواسطہ اپنے والد ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب رمضان ہو تا ہے تو رحمت کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں، اور شیطان زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ (۲)

(۱) صوم کا لغوی معنی ملاحظہ کرنا خواہ کسی بھی چیز سے رکنا ہو۔ شریعت کی اصطلاح میں صوم نام ہے تین چیزوں یعنی کمانے، پینے اور جماع سے مخصوص شرائط کے ساتھ رکنا۔ صوم کے فائدہ میں سے ایک اہم فائدہ یہ ہے کہ روزے میں جب روزہ دار بھوک پیاس کی تکلیف محسوس کرتا ہے تو اسے ایسے مساکین اور غریبوں کو فخر کی تکلیف کا بھی جہد احساس ہو جاتا ہے جن کی حالت اکثر بھوک پیاس والی رہتی ہے۔ رمضان کے روزوں کی فرضیت کا حکم شہان ۴ ہجری میں نازل ہوا۔

(۲) ان احادیث کے مطالعہ سے ڈیڑھوں میں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ جب شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے تو پھر رمضان میں شرور اور معاصی کا صدور کیوں ہوتا ہے؟ شروع حدیث میں اس سوال کے کئی جواب دیئے گئے ہیں (۱) سرکش شیاطین کو قید کر دیئے جاتے ہیں تمام کے تمام شیاطین قید نہیں کئے جاتے۔ (۲) مقصود یہ بیان فرمانا ہے کہ رمضان میں شرور و معاصی کا صدور بہ نسبت دوسرے مہینوں کے کم ہو جاتا ہے اور یہ بات تو رمضان میں واضح طور پر محسوس کی جاسکتی ہے۔ (۳) گناہوں کے صدور کے کئی اسباب ہیں شیاطین، نفوس خبیثہ، عادات قبیحہ۔ تو شیاطین کے قید کئے جانے کے باوجود چونکہ دوسرے اسباب معاصی موجود ہیں اس لئے گناہوں کا صدور ممکن ہے۔

۳۔ محمد بن حاتم اور سلولانی، یعقوب، بواسطہ اپنے والد صالح، ابن شہاب، نافع بن انس بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اور حسب سابق روایت بیان کی۔

باب (۱) چاند دیکھنے کے بعد رمضان المبارک کے روزے رکھنا اور چاند ہی کے دیکھنے پر افطار کرنا اور اگر چاند نظر نہ آئے تو پھر تیس روزے پورے کرنا! ۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے رمضان المبارک کا تذکرہ کیا، پھر فرمایا روزے نہ رکھو، تاوقتیکہ چاند نہ دیکھ لو اور ایسے ہی بغیر اس کو دیکھے افطار نہ کرو، اور اگر چاند جنہیں نظر نہ آئے تو تیس روزے پورے کرو۔

(فائدہ) یعنی اگر شعبان کی ۲۹ تاریخ کو چاند نظر نہ آئے تو شعبان کا مہینہ تیس دن کا شمار کرو، اور اسی طرح اگر ۲۹ رمضان کو چاند نظر نہ آیا تو پھر تیس روزے رکھیں، جمہور علمائے سلف و خلف کا یہی قول ہے، محض ریویز اور اخبار کی خبر پر روزہ کھول دینا، تاوقتیکہ شہادت مطابق شرع اور اس پر شہر کے مفتی کا فتویٰ نہ ہو، محض اپنا رائے کسی بھی حال میں صحیح اور درست نہیں ہے۔

۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، سعید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کا ذکر فرمایا اور پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا اور فرمایا مہینہ ایسا ہے، ایسا ہے، ایسا ہے، اور تیسری مرتبہ اپنے انگوٹھے کو بند کر لیا اور فرمایا چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند ہی دیکھ کر افطار کرو اور اگر کسی بنا پر تم چاند نہ دیکھ سکو تو تیس دن پورے کرو۔

۶۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد عبد اللہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے کہ آپؐ نے فرمایا مہینہ اس طرح، اس طرح، اس طرح ہے، پھر اگر چاند نظر نہ آئے تو شعبان کے

۳۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَالْحُلْوَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي نَافِعُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ يَبْتَلُوهُ *

(۱) بَابُ وَحُوبِ صَوْمِ رَمَضَانَ لِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ وَالْفِطْرِ لِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ وَأَنَّهُ إِذَا غُمَّ فِي أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ أَكْمَلْتَ عِدَّةَ الشَّهْرِ ثَلَاثِينَ يَوْمًا * ۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْا الْهِلَالَ وَلَا تَفْطَرُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ أَعْيَى عَلَيْكُمْ فَافْطَرُوا لَهُ *

۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَصَرَبَ يَدَيْهِ فَقَالَ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا ثُمَّ عَقَدَ إِبْهَامَهُ فِي الثَّلَاثَةِ قَصُومُوا لِرُؤْيِهِ وَأَفْطَرُوا لِرُؤْيِهِ فَإِنْ أَعْيَى عَلَيْكُمْ فَافْطَرُوا لَهُ ثَلَاثِينَ *

۶۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَإِنْ أَعْيَى عَلَيْكُمْ فَافْطَرُوا ثَلَاثِينَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ *

تیس دن پورے کرو جیسا کہ ابو اسامہ کی روایت میں ہے۔

۷۔ عبید اللہ بن سعید، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کا تذکرہ کیا اور فرمایا مہینہ ۲۹ کا بھی ہوتا ہے اور ہاتھ سے اشارہ کیا، ایسا، ایسا، ایسا اور فرمایا اس کا اندازہ کریں اور تمیں کا لفظ نہیں فرمایا۔

۸۔ زبیر بن حرب، اسماعیل، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ ۲۹ کا بھی ہو جاتا ہے تو چاند دیکھے بغیر روزہ نہ رکھو اور نہ چاند دیکھے بغیر افطار کرو اور اگر چاند نظر نہ آ سکے تو بعد از پوری کرلو۔

۹۔ حمید بن مسعد، ہاشمی، بشر بن فضال، سلمہ بن مائدہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مہینہ ۲۹ کا بھی ہوتا ہے، جب تم چاند دیکھو اس وقت روزہ رکھو اور جب چاند دیکھ لو تب ہی افطار کرو، سو اگر تم پر پوشیدہ گی ہو جائے تو تمیں روزے پورے کرو۔

۱۰۔ حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے جب تم چاند دیکھ لو تب روزہ رکھو اور جب نظر آ جائے تب ہی افطار کرو اور اگر چاند تم پر پوشیدہ رہے تو تمیں دن پورے کرو۔

۱۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، عبد اللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

۷- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ دَكَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَضَانَ فَقَالَ الشَّهْرُ يَسَعُ وَعِشْرُونَ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَقَالَ فَاقْبِرُوا لَهُ وَلَمْ يَقُلْ ثَلَاثِينَ *

۸- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الشَّهْرُ يَسَعُ وَعِشْرُونَ فَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ وَلَا تَفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ عَمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْبِرُوا لَهُ *

۹- وَحَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ النَّاهِلِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ وَهُوَ ابْنُ عُلْفَمَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ يَسَعُ وَعِشْرُونَ فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْهَيْلَالَ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَافْطِرُوا فَإِنْ عَمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْبِرُوا لَهُ *

۱۰- حَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَافْطِرُوا فَإِنْ عَمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْبِرُوا لَهُ *

۱۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَبَحْثِي بْنُ يَحْيَى أَبُو وَقْتَبَةَ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حَجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا

فرمایا کہ مہینہ ۲۹ راتوں کا بھی ہو جاتا ہے تو چاند دیکھے بغیر روزہ نہ رکھو اور نہ چاند دیکھے بغیر افطار کرو، مگر یہ کہ چاند تم سے پوشیدہ ہو جائے سو اگر چاند تم سے پوشیدہ ہو جائے تو تمیں دن پورے کرلو۔

۱۲۔ ہارون بن عبد اللہ، روح بن عبادہ، زکریا بن اسحاق، عمرو بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے کہ مہینہ ایسا ایسا ایسا ہے اور تیسری مرتبہ آپؐ نے اپنے انگوٹھے کو دیا (یعنی ۲۹)۔

۱۳۔ حجاج بن شاعر، حسن اشیب، شیبان، یحییٰ ابو سلمہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپؐ فرما رہے تھے، مہینہ ۲۹ تاریخ کا بھی ہو جاتا ہے۔

۱۴۔ سہل بن عثمان، زیاد بن عبد اللہ یثربی، عبد الملک بن عمیر، موسیٰ بن طلحہ، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، مہینہ اس طرح اس طرح اس طرح ہے، دس دس اور نو (یعنی ۲۹ روز کا)۔

(فائدہ) معلوم ہوا کہ اگر رمضان المبارک ۲۹ روز کا ہو جائے تو ثواب میں کسی قسم کی کمی نہیں ہوتی۔

۱۵۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، جبہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہینہ ایسا ایسا ایسا ہے، اور آپؐ نے دو مرتبہ اپنے دونوں ہاتھوں کو مارا اور سب انگلیاں کھلی رکھیں اور تیسری مرتبہ اشارہ کرنے میں دایاں یا بایاں انگوٹھا کم کر لیا۔

إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ الشَّهْرُ يَسْبَعُ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ وَلَا تَفْطُرُوا حَتَّى تَرَوْهُ إِنَّا أَنْ يَمَعَ عَلَيْكُمْ فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَأَقْبِرُوا لَهُ *

۱۲ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا رُوحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَقَصَّ إِلَيْنَاهُ فِي الثَّلَاثَةِ *

۱۳ - حَدَّثَنِي حُجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا حَسَنُ الْأَشْبِيِّ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى قَالَ وَالْخُبَرِيُّ أَبُو سَلَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الشَّهْرُ يَسْبَعُ وَعِشْرُونَ *

۱۴ - حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ النَّكَّائِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا عَشْرًا وَعِشْرًا وَتِسْعًا *

۱۵ - وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ كَذَا وَكَذَا وَكَذَا وَصَفَّقَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ بِكُلِّ أَصَابِعِهِمَا وَتَقَصَّ فِي الصَّفَقَةِ الثَّلَاثَةِ إِلَيْنَاهُ الْيَمْنَى أَوْ الْيُسْرَى *

۱۶۔ محمد بن ثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، عقبہ بن حریث، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مہینہ ۲۹ دن کا بھی ہو جاتا ہے اور شعبہ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے تین مرتبہ اشارہ کر کے بتلایا اور تیسری مرتبہ میں انگوٹھے کو موڑ لیا اور عقبہ کہتے ہیں کہ میں گمان کرتا ہوں کہ انہوں نے کہا مہینہ تیس دن کا ہو تا ہے اور اپنے ہاتھوں کو تین مرتبہ ملایا۔

۱۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، فہر، شعبہ (دوسری سند) محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، اسود بن قیس، سعید بن عمرو بن سعید، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ ہم امت امیہ (۱) ہیں کہ نہ گنہ گار ہیں نہ حساب کرتے ہیں، مہینہ تو ایسا ہوتا ہے، ایسا ہوتا ہے، ایسا ہوتا ہے اور تیسری مرتبہ میں آپ نے انگوٹھا بند کر لیا اور فرمایا کہ مہینہ تو ایسا ہوتا ہے، ایسا ہوتا ہے، ایسا ہوتا ہے، یعنی پورے تیس دن کا۔

۱۸۔ محمد بن حاتم، ابن مہدی، سفیان، اسود بن قیس سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے مگر دوسرے تیس دن کے مہینے کا ذکر نہیں ہے۔

۱۹۔ ابو کامل حذیری، عبد الواحد بن زیاد، حسن بن عبید اللہ سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر نے ایک آدمی کو کہتے سنا کہ آج کی رات آدھا مہینہ ہو گیا، ابن عمر نے فرمایا کہ تجھے کیسے معلوم ہو گیا کہ آج کی رات مہینہ آدھا ہو گیا ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۶۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَقْبَةَ وَهُوَ ابْنُ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ يَسْتَعِ وَيَعْتَمِرُونَ وَطَلَقَ شُعْبَةُ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَكَسَرَ الْإِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ قَالَ عَقْبَةُ وَأَخْبَسِيهِ قَالَ الشَّهْرُ ثَلَاثُونَ وَطَلَقَ كَفَّهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ *

۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَرُ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ نَشَارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ عَمْرٍو بْنَ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّا أُمَّةٌ أَمِيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسِبُ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَغَدَّ الْإِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ وَالشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا يَعْنِي ثَمَانِ ثَلَاثِينَ *

۱۸۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ لِلشَّهْرِ الثَّانِي ثَلَاثِينَ *

۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْحَذْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَحُلًا يَقُولُ اللَّيْلَةُ لَيْلَةُ النُّصْفِ فَقَالَ لَهُ مَا يُدْرِيكَ أَنَّ اللَّيْلَةَ النُّصْفِ سَمِعْتُ رَسُولَ

(۱) اس سے مراد اہل عرب ہیں انہیں اسی اس لئے کہا جاتا تھا کہ ان میں گننے پڑھنے کا رواج بہت کم تھا۔ قرآن کریم میں بھی ایک مقام پر انہیں امتیں کہا گیا ہے هُوَ الَّذِي نَعَتْ فِي الْأُمِّيَّاتِ رُسُلًا فَلَا لَهُمْ الْحِجْرَةُ وَذَاتِ جَسَدٍ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ فِيهِ رُحُوذُ رُحُوذٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ هُوَ الَّذِي يُخَوِّفُ مَنِ اسْتَدْرَكَ هُوَ الَّذِي لَا يُؤْتِي مَالًا يَدْرَسَ أَفْئِدَةً يَوْمَ يُخَوِّفُ هُمُ مِّنْ رَّبِّهِمْ هُوَ الَّذِي يُخَوِّفُ هُمُ مِّنْ رَّبِّهِمْ هُوَ الَّذِي يُخَوِّفُ هُمُ مِّنْ رَّبِّهِمْ مَبْعُوثٌ فَرَمَا۔

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَأَشَارَ بِأَصَابِعِهِ الْعَشْرَ مَرَّتَيْنِ وَهَكَذَا فِي الثَّلَاثَةِ وَأَشَارَ بِأَصَابِعِهِ كُلَّهَا وَحَسَنَ أَوْ حَسَنَ إِنِّهَا مَهْمَةٌ *

۲۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا إِثْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْهَيْلَانَ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَصُومُوا ثَلَاثِينَ يَوْمًا *

۲۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَامٍ الْحَضْرِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بَغْيِي ابْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صُومُوا لِرُؤْيَايَ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَايَ فَإِنْ غَمِيَ عَلَيْكُمْ فَافْعَلُوا الْعَدَدَ *

۲۲- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُومُوا لِرُؤْيَايَ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَايَ فَإِنْ غَمِيَ عَلَيْكُمْ الشَّهْرَ فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ *

۲۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ أَبِي الزُّبَايْدِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهَيْلَانَ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنْ أَعْيَى عَلَيْكُمْ فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ *

۲۴- حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ كُرَيْبٍ قَالَ أَبُو نَكْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ

سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ مہینہ ایسا ایسا ہوتا ہے، اور اپنی دسوں انگلیوں سے دو مرتبہ اشارہ کیا، اور اسی طرح تیسری بار کیا اور اپنی تمام انگلیوں سے اشارہ کیا اور بند کیا، یا جھکا لیا اپنے انگوٹھے کو۔

۲۰- یحییٰ بن یحییٰ، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب چاند دیکھ لو تب افطار کرو اور اگر تمہیں چاند نظر نہ آئے تو تیس دن پورے روزے رکھو۔

۲۱- عبدالرحمن بن سلام نجفی، ربیع بن مسلم، محمد بن زیاد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر ہی افطار کرو اور اگر چاند نظر نہ آئے تو (تیس کی) تعداد پوری کرلو۔

۲۲- عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، محمد بن زیاد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاند دیکھنے پر ہی روزہ رکھو اور چاند دیکھنے پر افطار کرو، پر اگر مہینہ کا حال تم پر غفی رہے تو تیس کی تعداد پوری کرلو۔

۲۳- ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر عبیدی، عبید اللہ بن عمر، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کا تذکرہ کیا اور فرمایا جب تم چاند دیکھ لو تو افطار کرو سو اگر چاند کی حالت تم پر غفی رہے تو تیس دن پورے کرلو۔

۲۴- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، وکیع، علی بن مبارک، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رمضان المبارک سے پہلے ایک روزہ یا دو روزے نہ رکھو مگر وہ شخص جو ان دنوں میں روزے رکھتا ہو (اور وہی دن آگیا) تو وہ رکھ لے۔

۲۵۔ یحییٰ بن بشر الحمری، معاویہ بن سلام (دوسری سند) ابن ثقی، ابن ابی عمر، عبد الوہاب بن عبد الجید (چوتھی سند) زہیر بن حرب، حسین بن محمد شیبان، یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح سے روایت منقول ہے۔

۲۶۔ عہد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی تھی کہ اپنی ازواج مطہرات کے پاس ایک ماہ تک نہیں آؤں گا، زہری بواسطہ عروہ حضرت عائشہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ جب ۲۹ راتیں ہو گئیں اور میں گنتی تھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے تو قسم کھائی تھی کہ ہمارے پاس ایک ماہ تک نہیں آئیں گے اور آپ ۲۹ روز میں تشریف لے آئے تو میں گن رہی تھی آپ نے فرمایا مہینہ ۲۹ کا بھی ہو جاتا ہے۔

۲۷۔ محمد بن ریح، لیث، (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، لیث، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات سے ایک مہینہ جدا رہے پھر ۲۹ دن کے بعد ہماری طرف تشریف لائے سو ہم نے عرض کیا کہ آج ۲۹ واں دن ہے آپ نے فرمایا، مہینہ اتنا بھی ہوتا ہے اور دونوں ہاتھ تین مرتبہ ملائے اور اخیر کی بار

مُتَارِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْدُمُوا رَمَضَانَ صَوْمَ يَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ إِلَّا رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صَوْمًا فَلْيَصُمْهُ *

۲۵۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى بْنِ بِشْرِ الْحَمَرِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَامٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّهْمَانِ بْنُ عَبْدِ الْمُجِيدِ حَدَّثَنَا أَبُو ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْسَمَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَيَّ أَزْوَاجِهِ شَهْرًا قَالَ الزُّهْرِيُّ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً أَغْدُهُنَّ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ تَذْأُ بِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ أَقْسَمْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَإِنَّكَ دَخَلْتَ مِنْ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ أَغْدُهُنَّ فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ *

۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَرَلَ بِسَاعَةِ شَهْرٍ أَفْحَرَ ح إِلَيْنَا فِي تِسْعٍ وَعِشْرِينَ فَقُلْنَا إِنَّمَا الْيَوْمُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ فَقَالَ إِنَّمَا الشَّهْرُ وَصَفَّقَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ

ایک انگلی بند کر لی۔

۲۸۔ ہارون بن عبد اللہ، حجاج بن شاعر حجاج بن محمد ابن جریج، ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات سے ایک بلو تک علیحدگی اختیار کی تو آپ ۲۹ کی صبح کو تشریف لائے تو بعض حضرات نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آج تو ۲۹ کی صبح ہے تو رسالت تاب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مہینہ کبھی ۲۹ تاریخ کا بھی ہوتا ہے، پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ ملایا، دو مرتبہ پوری انگلیوں کے ساتھ اور تیسری مرتبہ ان میں سے ۲۹ انگلیوں کے ساتھ (یعنی مہینہ ۲۹ کا بھی ہوتا ہے)۔

۲۹۔ ہارون بن عبد اللہ، حجاج بن محمد، ابن جریج، یحییٰ بن عبد اللہ بن محمد صفی، عکرمہ بن عبد الرحمن، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی کہ اپنی بعض ازواج کے پاس ایک ماہ تک نہیں جائیں گے جب ۲۹ دن پورے ہو گئے تو ان کے پاس صبح کو تشریف لے گئے، آپ نے کہا کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے قسم کھائی تھی کہ ہمارے پاس ایک مہینہ تک نہیں آئیں گے تو آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ مہینہ ۲۹ کا بھی ہو جاتا ہے۔

۳۰۔ اسحاق بن ابراہیم، روح (دوسری سند) محمد بن ثنی، حاکم، ابو عاصم، ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

۳۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، اسماعیل بن ابی خالد، محمد بن سعد، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے

مَرَاتٍ وَحَسَنَ اصْتِعَاً وَاحِدَةً فِي الْآخِرَةِ *

۲۸۔ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ اعْتَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ شَهْرًا فَمَرَحَ إِلَيْنَا صَبَاحَ يَسَعَ وَعِشْرِينَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا أَصْبَحْنَا يَسَعَ وَعِشْرِينَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ يَسَعًا وَعِشْرِينَ ثُمَّ طَبَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا مَرَّتَيْنِ بِأَصَابِعِ يَدَيْهِ كُلِّهَا وَالثَّلَاثَةُ يَسَعَ مِنْهَا *

۲۹۔ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي بِحَسْبِي بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ صَفِيٍّ أَنَّ عِكْرَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَفَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَى نَعِصِ أَهْلِهِ شَهْرًا فَلَمَّا مَضَى يَسَعَةٌ وَعِشْرُونَ يَوْمًا غَدَا عَلَيْهِمْ أَوْ رَاحَ فَقِيلَ لَهُ خَلَفْتَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا قَالَ إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ يَسَعًا وَعِشْرِينَ يَوْمًا *

۳۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي أَبَا عَاصِمٍ خَبِيرًا عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ

ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر مارا اور فرمایا کہ مہینہ ایسا اور ایسا ہوتا ہے اور پھر تیسری بار ایک انگلی کم کر دی۔

۳۲۔ قاسم بن زکریا، حسین بن علی، زائدہ، اسماعیل، محمد بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مہینہ ایسا اور ایسا ہوتا ہے یعنی دس، دس اور نو ایک بار۔

۳۳۔ محمد بن عبد اللہ بن قہزاذ، علی بن حسن بن شقیق، سلمہ بن سلیمان، عبد اللہ بن مبارک، اسماعیل بن ابی خالد اسی سند کے ساتھ مذکورہ بالا روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

باب (۲) ہر ایک شہر میں اسی جگہ کی رویت معتبر ہے اور دوسرے مقام کی رویت بغیر کسی دلیل شرعی کے وہاں معتبر نہیں ہے۔

۳۴۔ یحییٰ بن یحییٰ اور یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، محمد بن ابی حاتم، کریم بیان کرتے ہیں کہ ام فضل بنت حارث نے انہیں ملک شام میں حضرت امیر معاویہ کے پاس بھیجا، بیان کرتے ہیں کہ میں ملک شام آیا اور ان کا کام پورا کیا اور میں نے جمعہ کی شب میں ملک شام میں رمضان المبارک کا چاند دیکھا پھر میں مہینہ کے آخر میں مدینہ منورہ آیا تو عبد اللہ بن عباس نے مجھ سے دریافت کیا اور پھر چاند کا تذکرہ کیا، پھر فرمایا تم نے چاند کب دیکھا، میں نے کہا جمعہ کی شب میں، انہوں نے کہا کہ تم نے خود دیکھا، میں نے کہا ہاں اور لوگوں نے بھی دیکھا، ابن عباس نے فرمایا کہ ہم نے تو بوقت کی شب میں دیکھا ہے اور ہم پورے تیس روز سے رکھیں یا چاند کو کچھ لیں، میں نے

اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ عَلَى الْأُحْرَى فَقَالَ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا ثُمَّ نَفَضَ فِي النَّابِئَةِ بِاصْصَا *

۳۲۔ وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَاءَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا عَشْرًا وَعَشْرًا وَبَسْغًا مَرَّةً *

۳۳۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَهْرَازٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ شَقِيقٍ وَسَلَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَعْنَى ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ نَعْفَى حَدِيثَهُمَا *

(۲) بَابُ بَيَانِ أَنَّ لِكُلِّ بَلَدٍ رُؤْيَاهُمْ وَأَنَّهُمْ إِذَا رَأَوْا الْهِلَالَ بِلَدِهِمْ لَا يَتَّبِعُوا حُكْمَهُ لِمَا نَعَدَ عَنْهُمْ *

۳۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ حُجْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هُوَ ابْنِ أَبِي حَرَمَلَةَ عَنْ كُرَيْبٍ أَنَّ أُمَ الْفَضْلِ بِنْتَ الْخَارِثِ نَعَتْهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ قَالَ فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَصَصْتُ حَاجَتَهَا وَأَسْهَلْتُ عَلَى رَمَصَانٍ وَأَنَا بِالشَّامِ فَرَأَيْتُ الْهِلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فِي آخِرِ الشَّهْرِ فَسَأَلَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ فَقَالَ مَتَى رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَقُلْتُ رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ أَنْتِ رَأَيْتَهُ فَقُلْتُ نَعَمْ وَرَأَاهُ

عرض کیا کہ آپ حضرت معاویہ کا چاند کیجے لیٹا اور روزہ رکھنا کافی نہیں سمجھتے، انہوں نے کہا نہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اسی چیز کا حکم دیا ہے، یحییٰ بن یحییٰ کو شک ہے کہ قلعی کا لفظ کہلا چکا۔

النَّاسُ وَصَامُوا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ فَقَالَ لَكِنَّا رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ النَّبِيِّ فَلَا نَرَاهُ نَصُومُ حَتَّى نَكْمَلَ ثَلَاثِينَ أَوْ نَرَاهُ فَقُلْتُ أَوْ لَا نَكْتَفِي بِرُؤْيَى مُعَاوِيَةَ وَصِيَابِهِ فَقَالَ لَا هَكَذَا أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَكَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى فِي نَكْتَفِي أَوْ نَكْتَفِي *

باب (۳) چاند کے چھوٹے بڑے ہونے کا کوئی اعتبار نہیں ہے، اگر چاند نظر نہ آ سکے تو پھر تیس دن پورے کرے۔

(۳) بَابُ تَيَانِ أَنَّهُ لَا اعْتِبَارَ بِكِبَرِ الْهَيْلَالِ وَصِغَرِهِ وَأَنَّ اللَّهَ نَعَالَى أَمَدِهِ لِلرُّؤْيَا فَإِنْ غُمَ فَلْيُكْمَلْ ثَلَاثُونَ *

۳۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن فضیل، حصین، عمرو بن مرہ، ابو الخثری سے روایت ہے کہ ہم عمرہ کے ارادہ سے چلے، جب ہم وادی بطن خلدہ میں اترے تو ہم سب نے چاند دیکھنا شروع کیا، بعض بولے یہ تین رات کا چاند ہے اور بعض بولے دو رات کا ہے، پھر ہم ابن عباس سے ملے اور ان سے اس کا تذکرہ کیا کہ ہم نے چاند دیکھا، بعض بولے تین رات کا ہے اور بعض نے کہا کہ دو رات کا ہے، انہوں نے پوچھا کہ کون سی رات تم نے چاند دیکھا (۱) ہم نے کہاں فلاں فلاں رات انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے دیکھنے کے لئے بڑھا دیا باقی وہ اسی رات کا تھا جس رات تو تم نے دیکھا۔

۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ أَبِي الْبَحْتَرِيِّ قَالَ حَرَحْنَا لِلْعُمْرَةِ فَلَمَّا نَزَلْنَا بِطَنْ خَلْدَةَ قَالَ نَرَاهُنَا الْهَيْلَالُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلَاثِينَ قَالَ فَلَقِينَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْنَا إِنَّا رَأَيْنَا الْهَيْلَالُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلَاثِينَ فَقَالَ أَيُّ لَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوهُ قَالَ فَقُلْنَا لَيْلَةَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ مَدَّةٌ لِلرُّؤْيَا فَهَوِ لِلَّيْلَةِ رَأَيْتُمُوهُ *

۳۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، قتادہ، شعبہ (دوسری سند) ابن شقی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عمرو بن مرہ، ابو الخثری بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رمضان المبارک کا چاند دیکھا اور ہم ذات عرق میں تھے تو ہم نے ایک آدمی حضرت ابن عباس کے پاس

۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَرُ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَأَبْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْبَحْتَرِيِّ قَالَ أَهْلَلْنَا

(۱) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اصل مدلول روایت پر ہے چاند کے چھوٹے یا بڑے ہونے کا اعتبار نہیں ہے۔ بعض لوگ چاند کے حجم کو دیکھ کر رویت ہلال کیمئی کے فیصلوں پر اعتراض کرتے ہیں اور ان کے بارے میں بدگمانی میں مبتلا ہوتے ہیں اس روایت میں ایسے لوگوں کی اصلاح کا سامان ہے۔ (از احقر علی حد)

چاند کے متعلق دریافت کرنے کے لئے بھیجا تو ابن عباسؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے چاند کو دیکھنے کے لئے بڑا کر دیا ہے، پھر اگر وہ نظر نہ آ سکے تو ہمیں کی تعداد پوری کرو۔

باب (۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عید کے دنوں میں ناقص نہیں ہوتے۔

۳۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، یزید بن زریج، خالد، عبد الرحمن بن ابی بکرہ، حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا عیدین کے دنوں میں ناقص نہیں ہوتے، ایک رمضان المبارک دوسرا ذی الحجہ۔

۳۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، معتمر بن سلیمان، اسحاق بن سید، خالد، عبد الرحمن بن ابی بکرہ، حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عید کے دو مہینے گنتے نہیں اور خالد کی روایت میں ہے کہ عید کے دو مہینے یعنی رمضان اور ذی الحجہ۔

(فائدہ) یعنی ان کے ثواب میں کمی نہیں ہوتی خواہ مہینہ ۲۹ یا ۳۰ کا ہو یا تیس کا۔

باب (۵) روزہ طلوع فجر سے شروع ہوتا ہے اور اس وقت تک سحری کھا سکتا ہے اور طلوع فجر سے صبح صادق مراد ہے صبح کاذب نہیں۔

۳۹۔ ابو بکر بن شیبہ، عبد اللہ بن ابی ریس، حصین، شعبی، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب

رَمَضَانَ وَتَحْتَ بِدَايَةِ عَرَقٍ فَأَرْسَلْنَا رَحْلًا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَسْأَلُهُ فَقَالَ إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ فَدَّ أَمَدَهُ لِرُؤْيَيْهِ فَإِنْ أَغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ *

(۴) بَابُ بَيَانِ مَعْنَى قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا عِيدٌ لَا يَنْقُصَان *

۳۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا بَرِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَهْرًا عِيدٌ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ *

۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سُوَيْدٍ وَخَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي نَكْرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَهْرًا عِيدٌ لَا يَنْقُصَانِ فِي حَدِيثِ خَالِدٍ شَهْرًا عِيدٌ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ *

(۵) بَابُ بَيَانِ أَنَّ الدُّخُولَ فِي الصَّوْمِ يَحْصُلُ بِطُلُوعِ الْفَجْرِ وَأَنَّ لَهُ الْآكْلَ وَغَيْرَهُ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ وَبَيَانِ صِفَةِ الْفَجْرِ الَّذِي تَتَعَلَّقُ بِهِ الْأَحْكَامُ مِنَ الدُّخُولِ فِي الصَّوْمِ وَالدُّخُولِ وَقْتِ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَغَيْرِ ذَلِكَ *

۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ

یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ) یعنی کھاتے پیتے رہو جب تک کہ سفید دھاگہ صبح کے سیاہ دھاگے سے نمایاں نہ ہو جائے، عدیٰ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے اپنے کلیہ کے نیچے دو رسیاں رکھ لیں ایک سفید اور دوسری سیاہ، اس سے میں پہچان لیتا ہوں، رات کو دن سے، اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (بلاور مزاج) فرمایا تمہارا کلیہ بہت چوڑا ہے اس آیت سے تورات کی سیاحتی اور دن کی سفیدی مراد ہے،

۳۰۔ عبد اللہ بن عمر قواری، فضیل بن سلیمان، ابو حازم، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب یہ آیت ”کلوا وشربو“ نازل ہوئی تو ایک صاحب ایک سفید دھاگہ لے لیتے اور ایک سیاہ اور جب تک ان میں فرق ظاہر نہ ہوتا تو کھاتے پیتے رہتے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے ”من النفر“ کا لفظ نازل فرمایا تو اللہ تعالیٰ ظاہر ہو گیا۔

۳۱۔ محمد بن سہل حمی، ابو بکر بن اسحاق، ابن ابی مریم، ابو عثمان، ابو حازم، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب یہ آیت کلاوا وشربو نازل ہوئی تو آدمی جب روزہ رکھنے کا ارادہ کرتا تو دو دھاگے اپنے زیر میں باندھ لیتا۔ ایک سفید اور دوسرا سیاہ، اور کھاتا پیتا رہتا، یہاں تک کہ اسے دیکھنے میں کالے اور سفید کا فرق محسوس ہونے لگتا، جب اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد ”من النفر“ کا لفظ نازل کیا، جب معلوم ہوا کہ دھاگے سے مراد رات اور دن ہے۔

۳۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، محمد بن ریح، لیث (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، لیث، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عَدِيٍّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ (حَتَّى يَبْيُنَ لَكُمْ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ) قَالَ لَهُ عَدِيٌّ بْنُ حَاتِمٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَفْعَلُ نَحْتًا وَسَادَتَيْنِ عَقَالَيْنِ عَقَالًا أَبْيَضًا وَعَقَالًا أَسْوَدًا أَغْرِفُ اللَّيْلَ مِنَ النَّهَارِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ وَسَادَتَكَ لَعَرِيضٌ إِنَّمَا هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ *

۴۰۔ حَدَّثَنَا عُمِيدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَبْيُنَ لَكُمْ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ) قَالَ كَانَ الرَّحْلُ يَأْخُذُ عَيْطًا أَبْيَضًا وَخَيْطًا أَسْوَدًا فَيَأْكُلُ حَتَّى يَسْتَبِينَهُمَا حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (مِنَ الْفَجْرِ) فَبَيَّنَ ذَلِكَ *

۴۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَحْمَرَنَا أَبُو نَعْسَانَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَبْيُنَ لَكُمْ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ) قَالَ فَكَانَ الرَّحْلُ إِذَا أَرَادَ الصَّوْمَ رَتَطَ أَحَدَهُمَا فِي رَحْلَيْهِ الْخَيْطُ الْأَسْوَدَ وَالْخَيْطُ الْأَبْيَضُ فَلَا يَزَالُ يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ حَتَّى يَبْيُنَ لَهُ رُئُوسُهُمَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ بَعْدَ ذَلِكَ (مِنَ الْفَجْرِ) فَعَلِمُوا أَنَّمَا يَعْنِي بِذَلِكَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ *

۴۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ

نے فرمایا کہ بلال! رات کو ہی اذان دے دیتے سو تم کھاتے پیتے رہا کرو، یہاں تک کہ ابن مکتوم (۱) کی اذان سنو۔

بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ بِلَالًا يُؤْذَنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى تَسْمَعُوا نَادِيَنَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ *

۳۳۔ حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے کہ بلال! رات ہی سے اذان دے دیتے ہیں تو کھاتے پیتے رہا کرو حتیٰ کہ ابن مکتوم اذان دیں۔

۴۳۔ حَدَّثَنِي حُرْمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ بِلَالًا يُؤْذَنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى تَسْمَعُوا أَذَانَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ *

(فائدہ) اتنی جلدی اذان دینے کی وجہ آئندہ روایات میں آ رہی ہے۔

۳۴۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دو موذن تھے، بلال اور ابن مکتوم اُمّی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بلال تو رات ہی سے اذان دے دیتے ہیں، اس لئے کھاتے پیتے رہا کرو تاؤ فتیکہ ابن ام مکتوم اذان نہ دیں اور دونوں کی اذان میں اتنا فرق ہو تا تھا کہ وہ اترتے تھے اور یہ چڑھتے تھے۔

۴۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤَذِّنَانِ بِلَالٌ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَأَعْمَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بِلَالًا يُؤْذَنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤْذَنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ قَالَ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا إِلَّا أَنْ يَنْزِلَ هَذَا وَيَرْفَى هَذَا *

(فائدہ) حضرت بلال صبح صادق سے قبل اذان دے کر صبح صادق کے انتظار میں وہیں بیٹھ جاتے، اور چڑھتے رہتے، پھر جب صبح صادق طلوع کے قریب ہو جاتی تو وہ اترتے اور ابن ام مکتوم کو مطلع کرتے کہ اذان دو، چنانچہ پھر وہ اذان دیتے، واللہ اعلم۔

۴۵۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَبْلِهِ *

۳۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ (دوسری سند) اسحاق، عبدہ

۴۶۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

(۱) حضرت ابن ام مکتوم کا اصل نام عمرو یا حصین تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام عبد اللہ تجویز فرمایا۔ یہ قدیم الاسلام صحابہ میں سے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کا اکرام فرمایا کرتے تھے اور جب مدینہ منورہ سے باہر تشریف لے جاتے تو انھیں کوس اپنا نائب بنا کر جاتے۔ حضرت ابن ام مکتوم حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں جنگ قادسیہ میں شریک ہوئے اور ایک قول کے مطابق وہیں پر شہادت کے مرجع پر فائز بھی ہو گئے۔

(تیسری سند) ابن شقی، حماد بن مسعود، عبید اللہ سے دونوں سندوں سے ابن نمیر کی روایت کی طرح حدیث منقول ہے۔

۴۷۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، سلیمان، یحییٰ، ابو عثمان، حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے حری کھانے سے کسی کو بلا ل کی اذان نہ روکے اس لئے کہ دو رات سے اذان دے دیتے ہیں تاکہ تم سے نماز پڑھنے والا (حری کھانے کے لئے) چلا جائے اور سونے والا بیدار ہو جائے اور صبح وہ نہیں ہے جو ایسی ہو، اور اپنے ہاتھوں کو سیدھا کیا اور انہیں بلند کیا، جب تک ایسی نہ ہو اور کھول دیا اپنی انگلیوں کو (یعنی کہ پھیل نہ جائے)۔

۴۸۔ ابن نمیر، ابو خالد احمر، سلیمان یحییٰ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے مگر اس میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا فجر وہ نہیں جو ایسی ہو، اور آپؐ نے سب انگلیوں کو ملایا اور زمین کی طرف جھکایا بلکہ صبح صادق تو ایسی ہے اور آپؐ نے شہادت کی انگلی کو شہادت کی انگلی پر رکھا اور دونوں ہاتھوں کو پھیلایا۔

۴۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، معمر بن سلمان (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، جریر، معمر بن سلیمان، سلیمان یحییٰ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی معمر کی روایت یہیں تک ہے کہ بلا ل کی اذان اس لئے ہوتی ہے کہ نماز پڑھنے والا رک جائے اور سونے والا بیدار ہو جائے، اسحاق بیان کرتے ہیں کہ جریر نے اپنی روایت میں کہا ہے کہ صبح وہ نہیں ہے جو ایسی یعنی اونچی ہو لیکن وہ ہے، جو ایسی یعنی پھیلی ہوئی ہو۔

۵۰۔ شیبان بن فروخ، عبدالوارث، عبد اللہ بن سوادہ القشیری، بواسطہ اپنے والد، حضرت سمروہ بن جندب رضی اللہ

أَبُو أُسَامَةَ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُهُ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعُودَةَ كُلُّهُمُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بِالْإِسَادَةِ كِلَيْهِمَا نَحْوُ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ *

۴۷۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْعُرُ أَحَدًا مِنْكُمْ أَذَانٌ بَلَالٌ أَوْ قَالَ يَذَاءُ بَلَالٌ مِنْ سُحُورِهِ فَإِنَّهُ يُؤَدِّنُ أَوْ قَالَ يُبَادِي بَلْبِلٌ يُرْجِعُ فَأَيْبِسُكُمْ وَيُوقِطُ نَائِبَكُمْ وَقَالَ لَيْسَ أَنْ يَقُولَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَصَوَّرَ يَدَهُ وَرَفَعَهَا حَتَّى يَقُولَ هَكَذَا وَفَرَّجَ تَبَنَ إِبْصَعِي *

۴۸۔ وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَعْنِي الْأَحْمَرَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ بِهِذَا الْإِسَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الْفَجْرَ لَيْسَ الَّذِي يَقُولُ هَكَذَا وَجَمَعَ أَصَابِعُهُ ثُمَّ نَكَسَهَا إِلَى الْأَرْضِ وَلَكِنَّ الَّذِي يَقُولُ هَكَذَا أَوْ صَنَعَ الْمُسْتَحَنَّةَ عَلَى الْمُسْحَوِّ مَذْبُوحِي *

۴۹۔ وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُعْمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ وَالْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ كِلَاهُمَا عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ بِهِذَا الْإِسَادِ وَانْتَهَى حَدِيثُ الْمُعْتَمِرِ عَبْدُ قَوْلِهِ إِنَّهُ نَائِبَكُمْ وَرَجِعَ فَأَيْبِسُكُمْ وَقَالَ إِسْحَقُ قَالَ جَرِيرٌ فِي حَدِيثِهِ وَلَيْسَ أَنْ يَقُولَ هَكَذَا وَلَكِنْ يَقُولُ هَكَذَا يَعْنِي الْفَجْرَ هُوَ الْمُعْتَرِضُ وَلَيْسَ بِالْمُسْتَطِيلِ *

۵۰۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَوَادَةَ الْقَشِيرِيِّ

تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ تم میں سے کسی کو ہلال کی اذان سحری کھانے سے دھوکے میں نہ ڈال دے، اور نہ یہ سفیدی تاؤ فٹیکہ پھیل نہ جائے۔

۵۱۔ زہیر بن حرب، اسامیل بن علیہ، عبد اللہ بن سوادہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں ہلال کی اذان دھوکے میں نہ ڈال دے اور نہ یہ سفیدی جو صبح کے ستون کی طرح ہوتی ہے، تاؤ فٹیکہ پھیل نہ جائے۔

۵۲۔ ابو الریح، حماد بن زید، عبد اللہ بن سوادہ قشیری بواسطہ اپنے والد، حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں کو سحری کھانے سے ہلال کی اذان دھوکے میں نہ ڈال دے اور نہ وہ سفیدی جو افق کی لمبائی میں اس طرح پھیلی ہو، تاؤ فٹیکہ (چوڑائی میں) اس طرح نہ پھیل جائے اور حماد نے اپنے ہاتھوں سے بتایا، کہ اس طرح پھیل جائے۔

۵۳۔ عید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، سوادہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ خطبہ دے رہے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر رہے تھے کہ آپ نے فرمایا کہ ہلال کی اذان تم کو دھوکے میں نہ رکھے اور نہ یہ سفیدی، یہاں تک کہ صبح ظاہر اور روشن ہو جائے۔

۵۴۔ ابن شعیبہ، ابو داؤد، شعبہ، سوادہ بن حنظلہ، قشیری، حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور حسب سابق روایت نقل فرمائی۔

حَدَّثَنِي وَالِدِي أَنَّهُ سَمِعَ سَمْرَةَ بْنَ جَنْدَبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَغْرُونَ أَحَدَكُمْ بِدَأْءِ بِلَالٍ مِنَ السَّحُورِ وَلَا هَذَا الْبَيَاضَ حَتَّى يَسْتَطِيلَ *

۵۱۔ وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا بِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَوَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمْرَةَ بْنِ جَنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْرُوكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ وَلَا هَذَا الْبَيَاضُ لِعُمُودِ الصُّبْحِ حَتَّى يَسْتَطِيلَ هَكَذَا *

۵۲۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الرَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَسَّادُ بْنُ يَعْقِبٍ ابْنُ رَبِيعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَوَادَةَ الْقَشِيرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمْرَةَ بْنِ جَنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْرُوكُمْ مِنْ سَحُورِكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ وَلَا بَيَاضُ الْأَفُقِ الْمُسْتَطِيلُ هَكَذَا حَتَّى يَسْتَطِيلَ هَكَذَا وَحَكَاهُ حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ يَغْيِي مُعْرَضًا *

۵۳۔ حَدَّثَنَا عَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَوَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَمْرَةَ بْنَ جَنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ يَحْطُبُ يُحَدِّثُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَغْرُوكُمْ بِدَأْءِ بِلَالٍ وَلَا هَذَا الْبَيَاضُ حَتَّى يَنْتَوِيَ الْفَجْرُ أَوْ قَالَ حَتَّى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ *

۵۴۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْثَى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ أَحْمَرُ شُعْبَةُ أَحْمَرُ سَوَادَةُ بْنُ حَنْظَلَةَ الْقَشِيرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سَمْرَةَ بْنَ جَنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ هَذَا *

باب (۶) سحری کی فضیلت اور اس کا استحباب اور اس

(۶) بَابُ فَضْلِ السُّحُورِ وَتَأْكِيدِ اسْتِحْبَابِهِ

وَاسْتِحْبَابِ تَأْخِيرِهِ وَتَعْجِيلِ الْفِطْرِ *

۵۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ

عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ حَزْرَةَ عَنْ ابْنِ

أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرٍ عَنْ حَزْرَةَ عَنْ ابْنِ

عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ح

وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ

قَتَادَةَ وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السُّحُورِ بَرَكَةً *

۵۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا كَيْثُ عَنْ

مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى

عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ مَا

تَيْنَ صَبَايِمَا وَصَبَايِمَ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكَلَةُ السَّحْرِ *

۵۷- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو نَكْرٍ عَنْ

أَبِي شَيْبَةَ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو

الطَّاهِرُ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ وَهَبٌ كَلَاهُمَا عَنْ مُوسَى

بْنِ عَلِيٍّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۵۸- حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فَضْلُ مَا تَيْنَ صَبَايِمَا وَصَبَايِمَ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكَلَةُ السَّحْرِ *

۵۹- وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ النَّافِذِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ

هَارُونَ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى

کے دیر میں کھانے اور جلدی افطار کرنے کا بیان۔

۵۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، عبد العزیز بن صہیب، حضرت انس

(دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب، ابن علیہ،

عبد العزیز، حضرت انس (تیسری سند) قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ،

قتادہ اور عبد العزیز بن صہیب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ

تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ

وسلم نے ارشاد فرمایا، سحری کھاؤ اس لئے کہ سحری کھانے میں

برکت ہوتی ہے۔

۵۶۔ قتیبہ بن سعید، لیث، موسیٰ بن علی، یواسطہ اپنے والد، ابو

قیس مولیٰ (آزاد کردہ غلام) عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا کہ ہمارے اور اہل کتاب کے روزہ میں صرف سحری

کے لقمہ کا فرق ہے۔

۵۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع (دوسری سند) ابو

طاہر، ابن وہب، موسیٰ بن علی سے اسی سند کے ساتھ اسی

طرح روایت منقول ہے۔

۵۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، ہشام، قتادہ، حضرت انس،

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں

کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی

اور پھر ہم نماز کے لئے کھڑے ہوئے، میں نے دریافت کیا کہ

دونوں کے درمیان کتنا فضل تھا، انہوں نے کہا بقدر پچاس

آبیوں کے۔

۵۹۔ عمرو ناقدہ، یزید بن ہارون، ہمام (دوسری سند) ابن شعیبہ،

سالم بن نوح، عمرو بن عامر، حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ فُوحٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَابِرٍ
كَلَامَهُمَا عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۶۰۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ
الْعَزِيزُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ
سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِحَيْرٍ مَا عَحَلُوا
الْبَهْرُ *

۶۱۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
بْنُ مَهْلَبٍ عَنْ سُفْيَانَ كَلَامَهُمَا عَنْ أَبِي حَازِمٍ
عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۶۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو كُرَيْبٍ
مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ
قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوفٌ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْنَا يَا
أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ رَحْلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمَا يُعَحِّلُ الْإِفْطَارَ
وَيُعَحِّلُ الصَّلَاةَ وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ
الصَّلَاةَ قَالَتْ أَيُّهُمَا الَّذِي يُعَحِّلُ الْإِفْطَارَ
وَيُعَحِّلُ الصَّلَاةَ قَالَ قُلْنَا عَبْدُ اللَّهِ يُعَيِّنُ ابْنُ
مَسْعُودٍ قَالَتْ كَذَلِكَ كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَادَ أَبُو كُرَيْبٍ وَالْآخَرُ
أَبُو مُوسَى *

۶۳۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي
زَيْدَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ

۶۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، عبد العزیز بن ابی حازم، بواسطہ اپنے والد،
حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہمیشہ لوگ
خیر اور بھلائی (۱) میں رہیں گے جب تک کہ افطار جلدی کرتے
رہیں گے۔

۶۱۔ قتیبہ، یعقوب (دوسری سند) ذہیر بن حرب، عبد الرحمن
بن مہدی، سفیان، ابو حازم، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی سند کے ساتھ اسی
طرح روایت کرتے ہیں۔

۶۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو کریب، محمد بن عطاء، ابو معاویہ، اعمش،
عمارہ بن عمیر، ابو عطیہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور مسروق
حضرت عائشہ کے پاس آئے اور ہم نے عرض کیا کہ اے ام
المؤمنین! اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں سے دو آدمی ہیں ان
میں ایک افطار میں جلدی کرتا اور نماز جلدی پڑھتا ہے اور
دوسرا ان میں روزے کا افطار بھی دیر میں کرتا ہے اور نماز بھی
تاخیر کے ساتھ پڑھتا ہے، ام المؤمنین نے فرمایا ان میں سے وہ
کون سے صحابی ہیں جو افطار بھی جلدی کرتے اور نماز بھی
جلدی پڑھتے ہیں، ہم نے عرض کیا کہ حضرت عبد اللہ بن
مسعود، فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کرتے
تھے، ابو کریب نے اپنی روایت میں یہ زیادتی بیان کی ہے کہ
دوسرے ابو موسیٰ ہیں۔

۶۳۔ ابو کریب، ابن ابی زائد، اعمش، عمارہ، ابو عطیہ سے
روایت کرتے ہیں کہ میں اور مسروق دونوں حضرت عائشہ رضی

(۱) ان احادیث سے معلوم ہوا کہ اہلسنت والجماعت کا عمل یعنی افطار میں تعجل، سنت کے موافق ہے اور خیر لانے کا باعث ہے جبکہ رواضع کا
عمل یعنی ستاروں کے ظاہر ہونے تک افطار میں تاخیر کرنا خلاف سنت ہے۔

اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس حاضر ہوئے، مروق نے ان سے عرض کیا کہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں سے دو شخص ہیں، دونوں خیر اور بھلائی میں کسی قسم کی کوتاہی کرنے والے نہیں ہیں، ایک ان میں سے مغرب کی نماز اور افطار کو جلدی کرتے ہیں اور دوسرے مغرب اور افطار دونوں کو تاخیر کے ساتھ کرتے ہیں، فرمایا کون ان میں سے مغرب کی نماز اور افطار میں جلدی کرتا ہے، مروق نے کہا کہ عبد اللہ بن مسعود! فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

باب (۷) روزہ کے پورا ہونے کا وقت اور دن کا اختتام۔

۶۴۔ یحییٰ بن یحییٰ اور ابو کریب اور ابن نمیر، ابو معاویہ، ابن نمیر، ابو معاویہ، ابن نمیر بواسطہ اپنے والد، ابو کریب، بواسطہ ابو اسامہ، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، عاصم بن عمر، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب رات آئی اور دن گیا اور سورج غروب ہو گیا تو روزہ دار نے افطار کر لیا (یعنی سورج غروب ہو چکنے کے بعد روزہ افطار کر دینا چاہئے، دیر نہیں کرنی چاہئے) ابن نمیر نے لفظ ”فقد“ کا بیان نہیں کیا۔

۶۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشام، ابو اسحاق شیبانی، حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں رمضان المبارک کے صیئ میں تھے جب سورج غروب ہو گیا تو آپؐ نے فرمایا اے فلاں اترو، اور ہمارے لئے ستو گھولو، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ابھی آپؐ پر دن ہے، آپؐ نے فرمایا اترو اور ہمارے لئے ستو گھولو، چنانچہ وہ اترے اور ستو گھولے اور آپؐ کی خدمت میں لے کر آئے، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بپا، پھر آپؐ نے اپنے ہاتھ سے

فَإِنْ دَعَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَ لَهَا مَسْرُوقٌ رَحُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِلَاهُمَا لَا يَأْتُو عَنِ الْخَيْرِ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْمَغْرِبَ وَالْإِفْطَارَ وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَالْإِفْطَارَ فَقَالَتْ مَنْ يُعَجِّلُ الْمَغْرِبَ وَالْإِفْطَارَ قَالَ عِنْدَ اللَّهِ فَقَالَتْ هَكَذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ *

(۷) بَابُ بَيَانِ وَقْتِ انْقِضَاءِ الصَّوْمِ وَخُرُوجِ النَّهَارِ *

۶۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو كُرَيْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ فِي الْفَقْطِ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَبِيبًا عَنْ جِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ وَأَذْهَبَ النَّهَارُ وَعَائَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ لَمْ يَذْكُرْ ابْنُ نُمَيْرٍ فَقَدْ *

۶۵۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَلَمَّا عَائَتِ الشَّمْسُ قَالَ يَا فَلَانُ انْزِلْ فَاحْذَخْ لَنَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عَلَيَّ نَهَارًا قَالَ انْزِلْ فَاحْذَخْ لَنَا قَالَ هَازِلٌ فَحْذَخْ فَأَنَاهُ بِهِ فَتَرَبَّ السُّيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ

اشارہ کر کے فرمایا کہ جب سورج اس طرف کو ڈوب جائے اور رات اوجھ سے آجائے تو روزہ دار کا روزہ مکمل گیا۔

۶۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسیر، عباد بن عوام، شیبانی، ابن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے جب سورج غروب ہو گیا تو آپ نے ایک شخص سے فرمایا اترو اور ہمارے لئے ستو گھول دو، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ شام ہونے دیں، آپ نے فرمایا اترو اور ہمارے لئے ستو گھولو، انہوں نے فرمایا ابھی ہم پر دن ہے، غرضیکہ وہ اتارے اور آپ کے لئے ستو گھول دیئے، پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم رات کو دیکھو کہ اوجھ سے آگئی اور مشرق کی طرف اشارہ کیا تو روزہ دار نے افطار کیا۔

(فائدہ) یعنی افطار کا وقت آگیا، اب تاخیر اچھی نہیں کیونکہ سورج کا غروب ہونا ضروری ہے، سرفی کا غائب ہونا ضروری نہیں، واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

۶۷۔ ابو کمال، عبد الواحد، سلیمان شیبانی، حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے اور آپ روزہ دار تھے۔ جب آفتاب غروب ہو گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا اے فلاں اترو اور ہمارے لئے ستو گھول دو، بقیہ حدیث اسی طرح ہے جیسا کہ ابن مسیر اور عباد بن عوام کی روایت میں ذکر کیا گیا ہے۔

۶۸۔ ابن ابی عمر، سفیان (دوسری سند) اسحاق، جریر، شیبانی، ابن ابی اوفی (تیسری سند) ابن عثی، محمد بن جعفر، شعبہ، شیبانی، حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن مسیر، عباد اور عبد الواحد کی روایت کی طرح ذکر کرتے ہیں مگر ان میں سے کسی میں بھی یہ نہیں ہے کہ وہ رمضان المبارک کا مہینہ تھا اور نہ ہی رات کے اس طرح آنے کا ذکر ہے، مگر صرف ہشتم کی روایت میں یہ چیز مذکور ہے۔

يَبْدُو إِذَا غَابَ الشَّمْسُ مِنْ هَا هُنَا وَهَآءِ اللَّيْلِ مِنْ هَا هُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ *

۶۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَعَبَادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَلَمَّا غَابَ الشَّمْسُ قَالَ لِرَجُلٍ انْزِلْ فَاحْذَحْ لَنَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أُمْسِيَتْ قَالَ انْزِلْ فَاحْذَحْ لَنَا قَالَ إِنَّ عَلَيْنَا نَهَارًا فَتَزَلْ فَحْذَحْ لَهُ فَشَرِبَ ثُمَّ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هَا هُنَا وَأَشَارَ بِبَدْوِ نَحْوِ الْمَشْرِقِ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ *

۶۷۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سِيرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَمَّا غَرَسَ الشَّمْسُ قَالَ يَا فُلَانُ انْزِلْ فَاحْذَحْ لَنَا مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ وَعَبَادِ بْنِ الْعَوَّامِ *

۶۸۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ أَخْبَرَنَا سَفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْثَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ وَعَبَادِ وَعَبْدِ الْوَاحِدِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ مِنْهُمْ فِي

شَهْرٍ رَمَضَانَ وَلَا قَوْلُهُ وَحَاءَ اللَّيْلِ مِنْ هَذَا هَذَا بِإِ
فِي رِوَايَةٍ خُشْيَمٍ وَخُدَّةٍ *

(۸) بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ *

۶۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى
مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ
الْوِصَالِ قَالُوا إِنَّكَ تَوَاصِلٌ قَالَ إِنْ لَسْتُ
كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي أَطْعَمُ وَأَسْقِي *

۷۰- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
عَنْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا
أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصَلَ فِي رَمَضَانَ فَوَاصِلُ النَّاسِ
فَنَهَاهُمْ فَبَلَ لَهُ أَنْتَ تَوَاصِلٌ قَالَ إِنْ لَسْتُ
مِثْلَكُمْ إِنِّي أَطْعَمُ وَأَسْقِي *

۷۱- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ
حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ أَبِي ثَوْبٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ
ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَقُلْ فِي رَمَضَانَ *

۷۲- حَدَّثَنِي حَزْمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو
وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي
أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَنَا هُرَيْرَةُ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فَقَالَ رَحُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ
قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَوَاصِلٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ مِثْلِي إِنِّي أَبِيتُ
يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِيُنِي فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا عَنْ

باب (۸) صوم وصال کی ممانعت!

۶۹- یحییٰ بن یحییٰ مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال
(یعنی بغیر افطار کے روزہ پر روزہ رکھنے) سے منع کیا، صحابہ نے
عرض کیا کہ آپ تو وصال کرتے ہیں، آپ نے فرمایا میں
جہاں جیسا نہیں ہوں مجھے تو کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔

۷۰- ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر (دوسری سند) ابن
نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
رمضان المبارک میں وصال فرمایا تو صحابہ کرام نے بھی وصال
شروع کیا، آپ نے انہیں منع کیا، انہوں نے عرض کیا آپ
بھی تو وصال فرماتے ہیں، آپ نے فرمایا میں جہاں جیسا
نہیں ہوں مجھے تو کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔

۷۱- عبد الوارث، عبد الصمد، بواسطہ اپنے والد، ابوب، نافع،
حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، یحییٰ اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم سے اسی طرح روایت مذکور ہے مگر اس میں رمضان
المبارک کا ذکر نہیں ہے۔

۷۲- حزمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابوسلمہ بن
عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال سے منع
فرمایا تو مسلمانوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ
آپ تو وصال فرماتے ہیں، آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے
کون مجھ جیسا ہو سکتا ہے، میں تو رات گزارتا ہوں تو مجھے میرا
پروردگار کھلاتا اور پلاتا ہے، جب صحابہ کرام وصال سے باز
رہے تو آپ نے بھی ان کے ساتھ ایک روز، پھر دوسرے روز

پڑھتے تھے، صبح کو ہم نے عرض کیا، کیا رات آپ کو ہماری اقتداء کی خبر ہوگئی تھی، آپ نے فرمایا اسی وجہ سے تو میں نے کیا، جو کچھ بھی کیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال کرنا شروع کر دیا اور یہ مہینہ کے آخر میں تھا، آپ کے اصحاب میں سے کچھ حضرات نے بھی وصال کرنا شروع کر دیا، اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کو کیا ہوا ہے کہ وصال کرتے ہیں، تم میرے برابر نہیں ہو سکتے، خدا کی قسم اگر مہینہ دراز ہو جاتا تو میں ایسا وصال کرتا کہ زیادتی کرنے والے اپنی زیادتی چھوڑ دیتے۔

۷۷۔ عاصم بن نضر تھیں، خالد بن حارث، حمید، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ رمضان کے اخیر میں وصال فرمایا، مسلمانوں میں سے کچھ حضرات نے وصال شروع کر دیا، آپ کو اس چیز کی اطلاع ہوگئی تو آپ نے فرمایا کہ اگر مہینہ ہمارے لئے دراز ہو جاتا تو میں ایسا وصال کرتا کہ زیادتی کرنے والے اپنی زیادتی کو چھوڑ دیتے، آپ نے فرمایا تم میرے برابر نہیں ہو، یا یہ فرمایا کہ تم مجھ جیسے نہیں ہو، میں تو اس طرح رہتا ہوں کہ مجھے میرا رب کھلا تاؤر پلا تا ہے۔

۷۸۔ اسحاق بن ابراہیم، عثمان بن ابی شیبہ، عبدہ بن سلیمان، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بطور شفقت کے وصال سے منع فرمایا تو صحابہ نے عرض کیا کہ آپ تو وصال فرماتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں مجھے میرا رب کھلا تاؤر پلا تا ہے (۱)۔

لَا يُصَلِّيَهَا عِدْنَا قَالَ قُلْنَا لَهُ جِئِ أَصْحَابَنَا أَفْطَلَتْ لَنَا اللَّيْلَةُ قَالَ فَقَالَ نَعَمْ ذَلِكَ الَّذِي حَمَلَنِي عَلَى الَّذِي صَنَعْتُ قَالَ فَأَحَدُ يُوَصِّلُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَلِكَ فِي آخِرِ الشَّهْرِ فَأَحَدُ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِهِ يُوَصِّلُونَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ رِجَالٍ يُوَصِّلُونَ إِنَّكُمْ لَسْتُمْ بِمِثْلِي أَمَا وَاللَّهِ لَوْ تَمَادَّ لِي الشَّهْرُ لَوَاصَلْتُ وَصَالًا يَدْعُ الْمُتَعَمِّقُونَ تَعَمُّقَهُمْ *

۷۷۔ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَاصَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَوَّلِ شَهْرِ رَمَضَانَ فَوَاصَلَ نَاسٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قُلُغَةً ذَلِكَ فَقَالَ لَوْ مَدَّ لَنَا الشَّهْرُ لَوَاصَلْنَا وَصَالًا يَدْعُ الْمُتَعَمِّقُونَ تَعَمُّقَهُمْ إِنَّكُمْ لَسْتُمْ بِمِثْلِي أَوْ قَالَ إِنِّي لَسْتُ بِمِثْلِكُمْ إِنِّي أَطْلُ بِطَعْمِي رَنِّي وَيَسْقِيَنِي *

۷۸۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدَةَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ نَهَاَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ رَحْمَةً لَهُمْ فَقَالُوا إِنَّكَ تُوَصِّلُ قَالَ إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي يُطْعِمُنِي رَنِّي وَيَسْقِيَنِي *

(۱) جمہور حضرات کی رائے یہ ہے کہ کھانے اور پلانے سے مراد قوت طعام اور قوت شراب ہے کہ کھانے پینے سے جو قوت حاصل ہوتی

ہے اللہ تعالیٰ وہ قوت بغیر کھانے پینے عطا فرماتے ہیں۔

(۹) بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْقُبْلَةَ فِي الصَّوْمِ لَيْسَتْ مُحَرَّمَةً عَلَى مَنْ لَمْ تُحَرِّكْ شَهْوَتُهُ *

۷۹- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ إِحْدَى بَسَائِرِهِ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ تَضَحَّكَ *

۸۰- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَأَبُو أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ أَسَمِعْتُ أَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْبَلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ فَسَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ نَعَمْ *

۸۱- حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُثَيْبِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْبَلُنِي وَهُوَ صَائِمٌ وَأَبْكَكُمْ بِمِلْكٍ إِيَّاهُ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِلْكٍ إِيَّاهُ *

۸۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى أَحْرَرْنَا وَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ح وَحَدَّثَنَا شُعْبَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوفٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ

بَاب (۹) جسے اپنی شہوت پر اطمینان ہو، اسے روزہ کی حالت میں اپنی بیوی کا بوسہ لینا حرام نہیں ہے۔

۷۹۔ علی بن حجر سعدی، سفیان، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات میں سے کسی کا بھی بوسہ لے لیتے تھے، یہ فرما کر پھر حضرت عائشہ ہنستی تھیں۔

۸۰۔ علی بن حجر سعدی، ابن ابی عمر، حضرت سفیان بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمن بن قاسم سے کہا کہ تم نے اپنے والد سے سنا ہے کہ وہ حضرت عائشہ سے نقل کرتے ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں اس کا بوسہ لے لیتے تھے، کچھ دیر وہ خاموش رہے، پھر کہاں جی ہاں!

۸۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسیر، عبید اللہ بن عمر، قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں میرا بوسہ لے لیا کرتے تھے، اور تم میں سے کون اپنی شہوت پر ایسا قابو پا سکتا ہے جیسا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی شہوت پر قدرت حاصل تھی۔

۸۲۔ یحییٰ بن یحییٰ اور ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، ابراہیم، اسود، علقمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (دوسری سند) شعبان بن محمد، یحییٰ بن ابی زائدہ، اعمش، مسلم، سروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں بوسہ لے لیا کرتے تھے اور ایسے ہی روزہ کی حالت میں مباشرت کر لیا کرتے تھے مگر وہ تم سب سے زیادہ اپنی شہوت پر قابو رکھتے تھے۔

عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ وَهُوَ صَائِمٌ وَيَبْتَئِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَلَكِنَّهُ أَمْلَكَكُمْ لِإِبْرَاهِيمَ *

۸۳- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا سَعِيدَانِ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْبَلُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ أَمْلَكَكُمْ لِإِبْرَاهِيمَ *

۸۴- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبْتَئِرُ وَهُوَ صَائِمٌ *

۸۵- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ قَالَ أَسْأَلْتُ أَبَا عُرْوَةَ عَنْ أَبِي عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقُلْنَا لَهَا أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَئِرُ وَهُوَ صَائِمٌ قَالَتْ نَعَمْ وَلَكِنَّهُ كَانَ أَمْلَكَكُمْ لِإِبْرَاهِيمَ أَوْ مِنْ أَمْلَكَكُمْ لِإِبْرَاهِيمَ شَكَأَ أَبُو عَاصِمٍ *

۸۶- وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ دَوْرَقِيٍّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ وَمَنصُورٍ أَنَّهَا دَخَلَا عَلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ لَيْسًا لَهَا بِهَا فَذَكَرَ نَحْوَهُ *

۸۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ

۸۳- علی بن حجر، زہیر بن حرب، سفیان، منصور، ابراہیم علقمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں بوسہ لے لیا کرتے تھے، باقی وہ اپنی ثبوت پر بہت زیادہ قابو رکھتے تھے۔

۸۴- محمد بن شعیبہ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، منصور، ابراہیم، علقمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں مہاشرت کر لیا کرتے تھے۔

۸۵- محمد بن شعیبہ، ابو عاصم، ابن عون، ابراہیم، اسود بیان کرتے ہیں کہ میں اور مسروق دونوں حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں مہاشرت (بوس و کنار) کر لیا کرتے تھے، فرمایا ہاں! لیکن تم سب سے زیادہ اپنی خواہش کو ضبط کرنے والے تھے اور تم میں سے کون حضور کی طرح اپنی خواہش کو ضبط کر سکتا ہے، ابو عاصم کو آخر کے الفاظ میں شبہ ہے کہ میں کا لفظ فرمایا نہیں۔

۸۶- یعقوب دورقی، اسماعیل، ابن عون، ابراہیم، اسود اور مسروق سے روایت کرتے ہیں کہ وہ دونوں حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پھر حسب سابق روایت مذکور ہے۔

۸۷- ابو بکر بن ابی شیبہ، حسن بن موسیٰ، شیبان، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ، عمر بن عبد العزیز، عروہ بن زبیر، ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت

میں ان کا بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

۸۸۔ یحییٰ بن بشر الحمری، معاویہ بن سلام، یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مذکور ہے۔

۸۹۔ یحییٰ بن یحییٰ اور حقیقہ بن سعید اور ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو الاحوص، زیاد بن علاقہ، عمرو بن میمون، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں روزہ کی حالت میں ان کا بوسہ لے لیا کرتے تھے (معلوم ہوا کہ صرف بوسہ لینے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا)۔

۹۰۔ محمد بن حاتم، ہز بن اسد، ابو بکر ہشلی، زیاد بن علاقہ، عمرو بن میمون، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں رمضان المبارک میں ان کا بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

۹۱۔ محمد بن بشار، عبد الرحمن، سفیان، ابو الزناد، علی بن حسین، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں ان کا بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

۹۲۔ یحییٰ بن یحییٰ اور ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، مسلم، حشیر بن شکل، حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں ان کا بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

۹۳۔ ابو الریح زہرائی، ابو عوفہ (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ اور اسحق بن ابراہیم، جریر، منصور، مسلم، حشیر بن شکل،

الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَحْبَبَتْهُ أَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ *

۸۸۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى بْنُ بَشَرَ الْحَمَرِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَامٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَبِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مَثَلَهُ *

۸۹۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ يَحْيَى أَحْبَبَتْهُ أَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ فِي شَهْرِ الصَّوْمِ *

۹۰۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا نَهْرُ بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ النَّهْشَلِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ عِلَاقَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ فِي رَمَضَانَ وَهُوَ صَائِمٌ *

۹۱۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ *

۹۲۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى أَحْبَبَتْهُ أَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ *

۹۳۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الرَّهْرَائِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ

حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتی ہیں۔

۹۳۔ ہارون بن سعید الجلی، ابن وہب، عمرو بن حارث، عبد ربہ بن سعید، عبد اللہ بن کعب، حمیری، عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا روزہ دار بوسہ لے سکتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ یہ چیز ہم سلمہ سے دریافت کرو تو ام سلمہ نے بتلایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے تو انہوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ نے تو آپ کی اگلی اور پچھلی لغزشیں (اگر بالفرض واقعہ یہ ہوتیں) سب معاف کر دی ہیں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا خدا کی قسم میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا اور خوف کرتا ہوں۔

باب (۱۰) حالت جنابت میں اگر صبح ہو جائے تو روزہ درست ہے۔

۹۵۔ محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، ابن جریج (دوسری سند) محمد بن رافع، عبد الرزاق بن ہمام، ابن جریج، عبد الملک بن ابی بکر بن عبد الرحمن، حضرت ابو بکر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ وہ اپنی حدیثوں میں بیان کرتے ہیں کہ جسے جنابت کی حالت میں صبح ہو جائے تو وہ روزہ نہ رکھے تو میں نے عبد الرحمن بن حارث سے جو میرے والد تھے اس چیز کا ذکر کیا، انہوں نے اس چیز کا انکار کیا چنانچہ عبد الرحمن چلے اور میں بھی ان کے ساتھ تھا، یہاں تک کہ ہم حضرت عائشہ اور ام سلمہ کے پاس آئے، عبد الرحمن نے دونوں سے اس چیز کے متعلق سوال کیا تو دونوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت جنابت میں بغیر احتلام

نہِ اِذَا هُمَا عَنْ جَرِيرٍ كِلَاهُمَا عَنْ مَنُصُورٍ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ شَكْلٍ عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۹۴۔ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْبَلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْوَثَابِ أَخْبَارُهُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ الْحَمِيرِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَقَبَّلُ الصَّائِمُ فَقَالَ لَهُ سَلَامٌ عَلَى اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَامٌ سَلَامٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَا تَقَبَّلُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَلِكَ وَمَا تَأَخَّرَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي أَتَقَبَّلُكُمْ لِلَّهِ وَأَحْسَنُكُمْ لَهُ *

(۱۰) بَابُ صِيحَةِ صَوْمٍ مَنْ طَلَعَ عَلَيْهِ الْفَجْرُ وَهُوَ حُنْبٌ *

۹۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا نَحْيِيُّ بْنُ عَبْدِ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هِشَامٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقْصُ نَقُولُ فِي قَصَصِهِ مَنْ أَذْرَكَ الْفَجْرَ حُنْبًا فَلَا يَصُومُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ يَأْبِيهِ فَأَنْكَرَ ذَلِكَ فَأَنْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَابْتَطَلْتُ مَعَهُ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ وَأَمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَسَأَلَهُمَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ

کے صبح کرتے اور پھر اسی حالت میں روزہ رکھتے، پھر ہم مروان کے پاس گئے تو عبدالرحمن نے ان سے اس چیز کا تذکرہ کیا تو مروان بولا میں تمہیں قسم دے کر کہتا ہوں کہ تم ضرور ابو ہریرہؓ کے پاس جاؤ اور ان کے قول کی تردید کر دو، چنانچہ ہم حضرت ابو ہریرہؓ کے پاس گئے اور ابو بکر ان تمام باتوں میں حاضر تھا چنانچہ عبدالرحمن نے ان سے بیان کیا کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا، کیا ان دونوں نے تم سے یہ فرمایا ہے، انہوں نے کہا ہاں! تو حضرت ابو ہریرہؓ نے اس قول کی نسبت فضل بن عباس کی طرف کی، اور ابو ہریرہؓ بولے کہ میں نے یہ بات فضل بن عباس سے سنی تھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنی تھی، غرضیکہ کہ ابو ہریرہؓ نے اس بات سے جو اس مسئلہ میں کہا کرتے تھے رجوع کر لیا، پھر میں نے یہ بات عبدالملک سے کہی (یہ مقولہ ابن جریر کا ہے) کیا ان دونوں نے یہ بات رمضان کے متعلق فرمائی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں ایسا فرمایا ہے کہ آپ کو جنابت کی حالت میں بغیر احتلام کے صبح ہوتی اور آپ روزہ رکھ لیتے تھے۔

۹۶۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، ابو بکر بن عبدالرحمن، حضرت عائشہؓ زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رمضان المبارک میں جنابت کی حالت میں بغیر احتلام کے صبح ہو جاتی تھی چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل فرماتے اور پھر روزہ رکھتے۔

۹۷۔ ہارون بن سعید الجلی، ابن وہب، عروہ بن حارث، عبد ربہ، عبد اللہ بن کعب حمیری سے روایت کرتے ہیں کہ ابو بکر نے ان سے بیان کیا کہ مروان نے انہیں ام سلمہؓ کے پاس یہ دریافت کرنے کے لئے بھیجا کہ جو شخص جنابت کی حالت میں صبح کرے تو روزہ روزہ رکھ سکتا ہے، انہوں نے فرمایا کہ

عَنْ ذَلِكَ قَالَ فَكَلَّمَاهُمَا قَالَتَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ حُبًّا مِنْ غَيْرِ حُلْمٍ ثُمَّ يَصُومُ قَالَ فَاذْطَلَعْنَا حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى مَرْوَانَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقَالَ مَرْوَانُ عَرَفْتُ عَلَيْكَ إِلَّا مَا ذَعَبْتَ إِلَيَّ أَبِي هُرَيْرَةَ فَرَدَدْتَ عَلَيْهِ مَا يَقُولُ قَالَ فَحَنَنْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَأَبُو بَكْرٍ حَاضِرُ ذَلِكَ كُلِّهِ قَالَ فَذَكَرَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَهْمَا قَالَتَاهُ لَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ هُمَا أَعْلَمُ ثُمَّ رَدَّ أَبُو هُرَيْرَةَ مَا كَانَ يَقُولُ فِي ذَلِكَ إِلَى الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ ذَلِكَ مِنَ الْفَضْلِ وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرَجَعَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَمَّا كَانَ يَقُولُ فِي ذَلِكَ قُلْتُ لِعَبْدِ الْمَلِكِ أَقَالْنَا فِي رَمَضَانَ قَالَ كَذَلِكَ كَانَ يُصْبِحُ حُبًّا مِنْ غَيْرِ حُلْمٍ ثُمَّ يَصُومُ *

۹۶۔ وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَأَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُذْرِكُهُ الْفَحْرُ فِي رَمَضَانَ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ غَيْرِ حُلْمٍ فَيَغْتَسِلُ وَيَصُومُ *

۹۷۔ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ النَّحَارِثِ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ الْجَمْعِيِّ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ حَدَّثَهُ أَنَّ مَرْوَانَ أَرْسَلَهُ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا يَسْأَلُ عَنْ الرَّجُلِ يُصْبِحُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کی حالت میں جماع کے ساتھ بغیر احتلام کے صبح کرتے تھے، بھرنہ افطار کرتے تھے اور نہ قضا کرتے تھے (یعنی روزہ رکھتے تھے)۔

۹۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، عبد رب بن سعید، ابو بکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام، حضرت عائشہؓ اور حضرت ام سلمہؓ زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں وہ دونوں بیان کرتی ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں جنابت کی حالت میں جماع سے، بغیر احتلام کے صبح کرتے تھے اور پھر روزہ رکھتے تھے۔

۹۹۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، عبد اللہ بن عبد الرحمن بن معمر بن حزام الانصاری، ابو طوالة، ابو یونس، مولیٰ حضرت عائشہؓ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ دریافت کرنے کے لئے آیا اور وہ روزہ رکھنے کے پیچھے سے سن رہی تھیں، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے نماز کا وقت آجاتا ہے اور میں جنبی ہوتا ہوں تو کیا میں روزہ رکھوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے بھی جنابت کی حالت میں نماز کا وقت آجاتا ہے اور میں روزہ رکھتا ہوں اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہم جیسے نہیں، اللہ نے آپ کی سب اچلی نیکیوں مغفرتیں معاف کر دیں، آپ نے فرمایا بخدا مجھے امید ہے کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا اور تم سب سے زیادہ ان چیزوں کا جاننے والا ہوں جن سے بچنا ضروری ہے۔

۱۰۰۔ احمد بن عثمان بن حنیف، ابو عاصم، ابن جریر، محمد بن یوسف، سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں کہ حضرت ام سلمہؓ سے کسی نے دریافت کیا کہ جو جنابت کی حالت میں صبح کرے وہ روزہ رکھے؟ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت

حُتْبًا أَبْصُومُ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ حُتْبًا مِنْ جِمَاعٍ لَا مِنْ حُلْمٍ ثُمَّ لَا يَغْتَبِرُ وَلَا يَبْضِي *

۹۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْخَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ رَوَيْتَنِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَهُمَا قَالَا إِنَّ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصْبِحُ حُتْبًا مِنْ جِمَاعٍ غَيْرِ اخْتِلَامٍ فِي رَمَضَانَ ثُمَّ يَصُومُ *

۹۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقَتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهُوَ ابْنُ مَعْمَرٍ بْنِ حَزْمٍ الْأَنْصَارِيُّ أَوْ طَوَالَةَ أَنَّ أَبَا يُونُسَ مَوْلَى عَائِشَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَنْجِيهِ وَهِيَ تَسْمَعُ مِنْ وَرَاءِ الْبَابِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَذْرِكُنِي الصَّلَاةَ وَأَنَا حُتْبٌ فَأَصُومُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا تَذْرِكُنِي الصَّلَاةَ وَأَنَا حُتْبٌ فَأَصُومُ فَقَالَتْ لَسْتُ مِثْلًا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ فَقَالَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَحْسَنَكُمْ لِلَّهِ وَأَعْلَمَكُمْ بِمَا أَنْفَعِي *

۱۰۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَفَّانَ النَّوْفَلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ الرَّجُلِ يُصْبِحُ حُتْبًا أَبْصُومُ

کی حالت میں بغیر احتلام کے صبح کرتے اور پھر روزہ رکھتے تھے۔

باب (۱۱) روزہ دار پر رمضان المبارک میں دن کے وقت جماع کا حرام ہونا اور اس کے کفارہ کے واجب ہونے کا بیان، اور یہ کفارہ امیر اور غریب سب پر یکساں ہے۔

۱۰۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، زبیر بن حرب، ابن نمیر، سفیان بن عیینہ، زہری، حمید بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور آکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں تو ہلاک ہو گیا، آپ نے فرمایا تجھے کس چیز نے ہلاک کیا؟ بولا میں نے اپنی بیوی کے ساتھ رمضان میں جماع کر لیا، آپ نے فرمایا تو ایک غلام آزاد کر سکتا ہے؟ وہ بولا نہیں، آپ نے فرمایا دو مہینے کے مسلسل روزے رکھ سکتا ہے؟ اس نے عرض کیا نہیں، آپ نے فرمایا کہ ساتھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کے بقدر تیرے پاس موجود ہے؟ اس نے کہا نہیں، پھر وہ بیٹھ گیا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مجبوروں کا ایک ٹوکرا آیا، آپ نے فرمایا اس کو صدقہ کر دے، وہ بولا مجھ سے بڑھ کر کوئی مسکین ہے، مدینہ کے دونوں کناروں کے درمیان کوئی گھر مجھ سے زائد محتاج نہیں ہے، یہ سن کر آپ ہنس پڑے حتیٰ کہ آپ کے سامنے کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے اور فرمایا اچھا اسے لے جا اور اپنے گھروالوں کو کھلا۔

۱۰۲۔ اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، محمد بن مسلم زہری، اسی سند کے ساتھ ابن عیینہ کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں کہ مجبوروں کا ایک ٹوکرا یعنی زنبیل لایا گیا باقی اس میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی ہنسی کا تذکرہ نہیں ہے، یہاں تک کہ

قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنًّا مِنْ غَيْرِ احْتِلَامٍ ثُمَّ يَصُومُ *

(۱۱) بَابُ تَغْلِيظِ تَحْرِيمِ الْجَمَاعِ فِي نَهَارِ رَمَضَانَ عَلَى الصَّائِمِ وَوُجُوبِ الْكَفَّارَةِ الْكُبْرَى فِيهِ وَبَيَانِهَا وَأَنَّهَا نَجَبٌ عَلَى الْمُوسِرِ وَالْمُعْسِرِ وَتَثْبُتُ فِي ذِمَّةِ الْمُعْسِرِ حَتَّى يَسْتَعْلِفَ *

۱۰۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبْنُ نُمَيْرٍ كُلُّهُمْ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَاءَ رَجُلٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَمَا أَهْلَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ قَالَ هَلْ تَجِدُ مَا تَعْتِقُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَجِدُ مَا تُطْعِمَ سِتِينَ مَسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ ثُمَّ حَلَسَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ تَصَدَّقْ بِهِ قَالَ أَفْقَرُ مِنَّا فَمَا بَيْنَ لَنَا نَبِيَّهَا أَهْلٌ نَبَتْ أَخْرَجَ إِلَيْهِ مِنَّا فَضْلَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَأَطْعِمَهُ أَهْلَكَ *

۱۰۲۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا حَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيِّ بِهِذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ رِوَايَةِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَقَالَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ وَهُوَ الزَّنْبِيلُ وَلَمْ يَذْكُرْ فَضْلَكَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

آپ کے دو اہل مبارک ظاہر ہوئے۔

۱۰۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، محمد بن ریح، لیث (دوسری سند) قتیبہ، لیث، ابن شہاب، حمید بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نے (دن میں) رمضان المبارک میں اپنی بیوی کے ساتھ جماع کر لیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت کیا، آپ نے فرمایا کوئی غلام یا نوٹری آزاد کر سکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا کیا دو مہینے کے روزے رکھ سکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا ساتھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے۔

۱۰۴۔ محمد بن رافع، اسحاق بن عیسیٰ، مالک، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے کہ ایک شخص نے رمضان میں افطار کر لیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک غلام یا نوٹری آزاد کرنے کے لئے فرمایا، پھر ابن عیینہ کی روایت کی طرح حدیث بیان کی۔

۱۰۵۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، ابن جریج، ابن شہاب، حمید بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص جس نے رمضان المبارک میں افطار کر لیا تھا، حکم دیا کہ ایک غلام یا نوٹری آزاد کرے یا دو مہینے کے روزے رکھے یا ساتھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے۔

۱۰۶۔ عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری اسی سند کے ساتھ ابن عیینہ کی روایت کی طرح حدیث مذکور ہے۔

۱۰۷۔ محمد بن ریح، لیث، یحییٰ بن سعید، عبد الرحمن بن قاسم، محمد بن جعفر بن زبیر، عباد بن عبد اللہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ میں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَدْتَ أَثْبَابَهُ *

۱۰۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا وَقَعَ بِامْرَأَتِهِ فِي رَمَضَانَ فَاسْتَمَعَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ هَلْ تَحُدُّ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ وَهَلْ تَسْتَطِيعُ صِيَامَ شَهْرَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَاطْعِمِ سِتِينَ مِسْكِينًا *

۱۰۴۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ رَجُلًا أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُكْفَرَ بِعَيْنِي رَقَبَةً ثُمَّ ذَكَرَ بَعْضُ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّيْنَةَ *

۱۰۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ حُرَيْجٍ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ رَجُلًا أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ أَنْ يُعَيِّنَ رَقَبَةً أَوْ يَصُومَ شَهْرَيْنِ أَوْ يُطْعِمَ سِتِينَ مِسْكِينًا *

۱۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّيْنَةَ *

۱۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ ابْنُ الْمُطَاهِرِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ

جل گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا وہ کیوں؟ بولا میں نے رمضان المبارک میں اپنی عورت کے ساتھ دن میں جماع کر لیا، آپؐ نے فرمایا صدقہ دے، صدقہ دے، اس نے عرض کیا کہ میرے پاس تو کچھ بھی موجود نہیں، آپؐ نے اسے بیٹھنے کا حکم دیا اتنے میں آپؐ کے پاس دو نوکرے کھانے کے آئے، آپؐ نے حکم دیا کہ ان کو صدقہ کر دے۔

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَتَاهَا قَالَتْ حَاءٌ وَجُلُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اخْتَرْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ قَالَ وَجُلْتُ امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ تَهَارًا قَالَ تَصَدَّقُ تَصَدَّقُ قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ فَأَمَرَهُ أَنْ يَحْلِسَ فَحَاءٌ عَرَفَانِ فِيهِمَا طَعَامٌ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِهِ *

۱۰۸۔ محمد بن ثنی، عبد الوہاب ثقفی، یحییٰ بن سعید، عبد الرحمن بن قاسم، محمد بن جعفر بن زبیر، عباد بن عبد اللہ بن زبیر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ ایک شخص رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، پھر بقیہ حدیث کا ذکر کیا، باقی اس حدیث کے شروع میں صدقہ دینے اور دن کی قید نہیں ہے۔

۱۰۸- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى أَخْبَرَنَا عَنْهُ الْوَهَّابِيُّ الثَّقَفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدًا مِنْ عِبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ أَتَى رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَلِيبَ وَلَيْسَ فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ تَصَدَّقُ تَصَدَّقُ وَلَا قَوْلَهُ تَهَارًا *

۱۰۹۔ ابو طاہر، ابن وہب، عمرو بن حارث، عبد الرحمن بن قاسم، محمد بن جعفر بن زبیر، عباد بن عبد اللہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رمضان المبارک میں مسجد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اگر عرض کیا یا رسول اللہ میں جل گیا، میں جل گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اس کی حالت دریافت کی تو اس نے کہا کہ میں نے اپنی بیوی سے صحبت کر لی ہے، آپؐ نے فرمایا کہ صدقہ دے، اس نے عرض کیا خدا کی قسم! اے اللہ کے نبی میرے پاس کچھ نہیں ہے اور میں نہ کچھ دے سکتا ہوں، آپؐ نے فرمایا بیٹھ جا، وہ بیٹھ گیا غرضیکہ وہ اسی طرح بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی ایک گدھا لکڑا ہوا لایا، اس پر کھانا ڈال دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابھی چلنے والا کہاں ہے؟ وہ

۱۰۹- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدًا مِنْ عِبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ أَتَى رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اخْتَرْتُ اخْتَرْتُ فَسَأَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَأْنُكَ فَقَالَ أَصَبْتُ أَهْلِي قَالَ تَصَدَّقُ فَقَالَ وَاللَّهِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَالِي شَيْءٌ وَمَا أَفْذَرُ عَلَيْهِ قَالَ اجْلِسْ فَحَلَسَ فَبَيْنَا هُوَ عَلَى ذَلِكَ أَتَبَلَ رَجُلٌ يَسُوقُ جِمَارًا عَلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالَ رَسُولُ

شخص کھڑا ہو گیا، آپؐ نے فرمایا اسے صدقہ کرو، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہمارے علاوہ اس کا کوئی اور مستحق ہے، خدا کی قسم ہم بھوکے ہیں، ہمارے پاس کچھ نہیں، آپؐ نے فرمایا تو تم ہی کھاؤ۔

(فائدہ) یہ صرف آپؐ کی خصوصیت تھی، آپؐ کے بعد اور کسی کے لئے یہ چیز جائز نہیں اور نہ ہی اس طرح اب کوئی کفار و ادا کر سکتا ہے۔

باب (۱۲) رمضان المبارک میں مسافر شرعی کے لئے روزہ رکھنے اور افطار کرنے کا حکم، جب سفر و منزل یا اس سے زائد ہو۔

۱۰۔ یحییٰ بن یحییٰ اور محمد بن ریح، لیث (دوسری سند) قحیہ، لیث، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس سال مکہ مکرمہ فتح ہوا رمضان المبارک میں ٹکے تو آپؐ نے روزہ رکھا، جب مقام کدیہ پر پہنچے تو آپؐ نے روزہ افطار کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ آپؐ کی ہر نئی سے نئی بات کا اتباع کرتے تھے۔

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ ابْنَ الْمُخْتَرِ أَنْ يَقَامَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْ بِهَذَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغْنِيَنَا فَوَاللَّهِ إِنَّا لَجَائِعٌ مَا لَنَا شَيْءٌ قَالَ فَكُلُوا *

(فائدہ) یہ صرف آپؐ کی خصوصیت تھی، آپؐ کے بعد اور کسی کے لئے یہ چیز جائز نہیں اور نہ ہی اس طرح اب کوئی کفار و ادا کر سکتا ہے۔

(۱۲) بَابُ جَوَازِ الصَّوْمِ وَالْفِطْرِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لِلْمَسَافِرِ فِي غَيْرِ مَعْصِيَةٍ إِذَا كَانَ سَفَرُهُ مَرَحَلَتَيْنِ فَأَكْثَرَ *

۱۱۰۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ الْكَدِيدَ ثُمَّ أَفْطَرَ قَالَ وَكَانَ صَحَابَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُونَ الْإِخْدَاطَ فَإِنَّا خَذَتْ مِنْ أَمْرِهِ *

(فائدہ) علماء کرام اور اصحاب قوی اور امام مالک، امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کے نزدیک اگر مسافر میں روزہ رکھنے کی ہمت اور قوت ہے تو پھر روزہ رکھنا افضل ہے، ورنہ افطار بہتر ہے کیونکہ روایتوں میں دونوں قسم کے امر موجود ہیں اور ستر سے ستر شرعی مرا ہے۔

۱۱۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ وَأَسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ قَالَ يَحْيَى قَالَ سُفْيَانُ لَا أَذْرِي مِنْ قَوْلٍ مَنْ هُوَ يَتَّبِعِي وَكَانَ يُؤْعَذُ بِالْأَخِيرِ مِنْ قَوْلٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۱۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۱۱۳۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور زہری بیان کرتے ہیں کہ افطار

کہنا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری امر تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری ہی بات پر عمل کرنا چاہئے (۱) اور زہری بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں تیرہویں رمضان المبارک کی صبح کی تھی۔

۱۱۳- حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب نے اسی سند کے ساتھ لیث کی روایت کی طرح اقل کی ہے اور ابن شہاب نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ صحابہ کرام آپ کی ہر نئی بات اختیار کرتے تھے اور نئی بات کو ناخ اور محکم جانتے تھے۔

۱۱۴- اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، مجاہد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک میں سفر کیا اور روزہ رکھا، جب مقام عسفان پر پہنچے تو آپ نے ایک برتن منگایا اس میں پینے کی کوئی چیز تھی اور اسے دن میں پیا تاکہ سب لوگ آپ کو دیکھ لیں، پھر افطار کرتے رہے حتیٰ کہ مکہ مکرمہ پہنچ گئے، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آپ نے روزہ بھی رکھا اور افطار بھی فرمایا سو جس کی سمجھ میں آئے وہ روزہ رکھے اور جو چاہے وہ افطار کرے۔

قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَانَ الْفِطْرُ آخِرَ الْأَمْرَيْنِ وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْآخِرِ قَالَ جَرِيرٌ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَصَبَّحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ لثَلَاثَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حَلَّتْ مِنْ رَمَضَانَ *

۱۱۳- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ اللَّيْثِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانُوا يَتَّبِعُونَ الْآخِذَ فَالْآخِذَةُ مِنْ أَمْرِهِ وَيَرَوْنَهُ النَّاسِخَ الْمُحْكَمَ *

۱۱۴- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَافَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ فِيهِ شَرَابٌ فَتَرَبَّهَ نَهَارًا لِيَرَاهُ النَّاسُ ثُمَّ أَفْطَرَ حَتَّى دَخَلَ مَكَّةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَصَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ *

(فائدہ) یہی جمہور کا قول ہے اور تفصیل میں نے لکھ دی ہے۔

۱۱۵- ابو کریم، وکیع، سفیان، عبد الکرم، طاووس حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ہم عیب نہیں لگاتے تھے اس پر جو (سفر میں) روزہ رکھے اور نہ اس پر جو افطار کرے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کی حالت میں روزہ بھی رکھا اور آپ نے افطار بھی کیا۔

۱۱۵- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَا نَعِبُ عَلَى مَنْ صَامَ وَلَا عَلَى مَنْ أَفْطَرَ قَدْ صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ وَأَفْطَرَ *

(۱) بعد والے امر کو لیما تب ضروری ہے جب کہ دوسرا مناجح ہو یا پہلے سے رائج ہو بیعت ایسا نہیں کیونکہ کئی مرتبہ ایسا بھی ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد والا امر بیان ہوا کے لئے کیا جیسے اولاد وضو میں ہر عضو کو تین مرتبہ دھویا پھر بعد میں دوسرے اور ایک مرتبہ دھونے کا عمل بھی کر کے دکھایا۔

۱۱۶۔ محمد بن عثمان، عبد الوہاب بن عبد الحمید، جعفر بواسطہ اپنے والد، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال مکہ کی طرف رمضان میں نکلے، اور روزہ رکھا یہاں تک کہ جب کراغ غمیم تک پہنچے تو لوگوں نے روزہ رکھا، پھر آپؐ نے پانی کا ایک پیالہ منگوایا اور اسے بلند کیا حتیٰ کہ لوگوں نے دیکھ لیا پھر اس کے بعد آپؐ نے پی لیا۔ اس کے بعد آپؐ سے کہا گیا کہ بعض لوگ روزہ رکھتے ہیں آپؐ نے فرمایا وہی نافرمان ہیں، وہی نافرمان ہیں۔

(تادمہ) مترجم کہتا ہے روزہ رکھنا نافرمانی نہیں ہے باقی اس وقت انہوں نے بظاہر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم کی نافرمانی کی اس لئے آپؐ نے یہ فرمایا۔

۱۱۷۔ وحید بن سعید، عبد العزیز در اور دی، جعفر سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی اس میں یہ زیادتی ہے کہ کہ آپؐ سے عرض کیا گیا کہ لوگوں پر روزہ شاق ہو رہا ہے اور وہ آپؐ کے فعل کے منتظر ہیں چنانچہ آپؐ نے عصر کے بعد ایک پیالہ پانی کا منگوایا۔

۱۱۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن عثمان اور ابن بشار، محمد بن جعفر، غندر، شعبہ، محمد بن عبد الرحمن بن سعد، محمد بن عمرو بن حسن، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے کہ ایک شخص پر لوگوں کا جھوم دیکھا کہ وہ اس پر سایہ کئے ہوئے تھے، آپؐ نے دریافت فرمایا کہ اسے کیا ہوا ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا کہ یہ شخص روزہ دار ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفر میں (ایسی حالت میں) (۱) روزہ رکھنا بہتری کا کام نہیں ہے۔

۱۱۶۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقَوَّاسِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْمَحْبُوبِ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ إِلَى مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى تَلَعَ كُرَاعَ الْغَمِيمِ فَصَامَ النَّاسُ ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ فَرَفَعَهُ حَتَّى نَظَرَ النَّاسُ إِلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ فَقِيلَ لَهُ يَغْدُ ذَلِكَ إِنْ نَعَضَ النَّاسُ قَدْحَ صَامٍ فَقَالَ أَوْلَيْتَ الْعَصَاةَ أَوْلَيْتَ الْعَصَاةَ *

۱۱۷۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَرِيرِ يَعْنِي الدَّرَاوَزْدِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الْإِسْنَادِ وَزَادَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ شَفَقُوا عَلَيْهِمُ الصَّيَامَ وَإِنَّمَا يَنْظُرُونَ فِيمَا فَعَلْتَ دَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ بَعْدَ الْعَصْرِ *

۱۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ نَشَارٍ جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْحَسَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَرَأَى رَجُلًا قَدْ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ وَقَدْ ظَلَمَ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا لَهُ قَالُوا رَجُلٌ صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ أَنْ تَصُومُوا فِي السَّفَرِ *

(۱) حالت سفر میں روزہ رکھنے کی وجہ سے اگر ضرر لاحق ہونے کا اور مشقت میں پڑنے کا اندیشہ ہو تو انتظار کرنا یعنی روزہ نہ رکھنا افضل ہے اور اگر ایسا اندیشہ نہ ہو تو پھر روزہ رکھنا ہی افضل ہے۔

۱۱۹۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد شعبہ، محمد بن عبد الرحمن، محمد بن عمرو بن حسن، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا اور حسب سابق روایت بیان کی۔

۱۱۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرٍوَ بْنِ الْحَسَنِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا بِمِثْلِهِ *

۱۲۰۔ احمد بن حنبل، نو علی، ابو داؤد، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح اور کچھ زیادتی کے ساتھ روایت منقول ہے، شعبہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے یحییٰ بن ابی کثیر سے یہ بات پہنچی ہے کہ وہ اس حدیث اور سند پر یہ بات زائد بیان کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا کہ تمہارے لئے اللہ کی اس رخصت کا قبول کرنا لازم ہے جو اللہ نے تمہیں دی، پھر جب میں نے ان سے پوچھا تو ان کو یاد نہیں رہا۔

۱۲۰- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ قَالَ شُعْبَةُ وَكَانَ يُلْقِنِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّهُ كَانَ يَرِيدُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَفِي هَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّهُ قَالَ عَلَيْنَاكُمْ بِرُخْصَةِ اللَّهِ الَّذِي رَخَّصَ لَكُمْ قَالَ فَلَمَّا سَأَلْتُهُ لَمْ يَحْفَظْ *

۱۲۱۔ ہد اب بن خالد، ہام بن یحییٰ، قتادہ، ابو نضرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کی سوہویں تاریخ کو جہاد کیا تو کوئی ہم میں سے روزہ دار تھا اور کسی نے افطار کر رکھا تھا تو نہ روزہ دار افطار کرنے والے پر عیب لگاتا تھا اور نہ افطار کرنے والا روزہ دار پر۔

۱۲۱- حَدَّثَنَا هَذَابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ عَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ عَشْرَةٌ مَضَتْ مِنْ رَمَضَانَ فَمِنَا مَنْ صَامَ وَمِنَا مَنْ أَفْطَرَ فَلَمْ يَعْصِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ *

۱۲۲۔ محمد بن ابو بکر مقدی، یحییٰ بن سعید حمی (دوسری سند) محمد بن عثمان، ابن مہدی، شعبہ، ابو عامر، ہشام، سالم بن نوح، عمر بن عامر (تیسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، سعید، حضرت قتادہ سے اسی سند کے ساتھ ہمام کی روایت کی طرح حدیث نقل کی ہے اور محمد بن عمرو بن عامر اور ہشام کی روایت میں افطار ہوئی تاریخ ہے اور سعید کی روایت میں پارہویں تاریخ ہے اور شعبہ کی روایت میں سترہویں تاریخ یا انیسویں تاریخ کا دن مذکور ہے۔

۱۲۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدِّسِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَقَالَ أَبُو الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ وَقَالَ أَبُو الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَامِرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ عَنْ سَعِيدٍ كُلُّهُمُ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ هَمَامٍ غَيْرَ أَنَّهُ فِي

حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ وَعُمَرُ بْنُ غَابِرٍ وَهَيْشَامُ لِمَعَانَ
عَشْرَةَ حَلَّتْ وَبِی حَدِیثُ سَعِيدٍ فِي ثِنْتِي عَشْرَةَ
وَسَعْبَةِ لِسَعْبِ عَشْرَةَ أَوْ بَسْعِ عَشْرَةَ *

(فائدہ) مفاری کی کتابوں میں مشہور ہے کہ آپؐ مدینہ سے دس تاریخ کو نکلے اور مکہ مکرمہ میں ۱۹ تاریخ کو داخل ہوئے لہذا کسی نے درمیانی تاریخ ذکر کر دی اور کسی نے آخر کی، اس میں کوئی افکار نہیں۔

۱۲۳- نصر بن علی جعفی، بشر بن مفضل، ابو سلمہ، ابو نصرہ
حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے
ہیں کہ ہم رمضان المبارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ سفر کرتے تھے تو نہ روزہ دار کے روزہ پر کوئی عیب
لگا تھا، اور نہ مفسر کے افطار پر۔

۱۲۳- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهَنَّمِيُّ
حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ مَفْضَلٍ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ
عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ كُنَّا سَاهِرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَمَا يُعَابُ عَلَى الصَّائِمِ
صَوْمُهُ وَلَا عَلَى الْمُفْطِرِ افْطَارُهُ *

۱۲۴- مروان قد، اسماعیل بن ابراہیم، جریری، ابو نصرہ، حضرت
ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان المبارک میں
جہاد کرتے تو کوئی ہم میں سے روزہ دار ہوتا اور کوئی صاحب
صاحب افطار، تو نہ روزہ دار مفسر پر غصہ کرتا اور نہ مفسر روزہ
دار پر، جانتے تھے کہ جس میں قوت ہو وہ روزہ رکھے، تو یہ بھی
اس کے لئے بہتر ہے اور سمجھتے تھے کہ جس میں ضعف اور
کمزوری ہو اور وہ روزہ کھول دے تو یہ بھی اس کے حق میں خیر
اور اچھا ہے۔

۱۲۴- حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا إِبْنُ سَعِيدٍ
بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْحَزْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ
أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا
نَعْرِفُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
رَمَضَانَ فَمَا الصَّائِمِ وَمِنَ الْمُفْطِرِ فَلَا يَحْدُ
الصَّائِمِ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرِ عَلَى الصَّائِمِ
يَزُونَ أَنْ مَنْ وَحَدَ قُوَّةً فَصَامَ فَإِنَّ ذَلِكَ حَسَنٌ
وَيَزُونَ أَنْ مَنْ وَحَدَ ضَعْفًا فَافْطَرَ فَإِنَّ ذَلِكَ
حَسَنٌ *

۱۲۵- سعید بن عمرو، اشعثی، سہل بن عثمان، سوید بن سعید،
حسین بن حریت، مروان بن معاویہ، عاصم، ابو نصرہ، حضرت
ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت جابر بن عبد اللہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا تو روزہ رکھنے والا روزہ رکھتا اور
افطار کرنے والا افطار کر لیتا، لیکن کوئی کسی پر عیب نہیں
لگا تھا۔

۱۲۵- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الشَّحْبِيُّ وَسَهْلُ
بْنُ عُثْمَانَ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ
كُلُّهُمْ عَنْ مَرْوَانَ قَالَ سَعِيدٌ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ أَنَّ
مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا سَاهَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَصُومُ الصَّائِمُ وَيُفْطِرُ
الْمُفْطِرُ فَلَا يَعْيبُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ *

۱۲۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو خثیمہ، حمید بیان کرتے ہیں کہ حضرت انسؓ سے رمضان میں سفر کی حالت میں روزہ کے بارہ میں پوچھا گیا، فرمایا، ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا ہے تو روزہ دار افطار کرنے والے اور نہ افطار کرنے والا روزہ دار پر کوئی عیب لگاتا تھا۔

۱۲۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو خالد احمر، حمید بیان کرتے ہیں کہ میں سفر کے لئے نکلا، اور روزہ رکھا تو لوگوں نے کہا تم دو بارہ روزہ رکھو، میں نے کہا حضرت انسؓ نے مجھے خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سفر کرتے تھے تو روزہ دار افطار کرنے والے پر عیب نہیں لگاتا تھا اور نہ افطار کرنے والا روزہ دار پر، پھر میں ابن ابی ملیکہ سے ملا تو انہوں نے بھی مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اسی طرح خبر دی ہے۔

۱۲۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، عاصم، مورق، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے ہم میں سے بعض روزہ دار تھے اور بعض افطار کرنے والے، چنانچہ ہم سخت گرمی کے دن ایک منزل پر اترے اور ہم میں سے سب سے زیادہ سایہ حاصل کرنے والا وہ تھا جس کے پاس چادر تھی اور بعض تو ہم میں سے اپنے ہاتھ ہی سے سورج کی گرمی روک رہے تھے، نتیجتاً روزہ دار تو گز پڑے اور مضر قائم رہا، انہوں نے خیمے نصب کئے اور اونٹوں کو پانی پلایا تو آپؐ نے فرمایا کہ افطار کرنے والوں نے آج ثواب حاصل کر لیا۔

(فائدہ) اپنے روزہ دار بھائیوں کی خدمت کر کے یہ مطلب نہیں کہ روزہ دار ثواب سے محروم رہے بلکہ ہر ایک کا مقام اور ثواب کے مراتب جدا ہیں۔

۱۲۹۔ ابو کریم، حفص، عاصم، احول، مورق، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے سو بعض نے روزہ رکھا اور بعض نے افطار کیا چنانچہ افطار کرنے والے کمر بستہ ہو گئے اور خدمت

۱۲۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَثِيمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ عَنِ الصَّوْمِ فِي رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ فَقَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَعْيبِ الصَّائِمَ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ *

۱۲۷۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو حَالِبٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ خَرَجْتُ فَصُنْتُ فَقَالُوا لِي أَعِدْ قَالَ فَقُلْتُ إِنَّ أَسَا أَخْبَرَنِي أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا يُسَافِرُونَ فَلَا يَعْيبُ الصَّائِمَ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ فَلَقِيتُ أَنَسَ أَبِي مُلَيْكَةَ فَأَخْبَرَنِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِعَظْمِهِ *

۱۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُورِقٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ قَالَ فَمَزَلْنَا مَرَلًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ أَكْثَرْنَا ظِلًّا صَاحِبَ الْكِبَاءِ وَمِنَّا مَنْ يَنْجِي الشَّمْسَ بِيَدِهِ قَالَ فَسَطَطَ الصَّوْمُ وَقَامَ الْمُفْطِرُونَ فَضَرَبُوا الْأُتْيَةَ وَسَفَّوْا الرُّكَاتِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَهَبَ الْمُفْطِرُونَ أَثَرُهُمْ بِالْآخِرِ *

(فائدہ) اپنے روزہ دار بھائیوں کی خدمت کر کے یہ مطلب نہیں کہ روزہ دار ثواب سے محروم رہے بلکہ ہر ایک کا مقام اور ثواب کے مراتب جدا ہیں۔

۱۲۹۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ مُورِقٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَصَامَ بَعْضُ وَأَفْطَرَ بَعْضٌ

شروع کی اور روزہ دار بعض کاموں میں ضعیف ہو گئے، اس چیز کی بنا پر آپؐ نے فرمایا کہ مفطر لوگ ثواب لے گئے۔

۱۳۰۔ محمد بن حاتم، عبد الرحمن مہدی، معاویہ بن صالح، ربیعہ، قزاع بیان کرتے ہیں کہ میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان پر لوگوں کا ہجوم تھا جب سب لوگ ان کے پاس سے متفرق ہو گئے تو میں نے کہا کہ میں آپؐ سے وہ نہیں پوچھتا جو یہ لوگ پوچھ رہے تھے، میں نے ان سے سفر میں روزہ رکھنے کے متعلق پوچھا، انہوں نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ مکرمہ کا سفر کیا اور ہم روزہ رکھتے چنانچہ ایک منزل پر نزول کیا تو آپؐ نے فرمایا اس وقت تم اپنے دشمن کے قریب آ گئے ہو اب افطار سے تمہارے لئے زیادہ قوت ہوگی، چنانچہ افطار کی رخصت ہو گئی، سو ہم میں سے بعض نے افطار کیا، پھر ہم ایک دوسری منزل پر اترے تو آپؐ نے فرمایا تم صبح کو اپنے دشمن سے ملنے والے ہو اور افطار تمہاری قوت کو بڑھادے گا لہذا تم افطار کرو، اس وقت آپؐ کا یہ حکم قطعی تھا، لہذا ہم نے افطار کیا اس کے بعد ہم نے اپنے آپ کو دیکھا کہ سفر میں آپؐ کے ساتھ روزہ رکھتے تھے۔

۱۳۱۔ قتیبہ بن سعید، لیث، ہشام بن عروہ بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ بیان کرتی ہیں کہ حمزہ بن عمرو سلمیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سفر میں روزہ رکھنے کے متعلق دریافت کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ اگر چاہو تو افطار کرو اور اگر مناسب سمجھو تو روزہ رکھو۔

۱۳۲۔ ابو ریحہ زہری، حماد بن زید، ہشام بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں کہ حمزہ بن عمرو سلمیٰ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سفر میں روزہ رکھنے کے متعلق دریافت کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ اگر چاہو تو افطار کرو اور اگر مناسب سمجھو تو روزہ رکھو۔

فَتَحَرَّمَ الْمُفْطِرُونَ وَعَمِلُوا وَضَعُفَ الصَّوْمِ عَنْ نَعْيِ الْعَمَلِ قَالَ فَقَالَ فِي ذَلِكَ ذَهَبَ الْمُفْطِرُونَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ *

۱۳۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ قَالَ حَدَّثَنِي قَزَاعٌ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخَدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ مَكْتُورٌ عَلَيْهِ فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْهُ قُلْتُ إِنِّي لَأَسْأَلُكَ عَمَّا يَسْأَلُكَ هَؤُلَاءِ عَنْهُ سَأَلْتُهُ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَكَّةَ وَنَحْنُ صِيَامٌ قَالَ فَزَلْنَا مَنْزِلًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ قَدْ دَنَوْتُمْ مِنْ عَذَابِكُمْ وَالْفِطْرُ أَفْوَى لَكُمْ فَكَانَتْ رَحْصَةً فَمِمَّا مِنْ صَامٍ وَمِمَّا مِنْ أَفْطَرٍ ثُمَّ زَلْنَا مَنْزِلًا آخَرَ فَقَالَ إِنَّكُمْ مُصْصَحُونَ عَذَابِكُمْ وَالْفِطْرُ أَفْوَى لَكُمْ فَافْطَرُوا وَكَانَتْ غَزْمَةً فَافْطَرْنَا ثُمَّ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا نَصُومُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْدُ ذَلِكَ فِي السَّفَرِ *

۱۳۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ سَأَلَ حَمْزَةُ بْنُ عَمْرِو النَّاسِلَمِيِّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ لَيْسَتْ فَافْطِرْ *

۱۳۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزُّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرِو النَّاسِلَمِيِّ

وسلم سے دریافت کیا، یا رسول اللہ میں مسلسل روزے رکھتا ہوں تو کیا سفر میں بھی روزے رکھوں؟ آپ نے فرمایا روزہ رکھنا چاہو تو روزہ رکھو، چاہو تو انظار کرو۔

۱۳۳- یحییٰ بن یحییٰ، ابو معاویہ، ہشام سے اسی سند کے ساتھ حماد بن زید کی روایت کی حدیث منقول ہے کہ میں ایک آدمی ہوں، کہ مسلسل روزے رکھتا ہوں۔

۱۳۴- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابن نمیر، عبد الرحمن بن سلیمان، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے کہ حمزہ نے کہا کہ میں ایک روزہ دار آدمی ہوں تو کیا سفر میں بھی روزہ رکھوں۔

۱۳۵- ابو الطاہر، ہارون بن سعید الجلی، ابن وہب، عمرو بن حارث، ابوالاسود، عروہ بن زبیر، ابی مراد، حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں اپنے اندر سفر کی حالت میں روزہ رکھنے کی قوت پاتا ہوں تو روزہ رکھنے میں مجھ پر کوئی گناہ تو نہیں ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو اللہ تعالیٰ کی جانب سے رخصت ہے تو جو اس پر عمل کرے تو وہ اچھا ہے، اور جو کوئی روزہ رکھنا چاہے تو اس پر بھی کوئی گناہ نہیں ہے، ہارون نے اپنی روایت میں صرف رخصت کہا ہے، من اللہ کا لفظ نہیں بولا۔

۱۳۶- داؤد بن رشید، ولید بن مسلم، سعید بن عبد العزیز، اسماعیل بن عبید اللہ، ام رواء، حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم ماہ رمضان المبارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہت گرمی میں لگے تھے کہ ہم میں سے بعض گرمی کی شدت کی وجہ سے اپنا ہاتھ سر پر رکھے ہوئے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ

سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلُ اللّٰهِ إِنِّي رَجُلٌ أَسْرُدُ الصَّوْمَ أَفَأَصُومُ فِي السَّفَرِ قَالَ صُمْ إِنْ شِئْتَ وَأَفْطِرْ إِنْ شِئْتَ * ۱۳۲- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَحْبَبَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ إِنِّي رَجُلٌ أَسْرُدُ الصَّوْمَ * ۱۳۴- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ حَمْزَةَ قَالَ إِنِّي رَجُلٌ أَصُومُ أَفَأَصُومُ فِي السَّفَرِ *

۱۳۵- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْبَلِيُّ قَالَ هَارُونُ حَدَّثَنَا وَ قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ أَحْبَبْنَا ابْنَ وَهْبٍ أَحْبَبَنِي عَمْرُو بْنُ الْخَارِثِ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي مُرَادٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَأَحْذِي فِي قُوَّةٍ عَلَى الصَّيَّامِ فِي السَّفَرِ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ رُحْصَةٌ مِنَ اللّٰهِ فَمَنْ أَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصُومَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ قَالَ هَارُونُ فِي حَدِيثِهِ هِيَ رُحْصَةٌ وَلَمْ يَذْكُرْ مِنَ اللّٰهِ *

۱۳۶- حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ حَتَّى إِنْ كَانَ أَحَدُنَا لَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ

شِدَّةُ الْحَرِّ وَمَا فِينَا صَائِمٌ إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ اللَّهِ أَمْرٌ رَوَاحَةٌ *

۱۳۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حِثَّانَ الدَّمَشْقِيِّ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَقَدْ رَأَيْتُنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَعْصِ أَسْفَارِهِ فِي يَوْمٍ شَدِيدِ الْحَرِّ حَتَّى إِذَا الرَّجُلُ لَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا مِنْ أَحَدٍ صَائِمٍ إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ *

(۱۳) بَابُ اسْتِحْبَابِ الْفِطْرِ لِلْحَاجِّ بِعَرَفَاتِ يَوْمِ عَرَفَةَ *

۱۳۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْخَارِثِ أَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَأُرْسِلَتْ إِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ بِعَرَفَةَ فَتَسَرَّبَتْ *

(قائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ امام مالک، امام ابو حنیفہ اور امام شافعی اور جہور علمائے کرام کے نزدیک افطار میدان عرفان میں حاجی کے لئے مستحب ہے اور حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ سے بھی یہی چیز منقول ہے اور یہی روایت باعمل ہے۔

۱۳۹- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ وَهَوَّ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ وَقَالَ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى أُمِّ الْفَضْلِ *

علیہ وسلم اور عبد اللہ بن رواحہ کے علاوہ ہم میں سے اور کوئی بھی روزہ دار نہیں تھا۔

۱۳۷- عبد اللہ بن مسلمہ یعنی، ہشام بن سعد، عثمان بن حیان و مشقی، ام درداء، حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے بعض سفروں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (روزہ کی حالت میں) دیکھا ہے، یہاں تک کہ آدمی گرمی کی شدت کی وجہ سے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھے ہوئے تھا اور ہم میں سے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور عبد اللہ بن رواحہ کے علاوہ اور کوئی بھی روزہ دار نہ تھا۔

باب (۱۳) حاجی کے لئے عرفہ کے روز میدان عرفات میں افطار مستحب ہے۔

۱۳۸- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابوالنضر، عمیر مولیٰ عبد اللہ بن عباس، ام الفضل بنت حارث سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس چند لوگوں نے عرفہ کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کے متعلق بحث شروع کی، بعض بولے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزے سے ہیں اور بعض بولے کہ آپ گاروزہ نہیں ہے چنانچہ انہوں نے ایک دودھ کا پیالہ آپ کی خدمت (۱) میں روانہ کیا اور آپ عرفات میں اپنے اونٹ پر تھے تو آپ نے پی لیا۔

(قائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ امام مالک، امام ابو حنیفہ اور امام شافعی اور جہور علمائے کرام کے نزدیک افطار میدان عرفان میں حاجی کے لئے مستحب ہے اور حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ سے بھی یہی چیز منقول ہے اور یہی روایت باعمل ہے۔

۱۳۹- اسحاق بن ابراہیم، ابن ابی عمر، سفیان، ابوالنضر سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور اس میں اونٹ پر کھڑے ہونے کا تذکرہ نہیں اور سند میں عن عمیر مولیٰ ام الفضل کے الفاظ ہیں۔

(۱) حضرت ام الفضل نے حکم شرعی معلوم کرنے کے لئے اس وقت کے مناسب مدیر اختیار فرمایا کیونکہ وہ گرمیوں کی دوپہر کا وقت تھا۔

۱۴۰۔ زبیر بن حرب، عبدالرحمن بن مہدی، سفیان، سالم، ابوانضر سے سفیان بن عیینہ کی روایت کی طرح اسی سند کے ساتھ حدیث مذکور ہے۔

۱۴۱۔ ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، عمرو، ابوالنضر، عمیر مولیٰ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ام الفضل سے سنا کہ راوی تھیں کہ عرفہ کے دن روزہ رکھنے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے کچھ حضرات نے شک کیا اور ہم بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، چنانچہ انہوں نے آپ کی خدمت میں دودھ کا ایک پیالہ روانہ کر دیا اور آپ عرفات میں تھے تو آپ نے پی لیا۔

۱۴۲۔ ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، عمرو، بکیر بن لیث، کریب مولیٰ ابن عباس، حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی ہیں کہ لوگوں نے عرفہ کے دن میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ رکھنے میں شک کیا تو حضرت میمونہ نے دودھ کا ایک برتن آپ کی خدمت میں روانہ کیا اور آپ وقف کئے ہوئے تھے، آپ نے اس میں سے پیالہ سب لوگ دیکھ رہے تھے۔

باب (۱۳) عاشورہ کے دن روزہ رکھنا۔

۱۴۳۔ زبیر بن حرب، جریر، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ قریش چاہلیت کے زمانہ میں عاشورہ کے دن کا روزہ رکھتے تھے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی روزہ رکھتے تھے، جب آپ نے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی تو آپ نے روزہ رکھا اور روزہ رکھنے کا حکم فرمایا، پھر جب ہار مضان کے روزے فرض ہوئے تو آپ نے فرمایا جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے چھوڑ دے۔

۱۴۰۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرٌ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَالِمِ أَبِي النَّضْرِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَقَالَ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى أُمِّ الْفَضْلِ *

۱۴۱۔ وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْطَلَبِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَنَسٍ النَّضْرِيُّ حَدَّثَهُ أَنَّ عُمَيْرًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ الْفَضْلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ شَكَّ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صِيَامِ يَوْمِ عَرَفَةَ وَنَحْنُ بِهَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِقَعِيرٍ مِيوْنَةٍ وَهُوَ بِعَرَفَةَ فَشَرِبَهُ *

۱۴۲۔ وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْطَلَبِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ نُكَيْرٍ بْنُ الْأَشَّحْ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ النَّاسَ شَكُّوا فِي صِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ مَيْمُونَةَ بِجَلَابِ اللَّيْلِ وَهُوَ وَقِفْتُ فِي الْمَوْقِفِ فَشَرِبَ مِنْهُ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ *

(۱۴) بَابُ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ *

۱۴۳۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصُومُ عَاشُورَاءَ فِي الْحَاجِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ فَلَمَّا هَاجَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا فَرَضَ شَهْرُ رَمَضَانَ قَالَ مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ *

۱۴۴- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابن نمیر ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور اول حدیث میں یہ نہیں ہے کہ آپ عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے اور حدیث کے اخیر میں ہے کہ آپ نے (بعد فرضیت رمضان) عاشورہ کا روزہ چھوڑ دیا سو جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے اور جریر کی روایت کی طرح اس بات کو بھی آپ کا فرمان نہیں بنایا۔

۱۴۵- عمرو ناقد، سفیان، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ عاشورہ کے دن کاروزہ جاہلیت میں رکھا جاتا تھا اور پھر جب اسلام آگیا تو اب جس کا جی چاہے رکھے اور جس کا جی چاہے چھوڑ دے۔

۱۴۶- حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کی فرضیت سے قبل اس روزے کا (عاشورہ کا) حکم فرمایا کرتے تھے، جب رمضان کے روزے فرض ہو گئے تو یہ حکم ہوا کہ جس کا جی چاہے وہ عاشورہ کا روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے وہ نہ رکھے۔

۱۴۷- قتیبہ بن سعید، محمد بن ریح، لیث بن سعد، یزید بن ابی حبیب، عراق، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتی ہیں کہ قریش جاہلیت کے زمانہ میں عاشورہ کا روزہ رکھا کرتے تھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کے روزے رکھنے کا حکم فرمایا یہاں تک کہ رمضان المبارک کے روزے فرض کر دیئے گئے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو چاہے اس کا روزہ رکھے اور جس کی مرضی ہو وہ افطار کرے۔

۱۴۸- ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبد اللہ، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر

۱۴۹- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ وَقَالَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ وَتَرَكَ عَاشُورَاءَ مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ وَلَمْ يَجْعَلْهُ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرَوَايَةِ حَرِيرٍ *

۱۵۰- حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ النَّافِذِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ يَوْمَ عَاشُورَاءَ كَانَ يُصَامُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ *

۱۵۱- حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِصِيَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُفَرَّضَ رَمَضَانُ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ مَنْ شَاءَ صَامَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ *

۱۵۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمَحٍ جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ابْنُ رُمَحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ عِرَاكَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُرْوَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ قُرَيْشًا كَانَتْ تَصُومُ عَاشُورَاءَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصِيَامِهِ حَتَّى فُرِضَ رَمَضَانُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْهُ *

۱۵۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ

رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ اہل جاہلیت عاشورہ کے دن کار و زور رکھا کرتے تھے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں نے بھی رمضان المبارک کے فرض ہونے سے پہلے اس کے روزے رکھے، پھر جب رمضان المبارک فرض ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عاشورہ اللہ تعالیٰ کے دنوں میں سے ایک دن ہے لہذا جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے چھوڑ دے۔

(۶۸ء) مترجم کہتا ہے مطلب یہ ہے کہ رمضان کے روزوں کے بعد اب کسی روزے کو وہ فضیلت حاصل نہیں جو رمضان کے روزوں کو ہے، اور پھر احادیث سے یہ معلوم ہو رہا ہے کہ امور دین میں بھی غیر ضروری امور کو ضروری بنالینا درست نہیں ہے بلکہ شریعت نے جس کی جو حد مقرر کر دی ہے اسی حد میں رہتے ہوئے اگر اس کام کو کیا جائے تو باعثِ خیر اور ثواب ہے ورنہ التاغیاب ہے، کہا کہ غیر دین کو دین سمجھ کر کرنا اور اسے ضروری سمجھنا، معاذ اللہ منہ۔

۱۴۹۔ محمد بن شعیب، زہیر بن حرب، یحییٰ قطان (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، دونوں عبید اللہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

۱۵۰۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) ابن رمح، لیث، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، وہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عاشورہ کے دن کا ذکر کیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس دن اہل جاہلیت روزہ رکھا کرتے تھے لہذا جو روزہ رکھنا چاہے وہ رکھے اور جس کی طبیعت نہ چاہے تو وہ رہنے دے۔

۱۵۱۔ ابو کریب، ابو اسامہ، ولید بن کثیر، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ عاشورہ کے دن کے متعلق فرما رہے تھے کہ یہ دن ایسا ہے کہ اس میں اہل جاہلیت روزہ رکھتے تھے سو جو روزہ رکھنا چاہے وہ روزہ رکھے اور جو نہ چاہے وہ نہ رکھے اور عبد اللہ بن عمر اس دن روزہ نہیں

حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَهْلَ الْحَاوِلَةِ كَانُوا يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَهُ وَالْمُسْلِمُونَ قَبْلَ أَنْ يُفْتَرَضَ رَمَضَانُ فَلَمَّا افْتَرَضَ رَمَضَانُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عَاشُورَاءَ يَوْمٌ مِنْ أَيَّامِ اللَّهِ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ *

۱۴۹۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ كِلَاهُمَا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي هَذَا الْإِسْنَادِ * ۱۵۰۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمَحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ ذَكَرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمًا يَصُومُهُ أَهْلُ الْحَاوِلَةِ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَصُومَهُ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَرِهَ فَلْيَدَعْهُ *

۱۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي يَوْمِ عَاشُورَاءَ إِنَّ هَذَا يَوْمٌ كَانَ يَصُومُهُ أَهْلُ الْحَاوِلَةِ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصُومَهُ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ

رکھتے تھے مگر جب کہ ان دنوں کے موافق ہو جائے جن میں ان کو روزہ کی عادت تھی۔

۱۵۲۔ محمد بن احمد بن ابی خلف، روح، ابو مالک، عبید اللہ بن افسس، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عاشورہ کے دن کے روزے کا تذکرہ کیا گیا، بقیہ حدیث لیث بن سعد کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں۔

۱۵۳۔ احمد بن عثمان نوفلی، ابو عاصم، عمر بن محمد بن زید عسقلانی، سالم بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عاشورہ کے دن کا تذکرہ کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا اس دن اہل جاہلیت روزہ رکھا کرتے تھے سو جس کی سمجھ میں آئے وہ روزہ رکھے اور جس کی طبیعت چاہے وہ چھوڑ دے۔

۱۵۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، عمار، عبد الرحمن بن یزید بیان کرتے ہیں کہ اہل بیت بن قیس حضرت عبد اللہ کے پاس آئے اور وہ صبح کا ناشتہ کر رہے تھے تو انہوں نے فرمایا ابو محمد آؤ ناشتہ کرو، وہ بولے کیا آج عاشورہ کا دن نہیں ہے؟ عبد اللہ نے فرمایا تم جانتے ہو عاشورہ کا دن کیا ہے؟ اہل بیت نے کہا وہ کیسا دن ہے، عبد اللہ نے کہا کہ رمضان فرض ہونے سے قبل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کا روزہ رکھتے تھے پھر جب رمضان کا مہینہ فرض ہو گیا تو آپؐ نے چھوڑ دیا اور ابو کریب کی روایت میں ہے کہ اسے چھوڑ دیا۔

أَحَبُّ أَنْ يَتْرُكَهُ فَلْيَتْرُكُهُ وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا يَصُومُهُ إِلَّا أَنْ يُوَافِقَ صِيَامَهُ *

۱۵۲۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي حَلَمٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَحْمَسِ أَحْمَرُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ ذَكَرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْمُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ سِوَاهُ *

۱۵۳۔ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ الْوُفَلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ رَبِيعٍ الْعَسْقَلَانِيُّ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ ذَكَرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ ذَلِكَ يَوْمٌ كَانَ يَصُومُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ قَبْلَ مَا شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ *

۱۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ حَمِيصًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ أَبُو نَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ دَخَلَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ يَتَغَدَّى فَقَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ اذْنُ إِلَى الْغَدَاءِ فَقَالَ أَوْلَيْسَ الْيَوْمُ يَوْمُ عَاشُورَاءَ قَالَ وَهَلْ تَذَرِي مَا يَوْمُ عَاشُورَاءَ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَ إِنَّمَا هُوَ يَوْمٌ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فَلَمَّا نَزَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ تَرَكَهُ وَ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ تَرَكَهُ *

(تاکہ) یعنی اب رکھنا ضروری نہیں رہا ہے۔

۱۵۵۔ وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ

۱۵۵۔ زبیر بن حرب، عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش سے اسی

سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۱۵۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، یحییٰ بن سعید قطان، سفیان (دوسری سند) محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، سفیان، زہد یابی، عمارہ بن عمیر، قیس بن سکن بیان کرتے ہیں کہ اشعث بن قیس، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس عاشورہ کے دن گئے اور وہ کھانا کھا رہے تھے، انہوں نے فرمایا، ابو محمد قریب آؤ اور کھاؤ، انہوں نے کہا میں روزے سے ہوں، اس پر انہوں نے فرمایا اس دن ہم روزہ رکھتے تھے مگر پھر چھوڑ دیا گیا۔

۱۵۷۔ محمد بن حاتم، اسحاق بن منصور، اسرائیل، منصور، ابراہیم، علقمہ بیان کرتے ہیں کہ اشعث بن قیس ابن مسعودؓ کے پاس تشریف لائے اور وہ عاشورہ کے دن کھانا کھا رہے تھے، انہوں نے کہا اے ابو عبدالرحمن آج تو عاشور ہے۔ فرمایا رمضان کے روزوں سے قبل اس کا روزہ رکھا جاتا تھا پھر جب کہ رمضان فرض ہو گیا تو اس کا روزہ چھوڑ دیا گیا، اب اگر تم روزہ سے نہ ہو تو کھاؤ۔

۱۵۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبید اللہ بن موسیٰ، شیبان، اشعث بن ابی الشعثاء، جعفر بن ابی ثور، حضرت حابر بن سرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کا ہمیں حکم فرمایا کرتے اور اس کی ترغیب دیتے تھے اور اس کا ہمارے لئے خیال رکھتے تھے پھر جب کہ رمضان فرض کر دیا گیا تو نہ آپ نے اس کا حکم کیا اور نہ اس سے منع کیا اور نہ اس کا آپ نے ہمارے لئے خیال رکھا۔

۱۵۹۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حمید بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خطبہ میں مدینہ منورہ میں سنائی یعنی ان کی

أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ تَرَكَهُ *

۱۵۶۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو تَوَكُّرُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ وَبَحْثَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ سَفْيَانَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ حَدَّثَنِي زَيْدُ الْيَافِي عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَكَنٍ أَنَّ الْأَشْعَثَ بْنَ قَيْسٍ دَخَلَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَهُوَ بِأَكْلٍ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ الْيَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ فَذَكَانَ بُصَامٌ قَبْلُ أَنْ يَنْزِلَ رَمَضَانُ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ تَرَكَهُ فَإِنْ كُنْتَ مُفْطِرًا فَاطْعِمُ *

۱۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوَكُّرُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ دَخَلَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ عَلَى أَبِي مَنْصُورٍ وَهُوَ بِأَكْلٍ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ الْيَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ فَذَكَانَ بُصَامٌ قَبْلُ أَنْ يَنْزِلَ رَمَضَانُ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ تَرَكَهُ فَإِنْ كُنْتَ مُفْطِرًا فَاطْعِمُ *

۱۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوَكُّرُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ حَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ وَيَحْضُنَا عَلَيْهِ وَيَتَعَاهَدُنَا عِنْدَهُ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ لَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهِنَا وَلَمْ يَتَعَاهَدُنَا عِنْدَهُ *

۱۵۹۔ حَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ

ایک آمد کے وقت جب کہ وہ مدینہ میں آئے تھے انہوں نے عاشورہ کے دن خطبہ دیا اور فرمایا اے مدینہ والو تمہارے علماء کہاں ہیں؟ (۱) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ یوم عاشورہ کے متعلق فرما رہے تھے کہ یہ عاشورہ کا دن ہے، اللہ نے اس کا روزہ تم پر فرض نہیں کیا اور میں روزہ سے ہوں، سو جو روزہ رکھنا چاہے وہ روزہ رکھے اور جسے افطار اچھا معلوم ہو وہ افطار کرے۔

۱۶۰۔ ابو الطاہر، عبد اللہ بن وہب، مالک بن انس، ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

۱۶۱۔ ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس دن کے متعلق سنا کہ میں روزہ سے ہوں جس کا نبی چاہے وہ روزہ رکھے، اور مالک بن انس اور یونس کی روایت کا باقی حصہ بیان نہیں کیا۔

۱۶۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، ابو بشر، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو یہود کو عاشورہ کا روزہ رکھتے ہوئے پایا، لوگوں نے اس کا سبب دریافت کیا، انہوں نے کہا، یہ وہ دن ہے کہ جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ اور بنی اسرائیل کو فرعون پر غلبہ دیا، اس لئے اس کی تعظیم کی بنا پر ہم روزہ رکھتے ہیں، تو آپؐ نے فرمایا کہ ہم تم سے زیادہ حضرت موسیٰ کے قریب اور دوست ہیں، تو آپؐ نے اس دن روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

۱۶۳۔ ابن ہشام، ابو بکر بن نافع، محمد بن جعفر، شعبہ، ابو بشر سے

أَبِي سَفْيَانَ خَطِيبًا بِالْمَدِينَةِ يَعْطِي فِي قَلْعَتِهِ قَدِيمًا حَطَبَهُمْ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِهَذَا الْيَوْمِ هَذَا يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَلَمْ يَكْتَسِبِ اللَّهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ وَأَنَا صَائِمٌ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَصُومَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَعْطِرَ فَلْيَعْطِرْ *

۱۶۰۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ *

۱۶۱۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِمَّنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي مِثْلِ هَذَا الْيَوْمِ إِنِّي صَائِمٌ فَمَنْ شَاءَ أَنْ يَصُومَ فَلْيَصُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ نَاقِي حَدِيثِ مَالِكٍ وَيُونُسَ *

۱۶۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَوَاحَدَ الْيَهُودَ يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَسُئِلُوا عَنْ ذَلِكَ فَقَالُوا هَذَا الْيَوْمَ الَّذِي أَطْلَقَ اللَّهُ فِيهِ مُوسَى وَبَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى فِرْعَوْنَ فَتَحَنَّنَ بِصَوْمِهِ تَغْفِيْلًا لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَوْلَى بِمُوسَى مِنْكُمْ فَأَمَرَ بِصَوْمِهِ *

۱۶۳۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ وَأَبُو نَكْرٍ بْنُ نَافِعٍ

(۱) حضرت معاویہؓ نے فرمایا کہ ایں علماء تم تمہارے علماء کہاں ہیں؟ اس بنا پر کہ حضرت معاویہؓ نے ان کے علماء کو اس دن کے روزہ کا اہتمام کرتے ہوئے نہیں دیکھا یا ان کی طرف سے یہ خبر ملی ہو گی کہ وہاں کے علماء اس دن کے روزہ کو واجب یا مکروہ سمجھتے ہیں اس بنا پر اصل صورت حال تلامذی۔

اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے باقی اس میں یہ ہے کہ آپؐ نے یہود سے اس کا سبب دریافت فرمایا۔

۱۶۴- ابن ابی عمر، سفیان، ایوب، عبد اللہ بن سعید بن جبیر، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو یہود کو عاشورہ کے دن روزہ رکھتے ہوئے پایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا یہ کون سا دن ہے کہ جس میں تم روزہ رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا یہ بہت بڑا دن ہے، اس میں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو نجات دی اور فرعون اور اس کی قوم کو غرق کیا، اس پر حضرت موسیٰ نے نجات کے شکر یہ میں روزہ رکھا تو ہم بھی روزہ رکھتے ہیں، اس پر آپؐ نے فرمایا ہم تم سے زیادہ حضرت موسیٰ کے شکر یہ میں شریک ہونے کے مستحق اور قریب ہیں، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا اور اس دن روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

۱۶۵- اسحاق بن ابراہیم، عبد الرزاق، معمر، ایوب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے مگر اس میں ابن سعید بن جبیر ہے، نام نہاد کوور نہیں۔

۱۶۶- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، ابو اسامہ، ابو عیسیٰ، قیس بن مسلم، طارق بن شہاب، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ عاشورہ کے دن کی یہود تعظیم کرتے تھے اور اسے عید منبرراتے تھے، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بھی روزہ رکھو۔

۱۶۷- احمد بن منذر، حماد بن اسامہ، ابو نعیم، قیس نے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی ہے باقی بواسطہ ابو اسامہ، صدقہ بن ابی عمران، قیس بن مسلم، طارق بن شہاب، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ زیادتی نقل کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ خیبر کے یہودی عاشورہ کے دن روزہ رکھا

حَمِيْعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بَشْرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَسَأَلَهُمْ عَنْ ذَلِكَ *

۱۶۴- وَحَدَّثَنِي أَبُو أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَوَحَّدَ الْيَهُودَ صِيَامًا يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي تَصُومُونَهُ فَقَالُوا هَذَا يَوْمٌ عَظِيمٌ أَنْجَى اللَّهُ فِيهِ مُوسَى وَفَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَفَرَّقَهُ فَصَامَهُ مُوسَى شُكْرًا فَصَحُّ نَصُومُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَحْضُ أَحَقُّ وَأَوْلَى بِمُوسَى مِنْكُمْ فَصَامَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ *

۱۶۵- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَحْمَرْنَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ بْنِ جُبَيْرٍ لَمْ يُسَمِّهِ *

۱۶۶- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو لُؤْمِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ أَبِي عُمَيْسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ يَوْمًا تَعْظُمُهُ الْيَهُودُ وَتَتَجِدُهُ عِيدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُومُوهُ أَتَمُّ *

۱۶۷- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُثَنِّبِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ أَخْبَرَنِي قَيْسٌ قَدَّكَرَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ قَالَ أَبُو أُسَامَةَ فَحَدَّثَنِي صَدَقَةُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

کرتے تھے اور اس دن عید منبر اترتے تھے اور اپنی عورتوں کو زیور پہناتے تھے اور ان کا بناؤ سنگار کراتے تھے تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم بھی روزہ رکھو۔

۱۶۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمروناقد، سفیان بن عیینہ، عبید اللہ بن ابی یزید، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عاشرہ کے روزے کے متعلق دریافت کیا گیا، انہوں نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی دن کی فضیلت تلاش کر کے روزہ رکھا ہو، مگر اس مہینے یعنی رمضان المبارک کا۔

(فائدہ) یعنی دنوں میں عاشرہ اور مہینوں میں رمضان المبارک کو افضل اور بزرگ سمجھتے تھے۔

۱۶۹۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، ابن جریر، عبید اللہ بن ابی یزید سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث روایت کرتے ہیں۔

۱۷۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع بن جراح، حاجب بن عمر، حکم بن الاعرج بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس پہنچا ہوا اپنی چادر سے زمزم کے کنارے ٹیک لگائے ہوئے بیٹھتے تھے، میں نے عرض کیا کہ عاشرہ کے روزہ کے متعلق مجھے خبر دیجئے، انہوں نے فرمایا کہ جب تم محرم کا چاند دیکھ لو تو ہاتھیں جھٹکتے رہو اور نوں تاریخ کی صبح روزہ کی حالت میں کرو، میں نے عرض کیا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح روزہ رکھا کرتے تھے، انہوں نے فرمایا ہاں۔

۱۷۱۔ محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید قطان، معاویہ بن عمرو، حکم بن اعرج سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا اور وہ زمزم کے پاس اپنی چادر سے ٹیک لگائے ہوئے تھے، بقیہ حدیث حاجب بن عمر کی روایت کی طرح مذکور ہے۔

قَالَ كَانَ أَهْلُ حَيَرٍ يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ يَتَجَدَّدُونَ عِيْدًا وَيَلْبَسُونَ نِسَاءَهُمْ فِيهِ حُلِيَّتُهُمْ وَشَارَتُهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُوهُ أَنْتُمْ *

۱۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمَرُو النَّافِذُ جَمِيعًا عَنْ سَفْيَانَ قَالَ أَبُو نَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَسَبَّلَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ فَقَالَ مَا عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ يَوْمًا يَطْلُبُ فَضْلَهُ عَلَى الْأَيَّامِ إِلَّا هَذَا الْيَوْمَ وَلَا شَهْرًا إِلَّا هَذَا الشَّهْرَ يَعْنِي رَمَضَانَ *

۱۶۹۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَحْمَدُ بْنُ حَرْجِجٍ أَحْمَرِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ *

۱۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكَيْعُ بْنُ الْحَرَّاسِ عَنْ حَاجِبِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْأَعْرَجِ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَائِهِ فِي زَمْرَمَ فَقُلْتُ لَهُ أَخْبِرْنِي عَنْ صَوْمِ عَاشُورَاءَ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتَ هَذَا الْمَحْرَمَ قَاعِدًا وَأَصْبَحَ يَوْمَ النَّاسِيعِ صَائِمًا قُلْتُ هَكَذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ قَالَ نَعَمْ *

۱۷۱۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ الْأَعْرَجِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَائِهِ عِنْدَ زَمْرَمَ عَنْ صَوْمِ عَاشُورَاءَ بِمِثْلِ حَدِيثِ

حَاجِبِ نَبِيٍّ عُمَرَ *

۱۷۶- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَوَانِيُّ حَدَّثَنَا
أَبُو أَبِي مَرْثَمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَا غَطَفَانُ بْنُ طَرِيفٍ
الْمُرِّيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عِنْدَ اللَّهِ بْنِ عَثَامٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ حِينَ صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ قَالُوا يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ يَوْمٌ تُغْطِئُهُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا كَانَ
الْعَامُ الْمُقْبِلُ إِنِّي شَاءَ اللَّهُ صُومَنَا الْيَوْمَ النَّاسِغَ قَالَ
فَلَمَّا يَأْتِ الْعَامُ الْمُقْبِلُ حَتَّى تُؤْفَى رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۷۷- حسن بن علی خلوانی، ابن ابی مرثم، یحییٰ بن ایوب، اسماعیل بن امیہ، ابو غطفان بن طریف مری، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ نے جب عاشورہ کے دن کاروزہ رکھا اور اس کے روزے رکھنے کا حکم فرمایا تو صحابہ نے عرض کیا کہ اس دن کی تو یہود اور نصاریٰ تعظیم کرتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اگلا سال آئے گا تو ہم انشاء اللہ نوین تاریخ کا بھی روزہ رکھیں گے، (راوی نے) بیان کیا کہ پھر ابھی آئندہ سال آنے نہ پایا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی۔

(فائدہ) مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر یوم ربيع الاول ہی کو اس دن یا سے رحلت فرما گئے، چونکہ آپ نے دسویں کاروزہ رکھا تھا اور نوین کاروزہ فرمایا تھا اس لئے دو دن روزہ منسوخ ہو گیا اور شیخ ابی ہمام فرماتے ہیں کہ تہا دسویں تاریخ کاروزہ رکھنا مکروہ ہے کیونکہ اس میں یہود کی مشابہت ہے اس لئے ایک دن قبل یا ایک دن بعد اس کے ساتھ ملا کر روزہ رکھنا چاہئے تاکہ مشابہت یہود کی بنا پر جو کراہت ہوتی ہے وہ ختم ہو جائے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی غرض بھی یہی تھی جیسا کہ اس حدیث سے ظاہر ہے، یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اور اس کا اتباع باعث خیر و برکت و فلاح و ارین ہے، باقی آج کل جو خرافات مروج ہیں اور جو رسوم کی جاتی ہیں ان سب کے متعلق در مختار میں تصریح موجود ہے کہ وہ بوجہ تنبیہ و روافض حرام ہیں، جیسا کہ ذکر شہادت، سبیل لگانا، شربت پانا، قنیرہ نکالنا اور خصوصیت کے ساتھ امام ہانے گرم کرنا اور محفلیں منعقد کرنا وغیرہ ہر قسم کے لبو و لعب حرام اور ناجائز ہیں کہ جن سے احتراز اور پرہیز شد ضروری ہے اور رکن دین ہے اگر کسی کو محبت کا دعویٰ ہے تو سینہ پیٹنے سے کیا ہوتا ہے، ان کے اعمال و اخلاق اختیار کرے اور اس پر کاربند رہے تاکہ نجات کا ذریعہ بھی ہو اور یہ روش تو سر اسر خسرا لدا یا آخرہ کا باعث ہے۔

میں کہتا ہوں روزے رکھے تاکہ حدیث پر عمل ہو اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس میں مشابہت بھی ہو جائے کہ جیسے وہ پیاسے شہید کئے گئے تم بھی پیاسے رہو، باقی محبت کا تو محض دعویٰ ہی دعویٰ ہے، اصل تو پیٹ پچا اور شربت پینا اور قنیرہ نکالنا ہے، اللہ تعالیٰ سب کو ان امور سے محفوظ رکھے اور صراط مستقیم پر کاربند ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین، نیز حدیث سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہیں تھا، اگر ہوتا تو آپ یہ نہ فرماتے کہ آئندہ سال میں زندہ رہا، نیز اس حدیث سے آپ کی بشریت بھی ثابت ہوئی کہ موت و حیات بشریت کا خاصہ ہے اور ابن عباس کا مسلک یہ ہے کہ عاشورہ نوین تاریخ کا ہے، باقی جمہور علماء سلف اور خلف کا مسلک یہی ہے کہ وہ دس تاریخ کو ہے۔

۱۷۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو
كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ أَبِي دَاوُدَ

۱۷۹- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، داؤد، ابن ابی ذئب، قاسم بن عباس، عبد اللہ بن عمیر، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ

تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر میں آئندہ سال زندہ رہا تو نویں تاریخ کا بھی روزہ رکھوں گا، ابو بکر کی روایت میں ہے یعنی عاشورے کا (روزہ رکھوں گا)۔

۱۷۳۔ قتیبہ بن سعید، حاتم بن اسماعیل، یزید بن ابی عبید، حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ اسلم کے ایک آدمی کو عاشورہ کے دن روئے فرمایا اور اس کو حکم دیا کہ لوگوں میں اعلان کر دے کہ جس نے روزہ رکھا ہو وہ روزہ رکھے، جو کھا چکا ہو وہ اپنے روزے کو رات تک پورا کرے۔

(فائدہ) شب عاشورہ اور جمعہ وغیرہ کی راتوں میں شیرینی وغیرہ پر فاتحہ و اذان، احادیث اور کتب معجزہ کی رو سے ثابت نہیں اور احادیث صحیحہ سے ارواح کا ان راتوں میں آنا بھی ثابت نہیں، اگر ان راتوں میں بلا اصرار اور تاکید و اعتقاد عمدہ کرے تو جائز اور درست ہے لیکن امر مستحب پر ایسا اصرار اور تاکید کہ کبھی ساقط نہ ہو یہ شیطانی حصہ ہے چنانچہ ملا علی قاری اور علامہ جلی نے شرح مشکوٰۃ میں اس کی تصریح کر دی ہے اور آخر میں فرمایا ہے کہ جب امر مستحب پر اصرار کرنے کا یہ حال ہے تو اس شخص کا کیا حال ہو گا جو کہ بدعات اور امور منکرہ پر اصرار کرے، واللہ اعلم بالصواب۔

۱۷۴۔ ابو بکر بن نافع عبدی، بشر بن مفضل بن لاحق، خالد بن ذکوان، ربیع بنت معوذ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کی صبح کو انصار کے گاؤں میں جو مدینہ کے قرب و جوار میں تھے، کہا بھیجا کہ جس نے روزہ رکھا ہے وہ اپنا روزہ پورا کرے اور جس نے صبح ہی سے افطار کر لیا ہے وہ باقی دن پورا کرے چنانچہ اس کے بعد ہم روزہ رکھتے تھے اور اگر مشیت الہی ہوتی تو اپنے چھوٹے بچوں کو بھی رکھوایا کرتے تھے اور مسجد جاتے اور بچوں کے لئے روٹی کی گڑیاں بناتے پھر جو ان میں سے کھانے کی وجہ سے رونے لگتا تو افطار کے وقت تک کے لئے انہیں دودے دیتے۔

عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ لَعَنَهُ قَالَ قَالَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَقِيَّةٌ إِلَيَّ قَابِلٌ لَأَصُومَنَّ النَّاسِيعَ وَفِي رَوَايَةٍ أَنِّي بَكَرْتُ قَالَ يُعْنِي يَوْمَ عَاشُورَاءَ *
۱۷۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ نَغْيَةَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ نَعَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُؤَدِّنَ فِي النَّاسِ مَنْ كَانَ لَمْ يَصُمْ فَلْيَصُمْ وَمَنْ كَانَ أَكَلَ فَلْيَتِمَّ صِيَامَهُ إِلَى اللَّيْلِ *

۱۷۵۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو نَكْرٍ بْنُ نَافِعٍ الْعَدَنِيُّ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ بْنِ لَاحِقٍ حَدَّثَنَا حَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ مَعُودٍ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ أُرْسِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَّةَ عَاشُورَاءَ إِلَى قُرَى الْأَنْصَارِ الَّتِي حَوْلَ الْمَدِينَةِ مَنْ كَانَ أَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيَتِمَّ صَوْمَهُ وَمَنْ كَانَ أَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْيَتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ فَكَانُوا نَعِدُ ذَلِكَ نَصَوْمَهُ وَنُصُومَ صَيَاتِنَا الصَّغَارِ مِنْهُمْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَنَلْهَبُ إِلَى الْمَسْحَدِ فَلْنَعْمَلْ لَهُمْ اللَّعْنَةَ مِنَ الْعَمَلِ فَإِذَا بَكَى أَحَدُهُمْ عَلَى الطَّعَامِ أَعْمَلْنَاهَا إِثْبَاهَ عِنْدَ الْإِفْطَارِ *

۱۷۶- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَبُو مَعْمَرٍ، عَطَّارٌ، خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنْ رَوَايَتِ كَرْتِ بْنِ كَرْتٍ فِي رَجَبِ بَنِي مُعَوِذٍ عَنْ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا مِنْ عَاشُورَةَ كَيْ رُزْءِ كَيْ بَارِ مِنْ دِرْيَانَتِ كَيْ تَوَاضَعُوا فِي رَمَازِ كَيْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُسُلُهُ فِي قُرَى الْأَنْصَارِ فَذَكَرَ بِمَنْطِلٍ حَدِيثَ بَشَرٍ غَيْرِ أَنَّهُ قَالَ وَنَصَنَعُ لَهُمُ اللَّعْنَةَ مِنَ الْبَهَائِ فَذَهَبَ بِهِ مَعَنَا فَإِذَا سَأَلُونَا الطَّعَامَ أَعْطَيْنَاهُمُ اللَّعْنَةَ تَلْبِيهِمْ حَتَّى يَمُوتُوا صَوْمَهُمْ *

۱۷۷- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَبُو مَعْمَرٍ، عَطَّارٌ، خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنْ رَوَايَتِ كَرْتِ بْنِ كَرْتٍ فِي رَجَبِ بَنِي مُعَوِذٍ عَنْ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا مِنْ عَاشُورَةَ كَيْ رُزْءِ كَيْ بَارِ مِنْ دِرْيَانَتِ كَيْ تَوَاضَعُوا فِي رَمَازِ كَيْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُسُلُهُ فِي قُرَى الْأَنْصَارِ فَذَكَرَ بِمَنْطِلٍ حَدِيثَ بَشَرٍ غَيْرِ أَنَّهُ قَالَ وَنَصَنَعُ لَهُمُ اللَّعْنَةَ مِنَ الْبَهَائِ فَذَهَبَ بِهِ مَعَنَا فَإِذَا سَأَلُونَا الطَّعَامَ أَعْطَيْنَاهُمُ اللَّعْنَةَ تَلْبِيهِمْ حَتَّى يَمُوتُوا صَوْمَهُمْ *

(فائدہ) تاکہ اس طرح بچپن ہی سے روزہ کی عادت ہو جائے اس سے گزریوں کے جو اہل استدلال کرنا درست نہیں کیونکہ بچوں کو کھلونے دینے سے پہلے روزہ رکھنا اور رکھنا واجب اور ضروری ہے، رمضان کی فرضیت سے قبل عاشرہ کا روزہ واجب تھا، رمضان کے فرض ہونے کے بعد اس کا وجوب ختم ہو گیا اور اب صرف سیت ہی باقی رہ گئی ہے۔ واللہ اعلم۔

باب (۱۵) عید کے دنوں میں روزہ رکھنے کی حرمت!

۱۷۸- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَبُو مَعْمَرٍ، عَطَّارٌ، خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنْ رَوَايَتِ كَرْتِ بْنِ كَرْتٍ فِي رَجَبِ بَنِي مُعَوِذٍ عَنْ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا مِنْ عَاشُورَةَ كَيْ رُزْءِ كَيْ بَارِ مِنْ دِرْيَانَتِ كَيْ تَوَاضَعُوا فِي رَمَازِ كَيْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُسُلُهُ فِي قُرَى الْأَنْصَارِ فَذَكَرَ بِمَنْطِلٍ حَدِيثَ بَشَرٍ غَيْرِ أَنَّهُ قَالَ وَنَصَنَعُ لَهُمُ اللَّعْنَةَ مِنَ الْبَهَائِ فَذَهَبَ بِهِ مَعَنَا فَإِذَا سَأَلُونَا الطَّعَامَ أَعْطَيْنَاهُمُ اللَّعْنَةَ تَلْبِيهِمْ حَتَّى يَمُوتُوا صَوْمَهُمْ *

۱۷۹- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَبُو مَعْمَرٍ، عَطَّارٌ، خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنْ رَوَايَتِ كَرْتِ بْنِ كَرْتٍ فِي رَجَبِ بَنِي مُعَوِذٍ عَنْ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا مِنْ عَاشُورَةَ كَيْ رُزْءِ كَيْ بَارِ مِنْ دِرْيَانَتِ كَيْ تَوَاضَعُوا فِي رَمَازِ كَيْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُسُلُهُ فِي قُرَى الْأَنْصَارِ فَذَكَرَ بِمَنْطِلٍ حَدِيثَ بَشَرٍ غَيْرِ أَنَّهُ قَالَ وَنَصَنَعُ لَهُمُ اللَّعْنَةَ مِنَ الْبَهَائِ فَذَهَبَ بِهِ مَعَنَا فَإِذَا سَأَلُونَا الطَّعَامَ أَعْطَيْنَاهُمُ اللَّعْنَةَ تَلْبِيهِمْ حَتَّى يَمُوتُوا صَوْمَهُمْ *

(فائدہ) عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن باجماع علماء کرام ہر حال میں روزہ رکھنا حرام ہے خواہ نقلی ہو یا نذر اور کفارہ کا، کسی بھی حال میں صحیح اور درست نہیں ہے۔

۱۷۸- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَبُو مَعْمَرٍ، عَطَّارٌ، خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنْ رَوَايَتِ كَرْتِ بْنِ كَرْتٍ فِي رَجَبِ بَنِي مُعَوِذٍ عَنْ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا مِنْ عَاشُورَةَ كَيْ رُزْءِ كَيْ بَارِ مِنْ دِرْيَانَتِ كَيْ تَوَاضَعُوا فِي رَمَازِ كَيْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُسُلُهُ فِي قُرَى الْأَنْصَارِ فَذَكَرَ بِمَنْطِلٍ حَدِيثَ بَشَرٍ غَيْرِ أَنَّهُ قَالَ وَنَصَنَعُ لَهُمُ اللَّعْنَةَ مِنَ الْبَهَائِ فَذَهَبَ بِهِ مَعَنَا فَإِذَا سَأَلُونَا الطَّعَامَ أَعْطَيْنَاهُمُ اللَّعْنَةَ تَلْبِيهِمْ حَتَّى يَمُوتُوا صَوْمَهُمْ *

۱۷۹- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَبُو مَعْمَرٍ، عَطَّارٌ، خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنْ رَوَايَتِ كَرْتِ بْنِ كَرْتٍ فِي رَجَبِ بَنِي مُعَوِذٍ عَنْ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا مِنْ عَاشُورَةَ كَيْ رُزْءِ كَيْ بَارِ مِنْ دِرْيَانَتِ كَيْ تَوَاضَعُوا فِي رَمَازِ كَيْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُسُلُهُ فِي قُرَى الْأَنْصَارِ فَذَكَرَ بِمَنْطِلٍ حَدِيثَ بَشَرٍ غَيْرِ أَنَّهُ قَالَ وَنَصَنَعُ لَهُمُ اللَّعْنَةَ مِنَ الْبَهَائِ فَذَهَبَ بِهِ مَعَنَا فَإِذَا سَأَلُونَا الطَّعَامَ أَعْطَيْنَاهُمُ اللَّعْنَةَ تَلْبِيهِمْ حَتَّى يَمُوتُوا صَوْمَهُمْ *

(فائدہ) عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن باجماع علماء کرام ہر حال میں روزہ رکھنا حرام ہے خواہ نقلی ہو یا نذر اور کفارہ کا، کسی بھی حال میں صحیح اور درست نہیں ہے۔

۱۷۹۔ قتیبہ بن سعید، جریر، عبد الملک بن عمیر، قزہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو سعید خدریؓ سے ایک حدیث سنی تو بہت اچھی معلوم ہوئی تو میں نے کہا، آپ نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے، انہوں نے کہا، کیا میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسی بات کہوں گا جو آپ نے نہیں فرمائی، اور میں نے نہیں سنی، میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ دو دنوں میں روزہ درست نہیں، ایک عید الاضحیٰ اور دوسرے رمضان کی عید فطر میں۔

۱۸۰۔ ابو کامل ححدری، عبد العزیز بن مختار، عمرو بن یحییٰ، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دن کے روزہ رکھنے سے منع فرمایا، ایک عید الفطر اور دوسرے عید الاضحیٰ۔

۱۸۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، ابن عون، حضرت زیاد بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آیا اور کہا میں نے ایک دن روزہ رکھنے کی نذر مانی تھی تو وہ عید الاضحیٰ یا فطر کے موافق ہو گیا، ابن عمرؓ بولے کہ اللہ تعالیٰ نے نذر کے پورا کرنے کا حکم دیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

(فائدہ) نذر تو لازم ہے اور اس کی وفا بھی ضروری ہے لہذا ان ایام کے گزر جانے کے بعد اس کی فتنا کی جائے گی۔

۱۸۲۔ ابن نمیر بواسطہ اپنے والد، سعد بن سعید، عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دن کے روزوں سے منع فرمایا ہے، ایک عید الفطر کا دن اور دوسرے عید الاضحیٰ کا دن۔

باب (۱۶) ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی حرمت اور اس چیز کا بیان کہ یہ کھانے، پینے اور اللہ تعالیٰ

۱۷۹۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ وَهُوَ ابْنُ عُمَيْرٍ عَنْ قَزَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ مِنْهُ حَدِيثًا فَأَعْلَنِي فَقُلْتُ لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَقُولُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ أَسْمَعْ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا يَصْلُحُ الصَّيَّامُ فِي يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْأَضْحَى وَيَوْمِ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ *

۱۸۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْحَدَّادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُحْتَارِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ النَّحْرِ *

۱۸۱۔ وَكَيْفَ عَنِ ابْنِ عَرَبٍ عَنْ رِبَادٍ بْنِ خُبَيْرٍ قَالَ خَافَ رَحُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَصُومَ يَوْمًا مُوَافِقَ يَوْمِ الْأَضْحَى أَوْ الْفِطْرِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى بِوَقْفَاءِ النَّذْرِ وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ هَذَا الْيَوْمِ *

(فائدہ) نذر تو لازم ہے اور اس کی وفا بھی ضروری ہے لہذا ان ایام کے گزر جانے کے بعد اس کی فتنا کی جائے گی۔

۱۸۲۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ أَحْمَرْتُيَّ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمَيْنِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْأَضْحَى *

(۱۶) بَابُ تَحْرِيمِ صَوْمِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ وَبَيَانِ أَنَّهَا أَيَّامُ أَكْلِ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللَّهِ

کے ذکر کے دن ہیں!

عَزَّ وَحَلَّ *

۱۸۳۔ سرج بن یونس، ہشیم، خالد، ابو یحییٰ، میسہ بنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایام تشریق کھانے پینے کے دن ہیں۔

۱۸۴۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، اسماعیل بن علیہ، خالد حذاء، ابو قلابہ، ابو یحییٰ، میسہ، خالد بیان کرتے ہیں کہ میں ابو یحییٰ سے ملا اور ان سے دریافت کیا تو انہوں نے مجھ سے بواسطہ میسہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہشیم کی روایت کی طرح حدیث بیان کی، باقی اتنی زیادتی ہے کہ فرمایا یہ دن یاد الہی کے ہیں۔

۱۸۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن سابق، ابراہیم بن طہمان، ابو الزبیر، حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب اور اوس بن حدثان کو ایام تشریق میں روانہ کیا کہ جا کر اعلان کر دیں کہ جنت میں تو مومن ہی داخل ہوگا اور ایام منیٰ (تشریق) کھانے اور پینے کے دن ہیں۔

۱۸۳۔ وَحَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حَالِدٌ عَنْ أَبِي الْمَلِیحِ عَنْ بُيُشَةَ لَهْذَلِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامُ التَّشْرِيقِ أَيَّامٌ أَكَلٌ وَشُرْبٌ *

۱۸۴۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ سُرَيْجٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ عُقْلَةَ عَنْ حَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ حَدَّثَنِي أَبُو قَلْبَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِیحِ عَنْ بُيُشَةَ قَالَ حَالِدٌ فَلَقِيتُ أَنَا الْمَلِیحَ فَسَأَلْتُهُ فَحَدَّثَنِي بِهِ فَقَدَّرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِثَلٍ حَدِيثٌ هُشَيْمٌ وَرَأَيْتُهُ وَذَكَرَهُ لِلَّهِ *

۱۸۵۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ ابْنِ كَعْبٍ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ وَأَوْسَ بْنَ الْحَدَّادِ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ فَقَادَا أَنَّهُ لَمْ يَدْخُلَا الْحَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنًا وَأَيَّامُ مِنَى أَيَّامٌ أَكَلٌ وَشُرْبٌ *

۱۸۶۔ عبد بن حمید، ابو عامر عبد الملک بن عمرو، ابراہیم بن

(ناکرہ) یعنی ان دنوں میں روزہ رکھنا مومنوں کا کام نہیں اور جو مومنوں جیسا کام نہ کرے تو وہ مومن کیسے ہو سکتا ہے، اس لئے آپ نے فرمایا کہ جنت میں صرف مومن ہی داخل ہوں گے، میں کہتا ہوں کہ عبادت اور اطاعت اسی مقام پر سودمند ہے جہاں شریعت حکم دے یا اجازت دے اور اپنی رائے اور مرضی سے غیر مشروع امور کو عبادت اور اطاعت سمجھ لینا تو یہ اس سے بھی زیادہ بدتر اور برا ہے جیسا کہ زمانہ حاضر میں قسم قسم کی چیزیں عبادت سمجھی جاتی ہیں اور جو عبادتیں ہیں انہیں بلائے طاق رکھا جاتا ہے اور ایام تشریق کی دسویں تاریخ کے بعد تین دن ہیں، گیارہ، بارہ اور تیرہ، اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر بکثرت کرنا اور قربانیوں کا گوشت کھانا مسنون ہے اور اگر کوئی روزہ رکھے تو کسی حال میں بھی درست اور صحیح نہیں، اس کا توڑنا واجب اور ضروری ہے، امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کا یہی مذہب اور اکثر علمائے کرام کا یہی مسلک ہے۔

طہمان سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔ باقی اس میں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ تم دونوں جا کر اعلان کرو۔

۱۸۶۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو غَامِرٍ عَنْ الْمَلِیحِ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ أَنَّهُ قَالَ فَقَادَا *

(۱۷) يَابَ كَرَاهَةَ اِفْرَادِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ
بَصُومٍ لَّا يُوَفِّقُ عَادَتَهُ *

باب (۱۷) جمعہ کے دن کو مخصوص کر کے بغیر
کسی عادت کے روزہ رکھنا۔

۱۸۷- حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ
عَبِيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ حَبِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ
بْنِ عَثَامٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ غَزَفَرٍ سَأَلْتُ حَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ أَنَّهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِهَامِ
يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ نَعَمْ وَرَبِّ هَذَا الْبَيْتِ *

۱۸۸- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ
بْنُ حَبِيْرٍ أَنَّ نُسَيْبَةَ أُمَّ أُخَيْرَةَ مُحَمَّدَ بْنَ عَثَامٍ
حَفْصِ بْنِ عَثَامٍ أَنَّ حَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا سَأَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۸۸- محمد بن رافع، عبد الرزاق، ابن جریج، عبد الحمید بن حبیبر، محمد بن
بن شعبہ، محمد بن عباد بن جعفر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان حسب سابق نقل کیا ہے۔

۱۸۹- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
حَفْصُ بْنُ غَزَفَرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ غَزَفَرٍ سَأَلْتُ حَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ أَنَّهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِهَامِ
يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ نَعَمْ وَرَبِّ هَذَا الْبَيْتِ *

۱۸۹- ابو بکر بن ابی شیبہ، حفص، ابو معاویہ، اعلمش (دوسری
سند) یحییٰ بن یحییٰ، ابو معاویہ، اعلمش، ابو صابر، حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا
کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم
میں سے کوئی تمہارا جمعہ کے دن کا روزہ رکھے مگر یہ ایک دن
اس سے قبل رکھے یا اس کے بعد۔

۱۹۰- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ
بْنُ الْحَكَمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ
سَيْبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

۱۹۰- ابو کریب، حسین، زائدہ و ہشام، ابن سیرین،
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا تمام راتوں میں کوئی

(۱) تمہارا جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے ممانعت اس وقت ہے جبکہ اسے افضل سمجھے البتہ اگر پہلے سے کسی دن روزہ رکھنے کی عادت ہو اور اتفاق
سے وہ عادت کا دن یوم جمعہ ہو تو اس دن روزہ رکھ سکتا ہے کچھ حرج نہیں۔ یا کوئی شخص یوم عرفہ کا روزہ رکھتا ہو اتفاق سے یوم عرفہ جمعہ کے
دن ہو تو روزہ رکھ سکتا ہے۔ اسی طرح اگر کسی نے غزالی کا جس دن فلاں کام ہو گیا اس دن روزہ رکھوں گا اور وہ کام جمعہ کو ہو تو اب وہ بھی

جمعہ کی رات کو نماز پڑھنے کے لئے اور بیدار رہنے کے لئے خاص نہ کرے اور نہ جمعہ کے دن کو اور دنوں میں روزہ رکھنے کے لئے خاص کرے مگر یہ کہ کوئی ہمیشہ روزہ رکھتا ہو اور پھر اس میں جمعہ آجائے۔

(فائدہ) قارئین جانتے ہیں کہ جمعہ کی کئی فضیلت ہے اور پھر نماز اور روزہ کی کیا کیا فضیلتیں ہیں مگر اپنی رائے سے ان ایام میں یہ امور ضروری قرار دینا بھی درست نہیں، چہ جائیکہ وہ سوامات کہ جن کی شریعت میں کوئی اصلیت ہی نہیں وہ کیسے صحیح اور درست ہو سکتی ہیں جیسا کہ تیجہ، چہلم، عرس اور کوٹھے وغیرہ اور اس کے علاوہ تمام خرافات جو جاری و ساری ہیں، اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ان سے محفوظ رکھے۔ امام نووی فرماتے ہیں کہ خاص جمعہ کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے، اے یہ کہ وہ کسی تاریخ میں روزہ رکھتا تھا اور اس میں جمعہ آگیا تو کوئی مضائقہ نہیں یا اس کے ساتھ اگلا اور پچھلا دن طار کر روزے رکھے، کیونکہ جمعہ کے دن اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا، غسل کرنا، نماز کو جلد جانا مستحب ہے، ایسی شکل میں افطار بہتر ہے اور جمعہ کے آگے یا پیچھے روزہ رکھ لے گا تو ان وظائف کا کفارہ ہو جائے گا اور اس حدیث سے صلوة الرقاب کا بدعت ہو نا معلوم ہوا کہ یہ سراسر ضلالت اور گمراہی ہے کہ جس کی کوئی اصلیت نہیں، اللہ تعالیٰ اس کے ایجاد کرنے والے، اور اس کے پڑھنے والے کو براہ کرے۔ علمائے کرام کی ایک جماعت نے اس کی مذمت اور قباحیت میں حجب و غریب تصانیف کی ہیں اور اس کو سراپا فسق و گمراہی اور ضلالت لکھا ہے اور اس کا مرتکب گمراہ اور بے راہ ہے۔ (نودی جلد ۱، صفحہ ۳۶۱)۔ مترجم کہتا ہے کہ یہی حکم ان لوگوں کا ہے جو لوگوں نے ایجاد کر لئے ہیں کہ جن کی شریعت میں کوئی اصلیت نہیں اور بعض میں کلمات شرکیہ تک موجود ہیں، جیسا کہ درود تاج، گنج العرش وغیرہ ان سے انتساب لازم اور ضروری ہے۔ اب آخر میں تحقیق سابق سے علیحدگی اختیار کرتے ہوئے لکھتا ہوں کہ علماء حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک جمعہ کے روزہ میں کسی قسم کی کراہت نہیں۔ (روالحمار، انہر)۔

باب (۱۸) اللہ تعالیٰ کا فرمان کہ جن لوگوں میں روزہ کی طاقت ہے وہ ہر روزہ کے عوض ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں، منسوخ ہے۔

۱۹۱۔ قتیبہ بن سعید، بکر بن سعید، عمرو بن حارث، کثیر، یزید مولیٰ سلمہ، حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ جن لوگوں میں روزے کی طاقت ہے، وہ ہر روزہ کے عوض ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں تو جو رمضان میں چاہتا تھا، افطار کرتا تھا اور فدیہ دے دیتا تھا، حتیٰ کہ اس کے بعد وہی آیت نازل ہوئی کہ جس نے اس کے حکم کو منسوخ کر دیا۔

(فائدہ) یعنی اب روزہ رکھنا واجب اور ضروری ہے، فدیہ کفایت نہیں کرے گا، جمہور علمائے کرام کا یہی قول ہے کہ اب یہ حکم منسوخ ہے۔

۱۹۲۔ عمرو بن سواد عامری، عبد اللہ بن وہب، عمرو بن حارث،

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَحْتَصُوا لَيْلَةَ الْحُمَةِ بِقِيَامٍ مِنْ بَيْنِ اللَّيَالِي وَلَا تَحْتَصُوا يَوْمَ الْحُمَةِ بِصِيَامٍ مِنْ بَيْنِ الْأَيَّامِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ بِي صَوْمٍ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ*

(۱۸) بَابُ بَيَانِ نَسْخِ قَوْلِهِ نَعَالَى (وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ) بِقَوْلِهِ (فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ) * ۱۹۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا نَكْرُ بْنُ مُصَرَّرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ آيَةُ (وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ) كَانَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُعْطِرَ وَيَقْدِرَ حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا فَسَخَتْهَا * (فائدہ) حدیثی اب روزہ رکھنا واجب اور ضروری ہے، فدیہ کفایت نہیں کرے گا، جمہور علمائے کرام کا یہی قول ہے کہ اب یہ حکم منسوخ ہے۔

۱۹۲ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سَوَادٍ الْعَامِرِيُّ أَخْبَرَنَا

بکیر بن اشج، یزید مولیٰ سلمہ بن اکوع، حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رمضان المبارک میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو چاہتا روزہ رکھتا اور جو چاہتا افطار کرتا اور اس کے بدلہ میں ایک مسکین کو کھانا کھلا دیتا۔ یہاں تک یہ آیت نازل ہوئی کہ جو اس مہینہ کو پائے وہ ضرور روزہ رکھے۔

باب (۱۹) جو کسی عذر مثلاً مرض، سفر اور حیض کی بنا پر روزے نہ (۱) رکھ سکے، اس کے لئے ایک رمضان کی قضا میں دوسرے رمضان تک تاخیر کرنا درست ہے!

۱۹۳۔ احمد بن عبد اللہ بن یونس، زہیر، یحییٰ بن سعید، ابو سلمہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا کہ آپ فرماتی تھیں کہ مجھ سے جو رمضان المبارک کے روزے قضا ہو جاتے تھے تو میں شعبان سے پہلے ان روزوں کی قضا ادا نہیں کر سکتی تھی کیونکہ میں (تمام سال) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مصروف رہتی تھی۔

۱۹۴۔ اسحاق بن ابراہیم، بشر بن عمر زہرائی، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی اس میں اتنی زیادتی ہے کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مصروف رہتی تھی۔

۱۹۵۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، ابن جریج، یحییٰ بن سعید سے

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بَكْرِ بْنِ الْأَسَجِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الْمَكْشُوعِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمَكْشُوعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَمَضَانَ عَلَى غَدَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ شَاءَ صَامَ وَمِنْ شَاءَ أَفْطَرَ فَافْتَدَى بِطَعَامٍ مَسْكِينٍ حَتَّى أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ) *

(۱۹) حَوَازِ تَاخِيرِ قَضَاءِ رَمَضَانَ مَا لَمْ يَحِجْ رَمَضَانَ آخِرُ لِمَنْ أَفْطَرَ يَعْذِرُ كَمَرَضٍ وَ سَفَرٍ وَ حَيْضٍ وَ نَحْوِ ذَلِكَ *

۱۹۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ كَانَ يَكُونُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ قَمًا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقْضِيَهُ إِلَّا فِي شَعْبَانَ التَّحُلُّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۹۴۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا بِشَرُّ بْنُ عَمْرِو الزَّهْرَائِي حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَمْرُو أَنَّهُ قَالَ وَذَلِكَ لِمَكَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۹۵۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

(۱) رمضان کے تمام یا بعض دنوں کے روزے روکے ہوں تو بعد میں ان کی قضا ضروری ہے۔ اگر قضا نہ کی ہو اور اگلے سال کا رمضان آ جائے تو بھی پہلے روزوں کی قضا ماقہ نہیں ہوتی ان کا وجوب باقی رہتا ہے۔ رمضان کے بعد قضا کرے اتنی تاخیر کرنے سے جمہور کے ہاں مزید کچھ واجب نہیں ہوتا وہی روزے باقی رہتے ہیں۔

اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور فرماتے ہیں کہ یہ تاخیر میری رائے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی بنا پر ہوتی تھی۔

۱۹۶۔ محمد بن ثنی، عبد الوہاب۔

(دوسری سند) عمرو ناقد، سفیان، یحییٰ بن سعید سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی اس حدیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کا تذکرہ نہیں ہے۔

۱۹۷۔ محمد بن ابی عمر کی، عبد العزیز بن محمد دراوروی، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ بیان کرتی ہیں کہ ہم میں سے ایک ایسی تھی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں افطار کرتی تھی مگر رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں قضا نہیں کر سکتی تھی، یہاں تک کہ شعبان آجاتا تھا (ہم میں سے ایک ایسی تھی سے مراد حضرت عائشہ کی اپنی ذات ہے)۔

(فائدہ) اور شعبان میں اس لئے فرصت پاتی تھیں کہ اس مہینہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود بکثرت روزے رکھتے تھے اور پھر رمضان بھی قریب آجاتا تھا، سبحان اللہ یہ ہے کمال اب۔ امام مالک، امام ابو حنیفہ، امام شافعی اور امام احمد اور جمہور علمائے سلف اور خلف کے نزدیک رمضان کی قضا میں تاخیر جائز ہے، باقی شعبان سے مؤخر کرنا اچھا نہیں، اس لئے شعبان سے قبل ہی جب چاہے قضا کرے، البتہ قضا میں جلدی کرنا مستحب ہے، واللہ اعلم۔

باب (۲۰) میت کی جانب سے روزے رکھنے کا حکم!

۱۹۸۔ ہارون بن سعید ایلی، احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، عمرو بن حارث، عبید اللہ بن ابی جعفر، محمد بن جعفر، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص انتقال کر جائے اور اس پر روزے ہوں تو اس کی جانب سے اس کا ولی روزے رکھے (یعنی فدیہ دے)۔

الرِّزَاقِ أَحْبَرَنَا أَنَّهُ جُرِّجَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَقُلْتُ أَلَمْ يَكُنْ مِنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْيَى يَقُولُهُ *

۱۹۶۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّهَّابِ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو النَّافِذُ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ كِبَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرَا فِي الْحَدِيثِ الشُّعْلُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۹۷۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ إِذَا كَانَتْ إِحْدَانَا لِنَفْطِيرٍ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا تَقْدِرُ عَلَى أَنْ تَقْضِيَهُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَأْتِيَ شَعْبَانُ *

(۲۰) بَابُ قَضَاءِ الصِّيَامِ عَنِ الْمَيِّتِ *

۱۹۸۔ وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَحْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَرِثَهُ *

۱۹۹۔ اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، اعمش، مسلم بطین، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میری ماں انتقال کر گئی ہے اور اس پر ایک ماہ کے روزے واجب ہیں، آپؐ نے فرمایا بھلا دیکھو اگر اس پر کچھ قرض ہو تا تو تو اسے ادا کر لی، اس نے عرض کیا ہاں! آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا قرضہ ادا کرنا سب سے زیادہ ضروری ہے۔

(فائدہ) جمہور علماء کرام امام مالک اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک ہر ایک روزہ کے بدلہ میں اس کا وارث ایک مسکین کو کھانا کھلا دے، یہی روزہ رکھنے کے مرتبہ میں ہے اور امام شافعی کا قول بھی اسی طرح ہے اور یہی قول حضرت عائشہؓ اور ابن عمرؓ کا ہے کیونکہ جامع ترمذی میں موجود ہے کہ اس کے بدلے ہر مسکین کو کھانا کھلا دے، اب دو سیر دیں یا اس کی قیمت۔

۲۰۰۔ احمد بن عمرو کسلی، حسین بن علی، زائدہ، سلیمان، مسلم بطین، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری ماں انتقال کر گئی ہے اور اس پر ایک ماہ کے روزے ہیں، تو کیا میں اس کی جانب سے انہیں (فدیہ دے کر) قضا کر دوں، آپؐ نے فرمایا اگر جہاں ہی پر قرضہ ہو تا تو کیا تم اسے ادا کرتے، اس نے کہا ہاں! آپؐ نے فرمایا تو اللہ کا قرضہ ضرور ادا کرنا چاہئے، سلیمان بیان کرتے ہیں کہ حکم اور سلسلہ دونوں نے بیان کیا کہ جس وقت مسلم نے یہ حدیث بیان کی تو ہم دونوں بیٹھے ہوئے تھے تو ان دونوں نے کہا کہ ہم نے مجاہد سے سنا وہ یہی حدیث ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں۔

۲۰۱۔ ابو سعید انصاری، ابو خالد احمر، اعمش، سلمہ بن کھیل اور حکم بن عتیق، مسلم بطین، سعید بن جبیر مجاہد اور عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کو روایت کرتے ہیں۔

۱۹۹۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي النَّظِيرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمٌ شَهْرٍ فَقَالَ أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا ذَيْنِ أَكْتَسَتْ نَفْسِيَهُ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَذَيْنِ اللَّهُ أَحَقُّ بِالْقَضَاءِ *

۲۰۰۔ وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ الْوُكَيْعِيُّ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ النَّظِيرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمٌ شَهْرٍ أَفَأَقْضِيهِ عَنْهَا فَقَالَ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكَ ذَيْنِ أَكْتَسَتْ نَفْسِيَهُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَذَيْنِ اللَّهُ أَحَقُّ أَنْ يُقْضَى قَالَ سُلَيْمَانُ فَقَالَ الْحَكَمُ وَسَلَّمَهُ بَيْنَ كَهَيْلِ حَمِيْعٍ وَتَحْرُ جُلُوسٍ حِينَ حَدَّثَ مُسْلِمٌ بِهَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَا سَمِعْنَا مُجَاهِدًا يَذْكُرُ هَذَا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ *

۲۰۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ كَهَيْلٍ وَالْحَكَمُ بْنُ عَتِيقَةَ وَمُسْلِمِ بْنِ النَّظِيرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَمُجَاهِدٍ وَعَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْخَدِيثِ *

۲۰۲- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو أَبِي خَلْفٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَبِيبًا عَنْ زَكْرِيَاءَ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ عُبَيْدٌ حَدَّثَنِي زَكْرِيَاءُ بْنُ عَدِيٍّ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عُثَيْمَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ خُسَيْبٍ عَنْ أَبِي عَثَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمٌ نَذَرَ أَفَأَصُومُ عَنْهَا قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكَ ذَنْبٌ فَقَضَيْتَهُ أَكَانَ يُؤْذِي ذَلِكَ عَنْهَا فَقَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَصُومِي عَنْ أُمِّكَ *

۲۰۳- وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ أَبُو الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَبْنَا أَنَا خَالِسٌ عَبْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنِّي نَصَبْتُ عَلَى أُمِّي بَجَارِيَةً وَإِنَّهَا مَاتَتْ قَالَ فَقَالَ وَجَبَ أَخْرُوكَ وَرَدَّهَا عَلَيْكَ الْغَيْرَاتُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ كَانَ عَلَيْهَا صَوْمٌ شَهْرٍ أَفَأَصُومُ عَنْهَا قَالَ صُومِي عَنْهَا فَقَالَتْ إِنَّهَا لَمْ تَحُحْ فَطُ أَفَأُحُحُّ عَنْهَا

۲۰۲- اسحاق بن منصور، ابن ابی خلف، عہد بن حمید، زکریا بن عدی، عبید اللہ بن عمرو، زید بن ابیہ، حکم بن عتیہ، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میری ماں انتقال کر گئی ہے اور اس پر نذر کے روزے تھے تو کیا میں اس کی جانب سے روزے رکھوں، آپؐ نے فرمایا بھلا دیکھ تو اگر حیرتی ماں پر کچھ قرضہ ہو تا تو اس کی جانب سے اور اگر دینی تو ادا ہو جاتا؟ اس نے عرض کیا بے شک! آپؐ نے فرمایا تو پھر اللہ کا قرض (۱) ادا کرنے کا زیادہ حق ہے، لہذا تو اپنی ماں کی طرف سے روزہ رکھ لے (یعنی فدیہ روزوں کا ادا کر دے)۔

۲۰۳- علی بن حجر سعدی، علی بن مسہر، ابو الحسن، عبد اللہ بن عطاء، حضرت عبد اللہ بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک عورت آئی اور اس نے عرض کیا کہ میں نے اپنی ماں کو ایک باندی صدقہ میں دی اور وہ مر گئی، آپؐ نے فرمایا تیرا ثواب ثابت ہو گیا اور اب میراث نے اس کو تجھ پر واپس کر دیا، اس نے کہا کہ میری ماں پر ایک ماہ کے روزے تھے تو کیا میں یہ روزے رکھوں فرمایا ہاں! اس کی طرف سے روزے رکھو، اس نے کہا میری ماں نے حج نہیں کیا تھا تو کیا میں اس کی جانب سے

(۱) جمہور علماء فقہاء کی رائے یہ ہے کہ کسی میت کی طرف سے نہ روزہ رکھا جاسکتا ہے اور نہ نماز پڑھی جاسکتی ہے کیونکہ احادیث میں صریحاً منع فرمایا گیا ہے کہ کوئی کسی کی طرف سے نہ نماز پڑھے اور نہ روزہ رکھے اور اس لئے بھی کہ نماز اور روزہ عبادات ہندئہ مجتہد ہے اور ایسی عبادات میں کسی دوسرے زندہ کی طرف سے نیابت عبادت ادا نہیں کی جاسکتی تو کسی میت کی طرف سے بھی نیابت عبادت ادا نہیں کی جاسکتی۔ اس باب کی احادیث میں جو میت کی طرف سے روزہ رکھنے کا حکم ہے ان میں مراد یہ ہے کہ ولی ایسا کام کرے جو اس کے روزہ کے قائم مقام ہو یعنی فدیہ ادا کرے۔ یا نفل روزہ رکھ کر اس کے ثواب کا میت کے لئے ہدیہ کر دے۔ ان احادیث کے ظاہری معنی اس لئے بھی مراد نہیں لئے جاسکتے کہ ان احادیث کو روایت کرنے والے صحابی حضرت ابن عمرؓ اور حضرت ابن عباسؓ کی اپنی رائے بھی وہی ہے جو جمہور علماء کی رائے ہے۔

قَالَ حُجِّي عَنْهَا *

جج کروں، فرمایا ہاں اس کی طرف سے جج بھی کر لو۔
۲۰۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر، عبد اللہ بن عطاء، حضرت عبد اللہ بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا، ابن مسیر کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں، باقی اس میں دو ماہ کے روزے مذکور ہیں۔

۲۰۴۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ حَاضِرًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ صَوْمُ شَهْرَيْنِ *

۲۰۵۔ عبد بن حمید، عبد الرزاق، ثوری، عبد اللہ بن عطاء، حضرت عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس روایت میں ایک ماہ کے روزوں کا ذکر ہے۔

۲۰۵۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَحْمَرًا عَنْ الرِّزَاقِ أَحْمَرًا الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَافَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ وَقَالَ صَوْمُ شَهْرٍ *

۲۰۶۔ اسحاق بن منصور، عبد اللہ بن موسیٰ، سفیان سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور اس میں دو ماہ کے روزوں کا تذکرہ ہے۔

۲۰۶۔ وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَحْمَرًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ صَوْمُ شَهْرَيْنِ *

۲۰۷۔ ابن ابی خلف، اسحاق بن یوسف، عبد الملک بن ابی سلیمان، عبد اللہ بن عطاء، سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، باقی اس میں ایک مہینہ کے روزوں کا تذکرہ ہے۔

۲۰۷۔ وَحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي خَلْفٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ الْمَكِّيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ آتَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَقَالَ صَوْمُ شَهْرٍ *

باب (۲۱) روزہ دار کے لئے مستحب ہے کہ جس وقت اسے کھانے کے لئے بلائے یا گالی وغیرہ دے تو کہہ دے کہ میں روزہ سے ہوں اور اپنے روزے کو بے ہودہ باتوں سے پاک رکھے۔

(۲۱) بَابُ نَذْبِ اللَّصَائِمِ إِذَا دُعِيَ إِلَى طَعَامٍ وَلَمْ يَرِدِ الْأَفْطَارَ أَوْ شَوَيْمَ أَوْ قُوْرِلَ أَنْ يَقُولَ إِنِّي صَائِمٌ وَأَنَّهُ يُنْزَعُ صَوْمُهُ عَنِ الرَّقِيقِ وَالْجَهْلِيِّ وَنَحْوِهِ *

۲۰۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

۲۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو بْنُ الْقَاسِمِ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ

روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی کسی کو کھانے کے لئے بلائے اور وہ روزے سے ہو تو اسے کہہ دینا چاہئے کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے (۱)۔

۲۰۹۔ زبیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، ابو الزناد، عروج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ جب تم میں سے صحابہ روزہ کی حالت میں کرے تو خش کوئی اور جہالت سے رکاوٹ ہے اور اگر اسے کوئی برا کہے یا لڑے تو کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں، میں روزے سے ہوں۔

باب (۲۲) روزے کی فضیلت!

۲۱۰۔ حرملہ بن یحییٰ تمیمی، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرمادے تھے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ انسان کا ہر ایک عمل اسی کے لئے ہے مگر روزہ خاص میرے لئے ہے (۲) اور میں ہی اس کی جزا دوں گا (۳)، قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بواہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک محکم سے بھی زیادہ اچھی ہے۔

عُبَيْدَةُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُو نَكْرٍ نُنْ أَبِي سَيِّبَةَ رَوَانَةَ وَ قَالَ عَمْرُو بْنُ تَلْعٍ بِه النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ زُهَيْرٌ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَخَذَكُمْ إِلَى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ *

۲۰۹۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرٌ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَوَانَةَ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ يَوْمًا صَائِمًا فَلَا يَرَفُ وَلَا يَحْتَلِفُ فَإِنْ أَمَرُوْهُ سَامَهُ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ إِنِّي صَائِمٌ *

(۲۲) بَاب فَضْلِ الصَّيَامِ *

۲۱۰۔ وَ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَحْمَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ لَهُ بِإِثْمِ الصَّيَامِ هُوَ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخَلْفَةٌ مِمَّ الصَّيَامِ أَطْيَبُ عَبْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ *

(۱) دعوت کے جواب میں غور بیان کرنے کے لئے اِنی صائم کہے تاکہ دعوت قبول نہ کرنے کی وجہ سے دعوت دینے والے کے دل میں کدورت پیدا نہ ہو عام حالات میں لگتی روزے کا چھپانا مستحب ہے۔

(۲) ”الا صیام لی“ روزہ میرے لئے ہے اس جملے کی وضاحت محدثین کرام نے اپنے اپنے انداز سے کی ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ چونکہ روزے میں ریاکارا احتیال نہیں ہو تا کیونکہ روزے میں افعال ظاہرہ نہیں ہوتے صرف چند چیزوں سے رکھنے کی نیت کرنا ہوتا ہے اور نیت امر غنی ہے اس لئے فرمایا کہ روزہ میرے لئے ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ کھانے پینے سے مستثنیٰ ہونا اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اور روزہ دار بھی کچھ وقت کے لئے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس صفت میں موافقت اختیار کرتا ہے اس لئے فرمایا کہ روزہ میرے لئے ہے۔

(۳) ”وَأَنَا أَجْزِي بِهِ“ یعنی روزے پر ملنے والے اجر کی مقدار کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے جبکہ باقی اعمال کے ثواب سے بعض دوسرے لوگ بھی مطلع ہیں۔

۲۱۱- عبد اللہ بن مسلمہ بن قعنب، قتیبہ بن سعید، مغیرہ حزامی، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے (۱)۔

۲۱۲- محمد بن رافع، عبد الرزاق، ابن جریج، عطاء، ابو صالح زیات بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرما رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ انسان کا ہر ایک عمل اسی کے لئے ہے عمر روزہ وہ میرے لئے ہے، اور میں ہی اس کی جزاؤں کا، اور روزہ ڈھال ہے، لہذا جب تم میں سے کسی دن کسی کار روزہ ہو تو اس روزہ گاہیاں نہ دے اور نہ قحش کوئی کرے، اگر اسے کوئی گالی دے یا لڑے تو کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں، میں روزے سے ہوں اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے، روزہ دار کی منہ کی بوقیامت کے دن اللہ کے نزدیک محک کی خوشبو سے اچھی ہے اور روزہ دار کو دو خوشیاں (۲) ہیں جن سے وہ خوش ہوتا ہے، ایک جب افطار کرتا ہے تو اپنے افطار سے خوش ہوتا ہے، دوسرے جب اپنے رب سے ملے گا تو روزہ کی وجہ سے خوش ہو گا۔

۲۱۳- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، وکیع، العمش، (دوسری سند) زبیر بن حرب، جریر، العمش، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ انسان کا ہر ایک عمل بڑھتا رہتا ہے،

۲۱۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ وَقَتِيبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْمُعْبِرَةُ وَهُوَ الْجَزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّيَامُ حِجَّةٌ *

۲۱۲- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ أَبِي صَالِحٍ الرَّيَّانِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصَّيَامَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أُخْرِجُ بِهِ وَالصَّيَامُ حِجَّةٌ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يُمْتِدِدْ وَلَا يَسْتَحَبْ فَإِنْ سَاءَتْ أُحَدَّثُ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي امْرُؤٌ صَالِمٌ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بَيْنَ يَدَيْهِ لَخُلُوفٌ مِنْ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ وَالصَّائِمِ فَرَحَانِ يَفْرَحُهُمَا إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ بِفِطْرِهِ وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ *

۲۱۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا زُهَيْرٌ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا

(۱) حجۃ کا معنی ڈھال ہے یعنی روزہ گناہوں سے بچنے کے لئے ڈھال ہے اور روزہ دار جب آداب کی رعایت کرتے ہوئے روزہ رکھتا ہے تو پھر یہ روزہ اس کے لئے جہنم کے عذاب سے ڈھال بن جاتا ہے۔

(۲) مہر حنا، حدیث کی رو سے روزہ دار کو دو فرحتیں حاصل ہوتی ہیں ایک فرحت افطار کے وقت حاصل ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے روزہ مکمل کرنے کی توفیق بخشی اور افطار سے بھوک اور پیاس کی تکلیف داکل ہوئی۔ دوسری فرحت آخرت میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے وقت حاصل ہوگی جب روزہ دار کو اس کے روزہ پر اجر و ثواب اور رضائے الہی حاصل ہوگی۔

ایں طور کہ ایک نکی دس گنا ہو جاتی ہے یہاں تک کہ سات سو تک پہنچتی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مگر روزہ تو خاص میرے لئے ہے اور میں اس کا بدلہ دیتا ہوں، اس لئے کہ بندہ میری وجہ سے اپنی خواہشیں اور کھانا چھوڑ دیتا ہے، روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں، ایک خوشی تو روزہ افطار کرنے کے وقت ہے اور دوسری اپنے پروردگار کے ملنے کے وقت اور اس کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

(قائد) کیونکہ روزہ میں ریادہ ناکش کی کوئی صورت نہیں پائی جاتی اور نفس کو مدخل نہیں ہوتا، اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کے ثواب کو اپنے ہی پر موقوف رکھا ہے کہ بغیر حساب و کتاب کے وہ عبادت فرمائے گا۔

۲۱۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن فضیل، ابونان، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ خاص میرے لئے ہے اور میں اس کی جزا دوں گا اور روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں جب افطار کرتا ہے، تو خوش ہوتا ہے، اور جب اللہ سے ملے گا تو خوش ہوگا، قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے دست قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے، روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پیاری ہے (۱)۔

۲۱۵۔ اسحاق بن عمر بن سلیمان، عبد العزیز بن مسلم، ضرار بن مرہ اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں کہ جس وقت وہ اپنے رب العزت سے ملاقات کرے گا اور وہ اسے بدلے گا تو خوش ہوگا۔

۲۱۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، خالد بن محمد قنونی، سلیمان بن بلال، ابو حاتم، سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

أَلْغَسْتُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ يَصْأَعُ الْحَسَنَةَ عَشْرًا مُنْأَلِيهَا إِلَى سِتْمِئَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّا الصَّوْمُ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ يَذْغُ ضَهْوَتُهُ وَطَعَامُهُ مِنْ أَجْلِي لِلصَّائِمِ فَرْحَانٌ فَرِحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ وَفَرِحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ وَلِحَلُوفٍ فِيهِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ *

۲۱۴۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي مَيَّاسٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ إِنَّ الصَّوْمَ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ إِنَّ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَيْنِ إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ وَإِذَا لَقِيَ اللَّهَ فَرِحَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لِحَلُوفٍ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ *

۲۱۵۔ وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَلَيْطٍ الْهَذَلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بَغِي ابْنِ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ضِرَارُ بْنُ مُرَّةٍ وَهُوَ أَبُو سَلَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ وَقَالَ إِذَا لَقِيَ اللَّهَ فَرِحَاهُ فَرِحَ *

۲۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَكْرُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَهُوَ الْقَطَوْنِيُّ عَنْ سَلِيمَانَ

(۱) حدیث پاک کے یہ الفاظ واضح طور پر بتا رہے ہیں کہ روزہ دار کے منہ کی مشک اللہ تعالیٰ کے ہاں جو کمٹوری سے زیادہ پاکیزہ ہے اس سے مراد اللہ تعالیٰ کی رضا، قبولیت اور آخرت میں ملنے والا اجر ہے کیونکہ حدیث میں یوم القیامت کے الفاظ ہیں لہذا روزے کی حالت میں مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ مسواک سے یہ قبولیت، رضا اور ملنے والا اخروی اجر ضائع ہونے والا نہیں ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایک دروازہ ہے جسے دیان کہتے ہیں، قیامت کے دن اس میں سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے (۱)، ان کے علاوہ اس میں کوئی ان کے ساتھ داخل نہ ہوگا، پکارا جائے گا کہ روزہ دار کہاں ہیں، پھر اس میں سے داخل ہو جائیں گے، پھر جب دن کا آخری آدمی بھی اس میں داخل ہو جائے گا تو وہ بند ہو جائے گا اور پھر کوئی اس میں داخل نہ ہوگا۔

باب (۲۳) جہلا میں جو بغیر کسی نقصان اور تکلیف کے روزہ کی طاقت رکھتا ہو اس کے روزہ کی فضیلت۔

۲۱۷۔ محمد بن ریح بن مہاجر، لیث، ابن ہاد، سہیل بن ابی صالح، نعمان بن ابی عیاش، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی بندہ بھی ایسا نہیں جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ایک دن روزہ رکھے مگر یہ کہ دور کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس دن کی برکت سے اس کے منہ کو جہنم سے ستر برس کی مسافت کے بقدر۔

۲۱۸۔ حقیہ بن سعید، عبد المعز در اور دی، سہیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۲۱۹۔ اسحاق بن منصور، عبد الرحمن بن بشر عہدی، عبد الرزاق، ابن جریج، یحییٰ بن سعید اور سہیل بن ابی صالح، نعمان بن ابی عیاش زرقی، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے

نَبِيٍّ بَلَّالٍ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْحَقِيقَةِ بَلَّالًا يُقَالُ لَهُ الرَّبَّانُ يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَدْخُلُ مِنْهُمْ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ يُقَالُ أَيْنَ الصَّائِمُونَ فَيَدْخُلُونَ مِنْهُ فَإِذَا دَخَلَ آخِرُهُمْ أُعْلِنَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ *

(۲۳) بَابُ فَضْلِ الصَّيَامِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لِمَنْ يُطِيقُهُ بَلَّا ضَرَرٌ وَلَا تَفْوِيتٌ حَقٌّ *

۲۱۷۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ بْنُ الْمُهَاجِرِ أَحْمَرْنِي اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُومُ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا نَاعَدَ اللَّهُ بِذَلِكَ الْيَوْمِ وَجَهَهُ عَنِ النَّارِ سِتِّينَ حَرْبًا *

۲۱۸۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَرِيرِ نَعْيِي الدَّرَاوَزِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ هَذَا الْإِسْمَاءِ *

۲۱۹۔ وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعَدُّ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشْرِ الْعَدِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَحْمَرْنَا ابْنُ حَرْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَسَهْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ أَهْمَا سَمِعَا النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عِيَّاشٍ الرَّزَّاقِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ

(۱) وہ لوگ داخل ہوں گے جو دوسری فرض اور نفلی عبادات کا بھی اہتمام کرتے تھے لیکن ان کی زیادہ عبادت روزہ کی ہوتی تھی نفلی روزہ بکثرت رکھتے تھے۔ اور یہ لوگ جس دروازے سے داخل ہوں گے اس کا نام دیان ہے۔ دیان یا خود ہے رے سے جس کا معنی "سیراب ہونا" ہے کہ روزہ دار جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے لئے روزہ کی حالت میں پیاس برداشت کی اس دروازے سے داخل ہوتے ہی ان کے روزے کی پیاس اور قیامت کے دن کی پیاس نازل ہو جائے گی اور ہمیشہ کے لئے سیرابی حاصل ہو جائے گی۔

راستہ (۱) میں ایک دن روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو
دورخ سے بقدر ستر میل کی مسافت کے دور کر دیتا ہے۔

باب (۲۴) زوال سے قبل نفل روزہ کی نیت کا
صحیح ہونا اور بغیر عذر کے اس کے توڑ دینے کا جواز،
باقی بہتر پر راکرنا ہے۔

۲۲۰۔ ابو کامل فضیل بن حسین، عبد الواحد بن زیاد، طلحہ بن
یحییٰ بن عبید اللہ، عائشہ بنت طلحہ، ام المؤمنین حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک روز رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے عائشہ تمہارے
پاس کچھ کھانا ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ ہمارے پاس تو کچھ بھی
نہیں، تو فرمایا کہ میں روزہ سے ہوں، پھر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے اور ہمارے پاس کچھ دہیہ آیا اور
کچھ مہمان بھی آگئے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر تشریف
لائے تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمارے پاس کچھ دہیہ
آگیا تھا اور اس کے ساتھ کچھ مہمان بھی آگئے اور میں نے
تھوڑا سا آپ کے لئے چھپا کر رکھ لیا ہے، آپ نے فرمایا کیا ہے؟
میں نے عرض کیا، جیس ہے، فرمایا تو لاؤ میں نے کرائی اور آپ
نے کھالیا، پھر فرمایا میں صبح روزہ سے تھا، طلحہ بیان کرتے ہیں کہ
میں نے یہ حدیث مجاہد سے اسی سند کے ساتھ بیان کی تو انہوں
نے فرمایا کہ یہ ایسی ہی بات ہے کہ کوئی اپنے مال سے صدقہ
نکالے، اس کی مرضی ہو تو دے دے، ورنہ رہے دے۔

۲۲۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، طلحہ بن یحییٰ، عائشہ بنت طلحہ، ام
المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے

اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بَاعَدَ
اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا *

(۲۴) بَاب حَوَازِ صَوْمِ النَّفْلِ بَيْنَهُ مِنَ
النَّهَارِ قَبْلَ الزَّوَالِ وَحَوَازِ فِطْرِ الصَّائِمِ
نَفْلًا مِنْ غَيْرِ عَذْرِ *

۲۲۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ
يَحْيَى بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَائِشَةُ بِنْتُ
طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ يَا عَائِشَةُ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ
قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ قَالَ
فَإِنِّي صَائِمٌ قَالَتْ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْدَيْتُ لَنَا هَدِيَّةً أَوْ جَاءَنَا زَوْرٌ
قَالَتْ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهْدَيْتُ لَنَا هَدِيَّةً أَوْ
جَاءَنَا زَوْرٌ وَقَدْ خَشِيتُ لَكَ شَيْئًا قَالَ مَا هُوَ
قُلْتُ خَيْسٌ قَالَ هَاتِيهِ فَحَفَّتْ بِهِ فَأَكَلْتُ ثُمَّ قَالَ
قَدْ كُنْتُ أَصْبَحْتُ صَائِمًا قَالَ طَلْحَةُ فَحَدَّثْتُ
مُحَاجِدًا بِهَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ ذَلِكَ بِسَبْرَةٍ
الرَّجُلُ يُخْرِجُ الصَّدَقَةَ مِنْ مَالِهِ فَإِنْ شَاءَ
أَمْضَاهَا وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا *

۲۲۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
وَكَيْعٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عُمِّهِ عَائِشَةَ

(۱) نبی اکبر صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں روزہ رکھنے کی یہ فضیلت اس شخص کے لئے ہے جسے روزہ رکھنے سے کمزوری لاحق نہ
ہوتی ہو۔ اسے یہ فضیلت دو مہاتوں کو جمع کرنے کی وجہ سے حاصل ہوتی ہے۔

ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی چیز کھانے کی ہے، ہم نے عرض کیا نہیں، تو آپ نے فرمایا میں روزے سے ہوں، پھر آپ دوسرے روز تشریف لائے تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں نے ہمارے پاس ہدیہ آیا ہے، آپ نے فرمایا مجھے دکھاؤ، اور میں صبح کو روزے سے تھا چنانچہ آپ نے اسے کھالیا۔

(فائدہ) بغیر عذر کے روزہ کھولنا صحیح اور درست نہیں، اگر کھول دے تو گناہ گار ہو گا کیونکہ نفل روزہ شروع کرنے کے ساتھ ہی واجب ہو جاتا ہے اب اگر کھول دیا تو بعد میں اس کی قضاء واجب ہوگی، امام مالک اور امام ابو حنیفہ کا کہنا مذہب ہے کیونکہ سنن سنائی میں اور ابن حبان میں یہ الفاظ موجود ہیں کہ ان کے بدلہ روزہ رکھ لو اور پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا تُبَدِّلُوا التَّعَدُّلَ کُمْ کہ اپنے اعمال کو باطل نہ کرو اس لئے ان امور کو ملحوظ رکھتے ہوئے روزہ کھول دینے پر بہر صورت قضاء واجب ہے اور پھر اس روایت میں قضائی لفظ بھی مذکور نہیں ہے۔

باب (۲۵) بھول کر کھانے اور جماع سے روزہ نہیں ٹوٹتا!

۲۲۲۔ عمرو بن محمد ناقد، اسماعیل بن ابراہیم، ہشام قزوینی، محمد بن سیرین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو بھولے سے کھالیے یا پی لے، تو اسے چاہئے کہ اپنا روزہ پورا کرے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے کھلایا اور پلایا ہے۔

(فائدہ) جمہور علماء کا یہی مسلک ہے کہ اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا اور یہی قول امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کا ہے۔

باب (۲۶) رمضان المبارک کے علاوہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کا بیان اور مستحب یہ ہے کہ کوئی مہینہ روزوں سے خالی نہ جائے۔

۲۲۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، یزید بن زریج، سعید جریجی، عبد اللہ بن شعیب بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے علاوہ کسی پورے مہینہ کے روزے رکھے ہیں،

بَشَرٌ طَلَحَهُ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقُلْنَا لَا قَالَ فَإِنِّي إِذْ ذُنُ صَائِمٌ ثُمَّ أَنَا يَوْمًا آخَرَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفْهِيَ لَنَا حَيْثُ فَقَالَ أَرَبَيْتِهِ فَلَقَدْ أَصْبَحْتُ صَائِمًا فَأَكَلْتُ *

(۲۵) بَابُ أَكْلِ النَّاسِي وَشُرْبِهِ وَجَمَاعِهِ لَا يُفْطِرُ *

۲۲۲- وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامِ الْقَزَوِينِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِيَ وَهُوَ صَائِمٌ فَأَكَلَ أَوْ شَرِبَ فَلَيْتَمَ صَوْمُهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللَّهُ وَسَقَاهُ *

(۲۶) بَابُ صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَيْرِ رَمَضَانَ وَاسْتِحْبَابِ أَنْ لَا يُخْلِيَ شَهْرًا عَنْ صَوْمٍ *

۲۲۳- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَحْمَرْنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ عَنْ سَعِيدِ الْحَرِيرِيِّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَوْمِ شَهْرٍ

انہوں نے فرمایا خدا کی قسم کسی ماہ کے رمضان کے علاوہ پورے روزے آپؐ نے نہیں رکھے، یہاں تک کہ دنیا سے تشریف لے گئے اور نہ کسی پورے مہینہ کا افطار کیا کہ کوئی روزہ نہ رکھا ہو۔

۲۲۴۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد کبسم، عبد اللہ بن شفیق بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینہ کے پورے روزے رکھتے تھے، انہوں نے فرمایا میں نہیں جانتی کہ آپؐ نے رمضان کے علاوہ کسی اور ماہ کے پورے روزے رکھے ہوں اور نہ کسی ماہ کا مکمل افطار کیا تا وقتیکہ ایک دو روز روزے نہ رکھ لئے ہوں حتیٰ کہ آپؐ اس دنیا سے رحلت فرما گئے۔

۲۲۵۔ ابو ریح زہری، حماد، ایوب، ہشام، محمد، عبد اللہ بن شفیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے متعلق دریافت کیا، فرمایا آپؐ روزے رکھتے تھے حتیٰ کہ ہم کہنے لگتے کہ آپؐ نے خوب روزے رکھے، آپؐ نے خوب روزے رکھے اور افطار کرتے تھے تو ایسا کہ ہم کہتے تھے آپؐ نے بہت روز افطار کیا، آپؐ نے بہت افطار کیا، اور جب سے آپؐ مدینہ تشریف لائے ہیں میں نے آپؐ کو سوائے رمضان کے کسی ماہ کے پورے روزے رکھتے نہیں دیکھا۔

۲۲۶۔ قتیبہ، حماد، ایوب، عبد اللہ بن شفیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت منقول ہے کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے دریافت کیا مگر اس کی سند میں ہشام اور محمد راوی کا تذکرہ نہیں ہے۔

۲۲۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابو النضر مولیٰ، عمر بن عبید اللہ، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھنا شروع کرتے تھے یہاں تک کہ ہم کہنے لگتے کہ اب افطار نہیں

مَعْلُومًا سِوَى رَمَضَانَ قَالَتْ وَاللَّهِ إِن صَامَ شَهْرًا مَعْلُومًا سِوَى رَمَضَانَ حَتَّى مَضَى لَوْحِهِ وَلَا أَفْطَرَهُ حَتَّى يُصِيبَ مِنْهُ *

۲۲۴۔ وَحَدَّثَنَا عُثَيْبُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا كَثْمَسٌ عَنْ عَثْبِ اللَّهِ بْنِ شَفِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرًا كُلَّهُ قَالَتْ مَا عَلِمْتُه صَامَ شَهْرًا كُلَّهُ إِلَّا رَمَضَانَ وَلَا أَفْطَرَهُ كُلَّهُ حَتَّى يَصُومَ مِنْهُ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۲۵۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزُّهْرَائِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ وَهَيْثَمَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَثْبِ اللَّهِ بْنِ شَفِيقٍ قَالَ حَمَّادٌ وَأُظْلُفُ أَيُّوبُ قَدْ سَمِعَهُ مِنْ عَثْبِ اللَّهِ بْنِ شَفِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يَصُومُ حَتَّى يَقُولَ قَدْ صَامَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتَّى يَقُولَ قَدْ أَفْطَرَ قَدْ أَفْطَرَ قَالَتْ وَمَا رَأَيْتُهُ صَامَ شَهْرًا كَامِلًا مِنْذُ قَدِيمِ الْعَدْبَةِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَمَضَانَ *

۲۲۶۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَثْبِ اللَّهِ بْنِ شَفِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْإِسْنَادِ هَيْثَمًا وَلَا مُحَمَّدًا *

۲۲۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عُبَيْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ

کریں گے اور افطار کرنا شروع کرتے تھے، یہاں تک کہ ہم کہنے لگتے تھے کہ اب روزہ نہیں رکھیں گے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رمضان کے علاوہ پورے مہینے کے روزے رکھتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا اور نہ میں نے کسی مہینے میں آپ کو شعبان سے زیادہ روزے رکھتے دیکھا۔

۲۲۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو بن قنبر، سفیان بن عیینہ، ابن ابی لبید، ابو سلمہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے متعلق دریافت کیا، انہوں نے فرمایا کہ آپ روزے رکھتے تھے حتیٰ کہ ہم کہنے لگتے تھے کہ آپ روزے ہی رکھیں گے اور آپ افطار کرتے تھے تو ہم کہتے تھے کہ آپ افطار ہی کریں گے اور میں نے شعبان کے علاوہ کسی اور مہینہ میں آپ کو زیادہ روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا، پورے شعبان کے روزے رکھتے تھے سوائے چند روز کے۔

۲۲۹۔ اسحاق بن ابراہیم، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سال بھر کے کسی مہینہ میں شعبان سے زیادہ روزے نہیں رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ جتنی طاقت ہے، اتنی عبادت کرو، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ثواب دینے سے نہیں جھکے گا، یہاں تک کہ تم عبادت کرتے کرتے تھک جاؤ گے اور فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہترین عمل وہ ہے جس پر دوام حاصل ہو، اگرچہ تھوڑا ہی ہو۔

۲۳۰۔ ابوالریح زہرائی، ابو عوانہ، ابو بشر، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے علاوہ کسی مہینہ کے پورے روزے نہیں رکھے اور آپ روزے رکھتے تھے، جب بھی رکھتے تھے حتیٰ کہ کہنے والا کہتا کہ خدا کی قسم آپ افطار نہیں

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم حتی نقول لا یفطر ویفطر حتی نقول لا یصوم وما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استكمل صیام شهر قط إلا رمضان وما رأیت فی شهر أكثر منه صیاماً فی شعبان*

۲۲۸۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ نُونُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ أَبُو نَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي لَبِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ صِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يَصُومُ حَتَّى يَقُولَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتَّى يَقُولَ قَدْ أَفْطَرَ وَلَمْ أَرَهُ صَائِمًا مِنْ شَهْرٍ قَطُّ أَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهِ مِنْ شَعْبَانَ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ إِلَّا قَلِيلًا*

۲۲۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَحْمَرَ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الشَّهْرِ مِنَ السَّنَةِ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ وَكَانَ يَقُولُ خُذُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تَطِيقُونَ فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يَمْلَأَ حَتَّى تَمْلُوا وَكَانَ يَقُولُ أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ وَإِنْ قَلَّ*

۲۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزُّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ مَا صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا قَطُّ غَيْرَ رَمَضَانَ وَكَانَ يَصُومُ إِذَا صَامَ حَتَّى

کریں گے اور افطار کرتے تھے حتیٰ کہ کہنے والا کہتا تھا کہ خدا کی قسم اب آپ روزہ نہیں رکھیں گے۔

۲۳۱۔ محمد بن بشار، ابو بکر بن نافع، غندر، شعبہ، ابو بشر سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی اس میں ہے کہ مدینہ منورہ آنے کے بعد کسی مہینہ کے پے در پے روزے نہیں رکھے۔

۲۳۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر، (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، حضرت عثمان بن حکیم انصاری بیان کرتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیر سے رجب کے روزوں کے متعلق دریافت کیا اور اس وقت رجب ہی کا مہینہ تھا، انہوں نے کہا میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا فرما رہے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھنا شروع فرماتے تھے حتیٰ کہ ہم کہنے لگتے اب افطار نہیں کریں گے اور افطار فرماتے تھے حتیٰ کہ ہم کہنے لگتے اب روزہ نہیں رکھیں گے۔

۲۳۳۔ علی بن حجر، علی بن مسمر (دوسری سند) ابراہیم بن موسیٰ، عیسیٰ بن یونس، عثمان بن حکیم سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

۲۳۴۔ زہیر بن حرب، ابن ابی خلف، روح، حماد، ثابت، حضرت انس (دوسری سند) ابو بکر بن نافع، ہزہ، حماد، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھنے شروع فرماتے تھے حتیٰ کہ کہا جاتا کہ آپ نے خوب روزے رکھے، اور افطار فرماتے یہاں تک کہ کہا جاتا کہ آپ نے خوب افطار کیا، خوب افطار کیا۔

باب (۲۷) صوم وہر (یعنی ہمیشہ روزہ رکھنا، حتیٰ کہ عیدین اور ایام تشریق کا بھی) کی ممانعت اور

يَقُولُ الْقَائِلُ لَا وَاللَّهِ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ إِذَا أَفْطَرَ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ لَا وَاللَّهِ لَا يَصُومُ *

۲۳۱۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ غَنْدَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ شُعْبَةُ مُتَابِعًا مِنْذُ قَدِيمِ الْمَدِينَةِ *

۲۳۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ صَوْمِ رَجَبٍ وَلَخْنُ يَوْمَئِذٍ فِي رَجَبٍ فَقَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولَانِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى يَقُولَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى يَقُولَ لَا يَصُومُ *

۲۳۳۔ وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِحَدِيثِهِ *

۲۳۴۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عَدَاةٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا هَزْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ حَتَّى يُقَالَ قَدْ صَامَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتَّى يُقَالَ قَدْ أَفْطَرَ قَدْ أَفْطَرَ *

(۲۷) بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ الدَّهْرِ لِمَنْ تَصَرَّرَ بِهِ أَوْ فَوَتْ بِهِ حَقًّا أَوْ لَمْ يُفْطِرْ

صوم داؤدی (ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا) کی فضیلت۔

۲۳۵۔ ابو طاہر، عبد اللہ بن وہب، یونس، ابن شہاب، (دوسری سند) حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ میں کہتا ہوں کہ میں ساری رات جاگا کروں گا، اور جب تک زندہ رہوں گا ہمیشہ دن کو روزہ رکھا کروں گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے یہ باتیں کہی ہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ میں نے ایسا ہی کہا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس کی طاقت نہیں رکھتے، لہذا روزہ بھی رکھو اور افطار بھی کرو اور رات کو نماز بھی پڑھو اور آرام بھی کرو اور ہر ماہ میں تین روزے رکھ لیا کرو اس لئے کہ ہر ایک نیکی دس گنا لکھی جاتی ہے تو یہ صوم دہر یعنی ہمیشہ ہی روزہ رکھنا ہو گیا، بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا، میں اس سے زائد کی طاقت رکھتا ہوں تو آپ نے فرمایا ایک دن روزہ رکھو اور دو دن افطار کرو، میں نے پھر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں اس سے زائد طاقت رکھتا ہوں، تو آپ نے فرمایا ایک دن روزہ اور ایک دن افطار کرو، اور یہ حضرت داؤد کا روزہ ہے اور یہ سب روزوں میں معتدل اور عمدہ ہے، میں نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس سے زائد کی طاقت رکھتا ہوں، آپ نے فرمایا بس ان روزوں سے زیادہ افضل کوئی روزہ نہیں، عبد اللہ بن عمرو فرماتے ہیں، کاش کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ ہر ایک مہینہ میں تین روزے رکھ لیا کرو (۱)، قبول کر لیتا تو یہ چیز

الْعَبِيدَيْنِ وَالتَّشْرِيقِ وَبَيَانِ تَفْضِيلِ صَوْمِ يَوْمٍ وَإِفْطَارِ يَوْمٍ *

۲۳۵۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ وَهْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنِي حَرْمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ قَالَ أَخْبَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَقُولُ لَأَقْرَبَنَّ اللَّيْلُ وَأَصُومَنَّ النَّهَارَ مَا عَشْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ الْبُيِّ فَقُولْ ذَلِكَ فَقُلْتُ لَهُ قَدْ قُلْتُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ فَصُمْ وَأُفْطِرْ وَصُمْ وَأُفْطِرْ مِنْ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَذَلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ قَالَ قُلْتُ فَإِنِّي أَطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ صُمْ يَوْمًا وَأُفْطِرْ يَوْمًا قُلْتُ فَإِنِّي أَطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ صُمْ يَوْمًا وَأُفْطِرْ يَوْمًا وَذَلِكَ صِيَامُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ أَعَدَّلُ الصِّيَامِ قَالَ قُلْتُ فَإِنِّي أَطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَأَنْ أَكُونَ قَبْلُ الثَّلَاثَةِ أَيَّامٍ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

(۱) کو لان اکون قلت الثلاثة الخ یہ بات حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس وقت فرمائی جب بڑھاپے اور کمزوری کی وجہ سے اپنی پرانی عادت کے مطابق روزے رکھنا مشکل ہو گیا تو تمنا فرمائی کہ کاش میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دی جانے والی تحفیف کو قبول کر لیتا۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَهْلِي وَمَالِي *

۲۳۶- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ لُؤْمِيَّ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ انْطَلَقْتُ أَلَا وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدٍ حَتَّى نَأْتِيَنَا سَلَمَةَ فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهِ رَسُولًا فَخَرَجَ عَلَيْنَا وَإِذَا عِنْدَ بَابِ دَارِهِ مُسْحِدٌ قَالَ فَكُنَّا فِي الْمَسْحِدِ حَتَّى خَرَجَ إِلَيْنَا فَقَالَ إِنْ تَشَاءُوا أَنْ تَذْخُلُوا وَإِنْ تَشَاءُوا أَنْ تَقْعُدُوا هَا هُنَا قَالَ فَقُلْنَا لَا بَلْ تَقْعُدُوا هَا هُنَا فَحَدَّثَنَا قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو بْنُ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ أَصُومُ الذَّهْرَ وَأَقْرَأُ الْقُرْآنَ كُلَّ لَيْلَةٍ قَالَ يَا مَعْ ذَكِّرْتُ لِنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّمَا أُرْسِلَ إِلَيَّ فَأَنبِئُهُ فَقَالَ لِي أَلَمْ أَخْبِرْ أَنَّكَ تَصُومُ الذَّهْرَ وَتَقْرَأُ الْقُرْآنَ كُلَّ لَيْلَةٍ فَقُلْتُ بَلَى يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَلَمْ أَرُدْ بِذَلِكَ إِلَّا الْخَبَرَ قَالَ فَإِنْ يَحْسَبُكَ أَنْ تَصُومَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي أَطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَإِنْ لِيُزَوِّجَكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِيُزَوِّرَكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِيَجْسِدَكَ عَلَيْكَ حَقًّا قَالَ فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ كَانَ أَعْبَدَ النَّاسِ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَمَا صَوْمُ دَاوُدَ قَالَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيَقْطِرُ يَوْمًا قَالَ وَأَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي أَطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَأَقْرَأْهُ فِي

مجھے میرے اہل و عیال اور مال سے بھی زیادہ پیاری ہوتی (کیونکہ) اپنی قوت نہیں رہی)۔

۲۳۶- عبد اللہ بن محمد بن روی، نصر بن محمد، مکرمہ بن عمار، یحیی بیان کرتے ہیں کہ میں اور عبد اللہ بن یزید دونوں چلے، یہاں تک کہ ابو سلمہ کے پاس آئے اور ایک قاصد ان کے پاس روانہ کیا، چنانچہ وہ باہر آئے اور ان کے دروازہ پر ایک مسجد تھی، جب وہ لگے تو ہم سب مسجد میں تھے، وہ بولے چاہے گھر چلو اور طبیعت چاہے تو یہاں بیٹھ جاؤ، ہم نے کہا ہم یہیں بیٹھیں گے اور آپ ہم سے حدیثیں بیان کیجئے، انہوں نے کہا مجھ سے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا کہ میں ہمیشہ روزے رکھتا تھا اور ہر رات قرآن کریم پڑھتا تھا، یا تو میرا ذکر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوا، یا آپ نے مجھے بلا بھیجا غرضیکہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا ہمیں معلوم نہیں ہو کہ تم ہمیشہ روزہ رکھتے ہو (۱) اور ساری رات قرآن کریم پڑھتے ہو، میں نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ اور میرا مقصد اس سے خیر اور بھلائی ہے، آپ نے فرمایا تمہیں اتنا کافی ہے کہ ہر ماہ میں تین روزے رکھ لیا کرو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ میں اس سے زائد قوت ہے، آپ نے فرمایا تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے اور تمہارے لئے والوں کا بھی تم پر حق ہے، اور تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے، بس تم حضرت داؤد کا روزہ اختیار کرو کیونکہ وہ سب انسانوں میں اللہ تعالیٰ کے بہت عابد تھے، بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ حضرت داؤد کا روزہ کیا تھا؟ فرمایا وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے اور فرمایا کہ ہر ماہ میں ایک مرتبہ قرآن کریم ختم کرو، میں نے عرض کیا یا نبی اللہ میں اس سے زیادہ کی قوت رکھتا ہوں تو فرمایا

(۱) صوم وصال اور صوم دھر میں فرق یہ ہے کہ صوم وصال کہتے ہیں مسلسل روزے سے رہنمائی کو بھی افطار نہ کرنا۔ اور صوم دھر کا معنی یہ ہے کہ دن میں تو مسلسل روزہ ہے رات کو افطار کرے۔

کہ تیس روز میں ختم کرو، میں نے پھر عرض کیا یا نبی اللہ میں اس سے زائد طاقت رکھتا ہوں، تو آپ نے فرمایا تو دس روز میں ختم کرو، میں نے عرض کیا، یا نبی اللہ میں اس سے زائد قوت رکھتا ہوں، آپ نے فرمایا تو بس سات روز میں ختم کرو، اور اس سے زائد نہ پڑھو، تمہاری پیروی کا بھی تم پر حق ہے، تمہارے ملاقاتیوں کا بھی تم پر حق ہے اور تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے غرضیکہ میں نے اپنے پرستی کی توجہ پر سختی کر دی گئی، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تم نہیں جانتے کہ شاید تمہاری عمر وار ہو، عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں اسی حالت کو پہنچ گیا جس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر فرمایا تھا، جب میں بوڑھا ہو گیا تو میں نے تمنا کی کہ کاش میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رخصت کو قبول کر لیتا۔

۲۳۷- زبیر بن حرب، روح بن عبادہ، حسین معلم، یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور اس میں یہ ہے کہ ہر نیکی دس گنا ہوتی ہے تو یہ ثواب میں ہمیشہ کے روزوں کے برابر شمار ہوگا، اسی حدیث میں یہ بھی ہے کہ حضرت عبد اللہ نے دریافت کیا کہ داؤد علیہ السلام کا روزہ کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا پورے زمانہ کا آدھا، اور اس روایت میں قرأت قرآن کے بارے میں کوئی ذکر نہیں ہے اور ”تیرے ملاقاتی کا تجھ پر حق ہے“ کے بجائے ”تیرے بیٹے کا تجھ پر حق ہے“ کے الفاظ ہیں۔

۲۳۸- قاسم بن زکریا، عبید اللہ بن موسیٰ، شیبان، یحییٰ، محمد بن عبد البر، حنن مولیٰ، بنی زہرہ، ابو سلمہ، حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ قرآن کریم ایک مہینہ میں ایک مرتبہ پڑھو، میں نے عرض کیا کہ مجھ میں اس سے زیادہ کی قوت ہے، آپ نے فرمایا تیس راتوں میں پڑھو، میں نے عرض کیا کہ مجھ میں اس سے بھی زیادہ طاقت ہے، آپ نے

كُلُّ عَشْرِينَ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَأَقْرَأْهُ فِي كُلِّ عَشْرٍ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَأَقْرَأْهُ فِي كُلِّ سِتٍّ وَلَا تَزِدْ عَلَى ذَلِكَ فَإِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِحَسْبِكَ عَلَيْكَ حَقًّا قَالَ فَشَدَّدْتُ فَشَدَّدْتُ عَلَىَّ قَالَ وَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ لَا تَدْرِي لَعَلَّكَ يَطْلُو بِكَ عُمْرٌ قَالَ فَصِرْتُ إِلَى الَّذِي قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَبُرْتُ وَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ قَبْلْتُ رُحْصَةً لِنَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۳۷- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلَّمِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَرَأَدَ فِيهِ بَعْدَ قَوْلِهِ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ لَكَ بِكُلِّ حَسَنَةِ عَشْرٍ ثَلَاثًا فَلِذَلِكَ الدَّخْرُ كُلُّهُ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ ثَلْتُ وَمَا صَوَّمُ نَبِيَّ اللَّهِ دَاوُدَ قَالَ بَصَفُ الدَّخْرِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ شَيْئًا وَلَمْ يَقُلْ وَإِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلَكِنْ قَالَ وَإِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا *

۲۳۸- حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكْرِيَاءَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى ابْنِي زُهْرَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ وَأَخْبَسِي قَدْ سَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأِ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ قَالَ قُلْتُ إِنِّي أَحْبَذُ قُوَّةَ قَالَ فَأَقْرَأْهُ فِي

فرمایا تو بس سات روز میں پڑھو اور اس سے زائد نہ پڑھو (۱)۔

۲۳۹۔ احمد بن یوسف ازدی، عمر بن ابی سلمہ، اوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر، ابن حکم بن ثوبان، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے عبد اللہ فلاں شخص کی طرح مت ہو کہ وہ قیام اللیل (رات کو عبادت کے لئے اٹھتا) کیا کرتا تھا، پھر اس نے قیام اللیل چھوڑ دیا۔

۲۴۰۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، ابن جریج، عطاء، ابو العباس، حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اطلاع پہنچی کہ میں برابر روزے رکھے جاتا ہوں، اور ساری رات قیام کرتا ہوں، تو آپ نے کسی کو میرے پاس بھیجا یا میں آپ سے ملا، آپ نے فرمایا مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم برابر روزے رکھے جاتے ہو، اور افطار نہیں کرتے اور ساری رات نماز پڑھتے ہو تو ایسا مت کرو، کیونکہ تمہاری آنکھوں کا بھی کچھ حصہ ہے، تمہاری ذات کا بھی کچھ حصہ ہے، اور تمہاری بی بی کا بھی، سو تم روزہ رکھو اور افطار بھی کرو، نماز پڑھو اور آرام بھی کرو، اور ہر دس روز میں ایک دن روزہ رکھو کہ تمہیں لودن کا بھی ثواب مل جائے گا، میں نے عرض کیا یا نبی اللہ میں اپنے اندر اس سے زائد قوت پاتا ہوں، فرمایا اچھا حضرت داؤد کا روزہ رکھو، میں نے

عِشْرِينَ لَيْلَةً قَالَ قُلْتُ إِنِّي أَحَدُ قُوَّةٍ قَالَ فَافْرَأْهُ فِي سَنَةٍ وَلَا تَزِدْ عَلَى ذَلِكَ *

۲۳۹۔ وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قِرَاءَةً قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ ابْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللَّهِ لَا تَكُنْ بِمِثْلِ فَلَانٍ كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ *

۲۴۰۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَحْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ يَزْعُمُ أَنَّ أَبَا الْعَبَّاسِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ بَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَصُومُ أَسْرَدُ وَأَصْلِي اللَّيْلَ فَإِنَّمَا أُرْسِلُ إِلَيْهِ وَإِنَّمَا لَقِيْتُهُ فَقَالَ أَلَمْ أَحْبِرْ أَنَّكَ تَصُومُ وَلَا تَغْطِرُ وَتُصَلِّي اللَّيْلَ فَلَا تَفْعَلْ فَإِنَّ لِعَيْنِكَ حَفْلاً وَلِنَفْسِكَ حَفْلاً وَلِبَاهِلِكَ حَفْلاً فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَصَلِّ وَتَمَّ وَصُمْ مِنْ كُلِّ عَشْرَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا وَلَكَ أَجْرُ تِسْعَةِ قَالَ إِنِّي أَحْبَبْتُ أَقْوَى مِنْ ذَلِكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ فَصُمْ صِيَامَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ وَكَيْفَ كَانَ دَاوُدُ يَصُومُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا

(۱) سات دنوں کا امر وجوب کے لئے نہیں ہے کہ اس سے کم میں ختم کرنا جائز نہیں ہے بلکہ یہ امر ہمارے اپنے فائدہ کے لئے ہے اور جہور حضرات فرماتے ہیں کہ ختم قرآن کئے دنوں میں ہونا چاہئے اس بارے میں کوئی خاص دنوں کی تعداد متعین نہیں ہے بلکہ قوت اور نشاط کو دیکھتے ہوئے مختلف لوگوں کے اعتبار سے مختلف حکم ہو گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا منشا یہ ہے کہ قرآن ختم کرنے میں ایسی جلدی نہ کی جائے کہ جس میں ادائیگی محروم اور آیات میں غور کرنے کا مقصد پورا نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ سلف میں قرآن کریم ختم کرنے کے بارے میں عادت مختلف رہی ہے ایک مہینہ، بیس دن، دس دن، سات دن، تین دن، ایک دن ایک رات، حتیٰ کہ صرف ایک رات۔

عرض کیا یا نبی اللہ ان کا روزہ کیا تھا؟ فرمایا، ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے، اور لڑائی میں دشمن کے مقابلہ سے نہ بھاگتے، انہوں نے کہا یا نبی اللہ مجھے یہ کیسے نصیب ہو سکتا ہے؟ عطا کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں ہمیشہ روزہ رکھنے کا ذکر کیسے آیا، اس پر آپؐ نے فرمایا جس نے ہمیشہ روزے رکھے اس نے کوئی روزہ نہیں رکھا، دوبارہ آپؐ نے یہی فرمایا۔

۲۴۱۔ محمد بن حاتم، محمد بن بکر، ابن جریر سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور بیان کرتے ہیں کہ ابو العباس شاعر نے انہیں خبر دی، امام مسلم فرماتے ہیں کہ ابو العباس السائب بن فروخ قبل مکہ سے ہیں اور ثقہ اور عادل ہیں۔

۲۴۲۔ عبید اللہ بن معاذ بواسطہ اپنے والد، شعبہ، حبیب، ابو العباس، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اے عبداللہ تم ہمیشہ روزے رکھتے ہو اور ساری رات نماز پڑھتے ہو، جب تم ایسا کرو گے تو آنکھیں خراب ہو جائیں گی اور کمزور ہو جائیں گی، جس نے ہمیشہ روزہ رکھا اس نے روزہ نہیں رکھا، اور ہر ماہ میں تین دن روزہ رکھنا پورے مہینہ روزے رکھنے کے برابر ہے، میں نے عرض کیا میں اس سے زائد کی طاقت رکھتا ہوں، آپؐ نے فرمایا حضرت داؤد کا روزہ رکھو، وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے اور دشمن کے مقابلہ کے وقت بھاگتے نہ تھے۔

۲۴۳۔ ابو کریم، ابن بشر، معمر، حبیب بن ابی ثابت سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور اس میں ہے کہ تمہاری جان تھک جائے گی۔

۲۴۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ، عمرو، ابو العباس، حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ کیا

وَيَغْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَغِيرُ إِذَا لَقِيَ قَالَ مَنْ لِي بِهِذِهِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ عَطَاءٌ فَلَا أَذْرِي كَيْفَ ذَكَرَ صِيَامَ الْأَنْدِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَنْدَ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَنْدَ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَنْدَ *

۲۴۱۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَحْبَبْنَا أَنْ يُخْرِجَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ إِنَّ أَبَا الْعَبَّاسِ الشَّاعِرَ أَخْبَرَهُ قَالَ مُسْلِمٌ أَبُو الْعَبَّاسِ السَّائِبُ بْنُ فَرُوحٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ نَفَقَ عَدَلٌ * (فائدہ) امام مسلم نے ابو العباس کی توثیق بیان کر دی ہے۔

۲۴۲۔ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبٍ سَمِعَ أَبَا الْعَبَّاسِ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو إِنَّكَ لَتَصُومُ الذَّهْرَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ وَإِنَّكَ إِذَا قَعَلْتَ ذَلِكَ هَجَمْتَ لهُ الْعَيْنُ وَنَهَكَتْ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَنْدَ صَوْمٌ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ صَوْمُ الشَّهْرِ كُلِّهِ قُلْتُ فَإِنِّي أَطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيَغْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَغِيرُ إِذَا لَقِيَ *

۲۴۳۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَرٍ عَنْ مِسْعَرٍ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ وَهَمَّتِ النَّفْسُ *

۲۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ

مجھے معلوم نہیں ہوا کہ تم رات بھر جاگتے ہو اور ہمیشہ روزہ رکھتے ہو، میں نے عرض کیا جی ہاں! میں ایسا ہی کرتا ہوں، آپؐ نے فرمایا اگر تم ایسا کرو گے تو تمہاری آنکھیں خراب اور جان کمزور ہو جائے گی، تمہاری آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے اور تمہارے نفس کا بھی تم پر حق ہے اور تمہارے گھر والوں کا بھی، سو تم جاگو بھی، سوؤ بھی، روزہ بھی رکھو اور افطار بھی کرو۔

۲۴۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زبیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، عمرو بن دینار، عمرو بن اوس، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے زیادہ پیارا روزہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک داؤد علیہ السلام کا ہے اور سب سے زیادہ محبوب اللہ کو حضرت داؤد کی نماز ہے، دو نصف رات سوتے تھے اور پھر تہائی رات جاگتے تھے اور پھر رات کے چھ حصہ میں سو جاتے تھے، ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔

۲۴۶۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریر، عمرو بن دینار، عمرو بن اوس، حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمام روزوں میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب روزہ داؤد علیہ السلام کا ہے، اور وہ آدھے زمانہ میں روزہ رکھتے تھے، اللہ تعالیٰ کو داؤد علیہ السلام کی نماز بہت پیاری ہے کہ وہ اولاً آدمی رات سو جاتے تھے اور پھر اٹھتے تھے اور اخیر میں پھر سو جاتے تھے اور آدمی رات کے برابر جو بیدار ہوتے تو تہائی رات تک نماز پڑھتے، ابن جریر کہتے ہیں کہ میں نے عمرو بن دینار سے پوچھا کہ کیا عمرو بن اوس یہ کہتے تھے کہ بھر جاگتے تھے اور آدمی رات کے بعد تہائی رات تک نماز پڑھتے تھے، انہوں نے کہا ہاں!

۲۴۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، خالد بن عبداللہ، خالد، ابو قلادہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ابوالخیر نے خبر دی کہ میں تمہارے والد کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص کے پاس گیا تو انہوں نے بیان

قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ أَحْزَمْ أَنْتَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ قُلْتُ بَلَى أَفْعَلُ ذَلِكَ قَالَ فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ حَمَمْتَ عَيْنَاكَ وَنَفَهْتَ نَفْسَكَ لِعَيْنِكَ حَقٌّ وَلِنَفْسِكَ حَقٌّ وَلِبَاطِلِكَ حَقٌّ فَمَنْ وَنَمَ وَصُمَ وَأَفْطَرَ *

۲۴۵۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ أَوْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرُو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَبَّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ وَكَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا *

۲۴۶۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ حُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ عُمَرُو بْنَ أَوْسٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرُو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ نِصْفَ النَّهَارِ وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ صَلَاةُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَرْفُقُ شَطْرَ اللَّيْلِ ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرْفُقُ آخِرَهُ يَقُومُ ثُلُثَ اللَّيْلِ بَعْدَ شَطْرِهِ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرُو بْنِ دِينَارٍ أَعُمَرُو بْنُ أَوْسٍ كَانَ يَقُولُ يَقُومُ ثُلُثَ اللَّيْلِ بَعْدَ شَطْرِهِ قَالَ نَعَمْ *

۲۴۷۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي قِلَادَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الْمَلِيحِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِيكَ عَلَى

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ لَهُ صَوْمِي لَدَحَلْ عَلِيٍّ فَأَلْفَيْتُ لَهُ وَسَادَةً مِنْ أَدَمَ حَسَنَوْهَا لَيْفٌ فَجَلَسَ عَلَى الْأَرْضِ وَصَارَتْ الْوَسَادَةُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَقَالَ لِي أَمَا يَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ حَمْسًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ سِتْعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ تِسْعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَحَدَ عَشَرَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوُدَ شَطْرَ النَّهْرِ صِيَامُ يَوْمٍ وَإِفْطَارُ يَوْمٍ *

۲۴۸- حَدَّثَنَا أَبُو يَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زِيَادِ بْنِ قِيَاضٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ صُمْ يَوْمًا وَلَكَ أَخْرُ مَا بَقِيَ قَالَ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ صُمْ يَوْمَيْنِ وَلَكَ أَخْرُ مَا بَقِيَ قَالَ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَكَ أَخْرُ مَا بَقِيَ قَالَ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ صُمْ أَرْبَعَةَ أَيَّامٍ وَلَكَ أَخْرُ مَا بَقِيَ قَالَ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ صُمْ أَفْضَلَ الصِّيَامِ عِنْدَ اللَّهِ صَوْمَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا *

۲۴۹- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ

کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے میرے روزوں کا تذکرہ ہوا آپ میرے پاس تشریف لائے اور میں نے آپ کے لئے چمڑے کا ٹکڑی رکھ دیا کہ ان میں کھجور کی چھال بھری تھی، آپ زمین پر بیٹھ گئے اور وہ ٹکڑی آپ کے اور میرے درمیان ہو گیا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا تمہارے لئے ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھنا کافی نہیں، میں نے کہا یا رسول اللہ، آپ نے فرمایا پانچ سہی، میں نے کہا یا رسول اللہ، فرمایا چھ سات سہی، میں نے کہا یا رسول اللہ، فرمایا اچھانو، میں نے کہا یا رسول اللہ، فرمایا گیارہ، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت داؤد کے روزہ کے برابر کوئی روزہ نہیں، وہ نصف زمانہ روزہ رکھتے یعنی ایک دن روزہ ایک دن افطار۔

۲۴۸- ابو یکر بن ابی شیبہ، غندر، شعبہ (دوسری سند) محمد بن ثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، زیاد بن فیاض، ابو عیاض، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تم ایک دن روزہ رکھو، باقی لیام کا بھی تمہیں ثواب ملے گا، میں نے عرض کیا، میں اس سے زائد کی طاقت رکھتا ہوں، آپ نے فرمایا دو دن روزہ رکھو، اور تمہیں باقی دنوں کا ثواب ملے گا، میں نے عرض کیا کہ میں اس سے بھی زیادہ قوت رکھتا ہوں، آپ نے فرمایا تو تین دن روزہ رکھو اور تمہیں بقیہ لیام کا بھی ثواب ملے گا، انہوں نے کہا، میں اس سے زائد طاقت رکھتا ہوں، فرمایا چار دن روزہ رکھو اور تمہیں باقی دنوں کا ثواب ملے گا، میں نے کہا میں اسے زائد قوت رکھتا ہوں، فرمایا تمام روزوں میں افضل رکھو، اور وہ اللہ کے نزدیک حضرت داؤد کا روزہ ہے کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے، ایک دن افطار کرتے۔

۲۴۹- زہیر بن حرب، محمد بن حاتم، عبدالرحمن بن مہدی، سلیم بن حیان، سعید بن میثم، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ مجھ

سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عبد اللہ بن عمرو! مجھے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ تم ہمیشہ روزہ رکھتے ہو اور ساری رات نماز پڑھتے ہو تو ایسا نہ کرو، اس لئے کہ تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے، اور تمہاری آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے، اور تمہاری بی بی کا بھی تم پر حق ہے، روزہ رکھو اور افطار بھی کرو، ہر مہینے میں تین دن روزے رکھو، یہ ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ میں اس سے زیادہ قوت ہے، آپ نے فرمایا تو تم داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھو، ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو، چنانچہ عبد اللہ بن عمرو اخیر عمر میں فرمایا کرتے تھے کہ کاش میں رخصت قبول کر لیتا۔

(فائدہ) جمہور علماء کرام کے نزدیک اگر ایام منیٰ عنہا یعنی عیدین اور ایام تشریق میں روزہ نہ رکھے تو پھر درست ہے اور صاحب در مختار نے ہمیشہ روزہ رکھنے کو مکروہ حزیقی قرار دیا ہے اور خلاصہ میں ہے کہ جب ایام منیٰ عنہا میں روزہ نہ رکھے تو پھر کسی قسم کی کراہت نہیں، یہی چیز پسندیدہ ہے۔

اب رہا مسئلہ کہ ایام منیٰ عنہا کے علاوہ ہمیشہ روزے رکھنا افضل ہے، یا ایک دن افطار کرنا اور ایک دن روزہ رکھنا، تو میں کہتا ہوں کہ یہ احکام انسانوں کے احوال کے اعتبار سے مختلف ہیں کہ جس سے جس طرح روزے رکھنے میں حقوق واجبہ فوت نہ ہوں، وہی اس کے لئے افضل ہے، ضروری امر حقوق واجبہ کی الاٹکنی ہے، اب اگر اس کی تقویت نہ ہو تو جو کسی ان دو صورتوں میں سے دو صورت اختیار کرے تو وہ اس کے لئے افضل ہے، واللہ اعلم۔

(۲۸) بَابُ اسْتِحْبَابِ صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَصَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ وَعَاشُورَاءَ وَالْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ *

۲۵۰- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ قَرُوحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ يَزِيدَ الرُّمْلِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاذَةُ الْعَدَوِيَّةُ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ لَهَا مِنْ أَيِّ أَيَّامِ الشَّهْرِ كَانَ يَصُومُ قَالَتْ

باب (۲۸) ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھنا اور یوم عرفہ اور عاشورہ اور پیر اور جمعرات کے روزوں کا استحباب!

۲۵۰- شیبان بن قروخ، عبد الوارث، یزید رملی، معاذہ عدویہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ میں تین روزے رکھا کرتے تھے، انہوں نے جواب دیا جی ہاں، میں نے دریافت کیا کہ کون سے دنوں میں؟ انہوں نے جواب دیا کہ دنوں کا کوئی اہتمام نہیں کرتے تھے،

مہینہ میں جو نئے دنوں میں چاہتے، روزہ رکھ لیتے تھے (۱)۔

۲۵۱۔ عبد اللہ بن محمد بن اسماء ضعی، مہدی بن میمون، غیلان بن جریر، مطرف، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اور کسی سے فرمایا، اور وہ سن رہے تھے کہ اے فلاں تم نے اس ماہ کے درمیان میں روزے رکھے ہیں؟ انہوں نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا جب تم افطار کرو تو دو روزے اور رکھو۔

۲۵۲۔ یحییٰ بن یحییٰ حمیمی، قتیبہ بن سعید، حماد بن زید، غیلان، عبد اللہ بن معبد زبانی، حضرت ابو قتادہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ کیونکر روزہ رکھتے ہیں، تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سوال سے ناراض ہو گئے، جب حضرت عمرؓ نے آپ کا غصہ دیکھا تو کہنے لگے کہ ہم اللہ کے رب ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر راضی ہو گئے اور ہم اللہ تعالیٰ کے غصہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے غصہ سے پناہ مانگتے ہیں، حضرت عمرؓ اس کلام کو بار بار دہراتے رہے، حتیٰ کہ آپ کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا، پھر حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ جو ہمیشہ روزہ رکھے وہ کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا اس نے روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کیا، پھر عرض کیا جو دو دن روزے رکھے اور ایک دن افطار کرے، وہ کیسا ہے؟ فرمایا ایسی طاقت کس میں ہے، پھر عرض کیا، جو ایک دن روزہ رکھے ایک دن افطار کرے، فرمایا یہ حضرت داؤد کا روزہ ہے، پھر عرض کیا جو ایک دن روزہ رکھے اور دو دن افطار کرے، فرمایا میں آرزو کرتا ہوں کہ مجھے اس کی قوت حاصل ہو، پھر آپ نے فرمایا، ہر

لَمْ يَكُنْ يُبَالِي مِنْ أَيِّ أَيَّامِ الشَّهْرِ يَصُومُ * ۲۵۱- وَحَدَّثَنِي عَنْهُ اللَّهُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَسْمَاءَ الضُّعْيِيُّ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ وَهُوَ ابْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا غِيلَانُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ مَطْرَفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ أَوْ قَالَ لِرَجُلٍ وَهُوَ يَسْمَعُ يَا فَلَانُ أَصُمْتَ مِنْ سُرَّةِ هَذَا الشَّهْرِ قَالَ لَا قَالَ فَإِذَا أَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ * ۲۵۲- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غِيلَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ الزُّبَّانِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَجُلٍ أَقْبَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَيْفَ نَصُومُ فغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ غَضَبَهُ قَالَ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ عَصَبِ اللَّهِ وَعَصَبِ رَسُولِهِ فَخَعَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُرَدِّدُ هَذَا الْكَلَامَ حَتَّى سَكَنَ غَضَبُهُ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ الدَّهْرَ كُلَّهُ قَالَ لَا صَامَ وَنَا أَفْطَرَ أَوْ قَالَ لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ وَيُطِيقُ ذَلِكَ أَخَذَ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ ذَلِكَ صَوْمُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ قَالَ وَدِدْتُ أَنِّي

(۱) ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھنا مسنون ہے اور احادیث میں اس کی تفسیر دی گئی ہے۔ صحیح مسلم میں اس مقام پر مذکور روایات میں ان تین دنوں کی تعیین نہیں ہے کہ کوئی تین دن روزے رکھے جائیں البتہ سنن نسائی کی روایت میں تصریح ہے ایام بیض کی، اس لئے اکثر حضرات کی رائے یہی ہے کہ ہر مہینہ میں تین دن ایام بیض یعنی تیرہ، چودہ، پندرہ تاریخ کار و زور رکھنا بہتر ہے۔

مہینہ میں تین روزے رکھنا، اور ایک رمضان کے بعد دوسرے رمضان کے روزے رکھنا، سو یہ ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہیں اور عرفہ کے دن کاروزہ ایسا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس بات کا امیدوار ہوں، کہ ایک سال اگلے اور ایک سال پچھلے کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے۔

۲۵۳۔ محمد بن یحییٰ، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، غیلان بن جریر، عبد اللہ بن معبد زبانی، حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کے روزے کے متعلق سوال کیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غصہ ہو گئے، حضرت عمرؓ نے فرمایا ہم اللہ کے رب ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہو گئے، پھر آپ سے ہمیشہ روزہ رکھنے کے متعلق دریافت کیا گیا، آپؐ نے فرمایا نہ روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کیا، پھر آپ سے دو دن روزہ رکھنے، اور ایک دن افطار کرنے کے متعلق دریافت کیا گیا، تو آپؐ نے فرمایا، اس کی کون طاقت رکھتا ہے؟ اس کے بعد آپؐ سے ایک دن روزہ رکھنے اور دو دن افطار کرنے کے متعلق پوچھا گیا، آپؐ نے فرمایا، کاش اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی قوت عطا فرمائے، پھر ایک دن روزہ رکھنے اور ایک دن افطار کرنے کے متعلق سوال ہوا، آپؐ نے فرمایا یہ میرے بھائی داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے، پھر آپ سے پھر کے روزہ کے متعلق پوچھا گیا، فرمایا یہ وہ دن ہے کہ جس میں میری ولادت ہوئی، اور اسی دن منسوب ہوا ہوں، یا فرمایا کہ مجھ پر وحی کی گئی، راوی کہتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ ہر مہینہ میں تین روزے رکھنا، اور رمضان کے بعد رمضان کے روزے رکھنا، یہ ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہیں، پھر آپؐ سے عرفہ کے روزے کے متعلق پوچھا گیا، تو فرمایا کہ یہ گزشتہ اور آئندہ سال کے لئے کفارہ ہے، اور عاشورہ کے روزے کے متعلق

طَوَّقْتُ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانَ إِلَى رَمَضَانَ فَبِهَذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ صِيَامُ يَوْمٍ عَرَفَةٌ أَحْسَبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ وَصِيَامُ يَوْمٍ عَاشُورَاءَ أَحْسَبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ *

۲۵۴۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ نَسَارٍ وَاللُّمْتُ بِإِسْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عِيلَانَ بْنِ حَبْرٍ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَعْبُدٍ الرَّمَّانِيَّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِهِ قَالَ فَعَصِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَمْرُو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبِّنَا وَبِالْإِسْلَامِ دِينِنَا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولِنَا وَبِبَيْعَتِنَا بَيْعَةً قَالَ فَسُئِلَ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرُ أَوْ مَا صَامَ وَمَا أَفْطَرَ قَالَ فَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمَيْنِ وَإِفْطَارِ يَوْمٍ قَالَ وَمَنْ يُطِيقُ ذَلِكَ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمٍ وَإِفْطَارِ يَوْمَيْنِ قَالَ لَيْسَ أَنَّ اللَّهَ قَوَّانَا لِذَلِكَ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمٍ وَإِفْطَارِ يَوْمٍ قَالَ ذَاكَ صَوْمٌ أَحْيَى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمٍ الْاِثْنَيْنِ قَالَ ذَاكَ يَوْمٌ وَلِدْتُ فِيهِ وَيَوْمٌ بَعِثْتُ أَوْ أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيهِ قَالَ فَقَالَ صَوْمٌ ثَلَاثَةٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانَ إِلَى رَمَضَانَ صَوْمُ الدَّهْرِ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمٍ عَرَفَةٍ فَقَالَ يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمٍ عَاشُورَاءَ فَقَالَ يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَفِي هَذَا الْحَدِيثِ مِنْ رَوَايَةِ

بھی آپ سے دریافت کیا گیا تو فرمایا یہ گذشتہ سال کا کفارہ ہے،
لام مسلم بیان کرتے ہیں کہ اس حدیث میں شعبہ کی روایت میں
ہے کہ آپ سے دو شنبہ اور بیس شنبہ کے روزوں کے متعلق پوچھا
گیا تو ہم نے بیس شنبہ کا تذکرہ نہیں کیا، کیونکہ اس میں وہم ہے۔

۲۵۴۔ عید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد (دوسری سند)
ابو بکر بن ابی شیبہ، شاپہ (تیسری سند)، اسحاق بن ابراہیم، نصر
بن شمیل، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث روایت کی گئی
ہے۔

۲۵۵۔ احمد بن سعید دارمی، حبان بن ہلال، ابان، عطار، غیلان
بن جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ شعبہ کی
روایت کی طرح حدیث منقول ہے، باقی اس میں بصر کے روز کا
تذکرہ ہے، جمعرات کے روز کا ذکر نہیں ہے۔

۲۵۶۔ زہیر بن حرب، عبد الرحمن بن مہدی، مہدی بن
میمن، غیلان، عبد اللہ بن معبد زبائی، حضرت ابو قتادہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے حج کے روزے کے متعلق دریافت کیا گیا تو
آپ نے فرمایا اسی دن میں پیدا ہوا ہوں اور اسی روز مجھ پر وحی
نازل کی گئی۔

باب (۲۹) شعبان کے روزوں کا بیان۔

۲۵۷۔ ہادب بن خالد، حماد بن سلمہ، ثابت، مطرف، عمران
بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے یا کسی اور سے ارشاد فرمایا کہ
کیا شعبان کے شروع میں تم نے روزے رکھے، انہوں نے کہا،
نہیں، آپ نے فرمایا جب تم افطار کے دن پورے کر لو تو پھر دو
دن روزے رکھو۔

۲۵۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، جریری، ابو العلاء،
مطرف، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان

شُعْبَةَ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ
وَالْخَمِيسِ فَسَكَتْنَا عَنْ ذِكْرِ الْخَمِيسِ لَمَّا نَرَاهُ
وَهَمًا *

۲۵۹۔ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي
ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ
ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ
شُمَيْلٍ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۲۶۰۔ وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ
حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا أَبَانُ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا
غِيلَانُ بْنُ جَرِيرٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِ حَدِيثِ
شُعْبَةَ غَيْرَ أَنَّهُ ذَكَرَ فِيهِ الْاِثْنَيْنِ وَلَمْ يَذْكُرِ
الْخَمِيسَ *

۲۶۱۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ
عَنْ غِيلَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ الزَّبَّائِيِّ عَنْ
أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ
الْاِثْنَيْنِ فَقَالَ فِيهِ وَلِدْتُ وَفِيهِ أَنْزَلَ عَلَيَّ *

(۲۹) بَابُ صَوْمِ شَهْرِ شَعْبَانَ *

۲۶۲۔ وَحَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ حَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ
بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ مُطَرِّفٍ وَلَمْ أَفْهَمْ
مُطَرِّفًا مِنْ هَدَّابٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ أَوْ لِأَخْرَ أَصْنَتٍ مِنْ مَرَرٍ
شَعْبَانَ قَالَ لَا قَالَ فَإِذَا أَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ *

۲۶۳۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ الْحُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ

کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا کیا تم نے اس مہینہ کے شروع میں روزے رکھے ہیں؟ انہوں نے فرمایا نہیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم رمضان سے فارغ ہو تو (اس کے عوض میں) دو روزے رکھ لو۔

۲۵۹۔ محمد بن ثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، ابن ابی مطرف بن عقیق، مطرف، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا کیا تو نے اس مہینہ کے شروع میں یعنی شعبان میں روزے رکھے ہیں؟ انہوں نے کہا، نہیں، تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم رمضان سے فارغ ہو تو ایک دن یا دو دن روزے رکھو، شعبہ کو اس میں شک ہے، مگر میرے خیال میں آپؐ نے دو ہی روزوں کے متعلق فرمایا۔

۲۶۰۔ محمد بن قدامہ اور یحییٰ لوطوی، نصر، شعبہ، عبد اللہ بن ہانی، ابن ابی مطرفؒ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

باب (۳۰) محرم کے روزوں کی فضیلت۔

۲۶۱۔ قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، ابو بشر، حمید بن عبد الرحمن حمیری، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رمضان المبارک کے بعد سب روزوں سے افضل اللہ کے مہینے محرم کے روزے ہیں اور فرض نماز کے بعد افضل ترین نماز تہجد کی نماز ہے۔

۲۶۲۔ زہیر بن حرب، جریر، عبد الملک بن عمیر، محمد بن منتقہ، حمید بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ آپؐ

عَنْ مُطَرَفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ هَلْ صُمْتَ مِنْ سُرَرِ هَذَا الشَّهْرِ شَيْئًا قَالَ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَقْطَرْتَ مِنْ رَمَضَانَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ مَكَانَهُ *

۲۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ أَبِي مُطَرَفٍ أَنَّ الشَّخِيرَ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرَفًا يُحَدِّثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ هَلْ صُمْتَ مِنْ سُرَرِ هَذَا الشَّهْرِ شَيْئًا يَغْنِي شَعْرَانِ قَالَ لَا قَالَ فَقَالَ لَهُ إِذَا أَقْطَرْتَ رَمَضَانَ فَصُمْ يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ شُعَةَ الَّذِي شَكَ بِهِ قَالَ وَأُظْلِمَ قَالَ يَوْمَيْنِ *

۲۶۰۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قَدَامَةَ وَيَحْيَى اللُّؤْلُؤِيُّ قَالَا أَخْبَرَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَانِئٍ ابْنُ أَبِي مُطَرَفٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ *

(۳۰) مَابِ فَضْلِ صَوْمِ الْمُحَرَّمِ *

۲۶۱۔ وَحَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشْرٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُمَيْلِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصَّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللَّهِ الْمُحَرَّمُ وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ *

۲۶۲۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّبِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي

سے دریافت کیا گیا کہ فرض نماز کے بعد کون سی نماز افضل ہے؟ اور رمضان المبارک کے مہینہ کے بعد کون سے روزے افضل ہیں؟ آپؐ نے فرمایا افضل نماز فرض نماز کے بعد نصف رات میں تہجد پڑھنا اور رمضان المبارک کے بعد افضل روزے اللہ تعالیٰ کے مہینہ محرم کے روزے ہیں۔

۲۶۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حسین بن علی، زائدہ، عبد الملک بن عمیر سے اسی سند کے ساتھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روزوں کا تذکرہ موجود ہے۔

باب (۳۱) رمضان المبارک کے بعد شوال کے چھ (۶) روزوں کی فضیلت۔

۲۶۴۔ یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ اور ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، سعد بن سعید بن قیس، عمر بن ثابت بن حارث الخزرجی، حضرت ابو ایوب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے رمضان المبارک کے روزے رکھے اور پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے رکھے تو اس نے گویا سال بھر کے روزے رکھے۔

هُوَ تَزْوَدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَرْفَعُهُ قَالَ سُبْحَانَ أَبِي
الصَّلَاةِ أَفْضَلُ أَفْضَلُ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ وَأَيُّ الصَّيَامِ
أَفْضَلُ نَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ
بَعْدَ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ الصَّلَاةُ فِي حَوْفِ اللَّيْلِ
وَأَفْضَلُ الصَّيَامِ نَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ صِيَامُ شَهْرِ
اللَّهِ الْمُحَرَّمِ *

۲۶۳۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ مِنْ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ
عُمَيْرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي ذِكْرِ الصَّيَامِ عَنْ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

(۳۱) بَابِ امْتِحَتَابِ صَوْمِ سِتَّةِ أَيَّامٍ
مِنْ شَوَّالٍ إِتْبَاعًا لِرَمَضَانَ *

۲۶۴۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي ثَوْبٍ وَفُتَيْنَةُ بْنُ سَعِيدٍ
وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ ابْنُ
أَبِي حَتْمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي مَعْنُ بْنُ
سَعِيدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ قَابَتٍ عَنْ الْحَارِثِ
الْحَرَزِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ أَنَّهُ حَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ
شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ *

(تذکرہ) اس حدیث سے شوال کے چھ روزوں کی فضیلت ثابت ہوئی اور آپؐ کے فرمان کا مطلب یہ ہے کہ اسے تین سو ساٹھ دن کے روزوں کا ثواب ملے گا، یہ مطلب نہیں ہے کہ سال بھر جو روزے رکھے، اسے اس شخص سے زیادہ ثواب نہیں ملے گا کہ جس نے رمضان کے بعد شوال میں چھ روزے رکھے کیونکہ جب ایک روزہ کا ثواب دس روزوں کے برابر ہے تو جو سال بھر روزے رکھے گا تو وہ ساٹھ تین سو روزے رکھے گا، اسے ساٹھ تین سو روزوں کا ثواب تین ہزار پانچ سو روزوں کے برابر ملے گا، نیز عوام میں جو مشہور ہے کہ شش عید کے روزوں کا ثواب اسی وقت ملے گا جبکہ عید الفطر کے بعد ایک روزہ حاصل رکھ لیا جائے، اس قید کی کوئی اصل نہیں ہے بلکہ شوال کے اندر اور جس وقت بھی چھ روزے رکھ لئے جائیں گے یہ ثواب مل جائے گا۔

۲۶۵۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَتْمٍ
سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا

۲۶۵۔ ابن نمیر بواسطہ بوالدہ، سعد بن سعید، عمر بن ثابت سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابو ایوب

عُمَرُ بْنُ ثَابِتٍ أَخْبَرَنَا أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمِثْلِهِ *

۲۶۶- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ
سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أَيُّوبَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

(۳۲) بَابُ فَضْلِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَتَيَانِ
مَحَلِّهَا *

۲۶۷- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى
مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَرَادَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ
الْأَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ نَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ
فَمَنْ كَانَ مَتَحَرِّبَهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ *

انصاری سے سنا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حسب سابق
فرمان نقل کر رہے تھے۔

۲۶۶- ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن مبارک، سعد بن سعید،
عمر بن ثابت سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو
ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کا حسب سابق فرمان نقل کر رہے تھے۔

باب (۳۲) شب قدر (۱) کی فضیلت اور اس کا
وقت!

۲۶۷- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر سے روایت
کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے
چند حضرات کو خواب میں دکھایا گیا کہ شب قدر آخری ہفتہ
میں ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں دیکھتا
ہوں کہ تمہارا خواب رمضان کی آخری سات راتوں کے
موافق و مطابق ہوا، لہذا جو شخص شب قدر کو تلاش کرنے والا
ہو وہ آخری سات راتوں میں تلاش کرے (۲)۔

(۱) لیلۃ القدر کو لیلۃ القدر یا تو اس لئے کہتے ہیں کہ قدر کا معنی عظمت ہے یعنی عظمت والی رات، اس لئے کہ قرآن کا نزول ہوا یا فرشتوں کے
نزول کی وجہ سے یا اس رات اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت، برکت اور مغفرت نازل ہونے کی وجہ سے یہ عظمت والی رات بنی۔ یا لیلۃ القدر
اس لئے کہ جو اس رات عبادت کر کے اسے پالیتا ہے وہ عظمت والا بن جاتا ہے یا لیلۃ القدر اس لئے کہ قدر کا معنی تنگ ہونا ہے اور اس رات
فرشتوں کے کثرت سے نازل ہونے کی وجہ سے ان کے لئے زمین تنگ ہو جاتی ہے۔ یا لیلۃ القدر اس لئے کہ قدر نقدیر سے ہے اور اس رات
فرشتے لوگوں کی تقدیریں سال بھر کے لئے لکھ لیتے ہیں۔

(۲) لیلۃ القدر کو کسی رات ہوتی ہے ۱۹ بارے میں صحابہ کرام، محدثین اور فقہاء کے اقوال بہت مختلف ہیں۔ چند اقوال یہ ہیں (۱) پورے
سال میں سے کوئی ایک رات ہوتی ہے کبھی کسی مہینے میں اور کبھی کسی مہینے میں ہوتی ہے (۲) ہوتی تو رمضان میں ہے لیکن اس کی کوئی بھی
رات ہو سکتی ہے (۳) رمضان کی ستائیسویں رات (۴) رمضان کے آخری عشرے کی پہلی رات (۵) رمضان کی سیویں رات
(۶) رمضان کی چوبیسویں رات (۷) رمضان کے آخری عشرے کی کوئی طاق رات۔ رائج بات یہ ہے کہ لیلۃ القدر رمضان میں ہوتی ہے
اور اس کی زیادہ امید آخری عشرے میں ہونے کی ہوتی ہے پھر آخری عشرے کی بھی طاق راتوں میں اور ان میں سے بھی ستائیسویں شب
میں ہونے کی زیادہ امید ہوتی ہے۔

۲۶۸- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، عبد اللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا، شب قدر رمضان کی آخری سات راتوں میں تلاش کرو۔

۲۶۹- عمرو ماکہ، زبیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، زہری، حضرت سالم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے شب قدر کو ستائیسویں رات میں دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں دیکھتا ہوں کہ تمہارا خواب اخیر عشرہ میں واقع ہوا ہے تو اسی کی طاق راتوں میں اسے تلاش کرو۔

۲۷۰- حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپؐ شب قدر کے متعلق فرما رہے تھے کہ تم میں سے چند لوگوں نے شب قدر کو اول کی سات تاریخوں میں دیکھا ہے اور چند لوگوں نے آخر کی سات تاریخوں میں دیکھا ہے، سو تم آخر کی دس تاریخوں میں اسے تلاش کرو۔

۲۷۱- محمد بن ثقی، محمد بن جعفر، شعبہ، عقبہ بن حریث، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ شب قدر کو آخری عشروں میں تلاش کرو، اگر کسی کو کمزوری ہو یا وہ عاجز ہو جائے تو پھر آخر کی سات راتوں میں سستی نہ کرے۔

۲۷۲- محمد بن ثقی، محمد بن جعفر، جلیہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ جو شب قدر کو تلاش کرنے والا ہے تو وہ اسے (رمضان المبارک کے) آخری عشرہ میں تلاش کرے۔

۲۶۸- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَرُُّوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ *

۲۶۹- وَحَدَّثَنِي عُمَرُو النَّافِذُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُبَّانُ بْنُ عُيَيْنَةَ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَى رَجُلٌ أَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَى رُؤْيَاكُمْ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فَاطْلُبُوهَا فِي الْوَتْرِ مِنْهَا *

۲۷۰- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِلَّيْلِ الْقَدْرِ إِنْ نَاسًا مِنْكُمْ قَدْ أَرَوْا أَنَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَّلِ وَأَرَى نَاسًا مِنْكُمْ أَنَّهَا فِي السَّبْعِ الْآخِرِ فَلْيَتَمِسُّوْهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ *

۲۷۱- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُقْبَةَ وَهُوَ ابْنُ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّمَسُّوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ بَعْثِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَإِنْ ضَعُفَ أَحَدُكُمْ أَوْ عَجَزَ فَلْيَبْتَغِلْ عَلَى السَّبْعِ الْآخِرِ *

۲۷۲- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حِلَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ كَانَ مُتَمَسِّئًا فَلْيَتَمَسَّسْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ *

۲۷۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسر، شیبانی اور جبہ اور محارب، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شب قدر کو (رمضان کے) آخری عشرے یا آخری تینے میں تلاش کرو۔

۲۷۴۔ ابو الطاہر، حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے خواب میں شب قدر دکھائی دی، پھر مجھے میرے کسی گھر والے نے چگا دیا سو میں اسے بھلا دیا گیا، لہذا آخری عشرہ میں میں تلاش کرو اور حرمہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ پھر اسے بھول گیا۔

(فائدہ) بھولنا بھلا دینا، دونوں بشریت کے خاصہ ہیں، ملائکہ کے اوصاف سے یہ چیز بعید ہے۔

۲۷۵۔ قتیبہ بن سعید، مکر بن مضر، ابن ہار، محمد بن ابراہیم، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے تھے، پھر جب بیس راتیں گزر جاتیں اور اکیسویں آنے کو ہوتی تھی تو اپنے گھر لوٹ آتے تھے اور جو آپ کے ساتھ محکم ہوتے وہ بھی لوٹ آتے تھے، پھر ایک ماہ میں اسی طرح اعتکاف کیا پھر جس رات میں گھر آنے کو تھے، خطبہ پڑھا اور جو منظور الہی تھا، اس کالوں کو حکم دیا پھر ارشاد فرمایا کہ میں اس عشرہ میں اعتکاف کرتا تھا تو مجھے مناسب معلوم ہوا کہ اس عشرہ اخیر میں بھی اعتکاف کروں، سو جو میرے ساتھ اعتکاف کرنے والا ہو، وہ رات کو اپنی اعتکاف گاہ ہی میں رہے، میں نے خواب میں اس شب قدر کو دیکھا، مگر بھلا دیا گیا اور اسے آخر کی دس راتوں میں سے ہر ایک طاق رات میں تلاش کرو، اور میں اپنے کو خواب میں دیکھتا ہوں کہ کچھ اور پانی میں سجدہ کر رہا ہوں، حضرت ابو سعید خدری بیان

۲۷۳۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ جَدِّهِ وَمَحَارِبٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْبِثُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ أَوْ قَالَ فِي النَّسْعِ الْآخِرِ *

۲۷۴۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ أَتَيْتُنِي بَعْضُ أَهْلِي فَتَسَبَّحَهَا فَاتَّبَعْتُهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ أَوْ قَالَ حَرَمَةُ فَتَسَبَّحَهَا *

۲۷۵۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ وَهُوَ ابْنُ مُصَرَّرٍ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ فِي وَسْطِ الشَّهْرِ فَإِذَا كَانَ مِنْ حِينَ تَمُضِي عِشْرُونَ لَيْلَةً وَيَسْتَقْبِلُ بِأَحْدَى وَعِشْرِينَ يَرْجِعُ إِلَى مَسْكَنِهِ وَرَجَعَ مَنْ كَانَ يُخَاوِرُ مَعَهُ ثُمَّ إِنَّهُ أَقَامَ فِي شَهْرِ جَاوَرَ فِيهِ بِلَيْلَةِ الْآخِرِ كَانَ يَرْجِعُ فِيهَا فَحَطَبَ النَّاسُ فَأَمَرَهُمْ بِمَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ إِنِّي كُنْتُ أَخَاوِرُ هَذِهِ الْعَشْرَ ثُمَّ بَدَأَ لِي أَنَّ أَخَاوِرَ هَذِهِ الْعَشْرِ الْآخِرِ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِيَ فَلَيْسَتْ فِي مُتَعَكِّفِهِ وَقَدْ رَأَيْتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ فَأَتَيْتُهَا فَاتَّبَعْتُهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ فِي كُلِّ وَتَرٍ

کرتے ہیں کہ ۲۱ ویں شب کو ہم پرینہ برسا اور مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ٹپکی اور میں نے آپ کو دیکھا کہ جب آپ صبح کی نماز سے فارغ ہوئے تو آپ کا چہرہ انور کچھز اور پانی میں بھرا ہوا تھا۔

۷۷۷- ابن ابی عمر، عبد العزیز و دراوردی، یزید، محمد بن ابراہیم، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے، اور حسب سابق روایت منقول ہے، باقی اس میں اتنا اور ہے کہ جس نے اعتکاف کیا ہے وہ ہمارے ساتھ اپنے مختلف میں ثابت رہے اور آپ کی بیٹھائی مبارک کچھز اور پانی میں بھری ہوئی تھی۔

۷۷۷- محمد بن عبد اللہ علی، معتمر، عمارہ بن غزیہ انصاری، محمد بن ابراہیم، ابو سلمہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کے عشرہ اول میں اعتکاف کیا اور عشرہ ثانی میں ایک ترکی قبہ میں اعتکاف فرمایا کہ اس کے دروازہ پر ایک چٹائی لگی ہوئی تھی، آپ نے اپنے ہاتھ سے وہ چٹائی ہٹائی اور قبہ کے ایک کونے میں کروی، پھر اپنا سر نکالا اور لوگوں سے کلام فرمایا، چنانچہ سب آپ کے قریب آگئے، تب آپ نے فرمایا کہ میں عشرہ اول میں اس رات کو تلاش کرنے کے لئے اعتکاف کیا کرتا تھا، پھر میں نے درمیانی عشرہ کا اعتکاف کیا، چنانچہ میرے پاس کوئی آیا اور مجھ سے کہا یا کہ یہ آخری عشرہ میں ہے، لہذا تم میں سے جو چاہے وہ پھر اعتکاف کرے، چنانچہ سب آدمیوں نے آپ کے ساتھ اعتکاف کیا اور آپ نے فرمایا کہ مجھ سے کہا گیا ہے کہ وہ طاق راتوں میں ہے، اور میں اس کی صبح کو پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں، پھر جب اکیسویں شب کی صبح ہوئی اور

وَقَدْ رَأَيْتَنِي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطَبِيبٌ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ مُطِيرُنَا لَيْلَةً إِحْدَى وَعِشْرِينَ مَوَكَفَ الْمَسْجِدِ فِي مُصَلًى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَطَرْتُ إِلَيْهِ وَقَدْ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَوَجْهُهُ مُبْتَلٌ طَبِيبًا وَمَاءً *

۲۷۶- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَزِيرِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِي عَنْ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَاوِرُ فِي رَمَضَانَ الْعَشَرَ الْآخِرَ فِي وَسَطِ الشَّهْرِ وَسَاقِ الْحَدِيثِ يَبْطِئُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلْيَبْتَ فِي مَعْتَكِفِهِ وَقَالَ وَحِينَهُ مُتَمَلِّيًا طَبِيبًا وَمَاءً *

۲۷۷- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِذْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَكَفَ الْعَشَرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ اعْتَكَفَ الْعَشَرَ الْآخِرَ فِي قُبَّةِ تَرْكِيَّةٍ عَلَى سِدْبَتِهَا حَصِيرٌ قَالَ فَأَحَدُ الْحَصِيرِ يَدِيهِ فَتَحَاهَا فِي نَاحِيَةِ الْقُبَّةِ ثُمَّ أَطْلَعَ رَأْسَهُ فُكِّلَ النَّاسَ فَدَنُوا مِنْهُ فَقَالَ إِنِّي اعْتَكَفْتُ الْعَشَرَ الْأَوَّلَ أَلْتَمِسُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ اعْتَكَفْتُ الْعَشَرَ الْآخِرَ ثُمَّ أُنِيتُ فَبَقِلَ لِي إِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ فَمَنْ أَحَدٌ مِنْكُمْ أَنْ يَعْتَكَفَ فَلْيَعْتَكَفْ فَاعْتَكَفَ النَّاسُ مَعَهُ قَالَ وَإِنِّي أُرَبِّتُهَا لَيْلَةً وَتَرَى وَإِنِّي أَسْجُدُ صَبْحَتِهَا فِي

طِينِ وَمَاءٍ فَأَصْبَحَ مِنْ لَيْلَةٍ إِحْدَى وَعِشْرِينَ
وَقَدْ قَامَ إِلَى الصُّبْحِ فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ فَوَسَّفَ
الْمَسْحُودَ فَأَلْصَقَتْ الطِّينَ وَالْمَاءُ فَخَرَجَ حِينَ
لَزَغَ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَحَبِيبُهُ وَزَوْجَتُهُ أَلْفِهِ
بِهِمَا الطِّينَ وَالْمَاءَ وَإِذَا هِيَ لَيْلَةٌ إِحْدَى
وَعِشْرِينَ مِنَ الْعَشْرِ الْآخِرِ *

۲۷۸- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو
غَامِرٍ حَدَّثَنَا هِبَانٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
قَالَ تَذَكَّرْنَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَأُثِّبْتُ أَنَا سَعِيدُ
الْحُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ لِي صَدِيقًا
فَقُلْتُ أَلَا تَخْرُجُ بِنَا إِلَى التَّحْلِ فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ
حَبِيبَةٌ فَقُلْتُ لَهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ نَعَمْ
اعْتَكَفْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْعَشْرَ الْوُسْطَى مِنْ رَمَضَانَ فَخَرَجْنَا صَبِيحَةَ
عِشْرِينَ فَخَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَإِنِّي نَسِيتُهَا
أَوْ أُنْسِيتُهَا فَاتَّبَعْتُهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مِنْ
كُلِّ وَبَرٍّ وَإِنِّي أُرِيتُ أَنِّي أَسْحَدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ
فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَرْجِعْ قَالَ فَرَحَعْنَا وَمَا نَرَى فِي
السَّمَاءِ قَرَعَةً قَالَ وَحَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرْنَا
حَتَّى سَالَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ وَكَانَ مِنْ حَرِيدِ
التَّحْلِ وَأَقِيمَتِ الصَّلَاةَ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْحَدُ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ
قَالَ حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ فِي جَنَيبِهِ *

۲۷۹- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

آپ نے رات کو صبح تک نماز پڑھی، اور اس رات بارش ہوئی،
اور مسجد ٹپکی اور میں نے مٹی اور پانی کو دیکھا، چنانچہ جب آپ
صبح کی نماز سے فارغ ہوئے تو آپ کی پیشانی مبارک اور ناک
کے تھننے پر مٹی اور پانی کا اثر تھا، اور عشرہ آخر کی ایک سو رات
تھی۔

۵۷۸- محمد بن حنفی، ابو عامر، ہشام، یحییٰ، حضرت ابو سلمہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے آپس میں شب قدر کا
تذکرہ کیا، چنانچہ میں ابو سعید خدریؓ کے پاس آیا اور وہ میرے
دوست تھے، اور ان سے کہا کہ تم ہمارے ساتھ مجوروں کے
باغ تک نہیں چلے، تو وہ ایک چادر اوڑھے ہوئے نکلے، اور میں
نے کہا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے
کہ شب قدر کا تذکرہ کرتے ہوں، تو انہوں نے کہا ہاں! ہم نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے درمیان
عشرہ میں اعتکاف کیا اور ہم بیسویں کی صبح کو نکلے تو ہمیں رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا، اور فرمایا کہ مجھے شب قدر
دکھائی گئی تھی سو میں اسے بھول گیا ہاں بھلا دیا گیا، سو تم اسے اخیر
کے عشرہ میں سے ہر ایک طاق رات کو تلاش کرو اور میں نے
دیکھا ہے کہ میں پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں، پھر جس نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اعتکاف کیا ہو، وہ پھر
جائے اور ہم پھر اپنی اعتکاف گاہوں میں آگئے اور آسمان پر
بارش وغیرہ کا کوئی اثر نہیں دیکھتے تھے، اتنے میں ابر آیا اور بارش
ہوئی، حتیٰ کہ مسجد کی چھت پہنے لگی اور وہ مجوروں کی ڈالٹیوں سے
بہنی ہوئی تھی، اور نماز صبح کی تکبیر ہوئی اور میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ مٹی اور پانی میں سجدہ کرتے ہیں،
یہاں تک کہ میں نے کچھ کا اثر آپ کی پیشانی مبارک پر دیکھا۔
۵۷۹- عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر (دوسری سند) عبد اللہ
بن عبد الرحمن واری، ابو المعیرہ، ابوزاع، یحییٰ بن ابی کثیر سے

اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے، باقی ان دونوں احادیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز سے لوٹے تو آپؐ کی پیشانی مبارک اور ناک کی نوک پر پچھڑکا کا اثر تھا۔

۲۸۰۔ محمد بن ثنی، ابو بکر بن خلاد، عبد الاعلیٰ، سعید، ابو خضر، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے درمیانی عشرہ میں احتکاف کیا، آپؐ پر لینۃ القدر کے ظاہر ہونے سے قبل آپؐ اسے تلاش کرتے تھے، جب عشرہ اوسط کی راتیں پوری ہو گئیں، تو آپؐ نے خیمہ کے متعلق حکم دیا وہ کھول دیا گیا، پھر آپؐ کو معلوم ہوا کہ وہ اخیر عشرہ میں ہے، لہذا آپؐ نے پھر خیمہ کے متعلق حکم دیا وہ قائم کیا گیا، پھر صحابہ کرام کی جانب آپؐ تشریف لائے، اور فرمایا کہ اے لوگو! مجھے شب قدر کا علم ہوا تھا اور تمہیں بتانے کے لئے لکھا تھا مگر دو آدمی جھگڑتے ہوئے آگئے کہ ان کے ساتھ شیطان بھی تھا، لہذا میں بھول گیا، تو تم رمضان کے آخری عشرہ میں اسے تلاش کرو، راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو سعید سے کہا کہ تم ہم لوگوں سے زائد اس گفتی کو جانتے ہو، وہ بولے جی ہاں! ہم اس چیز کے بہ نسبت تمہارے زیادہ مستحق ہیں، پھر میں نے دریافت کیا تو میں، ساتویں اور پانچویں سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے فرمایا جب اکیسویں گزر جائے اس کے بعد جو پانچویں آئے، وہی مراد ہے تو میں سے، اور جب چھویں گزر جائے، تو اس کے بعد جو رات آئے وہی مراد ہے ساتویں سے، اور جب پچیسویں گزر جائے تو اس کے بعد جو رات آئے، وہی مراد ہے پانچویں سے اور ابن خلاد نے ”یحتقان“ کی جگہ ”یحتصمان“ کا لفظ بولا ہے۔

عَبْدُ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُعِوَّةَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ بَحْبُیِّ بْنِ أَبِي كَبِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي حَدِيثِهِمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئًا انْصَرَفَ وَعَلَى جَبْهَتِهِ وَأُرْوَيْتِهِ آثَرُ الطِّينِ *

۲۸۰۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَادٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اعْتَكَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ يَلْتَمِسُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَبْلَ أَنْ تُنَادِيَ لَهُ قُلُوبًا انْقِطَعَتْ أَمْرًا بِالْبِنَاءِ فَقَوَّضَ ثُمَّ أَيْبَسَتْ لَهُ أَثْنًا فِي الْعَشْرِ الْأَوَّخِرِ فَأَمَرَ بِالْبِنَاءِ فَأُعِيدَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا كَانَتْ أَيْبَسَتْ لِي لَيْلَةُ الْقَدْرِ وَإِنِّي خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ بِهَا فَجَاءَ رَحُلَانِ يَحْتَقَانِ مَعَهُمَا الشَّيْطَانُ فَتَسَبَّهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَّخِرِ مِنْ رَمَضَانَ التَّمِسُّوْهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا سَعِيدٍ إِنَّكُمْ أَعْلَمُ بِالْقَدْرِ مِنَّا قَالَ أَجَلُ نَحْنُ أَحَقُّ بِذَلِكَ مِنْكُمْ قَالَ قُلْتُ مَا التَّاسِعَةُ وَالسَّابِعَةُ وَالْخَامِسَةُ قَالَ إِذَا مَضَتْ وَاحِدَةٌ وَعِشْرُونَ فَالَّتِي تَلِيهَا ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِينَ وَهِيَ التَّاسِعَةُ فَإِذَا مَضَتْ ثَلَاثٌ وَعِشْرُونَ فَالَّتِي تَلِيهَا السَّابِعَةُ فَإِذَا مَضَى خَمْسٌ وَعِشْرُونَ فَالَّتِي تَلِيهَا الْخَامِسَةُ وَقَالَ ابْنُ خَلَادٍ مَكَانَ يَحْتَقَانِ يَحْتَصِمَانِ *

(فائدہ) حضرت ابو سعید خدریؓ کی تحریر کو غور رکھتے ہوئے عشرہ اخیرہ کی تمام راتیں شب قدر ہی شمار ہو جائیں گی، بندہ کا خیال بھی یہی ہے کہ جب انسان شب قدر کی جستجو کرے تو پھر پورے ہی عشرہ دیدار رہنے کی کوشش کرے تاکہ ہر قسم کے نقصان سے بہرہ ور ہو سکے۔

نیز حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب حاصل نہیں تھا ورنہ اس تردد اور شبہ اور پھر بھول جانے کے کیا معنی، یہ تمام خاصیتیں تو بشریت کے ساتھ وابستہ ہیں اور اسی پر اس قسم کے احوال جاری ہوتے رہتے ہیں، اور علم غیب تو محض اللہ تعالیٰ کی صفت خاصہ ہے جو کسی اور کے لئے ثابت نہیں ہو سکتی، اب اگر کوئی ثابت کرے تو علم الہی میں غیر اللہ کو شریک کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات تو وحدہ لا شریک ہے جو شرکت سے منزہ و لاورد ہر اے، تعالیٰ اللہ عن ذلک علوً اکبراً۔

باقی امور کا اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو علم دیا ہے، وہ آپ کو حاصل ہے جیسا کہ آپ نے احوال قیامت، جنت، دوزخ اور فتنوں کے پیش آنے کے متعلق خبریں دی ہیں، اس کا نام اطلاع غیب ہے، اور اسے علم غیب کہنا یہ جہال کا کام اور ان کی اقتداء کرنا ہے، اور پھر میں کہتا ہوں کہ ان لوگوں کے لئے بس یہی مسئلہ رہ گیا ہے اور تمام دین پر عمل کرنا ضروری نہیں رہا، قیامت کے دن ہرگز ہرگز اس سے سوال نہیں ہوگا، بلکہ عبادات، عقائد، معاملات اور جملہ امور شریعت کے متعلق ہاڑپس ہوگی کہ آیا اس پر عمل ہوا ہوئے یا نہیں، بس اسی کا نام جہالت اور حماقت ہے کہ جو امور کرنے کے تھے، ان کے لئے تو ایک مختصر سی جماعت کو چھوڑ دیا کہ وہ خود نمازیں پڑھ بھی لیں اور پڑھا بھی دیں اور جو نہیں کرنے کے تھے ان پر کار بند ہو گئے۔

۲۸۱۔ سعید بن عمرو بن سہیل بن اسحاق بن محمد بن اہعث بن قیس الکندی، علی بن خشرم، ابو ضرہ، ضحاک بن عثمان، ابو انضر مولیٰ عمر بن عبید اللہ، بسر بن سعید، حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے شب قدر دکھائی گئی، پھر میں اسے بھول گیا اور میں نے دیکھا کہ میں اس کی صبح کو پانی اور کچھ میں سجدہ کر رہا ہوں، راوی حدیث بیان کرتے ہیں کہ پھر ہم پر بھیجیوں رات کو پادش ہوئی اور ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی، پھر آپ نماز سے فارغ ہوئے تو پانی اور کچھ کا اثر آپ کی پیشانی مبارک اور آپ کی ناک پر تھا، راوی حدیث بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھیجیوں رات کو شب قدر کہا کرتے تھے۔

۲۸۱ - وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ سَهِيلِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسِ الْكِنْدِيِّ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو صُرَّةَ حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ وَقَالَ ابْنُ خَشْرَمٍ عَنْ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي النُّظَرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نُسَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ أُنْسِيْنَهَا وَأَرَايَ صَبَحَهَا أَشْجُدُ فِي مَاءٍ وَطَلِينٍ قَالَ فَطُفِرْنَا لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ فَصَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْصَرَفَ وَإِنَّ أَمْرَ الْمَاءِ وَالطَّلِينِ عَلَى جَهَنَّمَ وَأَنْفِهِ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَنَسٍ يَقُولُ ثَلَاثَ وَعِشْرِينَ*

۲۸۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، وکیع، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو، ابن نمیر اور وکیع کے الفاظ مختلف ہیں، مگر معنی ایک ہی ہیں۔

۲۸۲ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَوَكَيْعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ التَّمَسُّوا وَقَالَ وَكَيْعٌ نَحَرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ

الْأَوَّاعِرِ مِنْ رَمَضَانَ *

۲۸۳۔ محمد بن حاتم، ابن ابی عمر، ابن عیینہ، عہدہ، عاصم بن ابی النجود، زر بن حبیش رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا اور کہا تمہارے بھائی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو کہتے ہیں کہ جو سال بھر بیدار رہے، وہ شب قدر کو پالے گا، انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ ان پر رحمت نازل کرے، اس کہنے سے ان کی غرض یہ تھی کہ لوگ ایک ہی رات پر بھروسہ نہ کر لیں اور وہ خوب جانتے تھے کہ وہ رمضان میں ہے اور عشرہ اخیرہ میں ہے اور وہ ستائیسویں شب ہے اور اس پر قسم کھاتے تھے اور انشاء اللہ بھی نہیں کہتے تھے، اور کہتے تھے وہ ستائیسویں شب ہے، میں نے کہا اے ابو منذر! یہ تم کس بنا پر کہتے ہو، فرمایا اس علامت اور نشانی کی بنا پر جو کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی ہے کہ اس شب کی صبح کو آفتاب بغیر شعاعوں کے نکلتا ہے۔

۲۸۴۔ محمد بن قسطلی، محمد بن جعفر، شعبہ، عہدہ ابن ابی لہبہ، زر بن حبیش، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے شب قدر کے متعلق فرمایا، خدا کی قسم! میں اسے جانتا ہوں، اور شعبہ نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں کہ میرا زیادہ علم یہی ہے کہ وہ وہی رات ہے کہ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بیدار رہنے کا حکم فرمایا تھا اور وہ ستائیسویں شب ہے اور شعبہ نے ان الفاظ میں کہ یہ وہی رات ہے کہ جس میں بیدار رہنے کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا تھا، شک کیا ہے، اور کہا ہے کہ یہ میرے ایک رفیق نے شیخ عہدہ سے نقل کی ہے۔

۲۸۵۔ محمد بن عباد، ابن ابی عمر، مروان الفراری، یزید بن کيسان، ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے شب قدر کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا تم میں سے کون یا

۲۸۳۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَأَبُو أَبِي عُمَرَ كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَثْمَةَ وَعَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ سَمِعَا زُرَّ بْنَ حَبِشٍ يَقُولُ سَأَلْتُ أَبِي نَنْ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقُلْتُ إِنَّ أَحَاكَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَقُولُ مَنْ يَقُمُ الْحَوْلَ يُصِيبُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ رَجِمَهُ اللَّهُ أَرَادَ أَنْ لَا يَتَكَلَّمَ النَّاسُ أَمَا إِنَّهُ قَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي رَمَضَانَ وَأَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْوَأَوَّاعِرِ وَأَنَّهَا لَيْلَةُ سَمِعَ وَعِصْرِينَ ثُمَّ خَلَفَ لَا يَسْتَنْبِي أَنَّهَا لَيْلَةُ سَمِعَ وَعِصْرِينَ فَقُلْتُ بِأَيِّ شَيْءٍ تَقُولُ ذَلِكَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ قَالَ بِالْعَلَامَةِ أَوْ بِاللَّيْلَةِ الَّتِي أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لَا شُعَاعَ لَهَا *

۲۸۴۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَثْمَةَ بِنَ أَبِي لَيْلَةَ يُحَدِّثُ عَنْ زُرَّ بْنَ حَبِشٍ عَنْ أَبِي نَنْ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبِي فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَاللَّهُ إِنِّي لَأَعْلَمُهَا قَالَ شُعْبَةُ وَأَكْثَرُ عَلَمِي هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِيَامِهَا هِيَ لَيْلَةُ سَمِعَ وَعِصْرِينَ وَإِنَّمَا شَكَّ شُعْبَةُ فِي هَذَا الْخَوَافِ هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَمَرَنَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَدَّثَنِي بِهَا صَاحِبُ بَيْ عَمَّ *

۲۸۵۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيَادٍ وَأَبُو أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ وَهُوَ الْفَرَارِيُّ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَارِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَذَكَّرْنَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَهْكُمْ يَذْكُرُ حِينَ طَلَعَ الْقَمَرُ وَهُوَ بِمِثْلِ شَيْءٍ حَفَنَةٍ *
 رکھتا ہے، شب قدر اس رات میں ہے کہ چاند اس طرح طلوع کرتا ہے، گویا کہ وہ ایک طلشت کا ٹکڑا ہے۔

(فائدہ) شب قدر کو شب قدر اس لئے کہتے ہیں کہ اس رات فرشتے حکم الہی بندوں کی عمریں اور رزق اور دوسرے جو امور اس سال ہونے والے ہوتے ہیں لکھ دیتے ہیں اور یہ رات اس امت کی خصوصیت ہے اور یہ قیامت تک باقی رہے گی، باقی اس کے محل میں اختلاف ہے، بعض نے کہا وہ ہر سال میں بدلتی رہتی ہے، اس صورت میں سب حدیثوں میں تطبیق ہو جائے گی جس میں جو تاریخ اور علامہ مذکور ہے، صحیح ہے، ہاور عبد اللہ بن مسعودؓ اور امام ابو حنیفہؒ اور قاضی ابویوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک وہ سال بھر میں ایک رات ہے کہ جس میں کسی قسم کا کوئی تبدل نہیں ہوتا تو اس شکل میں اتنا ازنا لکھنا فی الیاء القدر اور اتنا ازنا لکھنا فی الیاء مبارک میں بھی تطبیق ہو جائے گی، اس کے علاوہ علمائے کرام کے اور کثرت اقوال موجود ہیں کہ جن کا تذکرہ اس مقام پر مناسب نہیں ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کِتَابُ الْإِعْتِكَافِ

۲۸۶- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّارِيُّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ رَمَضَانَ *
 ۲۸۶- محمد بن مہران رازی، حاتم بن اسماعیل، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف (۱) فرمایا کرتے تھے۔

۲۸۷- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ حَبْرَةَ عَنْ أَحْمَرَ بْنِ يُونُسَ عَنْ نَافِعٍ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ قَالَ نَافِعٌ وَقَدْ أَرَانِي عَبْدَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْمَكَانَ الَّذِي كَانَ يَعْتَكِفُ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَسْجِدِ *
 ۲۸۷- ابو الطاہر، ابن وہب، یونس بن یزید، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے، حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھے مسجد میں وہ جگہ بتائی جہاں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔

۲۸۸- وَحَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عَثْمَانَ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ السَّكُونِيِّ عَنْ حَالِدِ السَّكُونِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ
 ۲۸۸- سہل بن عثمان، عقبہ بن خالد سکونی، عبید اللہ بن عمر، عبد الرحمن بن قاسم، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اککاف فرمایا کرتے تھے۔

۲۸۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو معاویہ (دوسری سند) سہل بن عثمان، حفص بن غیاث، بشام (تیسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابن نمیر، ہشام بن عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے آخری دس دنوں میں اککاف فرمایا کرتے تھے۔

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ *

۲۸۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ أَخْبَرَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ أَبُو كُرَيْبٍ وَ الْفَلْفَلُ لَهُمَا قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ *

۲۹۰۔ وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ عَزَّ وَاجَلٌ ثُمَّ اغْتَكَفَ أَرْوَاهُ مِنْ بَعْدِهِ *

۲۹۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَغْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ مُغْتَكِفًا وَإِنَّهُ أَمَرَ بِجَنَابِهِ فَضَرَبَ أَرَادَ الْإِعْتِكَافَ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ رَمَضَانَ فَأَمَرَتْ زَيْنَبُ بِجَنَابِهَا فَضَرَبَتْ وَأَمَرَ غَيْرُهَا مِنْ أَرْوَاهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَابِهِ فَضَرَبَ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ نَظَرَ فَإِذَا الْأَعْيُنُ فَقَالَ أَلَيْسَ نُرَدُّنَ فَأَمَرَ بِجَنَابِهِ فَقَوَّضَ وَتَرَكَ الْإِعْتِكَافَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ حَتَّى اغْتَكَفَ فِي

۲۹۰۔ قتیبہ بن سعید، لیث، عقیل، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اککاف فرمایا کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دی، پھر آپ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات نے اککاف فرمایا۔

۲۹۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو معاویہ، یحییٰ بن سعید، عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اککاف کا ارادہ فرماتے تو صبح کی نماز پڑھتے، پھر اککاف کی جگہ میں داخل ہوتے، اور ایک مرتبہ آپ نے اپنا خیمہ لگانے کا حکم فرمایا تو وہ لگا دیا گیا اور آپ نے رمضان کے عشرہ اخیرہ میں اککاف کا ارادہ فرمایا، پھر حضرت زینب نے حکم دیا تو ان کا بھی خیمہ لگا دیا گیا اور ان کے علاوہ اور ازواج مطہرات نے خیمے لگانے کے متعلق فرمایا، ان کے بھی لگا دیے گئے، سب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھ چکے تو سب خیموں کو دیکھا اور فرمایا کیا انہوں نے نیکی کا ارادہ کیا ہے، اور آپ نے اپنے خیمہ کے متعلق حکم دیا وہ کھول دیا گیا اور رمضان میں اککاف کو ترک کر دیا، پھر شوال کے اول عشرہ میں اککاف

فرمایا۔

الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ شَوَّالِ *

(فائدہ) کیونکہ حقانیت میں نفسانیت کا شائبہ معلوم ہونے لگا اور ایک کا دیکھا دیکھی دوسری کرنے لگی، اس لئے اس وقت آپ نے اپنا اذکار بھی موقوف کر دیا اور ماہ شوال میں اس کا عوض ادا کیا۔

۲۹۲۔ ابن ابی عمر، سفیان۔

(دوسری سند) عمرو بن سواد، ابن وہب، عمرو بن حارث۔

(تیسری سند) محمد بن رافع، ابوالاحمد سفیان۔

(چوتھی سند) سلمہ بن حلیب، ابوالخیر، اوزاعی۔

(پانچویں سند) زبیر بن حرب، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد ابواسحاق، یحییٰ بن سعید، عمرو، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ابو معاویہ کی حدیث کی طرح روایت نقل فرماتی ہیں، باقی ابن عیینہ، عمرو بن حارث، اور ابن اسحاق کی روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تذکرہ ہے کہ ان کے لئے خیمے نصب کئے گئے تھے، تاکہ وہ ان میں اذکار فرمائیں۔

باب (۳۳) رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں بہت زیادہ عبادت کرنا!

۲۹۳۔ اسحاق بن ابراہیم حنفی، ابن ابی عمر، ابن عیینہ، سفیان ابی یغفور، مسلم بن صبیح، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رمضان المبارک کا آخری عشرہ آتا تھا، تو آپ پوری رات بیدار رہتے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے اور عبادت میں بہت ہی کوشش کرتے اور کمر ہمت ہاندہ حاضر فرما دیتے۔

۲۹۴۔ قتیبہ بن سعید، ابوالکامل جحدری، عبدالواحد بن زیاد،

۲۹۲۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ سَوَّادٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْخَيْرِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَعُمَرُو بْنُ الْحَارِثِ وَأَبْنِ إِسْحَاقَ ذَكَرُوا عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَزَيْنَبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُنَّ أَنَّهُنَّ ضَرَبْنَ الْأَخْبِيَةَ لِلْبَاحْتِهَاذِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ

مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ *

۲۹۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْفَلِيُّ وَأَبْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي يَغْفُورٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صَبِيحٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرَ أَحْيَا اللَّيْلَ (۱) وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ وَخَدَّ وَشَدَّ الْمِيزَرَ *

۲۹۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو كَامِلٍ

(۱) احیاء لیل سے مراد یہ ہے کہ رات کو عبادت کے لئے بیدار رہتے اس بیداری کو حیات سے تعبیر فرمایا کیونکہ خند بخور نہ موت کے ہے۔

حسن بن عید اللہ، ابراہیم، اسود بن یزید، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، دو بیان کرتی ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم (رمضان المبارک کے) آخری دس دنوں میں اس کو شش اور محنت کے ساتھ عبادت کرتے تھے کہ دوسرے دنوں میں اتنی محنت نہ کرتے تھے۔

الْحَدَّثَنِي كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زَيَْادٍ قَالَ قَتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عُمَيْدٍ اللَّهُ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ سَمِعْتُ الْأَسْوَدَ بْنَ يَزِيدٍ يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتَلِفُ بَيْنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مَا لَا يَخْتَلِفُ فِي غَيْرِهِ *

(۳۴) يَابِ صَوْمِ عَشْرِ دِي الْحِجَّةِ *

باب (۳۴) عشرہ ذی الحجہ کے روزوں کا حکم۔
۲۹۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریم، اسحاق، ابو معاویہ، اعمش، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو عشرہ ذی الحجہ میں کبھی روزے رکھتے نہیں دیکھے۔

۲۹۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَاقُ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْأَخْرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ قَطْ *

۲۹۶۔ ابو بکر بن نافع عہدی، عبد الرحمن، سفیان، اعمش، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی اس عشرہ میں روزہ نہیں رکھا۔

۲۹۶- وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَدَنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَصُمْ الْعَشَرَ *

(فائدہ) کسی مرض اور بیماری یا عارضہ کی بنا پر آپ نے روزے نہیں رکھے ورنہ نوین تاریخ کو عرفہ ہے اور اس کے روزہ کی غیر حاجیوں کے لئے فضیلت گزر چکی، مترجم کہتا ہے کہ ممکن ہے کہ حج کے زمانے کا بیان ہو کہ آپ نے روزہ نہیں رکھا فرمادے صحیح بخاری، سنن ابوداؤد، مسند احمد اور نسائی میں نوین ذی الحجہ کے روزہ کی فضیلت آئی ہے، اس لئے یہ علماء کے نزدیک مستحب ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ الْحَجِّ (۱)

(۳۵) بَاب مَا يَتَّحُ لِلْمُحْرَمِ بِحَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ وَمَا لَا يَتَّحُ وَيَبَيِّنُ تَحْرِيمَ الطَّيِّبِ عَلَيْهِ *
 ۲۹۷- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْتَسُ الْمُحْرَمُ مِنَ النَّيَابِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْتَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْفَرَاسَ وَلَا الْخِجَافَ إِلَّا أَحَدًا لَا يَحُدُّ الثَّغْلَيْنِ فَلْيَنْتَسِ الْحَقْبَيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَنْتَسُوا مِنَ النَّيَابِ شَيْئًا مِثْلَ الزُّعْفَرَانِ وَلَا الْوَرَسِ *

(فائدہ) مذکورہ بالا اشیاء کا استعمال بحالت احرام باجماع علمائے کرام حرام ہے۔

۲۹۸- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَعُمَرُو بْنُ الشَّاقِدِ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ كُلُّهُمْ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْتَسُ الْمُحْرَمُ قَالَ لَا يَنْتَسُ الْمُحْرَمُ الْقُمِصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا الْفَرَاسَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا ثَوْبًا مِثْلَ الزُّعْفَرَانِ وَلَا الْوَرَسِ وَلَا

باب (۳۵) محرم کے لئے کون سا لباس پہننا جائز ہے اور کون سا نا جائز؟

۲۹۷- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ محرم کیا کپڑے پہنے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کر تانہ پہنو اور عمامے (۲) نہ باندھو نہ پاجامے پہنو نہ برساتی، نہ کوٹ، اور نہ ہی موڑے مگر جس کے پاس چپل نہ ہو تو وہ موڑے پہن لے مگر ٹخنوں کے نیچے سے انھیں کاٹ ڈالے اور وہ کپڑے مت پہنو کہ جس میں زعفران اور ورس کی خوشبو لگی ہو۔

۲۹۸- یحییٰ بن یحییٰ اور عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، زہری، حضرت سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ محرم کیا پہنے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ محرم قمیص نہ پہنے، اور نہ عمامہ باندھے، اور نہ پارانی کوٹ اوڑھے اور نہ پاجامہ پہنے اور نہ ہی وہ کپڑا پہنے کہ جسے ورس اور زعفران لگا ہو، اور موڑے بھی نہ پہنے مگر یہ کہ کسی کے پاس چپل نہ ہو تو وہ

(۱) حج کا لغوی معنی ارادہ کرنا ہے اور شرعی معنی یہ ہے کہ حج کے مکتوبات میں بیت اللہ اور عرفات و منیٰ میں مخصوص افعال یعنی طواف، سعی، وقف وغیرہ ادا کئے جائیں۔

(۲) عمامے سے مراد ہر ایسی چیز کا، ممانعت ہے جو سر کو ڈھانپ دے جیسے ٹوپی پٹی وغیرہ لہذا احاث احرام میں سر کسی بھی کپڑے سے ڈھانپنا ممنوع ہے کیونکہ اسلام ہوا یا مسلمان ہوا نہ ہو۔

انہیں کاٹ کر پہنے کہ وہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں۔

الْحُمْئِينَ إِلَّا أَنْ لَا يَجِدَ نَعْلَيْنِ فَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ *

۲۹۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، عبد اللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز سے منع فرمایا ہے کہ محرم زعفران اور ورس کا رنگا ہوا کپڑا پہنے اور فرمایا کہ جس کے پاس نعلین نہ ہوں وہ نعلین پہن لے اور دونوں کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ دے۔

۲۹۹۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى ابْنِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا زَعْفَرَانًا أَوْ وَرْسًا وَقَالَ مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْحُمْئِينَ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ *

۳۰۰۔ یحییٰ بن یحییٰ اور ابو الریح زہرائی اور حمید بن سعید، حماد بن زید، عمرو، جابر بن زید، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ خطبہ کی حالت میں ارشاد فرما رہے تھے کہ پاجامہ اس کے لئے ہے جس کے پاس ازار نہ ہو، اور موزہ اس کے لئے ہے جس کے پاس نعلین نہ ہوں، یعنی محرم ہو۔

۳۰۰۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو الرَّيْعِ الزَّهْرَانِيُّ وَثِقَيْتَةُ بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ يَقُولُ السَّرَاوِيلُ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْإِزَارَ وَالْحُفَّانَ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ يَغْيِي الْمُحْرِمَ *

(فائدہ) کام مالک اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک پاجامہ اگر اس کی ویت کے ساتھ احرام میں پہن لے گا تو دم واجب ہے اور موزوں کو اگر کاٹ دیا جائے تو اترے اربعہ کے نزدیک اس پر فدیہ واجب نہیں اور امام ابو حنیفہ کی طرف جو وجوب فدیہ کا قول منسوب ہے اس کی صاحب رد الحکم نے تردید کی ہے اور اس منسوبیت کو خلاف مذہب بتایا ہے اور یہی چیز ملاء علی قاری نے شرح مشکوٰۃ میں تحریر فرمائی ہے۔ واللہ اعلم۔

۳۰۱۔ محمد بن بشر، محمد بن جعفر، (دوسری سند) ابو عثمان رازی، ہنر، شعبہ، عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور آپ عرفات میں خطبہ فرما رہے تھے اور بقیہ حدیث بیان فرمائی۔

۳۰۱۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا يَهُزُّ قَالَ جَمِيعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بَعْرَفَاتٍ فذَكَرَ هَذَا الْخَبْرَ *

۳۰۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم (تیسری سند)، ابو کریب، وکیع، سفیان (چوتھی سند) علی بن خشرم، یحییٰ بن یونس، ابن جریج (پانچویں سند) علی بن حجر، اسماعیل، ایوب، عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۳۰۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ نُونُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ

سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور ان میں سے کسی راوی نے بھی شعبہ کے علاوہ میدان عرفات میں خطبہ دینے کو بیان نہیں کیا۔

۳۰۳۔ احمد بن عبد اللہ بن یونس، زہیر، ابو اثیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو نفلین نہ پائے وہ موزے پہن لے اور جو تہبند نہ پائے وہ چاہا پہن لے۔

۳۰۴۔ شیبان بن فروخ، ہام، عطاء بن ابی رباح، صفوان بن یعلیٰ بن امیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ جہانم میں تھے اور وہ ایک جہ پہننے ہوئے تھا اور اس پر کچھ خوشبو لگی ہوئی تھی یا فرمایا اس پر کچھ زردی کا اثر تھا اور اس نے عرض کیا کہ آپ مجھے میرے عمرہ کے متعلق کیا فرماتے ہیں کہ میں اس میں کس طرح کروں؟ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہونے لگی، اور آپ نے کپڑا اوڑھ لیا اور یعلیٰ کہتے تھے کہ میری آرزو تھی کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھوں جس وقت آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو، بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا، کیا تم چاہتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی نازل ہونے کی حالت میں دیکھو، پھر حضرت عمرؓ نے کپڑے کا کونا اٹھا دیا، میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ ہانپتے تھے اور خراٹے لیتے تھے، راوی کہتے ہیں کہ میرا گمان ہے، انہوں نے کہا کہ جیسے جوان اونٹ ہانپتا ہے جب وحی پوری ہو گئی تو آپؐ نے فرمایا، عمرہ کے متعلق سوال کرنے والا کہاں ہے اور فرمایا کہ زردی کا اثر و حموڑا اور اپنے عمرہ میں وہی کرو جو اپنے حج میں کرتے ہو۔

أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِيهِ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ عُمَرَو بْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمْ يَخْطُبُ بِعُرْفَاتٍ غَيْرَ شُعْنَةٍ وَحَذَّةٍ *

۳۰۳۔ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَدِيٍّ اللَّهُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَحِذْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَيْنِ وَمَنْ لَمْ يَحِذْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ *

۳۰۴۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا هَمَامٌ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ أَبِي رِبَاحٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَافَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْحِجْرَانَةِ عَلَيْهِ جَنَّةٌ وَعَلَيْهَا خُلُوقٌ أَوْ قَالَ أُنْزِلَ صُفْرَةٌ فَقَالَ كَيْفَ تَأْمُرُنِي أَنْ أَصْنَعَ فِي عُمْرَتِي قَالَ وَأَنْزَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيُ فَمَسَّ بِرَأْسِهِ وَكَانَ يَعْلى يَقُولُ وَذِدْتُ أَنِّي أَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ قَالَ فَقَالَ أَيْسُرُكَ أَنْ تَنْظُرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ قَالَ فَرَفَعَ عُمَرُ طَرَفَ الثَّوْبِ فَتَطَرْتُ إِلَيْهِ لَهُ غَطِيطٌ قَالَ وَأَحْسَنُهُ قَالَ كَعَطِيطِ الشَّكْرِ قَالَ فَلَمَّا سَرَى عَنْهُ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ عَنِ الْعُمْرَةِ اعْمِلْ عَنكَ أُنْزِلَ الصُّفْرَةُ أَوْ قَالَ أُنْزِلَ الْخُلُوقُ وَاحْلَعْ عَنكَ جُنَّتَكَ وَاصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ مَا أَنْتَ صَانِعٌ فِي حَجَّتِكَ *

(فائدہ) معلوم ہوا کہ محرم کو خوشبو لگانا، اور سلا ہوا کپڑا پہنانا حرام ہے اور ان کا ازالہ اور اس کا فدیہ ہوا اگر نا ضروری ہے۔ واللہ اعلم،

۳۰۵۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرُو عَنْ عَطَاء عَنْ صَفْوَانَ بْنِ بَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ وَهُوَ بِالْجُعْرَانَةِ وَأَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ مَقَطَعَاتٌ يَغْنِي حَتَّةً وَهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِالْخُلُقِ فَقَالَ إِنِّي أَحْرَمْتُ بِالْعُمْرَةِ وَعَلَيَّ هَذَا وَأَنَا مُتَضَمِّخٌ بِالْخُلُقِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَحْلِكَ قَالَ أُلْزِعَ عَنِّي هَذِهِ الثِّيَابَ وَأَعْبِلَ عَنِّي هَذَا الْخُلُقَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَحْلِكَ فَاصْنَعْهُ فِي عُمْرَتِكَ *

۳۰۶۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَمْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُشْرَمٍ وَالْأَلْفُظُ لَهُ أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ بَعْلَى بْنَ أُمَيَّةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ بَعْلَى كَانَ يَقُولُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَيْتَنِي أَرَى نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبَّ يَهْرُلُ عَلَيْهِ فَلَمَّا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجُعْرَانَةِ وَعَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبٌ قَدْ أَقْبِلَ بِهِ عَلَيْهِ مَعَهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ عُمَرُ إِذْ خَافَهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ جَنَّةٌ صَوْفٍ مُتَضَمِّخٌ بِطَبِيبٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ فِي جَنَّةٍ بَعْدَ مَا تَضَمِّخَ بِطَبِيبٍ فَظَلَّ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً ثُمَّ سَكَتَ فَخَافَهُ

۳۰۶۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم (دوسری سند) عبد بن حمید، محمد بن بکر، ابن جریر (تیسری سند) علی بن حشرم، عیسیٰ بن جریر، عطاء، صفوان بن یعلیٰ بن امیہ، یعلیٰ، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ کاش میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی نازل ہونے کے وقت دیکھوں، پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہانہ میں تھے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک کپڑے سے سایہ کیا گیا تھا، کہ اسے میں ایک شخص آیا جس نے ایک جبہ پہنا ہوا تھا اور اس پر خوشبو لگی ہوئی تھی اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ اس آدمی کے بارے میں کیا حکم فرماتے ہیں جو عمرہ کا ایک جبہ میں احرام باندھے اور اس پر خوشبو لگی ہوئی ہو، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ دیر اس کی جانب دیکھا اور خاموش ہو گئے، پھر آپ پر وحی نازل ہوا شروع ہوئی، پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یعلیٰ بن امیہ کو اشارہ کیا کہ آؤ، یعلیٰ آئے اور اپنا سر کپڑے کے اندر داخل کر دیا اور رسالت مآب صلی اللہ علیہ

الْوَحْيُ فَأَشَارَ عُمَرُ بِيَدِهِ إِلَى بَعْثِي بْنِ أُمَيَّةَ
تَعَالَ فَحَاءُ بَعْثِي فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَمِرٌ الْوَجْهَ يَغْطِي سَاعَةً ثُمَّ
سَرَى عَنْهُ فَقَالَ أَيْنَ الَّذِي سَأَلَنِي عَنِ الْعُمْرَةِ
أَيْضًا فَاتَّجَسَسَ الرَّحْلُ فَجِيءَ بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا الطَّيِّبُ الَّذِي بَلَكَ
فَاغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَأَمَّا الْحَبَّةُ فَانْزِعْهَا ثُمَّ
اصْنَعْ فِي عُمُرِكَ مَا تَصْنَعُ فِي حَجَّتِكَ *

۳۰۷- وَحَدَّثَنَا عُفْنَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعُمِيُّ
وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْطُ لِأَبِي رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا
وَهْبُ بْنُ حَرِيرٍ بْنُ حَارِمٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ
سَمِعْتُ قَيْسًا يَحْدُثُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ
بْنِ بَعْثِي أَنَّ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
رَحْلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
بِالْحُمْرَةِ فَذَاقَهُ بِالْعُمْرَةِ وَهُوَ مُصَفَّرٌ لِحْيَتَهُ
وَرَأْسَهُ وَعَلَيْهِ حَبَّةٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي
أَحْرَمْتُ بَعْضَ عُمْرَةٍ وَأَنَا كَمَا نَرَى فَقَالَ انْزِعْ
عَنْكَ الْحَبَّةَ وَاغْسِلْ عَنْكَ الصُّفْرَةَ وَمَا كَلَّتْ
صَابِعًا فِي حَجَّتِكَ فَاصْنَعُ فِي عُمُرِكَ *

(فائدہ) معلوم ہوا کہ یہ شخص حج کے ارکان سے واقف تھا اس لئے اتنا ہی فرما دینا کافی ہوا۔

۳۰۸- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَحْبَرَنَا
أَبُو عَلِيٍّ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا
رَبَاحُ بْنُ أَبِي مَعْرُوفٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ قَالَ
أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ بَعْثِي عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَاتَّاهُ رَحْلٌ عَلَيْهِ حَبَّةٌ بِهَا أَثَرٌ مِنْ خَلْقٍ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَحْرَمْتُ بَعْضَ عُمْرَةٍ فَكَيْفُ
أَفْعَلُ فَسَكَتَ عَنْهُ فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيْهِ وَكَانَ عُمَرُ

و مسلم کو دیکھا کہ آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو رہا ہے اور آپ
لے لےے سانس لے رہے ہیں، پھر آپ سے وہ کیفیت دور
ہو گئی، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ سائل کہاں
ہے جو ابھی مجھ سے عمرہ کا حکم دریافت کرتا تھا، چنانچہ اس آدمی
کو تلاش کیا گیا، پھر اسے لایا گیا تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ
وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ جو خوشبو ہے اسے تین مرتبہ دھو ڈالو
اور اپنے اس چہ کو اتار دو اور اپنے عمرہ میں وہی افعال و اعمال بجا
لاؤ جو اپنے حج میں بجا لاتے ہو۔

۳۰۷- عقبہ بن کرم عی، محمد بن رافع، وہب بن جریر بن
حازم، بواسطہ اپنے والد، قیس، عطاء، صفوان بن یعلیٰ بن امیہ
اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور آپ اس وقت بھرانہ میں
تھے اور اس نے عمرہ کا احرام باندھ رکھا تھا اور اس کی داڑھی اس
سر پر زردی لگی ہوئی تھی اور وہ ایک جبہ پہنے ہوئے تھا اور اس
نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میں نے عمرہ کا احرام باندھا ہے اور
میں اس حال میں ہوں جس میں آپ دیکھتے ہیں، آپ نے فرمایا
اپنا چہ اتار دو اور زردی دھو ڈالو اور جو افعال تم حج میں کرتے
تھے وہی عمرہ میں کرو۔

۳۰۸- اسحاق بن منصور، ابو علی عبید اللہ بن عبد الجبید، رباح
بن امین معروف، عطاء، صفوان بھی یعلیٰ اپنے والد سے روایت
کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے
کہ ایک شخص آیا جو جبہ پہنے ہوئے تھا اور اس پر خوشبو لگی ہوئی
تھی اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے عمرہ کا احرام باندھا ہے تو
ارکان عمرہ کس طرح ادا کروں؟ آپ خاموش رہے اور اسے
کوئی جواب نہیں دیا اور حضرت عمرؓ آپ پر پردہ کئے ہوئے تھے
اور حضرت عمرؓ کی عادت تھی کہ جب آپ پر وحی نازل ہوتی

تو پردہ کرتے، میں نے عمر سے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ جس وقت آپ پر وحی نازل ہو تو میں اپنا سر آپ کے ساتھ کپڑے میں کر لوں، جب وحی نازل ہوئی شروع ہوئی تو حضرت عمرؓ نے کپڑے سے پردہ کر لیا، چنانچہ میں آیا اور میں نے اپنا سر آپ کے ساتھ کپڑے میں داخل کر دیا اور آپ کو دیکھا جب آپ سے یہ کیفیت زائل ہو گئی تو آپ نے فرمایا ابھی جو عمرہ کے متعلق سوال کر رہا تھا وہ کہاں گیا، چنانچہ وہ شخص کھڑا ہوا، آپ نے فرمایا اپنے اس جہ کو اتار دو اور اپنی اس خوشبو کو دھوؤ والا اور اپنے عمرہ میں وہی افعال کرو جو حج میں کرتے ہو۔

باب (۳۶) مواقیح حج!

۳۰۹۔ یحییٰ بن یحییٰ اور خلف بن ہشام اور ابو الریح، قتیبہ، حماد بن زید، عمرو بن دینار، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کے لئے ذوالحلیفہ میقات مقرر کی اور شام والوں کے لئے جھ اور اہل نجد کے لئے قرن، اور یمن والوں کے لئے یلملم، اور یہ سب میقاتیں ان کے لئے ہیں جو مکہ وہاں رہے ہوں اور ان لوگوں کے لئے بھی ہیں جو اور ملکوں سے وہاں آئیں، خواجہ حج کار اور دیکھتے ہوں یا عمرہ کا، اور وہ لوگ جو ان مواقیح سے اس طرف رہنے والے ہیں ان کا مقام احرام اپنا ممکن ہے، حتیٰ کہ مکہ والے مکہ ہی سے احرام باندھیں۔

۳۱۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن آدم، وہیب، عبد اللہ بن طاؤس، بواسطہ اپنے والد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کے لئے ذوالحلیفہ، اور اہل شام کے لئے جھ، اور نجد کے لئے یلملم کے لئے قرن منازل اور یمن والوں کے لئے یلملم میقات مقرر فرمائی ہے اور فرمایا یہ مواقیح مذکورہ بالا باشندوں کے لئے ہیں اور ہر اس شخص کے لئے جو کہ دوسرے ممالک کا

يَسْتَرُّهُ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ يُطْلِقُهُ فَقُلْتُ لِعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنِّي أَحِبُّ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ أَنْ أَذْجِلَ رَأْسِي مَعَهُ فِي الثَّوْبِ فَلَمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ خَمْرَةُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالثَّوْبِ فَحَقَنَتْهُ فَأَذْجَلْتُ رَأْسِي مَعَهُ فِي الثَّوْبِ فَتَطَرْتُ إِلَيْهِ فَلَمَّا سَرَّيَ عَنْهُ قَالَ أَيْنَ السَّابِلُ إِنَّمَا عَنِ الْعُمْرَةِ فَقَامَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَقَالَ أُنْزِعْ عَنْكَ حَبْلَكَ وَاغْسِلْ أَمْرَ الْخَلْقِ الَّذِي بَكَتْ وَأَفْعَلْ فِي عُمْرَتِكَ مَا كُنْتَ فَاعِلًا فِي حَجَّكَ

(۳۶) بَابُ مَوَاقِيعِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ *

۳۰۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَخَلْفٌ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو الرَّيْبِ وَقُتَيْبَةُ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ وَقَّتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْقُرْنِ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلْمَلَمَ قَالَ فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِيهِنَّ مِنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ ذُو نَهْنٍ فَمِنْ أَهْلِهِ وَكَذَا فَكَذَلِكَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ يُهْلُونَ مِنْهَا *

۳۱۰ - حَدَّثَنَا أَبُو تَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتْ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْقُرْنِ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلْمَلَمَ وَقَالَ هُنَّ لَهُنَّ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أُمَّةٌ

عَلَيْهِمْ مِنْ غَيْرِهِمْ مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ
وَمَنْ كَانَ ذُوْنَ ذَلِكَ لَمِنْ حَيْثُ أَتَشَأْ حَتَّى
أَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ *

۳۱۱- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ
عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ يُهَلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلْفَةِ وَأَهْلُ
الشَّامِ مِنَ الْحُفَّةِ وَأَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ
عَنْدَ اللَّهِ وَتَلْعَبِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ وَيُهَلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمَلَمَ *

۳۱۲- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو أَبِي
عُمَرَ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
الرُّمَرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُهَلُّ
أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلْفَةِ وَيُهَلُّ أَهْلُ الشَّامِ
مِنْ الْحُفَّةِ وَيُهَلُّ أَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ ابْنُ
عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَذَكَرَ لِي وَلَمْ أَسْمَعْ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
وَيُهَلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمَلَمَ *

۳۱۳- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ
وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ
سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مُهَلُّ أَهْلِ الْمَدِينَةِ
ذُو الْحُلْفَةِ وَمُهَلُّ أَهْلِ الشَّامِ مَهْيَعَةٌ وَهِيَ
الْحُفَّةُ وَمُهَلُّ أَهْلِ نَجْدٍ قَرْنٌ قَالَ عَنْدَ اللَّهِ
بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَرَعَمُوا أَنَّ رَسُولَ

ان مواقیت پر ہو کر آئے، اور حج یا عمرہ کا ارادہ رکھتے ہوں، ہاں
جو ان مواقیت سے باہر رہنے والے ہوں ان کا میقات وہی ہے
جہاں سے وہ چلا ہے حتیٰ کہ مکہ والوں کے لئے مکہ مقام احرام
ہے۔

۳۱۱- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا کہ مدینہ والے ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں اور شام
والے حلفہ سے، اور نجد کے رہنے والے قرن منازل سے، اور
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ
مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ یمن والے یلملم سے اپنا احرام باندھیں۔

۳۱۲- زہیر بن حرب، ابن ابی عمر، سفیان، زہری، سالم
والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا کہ مدینہ والے ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں اور
شام کے رہنے والے حلفہ سے، اور نجد کے رہنے والے قرن
منازل سے احرام باندھیں، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
بیان کرتے ہیں کہ میرے سامنے یہ بات بیان کی گئی اور میں
نے خود نہیں سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
کہ یمن والے یلملم سے احرام باندھیں۔

۳۱۳- حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن
عبداللہ بن عمر بن الخطاب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں،
انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا آپ فرما رہے تھے کہ مدینہ والوں کی احرام گاہ ذوالحلیفہ ہے
اور شام والوں کی مہیعہ یعنی حلفہ ہے، اور نجد والوں کی احرام گاہ
قرن منازل ہے، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے
ہیں کہ لوگوں کا خیال ہے اور میں نے خود نہیں سنا کہ رسالت
مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یمن والوں کی احرام

گاہ پلسم ہے۔

۳۱۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن جریر، اسماعیل بن جعفر، عبد اللہ بن وینار سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا کہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کو حکم دیا کہ وہ ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں، اور شام کے رہنے والے جحفہ سے اور نجد کے رہنے والے قرن منازل سے، اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ یمن کے رہنے والے پلسم سے احرام باندھیں۔

۳۱۵۔ اسحاق بن ابراہیم، روح بن عبادہ، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موافقت کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا، کہ میں نے سنا، ابوالزبیر بیان کرتے ہیں، یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۳۱۶۔ محمد بن حاتم، عبد بن حمید، محمد بن بکر، محمد، ابن جریج، ابوالزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے سنا کہ ان سے موافقت کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا ہے کہ مدینہ والوں کی احرام گاہ ذوالحلیفہ ہے، اور ووسر راستہ ہے، اور عراق کے رہنے والوں کی احرام گاہ ذات عرق ہے اور نجد کے رہنے والوں کی احرام گاہ قرن منازل ہے، اور یمن کے رہنے والوں کی احرام گاہ پلسم ہے۔

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ أَسْمَعْ ذَلِكَ مِنْهُ قَالَ وَمَهْلُ أَهْلِ الْيَمَنِ يَلْمَلُمُ *

۳۱۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَبُخَيْرٌ بْنُ أَبِي أُبَيٍّ وَثَقْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَنْ يَهْلُوا مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَأَهْلَ الشَّامِ مِنَ الْحُحْفَةِ وَأَهْلَ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَأَخْبَرْتُ أَنَّهُ قَالَ وَمَهْلُ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ يَلْمَلُمُ *

۳۱۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا دَوْحٌ عَنْ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ حُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُسْأَلُ عَنِ الْمَهْلِ فَقَالَ سَمِعْتُ ثُمَّ انْتَهَى فَقَالَ أَرَأَيْتَ يَعْني النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۳۱۶۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَابِبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ تَكْرٍ قَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ حُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُسْأَلُ عَنِ الْمَهْلِ فَقَالَ سَمِعْتُ أَحْسَبُهُ رَفَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَهْلُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَالطَّرِيقِ الْآخَرُ الْحُحْفَةُ وَمَهْلُ أَهْلِ الْعِرَاقِ مِنْ ذَاتِ عَرِيقٍ وَمَهْلُ أَهْلِ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ وَمَهْلُ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ يَلْمَلُمُ *

باب (۳۷) تلبیہ (۱)، اس کا طریقہ اور وقت

۳۱۷۔ یحییٰ بن یحییٰ مالک، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تلبیہ یہ تھا کہ ”اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں ہے، میں حاضر ہوں، سب تعریف اور نعمت تیرے لئے ہے، اور بادشاہی بھی، تیرا کوئی شریک نہیں ہے“، اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان کلمات میں اور زائد فرمایا کرتے تھے ”میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں اور بھلائی تمام تیرے ہاتھ میں ہے، اور رغبت اور عمل تیری ہی طرف ہے۔“

۳۱۸۔ محمد بن عباد، حاتم بن اسماعیل، موسیٰ بن عقبہ، سالم بن عبداللہ بن عمر، نافع مولیٰ عبداللہ، حمزہ بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے تو آپ کو لے کر مسجد ذی الحلیفہ کے قریب سیدھی کھڑی ہوئی تو آپ نے ایک کبی، چنانچہ فرمایا میں حاضر ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، سب تعریف اور نعمت تیرے لئے ہے اور ملک، تیرا کوئی شریک نہیں، اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلبیہ ہے اور نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس کے ساتھ یہ کلمات اور زائد فرمایا کرتے تھے میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تمام بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے، میں حاضر ہوں، اور رغبت اور عمل تیری ہی طرف ہے۔

۳۱۹۔ محمد بن ثنی، یحییٰ بن سعید، عید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے تلبیہ کو

باب التَّلْبِيَةِ وَصِفَتِهَا وَوَقْتُهَا *

۳۱۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلْبِيكَ تَلْبِيكَ تَلْبِيكَ لَا شَرِيكَ لَكَ تَلْبِيكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنُّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَزِيدُ فِيهَا تَلْبِيكَ تَلْبِيكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِذَلِكَ تَلْبِيكَ وَالرُّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ *

۳۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَشَّادٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَغْيَبِي ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَنَافِعِ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ وَحَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَالِمَةً عَبْدُ مَسْحَدٍ دِي الْحَلِيفَةِ أَهْلًا فَقَالَ تَلْبِيكَ اللَّهُمَّ تَلْبِيكَ تَلْبِيكَ لَا شَرِيكَ لَكَ تَلْبِيكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنُّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ قَالُوا وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ هَلَاوِ تَلْبِيَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَافِعٌ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَزِيدُ مَعَ هَذَا تَلْبِيكَ تَلْبِيكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِذَلِكَ تَلْبِيكَ وَالرُّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ *

۳۱۹۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى يَغْيَبِي ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي

(۱) تلبیہ سے مراد لیکن اللهم لیکن الحج ہے۔ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس پکار کا جواب ہے جس کا ذکر قرآن کریم کی اس آیت

میں ہے ”وَإِذْ هِيَ النَّاسُ بِالْحَجِّ“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہن مبارک سے سیکھا ہے،
پھر حسب سابق حدیث بیان کی۔

۳۲۰۔ حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ بن عمر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تبلیہ کہتے ہوئے، تبلیہ کہہ رہے تھے کہ میں حاضر ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، سب تعریف اور نعمت تیرے لئے ہے، اور ملک بھی، تیرا کوئی شریک نہیں، اور ان کلمات سے زائد نہیں کہتے تھے اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحجۃ میں دو رکعت نماز پڑھی، پھر جب آپ کی اونٹنی مسجد ذوالحجۃ کے قریب آپ کو لے کر سیدھی کھڑی ہو گئی، تو ان ہی کلمات سے آپ نے لبیک کہی، اور عبد اللہ بن عمر بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ہی کلمات کے ساتھ تبلیہ کہتے تھے اور کہتے تھے، میں حاضر ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تمام بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے، میں حاضر ہوں، درغبت اور عمل تیری طرف ہے۔

نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ تَلَقَّيْتُ التَّبْلِيَةَ مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ *

۳۲۰۔ وَحَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ فَإِنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهَلُّ مُبْدَأًا يَقُولُ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَا يَزِيدُ عَلَى هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَإِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَعُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ النَّافَةُ قَائِمَةً عِنْدَ مَسْحِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ أَهَلَّ بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُهَلُّ بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَيَقُولُ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّعَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ *

(فائدہ) تبلیہ کے معنی ہیں، کہ سر میں گونچا یعنی پامند ڈالے کہ جس سے ہال جم جائیں، احرام سے قبل خوشبو لگانے میں کوئی مضائقہ نہیں اور آپ طہر کی نماز پڑھ کر مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے اور عصر کی نماز ذوالحجۃ میں جو کہ اللہ عید کی میقات ہے جا کر پڑھی اور صبح تک وہیں قیام کیا اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے دو رکعت احرام کی پڑھ کر تبلیہ کہا اور یہی علماء حنفیہ کا عقائد ہے اور جس روز آپ مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے وہ ہفتہ کا دن تھا اور ابن حزم بیان کرتے ہیں کہ شیخ شہب کاذن تھا غرضیکہ حافظ ابن قیم نے زاد المعاد میں اس چیز کے متعلق ایک مفصل بحث بیان کی ہے اور آخر میں تحریر فرماتے ہیں کہ آپ نے حج اور عمرہ دونوں کا اپنے معنی ہی پر سے تبلیہ پڑھا، اور چونکہ آپ بار بار لبیک کہتے تھے اس لئے جس نے جہاں سے سنا وہیں سے بیان کر دیا اور احرام آپ کا حج قرآن کا تھا اور یہی صحیح ہے چنانچہ میں نے زائد روایتیں اس پر صراحتاً دلائل کرتی ہیں (زاد المعاد) میں کہتا ہوں کہ یہی علماء حنفیہ کا عقائد ہے کہ حج قرآن، افراد اور تنہا سے افضل ہے، (ہدایہ)۔

۳۲۱۔ عباس بن عبد العظیم العنصری، نصر بن محمد یامی، مکرمر بن عمارہ الوزمیل، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ مشرکین مکہ لبیک لا شریک لک کہتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے، تمہارے لئے خرابی ہو، یہیں تک رہنے دو، یہیں تک رہنے دو، مگر وہ یہ بھی کہتے تیرا ایک شریک ہے کہ اے اللہ تو اس کا مالک ہے اور وہ کسی کا مالک نہیں، غرضیکہ یہی کہتے جاتے تھے اور بیت اللہ کا طواف کرتے جاتے تھے۔

باب (۳۸) مدینہ والوں کے لئے ذوالحلیفہ سے احرام باندھنے کا حکم۔

۳۲۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، موسیٰ بن عقبہ، حضرت سالم بن عبد اللہ اپنے والد سے سن کر روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا، یہ بیدار تمہارا وہی مقام ہے جہاں تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھتے ہو، آپؐ نے مسجد ذوالحلیفہ کے علاوہ اور کسی جگہ سے لبیک (تلبیہ) نہیں فرمائی۔

۳۲۳۔ قتیبہ بن سعید، حاتم بن اسماعیل، موسیٰ بن عقبہ، سالم کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جس وقت کہا جاتا کہ احرام بیدار سے ہے تو فرماتے وہی بیدار کے متعلق تم رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ اور افتراء باندھتے ہو، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے تو تلبیہ (لبیک اللہم لبیک اللہم) نہیں کہا مگر اس درخت کے پاس سے جب کہ آپ کا وٹ، آپ کو سیدھا لے کر کھڑا ہو۔

باب (۳۹) جب سواری مکہ کی جانب متوجہ ہو کر کھڑی ہو جائے اس وقت احرام باندھنا افضل ہے۔

۳۲۱۔ وَحَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْصَرِيُّ حَدَّثَنَا النُّصْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ يَعْنِي ابْنَ عَمَارٍ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْمِلٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الْمُشْرِكُونَ يَقُولُونَ لَيْلِكَ لَا شَرِيكَ لَكَ قَالَ فَيَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَلَكُمْ قَدْ قَدْ يَقُولُونَ إِلَّا شَرِيكًا هُوَ لَكَ تَمْلِكُهُ وَمَا مَلَكَ يَقُولُونَ هَذَا وَهُمْ يَقُولُونَ بِالْيَمِينِ *

(۳۸) بَابُ أَمْرِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ بِالْإِحْرَامِ مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ *

۳۲۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ بَيِّدَاؤُكُمْ هَذِهِ الَّتِي تَكْذِبُونَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا مَا أَهْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ يَعْنِي ذَا الْحُلَيْفَةِ *

۳۲۳۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِذَا قِيلَ لَهُ الْإِحْرَامُ مِنَ الْبَيْدَاءِ قَالَ الْبَيْدَاءُ الَّتِي تَكْذِبُونَ فِيهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَهْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الشَّجَرَةِ حِينَ قَامَ بِهِ نَعِيرَةٌ *

بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْأَفْضَلَ أَنْ يُحْرِمَ حِينَ تَنْبَعُ بِهِ رَاحِلَتُهُ مُتَوَجِّهًا إِلَى مَكَّةَ لَا عَقَبَ الرَّكْعَتَيْنِ *

۳۲۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، سعید بن ابی سعید مقبری، عید بن جریج نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ اے عبد الرحمن میں تمہیں چار باتیں کرتے ہوئے دیکھتا ہوں جو تمہارے ساتھیوں میں سے اور کسی کو کرتے نہیں دیکھتا، حضرت ابن عمر نے فرمایا ابن جریج وہ کیا ہیں، وہ بولے اول یہ ہے کہ تم کعبہ کے کونوں سے رکن یمانی کے علاوہ اور کسی کو ہاتھ نہیں لگاتے، نیز تم نعال سستی پہنتے ہو، اور تیسرے یہ کہ میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ واڑھی زعفران وغیرہ کے ساتھ رنگتے ہو اور میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ جب آپ مکہ میں ہوتے ہیں تو لوگوں کو چاند دیکھ کر تلبیہ شروع کر دیتے ہیں اور آپ یوم الترویہ یعنی آٹھ ذوالحجہ کو تلبیہ کہتے ہیں، عبد اللہ بن عمر بولے، سنو اور کان کے متعلق تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے رکنوں کے علاوہ جو کہ یمن کی طرف ہیں کسی کو چھوتے ہوئے نہیں دیکھا اور رہا نعال سستی کا پہننا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ ایسے جوتے پہنتے تھے جس میں بال نہ ہوں، تو میری بھی آرزو ہے کہ ویسے جوتے پہنوں، اور واڑھی کا زرد رنگنا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے رنگتے ہوئے دیکھا ہے اس لئے میں بھی اس طرح رنگنے کو پسند کرتا ہوں اور رہا تلبیہ تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ آپ نے تلبیہ کہا ہو مگر جب آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر کھڑی ہو گئی۔

۳۲۵۔ ہارون بن سعید ایلجی، ابن وہب، ابو حضر، ابن قسطل، عید بن جریج رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں

۳۲۴۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ أَنَّهُ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ بَنِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَا أَمَّا عَبْدُ الرَّحْمَنِ رَأَيْتُكَ تَصْنَعُ أَرْتَعًا لَمْ أَرِ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا قَالَ مَا هُنَّ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ رَأَيْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا الْيَمَانِيَّةَ (۱) وَرَأَيْتُكَ تَلْبِسُ النَّعَالَ السَّيِّئَةَ وَرَأَيْتُكَ تَصْنَعُ بِالْصُّفْرَةِ وَرَأَيْتُكَ إِذَا كُنْتَ مَكَّةَ أَهَلَ النَّاسِ إِذَا رَأَوْا الْهَلَالَ وَلَمْ تُهَلِّلْ أَنْتَ حَتَّى يَكُونَ يَوْمُ التَّروِيَةِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَمَّا الْأَرْكَانُ فَإِنِّي لَمْ أَرِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَسُّ إِلَّا الْيَمَانِيَّةَ وَأَمَّا النَّعَالُ السَّيِّئَةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النَّعَالَ الْبِئْسَ بِيهَا شَعْرٌ وَيَنْوَضُّ بِهَا فَإِنَّا أَحَبُّ أَنْ نَلْسَنَهَا وَأَمَّا الصُّفْرَةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبِغُ بِهَا فَإِنَّا أَحَبُّ أَنْ أَصْبِغَ بِهَا وَأَمَّا الْإِهْلَالُ فَإِنِّي لَمْ أَرِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهْلِلُ حَتَّى تَتِمَّ بِهِ رَاجِلَتُهُ*

۳۲۵۔ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنِ ابْنِ

(۱) یعنی آپ تمام کونوں کا استلام نہیں کرتے صرف دو کونوں کا استلام کرتے ہیں ایک رکن یمانی کا دوسرے حجر اسود کا۔ پھر حجر اسود کا استلام چومنے کے ساتھ چھونے کے ساتھ یا ہاتھ کے اشارہ سے ہوتا ہے جبکہ رکن یمانی کا استلام جمہور کے ہاں صرف ہاتھ کے چھونے سے ہوتا ہے چومنے یا اشارہ کرنے سے نہیں۔ پھر ان میں سے حجر اسود والے کو نے دو فضیلتیں حاصل ہیں ایک حجر اسود کی دوسری اس کے بنام ابراہیمی پر قائم ہونے کی، جبکہ رکن یمانی کو صرف ایک فضیلت بناء ابراہیمی پر قائم ہونے کی حاصل ہے باقی دو کونوں کو یہ فضیلت بھی حاصل نہیں کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قبر میں یہ کوئے اس جگہ پر نہیں تھے۔

نے حج اور عمرہ میں تقریباً بارہ مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ساتھ دیا ہے، غرضیکہ میں نے عرض کیا کہ اے ابو عبدالرحمن میں نے آپ سے چار باتیں دیکھی ہیں، اور پھر بقیہ حدیث حسب سابق روایت کی، مگر تلبیہ (لبیک، لبیک) پکارنا کے بارے میں مقبری کی روایت کے خلاف بیان کیا ہے اور مضمون مذکورہ بالا روایت کے برخلاف ہے۔

۳۲۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسر، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رکاب میں پیر رکھا اور آپ کو آپ کی اونٹنی مقام ذوالخلیفہ میں سیدھی لے کر کھڑی ہو گئی، جب آپ نے تلبیہ پڑھا۔

۳۲۷۔ ہارون بن عبد اللہ، حجاج بن محمد، ابن جریج، صالح بن کیسان، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت تلبیہ پڑھا جب کہ آپ کی اونٹنی آپ کو سیدھی لے کر کھڑی ہو گئی۔

۳۲۸۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ، میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ مقام ذی الخلیفہ میں اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے اور پھر جب وہ آپ کو لے کر کھڑی ہوئی تو آپ نے تلبیہ کہا۔

۳۲۹۔ حرملہ بن یحییٰ، احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتدائے حج میں مسجد ذی الخلیفہ میں رات گزاری اور پھر آپ نے اسی مسجد میں نماز

فَسَيَطُ عَنْ عَيْدِ بْنِ حُرَيْجٍ قَالَ حَضَجْتُ مَعَ عَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بَيْنَ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ يَتَنِي عَشْرَةَ مَرَّةً فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَقَدْ رَأَيْتُ مِنْكَ أَرْبَعَ حِصَالٍ وَمِثَالِ الْحَدِيثِ بِهَذَا الْمَعْنَى إِلَّا فِي قِصَّةِ الْإِطْلَالِ فَإِنَّهُ خَالَفَ رِوَايَةَ الْمُقْبِرِيِّ فَذَكَرَهُ بِمَعْنَى سُبُوِي ذَكَرَهُ إِثْبَاهُ *

۳۲۶۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو نُكَيْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْعَرِزِ وَانْعَسَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً أَهْلًا مِنْ دِي الْخَلِيفَةِ *

۳۲۷۔ وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ حُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلًا حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ نَافِئَةُ قَائِمَةً *

۳۲۸۔ وَحَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَيْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ بِدِي الْخَلِيفَةِ ثُمَّ يُهْلُ حِينَ تَسْوِي بِهِ قَائِمَةً *

۳۲۹۔ وَحَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ عَيْسَى قَالَ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا وَقَالَ حَرَمَلَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ عَنْ عَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ نَاتَ

پڑھی۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ
مَبْدَأَهُ وَصَلَّى فِي مَسْجِدِهَا *

باب (۴۰) احرام سے قبل بدن میں خوشبو لگانے، اور مشک کے استعمال کرنے کا استحباب اور اس کے اثر کے باقی رہنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

(۴۰) بَابُ اسْتِحْبَابِ الطِّيبِ قَبْلَ
الْأَحْرَامِ فِي الْبَدَنِ وَاسْتِحْبَابِهِ فِي الْمَسْجِدِ
وَأَنَّهُ لَا بَأْسَ بِقَاءِ وَيَجِبُ *

۳۳۰۔ محمد بن عباد، سفیان، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کے لئے جب آپؐ نے احرام باندھا، خوشبو لگائی، اور آپ کے احلال کے لئے طواف افاضہ سے خوشبو لگائی۔

۳۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادٍ أَخْبَرَنَا سَفْيَانُ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِحُرْمِهِ حِينَ أُحْرِمَ وَلِحُلُولِهِ قَبْلَ أَنْ
يَطُوفَ بِالْبَيْتِ *

(فائدہ) احرام سے قبل خوشبو لگانا مستحب ہے اور اس کے اثر کا باقی رہنا جائز ہے، تمام صحابہ کرام اور تابعین اور فقہاء اور جمہور محدثین کا یہی مسلک ہے اور جمہور عقیدہ کی رمی کے بعد اگر خوشبو لگائی جائے تو اس میں بھی کوئی مضائقہ نہیں، واللہ اعلم (نووی جلد ۵ صفحہ ۷۴)۔

۳۳۱۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، ابی حنبلہ، قاسم بن محمد، حضرت عائشہ زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھنے کے وقت آپ کے احرام کے لئے اپنے ہاتھ سے خوشبو لگائی اور آپ کے احلال کے لئے طواف افاضہ سے قبل خوشبو لگائی۔

۳۳۱۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ بْنِ قَعْبٍ
حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي لِحُرْمِهِ حِينَ أُحْرِمَ
وَلِحُلُولِهِ حِينَ أَحْلَى قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ *

۳۳۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، عبد الرحمن بن قاسم بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کے لئے آپ کے احرام باندھنے سے قبل خوشبو لگائی کرتی تھی اور آپ کے احلال کے لئے طواف افاضہ سے پہلے۔

۳۳۲۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى
مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أَطَيِّبُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَحْرَامِهِ قَبْلَ أَنْ
يُحْرِمَ وَلِحُلُولِهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ *

۳۳۳۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ بن عمر، قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کھولنے اور باندھنے کے وقت خوشبو لگائی۔

۳۳۳۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا
عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُلُولِهِ وَلِحُرْمِهِ *

۳۳۴۔ محمد بن حاتم، عبد بن حمید، ابن حاتم محمد بن بکر، ابن جریج، عمر بن عبد اللہ بن عروہ، عروہ، قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے جتہ الوداع میں اپنے ہاتھوں سے آپ کے احرام کھولے اور احرام باندھنے کے لئے ذریعہ خوشبو لگائی۔

۳۳۴- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَائِشَةُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُرْوَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ وَالْقَاسِمَ يُخْبِرَانِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَدْيِي بِذُرْبَةِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلْحَجِّ وَالْإِحْرَامِ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ ذریعہ ایک قسم کی خوشبو ہے، جو ہند سے آتی ہے۔

۳۳۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، ابن عیینہ، سفیان، عثمان بن عروہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا، میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ تم نے احرام کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی خوشبو لگائی تھی، فرمایا سب خوشبوؤں سے عمدہ خوشبو (یعنی مشک)۔

۳۳۵- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ زُهَيْرُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بَأَيِّ شَيْءٍ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ حُرْمِهِ قَالَتْ بِأَطْيَبِ الطِّيبِ *

۳۳۶۔ ابو کریب، ابو اسامہ، ہشام، عثمان بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب خوشبوؤں سے بہتر خوشبو لگاتی تھی، جبکہ آپؐ لٹتے تھے، آپ کے احرام سے پہلے، پھر آپ احرام باندھتے تھے۔

۳۳۶- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَاعِيلَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُمَانَ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَطِيبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَطْيَبِ مَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ قُلْتُ أَنْ يَحْرَمَ ثُمَّ يَحْرَمَ *

۳۳۷۔ محمد بن رافع، ابن ابی فدیك، شحاک، ابو الرہال بواسطہ اپنی والدہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خوشبو لگاتی تھی، آپ کے احرام باندھنے کے وقت، اور احرام کھولنے کے وقت، طواف افاضہ سے قبل وہ عمدہ خوشبو جو میں پاتی۔

۳۳۷- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الشَّحَّاكُ عَنْ أَبِي الرَّحَالِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُرْمِهِ حِينَ أَحْرَمَ وَلِحُلُوِّ قُلْتُ أَنْ يُفِيضَ بِأَطْيَبِ مَا وَحَدَّثُ *

۳۳۸۔ یحییٰ بن یحییٰ اور سعید بن منصور اور ابو رزین اور خلف بن ہشام اور قتیبہ بن سعید، حماد بن زید، منصور ابی انیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں

۳۳۸- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ وَخَلْفُ بْنُ هِشَامٍ وَقَتِيبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا

نے بیان کیا کہ اس وقت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں خوشبو کی چمک محسوس کر رہی ہوں، دراصل حالیکہ آپ محرم تھے، خلف راوی نے یہ نہیں بیان کیا کہ آپ محرم تھے بلکہ یہ کہہ رہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کی خوشبو تھی۔

۳۳۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، اور ابو کریم، ابو معاویہ، اعمش، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا گویا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ مبارک میں خوشبو کی چمک محسوس کر رہی ہوں اور آپ لَیْلُکَ الذَّہْمِ لَیْلُکَ کہہ رہے ہیں۔

۳۴۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زبیر بن حرب، ابو سعید خدری، وکیع، اعمش، ابو نعیم، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان فرمایا کہ گویا میں خوشبو کی چمک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ مبارک دیکھ رہی ہوں اور آپ تَبْلِیْہِ کہہ رہے ہیں۔

۳۴۱۔ احمد بن یونس، زبیر، اعمش، ابراہیم، اسود اور مسلم، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ گویا میں محسوس کر رہی ہوں، اور وکیع کی روایت کی طرح بیان کیا۔

۳۴۲۔ محمد بن ثنی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، حکم، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ گویا میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ مبارک میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی تھی، اس حالت میں کہ آپ محرم تھے۔

۳۴۳۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، مالک بن مغول،

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مَتَّصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِصِ الطَّبِيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَلَمْ يَقُلْ خَلْفٌ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَلَكِنَّهُ قَالَ وَذَلِكَ طَبِيبٌ إِحْرَامِي *

۳۳۹۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو نَعْرٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى أَحْمَرًا وَقَالَ الْأَحْمَرُ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِصِ الطَّبِيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَهْلُ *

۳۴۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي الصُّحْحِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِصِ الطَّبِيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَلْبَسُ *

۳۴۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ وَعَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَكَأَنِّي أَنْظُرُ يَهْلُ حَدِيثٌ وَكِيعٌ *

۳۴۲۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ كَأَنَّا أَنْظُرُ إِلَى وَبِصِ الطَّبِيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ *

۳۴۳۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا

عبدالرحمن بن اسود، اسود، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں خوشبو کی چمک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ مبارک میں دیکھ رہی تھی اور آپ محرم تھے۔

۳۴۳۔ محمد بن حاتم، اسحاق بن منصور سلوی، ابراہیم بن یوسف بن اسحاق بن ابی اسحاق سمیع، بواسطہ اپنے والد، ابو اسحاق، ابن اسود، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب احرام کا ارادہ فرماتے تو اچھی سے اچھی خوشبو چوپاتے وہ لگاتے، اس کے بعد تیل کی چمک آپ کے سر مبارک اور داڑھی میں دیکھتی۔

۳۴۵۔ قتیبہ بن سعید، عبدالواحد، حسن بن عبد اللہ، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا گویا کہ میں مشک کی چمک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ مبارک میں دیکھ رہی ہوں اور آپ محرم تھے۔

۳۴۶۔ اسحاق بن ابراہیم، ضحاک بن مخلد، ابو عاصم، سفیان، حسن بن سعید اللہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت حدیث نقل کی گئی ہے۔

۳۴۷۔ احمد بن منیع، یعقوب دورق، ہشیم، منصور، عبدالرحمن بن قاسم، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھنے سے پہلے اور یوم النحر کو آپ کے طواف افاضہ کرنے سے قبل آپ کے ایسی خوشبو لگاتی کہ جس میں مشک ہوتا تھا۔

۳۴۸۔ سعید بن منصور، ابوالکامل، ابو عوانہ، ابراہیم بن محمد بن منتشر، محمد بن منتشر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ

مَالِكُ بْنُ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّ كُنْتُ نَظَرْتُ إِلَى وَبِصِ الطَّيِّبِ فِي مَقَارِفِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ * ۳۴۴ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَهُوَ السَّلُولِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ وَهُوَ ابْنُ إِسْحَاقَ ابْنِ أَبِي إِسْحَاقَ السَّيِّعِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعَ ابْنَ الْأَسْوَدِ يَذْكُرُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ يَطْطِيبُ بِأَطْيَبِ مَا يَجِدُ ثُمَّ أَرَى وَبِصِ الدُّهْنِ فِي رَأْسِهِ وَلَحْيَتِهِ بَعْدَ ذَلِكَ * ۳۴۵ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِصِ الْمِسْكِ فِي مَقْرِفِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ * ۳۴۶ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ * ۳۴۷ - وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَيَعْقُوبُ الثَّوْرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَطْطِيبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَيَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ بِطَيِّبٍ فِيهِ مِسْكٌ * ۳۴۸ - وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو كَامِلٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ مَعِيذُ حَدَّثَنَا أَبُو

بن عمرؓ سے ایسے قصص کے متعلق دریافت کیا جو کہ خوشبو لگائے اور پھر صبح کو احرام باندھے، انہوں نے فرمایا، کہ میں اس چیز کو اچھا نہیں سمجھتا کہ صبح کو اس حال میں احرام باندھوں کہ خوشبو جھاڑتا ہوں، اس سے میرے نزدیک تار کول ملنا بہتر ہے، پھر میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے یہ چیز پسندیدہ نہیں ہے کہ صبح کو احرام باندھوں اور اپنے اوپر سے خوشبو جھاڑتا ہوں، اگر میں اپنے اوپر تار کول مل لوں تو میرے نزدیک یہ خوشبو لگانے سے زیادہ بہتر ہے، حضرت عائشہؓ نے فرمایا، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کے وقت آپؐ کے خوشبو لگائی، آپؐ نے اپنی تمام ازواج مطہرات سے صحبت کی اور پھر صبح کو احرام باندھا۔

۳۴۹- یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد بن حارث، شعبہ، ابراہیم بن محمد بن منقشر، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خوشبو لگایا کرتی تھی، پھر آپؐ سب ازواج مطہرات سے صحبت فرماتے تھے، اور صبح کو احرام باندھتے تھے اور خوشبو آپؐ سے جملتی تھی۔

۳۵۰- ابو کریم، وکیع، مصر، سفیان، ابراہیم بن محمد بن منقشر، محمد بن منقشر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمرؓ سے سنا، فرما رہے تھے کہ تار کول مل کر صبح کرنا میرے لئے اس سے بہتر ہے کہ میں صبح احرام کی حالت میں اس طرح کروں کہ خوشبو مہک رہی ہو، چنانچہ میں حضرت عائشہؓ کے پاس چلا گیا، اور ابن عمر کا فرمان نقل کیا، حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خوشبو لگائی، اس کے بعد آپؐ نے اپنی تمام ازواج مطہرات سے صحبت فرمائی، اور پھر صبح احرام کی حالت میں کی۔

عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ الْمُثَنِّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ الرَّجُلِ يَتَطَهَّرُ ثُمَّ يَصْنَعُ مُحْرَمًا فَقَالَ مَا أَحَبُّ أَنْ أَصْنَعَ مُحْرَمًا أَنْضَحَ طَبِيبًا لَأَنْ أَطْلُبَ بِقَطْرَانِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَفْعَلَ ذَلِكَ فَذَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَأَخْبَرْتُهَا أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ مَا أَحَبُّ أَنْ أَصْنَعَ مُحْرَمًا أَنْضَحَ طَبِيبًا لَأَنْ أَطْلُبَ بِقَطْرَانِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَفْعَلَ ذَلِكَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَنَا طَبِيبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ إِحْرَامِهِ ثُمَّ طَافَ فِي بَسَائِهِ ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرَمًا *

۳۴۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا حَالِدُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ الْمُثَنِّبِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أَطْلُبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَطُوفُ عَلَى بَسَائِهِ ثُمَّ يَصْنَعُ مُحْرَمًا يَنْضَحُ طَبِيبًا *

۳۵۰- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ يَسْفَرٍ وَسُفْيَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ الْمُثَنِّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ لَأَنْ أَصْنَعَ مُطَلِّبًا بِقَطْرَانِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَصْنَعَ مُحْرَمًا أَنْضَحَ طَبِيبًا قَالَ فَذَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَأَخْبَرْتُهَا بِقَوْلِهِ فَقَالَتْ طَبِيبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ فِي بَسَائِهِ ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرَمًا *

باب (۴۱) محرم کے لئے جنگل کا شکار کھیلنے کی ممانعت۔

۳۵۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ، ابن عباس، صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جنگلی گدھا پر یہ میں دیا اور آپ مقام مقام ابوداؤد ان میں تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں وہاں سے کر دیا، جب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے چہرے کا لالہ دیکھا تو ارشاد فرمایا کہ ہم نے کسی اور جہ سے واپس نہیں کیا، فقط اس لئے کہ ہم نے احرام باندھ رکھا ہے۔

(فائدہ) جنگلی گدھا یعنی گور غرز ندو بھی جاتا، اس لئے آپ نے واپس کر دیا۔

۳۵۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، محمد بن ریح، حقیہ، لیث بن سعید، (دوسری سند) عبد بن حمید، عبد الرزاق معمر (تیسری سند) حسن حلوانی، یعقوب بواسطہ اپنے والد، صالح زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت مذکور ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جنگلی گدھا پر بیٹھ جیٹا، جس طرح مالک نے روایت کیا، لیث اور صالح کی حدیث میں ہے کہ صعب بن جثامہ نے اسے خبر دی۔

۳۵۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور اس میں ہے کہ (پھر بعد میں) گور خر کا گوشت میں نے ہدیہ آپ کو بھیجا۔

۳۵۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعلمش، حبیب بن ابی ثابت، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گور خر ہدیہ

(۴۱) بَابُ نَحْرِهِمِ الْمَاكُولِ الْبَرِّيَّ

عَلَى الْمُحْرَمِ بِحَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ أَوْ بِهِمَا *

۳۵۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبِيدَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَامَةَ اللَّيْثِيُّ أَنَّهُ أَهْدَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِمَارًا وَخَشِيئًا وَهُوَ بِالْأَنْوَاءِ أَوْ بَوْدَانٍ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا أُنْ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي وَحْشِي قَالَ إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَا حَرُمٌ *

(۳۵۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رَمَحٍ وَقُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَنْ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح وَ حَدَّثَنَا حَسَنُ الْحُلَوَائِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ كُلِّهِمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَهْدَيْتُ لَهُ جِمَارًا وَخَشِيئًا كَمَا قَالَ مَالِكٌ وَفِي حَدِيثِ اللَّيْثِ وَصَالِحِ أَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَامَةَ أَخْبَرَهُ *

۳۵۳۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعُمَرُو النَّاقِدُ قَالُوا حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ أَهْدَيْتُ لَهُ مِنْ لَحْمِ جِمَارٍ وَخَشِيئَةٍ *

۳۵۴۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَهْدَى

میں بھیجا، اور آپؐ محرم تھے، تو آپؐ نے واپس کر دیا اور ارشاد فرمایا کہ اگر ہم محرم نہ ہوتے تو یہ ہدیہ تم سے قبول کر لیتے۔

۳۵۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، معتمر بن سلیمان، منصور، حکم (دوسری سند) محمد بن عثمان، ابن بشر، شعبہ، حکم (تیسری سند)، عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد شعبہ، حبیب، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما، حضرت حکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت صعب بن جشمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارکہ میں گور خر کا ایک بڑا ہدیہ میں بھیجا اور شعبہ کی روایت میں حکم موقوف ہے، کہ آپؐ کی خدمت میں گور خری سرین بھیجی، کہ جس سے خون نچک رہا تھا، اور شعبہ کی روایت میں صعب سے موقوف ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گور خر کا ایک حصہ بھیجا، لیکن آپؐ نے واپس کر دیا۔

الصَّعْبُ بْنُ جُثَمَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِمَارَ وَحْشٍ وَهُوَ مُحْرَمٌ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ وَقَالَ لَوْلَا أَنَا مُحْرَمُونَ لَقَبَلْتُهُ بِذَلِكَ *

۳۵۵۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُورًا يُحَدِّثُ عَنِ الْحَكَمِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ نَشَارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ جَمِيعًا عَنْ حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي رِوَايَةٍ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ أَهْدَى الصَّعْبُ بْنُ جُثَمَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَ جِمَارٍ وَحْشٍ وَفِي رِوَايَةٍ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ جِمَارٍ وَحْشٍ يَقْطُرُ دَمًا وَفِي رِوَايَةٍ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيبٍ أَهْدَى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِقَ جِمَارٍ وَحْشٍ فَرَدَّهُ *

(فائدہ) غرضیکہ ہر صورت میں ہدیہ دینے کی کوشش کی گئی مگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے واپس کر دیا اور اتفاق علمائے کرام محرم کے لئے جگہ کا شکار کرنا حرام ہے اور اگر محرم خود شکار نہ کرے اور نہ اس کا حکم کرے، اور نہ اس پر دالالت اور اشارہ کرے اور نہ شکار کرنے والے کی اعانت اور مدد کرے تو اس صورت میں اس کے لئے شکار کا گوشت کھانا صحیح ہے۔ چنانچہ ابو قتادہ کی روایت جو ابھی آ رہی ہے اس پر دال ہے۔ واللہ اعلم۔

۳۵۶۔ زبیر بن حرب، یحییٰ بن سعید، ابن جریج، حسن بن مسلم، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے تو حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے انہیں یاد دلایا کہ تم نے اس شکار کے گوشت کے متعلق کیا بتایا تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام کی حالت میں ہدیہ دیا گیا تھا، انہوں نے کہا شکار کا ایک عضو ہدیہ میں دیا گیا تھا مگر آپؐ نے اسے واپس کر دیا اور فرمایا کہ ہم اسے نہیں کھاتے کیونکہ ہم احرام باندھے ہوئے

۳۵۶۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ يَسْتَذْكِرُهُ كَيْفَ أَخْبَرْتَنِي عَنْ لَحْمٍ صَبَدٍ أَهْدَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ حَرَامٌ قَالَ قَالَ أَهْدَى لَهُ عُضْوٌ مِنْ لَحْمٍ صَبَدٍ فَرَدَّهُ فَقَالَ إِنَّا

ہیں۔

لَا تَأْكُلُوا أَمْثَلًا حُرْمًا *

۳۵۷- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ اللَّيْثُ لَهُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَنَا قَتَادَةَ يَقُولُ يَحْرُمُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْقَاحَةِ فَبِنَا الْمَحْرُمِ وَمِمَّا غَيْرَ الْمَحْرُمِ إِذَا بَصُرْتُ بِأَصْحَابِي يَتَرَاءَوْنَ شَيْئًا مَقْظَرْتُ فَإِذَا جِمَارًا وَحَتَّى فَاسْتَوَحْتُ فَرَسِي وَأَحْدَثْتُ رُمْحِي ثُمَّ رَكِبْتُ فَسَقَطَ مِنِّي سَوْطِي فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي وَكَانُوا مُحْرَمِينَ يَأُولُوهُ السَّوْطَ فَقَالُوا وَاللَّهِ لَا نُبْعَثُ عَلَيْهِ بَشِيرًا فَكَلَّمْتُ فَنَسَأَلُهُ ثُمَّ رَكِبْتُ فَأَذْرَكْتُ الْجِمَارَ مِنْ حَلْقِهِ وَهُوَ وَرَاءَ أَكْمَةِ فَطَلَعْتُهُ بِرُمْحِي فَعَقَرْتُهُ فَأَنْتَبْتُ بِهِ أَصْحَابِي فَقَالَ نَعَصُهُمْ كُلُّوهُ وَقَالَ نَعَصُهُمْ لَا تَأْكُلُوهُ وَكَانَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَامَنَا فَحَرَكْتُ فَرَسِي فَأَذْرَكْتُهُ فَقَالَ هُوَ حَلَالٌ فَكُلُوهُ *

۳۵۸- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ بِمِثْلِ قُرَيْشٍ عَلَيْهِ عَنْ أَبِي النَّظْرِ عَنْ نَافِعِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ تَحَلَّفَ مَعَ أَصْحَابِهِ لَهُ مُحْرَمِينَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرَمٍ فَرَأَى جِمَارًا وَحَتَّى فَاسْتَوَى عَلَى فَرَسِهِ فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَأُولُوهُ سَوْطَهُ فَأَبَوْا عَلَيْهِ فَسَأَلَهُمْ رُمْحَهُ فَأَبَوْا عَلَيْهِ فَأَحْدَثَ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْجِمَارِ فَفَتَلَهُ فَأَكَلَ

۳۵۷- قتیبہ بن سعید، سفیان، صالح بن کيسان، (دوسری سند) ابن ابی عمر، سفیان، صالح، ابو محمد مولیٰ، ابی قتادہ، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے یہاں تک کہ جب ہم میدان قاحہ میں پہنچے اور بعض حضرات ہم میں سے محرم تھے اور بعض غیر محرم، اسے میں نے دیکھا کہ میرے ساتھی کسی چیز کو دیکھ رہے ہیں، جب میں نے دیکھا تو وہ ایک گور خر تھا، میں نے اپنے گھوڑے پر زین رکھی اور اپنا نیزہ لیا اور سوار ہوا، میرا کوڑا اگر پڑا تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا، اور وہ محرم تھے، کہ میرا کوڑا اٹھ دو، انہوں نے کہا خدا کی قسم ہم تمہاری کچھ مدد نہیں کریں گے، پھر میں نے اتر کر کوڑا لیا، اور سوار ہوا اور اس گور خر کو چاکر پکڑ لیا، وہ ٹیلے کے پیچھے تھا، پھر اس کے نیزہ مارا اور اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں اور اپنے ساتھیوں کے پاس لے کر آیا، کسی نے کہا کھاؤ، اور کوئی بولا، مت کھاؤ، اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے آگے تھے، تو میں نے اپنا گھوڑا بڑھایا، اور آپ تک پہنچا، آپ نے فرمایا، وہ حلال ہے کھاؤ۔

۳۵۸- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، (دوسری سند)، قتیبہ، مالک، ابوالنضر، نافع مولیٰ ابی قتادہ، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جب مکہ کے کسی راستے پر پہنچے تو اپنے چند محرم ساتھیوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گئے، اور یہ غیر محرم تھے، چنانچہ انہوں نے ایک گور خر دیکھا، اور اپنے گدھے پر سوار ہوئے، اور اپنے ساتھیوں سے کوڑا مانگا، تو سب نے دینے سے انکار کر دیا، پھر اپنے ساتھیوں سے نیزہ مانگا، کسی نے نہیں دیا، چنانچہ انہوں نے خود لے لیا، اور گھوڑا دوڑایا اور اس گور خر کو مار لیا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ

کرام نے اس سے کھایا، اور بعض نے کھانے سے انکار کر دیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو آپ نے فرمایا یہ تو ایک کھانا ہے، جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں کھلایا ہے۔

۳۵۹- قتیبہ، مالک، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، حضرت ابو قتادہ سے ابو انصر کی روایت کی طرح منقول ہے مگر زید بن اسلم کی روایت میں یہ بھی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا کہ کیا تمہارے پاس کچھ گوشت ہے۔

۳۶۰- صالح بن مسمار السلمی، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، یحییٰ بن ابی کثیر، حضرت عبد اللہ بن ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد حدیبیہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپ کے صحابہ کرام نے احرام باندھ رکھا تھا اور ابو قتادہ نے نہیں باندھا تھا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ دشمن مقام غیقہ میں ہے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے اور میں اپنے ساتھیوں میں تھا کہ بعض لوگ میری طرف دیکھ کر ہنسنے لگے، میں نے دیکھا تو سامنے ایک وحشی گدھا تھا، میں نے اس پر حملہ کیا اور اس پر تیرہ مار کر اسے روک دیا اور اپنے ساتھیوں سے مدد چاہی مگر کسی نے مدد نہیں کی، پھر ہم نے اس کا گوشت کھایا، اور اس بات کا خدشہ ہوا کہ کہیں راستہ میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چھوٹ نہ جائیں، اس لئے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرتا ہوا چلا، کبھی اپنے گھوڑے کو دوڑاتا اور کبھی قدم بہ قدم چلا تا کہ اندھیری رات میں مجھے بنی غفار کا ایک شخص ملا، میں نے اس سے پوچھا تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ملے ہیں؟ اس نے کہا کہ میں نے آپ کو مقام تمہین میں چھوڑا ہے، اور مقام سقیاء میں آپ دو پہر کو ٹھہریں گے، میں آپ سے

مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا بَعْضُهُمْ فَأَذْرَكُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَكُمْ هَا اللَّهُ *

۳۵۹- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي حِمَارِ الْوَحْشِيِّ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي انْقَضَرَ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ *

۳۶۰- وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مِسْمَارٍ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ أَنَّ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ انْطَلَقَ أَبِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحَدِيثَيْنِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ يُحْرَمِ وَحَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَدُوًّا بِعِيقَةٍ فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَيْنَمَا أَنَا مَعَ أَصْحَابِي يَضْحَكُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ إِذْ نَفَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِحِمَارٍ وَحْشٍ فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ فَطَعْتُهُ فَأَبَيْتُهُ فَاسْتَعْتَهُمْ فَأَنَرُوا أَنِ يُبْشِرُونِي فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهِ وَحَبِينَا أَنِ لَنَقْطَعَ فَانْطَلَقْتُ أَطْلُبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْفَعُ فَرَسِي سَأَلُوا وَأَسِيرُ سَأَلُوا فَلَقِيتُ رَجُلًا مِنْ بَنِي غِفَارٍ فِي حَوْبِ اللَّيْلِ فَقُلْتُ أَهْنُ لَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ تَرَكْتُهُ بَنَعُهُنَّ وَهُوَ قَابِلُ السُّقْمَا فَلَجَفْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَصْحَابَكَ يَبْرَعُونَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَإِنَّهُمْ قَدْ

ملا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ کے اصحاب آپ پر سلام و رحمت بھیجتے ہیں، اور انہیں خوف ہے کہ دشمن انہیں آپ سے دور کر کے کاٹ نہ ڈالے لہذا ان کا انتظار کیجئے، میں نے کہا یا رسول اللہ! میں نے شکار کیا ہے اور اس میں کچھ میرے پاس بچا ہوا ہے تو آپ نے صحابہ کرام سے فرمایا، کھاؤ اور وہ سب محرم تھے۔

۳۶۱- ابو کامل جحدری، ابو عوانہ، عثمان بن عبد اللہ بن مویب، عبد اللہ بن ابی قتادہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کے ارادہ سے نکلے اور ہم بھی آپ کے ساتھ چلے، آپ نے بعض صحابہ کو ایک طرف موڑ دیا، اور ان میں ابو قتادہ بھی تھے، آپ نے فرمایا تم ساحل کے کنارہ سے چلو اور مجھ سے آکر ملو، حسب احکم وہ ساحل بحر پر چل دیئے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب مڑنے لگے تو ابو قتادہ کے علاوہ سب نے احرام باندھ لیا، چلتے چلتے ابو قتادہ کو چند گور غر نظر آئے، انہوں نے ان پر حملہ کر دیا اور ایک گور غر کی ان میں سے کوئیں کاٹ دیں، سب ساتھی اترے اور اس کا گوشت کھایا، پھر کہنے لگے کہ ہم نے گوشت کھایا اور ہم تو محرم تھے، چنانچہ اس کا باقی گوشت ساتھ لے لیا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو انہوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! ہم نے احرام باندھ لیا تھا، اور ابو قتادہ نے احرام نہیں باندھا تھا، چنانچہ ہم نے چند گور غر دیکھے، اور ابو قتادہ نے ان پر حملہ کر دیا اور ایک کی کوئیں کاٹ ڈالیں، ہم سب اتر پڑے اور اس کا گوشت کھایا، پھر کہنے لگے کہ ہم شکار کا گوشت کھا رہے ہیں، اور ہم محرم ہیں، چنانچہ اس کا باقی گوشت لیتے آئے، آپ نے فرمایا کیا تم میں سے کسی نے اس کا حکم کیا تھا؟ یا اس کی جانب کسی کا اشارہ کیا تھا؟ سب نے عرض کیا، نہیں، آپ نے فرمایا تو باقی گوشت بھی کھاؤ۔

۳۶۲- محمد بن ثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، (دوسری سند) قاسم بن زکریا، عبید اللہ، شیبان، حضرت عثمان بن عبید اللہ سے اسی

خَشَوْا أَنْ يُقَتِّلَهُمُ ذُو لَيْلٍ فَانْتَظَرُوهُمْ فَانْتَظَرَهُمْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصْدَدْتُ وَمَعِيَ مِنْهُ فَاصِلَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْقَوْمِ كُلُوا وَهُمْ مُحَرَّمُونَ *

۳۶۱- حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجًّا وَخَرَجْنَا مَعَهُ قَالَ فَصَرَفَ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ أَبُو قَتَادَةَ فَقَالَ خُذُوا سَاحِلَ الْبَحْرِ حَتَّى تَلْقَوْنِي قَالَ فَأَحْلُوا سَاحِلَ الْبَحْرِ فَلَمَّا انْصَرَفُوا قِيلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْرَمُوا كُلُّهُمْ إِلَّا أَبَا قَتَادَةَ فَإِنَّهُ لَمْ يُحْرَمْ فَيَتَنَا هُمْ يَسِيرُونَ إِذْ رَأَوْا حُمْرَ وَحْشٍ فَحَمَلَ عَلَيْهَا أَبُو قَتَادَةَ فَعَقَرَ مِنْهَا أَنَا فَزَلَّوْا فَأَكَلُوا مِنْ لَحْمِهَا قَالَ فَقَالُوا أَكَلْنَا لَحْمًا وَنَحْنُ مُحَرَّمُونَ قَالَ فَحَمَلُوا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمٍ أَتَانَا فَلَمَّا أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا أَحْرَمْنَا وَكَانَ أَبُو قَتَادَةَ لَمْ يُحْرَمْ فَرَأَيْنَا حُمْرَ وَحْشٍ فَحَمَلَ عَلَيْهَا أَبُو قَتَادَةَ فَعَقَرَ مِنْهَا أَنَا فَزَلَّوْا فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهَا فَقُلْنَا نَأْكُلُ لَحْمَ صَيْدٍ وَنَحْنُ مُحَرَّمُونَ فَحَمَلْنَا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا فَقَالَ هَلْ مِنْكُمْ أَحَدٌ أَمَرَهُ أَوْ أَشَارَ إِلَيْهِ بِهَيْئَةٍ قَالَ قَالُوا لَا قَالَ فَكُلُوا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا *

۳۶۲- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنِي

سند کے ساتھ روایت ہے اور شیخان کی روایت میں ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے کسی نے اس کے شکار کا حکم کیا کہ اس کا شکار کیا جائے، یا اس کی طرف اشارہ کیا ہے، اور شعبہ کی روایت میں ہے کہ تم نے اشارہ کیا، یا مدد کی، یا تم نے شکار کیا، اور شعبہ بیان کرتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ آپ نے مدد کی فرمایا یا شکار کیا فرمایا۔

۳۶۳۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی، یحییٰ بن حسان، معاویہ بن سلام، یحییٰ، عبد اللہ بن ابی قتادہ، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ حدیبیہ کیا تو سوائے ان کے سب نے عمرہ کا احرام باندھ لیا، چنانچہ میں نے گور خر کا شکار کیا، اور اپنے ساتھیوں کو کھلایا اور وہ محرم تھے، پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور آپ کو بتلایا کہ ہمارے پاس اس کا بچا ہوا گوشت موجود ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ اسے کھاؤ، اور وہ سب احرام باندھے ہوئے تھے۔

۳۶۴۔ احمد بن عبدہ ضعی، فضیل بن سلیمان نیری، ابو حازم، حضرت عبد اللہ بن ابی قتادہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور سب محرم تھے اور ابو قتادہ غیر محرم تھے، اور اقیہہ حدیث بیان کی اور اس میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ تمہارے پاس اس میں سے کچھ ہے، انہوں نے کہا ہاں ہمارے پاس اس کا بچہ ہے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے لیا اور کھالیا۔

۳۶۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابوالاحوص (دوسری سند) تھیبہ، اسحاق، جریر، عبد العزیز بن رفیع، حضرت عبد اللہ بن ابی قتادہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابو قتادہ محرم لوگوں کی ایک جماعت

الْقَاسِمُ بْنُ زَكْرِيَاءَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ شَيْبَانَ جَمِيعًا عَنْ عُمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي رِوَايَةِ شَيْبَانَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمِنَكُمْ أَحَدٌ أَمْرَةً أَنْ يَحْمِلَ عَلَيْهَا أَوْ أَشَارَ إِلَيْهَا وَفِي رِوَايَةِ شُعْبَةَ قَالَ أَخْرُكُمُ أَوْ أَعْتَمَ أَوْ أَصْدَنُكُمْ قَالَ شُعْبَةُ لَا أَذْرِي قَالَ أَعْتَمَ أَوْ أَصْدَنُكُمْ *

۳۶۳۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَحْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ سَلَامٍ أَحْبَرَنِي يَحْيَى أَحْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَحْبَرَهُ أَنَّهُ غَرَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ الْخُدَيْبِيَّةِ قَالَ فَأَهْلَوْا بَغْمَرَةَ غَيْرِي قَالَ فَاصْطَلَدْتُ حِمَارًا وَخَصِي فَأَطْعَمْتُ أَصْحَابِي وَهُمْ مُحْرِمُونَ ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبَانَتْهُ أَنَّ عِنْدَنَا مِنْ لَحْمِهِ فَاصِيلَةٌ فَقَالَ كُلُّوهُ وَهُمْ مُحْرِمُونَ *

۳۶۴۔ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَنَذَةَ النَّصَبِيُّ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ السَّمِيرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُمْ عَرَّجُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ مُحْرِمُونَ وَأَبُو قَتَادَةَ مُجَلِّدٌ وَسَاقَ الْخَبِيثَ وَفِيهِ فَقَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ قَالُوا مَعَنَا رَحْلُهُ قَالَ فَأَخَذَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَهَا *

۳۶۵۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْإِخْوَصِ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَإِسْحَاقُ عَنْ حَرِيرٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَفِيعٍ عَنْ

میں تھے، اور ابو قتادہ خود غیر محرم تھے، اور حدیث بیان کی، اور اس میں یہ بھی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کیا اس کی طرف تم میں سے کسی نے اشارہ کیا ہے؟ یا تم میں سے کسی نے اس چیز کا علم دیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا نہیں، یا رسول اللہ، آپ نے فرمایا تو کھاؤ۔

۳۶۶۔ زبیر بن حرب، یحییٰ بن سعید، ابن جریج، محمد بن منکدر، معاذ بن عبد الرحمن بن عثمان حمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، کہ ہم احرام کی حالت میں حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے، چنانچہ انہیں ایک پرندہ ہدیہ میں دیا گیا، اور طلحہ سو رہے تھے، ہم میں سے بعض نے کھالیا، اور بعض نے پر بیڑ کیا، جب طلحہ بیدار ہوئے تو ان کا ساتھ دبا جنھوں نے کھلایا تھا، اور کہا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسا گوشت کھایا ہے۔

باب (۴۲) محرم اور غیر محرم کے لئے حل اور حرم میں جانوروں کا مارتا حلال ہے!

۳۶۷۔ ہارون بن سعید ابی، احمد بن یحییٰ، ابن وہب، خرمہ بن کبیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ بن مقسم، قاسم بن محمد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرمادے تھے کہ چار جانور فاسق ہیں جو کہ جل اور حرم میں قتل کئے جاتے ہیں، چیل، کوا (۱) چوہا اور بھڑکھانے والا کتا، راوی بیان کرتے ہیں، کہ میں نے قاسم سے کہا ساپ کے متعلق فرمائیے، تو انہوں نے کہا کہ اس کے ذلیل ہونے کی وجہ سے اسے قتل کیا جائے۔

۳۶۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، غندر، شعبہ، (دوسری سند) ابن

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ فِي نَفَرٍ مُحْرِمِينَ وَأَبُو قَتَادَةَ مُجَلٌّ وَأَقْصَرُ الْحَدِيثِ وَفِيهِ قَالَ هَلْ أَشَارَ إِلَيْهِ إِنْسَانٌ مِنْكُمْ أَوْ أَمَرَهُ بِشَيْءٍ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَكَلُوا *

۳۶۶۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّبِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَنَحْنُ حُرْمٌ فَأَهْلَيْتُ لَهُ طَيْرٌ وَطَلْحَةُ رَافِقٌ فَمِمَّا مِنْ أَكَلٍ وَمِمَّا مِنْ نَوَزَعٍ فَلَمَّا اسْتَبْقَطَ طَلْحَةُ وَفَّقَ مِنْ أَكَلِهِ وَقَالَ أَكَلْنَاهُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

(۴۲) بَابُ مَا يَنْدُبُ لِلْمُحْرِمِ وَالْحَرَمِ * قَتَلَهُ مِنَ الذُّوَابِ فِي الْجِلِّ وَالْحَرَمِ * ۳۶۷۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَلْبَلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَحْرُومَةٌ بِنْتُ كُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مِقْسَمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَرْبَعٌ كُلُّهُنَّ فَاسِقٌ يُقْتَلْنَ فِي الْجِلِّ وَالْحَرَمِ الْجِدَاءُ وَالْغُرَابُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ قَالَ قُلْتُ لِلْقَاسِمِ أَفَرَأَيْتَ الْحَيَّةَ قَالَ تُقْتَلُ بِصَغُرِ لَهَا *

۳۶۸۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

(۱) کو سے اسے ایسا کو امر ہے جو گندگی کھا تا ہو یا جلی غذا کھا تا ہو، دو کو جو صرف دانے کھا تا ہو دوسرا نہیں ہے۔

ثقی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، سعید بن مسیب، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، نبی اکرم صلی اللہ سے روایت فرماتی ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، پانچ چیزیں فاسق ہیں، جنہیں جل اور حرم میں قتل کیا جائے، (۱) سناپ، (۲) سیاہ کوا، (۳) چوہا، (۴) کاٹ کھانے والا کتا، (۵) اور جیل (جل بیرون حرم، حرم اندرون حرم)۔

۳۶۹۔ ابوالریح زہرائی، حماد بن زید، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پانچ موذی جانور ہیں کہ جنہیں جل اور حرم میں قتل کیا جائے، بچھو، چوہا، جیل، کوا اور کائے والا کتا۔

۳۷۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابن نمیر، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے۔

۳۷۱۔ عبید اللہ بن عمر قواریری، یزید بن زریح، معمر، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، پانچ موذی جانور ہیں جو کہ حرم میں قتل کئے جائیں، چوہا، بچھو، جیل، کوا اور کائے والا کتا۔

۳۷۲۔ عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری نے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ ایذا دینے والے جانوں کا جل اور حرم میں قتل کرنے کا حکم فرمایا، پھر بقیہ حدیث یزید بن زریح کی روایت کی طرح نقل کی۔

۳۷۳۔ ابوالطاهر، حرمہ، ابن جب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زہر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے

عَنْدَرُ عَنْ شُعْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقٌ يُقْتَلْنَ فِي الْجَلِّ وَالْحَرَمِ الْحَيَّةُ وَالْعَرَابُ وَالْأَفْغُورُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْحَدَّثَا *

۳۶۹۔ وَ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَادٌ وَهُوَ ابْنُ رَبِيعٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ فَوَاسِقٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْعَقُورُ وَالْفَأْرَةُ وَالْحَدَّثَا وَالْعَرَابُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ *

۳۷۰۔ وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۳۷۱۔ وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ فَوَاسِقٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْفَأْرَةُ وَالْعَقُورُ وَالْعَرَابُ وَالْحَدَّثَا وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ *

۳۷۲۔ وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ نُنٍ حُمَيْدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ خَمْسٍ فَوَاسِقٍ فِي الْجَلِّ وَالْحَرَمِ ثُمَّ ذَكَرَ بَيْتِلَى حَدِيثُ يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ *

۳۷۳۔ وَ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ

ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ پانچ جانور ایسے ہیں کہ مؤذی ہیں، انہیں حرم میں بھی قتل کر دیا جائے، (۱) کوا، (۲) چیل (۳) کاٹ کھانے والا کتا، (۴) بچھو، (۵) چوہا۔

۳۷۳۔ زہیر بن حرب، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، حضرت سالم اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ پانچ جانور ایسے ہیں کہ حرم اور احرام میں ان کے مارنے والے پر کوئی گناہ نہیں ہے، چوہا، بچھو، کوا، چیل، کاٹ کھانے والا کتا، اور ابن عمر نے اپنی روایت میں کہا ہے کہ اشہر حرم اور احرام میں۔

۳۷۵۔ حرم بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ بن عمر، حضرت حصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، پانچ جانور ایسے ہیں کہ سب مؤذی ہیں، ان کے مارنے والے پر کسی قسم کا کوئی گناہ نہیں، بچھو، کوا، چیل، چوہا، کاٹ کھانے والا کتا۔

۳۷۶۔ احمد بن یونس، زہیر، زید بن جبیر روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ محرم کون سے جانور مار سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے ایک نے بتایا کہ آپ نے چوہے، بچھو، چیل، کاٹ کھانے والا کتا اور کوسے کو مارنے کا حکم دیا۔

۳۷۷۔ شیخان بن فروخ، ابو عوانہ، زید بن جبیر سے روایت

شہاب عن عروۃ بن الزبیر عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحم من الدواب کلھا فواسق تقتل فی الحرم الغراب والحیداء والکلب العقور والعقرب والفارۃ *

۳۷۴۔ وحید بن زہیر بن حرب وابن ابی عمر حمیمہ عن ابن عیینہ قال زہیر حدثنا سفیان بن عیینہ عن الزہری عن سالم عن أبیہ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لحم من الدواب کلھا فواسق تقتل فی الحرم والإحرام الفارۃ والعقرب والکلب العقور والحیداء والکلب العقور و قال ابن ابی عمر فی روایتہ فی الحرم والإحرام *

۳۷۵۔ حدیثی حرمۃ بن یحییٰ أخبرنا یونس عن ابن شہاب أخبرنی یونس عن عبد اللہ أن عند اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قال قالت حفصۃ زوجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحم من الدواب کلھا فواسق لا یرج خروج علی من قتلہن العقرب والغراب والحیداء والفارۃ والکلب العقور *

۳۷۶۔ حدیثنا أحمد بن یونس حدیثنا زہیر حدیثنا زید بن جبیر أن رجلاً سأل ابن عمر ما یقتل المحرم من الدواب فقال أخبرنی إحدی نسوة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أنه أمر أو أمر أن یقتل الفارۃ والعقرب والحیداء والکلب العقور والغراب *

۳۷۷۔ حدیثنا شیخان بن فروخ حدیثنا ابو

کرتے ہیں، کہ ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ حالت احرام میں انسان کون کون سے جانوروں کو قتل کر سکتا ہے؟ تو ابن عمرؓ نے فرمایا کہ مجھ سے ازواجِ مطہرات میں سے ایک نے بیان کیا کہ آپؐ کاٹ کھانے والے کتے، چوہا، بچھو، چیل، کوا اور سانپ کے مارنے کا حکم فرماتے تھے، مگر بیان کیا کہ نماز میں بھی مارے جائیں۔

۷۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پانچ جانور ایسے ہیں کہ محرم کو ان کے قتل کر دینے پر کوئی گناہ نہیں ہے، کوا، چیل، بچھو اور چوہا اور کاٹ کھانے والا کتا۔

۷۹۔ ہارون بن عبد اللہ، محمد بن بکر، ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ میں نے نافع سے کہا، کہ تم نے حضرت ابن عمرؓ سے کیا سنا کہ جن جانوروں کو حالت احرام میں قتل کرنا جائز ہے؟ تو مجھ سے نافع نے کہا کہ عبد اللہ نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرمادے تھے کہ پانچ جانور ایسے ہیں، کہ ان کے قتل کرنے والے پر ان کے قتل کرنے میں کوئی گناہ نہیں، کوا، چیل، بچھو، کاٹ کھانے والا کتا۔

۸۰۔ قتیبہ، ابن ریح، لیث بن سعید (دوسری سند) شیان بن فروخ، جریر بن حازم، نافع (تیسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسمر (چوتھی سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ (پانچویں سند) ابو کامل، حماد، ابوب (چھٹی سند) ابن شعیبہ، یزید بن ہارون، یحییٰ بن سعید، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے مالک اور ابن جریج کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں، اور ان روایوں میں سے کسی نے بھی عن نافع، عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ بیان نہیں کئے، مگر صرف ابن

عمرانہ عن زید بن جابر قال سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يقتل الرجل من الدواب وهو محرم قال حدثني إحدى نسوة النبي صلى الله عليه وسلم أنه كان يأمر بقتل الكلب العقور والفأرة والغراب والجذأة والغراب والحبة قال وفي الصلوة أبطلها *

۳۷۸۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَيْسَ عَلَى الْمُحْرِمِ فِي قَتْلِهِنَّ حُنَاحٌ الْغُرَابُ وَالْجَذَاءُ وَالْعَقُورُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ *

۳۷۹۔ وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ بْنُ نُكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ حُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِنَافِعٍ مَاذَا سَمِعْتَ ابْنَ عُمَرَ يُحْلِلُ لِلْحَرَامِ قَتْلَهُ مِنَ الدَّوَابِّ فَقَالَ لِي نَافِعٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَا حُنَاحَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي قَتْلِهِنَّ الْغُرَابُ وَالْجَذَاءُ وَالْعَقُورُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ *

۳۸۰۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ رُمَيْحٍ عَنْ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ قَرُوحٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بِعَنِّي ابْنُ حَارِمٍ جَمِيعًا عَنْ نَافِعٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو نُكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو حَبُوبٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْأَثَنِيِّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَحْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ

جرتج نے، اور اس چیز میں ابن اسحاق نے ان کی متابعت کی ہے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْل حَدِيثُ مَا بَلَكَ وَأَنْ
خُرِجَ وَلَمْ يَقُلْ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ
عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شُ جُرِجَ وَخَذَهُ وَقَدْ تَابَعَ ابْنُ
جُرِجَ عَلَى ذَلِكَ ابْنُ إِسْحَاقَ *

۳۸۱- وَحَدَّثَنِي فَصْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا يَرْبُ
بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ نَافِعٍ
وَعَبِيدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ حُمْسٌ لَا حُنَاحَ فِي قَتْلِ مَا قُتِلَ
مِنْهُمْ فِي الْحَرَمِ فَذَكَرَ بِمَنْلِ *

۳۸۲- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ
أَبِي بُرْقَانَ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى
أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْأَعْوَدِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ
حُفَافٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ
اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمْسٌ مَنْ
قَتَلَهُمْ وَهُوَ حَرَامٌ فَلَا حُنَاحَ عَلَيْهِ فِيهِمْ الْعَقْرَبُ
وَالْعَارَاةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْعَرَابُ وَالْحَدْيَا
وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى بْنُ يَحْيَى *

(۴۳) نَابِ حَوَارِ حَلَقِ الرَّأْسِ لِلْمُحَرَّمِ
إِذَا كَانَ بِهِ أَذَى وَوُجُوبِ الْفِدْيَةِ لِحَلْقِهِ
وَيَبَيَانِ قُدْرَتِهَا *

۳۸۳- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْفَوَارِسِيُّ
حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي ح
و حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ حَدَّثَنَا أَبُو قَالَ
سَمِعْتُ مُحَاضِدًا يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

۳۸۱- فضل بن سہل، یزید بن ہارون، محمد بن اسحاق، نافع،
عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ پانچ جانوروں
میں سے جو نہ بھی حرم میں قتل کیا جائے، اس کے قتل کرنے
میں کوئی گناہ نہیں ہے، پھر حسب سابق روایت نقل کی۔

۳۸۲- یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن ابی یوسف، حمید، ابن حجر، اسماعیل بن
جعفر، عبد اللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پانچ جانور ایسے ہیں کہ جنہیں کوئی
اگر حالت احرام میں بھی قتل کر دے، تو اس کے قتل کرنے
والے پر کوئی گناہ نہیں ہے، بچھو، چوہا، کاکٹ کھانے والا کتا، کوا
اور چمیل اور یہ الفاظ یحییٰ بن یحییٰ کی حدیث کے ہیں۔

باب (۴۳) تکلیف کے لاحق ہو جانے کے بعد
محرم کو سر منڈانے کی اجازت اور اس پر فدیہ کا
واجب ہونا اور اس کی مقدار۔

۳۸۳- عبد اللہ بن عمر قناری، حماد بن زید، ابیوب، (دوسری
سند) ابوالربیع، حماد، ابیوب، مجاہد، عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ،
حضرت کعب بن عجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں
کہ حدیبیہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس

تشریف لائے، اور میں اپنی ہانڈی کے نیچے آگ جلا رہا تھا (قواریری نے قد رکھا لفظ بولا اور ابوالربیع نے برمت کا، معنی ایک ہیں) اور جو کس میرے چہرے پر چلی آ رہی تھیں، آپ نے فرمایا کیا تمہارے سر کے کیڑوں نے تمہیں بہت ستا رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا، جی ہاں! آپ نے فرمایا تو سر منڈا دو اور تین دن روزے رکھو، یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ، یا ایک قربانی کرو، ابوالیوب بیان کرتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں، کہ آپ نے پہلے کون سی چیز فرمائی۔

۳۸۳۔ علی بن حجر سعدی، ذہیر بن حرب، یعقوب بن ایراجم، ابن علیہ، الیوب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

۳۸۵۔ محمد بن عثمان، ابن ابی نعدي، ابن عون، مجاہد، عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ، حضرت کعب بن جحر و رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت، ”فَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ هَدًى مِنْ رِجْلِهِ“ میرے ہی حق میں نازل ہوئی، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، تو آپ نے مجھ سے فرمایا، قریب آؤ، میں قریب ہوا، آپ نے فرمایا، کیا تمہیں جو کس بہت ستاتی ہیں؟ ابن عون بیان کرتے ہیں کہ میرا گمان ہے، انہوں نے کہا، جی ہاں! پھر آپ نے مجھے صدقہ، روزہ، قربانی میں جس میں سہولت ہو، دینے کا حکم فرمایا۔

۳۸۶۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، سیف، مجاہد، عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ، حضرت کعب بن جحر و رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس کھڑے ہوئے اور میرے سر میں سے جو کس جھڑ رہی تھیں، آپ نے فرمایا تم اپنا سر منڈا دو، اور یہ آیت میرے ہی حق میں نازل ہوئی یعنی جو تم میں سے بیمار ہو، یا اس کے سر میں تکلیف ہو (اور وہ سر منڈا دے) تو اس کا فدیہ روزے میں، یا صدقہ، یا

أَمْ لِي لَيْلِي عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَنِّي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ الْحَدِيثِ وَأَنَا أَوْفَدُ نَحْتًا قَالَ الْفَوَارِيُّ فَيَذَرُ لِي وَ قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ مُرْمِي لِي وَالْقَمَلُ بَنَاتُ عَلِيٍّ وَحَبِي لَقَالَ أَبُو ذَيْبٍ هَوَامُ رَأْسُكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ وَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعَمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ أَوْ انْسُكْ نَسِيكَةً قَالَ أَبُو قَلْبَا أَدْرِي بِأَيِّ ذَلِكَ بَدَأَ *

۳۸۴۔ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَبِيبًا عَنْ ابْنِ عُثَيْبٍ عَنْ أَبِي ثُبُورٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ *

۳۸۵۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فِي أَنزَلْتُ هَلِوَةَ الْآيَةِ (فَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ هَدًى مِنْ رِجْلِهِ فَيَذَرُ مِنْ رَأْسِهِ فَيَذَرُ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ) قَالَ فَأَنَبْتُ فَقَالَ أَذْنُهُ فَنَذَرْتُ فَقَالَ أَذْنُهُ فَنَذَرْتُ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو ذَيْبٍ هَوَامُكَ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ وَأَطْعَمْ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَمْرِي بِهَذِهِ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ مَا تَيْسَّرُ *

۳۸۶۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سَيْفٌ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى حَدَّثَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَفَ عَلَيْهِ وَرَأْسُهُ بَنَاهَا فَنَذَرْتُ فَقَالَ أَبُو ذَيْبٍ هَوَامُكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ رَأْسُكَ قَالَ فَبِيْ نَزَلَتْ هَلِوَةَ الْآيَةِ (فَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ هَدًى مِنْ رِجْلِهِ فَيَذَرُ مِنْ رَأْسِهِ فَيَذَرُ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ مَا تَيْسَّرُ) *

قربانی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تین دن کے روزے رکھو، یا ایک ٹوکرا چھ مسکینوں پر خیرات و صدقہ کرو، یا جو میسر ہو وہ قربانی کرو۔

۳۸۷۔ محمد بن ابی عمر، سفیان، ابن ابی نجیح، ایوب، حمید، عبد الکریم، مجاہد، ابن ابی لیلیٰ، کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ میں تھے، اس وقت تک مکہ مکرمہ میں داخل نہیں ہوئے تھے، اور میں احرام کی حالت میں بیٹھا ہوا ہاشمی کے نیچے آگ جلا رہا تھا اور جو کچھ میرے سر سے جھڑ کر منہ پر آ رہی تھیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس گزرے، اور فرمایا کیا یہ کپڑے تمہیں تکلیف نہیں دیتے ہیں؟ انہوں نے کہا جی ہاں! تو آپ نے فرمایا، سر منڈا دو، اور چھ مسکینوں کو ایک فرقہ کا کھانا تقسیم کر دو، اور ایک فرقہ تین صاع کا ہو تا تھا، یا تین دن روزے رکھو، یا قربانی کرو، ابن ابی نجیح کی روایت میں قربانی کی بجائے یہ ہے کہ یا ایک بکری ذبح کرو۔

۳۸۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، خالد بن عبد اللہ، خالد، ابو قلابہ، عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ، کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حدیبیہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے، اور فرمایا کیا سر کے یہ کپڑے (جو کچھ) تمہیں تکلیف دیتے ہیں، انہوں نے عرض کیا جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا، کہ سر منڈا دو، اور ایک بکری کی قربانی کرو، یا تین دن روزے رکھو، یا تین صاع چھوہارے چھ مسکینوں پر خیرات کر دو۔

۳۸۹۔ محمد بن قتی، ابن بشیر، محمد بن جعفر، شعبہ، عبد الرحمن اسماعیلی، حضرت عبد اللہ بن معقل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت کعب بن عجرہؓ کے پاس

مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ) فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ تَصَدَّقْ بِمَرَقٍ بَيْنَ مِائَةِ مَسَاكِينَ أَوْ انْسُكُ مَا تَسِيرُ *
۳۸۷۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ وَأَيُّوبَ وَحُمَيْدٍ وَعَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَهُوَ يُوقِفُ نَحْتِ قَدْرٍ وَالْقَمَلُ يَنْهَافُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ أَيُّذِيكَ هَؤُلَاءِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ رَأْسَكَ وَأَطْعِمْ فَرَقًا بَيْنَ مِائَةِ مَسَاكِينَ وَالْفَرَقُ ثَلَاثَةُ أَصْعَ أَوْ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ انْسُكُ نَسِيكَةً قَالَ ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ أَوْ ادْنَحْ شَاةً *

۳۸۸۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَالِدٍ عَنْ أَبِي فَلَانَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ثُبَلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فَقَالَ لَهُ أَذَاكَ هَؤُلَاءِ رَأْسِكَ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْلِقْ رَأْسَكَ ثُمَّ ادْنَحْ شَاةً نُسُكًا أَوْ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ ثَلَاثَةَ أَصْعَ مِنْ تَمْرٍ عَلَى سِتَةِ مَسَاكِينَ *

۳۸۹۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْهَابِيِّ عَنْ عَبْدِ

مسجد میں بیٹھ کر آیت "فَعِدِيَّةٌ مِنْ صِيَامٍ لَوْ صَدَقَهُ اَوْسَلَتْ" کے معنی دریافت کئے، تو کعب بولے یہ میرے ہی متعلق آیت نازل ہوئی ہے، میرے سر میں تکلیف تھی، اس لئے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کیا گیا، اور جو کس ججز ججز کر میرے چہرے پر آ رہی تھیں، آپ نے فرمایا، مجھے نظر آ رہا ہے کہ تمہیں انتہائی درجے کی تکلیف پہنچ رہی ہے، آپ نے فرمایا کیا تمہیں کوئی بکری مل سکتی ہے؟ میں نے کہا نہیں، تو آیت کریمہ نازل ہوئی کہ فدیہ اس کا روزے میں یا صدقہ یا قربانی، غرضیکہ آپ نے فرمایا، تو تین دن کے روزے رکھنا، یا چھ مسکینوں کو کھانا کھانا، ہر مسکین کو کھانے کا نصف صاع، پھر کعب نے فرمایا، یہ آیت میرے لئے خاص کر نازل ہوئی، باقی اس کا حکم تمہارے لئے بھی عام ہے۔

(فائدہ) ان کے اس طلوع اور مسکت و سادگی پر اللہ جل جلالہ نے ان کے لئے بالائے عرش سے فرما کر عظیم الاحسان نازل فرمایا جس سے ان کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ذَلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رِمد

۳۹۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر، زکریا بن ابی زائدہ، عبد الرحمن الصہبانی، عبد اللہ بن معقل، حضرت کعب بن جحر و رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میں احرام کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا اور ان کے سر اور داڑھی میں جو کس چیزیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اس کی اطلاع ہو گئی، فوراً مجھے بلا بھیجا، اور پھر حلاق (سر مونڈنے والے) کو بلایا، اس نے اس کا سر مونڈا، پھر آپ نے ان سے فرمایا، کیا تمہارے پاس کوئی جانور قربانی کا ہے؟ انہوں نے عرض کیا، میرے اندر اتنی توفیق نہیں ہے، چنانچہ آپ نے انہیں تین دن روزے رکھنے کا حکم فرمایا، یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلائیں، ہر دو مسکینوں کو ایک صاع اور اللہ تعالیٰ نے خصوصیت کے ساتھ ان کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی، کہ جو تم میں سے بیمار ہو، یا اس کے سر میں تکلیف ہو، الخ، پھر اس کا حکم تمام مسلمانوں کے لئے عام ہے۔

اللَّهُ مِنْ مَغْفِلٍ قَالَ فَعِدْتُ إِلَى كَعْبٍ وَصِي
اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ فِي الْمَسْحِدِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ هَذِهِ
الْأَيَةِ (فَعِدِيَّةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسْلٍ)
فَقَالَ كَعْبٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرَلْتُ فِيَّ كَانَ يَوْمِي
أَذَى مِنْ رَأْسِي فَحُمِلْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَمَلُ يَتَنَازَرُ عَلَيَّ وَخَبِي
فَقَالَ مَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ النَّهْدَ نَلَعَ مِنْكَ مَا
أَرَى أَنَّهُ شَاءَ فَقُلْتُ لِمَا فَزَلْتُ هَذِهِ الْآيَةُ (فَعِدِيَّةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسْلٍ) قَالَ
صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ أَوْ إِطْعَامُ سِتَّةِ مَسْكِينٍ يَصْعَاقُ
صَاعٌ طَعَامًا لِكُلِّ مِسْكِينٍ قَالَ فَزَلْتُ فِيَّ
حَاصَّةٌ وَهِيَ لَكُمْ عَامَّةٌ *

۳۹۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ مِنْ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
عَنْهُ اللَّهُ مِنْ نُسْرٍ عَنْ زَكْرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْبَهَاتِيِّ حَدَّثَنِي
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَغْفِلٍ حَدَّثَنِي كَعْبٌ بْنُ عُجْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَخْرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْرَمًا فَقَبِلَ رَأْسَهُ وَلَحِيقَتَهُ فَلَمَّا
ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ
فَدَعَا الْخُلَاقَ فَحَلَقَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ هَلْ
عِنْدَكَ نُسْلٌ قَالَ مَا أَقْبَرُ عَلَيْهِ فَأَمَرَهُ أَنْ
يَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ يُطْعِمَ سِتَّةَ مَسْكِينٍ لِكُلِّ
مِسْكِينٍ صَاعٌ طَعَامًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ غَرًّا وَجَلَّ فِيهِ
حَاصَّةٌ (فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذَى
مِنْ رَأْسِهِ) ثُمَّ كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ عَامَّةً *

(فائدہ) امام نووی اور علامہ یعنی شرح بخاری میں فرماتے ہیں کہ علمائے کرام ظاہر حدیث اور آیت کے مطابق عمل کرنے کے ساتھ متحقق ہیں اور نصف صاع ہے ہوں گا اور کیا جائے گا کیونکہ روایتوں میں لفظ طعام آرہا ہے اور اس کا اطلاق گہوں پر ہوتا ہے اور کھجور اور جو اور دوسرے اجناس میں سے ایک صاع ہو کر نابوکا (نووی مصری جلد ۸ صفحہ ۱۲۱، یعنی جلد ۱۰ صفحہ ۱۵۵)۔

باب (۳۴) محرم کو بچھنے لگانا جائز ہیں!

۳۹۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زبیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، سفیان بن عیینہ، عمرو، طاؤس، عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے بچھنے لگوائے، اس حالت میں کہ آپ احرام باندھے ہوئے تھے۔

۳۹۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، معلى بن منصور، سلیمان بن بلال، طاقدہ بن ابی طاقدہ، عبدالرحمن اعرج، حضرت ابن وجہہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ سے راستہ میں احرام کی حالت میں اپنے سر مبارک کے درمیان بچھنے لگوائے۔

باب (۳۵) محرم کو آنکھوں کا علاج کرنا جائز ہے۔

۳۹۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقدہ، زبیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، ایوب بن موسیٰ، نبیہ بن وہب سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم حضرت ابان بن عثمان کے ساتھ لگے جب مقام ملل پر پہنچے تو عمر بن عبید اللہ کی آنکھیں دیکھنے لگیں، جب مقام روماء آئے تو ان میں بہت سخت درد ہوا، تو ابان بن عثمان سے دریافت کرنے کے لئے قاصد روانہ کیا گیا، تو انہوں نے کہلا بھیجا کہ ایلوے کا لپ کر لو، اس لئے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی ہے کہ احرام کی حالت میں ایک شخص کی آنکھیں دیکھنے آگئی تھیں، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر ایلوے کا لپ کرایا تھا۔

(۴۴) بَابُ حَوَازِ الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ *

۳۹۱- حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَرَهْزُ بْنُ حَرْبٍ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْاَخْبَارُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو عَنْ طَاوُسٍ وَعَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَحَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ *

۳۹۲- وَحَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عُلْفَمَةَ بْنِ أَبِي عُلْفَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ ابْنِ نُحَيْتَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَحَمَ بِطَرِيقِ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَسَطَ رَأْسِهِ *

(۴۵) بَابُ حَوَازِ مُدَاوَاةِ الْمُحْرِمِ عَيْنَيْهِ *

۳۹۳- حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو السَّائِقُ وَرَهْزُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ أَبُو نَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا أَبُو ثَابِتٍ مُوسَى عَنْ ثَبِيٍّ بْنِ وَهْبٍ قَالَ عَجَزْنَا مَعَ أَنَانَ بْنِ عُثْمَانَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِمَلَلٍ اسْتَشْكَى عَمْرُو بْنُ عُيَيْنَةَ اللَّهَ عَيْنَيْهِ فَلَمَّا كُنَّا بِالرُّومَاءِ اسْتَدَّ وَحَعَهُ فَأَرْسَلَ إِلَى أَنَانَ بْنِ عُثْمَانَ يَسْأَلُهُ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ أَنَّ اصْبِدْهُمَا بِالصَّبْرِ فَإِنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ إِذَا اسْتَشْكَى عَيْنَيْهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ صَمَّدَهُمَا بِالصَّبْرِ *

۳۹۴- اسحاق بن ابراہیم حنفی، عبد الصمد بن عبد الوارث، بواسطہ اپنے والد ایوب بن موسیٰ، نبیہ بن وہب سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ عمر بن عبید اللہ بن معمر کی آنکھیں دکھنے آگئیں تو انہوں نے سرمہ لگانے کا ارادہ کیا، اس پر حضرت ابان بن عثمان نے انہیں روکا، اور فرمایا کہ ایلو سے لیپ کرو، اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی گئی کہ انہوں نے اسی طرح کیا تھا۔

(تاکدہ) باتفاق علمائے کرام ایلو وغیرہ کا لیپ کہ جس میں خوشبود ہو، بلور دوا کے جائز ہے اور اس میں نذیہ واجب نہیں ہے۔

باب (۴۶) محرم کو اپنا سر اور بدن دھونے کی اجازت۔

۳۹۵- ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقدہ، زہیر بن حرب، قتیبہ بن سعید، سفیان بن عیینہ، زید بن اسلم (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، زید بن اسلم، ابراہیم بن عبد اللہ بن حنین اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان ایوان میں اختلاف ہو گیا، حضرت عبد اللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ محرم اپنا سر دھو سکتا ہے، اور حضرت مسورؓ بولے کہ محرم اپنا سر نہیں دھو سکتا، چنانچہ حضرت ابن عباسؓ نے مجھے حضرت ابو ایوب انصاریؓ کے پاس بھیجا کہ میں ان سے اس چیز کے متعلق دریافت کروں، میں نے انہیں پایا، کہ وہ دو ٹکڑیوں کے درمیان ایک کپڑے سے پردہ کئے ہوئے غسل کر رہے تھے، میں نے انہیں سلام کیا، انہوں نے دریافت کیا کون ہے؟ میں نے کہا کہ میں عبد اللہ بن حنین ہوں، عبد اللہ بن عباسؓ نے مجھے آپ کی خدمت میں روانہ کیا ہے کہ آپ سے دریافت کروں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احرام کی حالت میں اپنا سر کیوں کر دھوتے تھے، حضرت ابو ایوب نے میرا سوال سن کر

۳۹۴- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنِي نُبَيْهَةُ بْنُ وَهْبٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ رَمَدَتْ عَيْنُهُ فَأَرَادَ أَنْ يَكْحُلَهَا فَهَاهُ أَثَانُ بْنُ عُثْمَانَ وَأَمْرُهُ أَنْ يُصَمِّدَهَا بِالصَّبْرِ وَحَدَّثَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فَعَلَ ذَلِكَ *

(۴۶) بَابُ جَوَازِ غَسْلِ الْمُحْرِمِ بَدَنَهُ وَرَأْسَهُ *

۳۹۵- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَهَذَا حَدِيثُهُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ قِيمًا قَرَأَ عَلَيْهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَالْمُسَوَّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّهُمَا اخْتَلَفَا بِالْأَنْوَاءِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ وَقَالَ الْمُسَوَّرُ لَا يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ فَأَرْسَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَسْأَلُهُ عَنْ ذَلِكَ فَوَحَّدَنِي يَغْسِلُ تَيْنَ الْفَرْثَيْنِ وَهُوَ يَسْتَبِيرُ ثَوْبَهُ قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقُلْتُ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَنْظَلٍ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ أَسْأَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَوَضَعَ أَبُو أَيُّوبَ

ہاتھ سے کسی قدر کپڑے کود با کر اپنا سر اوپر نکالا، اور پانی ڈالنے والے سے کہا، پانی ڈالو، اس نے سر پر پانی ڈالا، ابو ایوب نے دونوں ہاتھ سر پر رکھ کر سر کو ہلایا، اول دونوں ہاتھوں کو سامنے لائے، پھر پیچھے لے گئے، پھر کہنے لگے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

۳۹۶- اسحاق بن ابراہیم، علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، ابن جریج، زید بن اسلم سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، اور اس میں ہے کہ حضرت ابو ایوبؓ نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے سارے سر پر آگے اور پیچھے پھیرے، اور مسورؓ نے حضرت ابن عباسؓ سے کہا، کہ آج کے بعد میں آپ سے کبھی بحث نہ کروں گا۔

باب (۴۷) محرم مر جائے تو اس کے ساتھ کیا کیا جائے؟

۳۹۷- ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ، عمرو، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی اونٹ پر سے گر گیا اور اس کی گردن ٹوٹ گئی اور وہ مر گیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو پانی اور پیر کی کے پتوں کے ساتھ غسل دو، اور اس کے دونوں کپڑوں میں اس کو کفن دو، اور اس کا سر نہ ڈھانکو، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت میں اس حال میں اٹھائے گا، کہ یہ بلیک پکارا جا ہو گا۔

۳۹۸- ابوالرحمہ زہری، حماد، عمرو بن دینار، ابو بکر، سعید بن جبیر، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص میدان عرقات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑا تھا کہ اپنی اونٹنی سے گر پڑا اور اس کی گردن ٹوٹ گئی، (ابو بکر راوی اور عمرو نے الفاظ میں معمولی سا فرق بیان کیا ہے، معنی ایک ہی ہیں) چنانچہ اس بات کا رسول

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَذُو عَلَى الثَّوْبِ فَطَاطَاهُ حَتَّى يَذَا لِي رَأْسُهُ ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ يَصُبُّ اصْصَبْ فَصَبُّ عَلَى رَأْسِهِ ثُمَّ حَرَّكَ رَأْسَهُ يَذُو فَأَقْبَلَ بَيْنَهُمَا وَأَذْبَرَ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ *

۳۹۶- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ حَزْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ جَرِيْجٍ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ قَامَرٌ أَبُو أَيُّوبَ يَذُو عَلَى رَأْسِهِ جَمِيعًا عَلَى جَمِيعِ رَأْسِهِ فَأَقْبَلَ بَيْنَهُمَا وَأَذْبَرَ فَقَالَ الْمُسَوِّرُ لِابْنِ عَبَّاسٍ لَا تُنَازِلِكَ أَتَدَا *

(۴۷) بَاب مَا يُفْعَلُ بِالْمُحْرِمِ إِذَا مَاتَ *

۳۹۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّ رَجُلٌ مِنْ بَعِيرِهِ فَوُقِصَ فَمَاتَ فَقَالَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ بِهِ تَوْبَتِهِ وَلَا تُحْمَرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَلِكًا *

۳۹۸- وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الثَّوْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ وَأَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ يَنْتَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ مِنْ رَاحِلَتِهِ قَالَ أَيُّوبُ فَأَوْقَصَتْهُ أَوْ قَالَ فَأَفْغَصَتْهُ وَقَالَ عَمْرُو

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تذکرہ کیا گیا، آپؐ نے فرمایا، اسے پانی اور پیری کے چوں کے ساتھ غسل دو، اور دو کپڑوں میں کفن دو، اور نہ خوشبو لگاؤ، اور نہ سر ڈھکو، ایوب راوی نے کہا، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اس حالت میں اٹھائے گا کہ یہ لپیک پکارنے والا ہوگا، اور عمر و راوی نے کہا، کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے لپیک کہتا ہوا اٹھائے گا۔

۳۹۹۔ عمرو ناقد، اسامیل بن ابراہیم، ایوب، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص احرام باندھے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑا تھا، پھر جس طرح حماد بن ایوب راوی نے حدیث بیان کی، اسی طرح بقیہ حدیث روایت کی۔

۴۰۰۔ علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، ابن جریج، عمرو بن دینار، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بیعت احرام آیا، اور وہ اپنی اونٹنی سے گر گیا اور گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی، جس کی بنا پر وہ مر گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے پانی اور پیری کے پتوں کے ساتھ غسل دو، اور اس کو اسی کے دونوں کپڑے پہناؤ اور اس کا سر نہ ڈھاکو، اس لئے کہ قیامت کے دن یہ تبلیہ پڑھتا (۱) ہو آئے گا۔

۴۰۱۔ عبد بن حمید، محمد بن بکر برسانی، ابن جریج، عمرو بن دینار، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک آدمی احرام

فَوَقَصَهُ فَذَكَّرَ ذَلِكَ لِلسَّبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْسِلُوهُ بَسَاءً وَمِيذِرًا وَكَفَّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنَطُوا وَلَا تُحَمَّرُوا رَأْسَهُ قَالَ أَيُّوبُ فَإِنَّ اللَّهَ يَنْعَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُكَبًّا وَقَالَ عَمَرُو فَإِنَّ اللَّهَ يَنْعَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلُكِي *

۳۹۹۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ عَمْرٍو النَّاقِذُ حَدَّثَنَا بِإِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ نَفِثَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ خُبَيْرٍ عَنْ أَبِي عَتَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا كَانَ وَفِيقًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحَرَّمٌ فَذَكَرَ لَحْوًا مَا ذَكَرَ حَمَادٌ عَنْ أَيُّوبَ *

۴۰۰۔ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَحْمَرَنَا عِيسَى بْنُ يَعْقُبٍ ابْنُ يُونُسَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ خُبَيْرٍ عَنْ أَبِي عَتَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَقْبَلَ رَجُلٌ حَرَامًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَرَّ مِنْ نَعِيرِهِ فَوَقَصَ وَفَصًّا فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بَسَاءً وَمِيذِرًا وَأَلْسُوهُ ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَمَّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُكَبًّا *

۴۰۱۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَحْمَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ الرَّصَائِي أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ خُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي عَتَّاسٍ

(۱) اللہ تعالیٰ محرم کو تبلیہ پڑھتے ہوئے قیامت کے دن اٹھائیں گے تاکہ ظاہری حالت سے ہی اس کا حاکمی ہو، معلوم ہو جائے جیسے شہید کو اس حالت میں اٹھایا جائے گا کہ اس کا خون اس کی رگوں سے بہہ رہا ہو گا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص صحیح نیت سے کسی نیک عمل کو شروع کرے پھر اس عمل کی تکمیل سے پہلے ہی اسے موت آجائے تو اللہ تعالیٰ اسے اس عمل کرنے والوں میں شمار فرمائیں گے اور اس کا یہ عمل قبول فرمائیں گے۔

باندھے ہوئے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آیا، اور حسب سابق روایت منقول ہے، فرق اتنا ہے کہ فرمایا، قیامت کے دن یہ ایک کہتا ہوا اٹھایا جائے گا، اور سعید بن جبیر نے جہاں گرا تھا، اس جگہ کا نام نہیں لیا ہے۔

۳۰۲۔ ابو کریم، کونج، سفیان، عمرو بن دینار، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص کی اونٹنی نے اس کی گردن توڑ ڈالی، اور وہ محرم تھا، اسی حال میں انتقال کر گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اسے پانی اور پیری کے چوں کے ساتھ غسل دو اور اس کے دونوں کپڑوں میں اسے کفن دو اور اس کا چہرہ اور اس کا سر نہ ڈھکو، اس لئے کہ یہ قیامت کے دن تلبیہ پڑھتا ہوا اٹھے گا۔

۳۰۳۔ محمد بن صباح، ہشیم، ابو بشر، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص احرام کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، اس کی اونٹنی نے اس کی گردن توڑ دی، اور وہ انتقال کر گیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسے پانی اور پیری کے چوں کے ساتھ غسل دو اور اس کے کپڑوں میں اسے کفن دو، اور اسے خوشبو لگاؤ اور نہ اس کا سر ڈھکو، اس لئے کہ وہ قیامت کے روز تلبیہ کہتے ہوئے اٹھے گا۔

(۱) تلبیہ کسی چیز سے پال جانے کو کہتے ہیں، یعنی جس حال میں انتقال کرے گا، اسی حالت میں مبعوث ہوگا، اس سے حاجی کی فضیلت ثابت ہوئی، جیسا کہ شہید قیامت کے روز اسی حالت میں آئے گا کہ اس کی رگوں سے خون ٹپکتا ہوگا واللہ اعلم بالصواب۔

۳۰۴۔ ابو کامل فضیل بن حسین حذری، ابو عوانہ، ابو بشر، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص کی اس کے اونٹ نے گردن توڑ دی، اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احرام کی

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَقْبَلَ رَجُلٌ حَرَامًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَإِنَّهُ يُعْتَبَرُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلْكِيًا وَرَأَدَ لَمْ يُسَمَّ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ حَدَّثَ عَزَّ *

۴۰۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُبَّانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا أَوْقَصَتْهُ رَاحِلَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَبِذَرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تَحْمَرُوا رَأْسَهُ وَلَا وَجْهَهُ فَإِنَّهُ يُعْتَبَرُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلْكِيًا *

۴۰۳۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْرِمًا فَوَقَصَتْهُ رَاحِلَتُهُ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَبِذَرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تَمْسُوهُ بِطَبِيبٍ وَلَا تَحْمَرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُعْتَبَرُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلْكِيًا *

۴۰۴۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْحَذَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا وَقَصَتْهُ بَعِيرُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ مَعَ

حالت میں تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دیا جائے، اور خوشبو نہ لگائی جائے، اور نہ اس کا سر ڈھکا جائے، اس لئے کہ یہ قیامت کے دن تکبیر کہتے ہوئے اٹھے گا۔

۳۰۵۔ محمد بن بشر، ابو بکر بن نافع، فہر، شعبہ، ابو یوسف، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص احرام کی حالت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ اپنی اونٹنی سے گر پڑا، جس نے اس کی گردن توڑ ڈالی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ غسل دو، اور دو کپڑوں میں لپیٹ دو، خوشبو مت لگاؤ (صورت یہ ہو) کہ سر باہر نکلا رہے، شعبہ بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد پھر میرے شیخ نے اس طرح روایت بیان کی، کہ سر اور چہرہ دونوں باہر رہیں، کیونکہ وہ قیامت کے دن تکبیر کی حالت میں اٹھایا جائے گا۔

۳۰۶۔ ہارون بن عبد اللہ، اسود بن عامر، زبیر، ابو الزبیر، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص کی اونٹنی نے گردن توڑ دی، اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ غسل دو، اور اس کے چہرے کو کھول دو، اور میرا گمان ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اس کے سر کو بھی کھول دو، اس لئے کہ یہ قیامت کے روز لپیک کہتا ہوا اٹھے گا۔

۳۰۷۔ عبد بن حمید، عبید اللہ بن موسیٰ، اسرائیل، منصور، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک آدمی تھا، اس کی اونٹنی نے اس کی گردن توڑ دی، اور وہ انتقال کر گیا، تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُغْسَلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَلَا يُمَسَّ طَبِيبًا وَلَا يُحَمَّرَ رَأْسُهُ فَإِنَّهُ يُنْعَتُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبَّدًا *

۴۰۵۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَشْرٍ وَأَبُو نَكْرٍ بْنُ نَافِعٍ قَالَ ابْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَشَرٍ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ حَبِيبٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُخْرِمٌ فَوَقَعَ مِنْ نَافِثِهِ فَأَقْعَصَتْهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُغْسَلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَأَنْ يُكْتَفَى فِي تَوْبَتَيْنِ وَلَا يُمَسَّ طَبِيبًا حَارِجَ رَأْسِهِ قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَارِجُ رَأْسِهِ وَوَحَّاهُ فَإِنَّهُ يُنْعَتُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبَّدًا *

۴۰۶۔ وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ غَامِرٍ عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ حَبِيبٍ يَقُولُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَقَعَتْ رَجُلًا رَاحِلَتُهُ وَهُوَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَأَنْ يُكْتَفُوا وَحَّاهُ حَبِيبُهُ قَالَ وَرَأْسُهُ فَإِنَّهُ يُنْعَتُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ مُلَبَّدٌ *

۴۰۷۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَوَقَعَتْهُ فَأَقْعَصَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ

وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس کو غسل دو اور اس کے قریب خوشبو بھی نہ لے جاؤ، اور نہ اس کا سر ڈھکو، اس لئے کہ یہ قیامت کے دن تکبیر پڑھتا ہوا اٹھے گا۔

باب (۴۸) محرم کا شرط لگانا کہ اگر میں بیمار ہوا تو احرام کھول دوں گا

۳۰۸۔ ابو کرب محمد بن علاء، ہمدانی، ابو اسامہ، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہاہ بنت زبیرؓ کے پاس تشریف لائے اور اس سے فرمایا کہ تم نے حج کا ارادہ کر رکھا ہے، انہوں نے کہا، جی ہاں! اور خدا کی قسم مجھے تکلیف رہتی ہے، آپؐ نے فرمایا، حج کرو، اور شرط کرو، اور کہو کہ اسے اللہ، میرا احرام کھولنا دے، جہاں تو مجھے روک دے گا، اور وہ حضرت مقدادؓ کے نکاح میں تھیں۔

۳۰۹۔ عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہاہ بن زبیرؓ بن عبد المطلب کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں نے حج کرنے کا ارادہ کر رکھا ہے، اور میں بیمار ہوں، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حج کرو، اور شرط لگاؤ (۱)، کہ میرے احرام کھولنے کا وہیں مقام ہے جہاں تو مجھے روک دے۔

۳۱۰۔ عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سابق حدیث کی طرح روایت منقول ہے۔

۳۱۱۔ محمد بن بشار، عبد الوہاب بن عبد الجبید، ابو عاصم، محمد بن

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ وَتَا تُقَرَّبُوهُ طَيْبًا
وَلَا تُعْصُوا وَحَيْثُ فَإِنَّهُ يُنْعَتُ بَلْبِي *

(۴۸) بَابِ حَوَازِ اشْتِرَاطِ الْمُحْرَمِ
التَّحَلُّلُ بِعَذْرِ الْمَرَضِ وَنَحْوِهِ *

۴۰۸۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْغَلَاءِ
الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صِنَاعَةَ بِنْتِ
الرُّمَيْثِ فَقَالَ لَهَا أَرِذْتَ الْحَجَّ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا
أَحْذِرُنِي إِلَّا وَحِجَةً فَقَالَ لَهَا حُحِّي وَاشْتَرِطِي
وَقُولِي اللَّهُمَّ مَجِّلِي حَيْثُ حَبَسْتَنِي وَكَأَنْتَ
تَحْتَ الْمِقْدَادِ *

۴۰۹۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ نُسُ حُمَيْدٌ أَحْمَرُنَا عَنْ
الرُّزَّاقِ أَحْمَرُنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صِنَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ
المُطَّلِبِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَيَّ أُرِيدُ الْحَجَّ
وَأَنَا شَاكِيَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حُحِّي وَاشْتَرِطِي أَنْ مَجِّلِي حَيْثُ حَبَسْتَنِي *

۴۱۰۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ نُسُ حُمَيْدٌ أَحْمَرُنَا عَنْ
الرُّزَّاقِ أَحْمَرُنَا مَعْمَرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مِثْلَهُ *

۴۱۱۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَشَارٍ حَدَّثَنَا عَنْ

(۱) حج یا عمرے کا احرام باندھنے کے بعد اگر کسی وجہ سے عاجز آ جائے تو ایسے شخص کو "محصر" کہتے ہیں۔ وہ عذر بیماری ہوا
کسی دشمن کا ڈر، احرام باندھتے ہوئے اس بات کی شرط لگائی گئی ہو یا نہ لگائی گئی ہو دونوں صورتوں میں محصر کے لئے دم حصار دے کر حلال
ہونا اور احرام سے لگنا جائز ہے مگر بعد میں اس حج یا عمرے کی قضا بھی ضروری ہے۔

بکر، ابن جریج، (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، محمد بن بکر، ابو الزبیر، طاؤس مکرّمہ مولیٰ ابن عباس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ضہاء بنت الزبیر بن عبدالمطلب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا، کہ میں ایک بیمار عورت ہوں اور حج کرنے کا ارادہ رکھتی ہوں، تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ حج کا احرام باندھ لو، اور شرط لگا لو کہ میرے احرام کھولنے کا وہی مقام ہے جس مقام پر تو مجھے روک دے، چنانچہ وہ فرماتی ہیں، کہ میں نے حج پایا۔

۳۱۲۔ ہارون بن عبد اللہ، ابو داؤد خیالی، حبیب بن یزید، عمرو بن حرم، سعید بن جبیر، مکرّمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ضہاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حج کرنے کا ارادہ کیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں شرط لگانے کا حکم فرمایا، تو انہوں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے بموجب ایسا ہی کیا۔

۳۱۳۔ اسحاق بن ابراہیم، ابوالیوب غیلانی، احمد بن خراش، ابو عامر عبد الملک بن عمرو، ربیع بن ابی معروف، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ضہاء بنت زبیر سے ارشاد فرمایا، حج کرو، اور شرط لگا لو کہ میرے حلال ہونے کا وہی مقام ہے جہاں تو مجھے روک دے اور اسحاق کی روایت میں ہے، کہ آپ نے ضہاء کو حکم دیا۔

أَبُو قَبَابٍ بْنُ عَبْدِ الْمَحِيدِ وَأَبُو عَاصِمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لَهُ أَحَبُّنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَحَبُّنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا وَعَبْدَ مَكْرَمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ضَبَاعَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ ثَقِيلَةٌ وَإِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ فَمَا تَأْمُرُنِي قَالَ أَهْلِي بِالْحَجِّ وَاشْتَرِطِي أَنْ مَجْلِي حَيْثُ نَحْسِنِي قَالَ فَأَذْرَكْتُ *

۴۱۲۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّلَبِيُّ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَرَمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعَبْدَ مَكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ ضَبَاعَةَ أَرَادَتْ الْحَجَّ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَشْتَرِطَ فَفَعَلَتْ ذَلِكَ عَنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۴۱۳۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبُو آثُمَةَ الْغِيلَانِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ حِرَاشٍ قَالَ إِسْحَقُ أَحَبُّنَا وَ قَالَ الْأَحْرَانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ وَهُوَ عِنْدَ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا رَبَاحٌ وَهُوَ ابْنُ أَبِي مَعْرُوفٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِصَاعَةَ حُحِّي وَاشْتَرِطِي أَنْ مَجْلِي حَيْثُ نَحْسِنِي وَفِي رِوَايَةِ إِسْحَقَ أَمَرَ ضَبَاعَةَ *

(فائدہ) یہ ایک خصوصی واقعہ ہے، کہ جس سے جواہر استدلال کرنا صحیح نہیں، اور پھر قاضی عیاض اور اصحٰی نے اس حدیث پر جرح بھی کی ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔

باب (۴۹) حیض اور نفاس والیوں کے احرام اور ان کے غسل کا بیان

۳۱۴۔ ہناد بن سری، زہیر بن حرب، عثمان بن ابی شیبہ، عہدہ بن سلیمان، عبید اللہ بن عمر، عبد الرحمن بن قاسم، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضرت اسماء بنت عمیسؓ کو مقام ذوالخلیدہ میں محمد بن ابی بکرؓ کی ولادت سے نفاس شروع ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکرؓ کو حکم دیا کہ ان سے کہیں، کہ یہ غسل کریں اور لپیک کہیں۔

۳۱۵۔ ابو عسان، محمد بن عمرو، جریر بن عبد الحمید، یحییٰ بن سعید، جعفر بن محمد، بواسطہ اپنے والد، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت کے متعلق نقل کرتے ہیں، کہ جب انہیں مقام ذوالخلیدہ میں نفاس آیا، تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا، انہوں نے حضرت اسماءؓ کو حکم دیا، کہ غسل کریں اور تکبیر (ایک کہیں)۔

باب (۵۰) احرام کے اقسام۔

۳۱۶۔ یحییٰ بن یحییٰ التمیمی، مالک، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم حجۃ الوداع کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، اور ہم نے عمرہ کا تکبیر پڑھا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس ہدی ہو، وہ حج اور عمرہ دونوں کا تکبیر پڑھے (یعنی حج قرآن کرے) اور درمیان میں احرام نہ کھولے، تاوقتیکہ دونوں سے فارغ ہو کر حلال نہ ہو، حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ جب میں مکہ مکرمہ آئی تو مجھے حیض شروع ہو گیا، کہ جس کی وجہ سے نہ بیت اللہ کا طواف کر سکی، اور نہ صفا و مزدہ کے درمیان سعی

باب (۴۹) إِحْرَامِ النُّفَسَاءِ وَاسْتِحْبَابِ اغْتِسَالِهَا بِالْحَرَمِ وَكَذَا الْحَائِضُ *

۴۱۴۔ حَدَّثَنَا هُنَادُ بْنُ سُرَيْبٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَغُثَّانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ كُلُّهُمْ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رُهِيرٌ حَدَّثَنَا عَائِشَةُ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ عُمَيْرٍ قَالَ لِي عَمْرُو بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ بَقِيسْتُ أَسْمَاءَ بِنْتُ عُمَيْسٍ بِمُحَمَّدٍ مِنْ أَبِي نَكْرٍ بِالشَّحْرِفَةِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا نَكْرُ بِأَمْرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهَلَّ *

۴۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَسَاةٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي حَدِيثِ أَسْمَاءَ بِنْتُ عُمَيْسٍ حِينَ بَقِيسْتُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَنَا نَكْرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهَلَّ *

باب (۵۰) بَيَانُ وَجُوهِ الْإِحْرَامِ *

۴۱۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَذِي فليُهَلِّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَجِلُّ حَتَّى يَجِلَّ مِنْهُمَا حَمِيْعًا قَالَتْ فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ لَمْ أَطْفِ بِالنِّهْيِ وَلَا نَبِيْنَ الصَّمَا

کر سکی، تو اس چیز کی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی، آپ نے فرمایا تم اپنے سر کے بال کھول ڈالو، اور کنگھی کرو، حج کا احرام باندھو، اور عمرہ کو چھوڑ دو، چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا، جب ہم حج سے فارغ ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تحنیم تک بھیج دیا، چنانچہ میں نے وہاں سے عمرہ کیا، آپ نے ارشاد فرمایا، یہ تمہارے عمرہ کی جگہ ہے اور پھر ان لوگوں نے جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا، بیت اللہ کا طواف کیا، اور صفا اور مرہ کے درمیان سعی کی، پھر احرام کھول ڈالا، اس کے بعد منی سے واپسی پر اپنے حج کے لئے ایک اور طواف کیا، اور جنہوں نے حج اور عمرہ کو جمع کیا تھا، انہوں نے ایک ہی طواف کیا۔

(فائدہ) یہ حدیث جو اربعہ افراد اور قرآن پر وال ہے اور علمائے امت کا ان تینوں قسموں کے جواز پر اجماع ہے، باقی افضل ان تینوں میں کونسا ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کون سا احرام باندھا تھا، تو پہلے بھی لکھ چکا ہوں کہ حافظ ابن القیم نے زاد المعاد میں دلائل قویہ سے ثابت کیا ہے کہ آپ قارن تھے اور یہی چیز افضل ہے، اور یہی علمائے حنفیہ کا قائل ہے، کہ ان تینوں قسموں میں قرآن افضل ہے، چنانچہ حافظ ابن القیم نے خود تصریح کی ہے کہ قرآن ہی افضل ہے، اور ابن حزم سے بھی یہی چیز مقبول ہے اور پھر قارن کے لئے دو طواف اور دو مرتبہ سعی کرنا ضروری ہے، یہی حضرت علی بن ابی طالب اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما کا مسلک ہے، (نوری مصری جلد ۸، صفحہ ۱۳۱)۔

۳۱۷۔ عبد الملک، شعیب، لیث، عقیل بن خالد، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں کہ ہم حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، اور ہم میں سے کسی نے عمرہ کا احرام باندھا، اور کسی نے حج کا، جب مکہ پہنچے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے عمرہ کا احرام باندھا ہے، اور ہدی نہیں لایا ہے وہ احرام کھول دے، اور جس نے عمرہ کا احرام باندھا ہے، اور ہدی بھی لایا ہے، وہ ہدی ذبح ہونے سے قبل احرام نہ کھولے، اور جس نے صرف حج کا احرام باندھا ہے، وہ حج پورا کرے، حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ مجھے حیض آگیا، اور عرفہ کے دن تک

وَالْمَرْوَةَ فَشَكَوْتُ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقَضِيَ رَأْسُكَ وَأَمْسَيْتَ بِطَيْبٍ وَأَهْلَيْتَ بِالْحَجِّ وَذَعَيْتَ الْغُمْرَةَ قَالَتْ فَقَعَلْتُ فَلَمَّا فَضَيْتَا الْحَجَّ أُرْسِلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَكْرٍ إِلَى التَّجْمِيمِ فَأَعْتَمَرْتُ فَقَالَ هَذِهِ مَكَانٌ عُمَرُكَ فَطَافَ الَّذِينَ أَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ بِالنِّسْبِ وَبِالصَّعَاءِ وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوا ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَحَعُوا مِنْ مِثْنِ لِحْجِهِمْ وَأَمَّا الَّذِينَ كَانُوا حَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا *

۴۱۷۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ نِ الْلَيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ حَرَحْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَ بَعْمُرَةً وَمِنَّا مَنْ أَهَلَ بِحَجٍّ حَتَّى قَدِمْنَا مَكَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَنْ أَحْرَمَ بَعْمُرَةً وَلَمْ يُهْدِ فَلْيَحْلِلْ وَمَنْ أَحْرَمَ بَعْمُرَةً وَأَهْدَى فَلَا يَحِلُّ حَتَّى يَنْحَرَ هَدْيَهُ وَمَنْ أَهَلَ بِحَجٍّ فَلَيْسَ حَجَّهُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَحِطُّتْ فَلَمْ

میں حاضر رہی، اور میں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ چوٹی کھول دوں اور کنگھی کر لوں اور حج کا احلال کر لوں، اور عمرہ چھوڑ دوں، میں نے ایسا کیا، جب میں حج سے فارغ ہو گئی تو میرے ساتھ عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو روانہ کیا اور مجھے حکم دیا کہ میں متعظم سے عمرہ کروں، اس عمرہ کے بدلے میں کہ جسے میں نے پورا نہیں کیا تھا، اور اس کا احرام کھولنے سے پہلے میں نے حج کا احرام باندھا لیا تھا۔

۳۱۸۔ عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں کہ ہم جنت الوداع کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، اور میں نے عمرہ کا احرام باندھا اور ہدی نہیں لائی، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کے ساتھ ہدی ہو، وہ حج اور عمرہ دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھے، اور جب تک دونوں سے فارغ نہ ہو، احرام نہ کھولے، حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ مجھے حیض آگیا، پھر جب شب عرفہ ہوئی، تو میں نے عرض کیا، کہ یا رسول اللہ! میں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا، تو آپ حج کس طرح کروں، تو آپ نے ارشاد فرمایا، سر کھول ڈالو، کنگھی کرو اور عمرہ کے افعال سے باز رہو، اور حج کا احرام باندھو، حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ جب میں اپنے حج سے فارغ ہو گئی، تو آپ نے عبدالرحمن بن ابی بکر کو حکم دیا، وہ مجھے ساتھ لے گئے، اور اس عمرہ کے قائم مقام جس سے میں باز رہی تھی، عمرہ کرا لائے۔

۳۱۹۔ ابن ابی عمر، سفیان، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، تو آپ نے فرمایا جو تم میں سے حج اور عمرہ کے احرام باندھنے کا ارادہ کرے، تو ایسا کر لے، اور جو چاہے حج کا احرام باندھے، اور جو چاہے عمرہ کا

أَزَلْ حَائِضًا حَتَّى كَانَ يَوْمَ عَرَفَةَ وَلَمْ أَهْلِلْ إِلَّا بِعُمْرَةٍ فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْضِيَ رَأْسِي وَأَمْتَشِيطَ وَأَهْلِلَ بِحَجٍّ وَأَتَزَلَّ الْعُمْرَةَ قَالَتْ فَفَعَلْتُ ذَلِكَ حَتَّى إِذَا قَضَيْتُ حَجَّتِي يَعْتَ مَعِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي نُكْرٍ وَأَمَرَنِي أَنْ أَغْتَمِرَ مِنَ التَّجْعِيمِ مَكَانَ عُمْرَتِي الَّتِي أَذْرَكُنِي الْحَجَّ وَلَمْ أَهْلِلْ مِنْهَا *

۴۱۸۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقُ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ حَرَّحَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ أَكُنْ سَفْتُ الْهَدْيِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَهْلِلْ بِالْحَجِّ مَعَ عُمْرَتِهِ ثُمَّ لَا يَجِلَّ حَتَّى يَجِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا قَالَتْ فَحَضَنْتُ فَلَمَّا دَخَلْتُ لَيْلَةَ عَرَفَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ أَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَكَيْفَ أَصْنَعُ بِحَجَّتِي قَالَ الْاِقْضِي رَأْسَكَ وَأَمْتَشِيطِي وَأَمْسِكِي عَنِ الْعُمْرَةِ وَأَهْلِي بِالْحَجِّ قَالَتْ فَلَمَّا قَضَيْتُ حَجَّتِي أَمَرَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي نُكْرٍ فَأَرَادَنِي فَأَغْتَمِرَ مِنَ التَّجْعِيمِ مَكَانَ عُمْرَتِي الَّتِي أَمْسَكْتُ عَنْهَا *

۴۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ حَرَّحَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ يَهْلِلَ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ فَلْيَهْلِلْ وَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَهْلِلَ بِحَجٍّ فَلْيَهْلِلْ

احرام باندھے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھا اور آپ کے ساتھ صحابہ کرام نے بھی باندھا، اور بعض نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا، اور کچھ صحابہ نے عمرہ کا احرام باندھا، اور میں ان میں تھی جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔

۳۲۰- ابو بکر بن ابی شیبہ، عہدہ بن سلیمان، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں کہ ہم جتہ الوداع میں ذی الحجہ کے چاند کے موافق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو تم میں سے عمرہ کا احرام باندھنا چاہے وہ عمرہ کا احرام باندھے، اور اگر میں ہدی نہ لاتا، تو عمرہ ہی کا احرام باندھتا، چنانچہ بعض نے عمرہ کا احرام باندھا، اور بعض نے حج کا احرام باندھا، اور میں ان ہی میں سے تھی جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا، چنانچہ ہم چلے، اور مکہ مکرمہ آئے، جب عرفہ کا دن ہوا تو میں حائضہ ہو گئی، اور ابھی اپنے عمرے کا احرام نہیں کھولا تھا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ عمرے کو رہنے دو اور سر کھول دو، کنگھی کرو اور حج کا احرام باندھ لو، حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا، پھر جب محصب کی رات ہوئی، اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے حج کو پورا کر دیا تو آپ نے میرے ساتھ عبدالرحمن بن ابی بکر کو روانہ کیا، انہوں نے مجھے اپنے ساتھ بٹھایا اور مجھے مستحکم لے گئے، پھر میں نے عمرہ کا احرام باندھا، سو اللہ تعالیٰ نے ہمارے حج اور عمرہ دونوں کو پورا کر دیا، اور نہ اس میں قربانی ہوئی نہ صدقہ، اور نہ روزہ۔

۳۲۱- ابو کریم، ابن نمیر، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم ذی الحجہ کے چاند کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ

وَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُهْلَ بِعُمْرَةٍ فَلْيَهْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَأَهْلُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُجُّ وَأَهْلٌ بِهِ نَاسٌ مَعَهُ وَأَهْلٌ نَاسٌ بِالْعُمْرَةِ وَالْحَجِّ وَأَهْلٌ نَاسٌ بِعُمْرَةٍ وَكَنتُ فِيمَنْ أَهْلٌ بِالْعُمْرَةِ *

۴۲۰- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مُوَافِقِينَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ يُهْلَ بِعُمْرَةٍ فَلْيَهْلُ فَلَوْلَا أَنِّي أَهْدَيْتُ لَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ قَالَتْ فَكَأَنَ مِنَ الْقَوْمِ مَنْ أَهْلَ بِعُمْرَةٍ وَمِنْهُمْ مَنْ أَهْلَ بِالْحَجِّ قَالَتْ فَكُنْتُ أَنَا فِيمَنْ أَهْلَ بِعُمْرَةٍ فَخَرَجْنَا حَتَّى قَدِمْنَا مَكَّةَ فَأَذْرَكَنِي يَوْمَ عَرَفَةَ وَأَنَا حَائِضٌ لَمْ أَجِلْ مِنْ عُمْرَتِي فَشَكَوْتُ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعِي عُمْرَتِكَ وَأَنْفَضِي رَأْسَكَ وَامْتَسِطِي وَأَهْلِي بِالْحَجِّ قَالَتْ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَضْبَةِ وَقَدْ فَضَى اللَّهُ حَجَّنَا أَرْسَلَ مَعِيَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فَأَذْرَقَنِي وَخَرَجَ بِي إِلَى التَّجِيمِ فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَقَضَى اللَّهُ حَجَّنَا وَعُمْرَتَنَا وَلَمْ يَكُنْ فِي ذَلِكَ هَدْيٌ وَلَا صَدَقَةٌ وَلَا صَوْمٌ *

(فائدہ) مطلب یہ کہ جو بہبہب ارتکاب مظلورات کے قربانی وغیرہ واجب ہوتی ہے اس قسم میں سے کوئی چیز واجب نہیں ہوئی، واللہ اعلم۔ ۴۲۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مُوَافِقِينَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ

علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، اور ہمارا صرف حج کا ہی ارادہ تھا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو عمرہ کا احرام باندھنا چاہے، وہ عمرہ کا احرام باندھ لے، پھر بقیہ حدیث عبدہ کی حدیث کی طرح روایت کی ہے۔

۳۲۲۔ ابو کریم، وکیع، ہشام، یواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم ذی الحجہ کے چاند کے قریب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، ہم میں سے بعض نے عمرہ کا احرام باندھ رکھا تھا، اور بعض نے حج اور عمرہ دونوں کا، اور بعض نے صرف حج کا، اور میں ان میں سے تھی جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا، اور پہلی دو روایتوں کی طرح حدیث بیان کی، عروہ کہتے ہیں، کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے حج اور عمرہ دونوں کو پورا فرمایا، اور ہشام بیان کرتے ہیں کہ اس میں (جنس آنے کی وجہ سے) نہ قربانی واجب ہوئی اور نہ صدقہ۔

۳۲۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابوالاسود، محمد بن عبدالرحمن بن نوفل، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم تہتہ اوداع کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، ہم میں سے بعض نے عمرہ کا احرام باندھ رکھا تھا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھ رکھا تھا، اس لئے جن حضرات کا عمرہ کا احرام تھا، وہ تو حلال ہو گئے، اور جن کا حج کا احرام تھا، یا حج اور عمرہ دونوں کا احرام تھا، یعنی قارن تھے وہ یوم النحر (دسویں تاریخ) سے قبل حلال نہیں ہوئے۔

۳۲۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عروہ ناقد، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، عبدالرحمن بن قاسم، یواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور صرف حج

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِهَلَالِ ذِي الْحِجَّةِ لَا نَرَى إِلَّا الْحَجَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَهْلَ بِعُمْرَةٍ فَلْيَهْلَ بِعُمْرَةٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِعَثَلٍ حَدِيثَ عَبْدِ * ۴۲۲-

وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَابِقِينَ لِهَلَالِ ذِي الْحِجَّةِ مِنَّا مَنْ أَهْلٌ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهْلٌ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهْلٌ بِحَجَّةٍ فَكُنْتُ فِيمَنْ أَهْلٌ بِعُمْرَةٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِصَحْوٍ حَدِيثَهُمَا وَقَالَ قَبِيْهَ قَالَ عُرْوَةُ فِي ذَلِكَ إِنَّهُ فَصَّى اللَّهُ حَجَّهَا وَعُمْرَتَهَا قَالَ هِشَامٌ وَلَمْ يَكُنْ فِي ذَلِكَ هَذِي وَلَا صِيَامٌ وَلَا صَدَقَةٌ *

۴۲۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهْلٌ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهْلٌ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهْلٌ بِالْحَجِّ وَأَهْلٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَأَمَّا مَنْ أَهْلٌ بِعُمْرَةٍ فَحَلَّ وَأَمَّا مَنْ أَهْلٌ بِحَجٍّ أَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يَحِلُّوا حَتَّى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ *

۴۲۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعُمَرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَبِيبًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ عُمَرُو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيٍّ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ

کا ہی ارادہ تھا، یہاں تک کہ جب ہم مقام سرف یا اس کے قریب آئے تو میں حائضہ ہو گئی، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، اس حال میں کہ میں رو رہی تھی، آپ نے فرمایا کیا حیض آگیا، میں نے عرض کیا یی ہاں! آپ نے فرمایا تو ایسی چیز ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی بیٹیوں پر لکھ دیا ہے، لہذا جو افعال حاجی بجا لاتے ہیں، وہی تم بھی بجا لاؤ مگر تاؤ فیکہ کہ غسل نہ کرو بیت اللہ کا طواف نہ کرنا، حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اہل و ان کی طرف سے قربانی میں ایک گائے کی۔

(قائدہ) پہلی روایات میں جو قربانی کی نفی کی جا رہی ہے، وہ سبب جنابت کے تھی، اس حدیث سے یہ چیز تحقق ہو گئی۔

۴۲۵۔ سلیمان بن عبید اللہ ابو ایوب غیلانی، ابو عامر عبد الملک بن عمرو، عبد العزیز بن ابی سلمہ، ماجشون، عبد الرحمن بن قاسم، بواسطہ اپنے والدہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ گئے اور ہمارا حج ہی کا ارادہ تھا، جب مقام سرف میں پہنچے تو مجھے حیض آگیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی، آپ نے فرمایا کیوں رو رہی ہو؟ میں نے عرض کیا کہ کاش میں اس سال نہ آتی، آپ نے فرمایا تجھے کیا ہوا، شاید حیض آگیا، میں نے عرض کیا یی ہاں! آپ نے فرمایا تو ایسی چیز ہے، جو کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے بنات آدم علیہ السلام پر متعین کر دی ہے لہذا جو حاجی ارکان لو کرتے ہیں وہ تم بھی کرو، مگر یہ کہ پاک ہوئے تک بیت اللہ کا طواف نہ کرنا، حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جب ہم مکہ مکرمہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام سے فرمایا کہ اس احرام کو عمرہ کا احرام کر ڈالو، صحابہ نے احرام کھول ڈالا، مگر جس کے پاس ہدی تھی، اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور دوسرے مالداروں کے پاس ہدی تھی، پھر جب چلے تو انہوں نے حج کا احرام باندھا، سب یوم النحر ہوا تو میں

اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ حَرَحْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَرَى إِلَّا الْحَجَّ حَتَّى إِذَا كُنَّا سَرَفَ أَوْ قَرِيبًا مِنْهَا جِصْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ أَلَيْسَتْ بِغَيْرِ الْحَيْضَةِ قَالَتْ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّ هَذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى نَسَائِ آدَمَ فَاقْطَبِي مَا يَقْطَبِي الْحَجَّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتَّى تَغْتَسِلِي قَالَتْ وَصَحَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نِسَائِهِ بِالْقَفْرِ *

۴۲۵۔ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ اللَّهُ أَبُو أَيُّوبَ الْغِيلَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجْشُونُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ حَرَحْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْكُرُ إِلَّا الْحَجَّ حَتَّى جِصْنَا سَرَفَ فَطَبَخْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ مَا يُبْكِيكِ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَوِ دِدْتُ أَنِّي لَمْ أَحْجْ حَرَحْتُ الْعَامَ قَالَ مَا لَكَ لَعَلَّكِ نِمِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هَذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى نَسَائِ آدَمَ أَفْعَلِي مَا يَفْعَلُ الْحَجَّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتَّى تَطْهَرِي قَالَتْ فَلَمَّا قَدِمْتُ مَكَّةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ اخْغُلُّوها عُمْرَةً فَأَحْلَلُ النَّاسُ إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ قَالَتْ فَكَانَ الْهَدْيُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي نَكْرٍ وَعُمَرُ وَذَوِي الْيَسَارَةِ ثُمَّ أَهْلُوا حِينَ رَاحُوا

پاک ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا، تو میں نے طوافِ افاضہ کیا اور ہمارے پاس گائے کا گوشت آیا، میں نے کہا یہ کیا ہے، صحابہ کرام نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواجِ مطہرات کی جانب سے گائے ذبح کی ہے، جب شبِ محراب ہوئی تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! لوگ حج اور عمرہ دونوں کر کے واپس ہوتے ہیں، اور میں نے صرف حج ہی کیا ہے، تب آپ نے عبدالرحمن بن ابی بکر (ان کے بھائی) کو حکم فرمایا، انہوں نے اپنے اونٹ پر مجھے پیچھے بٹھالیا، فرماتی ہیں، اور مجھے خوب یاد ہے کہ میں ان دونوں کم سن لڑکی تھیں اور اونٹ گھٹنے لگتی تھی جس کی بنا پر میرے منہ میں کباہ کی کیچلی لکڑی لگ جاتی تھی، یہاں تک کہ صحیح پینے اور وہاں سے میں نے عمرہ کا احرام باندھا، اس عمرہ کے بدلے میں جو کہ اور حضرات نے کر لیا تھا۔

(فاکدہ) حافظ ابن قیم زاد المعاد میں تحریر فرماتے ہیں، کہ حضرت عائشہ کی روایت کے پیش نظر امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں کہ عورت جب عمرہ کا احرام باندھے اور وہ جائزہ ہو جائے اور وقف عرفہ سے قبل طواف نہ کر سکے تو عمرہ کا احرام توڑ دے اور صرف حج کا احرام باندھے، روایات سے یہی چیز ثابت ہے، اس لئے اول عمرہ کے بدلے میں تکبیر سے عمرہ کر لیا، باقی مسائل کی تحقیق اور تفصیل کتب فقہ سے معلوم کرنی چاہئے، واللہ اعلم۔

۳۲۶۔ ابویوب غیلانی، ہمزہ، حماد، عبدالرحمن، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ ہم نے حج کا تلبیہ کہا، جب مقامِ سرف پر پہنچے، تو مجھے حیض آگیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی، بقیہ حدیث ماثون کی روایت کی طرح بیان کی، مگر حماد کی روایت میں یہ نہیں ہے کہ ہدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور دوسرے مالداروں کے ساتھ تھی، اور نہ ہی حضرت عائشہ کا یہ فرمان ہے کہ میں مسن لڑکی تھی اور اونٹ گھٹنے لگتی تھی، جس کی بنا پر میرے منہ میں کباہ کی کیچلی لکڑی لگ جاتی تھی۔

قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ طَهَّرْتُ فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْضَيْتُ قَالَتْ فَأَيُّنَا بَلَّغَهُمْ نَقَرُ فَقُلْتُ مَا هَذَا فَقَالُوا أَهْذَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَسَائِهِ النَّعَرُ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْخَصْبَةِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَرَجَعَ النَّاسُ بِحَبَّةٍ وَعُمَرَةُ وَأَرْجَعُ بِحَبَّةٍ قَالَتْ فَأَمَرَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي نَكْرٍ فَأَرْدَنِي عَلَى حِمْلِهِ قَالَتْ فَإِنِّي فَأَذْكُرُ وَأَنَا حَارَّةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ أَنْعَسُ فَيَصِيبُ وَحْبِي مُؤَجَّرَةُ الرَّحْلِ حَتَّى جِئْنَا إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهْلَلْتُ بِهَا بِعُمَرَةَ حَزَاءَ بِعُمَرَةَ النَّاسِ الَّتِي اعْتَمَرُوا *

۴۲۶۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ الْغِيلَانِيُّ حَدَّثَنَا نَهْرٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنَّا بِالْحَجِّ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِسَرَفٍ جِئْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أُنْكِي وَسَاقُ الْحَدِيثِ بَلَّغَهُمْ حَدِيثُ السَّاحِشُونَ غَيْرَ أَنَّ حَمَّادًا لَيْسَ فِي حَدِيثِهِ فَكَانَ الْهَدْيُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي نَكْرٍ وَعُمَرَةُ وَذَوِي الْيَسَارَةِ ثُمَّ أَهْلُوا حِينَ رَأَوْا وَأَنَا قَوْلُهَا وَأَنَا حَارَّةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ أَنْعَسُ فَيَصِيبُ وَحْبِي مُؤَجَّرَةُ الرَّحْلِ *

۴۲۷- ۱-۳۲- اسماعیل بن اویس، مالک بن انس، (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، مالک، عبد الرحمن بن قاسم، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے حج افراڈ کیا۔

(فائدہ)۔ یعنی ہجرت کے بعد صرف ایک ہی مرتبہ حج کیا، اور عمر کے چار کے (زاد المعاد)

۴۲۸- ۳۲۸- محمد بن عبد اللہ، اسحاق بن سلیمان، یحییٰ بن حمید، قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے مہینوں میں حج کے اوقات و مواضع اور حج کی راتوں میں حج کا تلبیہ پڑھتے ہوئے نکلے، یہاں تک کہ مقام سرف میں اترے تو آپ اپنے اصحاب کی طرف نکلے، اور فرمایا کہ جس کے پاس ہدیہ ہو تو بہتر یہ ہے کہ وہ اس احرام کو عمرہ کا احرام کر لے اور جس کے پاس ہدیہ ہو، وہ ایسا نہ کرے، سو بعض نے اس پر عمل کیا، اور بعض نے نہیں کیا، اور حالانکہ ان کے پاس ہدیہ نہ تھی، اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ان لوگوں کے ساتھ جن میں ہدیہ کی طاقت تھی، ہدیہ تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی، آپ نے فرمایا کیوں رو رہی ہو، میں نے عرض کیا کہ آپ نے جو صحابہ کرام سے فرمایا وہ میں نے سنا ہے، کہ آپ نے عمرہ کا حکم دیا ہے، آپ نے فرمایا کیوں، میں نے عرض کیا کہ میں نماز نہیں پڑھ سکتی، آپ نے فرمایا تمہیں کسی قسم کا نقصان نہیں ہوگا، تم حج میں مصروف رہو، اللہ سے امید ہے کہ تمہیں وہ بھی عنایت کر دے گا، اور بات یہ ہے کہ تم دختر آدم ہو، اور اللہ تعالیٰ نے تم پر وہی متعین کر دیا ہے جو ان پر کیا ہے، فرماتی ہیں کہ میں حج کے لئے نکلی اور ہم مکہ میں اترے، اور میں پاک ہوئی، اور بیت اللہ کا طواف کیا، اور رسول اکرم نے مجھ میں نزول فرمایا، عبد الرحمن بن ابی بکر کو بلا کر کہا کہ اپنی بہن کو حرم سے باہر لے جاؤ کہ وہ عمرہ کا

۴۲۷- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي خَالِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ الْحَجَّ*

۴۲۸- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَفْلَحَ بْنِ حُبَيْدٍ عَنْ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ حَرَّحَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهْلِينَ بِالْحَجِّ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ وَفِي حُرُمِ الْحَجِّ وَلِيَالِي الْحَجِّ حَتَّى نَرْتَلَا بِسَرَفٍ فَخَرَجَ إِلَيَّ أَصْحَابُو فَقَالَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ مَبْكُمُ هَذِي فَأَحْبَبُ أَنْ يَحْتَلِفَهَا عُمْرَةٌ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَذِي فَلَا فِيهِمْ إِلَّا جِدُّ بَيْنَا وَالتَّارِكُ لَهَا مِمَّنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَذِي فَأَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ مَعَهُ الْهَذِي وَمَعَ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِهِ لَهُمْ قُوَّةٌ فَذَحَلَّ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَتُكْبِي فَقَالَ مَا يُكْبِكُ قُلْتُ سَمِعْتُ كَلَامَكَ مَعَ أَصْحَابِكَ فَسَمِعْتُ بِالْعُمْرَةِ قَالَ وَمَا لَكَ قُلْتُ لَا أَصْلِي قَالَ فَلَا بَصْرَكَ فَكُوبِي فِي حَتْلِكَ فَعَسَى اللَّهُ أَنْ يَرْزُقَكِيهَا وَإِنَّمَا أَنْتَ مِنْ نَسَابِ أَدَمَ كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْكَ مَا كَتَبَ عَلَيْهِمْ قَالَتْ فَخَرَجْتُ فِي حَاجَّتِي حَتَّى نَزَلْنَا مِنِّي فَتَطَهَّرْتُ ثُمَّ طَلَعْنَا بِالنِّسَبِ وَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحَصَّصَ فَذَعَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَكْرٍ فَقَالَ اخْرُجْ بِأَحْسَنِكَ مِنَ الْحَرَمِ فَلْتَهْلُ

احرام باندھ لیں، اور پھر بیت اللہ کا طواف کریں، اور صفا و مروہ کی سعی کی، اور ہم رات کو آپ کے پاس واپس آئے، اور آپ اسی منزل میں تھے، آپ نے فرمایا تم فارغ ہو گئیں، میں نے عرض کیا جی ہاں، آپ نے اپنے صحابہ کرام میں چلنے کا اعلان فرمایا، آپ نکلے اور بیت اللہ پر گزرے اور صبح کی نماز سے قبل اس کا طواف کیا، اس کے بعد عید منورہ روانہ ہوئے۔

۲۹۔ یحییٰ بن ابوب، عباد بن عباد مہلبی، عبید اللہ بن عمر، قاسم بن محمد، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم میں سے بعض نے قرآن کیا اور بعض نے تمثیل کیا۔

۳۳۔ عبد بن حمید، محمد بن بکر، ابن جریر، عبید اللہ بن عمر، قاسم بن محمد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حج کا احرام باندھ کر آئی تھیں۔

۳۳۱۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، سلمان بن بلال، یحییٰ بن سعید، عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا کہ فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جب کہ ذیقعدہ کی پانچ تاریخیں باقی رہ گئی تھیں نکلے، اور حج کے علاوہ ہمارا اور کوئی خیال نہیں تھا، یہاں تک کہ جب ہم مکہ مکرمہ کے قریب آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس ہدیہ نہ ہو، جب وہ بیت اللہ کا طواف اور سفا و مروی کی سعی کر چکے، تو وہ طہال ہو جائے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ یوم النحر یعنی دسویں تاریخ کو ہمارے پاس گائے کا گوشت آیا، میں نے دریافت کیا کہ یہ کیا ہے، تو کہا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کی

بَعْرَةً ثُمَّ لَتَطْعَمَ بِالنَّيْتِ وَإِنِّي أَنْتَظِرُكُمْ هَا هُنَا قَالَتْ فَخَرَجْنَا فَأَهْلَكْتُ ثُمَّ طَعَمْتُ بِالنَّيْتِ وَبِالصَّمَا وَالْمَرْوَةِ فَحَتَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي مَرْبِئِهِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَقَالَ هَلْ مَرَعَيْتُ قُلْتُ نَعَمْ فَأَذَّنَ فِي أَصْحَابِهِ بِالرَّحِيلِ فَخَرَجَ فَمَرَّ بِالنَّيْتِ فَطَافَ بِهِ قُلْتُ سَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَدِينَةِ *

٤٢٩- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أُبُوِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ
 بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ
 النَّاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مِمَّا مِنْ أَهْلِ بِالْحَقِّ
 مُرَدًّا وَمِمَّا مِنْ قَوْلٍ وَمِمَّا مِنْ تَعَمُّقٍ *

٤٣- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ جَاءَتْ نَالِشَةُ حَاجَةً *

٤٣١- وَحَدَّثَنَا عَنْهُ اللَّهُ بْنُ مُسْلِمَةَ بْنِ قَعْبَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بَعِي أَنِ ابْنُ مَالٍ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَمْصٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَلَا نَرَى إِلَّا أُمَّ الْخُحِّ حَتَّى إِذَا دُنُونَا مِنْ مَكَّةَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّمَا وَالْمَرْوَةِ أَنْ يَجْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَدَخِلْ عَلَيْنَا يَوْمَ الْبَحْرِ بَلَحْمٍ تَقَرُّ فَقُلْتُ مَا هَذَا فَقِيلَ دَخَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَرْوَاحِهِ قَالَ يَحْيَى فذَكَرْتُ

جانب سے قربانی کی ہے، نیکی بیان کرتے ہیں کہ پھر میں نے یہ حدیث قاسم بن محمد کے سامنے بیان کی تو انہوں نے کہا، خدا کی قسم تم نے حدیث بعین بیان کی ہے۔

۳۳۲۔ محمد بن عثمان، عبد الوہاب، یحییٰ بن سعید، عمرہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا (دوسری سند) ابن ابی عمر، سفیان، یحییٰ بن سعید سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

۳۳۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن علیہ، ابن عون، ابراہیم، اسود، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! لوگ دو عبادتیں لے کر واپس ہوں گے، اور میں ایک ہی عبادت لے کر واپس ہوں گی، آپ نے فرمایا، تم انتظار کرو، جب پاک ہو جاؤ تو مقام تکمیل جانا، اور وہاں سے تبلیہ پڑھاؤ اور ہم سے فلاں فلاں مقام پر ملنا، میرا گمان ہے کہ آپ نے فرمایا کل اور تمہارے اس عمرہ کا لوہاں تکلیف اور خرچ کے مطابق ہے۔

۳۳۴۔ ابن عثمان، ابن ابی عدی، ابن عون، قاسم، ابراہیم، حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! دوسرے لوگ تو دو عبادتیں کر کے واپس ہوں گے، پھر بقیہ حدیث حسب سابق روایت کی ہے۔

۳۳۵۔ زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، اور ہمارا حج کے علاوہ کوئی ارادہ نہیں تھا، پھر جب ہم مکہ آئے، تو بیت اللہ کا طواف کیا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جو ہدیٰ ساتھ نہ لایا ہو وہ حلال ہو جائے، حسرت عائشہ فرماتی ہیں کہ پھر جو لوگ قربانی

هَذَا الْحَدِيثِ لِقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ أَتُتْلِكُ وَاللَّهِ بِالْحَدِيثِ عَلَيَّ وَجْهِي *

۴۳۲۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عُمَرَةُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ مَقْلُودًا *

۴۳۳۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ ح وَعَنْ الْقَاسِمِ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَصْغُرُ النَّاسُ يَنْسَكِينَ وَأَصْغُرُ بَسَلِكُ وَأَجِدُ قَالَ أَنْتَ ظَهْرِي فَإِذَا طَهَرْتَ فَأَخْرُجِي إِلَى التَّعِيمِ فَأَهْلِي مِنْهُ ثُمَّ الْفَيْئَا عِنْدَ كَذَا وَكَذَا قَالَ أَطْلُهُ قَالَ غَدًا وَلَكِبْهَا عَلَى قَدَرٍ نَصْلِكَ أَوْ قَالَ لَقْفَيْكَ *

۴۳۴۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ الْقَاسِمِ وَإِبْرَاهِيمَ قَالَ لَأُغْرِفُ حَدِيثَ أَخِيهِمَا مِنَ الْآخِرِ أَنَّهُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَصْغُرُ النَّاسُ يَنْسَكِينَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ *

۴۳۵۔ وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا وَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَخَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ نَرِ إِلَّا أَنَّهُ الْحَجُّ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ تَطَوَّقْنَا بِالْبَيْتِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ

نہیں لائے تھے، انہوں نے احرام کھول ڈالا اور آپ کی ازواج مطہرات بھی ہدی نہیں لائی تھیں تو انہوں نے بھی احرام کھول ڈالا، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ مجھے حیض آگیا، تو میں بیت اللہ کا طواف نہ کر سکی، جب شب صبح ہوئی تو میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! اور لوگ توجہ اور عمرہ دونوں کر کے واپس ہوں گے، اور میں صرف حج کر کے ہی واپس جاؤں، آپؐ نے فرمایا، کیا جن راتوں میں ہم مکہ آئے تھے تم نے طواف نہیں کیا، میں نے عرض کیا، جی نہیں، آپؐ نے فرمایا تو اپنے بھائی کے ساتھ عصیم چل جاؤ اور عمرہ کا احرام باندھو اور ہم سے ٹھان مقام پر آکر ملو، اتنے میں حضرت عقیقہؓ نے کہا، میرا خیال ہے کہ میں تم سب کو روکوں، آپؐ نے فرمایا، ہاتھ کئی سر منڈی، کیا تو نے یوم النحر کو طواف نہیں کیا، انہوں نے کہا کیوں نہیں، آپؐ نے فرمایا تو اب کوئی مضائقہ نہیں چلو، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے بلندی پر چڑھتے ہوئے ملے، اور میں اس پر سے اتر رہی تھی یا میں چڑھتی تھی، اور آپؐ اتر رہے تھے، اسحاق کے بیان کردہ الفاظ مختلف ہیں، لیکن معنی ایک ہیں۔

(فائدہ) حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ کلمات آپؐ نے بطور شفقت فرمائے، جیسا کہ عرب کے عبادات میں اس قسم کے الفاظ مستعمل ہوتے ہیں، اور انہیں طواف افاضہ کے بعد حیض آیا اور طواف وصالِ حاکمہ پر واجب نہیں ہے، اور نہ ہی اس کی وجہ سے دم لازم ہو تا ہے، جمہور علماء کرام کا یہی مسلک ہے، اور نیز حافظ ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عھتم سے عمرہ کرنا، یہ عمرہ اول کی قضا تھی کہ جس کے چھوڑنے اور حج کا احرام باندھنے کا راستہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تھا، امام ابو حنیفہؒ کا بھی یہی مسلک ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۳۶۴۔ سوید بن سعید، علی بن مسمر، اعمش، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، نہ خاص حج کا ارادہ تھا، نہ خاص عمرہ کا اور بقیہ حدیث منصور کی روایت کی طرح بیان فرمائی۔

۳۶۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن ثنیٰ اور ابن ہشام، غندر،

سَاقِ الْهَدْيِ أَنْ يَجِلَّ قَالَتْ فَحَلَّ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقِ الْهَدْيِ وَبَسَاؤُهُ لَمْ يَسْفَرْ الْهَدْيُ فَاحْلُلْنَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَحِصْتُ فَلَمْ أَصْغُرْ بِالْيَتِيمِ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَرْجِعُ النَّاسُ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ وَأَرْجِعُ أَنَا بِحَجَّةٍ قَالَ أَوْ مَا كُنْتَ طَعْتَ لِيَالِي قَدِيمًا مَكَّةَ قَالَتْ قُلْتُ لَا قَالَ فَادْخِي مَعَ أَهْلِكَ إِلَى التَّعْبِيمِ فَأَهْلِي بِعُمْرَةٍ ثُمَّ مَوَّعِدُكَ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ صَفِيَّةُ مَا أُرَاجِي إِلَّا حَاسِبَتُكُمْ قَالَ عَفْرَى خَلَقِي أَوْ مَا كُنْتَ طَعْتَ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ بَلَى قَالَ لَا تَأْسِ الْفَرِي قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَقِينِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُصْعِدٌ مِنْ مَكَّةَ وَأَنَا مُنْهَطَةٌ عَلَيْهَا أَوْ أَنَا مُصْعِدَةٌ وَهُوَ مُنْهَطٌ مِنْهَا وَقَالَ إِسْحَقُ مُنْهَطَةٌ وَمُنْهَطٌ *

۴۳۶۔ وَحَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ مُسْمَرٍ عَنِ الْأَعْمَشِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَى لَنَا نَذْكُرُ حَجًّا وَلَا عُمْرَةً وَسَاقِ الْحَدِيثِ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَنْصُورٍ * ۴۳۷۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ

محمد بن جعفر، شعبہ، حکم، علی بن حسین، ذکوان، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذی الحجہ کی چوتھی یا پانچویں کو آئے، اور میرے پاس غصہ کی حالت میں تشریف لائے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو کس نے غصہ دیا ہے، اللہ تعالیٰ اسے آگ میں داخل کرے، آپ نے فرمایا کیا تم نہیں جانتی کہ میں نے لوگوں کو ایک کام کا حکم دیا تھا، اور وہ اس میں تردد کرتے ہیں، حکم راوی بیان کرتے ہیں، میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا، گویا کہ لوگ اس میں تردد کرتے ہیں، اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر میں پہلے سے اپنی بات کو جان لیتا کہ جس کا بعد میں علم ہوا تو میں ہدیٰ ساتھ نہ لاتا، اور یہاں سے خرید لیتا، اور ان لوگوں نے جیسا احرام کھولا میں بھی کھول ڈالتا۔

(فائدہ) حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہیں تھا، ورنہ آپ بعد میں یہ نہ فرماتے، کہ اگر مجھے پہلے سے معلوم ہوتا، اور یہ سب امور بشریت کے خواص میں سے ہیں، اسی طرح غصہ کا آنا، شیخ ولی الدین عراقی نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت پر ایمان لاتا شرطا ایمان ہے، بغیر اس کے ایمان درست نہیں، اگر کوئی آپ کی رسالت کا قائل ہو اور بشریت کا اقرار نہ کرے تو وہ مومن نہیں ہے، اور اسی طرح آپ کے حکم میں تردد کرنا شیوہ ایمان نہیں، اسی بنا پر آپ کو غصہ آیا، اور حضرت عائشہ صدیقہؓ نے ایسے موقع پر ان غصہ دلائے والوں کو بددعا دی، اسی طرح آپ کا یہ اعلان ہے، اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ، کہ میں بھی تمہارے جیسا انسان ہوں اس امر میں تردد کرنا، یہ بھی ایمان کی نشانی نہیں ہے اور جو امور ایمان کے خلاف ہوں، ان سے ذات اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچتی ہے جو غصہ کا باعث ہوتی ہے اس لئے اس چیز کا قائل ہو کر کہ آپ بشر نہیں، آپ کی ذات کو تکلیف پہنچاتا، غصہ دلاتا ہے، اور جو آپ کی ذات کو غصہ دلائے، اس کے لئے حضرت عائشہؓ کی بددعا کافی ہے۔

۳۳۸- عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، حکم، علی بن حسین، ذکوان، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذی الحجہ کی چوتھی یا پانچویں کو تشریف لائے، اور حسب سابق روایت منقول ہے، باقی اس میں حکم راوی کا شک آپ کے فرمان "ینرّدوون" کے بارے میں مذکور نہیں ہے۔

بُنِ الْمُثَنَّى وَابْنِ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ عُنْدَرٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ ذَكْوَانَ مَوْلَى عَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَرْبَعِ مَضِيَّ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ أَوْ خَمْسٍ فَذَخَلَ عَلَيَّ وَهُوَ غَضَبَانٌ فَقُلْتُ مَنْ أَغْضَبَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْحَلَهُ اللَّهُ النَّارَ قَالَ أَوْ مَا شَعَرْتُ أَنِّي أَمَرْتُ النَّاسَ بِأَمْرٍ فَإِذَا هُمْ يَنْرَدُّوْنَ قَالَ الْحَكَمُ كَانَتْهُمْ يَنْرَدُّوْنَ أَحْسِبُ وَلَوْ أَنِّي اسْتَفْلُتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْرَيْتُ مَا سَفَتُ الْهَذْيَ مَعِيَ حَتَّى أَشْتَرِبَهُ ثُمَّ أَجِلُّ كَمَا حَلُّوا *

۴۳۸- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ سَمِعَ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَرْبَعِ أَوْ خَمْسٍ مَضِيَّ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ بِمَثَلِ حَدِيثِ عُنْدَرٍ وَلَمْ يَذْكُرِ الْمَثَلُ مِنَ الْحَكَمِ فِي قَوْلِهِ يَنْرَدُّوْنَ *

۵۳۹۔ محمد بن حاتم، یزید، وہیب، عبد اللہ بن طاؤس بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا، اور پھر مکہ مکرمہ آئیں، اور بیت اللہ کے طواف سے قبل عائشہ ہو گئیں، پھر تمام مناسک حج کا احرام باندھ کر ادا کئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے منیٰ کے کوچ کے وقت ارشاد فرمایا کہ تمہارا طواف حج اور عمرہ دونوں کو کافی ہو جائے گا، انہوں نے اس چیز پر اپنی خوشی ظاہر نہ کی تو آپ نے حضرت عبد الرحمن بن ابی بکرؓ کے ساتھ انہیں متعین بھیج دیا، کہ حج کے بعد عمرہ کر لیں۔

۵۴۰۔ حسن بن حلوانی، زید بن حباب، ابراہیم بن یافع، عبد اللہ بن ابی نوح، مجاہد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں، کہ انہیں مقام سرف میں حیض شروع ہو گیا اور وہ عرفہ میں پاک و صاف ہو گئیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا کہ تمہارا صفا اور مروہ کا طواف کرنا تمہارے حج اور عمرہ دونوں کے لئے کافی ہے۔

۵۴۱۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد بن حارث، قرہ، عبد الحمید بن جبیر بن شیبہ، صفیہ بنت شیبہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت بیان کرتی ہیں، کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ تمام لوگ تو دو ثواب لے کر واپس ہوں گے اور میں ایک ہی اجر لے کر جاؤں گی، تو آپؐ نے عبد الرحمن بن ابی بکرؓ کو حکم دیا کہ انہیں تحکم تک لے جاؤ، چنانچہ وہ اپنے اونٹ پر بٹھ بٹھا کر لے گئے اور میں اپنی اڑھنی سے اپنی گردن کھول دیتی تھی، اور عبد الرحمن میرے پاؤں پر اس طرح مارتے تھے کہ معلوم ہو اونٹ کو مار رہے ہیں، اور میں ان سے کہتی تھی کہ یہاں تمہیں کوئی نظر بھی آتا ہے، غرضیکہ میں نے عمرہ کا احرام باندھا، اور پھر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لوٹ آئے اور آپؐ مقام صہ میں تھے۔

۴۳۹۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزُ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا أَهَلَّتْ بِعُمُرَةٍ فَقَدِمَتْ وَلَمْ تَطْلُقْ بِالثَّانِيَةِ حَتَّى حَاصَتْ فَسَكَتَ النَّاسُ كُلُّهَا وَقَدْ أَهَلَّتْ بِالْحَجِّ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْبَرِّ يَسْعَاكِ ضَوْأُكَ لِحَاكِ وَغُمْرَتُكَ فَأَنْتِ فَعَتَّ بِهَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِلَى التَّعْجِمِ وَاعْتَمَرْتَ بَعْدَ الْحَجِّ *

۴۴۰۔ وَحَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَوَائِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَافِعٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سَجَّاحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا حَاصَتْ بِسَرَفٍ فَتَطَهَّرَتْ بِعَرَفَةَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِئُ عَنْكَ ضَوْأُكَ بِالْصَّغَا وَالْمَرْوَةِ عَنْ حِلِّكِ وَغُمْرَتِكَ *

۴۴۱۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْخَارِجِيُّ حَدَّثَنَا حَالِدُ بْنُ الْخَارِثِ حَدَّثَنَا قُرَّةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ حُسْرٍ بْنُ سَيْفَةَ حَدَّثَنَا صَفِيَّةُ بِنْتُ شَيْبَةَ قَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبْرَجُ النَّاسُ بِالْأَخْرَيْنِ وَأُرْجِعُ بِالْأَخْرِ فَأَمَرَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَطْلُقَ بِهَا إِلَى التَّعْجِمِ قَالَتْ فَأَرَادَنِي حَلَقُهُ عَلَى حَبَلٍ لَهُ قَالَتْ فَحَلَقْتُ أَرْفَعُ جِمَارِي أَخْشَرُهُ عَنْ عُنُقِي فَيَضْرِبُ رَحْطِي بِعِلَّةِ الرَّاحِلَةِ قُلْتُ لَهُ وَهَلْ تَرَى مِنْ أَحَدٍ قَالَتْ فَأَهْلَلْتُ بِعُمُرَةٍ ثُمَّ أَهْلَلْتُ حَتَّى اتَّقَيْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْحَصَّةِ *

۴۴۲- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، سفیان، عمرو بن اوس، حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنے ساتھ لے جائیں اور انہیں حکم ہے عمرہ کرالائیں۔

۴۴۳- قتیبہ بن سعید، محمد بن ریح، لیث بن سعد، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج مفرد کا احرام باندھے ہوئے نکلے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عمرہ کا احرام باندھ کر نکلیں، یہاں تک کہ جب ہم مقام سرف میں پہنچے تو حضرت عائشہ حائضہ ہو گئیں، جب ہم مکہ میں آئے تو بیت اللہ کا طواف کیا، اور صفا مروہ کی سعی کی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جس کے پاس ہدی نہ ہو وہ احرام کھول دے، ہم نے کہا، کیا فرمایا، بالکل حلال ہو جائیں، راوی بیان کرتے ہیں، سو ہم نے عورتوں کے ساتھ صحبت کی اور خوشبو لگائی اور اپنے پکڑے پہنے اور ہمارے اور عرفہ میں چار شب کی مدت باقی تھی، پھر یوم ترویہ یعنی آٹھ مارچ کو ہم نے حج کا احرام باندھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ کے پاس تشریف لائے، تو انہیں روتا ہوا پایا، دریافت کیا تمہارا کیا حال ہے، انہوں نے عرض کیا کہ میں حائضہ ہو گئی، اور لوگ احرام کھول چکے، اور نہ میں نے احرام کھولا، اور نہ ہی بیت اللہ کا طواف کیا اور لوگ اب حج کو جا رہے ہیں، آپ نے فرمایا یہ تو ایک حکم ہے، جو اللہ تعالیٰ نے ہات آدم پر مقرر کر دیا ہے، سو تم غسل کرو اور حج کا احرام باندھ لو، چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور تمام مواقع پر وقوف کیا، جب پاک ہو گئیں بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کی، پھر آپ نے فرمایا تم اپنے حج اور عمرہ دونوں سے حلال ہو گئیں، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنے دل میں ایک بات

۴۴۲- حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَحْمَرَ عَنْ أَبِي أُوَيْسٍ أَحْمَرِي عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي كُرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يُرَدَّفَ عَائِشَةَ فَيُعِمِّرَهَا مِنَ التَّعْبِيعِ *

۴۴۳- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمَيْحٍ جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لُبْتُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ خَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ أَقْبَلْنَا مُهْلِبِينَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَجٍّ مُفْرَدٍ وَأَقْبَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِعُمُرَةٍ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِسَرِفٍ عَرَّكَتُ حَتَّى إِذَا قَدِمْنَا طُفًا بِالْكَعْبَةِ وَالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجْلُ مِنَّا مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ خَذْيٌ قَالَ فَقُلْنَا جُلُّ مَاذَا قَالَ الْجُلُّ كُلُّهُ فَوَافَعْنَا النِّسَاءَ وَطَطَّيْنَا بِالنَّطِيسِ وَلَبَّسْنَا بِنَانَا وَلَبَّسَ بِنَانَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا أَرْبَعَ لَيَالٍ ثُمَّ أَهْلَلْنَا يَوْمَ التَّروِيَةِ ثُمَّ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَوَحَّدهَا تَبْكِي فَقَالَ مَا شَأْنُكِ قَالَتْ شَأْنِي أَنِّي أَفَذُ حِصْنٌ وَقَدْ حَلَّ النَّاسُ وَكَمْ أَهْلِيلٌ وَلَمْ أَطُفْ بِالنَّيْتِ وَالنَّاسُ يَدْهَوْنُ إِلَى الْحَجِّ الْآنَ فَقَالَ إِنَّ هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى نَسَبِ آدَمَ فَأَغْتَسِلِي ثُمَّ أَهْلِي بِالْحَجِّ فَفَعَلْتُ وَوَقَفْتُ الْمَوَاقِفَ حَتَّى إِذَا طَهَّرْتُ طَافْتُ بِالْكَعْبَةِ وَالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ قَالَ قَدْ حَلَلْتَ مِنْ حَجِّكِ وَعُمُرَتِكَ جَمِيعًا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَيَّ أَحْذِ بِي نَفْسِي أَنِّي لَمْ أَطُفْ بِالنَّيْتِ حَتَّى

خَحَّحْتُ قَالَ فَاذْهَبْ بِهَا يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ
فَاغْبِرْهَا مِنَ التَّعْمِيمِ وَذَلِكَ لَيْلَةُ الْفَحْصَةِ *

پاتی ہوں کہ حج سے فارغ ہونے تک میں نے طواف نہیں کیا،
تو آپ نے فرمایا عبدالرحمن انہیں لے جاؤ اور حقیقہ سے عمرہ کرا
لاؤ، اور یہ واقعہ شبِ محراب کا ہے۔

فائدہ: ان روایات میں بتائی تصریح آگئی ہے کہ حضرت صدیقہ کا جیش صرف میں شروع ہوا مگر یہ نہیں آیا کہ طہر کہاں ہوا، مجاہد نے
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نقل کیا ہے کہ وہ عرفات میں پاک سوئیں اور عروہ نے انہی سے روایت کیا ہے کہ وہ عرفہ کے دن بھی
نہ تھیں، ابن حزم بیان کرتے ہیں کہ عرفہ میں پاک ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ عرفہ کے لئے غسل کیا، غرض قولِ محقق یہ ہے
کہ عرفہ تک جیش تھا، اور یوم النحر میں پاک ہوئیں، زاد المعاد میں حافظ ابن قیم نے انی چیز کی تصریح کی ہے اور یہ امر ثابت ہو گیا، کہ
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی قارن تھیں، علامہ شتوی نے شرح صحیح مسلم میں اسی امر کی تصریح کی ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

۳۴۴۔ محمد بن حاتم، عبد بن حمید، محمد بن بکر، ابن جریر،
ابو الزہیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالتِ باب صلی
اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس
تقریب لائے اور اس حال میں کہ وہ رو رہی تھیں، پھر بقیہ
حدیث لیٹ کی روایت کی طرح بیان کی، آخر تک، باقی اس سے
اوپر کا مضمون اس میں مذکور نہیں ہے۔

۴۴۴۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَنْدُ ثَرْ
حَمِيدٍ قَالَ أَنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا وَقَالَ عَنْدُ أَخْبَرَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا أَنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَنُ
الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ حَاتِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا يَقُولُ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَهِيَ تَتَكَبَّمُ فَدَسَكَ
بِوَسْطِ حَدِيثِ اللَّيْثِ إِلَى آخِرِهِ وَلَمْ يَدَسُكْ مَا
قُلَّ هَذَا مِنْ حَدِيثِ اللَّيْثِ *

۳۴۵۔ ابو عثمان مسمی، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، مطر،
ابو الزہیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج میں
عمرہ کا احرام باندھ رکھا تھا، بقیہ حدیث لیٹ کی روایت کی طرح
بیان کی، باقی اس میں اتنا اضافہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نرم دل تھے، جب حضرت عائشہ ان سے کوئی فرمائش
کرتیں تو پورا فرما دیتے تو آپ نے انہیں عبدالرحمن بن ابی بکر
کے ساتھ روانہ کیا، وہ انہیں حقیقہ سے عمرہ کرا لائے، اور مطر
راوی ابو الزہیر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ جب حج
کرتیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر ہی کرتیں۔

۴۴۵۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمُسَمِّيُّ حَدَّثَنَا
مُعَاذُ بَعْنِي ابْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مَطَرٍ
عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ وَسَاقِ الْحَدِيثِ
بِسَعْيِ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَرَأَى فِي الْحَدِيثِ قَالَ
وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحُلًا
سَهْلًا إِذَا حَوَّيَتْ الشَّيْءَ نَاعَهَا عَلَيْهِ فَأَرْسَلَهَا
مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ فَأَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ
مِنَ التَّعْمِيمِ قَالَ مَطَرٌ قَالَ أَنُ الزُّبَيْرِ فَكَانَتْ
عَائِشَةُ إِذَا حَجَّتْ صَنَعَتْ كَمَا صَنَعَتْ مَعَ
نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۳۳۶۔ احمد بن یونس، زبیر، ابو الزبیر، حضرت جابر (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، ابو الزبیر، حضرت جابر (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، ابو خثیمہ، ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ کے ساتھ حج کا احرام باندھ کر نکلے اور ہمارے ساتھ عورتیں اور بچے بھی تھے، جب مکہ مکرمہ آئے تو بیت اللہ کا طواف کیا، اور صفاد مر وہ کی سعی کی، تو ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کے ساتھ ہدی نہ ہو، وہ حلال ہو جائے، ہم نے عرض کیا، کہ کیسا حلال ہونا، آپؐ نے فرمایا پورا حلال ہونا، چنانچہ ہم عورتوں کے پاس بھی آئے اور پٹرے بھی پہنے، اور خوشبو بھی لگائی، پھر جب آٹھویں تاریخ ہوئی تو ہم نے عمرہ کا احرام باندھا اور صفاد مر وہ کا پہلا طواف ہی ہمارے لئے کافی ہو گیا، پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم اونٹ اور گائے میں سات سات آدمی شریک ہو جائیں۔

(فائدہ) معصوم ہوا کہ ایک اونٹ سات آدمیوں کو کافی ہے، اور اسی طرح ایک گائے اور ان میں سے ہر ایک سات بکریوں کے برابر ہے اور تاہل لڑکا اگر حج کرے گا تو درست ہے لیکن فریضہ اسلام اس کے ذمہ باقی رہے گا، وہ ساقط نہیں ہوگا، علامہ مینی شرح صحیح بخاری جلد اول ص ۲۱۶ پر فرماتے ہیں کہ یہی قول حسن بصری، عطاء بن ابی رباح، فضی، ثوری، ابو حنیفہ، ابو یوسف، محمد، مالک، شافعی اور احمد اور دیگر فقہاء اصحاب ہے مگر امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں امام ابو حنیفہ کا قول جمہور کے قول کے مخالف نقل کیا ہے، مگر یہ چیز صحیح نہیں، کیونکہ صاحب مذہب اپنے مذہب سے زیادہ واقف ہوتا ہے، اس لئے امام نووی کا لکھنا اور دوسرے حضرات کا اس کو لے کر طعن و تفتیح کرنا بطلان است کے نزدیک پسند نہیں، باقی حج کے تفصیلی مسائل کتب فقہ سے معلوم کئے جائیں۔

۳۳۷۔ محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، ابن جریج، ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جب ہم حلال ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم مٹی کو جائیں تو احرام باندھ لیں، چنانچہ مقام طح سے ہم نے احرام باندھ لیا۔

۳۳۸۔ محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، ابن جریج، ابو الزبیر، حضرت جابر بن

۴۴۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَالْقَطَطُ لَهُ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيسَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهَيَّيْنٍ بِالْحَجِّ مَعَ الْبَنَاتِ وَالْوِلْدَانِ فَلَمَّا قَدِمْنَا مِنْحَةً طُفَعْنَا بِالْبَيْتِ وَبِالصَّغَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُحْلِلْ قَالَ أَيْ الْجِلْ قَالَ الْجِلُّ كُلُّهُ قَالَ فَاتَيْنَا الْبَنَاتِ وَلَسْنَا الْبَنَاتِ وَمَنْبَسَا الطُّبُثِ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّوْزَةِ أَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ وَكُنَّا الطَّوَافُ الْأَوَّلَ بَيْنَ الصَّغَا وَالْمَرْوَةِ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُشْرِكَ فِي الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ كُلِّ سَعَةٍ مِائَةً فِي نَذْيَةٍ *

۴۴۷۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي خُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَهْلَلْنَا أَنْ نُحْرِمَ إِذَا تَوَجَّهْنَا إِلَى بَيْتِ اللَّهِ قَالَ فَأَهْلَلْنَا مِنَ الْأَنْطَاحِ *

۴۴۸۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي خُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنَا

عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا
إِسْحَاقُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ
حَاوِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ لَمْ
يُضْمَرْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَصْحَابُهُ
بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ إِلَّا صَوَافًا وَاحِدًا رَأَى هِيَ
خَدِيسَةُ مُحَمَّدٍ بِنْتُ بَكْرِ طَوَافَهُ الْأَوَّلَ *

(فائدہ) مطلب یہ ہے کہ آپ نے پہلے ہی طریقہ پر طواف کیا اور نہ آپ تو قارن تھے اور قارن پر دو طواف اور دوسرے صفا اور مروہ کے درمیان سعی واجب ہے، حضرت علی کرم اللہ وجہہ، اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ، شعبی، نخعی، ثوری اور حضرت جابر بن یزید اور عبد الرحمن بن الاسود کا یہی قول ہے اور یہی درست اور صحیح ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

۴۴۹- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ
قَالَ سَمِعْتُ حَاوِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنْهُمَا فِي نَاسٍ مَعِيَ قَالَ أَهْلَلْنَا أَصْحَابَ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ خَالِصًا
وَأَحْذَهُ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ حَاوِرَ فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُحْبَ رَابِعَةٍ مَضَتْ مِنْ دِي
الْحِجَةِ فَأَمَرَنَا أَنْ لِحْلًا قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَلُوا
وَأَصْبِيئُوا النِّسَاءَ قَالَ عَطَاءٌ وَلَمْ يَغْرَمْ عَلَيْهِمْ
وَلَكِنْ أَحْلَهُنَّ لَهُمْ فَقُلْنَا لِمَا لَمْ يَكُنْ بَيْنًا
وَتَيْنِ عَرَفَةَ إِلَّا حَمْسَ أَمْرًا أَنْ نَقْضِيَ إِلَى
بَسَائِلِهَا فَتَأْتِي عَرَفَةَ تَقْطُرُ مَذَاجَهُمَا النَّبِيُّ قَالَ
يَقُولُ حَاوِرَ يَدِيهِ كَأَنِّي أَظْفَرُ إِلَى قَوْلِهِ يَدِيهِ
يُحَرِّكُهَا قَالَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيهَا فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي أَفْطَكُكُمْ إِلَهُ
وَأَصْدُقُكُمْ وَأَكْرُمُكُمْ وَلَوْلَا هَذِي لَحَلَلْتُ كَمَا
تَحِلُّونَ وَلَوْ اسْتَفْلَيْتُمْ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْتَرْتُ
لَمْ أَسْتِ الْهَذِي فَحَلُّوا فَحَلَّلْنَا وَسَمِعْنَا وَأَطَعْنَا
قَالَ عَطَاءٌ قَالَ حَاوِرَ فَقَدِمَ عَلَيَّ مِنْ سِيعَانِيهِ

عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام نے صفا اور مروہ کے درمیان ایک ہی طواف کیا اور محمد بن بکر نے اپنی روایت میں اتنا اور زیادہ نقل کیا ہے کہ پہلا ہی طواف۔

۴۴۹- محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، ابن جریر، عطاء، بیان کرتے ہیں کہ میں نے چند اشخاص کے ساتھ حضرت جابر بن عبد اللہ سے سنا، فرما رہے تھے، کہ ہم سب اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندھا، عطاء بیان کرتے ہیں کہ حضرت جابر نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چوتھی ذوالحجہ کی صبح کو آئے اور ہمیں حکم دیا کہ ہم احرام کھول ڈالیں، عطاء بیان کرتے ہیں کہ پھر انہوں نے احرام کھول ڈالا اور عورتوں سے صحبت کی، عطاء بیان کرتے ہیں کہ یہ حکم ان کو وجوب کے طور پر نہیں دیا گیا بلکہ احرام کھولنا انہیں جائز قرار دیا گیا، پھر ہم نے کہا اب عرفہ میں پانچ ہی دن باقی ہیں اور ہم کو حکم دیا کہ اپنی بیویوں سے صحبت کریں اور میدان عرفات میں اس طرح جائیں کہ ہمارے مذاکیر سے تقاطر مٹنی ہو، عطاء کہتے ہیں، کہ حضرت جابر اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے، اور گویا اب میں ان کے ہاتھ کو دیکھ رہا ہوں، جیسا کہ وہ ہلاتے ہوں، یہ سن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ تم بخوبی جان چکے ہو کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے والا، اور زیادہ سچا، اور زیادہ نیک ہوں، اور اگر میرے ساتھ میری ہدی نہ ہوتی تو میں بھی احرام کھول دیتا، جیسا کہ تم سب کھول رہے ہو، اور اگر مجھے پہلے سے علم ہوتا، جس کا بعد میں ہوا، تو میں ہدی

نہ لاتا، پھر صحابہ نے احرام کھول دیا اور آپ کے فرمان کو تسلیم کر لیا، عطاء کہتے ہیں کہ جابرؓ نے فرمایا کہ پھر حضرت علیؓ اموال صدقات وصول کر کے آئے، آپ نے ان سے فرمایا کہ تم نے کیا احرام باندھا ہے، آپ نے ان سے فرمایا کہ قربانی کرو اور محرم رہو، اور حضرت علیؓ آپ کے لئے ہدی لائے، سراق بن مالک کھڑے ہوئے اور کہا یا رسول اللہ کیا اسی سال کے لئے ہے یا میوش کے لئے، آپ نے فرمایا: بیش کے لئے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ جبہ و عمامہ کرام نے اس آخری قول کے یہی معنی بیان کئے ہیں کہ ایام حج میں عمرہ قیامت تک کرنا جائز ہو گیا، دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے ایک ہاتھ کی انگلیں دوسرے ہاتھ میں ڈالیں، اور فرمایا عمرہ حج میں داخل ہو گیا، عمرہ حج میں داخل ہو گیا، نیز حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ کو علم غیب نہیں تھا، ورنہ اس تنہائی کیا ضرورت تھی۔

۳۵۰۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبد الملک بن ابی سلیمان، عطاء، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کا احرام باندھا، جب ہم مکہ آئے تو ہمیں حکم دیا کہ ہم حلال ہو جائیں اور اس احرام کو عمرہ کا کر ڈالیں، یہ بات ہم پر گراں گزری، اور ہمارے سینے اس سے تنگ ہو گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع ہوئی، ہم نہیں کہہ سکتے تھے کہ کوئی آسمانی حکم آیا ہے یا لوگوں کی جانب سے کوئی بات معلوم ہوئی کہ، آپ نے فرمایا، اے لوگو! حلال ہو جاؤ، اگر ہدی میرے ساتھ نہ ہوتی تو میں بھی وہی کرتا جو کہ تم کر رہے ہو، چنانچہ ہم حلال ہو گئے، اور اپنی بیویوں سے صحبت کر لی، غرضیکہ جو افعال حلال آدمی کر سکتا ہے، وہ ہم نے کر لئے اور جب آٹھویں تاریخ ہوئی اور مکہ سے ہم نے پشت پھیری تو حج کا تلبہ پڑھا۔

۳۵۱۔ ابن نمیر، ابو نعیم، موسیٰ بن نافع بیان کرتے ہیں کہ میں عمرہ کے ساتھ جمع کر کے ترویہ سے چار روز قبل مکہ مکرمہ آیا تو لوگوں نے کہا، حیرانج اب مکہ والوں کا ہو گیا، چنانچہ میں عطاء بن ابی رباح کے پاس گیا اور ان سے دریافت کیا، عطاء نے کہا کہ

فَقَالَ بِمُ أَهْلُتَ قَالَ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْدُ وَأَمَكْتُ حَرَامًا قَالَ وَأَهْدِي لَهُ عِيًّا حَدَّثَنَا فَقَالَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ أَنِّي جُعْتُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْإِعْمَامَ حَدَّثَنَا أَنِّي لَأَنْدِي فَقَالَ لَأَنْدِي *

۴۵۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا عَنْهُ الْمَلِكُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ خَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَهْلُنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ أَمَرْنَا أَنْ نَحْلَ وَنَحْلَعَهَا عُمْرَةً فَكَثُرَ ذَلِكَ عَلَيْنَا وَصَافَتْ بِهِ صُدُورُنَا فَلَمَّ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا نَذَرِي أَشْيَاءَ نَلْعُهُ مِنَ السَّمَاءِ أَمْ شَيْءٌ مِنْ يَدِ النَّاسِ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ أَجِلُوا فَلَوْلَا الْهَدْيُ الْيَدِي مَعِي فَعَلْتُ كَمَا فَعَلْتُمْ قَالَ فَأَحْلَلْنَا حَتَّى وَطَلْنَا النِّسَاءَ وَفَعَلْنَا مَا يَفْعَلُ الْحَلَالُ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّروِيَةِ وَحَلَلْنَا مَكَّةَ بَطْهَرِ أَهْلُنَا بِالْحَجِّ *

۴۵۱۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ نَافِعٍ قَالَ قَدِمْتُ مَكَّةَ مُتَمَسِّعًا بِعُمْرَةٍ قَبْلَ التَّروِيَةِ بِأَرْبَعَةِ أَيَّامٍ فَقَالَ النَّاسُ نَصِيرُ حَحْنُكَ الْآنَ مَكَّةَ فَذَحَلْتُ عَلَى عَطَاءِ

مجھ سے حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا، کہ جس سال رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ لے کر آئے ہیں، میں نے بھی آپ کے ساتھ حج کیا، اور بعض حضرات نے صرف حج مفرد کا احرام باندھا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنا احرام کھول ڈالو، اور بیت اللہ کا طواف اور صفا و مردہ کے درمیان سعی کرو، اور بال کنوا دو، اور حلال رہو، پھر جب یوم الترویہ (یعنی آٹھویں تاریخ) ہو تو حج کا احرام باندھو، اور جو تم احرام لے کر آئے ہو اسے تمتع کر ڈالو، لوگوں نے کہا، کہ ہم کیونکر اسے تمتع کا کریں، حالانکہ ہم نے حج کا احرام باندھا ہے، آپ نے فرمایا جیسا میں تم کو حکم دیتا ہوں، وہی کرو، اس لئے اگر میں ہی نہ لانا، تو میں بھی وہی کرتا، جس کا تم کو حکم دیتا ہوں، مگر میرا احرام تا وقتیکہ قربانی اپنے محل تک نہ پہنچ جائے، کھل نہیں سکتا، چنانچہ پھر سب نے ویسا ہی کیا۔

(قائد) پہلے لوگوں نے حج کا احرام باندھا تھا، اور پھر عمرہ کر کے کھول ڈالا، یہی صحیح حج عمرہ ہے، امام نووی فرماتے ہیں کہ صحیح نام ابو حنیفہ، مالک، اور شافعی اور جمہور علماء سلف و خلف کے نزدیک صحابہ کرام کے لئے خاص تھا، بعد میں قیامت تک کے لئے درست نہیں ہے۔

۵۲- محمد بن معمر بن ربیع القیس، ابو ہشام، مغیرہ بن سلمہ، مخزومی، ابو عوانہ، ابو بشر، عطاء بن ابی رباح، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کا احرام باندھ کر آئے، تو سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا، کہ ہم اسے عمرہ کر دیں، اور حلال ہو جائیں، راوی حدیث کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قربانی تھی، اس لئے آپ اسے عمرہ نہ کر سکے۔

۵۳- محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، ابو نصرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں تمتع حج کا حکم کرتے تھے، اور ابن زبیر

ثنی ابی رباح فاستفتینہ فقال عطاء حدثنی جابر بن عبد اللہ الأنصاری رضى الله عنهما أنه حج مع رسول الله صلى الله عليه وسلم عام ساق الهدي معه وقد أهلوا بالحج مفرداً فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أجعلوا من إخراجكم فطوفوا بالبيت وتبين الصفا والمروة وقصروا وأقبلوا حلالاً حتى إذا كان يوم التروية فأهلوا بالحج وأجعلوا التي قدمن بها منعة قالوا كيف نجعلها منعة وقد سميها الحج قال أفعلوا ما أمركم به فإني لو لا أني سئلت الهدي لعلت مبتلى الذي أمرتكم به ولكن لا يحل مبى حرام (حتى يبلغ الهدي محله) ففعلوا *

۵۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ بْنُ رَبِيعٍ الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الْمَغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهْلِينَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً وَنَحِلَّ فَإِنْ وَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً *

۵۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي

رضی اللہ تعالیٰ عنہ متحہ (نکاح) سے روکتے تھے تو میں نے اس چیز کا حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ حدیث تو میرے ہاتھوں میں پھٹلی ہے، ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ متعہ کیا، پھر جب حضرت عمر خلافت پر قائم ہوئے تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کے لئے جو چاہتا ہے حلال کرتا ہے، جس وجہ سے چاہتا ہے، اور قرآن کا ہر ایک حکم اپنی اپنی جگہ پورا نازل ہوا، سو تم حج اور عمرہ کو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے پورا کرو، اور ہمیشہ کے لئے قطعِ ظہیر اودان عورتوں کا نکاح کہ جن سے کچھ زمانہ کے لئے کیا گیا، اور اگر میرے پاس کوئی ایسا شخص آئے گا، کہ اس نے کسی صورت میں ایک مدت کے لئے نکاح کیا، تو میں اسے پتھر ماروں گا۔

۴۵۴۔ زبیر بن حرب، عفان، ہمام، حضرت قتادہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، اور اس میں یہ بھی ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا حج کو عمرہ سے جدا کرو، اس لئے کہ اس میں حج بھی پورا ہوتا ہے اور عمرہ بھی۔

۴۵۵۔ خلف بن ہشام اور ابو الریح اور قتیبہ، حماد بن زید، ایوب، مجاہد، حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے اور ہم حج کا تلبیہ (لبیک اللہم لبیک) پڑھ رہے تھے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ اس احرام حج کو عمرہ کا احرام کر ڈالیں (تو ہم نے ایسا ہی کیا)۔

باب (۵۱) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا بیان۔

۴۵۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، حاتم بن اسماعیل مدنی، جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم

نَصْرَةَ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِأَمْرِ بِالْمُعْتَةِ وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَنْهَى عَنْهَا قَالَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ عَلَى يَدَيَّ خَارَ الْحَدِيثُ نَمْتَعًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ عُمَرُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ يُجِلُّ لِرَسُولِهِ مَا شَاءَ بِمَا شَاءَ وَإِنَّ الْفُرْقَانَ قَدْ نَوَّلَ مَنَارَهُ (فَأَمِّنُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ) كَمَا أَمَرَكُمُ اللَّهُ وَأَبْنَا بِكَاحِ هَذِهِ النِّسَاءِ فَلَنْ أُوْنِي رَجُلٌ نَكَحَ امْرَأَةً إِلَى أَحَلِّ إِلَّا رَحِمَتْهُ بِالْجَحَارَةِ *

۴۵۴۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ هَذَا الْإِسْنَادُ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَافْصِلُوا حَجَّكُمْ مِنْ عُمْرَتِكُمْ فَإِنَّهُ أَمَرَ لِحَجَّكُمْ وَأَمَرَ لِعُمْرَتِكُمْ *

۴۵۵۔ وَحَدَّثَنَا حَلْفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو الرَّيْعِ وَقُتَيْبَةُ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ قَالَ حَلْفٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقُولُ لَبَّيْكَ بِالْحَجِّ قَاتَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَعْمَلَهَا عُمْرَةً *

(۵۱) بَابُ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۴۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا

حَازِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَدَنِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ دَحَلًا عَلَى حَابِرِ بْنِ غَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَسَأَلَ عَنِ الْقَوْمِ حَتَّى انْتَهَى لَيْ فَقُلْتُ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ فَاهْرَبِي بِدِيهِ إِلَى زَائِسِ فَرَزَعٍ رَزَى الْأَعْلَى ثُمَّ فَرَعَ رَزَى الْأَسْفَلَ ثُمَّ وَصَعَ كَهْفَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْ وَأَنَا بِوَمِيذٍ عَلَامٌ صَاحِبٌ فَقَالَ مَرَحْنَا بِكَ يَا ابْنَ أَجْبَى سَلْ عَمَّ بَشَفْتُ فَسَأَلْتُهُ وَهُوَ أَعْمَى وَجَاهٌ وَقُتُ الصَّلَاةُ فَقَامَ فِيهِ لِسَاحَةِ مُلْتَجِدٍ بِهَا كُفْلًا وَصَعَهَا عَلَى مَنْكِبِهِ رَحِمَ طَرَفَاها إِلَيْهِ مِنْ صَغَرًا وَرِدَاءَهُ إِلَى خَنْبِهِ عَلَى الْمَشْحَبِ فَضَلِّي بِنَا فَقُلْتُ أَخْبَرْنِي عَنْ خِصَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِيَدِهِ تَعَقَّدُ بَسْعًا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ يَسْعُ سَبْعِينَ لَمْ يُحِجْ ثُمَّ أُذِنَ لِي النَّاسُ فِي الْعَابِرَةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاجٌ فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ نَشَرَ سَجِيرٌ كُلَّهُمْ يَلْتَمِسُ أَنْ يَأْتِمَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقْمَلَ بِمِلٍّ عَلَيْهِ فَخَرَحْنَا مَعَهُ حَتَّى آتَيْنَا ذَا الْخُلْفَةِ فَوَلَدَتْ أَسْمَاءُ بَشْتُ عَمَّتِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَصْنَعُ قَالَ اغْتَسِلِي وَاسْتَتِفِرِي بِثَوْبٍ وَآخِرِي فَصَلِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَكَبَ الْقَصْوَاءَ حَتَّى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ نَافَقُهُ عَلَى الْبَيْدَاءِ نَظَرْتُ إِلَى مَدَى بَصَرِي تَبَيَّنَ بِيَدِهِ مِنْ رَأْسِهِ وَمَا مِنْ وَغْنٍ يَمِينِهِ بِمِثْلِ ذَلِكَ وَعَنْ يَسَارِهِ بِمِثْلِ ذَلِكَ وَمِنْ خَلْفِهِ بِمِثْلِ ذَلِكَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَيَّنَ أَظْهُرْنَا وَعَلَيْهِ بَنُورٌ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے تو انہوں نے سب لوگوں کے متعلق دریافت کیا، جب میری باری آئی تو میں نے کہا، میں محمد بن علی بن حسین بن علی کرم اللہ وجہہ ہوں، موانہوں نے میری طرف ہاتھ بڑھایا، اور میرے سر پر ہاتھ رکھا اور میرے اوپر کی گھنٹی کھولی، پھر نیچے کی گھنٹی کھولی اور پھر اپنی ہتھیلی میرے سینہ پر دونوں چھاتیوں کے درمیان رکھی، اور میں ان دونوں نوجوان لڑکا تھا، پھر فرمایا، مرحبا، اسے میرے پیچھے، جو چاہو مجھ سے دریافت کرو، اور میں نے ان سے دریافت کیا، اور وہ بتا دیتے تھے، اسے میں نماز کا وقت آگیا اور وہ ایک چادر اوڑھ کر کھڑے ہوئے کہ جب اس کے دونوں کناروں کو کندھے پر رکھتے تو وہ نیچے گر جاتی تھی، اس کے چھوٹا ہونے کی وجہ سے، اور ان کی چادر ان کے پہلو میں ایک بڑی تپائی پر رکھی ہوئی تھی، پھر انہوں نے ہمیں نماز پڑھائی، میں نے عرض کیا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے متعلق خبر دیجئے تو حضرت جابر نے اپنے ہاتھ سے (۹) ٹوکا اشارہ کیا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نو برس تک مدینہ میں رہے اور حج نہیں کیا، پھر دسویں سال لوگوں میں اعلان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کو جانے والے ہیں، چنانچہ مدینہ منورہ میں بہت سے لوگ جمع ہو گئے اور سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنا چاہتے تھے، اور آپ کے طریقہ پر افعال حج کرنا چاہتے تھے، ہم سب لوگ آپ کے ساتھ نکلے، حتیٰ کہ ذوالحلیہ پہنچے، وہاں حضرت اسماء بنت عمیس کے محمد بن ابی بکرؓ تولد ہوئے، اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرا بھیجا کہ اب میں کیسے کروں، آپ نے فرمایا، غسل کرو، اور ایک کپڑے کا ٹکٹو باندھ کر احرام باندھ لو، پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں دو رکعتیں پڑھیں اور قصویٰ اوٹھنی پر سوار ہوئے، یہاں تک کہ جب وہ آپ کو لے کر مقام بیداء میں سیدھی کھڑی ہوئی تو میں نے اپنے آگے کی

جانب جہاں تک میری نظر پہنچ سکتی تھی، دیکھا تو سوار اور پیادے نظر آرہے تھے، اور اپنی دایہی جانب بھی ایسی ہی بیٹھ، اور ہائیں جانب بھی ایسا ہی مجمع اور پیچھے بھی یہی منظر نظر آیا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان تھے، اور آپ پر قرآن نازل ہوتا تھا، اور آپ اس کے معانی سے خوب واقف تھے اور جو کام آپ نے کیا وہی ہم نے بھی کیا، پھر آپ نے توحید کے ساتھ تلبیہ پڑھا، چنانچہ فرمایا، حاضر ہوں میں اے اللہ حاضر ہوں میں، حاضر ہوں میں، حیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، حمد اور نعمت حیرے ہی لئے ہے، اور ملک بھی، حیرا کوئی شریک نہیں، اور لوگوں نے بھی یہی تلبیہ پڑھا جو کہ آپ پڑھتے تھے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر کسی قسم کی زیادتی نہیں فرمائی، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا ہی تلبیہ پڑھتے تھے، اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ ہم حج کے علاوہ اور کوئی ارادہ نہیں رکھتے تھے، اور عمرہ کو جانتے ہی نہ تھے، حتیٰ کہ جب ہم بیت اللہ میں آپ کے ساتھ آئے، تو آپ نے رکن کا استلام کیا، اور طواف کے تین پیکروں میں رمل فرمایا، اور چار میں عادت کے مطابق چلے اور پھر مقام ابراہیم پر آئے، اور یہ آیت پڑھی، "وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مَوْضِعًا" اور مقام ابراہیم کو اپنے اور بیت اللہ کے درمیان کیا، اور میرے والد فرماتے تھے کہ میں نہیں جانتا کہ انہوں نے کچھ بیان کیا، مگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی بیان کیا ہو گا کہ آپ نے دو رکعتیں پڑھیں، اور ان میں سورۃ قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکافرون پڑھی، پھر رکن کی طرف تشریف لائے، اور اس کا استلام کیا اور اس دروازہ سے نکلے جو کہ صفا کے قریب ہے، پھر جب صفا پر پہنچے تو یہ آیت پڑھی، ان الصفا والمروة من شعائر اللہ، اور آپ نے ہم سے فرمایا کہ ہم اسی سے شروع کرتے ہیں کہ جس سے اللہ نے شروع کیا، پھر آپ صفا پر چڑھے یہاں تک کہ بیت اللہ کو دیکھا اور قبلہ کی طرف منہ کیا، اور اللہ تعالیٰ کی

الْفُرَّانَ وَهُوَ يَعْرِفُ تَأْوِيلَهُ وَمَا عَمِلَ مِنْ شَيْءٍ غِبْلًا بِهِ فَاهْلٌ بِالتَّوَجُّيدِ لَيْتِكَ اللَّهُمَّ لَيْتِكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَيْتِكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالْبَقْعَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَهْلُ النَّاسِ بِهَذَا الدِّينِ يُهْلُونَ بِهِ فَلَمْ يَزِدْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ شَيْئًا مِنْهُ وَلَمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلْبِيَةً قَالَ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَسْنَا نَبْشِي إِلَّا الْحَمْدَ لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ حَتَّى إِذَا أَتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهُ اسْتَلَمَ الرُّمْلَيْنِ قَرَمَلْنَا ثَلَاثًا وَمَتَشَى أَرْتَعَا ثُمَّ تَقَدَّمَ إِلَى مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ فَقَرَأَ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُضَلًى فَحَجَّلَ الْمَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَكَانَ أَيْ يَقُولُ وَلَا أَعْلَمُهُ ذِكْرَهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرُّكْعَتَيْنِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَقُلْ بِإِلَهِهَا الْكَافِرُونَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الرُّمْلَيْنِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ حَرَجَ مِنَ الْبَابِ إِلَى الصَّافَا فَلَمَّا دَنَا مِنَ الصَّافَا قَرَأَ إِنَّ الصَّافَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شُعَائِرِ اللَّهِ أَبْدَاءُ بِمَا بَدَأَهُ اللَّهُ بِهِ فَبَدَأَ بِالصَّافَا فَرَفَعِي عَلَيْهِ حَتَّى رَأَى الْبَيْتَ فَاسْتَقْبَلَ الْبَيْتَ فَوَحَّدَ اللَّهُ وَحْدَهُ وَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ أَحَدٌ وَغَدَةٌ وَنَصَرٌ غَدَةٌ وَهَرَمٌ الْأَخْرَافُ وَحْدَهُ ثُمَّ دَعَانِي ذَلِكَ فَقَالَ مِثْلَ هَذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ نَزَلَ إِلَى الْمَرْوَةِ حَتَّى إِذَا انْصَحْتُ قَدَمَاهُ بِي تَطَيُّرُ الْوَادِي سَعَى حَتَّى إِذَا صَعِدْتُ نَامَسِي حَتَّى أَتَى الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّافَا حَتَّى إِذَا كَانَ أَجْرُ حُلَافٍ عَلَى الْمَرْوَةِ فَقَالَ لَوْ أَتَيْتُ اسْتَفْتَلْتُ مِنْ أَمْرِى مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسْقِ الْهَدْيَ وَحَجَلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ

كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ هَذِي فَلْيَجْلُ وَلْيَحْلُلْهَا
عُمْرَةً فَقَامَ سُرَاقَةُ ابْنُ خُصَيْمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
الْبَعَايَا هَذَا أَمْ لَا يَدُ فَفَسَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابِعُهُ وَاجِدَةً فِي الْأُخْرَى وَقَالَ
ذَحَلَبَ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ مَرَّتَيْنِ لَا تَلَّ يَدُ أَبَدٍ
وَقَدِمَ عَلَيَّ مِنَ الْبَيْتِ يَذُبُّ الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَوَجَدَ فَاطِمَةَ بِمَنْ حَلَّ وَلَيْسَتْ نِيَابًا
صَبِيغًا وَانْحَضَلَتْ فَاتَكَرَّ عَلَيْهَا ذَلِكَ فَقَالَتْ إِنَّ
أَبِي أَمَرَنِي بِهَذَا قَالَ فَكَانَ عَلَيَّ يَقُولُ بِالْجِرَاقِ
فَذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُحَرِّشًا عَلَى فَاطِمَةَ لِلَّذِي صَنَعْتُ مُسْتَفْتِيًا
يُرْسُولُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا ذَكَرْتُ
عَنْهُ فَأَخْبَرْتُهُ أَنِّي أَتَكَرْتُ ذَلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَ
صَدَقْتَ صَدَقْتَ مَاذَا قُلْتَ جِئْتَ فَحَرَّطْتَ الْحَجَّ
قَالَ قُلْتُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَهْلٌ بِمَا أَهْلٌ بِهِ رَسُولُكَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنَّ مَعِيَ الْهَذِي فَلَا
تَحِلَّ قَالَ فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَذِي الَّذِي قَدِمَ بِهِ
عَلَيَّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مِنَ الْبَيْتِ وَالْيَدِي أَنِّي
بِهِ الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةً قَالَ فَحَلَّ
النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّروُا إِلَّا الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَذِي فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّوْبَةِ
تَوَجَّهُوا إِلَى مَبِيِّ قَاهِلُوا بِالْحَجِّ وَرَبَّحَتْ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِهَا الظُّهْرَ وَ
الْعَصْرَ وَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ مَكَثَ
فَيَلًا حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَأَمَرَ بِقَبْرِ مَنْ شَعَرَ
نُضِرَتْ لَهُ سَبْرَةٌ فَسَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَلَا نَشْكُ قُرْبَى إِلَّا أَنَّهُ وَافَقَ عِنْدَ
الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ كَمَا كَانَتْ قُرْبَى تَصْنَعُ فِي

توحید اور اس کی بڑائی بیان کی، اور فرمایا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود
نہیں، اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے ملک اور
تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود
نہیں، اکیلا ہے، اس نے اپنا وعدہ پورا کیا، اور اپنے بندہ کی عہد
فرمائی، اور کہنے نے فکر کو بجز بیت دی، پھر اس کے بعد
آپ نے دعا فرمائی، پھر اسی طرح تین مرتبہ کہا، پھر مروہ کی
طرف نزول فرمایا، جب آپ کے قدم مبارک بلن واوی میں
اترے تو سہی فرمائی، یہاں تک کہ جب چڑھ گئے تو پھر آہستہ
چلنے لگے، حتیٰ کہ مروہ پر پہنچے اور پھر مروہ پر بھی وہی کیا، جیسا کہ
صفار کیا تھا، جب مروہ کا آخری پتھر ہو تو فرمایا اگر مجھے پہلے سے
معلوم ہو جاتا، جو کہ بعد میں معلوم ہوا تو میں بدی ساتھ نہ لاتا،
اور اس کا احرام عمرہ کا کردیتا، لہذا تم میں سے جس کے ساتھ بدی
نہ ہو تو وہ حلال ہو جائے، اور اس کا احرام عمرہ کا کر دے، تو سراقہ
بن خثیم کھڑے ہوئے اور عرض کیا، کہ یا رسول اللہ یہ ایسا کرنا
(یعنی ایام حج میں عمرہ کرنا) ہمارے اسی سال کے لئے ہے یا ہمیشہ
کے لئے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک ہاتھ کی
انگلیاں دوسرے میں داخل فرمائیں، اور دو مرتبہ فرمایا کہ عمرہ
ایام حج میں داخل ہو گیا، اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس کی اجازت
ہے، اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ ملک یمن میں سے نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ لے کر آئے، اور حضرت فاطمہؓ کو دیکھا
کہ انہیں میں سے ہیں، جنہوں نے احرام کھول ڈالا، اور رکعتیں
پکڑے کہیں رکھے ہیں اور سر نہ لگائے ہوئے ہیں، تو حضرت علی
نے اسے برامانا، تو انہوں نے فرمایا کہ میرے والد نے مجھے اس کا
حکم فرمایا ہے، راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ عراق میں
فرماتے تھے، کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
حضرت فاطمہؓ کے اس احرام کھولنے پر غصہ کرتا ہوا گیا، اس چیز
کے دریافت کرنے کے لئے جو کہ انہوں نے بیان کیا، اور آپ
کو جاکر بتایا کہ میں نے اس چیز کو اچھا نہیں جانا، تو آپ نے فرمایا!

فاطمہ نے سچ کہا، سچ کہا، پھر آپؐ نے فرمایا کہ جب تم نے حج کا قصد کیا تو کیا کہا، میں نے عرض کیا، الہی میں اس کا احرام باندھتا ہوں، جس کا حیرے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا ہے، تو آپؐ نے فرمایا میرے ساتھ ہدی ہے، اس لئے تم بھی احرام نہ کھولو، جاہد کہتے ہیں کہ پھر دو اونٹ جو حضرت علیؓ یمن سے لائے تھے، اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ لائے تھے، وہ سب مل کر سو ہو گئے، پھر سب لوگوں نے احرام کھول ڈالا اور ہال کتروائے، عمر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان لوگوں نے کہ جن کے ساتھ ہدی تھی، جب ترویہ کا دن ہوا، یعنی آٹھ ذوالحجہ، تو سب لوگ منیٰ کی طرف چلے اور حج کا تلبیہ پڑھا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی سوار ہوئے اور منیٰ میں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نمازیں پڑھیں، پھر آپؐ کچھ دیر کے لئے ٹھہرے، یہاں تک کہ آفتاب نکل آیا اور آپؐ نے اس خیمہ کا جو کہ بالوں کا بنا ہوا تھا، حکم دیا کہ مقام نمرہ میں نصب کیا جائے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے، قریش کو یقین تھا کہ آپؐ مشعر حرام میں وقوف فرمائیں گے، جیسا کہ قریش جاہلیت کے زمانہ میں کیا کرتے تھے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے آگے بڑھے، یہاں تک کہ عرفات میں پہنچے، اور آپؐ نے اپنا خیمہ مقام نمرہ میں نصب ہوا پایا، پھر اس میں نزول فرمایا، یہاں تک کہ جب آفتاب اُٹھ گیا تو آپؐ نے قصویٰ بن نوفل کے متعلق حکم دیا، وہ کسی گئی، پھر آپؐ یمن وادی میں تشریف لائے اور وہاں آکر آپؐ نے لوگوں کو خطبہ دیا، اور فرمایا کہ تمہارے خون اور اموال ایک دوسرے پر حرام ہیں، جیسا کہ آج کی دن کی حرمت اس مہینے میں، اور اس شہر کے اندر، اور جاہلیت کے تمام امور میرے دونوں قدموں کے نیچے ہیں اور سب سے پہلا خون جو اپنے خونوں میں سے معاف کئے دیتا ہوں، وہ ابن ربیعہ بن حارث کا خون ہے کہ وہ بنی سعد میں دودھ پیتا تھا کہ اسے ہذیل نے قتل کر ڈالا، اور اسی طرح

الْحَاخِلِيَّةِ فَأَحَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَى عَرَفَةَ فَوَحَّدَ الْقَبْلَةَ قَدْ صُرِّتْ لَهُ بِسْمَةِ قَزَازٍ بِهَا حَتَّى إِذَا رَأَعَتِ الشَّمْسُ أَمْرًا بِالْقُضَاةِ رُجِلَتْ لَهُ فَاتَى نَعْلَانِ الْوَادِي فَحَطَبَ النَّاسُ وَقَالَ إِنَّ دِمَائَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ بَرِيَّتِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِ لَمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا أَلَا كُلُّ نَسَاءٍ مِنْ أَمْرِ الْحَاخِلِيَّةِ تَحْتَ قَلَمِي مَوْضُوعٌ وَدِمَاءُ الْحَاخِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ وَإِنْ أَوَّلَ دَمٍ أَضْعُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ رَبِيعَةَ نَبِي الْحَارِثِ كَانَ مُسْتَرْصِعًا فِي نَفْسِي سَعِيدٌ قَتَلْتَهُ هَذَا بَلَدًا وَالْحَاخِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ وَأَوَّلَ رَنَا أَضْعُ رِنَانًا رَنَا عَنَّا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كَلَّةٌ فَاتَّقُوا اللَّهَ فِي الْبَسَاءِ فَإِنَّكُمْ اخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانِ اللَّهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللَّهِ لَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُؤْخِلَنَّ فُرُوجَكُمْ أَحَدًا تَكْفُرُوهِنَّ فَإِنْ فَعَلْنَ ذَلِكَ فَاصْرِبُوهُنَّ صَرْبًا غَيْرَ مُبْرَحٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِفْقُهُنَّ وَكِسْفُهُنَّ بِالْمَعْرُوبِ وَقَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَالًا تَصِلُوا بَعْدَهُ إِنْ اغْتَضَبْتُمْ بِهِ كِتَابَ اللَّهِ وَأَنْتُمْ تَسْأَلُونَ عَنِّي فَمَا أَنْتُمْ فَايْلُونَ قَالُوا نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ نَلَعْتَ وَأَذَيْتَ وَنَضَحْتَ فَقَالَ بِأَضْعُوبِ السَّبَانَةِ يَرْفَعُهَا إِلَى السَّمَاءِ وَيَكْنُهَا إِلَى النَّاسِ اللَّهُمَّ اشْهَدْ اللَّهُمَّ اشْهَدْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَذَّنَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يَصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ رَكَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَى الْمَوْقِفَ فَجَعَلَ يَطْرُقُ نَاقِيَهُ الْقُضَاةَ إِلَى الصَّخَرَاتِ وَجَعَلَ حَتْلَ الْمَنَافَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاسْتَفْزَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ فَلَبَّيْلاً حَتَّى غَابَتِ

زمانہ جاہلیت کا تمام سود چھوڑ دیا گیا ہے، اور پہلا سود جو ہم اپنے یہاں کے سود سے چھوڑے دیتے ہیں، وہ عباس بن عبد المطلب کا سود ہے، اس لئے وہ سب معاف کر دیا گیا، اور اب تم اللہ تعالیٰ سے عورتوں کے بارے میں بھی ڈرو، اس لئے کہ تم نے انہیں اللہ تعالیٰ کی امان میں لیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے ساتھ ان کی شرم گاہوں کو حلال کیا ہے اور تمہارا حق ان پر یہ ہے کہ تمہارے بستر پر کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں، کہ جس کا آنا تمہیں ناگوار ہو، اب اگر وہ ایسا کریں تو ان کو ایسا روک کہ جس سے چوٹ نہ لگے اور ان کا حق تم پر اتنا ہے، کہ ان کی روٹی اور کپڑا دستور کے موافق تم پر واجب ہے، اور میں تمہارے درمیان ایسی چیز چھوڑے جانتا ہوں، اگر تم اسے مضبوطی کے ساتھ پکڑ لو تو اس کے بعد کبھی گمراہ نہ ہوں، اللہ تعالیٰ کی کتاب، اور تم سے قیامت میں میرے متعلق سوال ہوگا، تو پھر تم کیا جواب دو گے، سب نے کہا کہ ہم گواہی دیں گے کہ بیشک آپؐ نے اللہ کا پیغام پہنچا دیا، اور رسالت کا حق ادا کیا اور امت کی خیر خواہی کی، پھر آپؐ نے شہادت کی اتنی سی سے اشارہ فرمایا، کہ آپؐ اس آسمان کی طرف اٹھتے تھے، اور لوگوں کی جانب جھکتے تھے اور فرماتے تھے یا اللہ گو اور ہو، یا اللہ گو اور ہو، تین بار آپؐ نے اسی طرح کیا، پھر اذان اور تکبیر ہوئی اور ظہر کی نماز ہوئی، پھر اقامت کہی اور عصر کی نماز پڑھی اور ان دونوں کے درمیان کچھ نہیں پڑھا، اس سے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور موقف میں تشریف لائے اور اونٹنی کا پیٹ پتھروں کی طرف کر دیا اور ایک ڈنڈی کو اپنے آگے کر لیا، اور قبلہ کی طرف منہ کیا اور آپؐ کھڑے رہے، یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا، اور زردی تھوڑی تھوڑی باقی رہی، اور سورج کی نکیہ (۱) غائب ہو گئی، اور حضرت اسامہؓ کو آپؐ نے اپنے پیچھے بٹھالیا، اور رسول اللہ صلی

الْفَرَسُ وَازْدَفَ اُسَامَةَ خَلْفَهُ وَدَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سَقَى لِقُضُوأِ الرِّمَامِ حَتَّى اِنْ رَأْسُهَا لَيُصِيبُ مَوْرِكَ رَحْلِهِ وَيَقُولُ بِيَدِهِ يُسَمِّي اُتَيْهَا النَّاسُ السَّكْبَنَةُ السَّكْبَنَةُ ثَلُمْنَا اُنِي حَبَلًا مِّنَ الْحَبَالِ اُرْحِي لَهَا قَبْلًا حَتَّى تُصْعِدَ حَتَّى اُنِي الْمُؤَذِّلَةُ فَصَلَّى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِاَذَانٍ وَّاجِدٍ وَ اِقَامَتَيٍّ وَلَمْ يُسَخِّرْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ اضْطَحَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَصَلَّى الْفَجْرَ حِينَ نَزَّ لَهُ الصُّنُوعُ نَادَا وَ اِقَامَةً ثُمَّ رَكَبَ الْقُضُوأَ حَتَّى اُنِي الْمَشْعَرُ الْحَرَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْبَيْتَةَ فَذَمَّاهُ وَحَمَّاهُ وَهَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ فَلَمْ يَزَلْ وَاِقَامًا حَتَّى اسْفَرَ جَدًّا مَدَعَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَازْدَفَ الْفَضْلُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَكَانَ رَجُلًا حَسَنَ الشَّعْرِ اَبْيَضَ وَبَيْنَمَا فَلَمَّا دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ طُعْنٌ يَحْرِيحُ فَطَفِقَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى وَجْهِ الْفَضْلِ فَحَوَّلَ الْفَضْلُ وَجْهَهُ إِلَى الشَّيْءِ الْآخَرِ يَنْظُرُ فَحَوَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ مِنَ الشَّيْءِ الْآخَرِ عَلَى وَجْهِ الْفَضْلِ فَصَرَفَ وَجْهَهُ مِنَ الشَّيْءِ الْآخَرِ يَنْظُرُ حَتَّى اُنِي بَطْنٌ مُّخْبِرٌ فَحَرَّكَ قَبْلًا ثُمَّ سَلَّكَ الطَّرِيقَ الْوُسْطَى اَلَيْسَ تَخْرُجُ عَلَى الْحُمْرَةِ الْكُبْرَى حَتَّى اَتَى الْحُمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الشَّحْرَةِ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَبَاتٍ يُكْبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِثْلَهَا مِثْلُ حَصَى الْخَدَفِ زَمَنِي مِنْ نَطْلِ الْوَادِي ثُمَّ

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے غروب شمس کے بعد چلے اس لئے کہ جاہلیت میں لوگ غروب شمس سے پہلے ہی چل پڑتے تھے تو ان کے فعل کا رد کرنا مقصود تھا۔

أَصْرَفَ إِلَى السَّحَرِ فَتَحَرَ ثَلَاثًا وَمِائَتَيْنِ بَيْدَهُ ثُمَّ
أَعْطَى غُلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَتَحَرَ مَا غَيْرَ
وَأَشْرَكَهُ فِي هَدْيِهِ ثُمَّ أَمَرَ مِنْ كُلِّ بُذْنَةٍ بِبُضْعَةٍ
لَحْمًا فَبِي قَذَرٍ فَصَحَّتْ فَأَكَلُوا مِنْ لَحْمِهَا
وَمَشَرْنَا مِنْ مَرَقِهَا ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقَاضَ إِلَى الْمَيْمِ فَصَلَّى بِمَكَّةَ
الْمُطَهَّرَةِ فَإِنِّي لَأَبْهَى عَبْدُ الْمُطَلِّبِ يَسْقُونَ عَلَى زَمْرٍ
فَقَالَ ارْجِعُوا نَبِيَّ عَبْدُ الْمُطَلِّبِ فَلَوْلَا أَنِّي لَعَلَّيْتُكُمْ
الْبُعَاسَ عَلَى سِقَانِكُمْ لَرَعَعْتُ مَعَكُمْ قَارِئُونَ
ذَلُوا فَشَرِبَ مِنْهُ *

اللہ علیہ وسلم واپس لوٹے اور مہار قصواء اونٹنی کی اس قدر کھینچی
ہوئی تھی کہ اس کا سر کھاوہ کے اگلے حصہ سے لگ رہا تھا، اور آپ
اپنے دابے ہاتھ سے اشارہ کرتے جا رہے تھے کہ اے لوگو!
اطمینان کے ساتھ چلو، اطمینان کے ساتھ چلو، تو جب کسی
ریت کے نیلے پر آجاتے تو ذرا مہار ڈھیلی کر دیتے کہ اونٹنی چڑھ
جاتی، یہاں تک کہ مزدلفہ پہنچے، اور وہاں مغرب اور عشاء کی نماز
ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ پڑھی اور ان دونوں فرضوں
کے درمیان نفل وغیرہ کچھ نہیں پڑھے، پھر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لیٹ گئے، یہاں تک کہ صبح صادق ہو گئی، جب صبح
خوب روشن ہو گئی تو آپ نے صبح کی نماز ایک اذان اور ایک
اقامت کے ساتھ پڑھی، پھر قصویٰ پر سوار ہوئے، یہاں تک
کہ مشعر حرام پہنچے اور قبلہ کا استقبال کیا، اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی،
اور اللہ اکبر، اور لا الہ الا اللہ کہا، اور اس کی توحید بیان کی اور خوب
روشنی ہونے تک وہیں ٹھہرے رہے، اور آفتاب کے طلوع
ہونے سے قبل آپ وہاں سے لوٹے، اور فضل بن عباسؓ کو
آپ نے اپنے پیچھے بٹھالیا، اور فضل ایک نوجوان، اچھے ہالوں
والا، حسین و جمیل جوان تھا، جب آپ چلے تو عورتوں کی ایک
جماعت ایسی چلی جا رہی تھی کہ ایک ایک اونٹ پر ایک ایک
عورت سوار تھی اور سب چلی جاتی تھیں تو فضل ان کی جانب
دیکھنے لگے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فضل کے منہ پر
ہاتھ رکھ دیا، چنانچہ فضل نے اپنا منہ دوسری جانب پھیر لیا، اور
پھر دیکھنے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اپنا دست
مہارک پھیر کر ان کے منہ پر رکھ دیا، تو فضل پھر دوسری جانب
سے دیکھنے لگے، یہاں تک کہ باطن محسر میں پہنچے اور اونٹنی کو ذرا
تیز چلایا اور بچ کی رالوی جو کہ جمرہ کبریٰ پر جا نکلتی ہے، یہاں تک
کہ اس جمرہ کے پاس آئے جو کہ درخت کے قریب ہے اور
سات کنگریاں ماریں، ہر ایک کنگری پر اللہ اکبر کہتے تھے، ایسی
کنگریاں جو کہ چٹکی سے ماری جاتی ہیں، اور کنگریاں ولوی کے

درمیان سے ماریں، اس کے بعد ذبح کرنے کے مقام پر لوٹے اور تریسٹھ اونٹ (۱) اپنے دست مبارک سے ذبح کئے اور باقی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیئے، وہ انہوں نے ذبح کئے، اور آپ نے حضرت علی کو اپنی بڑی میں شریک کیا، اس کے بعد حکم فرمایا کہ ہر ایک اونٹ میں سے ایک گوشت کا ٹکڑا لیں اور اس گوشت کو ایک ہانڈی میں ڈال کر پکایا گیا، پھر آپ نے اور حضرت علی دونوں نے اس کا گوشت کھایا اور شور ہایا، اس کے بعد آپ سوار ہوئے، اور طواف افاضہ فرمایا، اور قلہر کی نماز مکہ مکرمہ میں پڑھی، اور بنی عبدالمطلب کے پاس آئے کہ وہ لوگ زمرم پر پانی پلا رہے تھے، آپ نے فرمایا اولاد عبدالمطلب پانی بھر و، اگر مجھے یہ خیال (۲) نہ ہو تا کہ لوگ ہجوم کی وجہ سے تمہیں پانی نہیں بھرنے دیں گے، تو میں بھی تمہارے ساتھ پانی بھرتا، چنانچہ انہوں نے ایک ڈول آپ کو دیا، اور آپ نے اس سے پانی پیا۔

(فائدہ) یعنی اگر آپ اپنے دست مبارک سے پانی بھرتے، تو یہ بھرنے کا بھی سنت ہو جاوے، اور پھر ساری امت پانی بھرنے لگتی تو ان کا حق سقایت ختم ہو جاتا۔

۴۵۷۔ عمر بن حفص بن غیاث، بواسطہ اپنے والد، جعفر بن محمد، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے حج کے متعلق دریافت فرمایا، چنانچہ انہوں نے حدیث حاتم بن اسحاق کی روایت کی طرح بیان کی اور اس میں مزید یہ بیان کیا کہ عرب کا دستور تھا کہ ابو سارہ نامی ایک آدمی انہیں مزدلفہ سے واپس لے کر آیا کرتا تھا، جب رسول اللہ مزدلفہ سے بھی آگے بڑھ گئے، تو قریش نے یقین کیا، کہ آپ

۴۵۷۔ وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ أَتَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَسَأَلْتُهُ عَنْ حَجَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَأَلَ الْحَدِيثَ بِحُجْوَةِ حَدِيثِ خَاتَمِ ابْنِ إِسْمَاعِيلَ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ وَكَانَتْ الْغُرُفُ يَدْخُلُ فِيهِمْ أَبُو سَيَّارَةَ عَلَى حِمَارٍ عُزْرِي فَلَمَّا أَحَازَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَرْدَلِيقَةِ

(۱) تریسٹھ اونٹوں کی قربانی اپنے ہاتھ سے کی تھی۔ بعض حضرات نے اس کی حکمت یہ بیان فرمائی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تریسٹھ سال لوگوں میں موجود رہے تو آپ نے اپنی عمر کے ہر سال کی طرف سے ایک اونٹ کی شکرانے کے طور پر قربانی دی۔

(۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود زمرم کا پانی نہیں لیا اس اندیشہ سے کہ پھر لوگ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کی ابتداء میں زمرم نکالنے کی کوشش کریں گے پھر بیٹھ کر یہ ہو گی اور شدید مشقت ہو گی۔ اور لوگ اس فعل کو افعال حج میں سے ایک عمل سمجھ کر کرنے کی کوشش کریں گے اور کوئی بھی اسے چھوڑنے کے لئے جرات نہ ہوگا۔

مشعر حرام میں قیام فرمائیں گے اور وہیں آپ کی منزل ہوگی، مگر آپ اس سے بھی آگے بڑھ گئے اور اس سے کچھ تعرض نہیں کیا، حتیٰ کہ میدان عرفات تشریف لائے، اور وہیں نزول فرمایا۔ ۳۵۸۔ عمر بن حفص بن غیاث، بواسطہ اپنے والد، جعفر بن محمد، بواسطہ اپنے والد، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے یہاں نحر کیا، اور منیٰ ساری نحر کی جگہ ہے، لہذا اپنے اترنے کے مقام پر نحر کرو، اور میں نے یہاں وقوف کیا، اور عرفہ سارا وقوف کی جگہ ہے، اور مشعر حرام اور مزدلفہ سب وقوف کے مقامات ہیں، میں نے بھی یہیں وقوف کیا ہے۔

۳۵۹۔ اسحاق بن ابراہیم، یحییٰ بن آدم، سفیان، جعفر بن محمد، بواسطہ اپنے والد، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ آئے تو جبرائیل کو پوسہ دیا، پھر اپنے دائیں جانب چلے اور تین طوافوں میں رمل فرمایا اور چار میں حسب عادت چلے۔

۳۶۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو معاویہ، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عاکشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان فرمایا کہ قریش اور جو ان کے دین سے مناسبت رکھتے تھے، مزدلفہ میں قیام کیا کرتے تھے اور اپنے کو محسب کہہ کرتے تھے اور تمام عرب عرفہ میں وقوف کیا کرتے تھے، جب اسلام آیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم فرمایا کہ عرفات میں آکر وقوف فرمائیں اور وہیں سے لوٹیں، اللہ رب العزت کے فرمان ”ثم افيضوا من حيث افاض الناس“ کا یہی مطلب ہے کہ جہاں سے دوسرے لوگ لوٹتے ہیں، وہیں سے تم بھی لوٹو۔

۳۶۱۔ ابو کریب، ابو اسامہ، ہشام، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ محس (قریش) کے علاوہ تمام عرب بیت اللہ کا نیک

بِالْمَشْعَرِ الْحَرَامِ كُمْ تَشْكُ قُرَيْشٌ اِنَّهُ سَيَقْتَصِرُ عَلَيْهِ وَيَكُونُ مِنْزِلُهُ ثُمَّ فَاَحَارَ وَلَمْ يَغْرَضْ لَهُ حَتَّى اَتَى عَرَفَاتٍ قَرَنَ *

۴۵۸۔ وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَابِرٍ فِي حَدِيثِهِ ذَلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحَرْتُ هَاهُنَا وَمِنَى كُلَّهَا مَسْحَرٌ فَانْحَرُوا فِي رِحَابِكُمْ وَوَقِفْتُ هَاهُنَا وَعَرَفَةَ كُلَّهَا مَوْقِفٌ وَوَقِفْتُ هَاهُنَا وَخَمَعْتُ كُلَّهَا مَوْقِفٌ *

۴۵۹۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَحْمَرُنا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ أَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ مَشَى عَلَى يَمِينِهِ فَرَسَلَ إِلَيْنَا وَمَشَى أَرْبَعًا *

۴۶۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ قُرَيْشٌ وَمَنْ دَانَ بِدِينِهَا يَقِفُونَ بِالْمَزْدَلِفَةِ وَكَانُوا يُسَمُّونَ الْحُمْسَ وَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقِفُونَ بَعْرَةَ فَلَمَّا حَانَ الْإِسْلَامُ أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيَّهٗ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْتِيَ عَرَفَاتٍ فَيَقِفَ بِهَا ثُمَّ يُفِيضَ مِنْهَا فَبَدَّلَ قَوْلُهُ عَرَّ وَجَلَّ (ثُمَّ أَيْضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ) *

۴۶۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ

تَطْلُوفُ بِالْبَيْتِ عَرَفَةَ إِلَّا الْحُمْسَ وَالْحُمْسَ
فُرُشٌ وَمَا وَلَدَتْ كَانُوا يَطْلُفُونَ عَرَفَةَ إِلَّا أَنْ
تُعْطِيَهُمُ الْحُمْسُ إِنَّا نَأْتِيكَ بِطَلْعِ الرِّحَالِ
وَالنِّسَاءِ وَالنِّسَاءِ وَكَانَتِ الْحُمْسُ لَا يَخْرُجُونَ
مِنَ الْمُزْدَلِجَةِ وَكَانَ النَّاسُ كُلُّهُمْ يَنْلُغُونَ
عَرَفَاتٍ قَالَ هِشَامٌ فَحَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ الْحُمْسُ هُمُ الَّذِينَ أُزِلَ
اللَّهُ عَنْ رَحْلٍ وَحَلَّ بِهِمْ (ثُمَّ أَيْضُوا مِنْ حَيْثُ
أَفَاضَ النَّاسُ) قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يُعِصُونَ مِنْ
عَرَفَاتٍ وَكَانَ الْحُمْسُ يُعِصُونَ مِنَ الْمُزْدَلِجَةِ
يَقُولُونَ لَا نُعِصُ إِلَّا مِنَ الْحَرَمِ فَلَمَّا نَزَلَتْ (ثُمَّ
أَيْضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ) رَحَعُوا إِلَى
عَرَفَاتٍ *

۴۶۲- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو
الْبَاقِدُ خَمِيْعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ عَمْرُو حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ
حُسَيْنِ بْنِ مُطْعِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ جُسَيْرِ بْنِ
مُطْعِمٍ قَالَ أَصْلَحْتُ بَعِيرًا لِي فَذَهَبَتْ أَطْلُفُهُ يَوْمَ
عَرَفَةَ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَإِقْفًا مَعَ النَّاسِ بِعَرَفَةَ فَقُلْتُ وَاللَّهِ إِنَّ هَذَا لَمِنْ
الْحُمْسِ لَمَّا شَأْنُهُ هَاهُنَا وَكَانَتْ فُرُشٌ تَعْدُ
مِنَ الْحُمْسِ *

(۵۲) بَابُ حَوَازِ نَعْلِيْنِ الْإِحْرَامِ وَهُوَ
أَنْ يُحْرَمَ بِالْحَرَامِ كَالْحَرَامِ فَلَان *

۴۶۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبُو نَصْرٍ
قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ أَخْبَرَنَا
شُعْبَةُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ

طواف کیا کرتے تھے اور خمس قریش اور ان کی اولاد ہیں،
غرضیکہ سب ننگے طواف کیا کرتے تھے، مگر جب قریش ان کو
کپڑا دے دیتے تو مرد مردوں کو اور عورتیں عورتوں کو تقسیم
کیا کرتی تھیں اور خمس مزدلفہ سے آگے نہ جاتے تھے اور سب
عرفات تک جاتے تھے، ہشام اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان فرمایا کہ خمس وہی ہیں
جن کے بارے میں اللہ رب العزت نے یہ آیت نازل فرمائی،
”ثم أفيضوا من حيث أفاض الناس“ کہ پھر لوگوں جہاں سے اور
لوگ لوٹتے ہیں، بیان کرتی ہیں کہ اور لوگ تو عرفات سے لوٹنا
کرتے تھے، اور خمس مزدلفہ سے، اور کہتے تھے کہ ہم حرم کے
علاوہ اور کسی جگہ سے نہیں لوٹتے، جب یہ آیت نازل ہوئی ”ثم
أفيضوا من حيث أفاض الناس“ کہ جہاں سے اور لوگ لوٹتے
ہیں، وہیں سے لوٹو۔

۴۶۲- ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ، عمرو، محمد
بن جبیر بن مطعم اپنے والد حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان فرمایا کہ میرا
ایک اونٹ گم ہو گیا، اور میں عرفہ کے دن اس کی تلاش میں
لگا، تو کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں
کے ساتھ میدان عرفات میں کھڑے ہیں، میں نے کہا خدا کی
قسم! یہ تو خمس (قریش) کے لوگ ہیں، انہیں کیا ہوا کہ یہ
یہاں تک آگئے (کیونکہ) اس سے پہلے منیٰ سے واپس ہو جاتے
تھے، اور قریش خمس میں شمار ہوتے تھے۔

باب (۵۲) اپنے احرام کو دوسرے کے احرام کے
ساتھ معلق کرنے کا جواز۔

۴۶۳- محمد بن حنفی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قیس بن
مسلم، طارق بن شہاب، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، اور آپ بٹھائے مکہ میں لوٹ کر بٹھائے ہوئے تھے، آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا، کیا تم نے حج کی نیت کی ہے، میں نے عرض کیا جی ہاں، آپ نے فرمایا، کیا احرام باندھا، میں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کے ساتھ تلبیہ پڑھا، آپ نے فرمایا بہت اچھا کیا، اب بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی کرو اور احرام کھول ڈالو، چنانچہ میں نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا، پھر بنی قریس کی ایک عورت کے پاس آگیا، اس نے میرے سر کی جوئیں دیکھ دیں، اس کے بعد میں نے حج کا احرام باندھا، اور اسی چیز کا میں لوگوں میں فتویٰ دیتا تھا، حتیٰ کہ حضرت عمرؓ کی خلافت کا زمانہ آیا، تو ایک شخص نے ان سے کہا، کہ اے ابو موسیٰ، یا کمالے عبداللہ بن قریس اپنے بعض فتوے رہتے دو، اس لئے کہ تمہیں معلوم نہیں کہ امیر المؤمنین نے تمہارے بعد احکام حج میں کیا حکم صادر فرمایا ہے، ابو موسیٰ نے فرمایا کہ اے لوگو! جنہیں ہم نے فتویٰ دیا ہے، وہ مائل کریں، اس لئے کہ امیر المؤمنین تمہارے پاس آنے والے ہیں، ان ہی کی اقتداء کریں، راوی بیان کرتے ہیں کہ جب امیر المؤمنین آئے تو میں نے ان سے اس چیز کا تذکرہ کیا، سوانہبوں نے فرمایا، اگر ہم کلام اللہ کی اتباع کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ حج اور عمرہ دونوں کو پورا کرنے کا حکم فرماتا ہے، اور اگر سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل پیرا ہوں تو آپ نے اس وقت تک احرام نہیں کھولا، جب تک قربانی اپنے مقام پر نہیں پہنچتی۔

۳۶۳۔ عبد اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

۳۶۵۔ محمد بن ثنی، عبدالرحمن بن مہدی، سفیان، قیس، عمارق بن شہاب، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، اور آپ بٹھائے مکہ میں لوٹ بٹھائے ہوئے

شہاب عن ابي موسى قال قدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُبِيعٌ بِالْبُطْحَاءِ فَقَالَ لِي أَحْحَحْتُ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ سَمِ أَهْلَلْتُ قَالَ قُلْتُ لَتَيْكَ بِأَهْلَالِ كَرَاهِلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَدْ أَحْحَسْتُ طُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفا وَالْمَرْوَةِ وَأَجَلُّ قَالَ فَقُلْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ بَنِي قَيْسٍ فَقُلْتُ رَأَيْتُ ثُمَّ أَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ قَالَ فَكُنْتُ أَفْتِي بِهِ النَّاسَ حَتَّى كَانَ فِي حِلَافَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ رَحُلْ يَا أَبَا مُوسَى أَوْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ رُوَيْدَكَ بَعْضُ قُرَيْشٍ فَإِنَّكَ لَا تَذَرِي مَا أَخَذْتُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي السُّلُوكِ نَعْذُكَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مِنْ كُنَّا أَفْضَاةً قُرَيْشًا فَلْيَبْزِدْ فَإِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَادِمٌ عَلَيْكُمْ فِيهِ قَاتِمُوا قَالَ فَقَدِمَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنْ نَأْخُذَ بِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنَّ كِتَابَ اللَّهِ يَأْمُرُ بِالنَّمَامِ وَإِنْ نَأْخُذَ بِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحُلْ حَتَّى تَلْعَ الْهِنْدِيُّ مَجْلَهُ *

۴۶۴۔ وَحَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۴۶۵۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَنْ الرَّحْمَنِ بْنِ يَحْيَى ابْنِ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَانُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ

تھے، آپ نے دریافت فرمایا، تو نے کیا احرام باندھا ہے، میں نے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کے موافق احرام باندھا ہے، آپ نے فرمایا کیا بادی ساتھ لایا ہے، میں نے عرض کیا نہیں، آپ نے فرمایا تو بیت اللہ اور صفاء مروہ کا طواف کرو، پھر حلال ہو جاؤ، چنانچہ میں نے بیت اللہ اور صفاء مروہ کا طواف کیا، پھر اپنی قوم کی ایک عورت کے پاس آیا، اس نے میرے سر میں کھنکھی کی اور میرا سر دھویا اور اسی چیز کا میں حضرت ابو بکر صدیق اور عمر فاروق کی خدمت میں لوگوں کو فتویٰ دیا کہ تم تمہارے پاس آنے والے ہیں، ان کی ہی اقتداء کرو، جب امیر المومنین تشریف لائے تو میں نے کہا کہ کہ آپ نے حج کے متعلق کیا حکم نافذ فرمایا ہے، بولے کہ اگر ہم کتاب اللہ کو ملحوظ رکھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حج اور عمرہ کو اللہ تعالیٰ کے لئے پورا کرو، اور اگر سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نظر رکھتے ہیں تو آپ حلال نہیں ہوئے، حتیٰ کہ قربانی کو نحر فرمایا۔

۳۶۶- اسحاق بن منصور اور عبد بن حمید، جعفر بن عون، ابو عمیس، قیس بن مسلم، طارق بن شہاب، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف بھیجا اور میں اسی سال آیا، جس سال آپ نے حج کا ارادہ فرمایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اے ابو موسیٰ، احرام باندھتے ہوئے تم نے کیا کیا تھا، میں نے عرض کیا، میں نے کہا تھا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کے موافق تبلیہ پڑھتا ہوں، آپ نے ارشاد فرمایا، کیا بادی لائے ہو، میں بولا نہیں، آپ نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُبِيحٌ بَالْبَطْحَاءِ فَقَالَ بِمِ أَهْلَلْتُ قَالَ قُلْتُ أَهْلَلْتُ بِإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ سَفَفْتُ مِنْ هَذِي قُلْتُ لَا قَالَ فَطَفْتُ بِالنِّسْبِ وَالصِّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ جِلَّ فَطَفْتُ بِالنِّسْبِ وَالصِّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَوْمِي فَمَسَسْتَنِي وَعَسَلْتُ رَأْسِي فَكُنْتُ أَقْبِي النَّاسَ بِذَلِكَ فِي إِمَارَةِ أَبِي نَكْرٍ وَإِمَارَةِ عُمَرَ فَإِنِّي لَقَائِمٌ بِالْمَوْسِمِ إِذْ حَافَتِي رَحُلٌ فَقَالَ إِنَّكَ لَا تَذَرِي مَا أَخَذْتَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فِي شَأْنِ النَّسْلِ فَقُلْتُ أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كَمَا أَفْتِنَاهُ بَشْيْءٍ فَلْيَبْذُوهَذَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَادِمٌ عَلَيْكُمْ مَعِيَ فَأَتَوْهُا فَلَمَّا قَدِمَ قُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا خَلَا الَّذِي أَخَذْتُ فِي شَأْنِ النَّسْلِ قَالَ إِنْ تَأْخُذُ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ (وَاتَّبِعُوا الْحَقَّ وَالْعَصْرَةَ لِلَّهِ) وَإِنْ تَأْخُذُ بِسُنَّةِ نَبِيِّنَا عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى نَحَرَ الْهَدْيَ *

۴۶۶- وَحَدَّثَنِي بِإِسْحَاقَ بْنِ مَنْصُورٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَحْرَزْنَا جَعْفَرَ بْنَ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَمِيْسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثَنِي إِلَى الْيَمَنِ قَالَ فَوَافَقْتُهُ فِي الْعَامِ الَّذِي حَجَّ فِيهِ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا مُوسَى كَتَمْتَ قُلْتَ جِئْتَ أَحْرَزْتَ قَالَ قُلْتُ لَبَّيْكَ إِهْلَالًا كِبَاهِلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

فرمایا، تو بیت اللہ اور صفا اور مروہ کا طواف کر کے حلال ہو جاؤ،
بقیہ روایت شعبہ اور سفیان کی روایت کی طرح ہے۔

۳۶۷- محمد بن عثمان، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، حکم، عمارہ
بن عبیدہ، ابراہیم بن موسیٰ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حد کا فتویٰ دیتے تھے، تو ایک
فقیہ نے ان سے کہا کہ تم اپنے بعض فتوؤں کو رہنے دو، اس
لئے کہ ہمیں معلوم نہیں کہ امیر المؤمنین نے تمہارے بعد
حج کے متعلق کون سا حکم نافذ فرمایا ہے، پھر امیر المؤمنین سے
ملے، اور ان سے دریافت کیا، انہوں نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے حد کیا
ہے، مگر میں نے جو منع کیا ہے وہ اس لئے کہ مجھے برا معلوم ہوتا
ہے، کہ لوگ بیلو کے درختوں کے نیچے عورتوں سے شب
باشی کریں اور پھر حج کے لئے جائیں کہ ان کے سر سے پانی کے
قطرے نچتے ہوں۔

(فاکدہ) منہ کے معنی حج کے احرام کو عمرہ کر کے کھول ڈالنا اور پھر یوم النحر کو حج کا احرام باندھنا اس سے حضرت عمر کا منع کرنا نافذ بالاولیٰ
کے طریق سے تھا، کسی حدیث کے پیش نظر نہیں تھا۔

باب (۵۳) حج تمتع کا جواز!

۳۶۸- محمد بن عثمان، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ،
عبد اللہ بن شعیبہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ
تعالیٰ عنہ تمتع سے منع کیا کرتے تھے اور حضرت علی کرم اللہ
وجہہ اس کا حکم فرمایا کرتے تھے، تو حضرت عثمان نے حضرت
علی سے کچھ فرمایا، تو حضرت علی نے فرمایا کہ آپ جانتے ہیں کہ
ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمتع کیا ہے،
حضرت عثمان نے فرمایا یہاں! مگر اس وقت ہم ڈرتے تھے۔

هَلْ سَفَتْ هَذَا فَقُلْتُ لَا قَالَ فَانْطَلِقُ فَطَفَعَ
بِالنَّبَسِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَجَلَ ثُمَّ سَأَلَ
الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ *

۴۶۷- وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبْنُ نَشَارٍ
قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُثَيْرٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ
كَانَ يُعْنِي بِالْمُنْعَةِ فَقَالَ لَهُ رَحْلُ رُوَيْدَكَ
يَنْعَصُ فَيَاكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَخَذَتْ أَمِيرُ
الْمُؤْمِنِينَ فِي السَّلَكِ نَعْدَ حَتَّى لَفِيهِ نَعْدُ فَسَأَلَهُ
فَقَالَ عُمَرُ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلَهُ وَأَصْحَابُهُ وَلَكِنْ كَرِهْتُ أَنْ
يَظْلَمُوا مُعَرِّبِينَ بِهِمْ فِي الْأَرَاكِ ثُمَّ يَرَوْحُونَ فِي
الْحَجِّ نَفْطُرُ رُءُوسَهُمْ *

(۵۳) بَابُ جَوَازِ التَّمَتُّعِ *

۴۶۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبْنُ نَشَارٍ
قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شُعْبَةَ
كَانَ عُثْمَانُ يَنْهَى عَنِ التَّمَتُّعِ وَكَانَ عَلِيٌّ بِأَمْرٍ
بِهَا فَقَالَ عُثْمَانُ لِعَلِيٍّ كَلِمَةً ثُمَّ قَالَ عَلِيٌّ لَقَدْ
عَلِمْتُ أَنَا قَدْ تَمَتُّعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَلَّ وَلَكِنَّا كُنَّا خَائِفِينَ *

(فاکدہ) تمتع اور تمتع فی الحج ایک ہی چیز ہے، اس کی تعریف اوپر لکھ دی ہے، حضرت عثمان کا بھی اس سے منع کرنا، حضرت عمر کے طریق پر
تھا، باقی اس کے جواہر میں کسی قسم کا کوئی شبہ نہیں اور حج تمتع امام ابو حنیفہ کے نزدیک حج افراد سے افضل ہے، واللہ اعلم (نووی، ہدایہ اولیین)۔

۳۶۹۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد بن حارث، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

۳۷۰۔ محمد بن ثنی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عمرو بن مرہ، سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی اور حضرت عثمان دونوں مقام عسفاں میں جمع ہوئے اور حضرت علی عثمان جمع یا عمرہ سے (ابام حج میں) منع کرتے تھے، حضرت علیؑ نے فرمایا آپ کا اس کام کے متعلق کیا ارادہ ہے، جو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے، اور آپ اس سے منع (۱) کرتے ہیں، حضرت عثمان بولے، تم ہمیں ہمارے حال پر چھوڑ دو، حضرت علیؑ نے فرمایا میں تمہیں نہیں چھوڑ سکتا، پھر جب حضرت علیؑ نے یہ حال دیکھا، تو انہوں نے حج اور عمرہ کے ساتھ احرام باندھا۔

(فائدہ) یعنی حج قرآن کیا، اور یہی علماء حنفیہ کے نزدیک حج کی تینوں قسموں سے افضل ہے۔

۳۷۱۔ سعید بن منصور، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، اعلمش، ابراہیم حمفی، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حج جمع رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ و ہارک وسلم کے اصحاب کرام کے لئے خاص تھا۔

۳۷۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدالرحمن بن مہدی، سفیان، عیاش العامری، ابراہیم حمفی، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ حج میں جمع ہمارے ہی لئے رخصت تھی۔

۳۷۳۔ قتیبہ بن سعید، جریر، فضیل، زبید، ابراہیم حمفی، بواسطہ

۴۶۹۔ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ أَحْمَرَنَا شُعْبَةً بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۴۷۰۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْتَنِي وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ اجْتَمَعَ عَلِيٌّ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِعُسْفَانَ فَكَانَ عُثْمَانُ يَنْهَى عَنِ الْمُتْعَةِ أَوْ الْعُمْرَةِ فَقَالَ عَلِيٌّ مَا تُرِيدُ إِلَى أَمْرٍ قَعَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهَيُّ عَنْهُ فَقَالَ عُثْمَانُ دَعْنَا مِنْكَ فَقَالَ إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَذْغَلَكَ فَلَمَّا أَنْ رَأَى عَلِيٌّ ذَلِكَ أَهْلًا بِهِمَا خَمِيْعًا *

۴۷۱۔ وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ الْمُتْعَةُ فِي الْحَجِّ لِأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً *

۴۷۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ عِيَّاشِ الْغَامِرِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ لَنَا رُحَصَةٌ يَعْطَى الْمُتْعَةُ فِي الْحَجِّ *

۴۷۳۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ

(۱) حضرت عثمانؓ نے جو جمع سے منع فرمادے تھے وہ اس لئے کہ ان کی رائے یہ تھی کہ ایک ہی سفر میں حج و عمرہ دونوں عمل جمع کرنے سے بہتر یہ ہے کہ حج اور عمرہ میں سے ہر ایک کے لئے مستقل سفر کیا جائے تاکہ زیادہ مشقت لاحق ہونے سے اجز زیادہ حاصل ہو، ناجائز سمجھ کر منع نہیں کیا گیا۔

فَعَصِيْلٌ عَنْ زَيْدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا تَصْلُحُ الْمُتَعَنَّنَانِ إِلَا لَنَا حَاصِصَةٌ وَبِغْيَى مُتَعْنَةِ النِّسَاءِ وَمُتَعْنَةِ الْحُجَّ*

اپنے والد حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ دو مٹھے ہیں ایسے کہ ہمارے لئے ہی خاص تھے، ایک مٹھا اور دوسرا مٹھا بیچ۔

(فائدہ) جہدِ نہا، کچھ زمانہ کے لئے حلال تھا، پھر اس کی حرمت الٰہی یومِ القیامہ ثابت ہو گئی، جیسا کہ انشاء اللہ العزیز کتاب الکراہ میں آجائے گا، اور رہا جہدِ فی السج یعنی حج کا احرام منقطع کر کے عمرہ کر ڈالنا، وہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے جہدِ اوداع میں ہوا، باقی حج تمتع کے جواد میں کسی قسم کا شائبہ نہیں۔

٤٧٤- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَرِيرٌ عَنْ يَسَّادٍ عَنْ
عَنْ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ أَتَيْتُ
إِبْرَاهِيمَ السَّخَعِيَّ وَإِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيَّ فَقُلْتُ إِنِّي
أُحِبُّ أَنْ أُخْصِفَ الْعُمُرَةَ وَالْحَجَّ الْعَامَ فَقَالَ
إِبْرَاهِيمُ السَّخَعِيَّ لَكِنْ أَبُوكَ لَمْ يَكُنْ يُوَدِّهِمْ
بَذَلِكَ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَرِيرٌ عَنْ يَسَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيَّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ مَرَّ بِأَبِي ذَرٍّ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ بِالرُّثْدَةِ فَذَكَرَ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا
كَانَتْ لَنَا حَاصَّةٌ دُونَكُمْ *

۷۳ء قحطیہ، جریر، بیان، عبدالرحمن بن ابی السلتان، بیان کرتے ہیں کہ میں ابراہیم غنوی اور ابراہیم مہدی کے پاس آیا اور عرض کیا کہ میرا ارادہ ہے، اس سال حج اور عمرہ دونوں کو ایک ساتھ کروں، ابراہیم غنوی بولے مگر تمہارے والد تو ایسا کبھی ارادہ نہیں رکھتے تھے، قحطیہ، بواسطہ جریر، بیان، ابراہیم مہدی سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد کا حضرت ابوذرؓ کے پاس سے مقام ربذہ میں گزر ہوا، تو انہوں نے ابوذرؓ سے اس چیز کا تذکرہ کیا، تو انہوں نے کہا کہ یہ ہمارے لئے خاص تھا، تمہارے لئے نہیں۔

(قائد) یہ حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اپنی رائے ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

٤٧٥- وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو أَبِي
عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ الْقَزَّازِيِّ قَالَ سَعِيدٌ حَدَّثَنَا
مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّمِيمِيُّ عَنْ
عُثَيْمِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الشُّعْبَةِ فَقَالَ فَعَلَّاهَا وَهَذَا
يَوْمَئِذٍ كَافِرٌ بِالْعَرْشِ يَعْنِي يَوْمَ مَكَّةَ *

۷۵۔ سعید بن مسعود، ابن ابی عمر، فزاری، مروان بن معاویہ، سلیمان، حمکی، نفیم بن قیس سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تمنع کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم نے کیا ہے، اور یہ (حضرت معاویہ) اس وقت مکہ کے کانون میں کفر کی حالت میں تھے۔

(قائدہ) یعنی مشرف بہ اسلام نہیں ہوئے تھے، اور حد سے مراد ساتویں ہجری کا عمرہ قضا ہے، اور حضرت محاذیہ فتح مکہ کے سال ۸ھ کو مشرف بہ اسلام ہوئے (نووی جلد ۱)۔

٤٧٦- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ بِهَذَا
الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي رَوَايَةٍ يَغْنِي مُعَاوَةَ *

۷۶۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن سعید، سلیمان بنی سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی ان کی روایت میں حضرت معاویہ کا تذکرہ ہے۔

٤٧٧- وَحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِذُ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ

۱۷۷۷ء۔ عمرو ناقد، ابو احمد زبیری، سفیان (دوسری سند)، محمد

بن ابی خلف، روح بن عبادہ، شعبہ، سلیمان بنی سے اسی سند کے ساتھ ان دونوں روایتوں کی طرح مذکور ہے، اور سفیان کی حدیث میں ”المصحف فی الحج“ کے الفاظ زائد روایت کئے گئے ہیں۔

۴۷۸۔ زبیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، جریری، ابو العلاء، مطرف بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عمران بن حصین نے کہا کہ میں تم سے آج ایک ایسی حدیث بیان کروں گا کہ آج کے بعد اللہ تعالیٰ تمہیں اس سے فائدہ دے گا، چنانچہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھروالوں میں سے ایک جماعت کو عشرہ ذی الحجہ میں عمرہ کر لیا، پھر اس کے متعلق کوئی آیت نازل نہیں ہوئی جو اس حکم کو منسوخ کرتی اور نہ ان ایام میں آپ نے عمرہ سے منع فرمایا، حتیٰ کہ آپ اس وارثی سے تشریف لے گئے اس کے بعد جو چاہے اپنی رائے بیان کرے۔

۴۷۹۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن حاتم، وکیع، سفیان، جریری سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، اور ابن حاتم کی روایت میں ہے کہ پھر ایک شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا کہہ دیا یعنی حضرت عمرؓ نے۔

۴۸۰۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، حمید بن ہلال، مطرف بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں تم سے ایک حدیث بیان کروں گا، امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ سے تمہیں فائدہ پہنچائے، وہ یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ دونوں ایک ساتھ کئے، اور ان سے منع بھی نہیں کیا، حتیٰ کہ آپ انتقال فرما گئے، اور نہ قرآن حکیم میں اس کی حرمت کے متعلق نازل ہوا، اور ہمیشہ مجھے سلام کیا جاتا ہے، جب تک میں نے داغ نہیں لگوائے، پھر جب داغ لیا، تو سلام موقوف ہو گیا، اس کے بعد پھر میں نے داغ لینا چھوڑ دیا، تو پھر سلام ہونے لگا۔

(فائدہ) حضرت عمران بن حصین کو مرض بواسیر تھا اور فرشتے ان پر سلام کیا کرتے تھے، اور بیماری کی بنا پر بہت تکلیف اٹھاتے، اخیر میں

الرَّسُولُ حَدَّثَنَا سُبَّانُ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصٍ حَدَّثَنَا رُوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ خَبِيرًا عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ هَذَا الْإِسْنَادُ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا وَفِي حَدِيثِ سُبَّانِ الْمَنْعَةُ فِي الْمَحَجِّ *
 ۴۷۸۔ وَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْحُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ إِنِّي لَأُحَدِّثُكَ مَا لِحَدِيثِ الْيَوْمِ يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهِ بَعْدَ الْيَوْمِ وَاعْلَمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْمَرَ طَائِفَةً مِنْ أَهْلِهِ فِي الْعَشْرِ فَلَمْ تَنْزِلْ آيَةٌ تَنْسَخُ ذَلِكَ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهُ حَتَّى مَضَى لَوْحُهُ ارْتَأَى كُلُّ امْرِئٍ بَعْدَ مَا شَاءَ أَنْ يَرْتَضِيَ *
 ۴۷۹۔ وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ كِلَاهُمَا عَنْ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا سُبَّانُ عَنْ الْحُرَيْرِيِّ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ وَ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ فِي رَوَاتِهِ ارْتَأَى رَجُلٌ بَرَأِيَهُ مَا شَاءَ تَغْيِي عُمَرُ *
 ۴۸۰۔ وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ أُحَدِّثُكَ حَدِيثًا عَمَّنِي اللَّهُ أَنْ يَنْفَعَكَ بِهِ إِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ ثُمَّ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ حَتَّى مَاتَ وَلَمْ يَنْزِلْ فِيهِ قُرْآنٌ يُحَرِّمُهُ وَقَدْ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ حَتَّى أَكُونْتُ فَمَرَّكَتُ ثُمَّ تَرَكْتُ الْكَيَّ قَعَادَ *

۴۷۹۔ وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ كِلَاهُمَا عَنْ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا سُبَّانُ عَنْ الْحُرَيْرِيِّ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ وَ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ فِي رَوَاتِهِ ارْتَأَى رَجُلٌ بَرَأِيَهُ مَا شَاءَ تَغْيِي عُمَرُ *
 ۴۸۰۔ وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ أُحَدِّثُكَ حَدِيثًا عَمَّنِي اللَّهُ أَنْ يَنْفَعَكَ بِهِ إِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ ثُمَّ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ حَتَّى مَاتَ وَلَمْ يَنْزِلْ فِيهِ قُرْآنٌ يُحَرِّمُهُ وَقَدْ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ حَتَّى أَكُونْتُ فَمَرَّكَتُ ثُمَّ تَرَكْتُ الْكَيَّ قَعَادَ *

(فائدہ) حضرت عمران بن حصین کو مرض بواسیر تھا اور فرشتے ان پر سلام کیا کرتے تھے، اور بیماری کی بنا پر بہت تکلیف اٹھاتے، اخیر میں

جب داغ لینا شروع کیا تو فرشتوں نے سلام موقوف کر دیا، اس کے بعد پھر جب انہوں نے داغ لینا چھوڑا، تو فرشتوں نے پھر سلام کرنا شروع کر دیا۔ (نووی شرح صحیح مسلم)۔

۴۸۱- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ نَشَارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا قَالَ قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ *

۴۸۲- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ نَشَارٍ قَالَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ بَعَثَ إِلَيَّ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فِي مَرَضِيهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ مُحَدِّثُكَ بِأَحَادِيثَ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَفْعَلَكَ بِهَا نَعْلِي فَإِنْ عِشْتُ فَأَكْتُمُ عَنِّي وَإِنْ مِتُّ فَحَدِّثْ بِهَا إِنْ شِئْتَ إِنَّهُ قَدْ سَلَّمَ عَلَيَّ وَاعْلَمْ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَمَعَ بَيْنَ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ فِيهَا كِتَابَ اللَّهِ وَلَمْ يَلْهُ غَنَاهُ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَجُلٌ فِيهَا بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ *

۴۸۳- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّحْمَرِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَعْلَمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ فِيهَا كِتَابَ اللَّهِ وَلَمْ يَلْهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيهَا بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ *

۴۸۴- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ

۴۸۱- محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، حمید بن ہلال سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے مطرف سے سنا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے عمران بن حصین نے فرمایا اور معاذ کی حدیث کی طرح روایت کی۔

۴۸۲- محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، مطرف بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمران بن حصین نے اپنے اس مرض میں بس میں انہوں نے انتقال فرمایا، مجھے بلا بھیجا، اور فرمایا کہ میں تم سے چند احادیث بیان کروں گا، امید ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے بعد تمہیں ان سے فائدہ پہنچائے، سو اگر میں زندہ رہا تو تم ان کو میرے نام سے بیان نہ کرنا اور اگر میرا انتقال ہو گیا تو میرے نام سے بیان نہ کرو، اگر تو چاہے، اول بات یہ ہے کہ مجھے (فرشتوں کی طرف سے) سلام کیا گیا، دوسرے یہ کہ میں خوب جانتا ہوں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ ایک ساتھ کیا، اور پھر اس کی ممانعت میں نہ قرآن کریم نازل ہوا، اور نہ آپؐ نے اس سے منع کیا، اور کسی نے اپنی رائے سے جو چاہا کہہ دیا۔

۴۸۳- اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، مطرف، عبد اللہ بن ہشیر، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں بخوبی جانتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ ایک ساتھ کیا، اور پھر نہ اس کے متعلق قرآن کریم نازل ہوا، اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو ایک ساتھ کرنے سے منع کیا، باقی فلاں شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا کہہ دیا۔

۴۸۴- محمد بن ثنی، عبد الصمد، ہمام، قتادہ، مطرف، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں،

انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمع کیا، اور اس کی ممانعت میں قرآن کریم نازل نہیں ہوا، باقی جس نے جو اپنی رائے سے چاہا، کہہ دیا۔

۳۸۵- حجاج بن شاعر، عبید اللہ بن عبد الحمید، اسماعیل بن مسلم، محمد بن واسع، مطرف بن عبد اللہ بن شحیر، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی حدیث کو روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و ہارک وسلم نے جمع کیا، اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ جمع کیا۔

۳۸۶- حامد بن عمر بکراوی، محمد بن ابی بکر مقدی، بشر بن مفضل، عمران بن مسلم، ابو رجاہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جمع فی الحج کی آیت قرآن کریم میں نازل ہوئی، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کے کرنے کا حکم فرمایا، پھر کوئی آیت ایسی نازل نہیں ہوئی کہ جس نے اسے منسوخ کر دیا ہو، اور نہ ہی رسالت مآب صلی اللہ نے اس سے منع فرمایا، یہاں تک کہ آپ اس دار فانی سے تشریف لے گئے، اس کے بعد جس آدمی نے جو چاہا، اپنی رائے سے کہہ دیا۔

۳۸۷- محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، عمران، قصیر، ابو رجاہ، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت ہے، لیکن کچھ الفاظ میں تغیر و تبدل ہے کہ اس میں ”امر بہا“ کے بجائے ”تعلنا حامع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم“ ہے۔

باب (۵۴) حج تمتع کرنے والے پر قربانی کے واجب ہونے کا بیان، اور بصورت عدم استطاعت، تین روزے ایام حج میں اور سات گھر جا کر رکھے! (۱)

عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَتُّنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَنْزِلْ فِيهِ الْفَرَاانُ قَالَ رَحُلٌ رَأَى مَا شَاءَ *

۴۸۵- وَحَدَّثَنِيهِ حَاحُخُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَحِيدِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ عَنْ مُطَرَفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّحِيرِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ لَمَتُّنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمَتُّنَا مَعَهُ *

۴۸۶- وَحَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا بِشَرُّ بْنُ الْمَفْصَلِ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ قَالَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ نَزَلَتْ آيَةُ الْمَتْعَةِ فِي كِتَابِ اللَّهِ يَغْنِي مُنْعَةَ الْحَجِّ وَأَمَرَنَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَمْ تَنْزَلْ آيَةٌ تَنْسُخُ آيَةَ مُنْعَةِ الْحَجِّ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى مَاتَ قَالَ رَحُلٌ رَأَى بَعْدَ مَا شَاءَ *

۴۸۷- وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عِمْرَانَ الْقَصِيرِ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ بِمِثْلِهِ عَنِ اللَّهِ قَالَ وَقَعَلْنَا مَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْ وَأَمَرْنَا بِهَا *

(۵۴) بَابُ وَجُوبِ الدَّمِّ عَلَى الْمُتَمَتِّعِ وَأَنَّهُ إِذَا عَدِمَهُ لَزِمَهُ صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ *

(۱) حج تمتع اور قرآن کرنے والے پر ایک قربانی ضروری ہے۔ یہ بطور عذرانے کے ہے اس لئے کہ جاہلیت میں لوگ ہجرت میں عمرو کرنے کو نہ پسند سمجھتے تھے تمتع اور قرآن میں اللہ تعالیٰ نے جاہلیت میں سمجھی جانے والی پابندی کو ختم فرمایا اور ایک ہی سفر میں حج اور عمرو کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

۳۸۸- عبد الملک، شعیب، لیث، عقیل بن خالد، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت الوداع میں عمرہ کے ساتھ حج ملا کر کر لیا، اور قربانی کی، اور قربانی کے جانور ذی الحلیفہ سے اپنے ساتھ لے گئے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتداً عمرہ کا تلبیہ پڑھا، اس کے بعد حج کا تلبیہ پڑھا، اور اسی طرح لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عمرہ کا حج کے ساتھ تمتع کیا، اور لوگوں میں کسی کے پاس اپنی قربانی تھی کہ وہ قربانی اپنے ساتھ لایا، اور کسی کے پاس قربانی نہیں تھی، پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے تو آپ نے لوگوں سے فرمایا، کہ جس کے پاس تم میں سے قربانی ہو، وہ ان امور میں سے کسی سے حلال نہ ہو جن سے حالت احرام میں دور رہا تھا، جب تک کہ حج سے فارغ نہ ہو، اور جو قربانی نہیں لایا ہے، وہ بیت اللہ اور صفا اور مروہ کا طواف کر کے اپنے بال کترا دے، اور حلال ہو جائے، اور پھر حج کا احرام باندھے، اور اس کے بعد قربانی کرے، اور اگر قربانی میسر نہ ہو تو تین روزے یا مہج اور سات گھروٹ جانے پر رکھے، غرضیکہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے تو طواف کیا اور حجر اسود کو بوسہ دیا، اور سات چکروں میں سے تین میں رمل فرمایا، اور بقیہ میں اپنی حالت پر چلے، جب طواف سے فارغ ہو گئے تو بیت اللہ شریف پر مقام ابراہیم پر دو رکعتیں پڑھیں، پھر سلام پھیرا اور لوٹے، اور اس کے بعد صفا پر تشریف لائے، اور صفا و مروہ کے سات چکر کئے، اور پھر ان چیزوں میں سے کسی کو اپنے اوپر حلال نہیں کیا جنہیں بسبب احرام کے اپنے اوپر حرام کیا تھا، حتیٰ کہ اپنے حج سے فارغ ہو گئے، اور یوم النحر کو اپنی قربانی ذبح کی اور پھر مکہ لوٹ آئے، اور طواف افاضہ کیا، اور ان چیزوں کو جنہیں احرام کی وجہ سے اپنے پر حرام کیا تھا، حلال کر لیا، اور جو لوگ اپنے ساتھ قربانی لائے

۴۸۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكُ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ الْمُسَيَّبِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ حَدِيثِ عَقِيلِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ تَمَتَّعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ وَأَهْدَى فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحَلِيفَةِ وَتَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْلًا بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَهْلًا بِالْحَجِّ وَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهْدَى فَسَاقَ الْهَدْيَ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يَهْدِ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدَى فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ مِنْ شَيْءٍ حَرَّمَ بِهِ حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهُ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَهْدَى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَيُفْصِرْ وَيَحْلِلْ ثُمَّ يَهْلِلْ بِالْحَجِّ وَيُهْدِ فَمَنْ لَمْ يَحِذْ حَدِيثًا فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةَ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ وَطَافَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ أَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ عَبَّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ السَّيِّمِ وَمَنْ شِئِ أَرْبَعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ رَكَعَ حِينَ قَضَى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَاَنْصَرَفَ فَأَتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ حَرَّمَ مِنْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهُ وَنَحَرَ هَذِهِ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَقَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرَّمَ مِنْهُ وَقَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تھے انہوں نے بھی آپ کے طریقہ پر عمل کیا۔

۳۸۹۔ عبد الملک بن شعیب، شعیب، لیث، عقیل، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کے تمتع ہاج اور آپ کے ساتھ لوگوں کے تمتع ہاج کی روایت سے اسی طرح نقل فرمائی جس طرح کہ حضرت سالم بن عبد اللہ نے حضرت ابن عمر سے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کی ہے۔

باب (۵۵) قارن اسی وقت احرام کھولے، جبکہ مفرد ہاج احرام کھولتا ہے!

۳۹۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی ہیں انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا وجہ ہے کہ لوگ تو اپنے عمرہ سے حلال ہو گئے، اور آپ اپنے عمرہ سے حلال نہیں ہوئے، آپ نے فرمایا کہ میں نے اپنے سر کے بالوں کو چمایا ہے اور اپنی قربانی کے قلاوڈالا ہے تاوقتیکہ قربانی ذبح نہ کروں، احرام نہیں کھولوں گا۔

۳۹۱۔ ابن نمیر، خالد بن خالد، مالک، نافع، حضرت ابن عمر، حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ، آپ نے احرام کیوں نہیں کھولا، حسب سابق روایت ہے۔

۳۹۲۔ محمد بن ثنیٰ، یحییٰ بن سعید، جبید اللہ، نافع، ابن عمر، حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ کیا وجہ ہے، لوگ اپنے عمرہ سے حلال ہو گئے، اور آپ حلال نہیں ہوئے، آپ نے فرمایا، میں نے اپنی ہڈی کے قلاوڈالا ہے، اور اپنے سر

وَسَلَّمَ مَنْ أَهْدَىٰ وَسَاقَ الْهَدْيِ مِنَ النَّاسِ *
۴۸۹۔ وَحَدَّثَنِي عَنِ الْمَلِكِ بْنِ شُعَيْبٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عَقِيلٌ عَنْ ابْنِ مِهْجَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَمَتُّعِهِ بِالْحَجِّ إِلَى الْعُمْرَةِ وَتَمَتُّعِ النَّاسِ مَعَهُ بِمِثْلِ الَّذِي أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

(۵۵) بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْقَارِنَ لَا يَتَحَلَّلُ إِلَّا فِي وَقْتِ تَحْلِيلِ الْحَاجِّ الْمُفْرِدِ *
۴۹۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ حَفْصَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوْا وَكَمْ تَحْلِلُ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ إِنِّي لَكَيْدٌ وَأُمِّي وَقُلْتُ هَذِهِ فَلَا أَجَلَ حَتَّى أَتَحَرَّ *

۴۹۱۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ لَمْ تَحِلَّ بِحَجْرِهِ *

۴۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عْتَبَةَ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوْا وَكَمْ تَحِلُّ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ إِنِّي

کے ہال جمائے ہیں، تاوقتیکہ میں حج کا احرام نہ کھولوں، حلال نہیں ہوں گا۔

۳۹۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر، حضرت حصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مالک کی روایت کی طرح نقل کرتی ہیں، اور (فرمایا) کہ میں جب تک قربانی نہ کروں، حلال نہیں ہو سکتا۔

۳۹۴۔ ابن ابی عمر، سلیمان بن ہشام مخزومی، عبدالحجید، ابن جریج، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت حصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت الوداع کے سال اپنی ازواج مطہرات کو حکم دیا کہ وہ حلال ہو جائیں، میں نے عرض کیا کہ آپ کیوں نہیں حلال ہو رہے، آپ نے فرمایا کہ میں نے اپنے سر میں تلبیہ کر رکھی ہے اور اپنی قربانی کے قلاوڑ ڈال رکھا ہے، تاوقتیکہ میں اپنی قربانی ذبح نہ کروں، حلال نہیں ہو گا۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ ان سب روایات سے معلوم ہوا کہ آپ قارن تھے، اور قارن جب تک وقوف عرفات اور رمی سے فارغ نہ ہو، احرام نہیں کھول سکتا۔

باب (۵۶) احصار کے وقت حاجی کو احرام کھولنے کا جواز اور قرآن اور قارن کے طواف و سعی کا حکم!

۳۹۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے فتنہ کے زمانہ میں عمرہ کے لئے نکلے، اور فرمایا کہ اگر ہم بیت اللہ تک جانے کے لئے روک دیئے گئے، تو ایسا ہی کریں گے، جیسا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا تھا، چنانچہ نکلے اور عمرہ کا احرام باندھا، جب مقام بیداء پر آئے تو اپنے اصحاب کی جانب متوجہ ہوئے، اور فرمایا حج اور عمرہ دونوں کا اگر ہم روک دیئے جائیں، ایک ہی حکم ہے، میں تمہیں گواہ بنا تا ہوں، کہ میں نے حج کو بھی عمرہ کے

قَلَدْتُ هَذِي وَكَذْتُ رَأْسِي فَلَا أَجِلُّ حَتَّى أَجِلَّ مِنَ الْحَجِّ *

۴۹۳۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَيْتُكَ حَدِيثُ مَا لَيْكَ فَلَا أَجِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ *

۴۹۴۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَلِيمَانَ الْمُخَزُومِيُّ وَعَبْدُ الصَّحِيدِ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي حَفْصَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يَحْلِلْنَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَتْ حَفْصَةُ فَقُلْتُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَحِلَّ قَالَ إِنِّي لَبَدْتُ رَأْسِي وَقَلَدْتُ هَذِي فَلَا أَجِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ هَذِي *

(۵۶) بَابُ بَيَانِ جَوَازِ التَّحْلِيلِ بِالْإِحْصَارِ وَجَوَازِ الْقِرَانِ وَاقْتِصَارِ الْقَارِنِ عَلَى طَوَافٍ وَاحِدٍ وَسَعْيٍ وَاحِدٍ *

۴۹۵۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا خَرَجَ فِي الْفَيْتَةِ مُعْتَمِرًا وَقَالَ إِنَّ صُدِدْتُ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ فَأَحْلَلَ بَعْمُرَةَ وَسَارَ حَتَّى إِذَا فَلَهَرَتْ عَلَى الْبَيْدَاءِ لَفَعَتْ إِلَيَّ أَصْحَابِي فَقَالَ مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ تَوَجَّهْتُ الْحَجَّ مَعَ الْعُمْرَةِ

ساتھ واجب کر لیا ہے، چنانچہ چلے، جب بیت اللہ پر آئے تو اس کا سات مرتبہ طواف کیا، اور صفا و مروہ کا بھی سات مرتبہ طواف کیا، اس پر کسی قسم کی زیادتی نہیں کی، اسی کو کافی سمجھا اور قربانی کی۔

۳۹۶۔ محمد بن ثنی، یحییٰ قطان، عید اللہ نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عبداللہ اور اور سالم بن عبداللہ نے، حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے کہا جن ونوں کہ حجاج حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے، قتال کے لئے آیا تھا، کہ اسماں آپ حج نہ کریں، تو کوئی ضرر نہیں اس لئے کہ ہمیں خوف ہے کہ لوگوں میں قتال نہ واقع ہو، جو آپ کے اور بیت اللہ کے درمیان رکاوٹ کا باعث ہو، انہوں نے کہا کہ اگر میرے اور بیت اللہ کے درمیان یہ چیز حائل ہوئی تو میں بھی ویسا ہی کروں گا، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا، اور میں آپ کے ساتھ تھا جبکہ کفار قریش آپ کے اور بیت اللہ کے درمیان حائل ہو گئے تھے، میں تمہیں گواہ بنا تا ہوں کہ میں نے اپنے اوپر عمرہ واجب کر لیا، چنانچہ چلے، جب ذوالحجہ آئے تو عمرہ کا تلبیہ پڑھا، اس کے بعد کہا، اگر میرا راستہ صاف رہا تو میں عمرہ بجا لاؤں گا، اور اگر میرے اور بیت اللہ کے درمیان روک پیدا ہو گئی تو وہی کروں گا، جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا، اور میں آپ کے ساتھ تھا، پھر یہ آیت پڑھی ”لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوة حسنة“، پھر چلے، جب مقام بیداء پر پہنچے تو فرمایا حج اور عمرہ دونوں کا ایک ہی حکم ہے، اگر میرے عمرہ اور بیت اللہ میں کوئی روک پیدا ہو گئی، توج میں بھی ہو جائے گی، لہذا میں تمہیں گواہ بنا تا ہوں کہ میں نے اپنے عمرہ کے ساتھ حج بھی واجب کر لیا، چنانچہ نکلے اور مقام قدید سے ایک قربانی خریدی اور حج اور عمرہ دونوں کے لئے بیت اللہ کا ایک طواف اور صفا و مروہ کی ایک سعی کی، اور دونوں کا احرام نہیں کھولا، حتیٰ کہ یوم النحر کو حج کے ساتھ دونوں سے حلال ہوئے۔

فَخَرَجَ حَتَّى إِذَا جَاءَ الْبَيْتَ طَافَ بِهِ سَبْعًا وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا لَمْ يَزِدْ عَلَيْهِ وَرَأَى أَنَّهُ مُحْزَى عَنْهُ وَأَهْدَى *

۴۹۶۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا بِحْثِي وَهُوَ الْفَقَّانُ عَنْ عُثَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَسَلَّامَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ كَلَّمَا عَبْدَ اللَّهِ حِينَ قَرَأَ الْحِجَابَ لِبَيْتِ ابْنِ الرُّبَيْعِ قَالَ لَا يَضُرُّكَ أَنْ لَا تَحُجَّ الْعَامَ فَإِنَّا نَحْشِي أَنْ يَكُونَ بَيْنَ النَّاسِ بَحَالٌ يُحَالُ يَنْلِكُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ قَالَ فَإِنْ حَجَلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ حِينَ خَالَتُ كُفَّارَ قُرَيْشٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْحَيْتُ عُمْرَةً فَانْطَلَقَ حَتَّى أَتَى دَا الْحُلَيْعَةَ فَلَبَّى بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ حَلِّي سَلْبِي فَقَضَيْتُ عُمْرَتِي وَإِنْ حَجَلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ ثُمَّ تَلَا (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ) ثُمَّ سَارَ حَتَّى إِذَا كَانَ يَظْهَرُ الْبَيْدَاءَ قَالَ مَا أَمْرُهُمَا إِنَّا وَاحِدٌ إِنْ حَجَلَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْعُمْرَةِ حَجَلَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْحَجِّ أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْحَيْتُ حَاجَةً مَعَ عُمْرَةٍ فَانْطَلَقَ حَتَّى أَتَاغَ بِغَدِيدٍ هَدْبًا ثُمَّ طَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ مِنْهُمَا حَتَّى حَلَّ مِنْهُمَا بِحَاجَةِ يَوْمِ النَّحْرِ *

۴۹۷۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ، نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سال حج کا ارادہ فرمایا، جس سال کہ حجاج حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے لڑائی کرنے کے لئے آیا، اور بقیہ حدیث حسب سابق روایت کی، باقی آخر میں ہے کہ جو حج اور عمرہ دونوں کو ایک ساتھ کرے اس کے لئے ایک طواف کافی ہے (۱)، اور احرام نہ کھولے تا وقتیکہ دونوں سے احرام نہ کھولے۔

۴۹۷۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ أَرَادَ ابْنُ عُمَرَ الْحَجَّ حِينَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بَابَ الزُّبَيْرِ وَاقْتَصَرَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ هَذِهِ الْقِصَّةِ وَقَالَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ وَكَانَ يَقُولُ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ كَفَّاهُ طَوَافٌ وَاحِدٌ وَلَمْ يَجِزْ حَتَّى يَجِزَ مِثْلَهُمَا خَبِيرًا *

(۱) تاہم ایک طواف کافی ہے یعنی عمرہ کے لئے حاج کرنے کے لئے۔

۴۹۸۔ محمد بن ریح، لیث (دوسری سند) قتیبہ، لیث، حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ جس سال حجاج نے ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر نزول کیا، تو حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے حج کا ارادہ کیا، تو ان سے کہا گیا کہ لوگوں میں لڑائی کے امکانات ہیں، اور ہمیں خوف ہے کہ وہ آپ کو حج سے نہ روک دیں، ابن عمرؓ نے فرمایا، آنحضرت کی اتباع بہترین چیز ہے، میں بھی ویسا ہی کروں گا، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا، لہذا میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے عمرہ کو واجب کر لیا ہے، پھر نکلے، جب بیداہ پر آئے تو فرمایا حج اور عمرہ کا حکم ایک ہی ہے، لہذا میں تمہیں گواہ بناتا ہوں، کہ میں نے اپنے عمرہ کے ساتھ حج بھی واجب کر لیا ہے، اور ایک قربانی ساتھ لے گئے جو مقام قدید سے خریدی تھی، پھر اس طرح چلے کہ حج اور عمرہ کا کلیہہ پڑھتے تھے حتیٰ کہ مکہ مکرمہ آئے اور بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی کی، اور نہ قربانی کی، اور نہ سر منڈایا، اور نہ ہی پال جھوٹے کئے اور ان چیزوں میں سے کسی سے حلال نہ ہوئے، جنہیں احرام کی بنا پر حرام کیا تھا، یہاں تک کہ جب یوم النحر ہوا

۴۹۸۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمَيْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَرَادَ الْحَجَّ عَامَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بَابَ الزُّبَيْرِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ النَّاسَ كَانُوا يَنْهَوْنَهُمْ فَقَالَ وَإِنَّا نَخَافُ أَنْ يَصُدُّوكَ فَقَالَ (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ) أَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْحَيْتُ عُمْرَةً ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِطَاهِرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِنَّا وَاحِدٌ أَشْهَدُوا قَالَ ابْنُ رُمَيْحٍ أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْحَيْتُ حَجًّا مَعَ عُمْرَتِي وَأَهْدَى هَدًى اشْتَرَاهُ بِقَدِيدٍ ثُمَّ انْطَلَقَ بُهْلًا مِثْلَهُمَا خَبِيرًا حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّغَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ذَلِكَ وَلَمْ يَنْحَرْ وَلَمْ يَحْلِقْ وَلَمْ يُفَصِّرْ وَلَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ حَرَمٌ مِنْهُ حَتَّى كَانَ يَوْمَ النَّحْرِ فَخَرَّ

(۱) حج قرآن کرنے والا حج و عمرہ کے لئے ایک طواف ایک سعی کرے گا یا دو طواف دو سعی، اس بارے میں اہل علم کی آراء مختلف ہیں۔ بہت سارے اہل علم کی رائے یہ ہے کہ ایک طواف ایک سعی ہی کافی ہے جبکہ حضرت ابن مسعودؓ، حضرت علیؓ، حضرت امام ابو حنیفہؒ وغیرہ حضرات کے ہاں دو طواف دو سعی کرے گا۔ حضرات فقہاء حنفیہ کے مستدلات اور دوسرے حضرات کے دلائل کے جواب پر تفصیلی گفتگو کے لئے ملاحظہ ہو (فتح الملہم ص ۳۵۰ ج ۳)

تو قربانی کی، اور سر منڈایا، اور حضرت ابن عمر نے کہا کہ حج اور عمرہ کو وہی پہلا طواف کافی ہو گیا، اور حضرت عبداللہ بن عمر نے کہا کہ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے۔

فائدہ) میں کہتا ہوں کہ یہ ابن عمر کی رائے ہے، باقی اس کے متعلق پہلے لکھا جا چکے، اس کی طرف رجوع کیا جائے۔

۳۹۹- ابو الریح زہرائی، ابوالکامل، حماد (دوسری سند) زہیر بن حرب، اسماعیل، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہی قصہ روایت کیا گیا ہے اور انہیں ذکر کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مگر اول حدیث میں، جبکہ ان سے کہا گیا کہ لوگ آپ کو بیت اللہ سے روک دیں گے تو انہوں نے کہا کہ میں اس وقت وہی کروں گا جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا، اور آخر حدیث میں یہ تذکرہ نہیں ہے، کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کیا، جس طرح کہ لیث نے بیان کیا۔

باب (۵۷) حج افراد اور قرآن!

۵۰۰- یحییٰ بن ایوب، عبداللہ بن عون حلانی، عباد بن عباد مہلبی، عبید اللہ بن عمر، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے، یحییٰ کی روایت میں ہے کہ ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج مفرد کا احرام باندھا، اور ابن عون کی روایت میں ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے حج مفرد کا احرام باندھا۔

۵۰۱- سرج بن یونس، ہشیم، حمید، بکر، حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ حج اور عمرہ کا ایک ساتھ تلخیص پڑھتے تھے، بکر راوی کہتے ہیں کہ میں نے یہ چیز حضرت ابن عمرؓ سے بیان کی، تو انہوں نے کہا کہ صرف حج کا تلخیص پڑھا، پھر میری حضرت انسؓ سے ملاقات ہوئی تو میں نے ان سے ابن عمرؓ کا قول نقل کیا، انسؓ بولے کہ تم تو ہمیں بچہ سمجھتے ہو، میں نے خود رسول اکرم سے

وَحَلَّقَ وَرَأَى أَن قَدْ فَضَى طَوَافَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِطَوَافِهِ الْأَوَّلِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ كَذَلِكَ فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۴۹۹- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّيْحِ الزُّهْرَائِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَادٌ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرٌ عَنْ حَرْبٍ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ حِينَ قِيلَ لَهُ يَصْلُحُكَ عَنْ النَّبِيِّ قَالَ إِذْ أَفْعَلَ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ هَكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا ذَكَرَهُ اللَّيْثُ *

(۵۷) نَاب فِي الْفَرَادِ وَالْقِرَانِ *

۵۰۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَعَنْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْنٍ الْهَلَالِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ عَبْدِ الْمُهِلِّبِيِّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ فِي رَوَايَةٍ يَحْيَى قَالَ أَهْلَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا وَفِي رَوَايَةٍ ابْنُ عَوْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا *

۵۰۱- وَحَدَّثَنَا سُورِجٌ عَنْ يُونُسَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ بَكْرِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ خَمِيْعًا قَالَ نَكَّرَ فَحَدَّثْتُ بِذَلِكَ أَنَّ عُمَرَ فَقَالَ لَبَّى بِالْحَجِّ وَحَدَّثَهُ فَلَقِيتُ أَنَسًا فَحَدَّثْتُهُ بِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ أَنَسٌ مَا تَعْدُوْنَا إِلَّا صَيِّبَانَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سنا کہ آپ حج اور عمرہ دونوں کا تلبیہ پڑھ رہے تھے۔

۵۰۲۔ امیر بن بسطام عثی، یزید بن زریج، حبیب بن شہید، بکر بن عبد اللہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے حج اور عمرہ دونوں کو ایک ساتھ جمع فرمایا، راوی کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر سے پوچھا، انہوں نے کہا صرف حج کا احرام باندھا، پھر میں حضرت انس کے پاس آیا اور حضرت ابن عمر کے قول کی انہیں اطلاع دی، اس پر حضرت انس نے فرمایا، گویا کہ ہم بچے ہی تھے۔

باب (۵۸) طواف قدوم اور اس کے بعد سعی کرنے کا بیان۔

۵۰۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، معمر، اسماعیل بن ابی خالد، و برو بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص آیا اور کہا، عرفات میں جانے سے قبل مجھے طواف کرنا درست ہے؟ حضرت ابن عمرؓ بولے ہاں اس نے کہا حضرت ابن عباسؓ تو کہتے ہیں کہ عرفات میں جانے سے قبل بیت اللہ کا طواف مت کرو، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا ہے، آپ نے عرفات میں جانے سے قبل بیت اللہ کا طواف کیا، تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا قول لینا بہتر ہے، یا حضرت ابن عباسؓ کا، اگر تو سچا ہے۔

۵۰۴۔ قتیبہ بن سعید، جریر، بیان، و برو بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت ابن عمرؓ سے دریافت کیا کہ بیت اللہ کا طواف کروں، اور میں نے حج کا احرام باندھا ہے، انہوں نے کہا کہ تمہیں طواف سے کون روکتا ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابن عباسؓ کو دیکھا، وہ اسے مکروہ سمجھتے اور آپ ان سے زیادہ پیارے ہیں، ہم نے انہیں دیکھا کہ ان کو دنیا نے غافل کر دیا

يَقُولُ لَكَيْتَ عُمْرَةٌ وَحَجًّا *

۵۰۲۔ وَحَدَّثَنِي أُمِّيَةُ بْنُ بَسْطَامٍ الْعُثَيْبِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الشَّهِيدِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَهُمَا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ قَالَ فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ أَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ فَرَجَعْتُ إِلَى أَنَسٍ فَأَعْرَضَهُ مَا قَالَ أَنُّ عُمَرَ فَقَالَ كَأَنَّمَا كُنَّا صِبْيَانًا *

(۵۸) بَابِ اسْتِحْبَابِ طَوَافِ الْقُدُومِ لِلْحَاجِّ وَالسَّعْيِ بَعْدَهُ *

۵۰۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ وَبَرَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَخَافَهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَيْصَلُحْ لِي أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ الْمَوْقِفَ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَا تَطُفْ بِالْبَيْتِ حَتَّى تَأْتِيَ الْمَوْقِفَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فَقَدْ حَجَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ الْمَوْقِفَ فَيَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ أَنْ تَأْخُذَ أَوْ يَقُولَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا *

۵۰۴۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَبَّانَ عَنْ وَبَرَةَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَطُوفَ بِالْبَيْتِ وَقَدْ أَحْرَمْتَ بِالْحَجِّ فَقَالَ وَمَا يَمْنَعُكَ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَكْرَهُهُ وَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِنْهُ رَأَيْنَاهُ قَدْ فَتَنَهُ الدُّنْيَا فَقَالَ وَأَيْنَا أَوْ أَنْتُمْ لَمْ تَفْتِنَهُ الدُّنْيَا

ثُمَّ قَالَ رَبَّنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَطَافَ بِالْبَيْتِ وَمَتَعَى بَيْنَ الصُّفَا
وَالْمَرْوَةِ فَسَنَّهُ اللَّهُ وَسَنَّهُ رَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ أَنْ تَبْعَ مِنْ سَنَةِ فَلَانٍ إِنْ
كُنْتَ صَادِقًا *

(۵۹) 'بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْمُحْرِمَ بِعُمْرَةٍ لَا
يَتَحَلَّلُ بِالطَّوْفِ قَبْلَ السَّعْيِ وَأَنَّ الْمُحْرِمَ
بِحَجٍّ لَا يَتَحَلَّلُ بِطَّوْفِ الْقُدُومِ وَكَذَلِكَ
الْقَارِئُ *

۵۰۵- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ
بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَأَلْنَا ابْنَ
عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ قَدِمَ بِعُمْرَةٍ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَلَمْ
يَطْلُبْ بَيْنَ الصُّفَا وَالْمَرْوَةِ أَبَانِي أَمْرَانَهُ فَقَالَ
قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ
بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلَّى حَلْفَ الْمَقَامِ رَكَعَتَيْنِ
وَبَيْنَ الصُّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي
رَسُولِ اللَّهِ أَمُورٌ حَسَنَةٌ *

۵۰۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو الرَّبِيعِ
الرُّهْرَاقِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ
جَمِيعًا عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ
حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ *

۵۰۷- حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْدَلُسِيُّ
حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ وَهْبٍ وَهُوَ ابْنُ

ہے، ابن عمر نے کہا، کہ ہم میں اور تم میں کون ایسا ہے کہ جسے
دنیا نے غافل نہ کیا ہو، پھر فرمایا کہ ہم نے رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ نے حج کا احرام باندھا اور بیت اللہ
کا طواف کیا اور صفاء و مروہ کی سعی کی، اور اللہ اور اس کے رسول
کی سنت زیادہ حقدار ہے اس بات کی کہ اس کی اتباع کی جائے
فلاں کی سنت سے اگر تو سچا ہے۔

باب (۵۹) عمرہ کرنے والے کا احرام طواف و سعی
سے قبل اور اسی طرح حاجی اور قارن کا طواف
قدوم سے پہلے نہیں کھل سکتا!

۵۰۵- زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، عمرو بن دینار بیان
کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت ابن عمرؓ سے ایک شخص کے
متعلق دریافت کیا، جو عمرہ کے احرام سے آیا اور بیت اللہ کا
طواف کیا، مگر صفاء اور مروہ کے درمیان سعی نہیں کی، تو کیا وہ
اپنی بیوی کے پاس آسکتا ہے، ابن عمرؓ نے فرمایا، کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے اور بیت اللہ کا سات
مرتبہ طواف کیا، اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت پڑھی اور
پھر صفاء و مروہ کے درمیان سات مرتبہ سعی کی اور تمہارے
لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء بہترین چیز ہے۔

۵۰۶- یحییٰ بن یحییٰ، ابو الربیع زہرانی، حماد بن زید، (دوسری
سند) عبد بن حمید، محمد بن بکر، ابن جریر، عمرو بن دینار،
حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
سے ابن عیینہ کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں۔

۵۰۷- ہارون بن سعید اہلی، ابن وہب، عمرو بن حارث، محمد بن
عبد الرحمن بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عراق والوں میں

سے ان سے کہا کہ عروہ بن زبیر سے اس شخص کے متعلق دریافت کرو جو کہ حج کا احرام باندھے کہ وہ بیت اللہ کے طواف کے بعد حلال ہو جائے گا یا نہیں، اگر وہ تم سے کہیں کہ وہ حلال نہیں ہوگا تو کہو کہ ایک شخص ایسا کہتا ہے چنانچہ میں نے ان سے دریافت کیا، انہوں نے فرمایا کہ جس نے حج کا احرام باندھا ہے، وہ بغیر اس کے ارکان پر رے کئے حلال نہیں ہو سکتا، میں نے کہا ایک شخص کہتا ہے وہ حلال ہو جائے گا، کہا وہ برا کہتا ہے، اس کے بعد وہ عراقی مجھے ملا، میں نے ان سے یہ سب بیان کر دیا، اس نے کہا ان سے جا کر کہو کہ ایک شخص نے خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا ہے اور حضرت اسماء زبیرؓ نے بھی ایسا کیا ہے، محمد کہتے ہیں کہ میں پھر عروہ کے پاس گیا اور ان سے بیان کیا، انہوں نے فرمایا وہ کون ہے؟ میں نے کہا، مجھے علم نہیں، انہوں نے کہا وہ خود میرے پاس آکر کیوں نہیں پوچھتا، میرے گمان میں وہ عراقی ہے، میں بولا میں نہیں جانتا، عروہ بولے، اس نے جھوٹ کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حج کیا ہے، اس کی مجھے حضرت عائشہؓ نے خبر دی ہے کہ مکہ مکرمہ میں آکر سب سے پہلے جو چیز آپ نے کی، وہ یہ ہے کہ آپ نے وضو کیا اور بیت اللہ کا طواف فرمایا، پھر حضرت ابو بکرؓ نے حج کیا، تو انہوں نے بھی سب سے پہلے بیت اللہ کا طواف کیا، اور اس کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا، اور پھر حضرت عمرؓ نے بھی اسی طرح کیا، اس کے بعد حضرت عثمانؓ نے حج کیا، تو میں نے دیکھا، کہ انہوں نے سب سے پہلے بیت اللہ ہی کا طواف کیا، اس کے علاوہ اور کچھ نہیں کیا، پھر حضرت معاویہؓ اور حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے حج کیا، اس کے بعد میں نے اپنے والد حضرت عبد اللہ بن زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حج کیا، انہوں نے بھی سب سے پہلے بیت اللہ کا طواف کیا، اور میں نے مہاجرین و انصار کو بھی یہی کرتے دیکھا ہے، اور اس کے علاوہ اور کچھ نہیں کرتے تھے، اور سب سے آخر میں جس کو میں نے ایسا کرتے ہوئے

الْحَارِثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ رَحُلًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ لَهُ سَلْ لِي عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ رَجُلٍ يُهَيِّلُ بِالْحَجِّ فَإِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ أَتَجِدُ لَهُمْ لَمْ لَا فَإِنْ قَالَ لَكَ لَا تَجِدُ فَقُلْ لَهُ إِنَّ رَحُلًا يَقُولُ ذَلِكَ قَالَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لَا تَجِدُ مَنْ أَهْلُ بِالْحَجِّ إِلَّا بِالْحَجِّ قُلْتُ فَإِنْ رَحُلًا كَانَ يَقُولُ ذَلِكَ قَالَ بَشِّرْ مَا قَالَ فَتَصَدَّقَ لِي الرَّحُلُ فَسَأَلْتُهُ فَحَدَّثَنِي فَقَالَ فَقُلْ لَهُ فَإِنْ رَحُلًا كَانَ يُبْحِرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلَ ذَلِكَ وَمَا شَأْنُ أَسْمَاءَ وَالزُّبَيْرِ قَدْ فَعَلَا ذَلِكَ قَالَ فَحَسَنَةً فَذَكَرْتُ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقُلْتُ لَا أَذْرِي قَالَ فَمَا يَأْلُهُ لَا يَأْتِيَنِي بِنَفْسِي سَأَلْتُهُ عَرَفِيًّا قُلْتُ لَا أَذْرِي قَالَ فَإِنَّهُ قَدْ كَذَبَ قَدْ حَجَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحْبَبْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَجَّ أَبُو بَكْرٍ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوْفُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ ثُمَّ عُمَرُ مِثْلُ ذَلِكَ ثُمَّ حَجَّ عُثْمَانُ فَرَأَيْتُهُ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوْفُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ ثُمَّ مُعَاوِيَةُ وَعَنْدَ اللَّهِ بَنُ عُمَرَ ثُمَّ حَجَّحْتُ مَعَ أَبِي الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوْفُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ ثُمَّ رَأَيْتُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ يَفْعَلُونَ ذَلِكَ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ ثُمَّ آجِرٌ مَنْ رَأَيْتُ فَعَلَ ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُضْهَا بَعْمَرَةً وَهَذَا ابْنُ عُمَرَ عِنْدَهُمْ أَفَلَا يَسْأَلُونَهُ وَلَوْ أَحَدٌ مِنْهُمْ مَضَى مَا كَانُوا يَتَذَكَّرُونَ بِشَيْءٍ حِينَ يَصْعُقُونَ أَفَدَانَهُمْ أَوَّلَ مَنْ

دیکھا ہے، وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، کہ انہوں نے بھی حج کو عمرہ کر کے نہیں توڑ ڈالا، اور حضرت ابن عمرؓ تو ان کے پاس ہیں، یہ لوگ ان سے کیوں نہیں پوچھتے، اور اسی طرح جو حضرات بھی گزر گئے، جس وقت وہ مکہ مکرمہ میں اپنے قدم رکھتے تھے تو سب سے پہلے بیت اللہ کے طواف سے ابتدا کرتے تھے، اور میں نے اپنی والدہ (حضرت اسماءؓ) اور اپنی خالہ (حضرت عائشہؓ) کو دیکھا ہے کہ جب وہ مکہ مکرمہ میں تشریف لائیں تو سب سے پہلے بیت اللہ کا طواف کرتیں، اور پھر فوراً احرام نہ کھولتیں، اور میری والدہ نے مجھے خبر دی کہ وہاں ان کی بہن، اور زبیر اور فلاں فلاں عمرہ سے آئے، جب انہوں نے (طواف و سعی کے بعد) حجر اسود کو چھو یا (۱) تو حلال ہو گئے، اور اس مسئلہ میں عراقی نے جھوٹ بولا ہے۔

۵۰۸۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن بکر، ابن جریر (دوسری سند) زبیر بن حرب، روح بن عبادہ، ابن جریر، منصور بن عبد الرحمن، صفیہ بن شیبہ، حضرت اسماءؓ بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم احرام کی حالت میں نکلے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کے پاس قربانی ہو، وہ اپنے احرام پر باقی رہے، اور جس کے پاس قربانی نہ ہو، وہ حلال ہو جائے، اور میرے ساتھ قربانی نہیں تھی، تو میں نے احرام کھول ڈالا، اور زبیرؓ کے ساتھ قربانی تھی انہوں نے احرام نہیں کھولا، حضرت اسماءؓ بیان کرتی ہیں کہ پھر میں نے اپنے کپڑے پہنے اور نکلی، اور زبیرؓ کے پاس جائی تھی، انہوں نے کہا، میرے پاس سے ہٹ جاؤ کیونکہ میں محرم ہوں، میں نے ان سے کہا، کیا تم ڈرتے ہو کہ میں تمہارے اوپر کوہ پڑوں گی۔

۵۰۹۔ عباس بن عبد العظیم، عذری، ابو ہشام، مغیرہ بن سلمہ، مخزومی، وہیب، منصور بن عبد الرحمن، صفیہ بن شیبہ، حضرت

الطَّوَّافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَا يَحِلُّونَ وَقَدْ رَأَيْتُ أُمِّي وَخَالَتِي حِينَ تَقْدَمَانِ لَا تَبْدَأَانِ بِشَيْءٍ أَوْلَ مِنْ الْبَيْتِ نَعْلُوفَانِ بِهِ ثُمَّ لَا تَحِلَّانِ وَقَدْ أَحْبَبْتَنِي مُمِي أَنَّهُمَا أَقْبَلَتَا هَبِي وَأَحْتَبَاهَا وَالزُّبَيْرُ وَقُلَانِ وَقُلَانِ بِعُمَرَةَ قَطُ فَلَمَّا مَسَحُوا الرُّكْنَ حَلُّوا وَقَدْ كَذَبَ فِيْمَا ذَكَرَ مِنْ ذَلِكَ *

۵۰۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَحْمَرُنا مُحَمَّدٌ بْنُ بَكْرٍ أَحْمَرُنا أَنَّ حُرَيْجَ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَالْفَلْطُ لَهُ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ حُرَيْجٍ حَدَّثَنِي مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ خَرَجْنَا مُحْرِمِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَذِي فَلْيَقُمْ عَلَى إِحْرَامِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَذِي فَلْيَحْلِلْ فَلَمْ يَكُنْ مَعِيَ هَذِي فَحَلَلْتُ وَكَانَ مَعَ الزُّبَيْرِ هَذِي فَلَمْ يَحْلِلْ قَالَتْ فَلَبَسْتُ ثِيَابِي ثُمَّ خَرَجْتُ فَحَلَلْتُ إِلَى الزُّبَيْرِ فَقَالَ قَوْمِي عَنِّي فَقُلْتُ أَنَحْشَى أَنْ أَتَيْبَ عَلَيْكَ *

۵۰۹۔ وَحَدَّثَنِي عَسَاءُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَبْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامِ الْمُخَيْرَةُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُخَزُومِيُّ

(۱) رکن کو چھونے سے مراد حجر اسود کو چھونا ہے اور صرف اس کے چھونے سے حلال نہیں ہوئے بلکہ طواف و سعی اور حلق یا قصر کے بعد حلال ہوئے چونکہ یہ امور معروف و مشہور اور تمام کو معلوم ہی تھے اس لئے ان تمام امور کا ذکر نہیں فرمایا۔

اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کا احرام باندھے ہوئے آئے، پھر ابن جریج کی حدیث کی طرح بیان کی، باقی اس میں ہے کہ حضرت زبیرؓ نے ان سے کہا، تم مجھ سے دور ہو جاؤ، تم مجھ سے دور ہو جاؤ، میں نے کہا کہ مجھ سے ایسے ڈرتے ہو، کہ میں تم پر کو پڑوں گی۔

۵۱۰۔ ہارون بن سعید ابی، احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، عمرو، ابو الاسود، عبد اللہ مولیٰ، اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا کہ جب بھی وہ مقام حجون پر گزرتیں تو فرماتیں، کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول پر رحمت بھیجے، کہ ہم ان کے ساتھ یہاں اترے تھے، اور ان دنوں ہمارے پاس بوجہ کم تھے، سواریاں کم تھیں، اور توشہ بھی کم تھا، سو میں نے اور میری بہن حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور فلاں فلاں نے عمرہ کیا، سو جب ہم نے بیت اللہ کا طواف کر لیا تو حلال ہو گئے، اور پھر شام کو حج کا احرام باندھا، ہارون نے اپنی روایت میں صرف مولیٰ (آزاد کردہ غلام) اسماء کہا ہے، اور ان کا نام (عبد اللہ) نہیں لیا ہے۔

۵۱۱۔ محمد بن حاتم، روح بن عبادہ، شعبہ، مسلم قرنی، بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جمع فی الحج کو دریافت کیا، تو انہوں نے اجازت دی، اور حضرت ابن زبیرؓ اس سے منع کرتے تھے، حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا یہ ابن زبیرؓ کی والدہ موجود ہیں، جو بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت دی، سو تم ان کے پاس جاؤ اور ان سے دریافت کرو، چنانچہ ہم ان کے پاس گئے تو وہ ایک فریب، ناپید عورت تھیں (ہم نے ان سے دریافت کیا تو) انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت دی ہے۔

حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا مَنصُورٌ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهْلَيْنِ بِالْحَجِّ ثُمَّ ذَكَرَ بِمَثَلِ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ اسْتَرْجِي عَنِّي اسْتَرْجِي عَنِّي فَقُلْتُ أَنَحْسِي أَنْ أَتِبَّ عَلَيْكَ *

۵۱۰۔ وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ مَوْلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ أَنَّ كَذَا يَسْمَعُ أَسْمَاءَ كُلَّمَا مَرَّتْ بِالْحَجَّوْنِ تَقُولُ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ تَزَلْنَا مَعَهُ هَاهُنَا وَهُنَا يَوْمَئِذٍ خِفَافُ الْحَقَابِ قَلِيلٌ ظَهَرْنَا قَلِيلَةً أَرَوَادُنَا فَاعْتَمَرْتُ أَنَا وَأَخِي عَائِشَةُ وَالزُّبَيْرُ وَقُلَانِ وَقُلَانِ فَلَمَّا مَسَحْنَا التُّيْتِ أَحْلَلْنَا ثُمَّ أَهْلَلْنَا مِنَ الْعَشِيِّ بِالْحَجِّ قَالَ هَارُونُ فِي رَوَاتِهِ أَنَّ مَوْلَى أَسْمَاءَ وَلَمْ يَسْمَ عِنْدَ اللَّهِ *

۵۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُسْلِمِ الْفَرَّجِيِّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ مُنْعَةِ الْحَجِّ فَرَحَّصَ فِيهَا وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَنْهَى عَنْهَا فَقَالَ هَذِهِ أُمُّ ابْنِ الزُّبَيْرِ تُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحَّصَ فِيهَا فَأَذْخَلُوا عَلَيْهَا فَاسْأَلُوهُ قَالَ فَدَخَلْنَا عَلَيْهَا فَلَمَّا امْرَأَةٌ ضَخْمَةٌ عَمِيَاءُ فَقَالَتْ قَدْ رَحَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا *

۵۱۲۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ

جعفر، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی عبد الرحمن راوی نے اپنی روایت میں ”متحدہ“ کا لفظ روایت کیا ہے اور ”متحدہ الحج“ کا لفظ بیان نہیں کیا، اور ابن جعفر کی روایت میں ہے کہ شعبہ نے بیان کیا کہ مسلم قری نے کہا، میں نہیں جانتا کہ ”متحدہ الحج“ کا لفظ فرمایا ”حد النساء“ بولا۔

۵۱۳۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، مسلم قری بیان کرتے ہیں، کہ انہوں نے حضرت ابن عباس سے سنا، فرما رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کا احرام باندھا اور آپ کے اصحاب نے حج کا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حلال ہوئے، اور نہ آپ کے اصحاب میں سے، جو ہدیٰ ساتھ لایا تھا، وہ حلال ہوا، اور باقی حضرات حلال ہو گئے، اور طلحہ بن عبید اللہ ان حضرات میں سے تھے جن کے ساتھ ہدیٰ تھی، اس لئے وہ حلال نہیں ہوئے۔

۵۱۴۔ محمد بن بشر، محمد بن جعفر، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی اس میں ہے کہ جن کے ساتھ ہدیٰ نہیں تھی، وہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ اور ایک اور صحابی تھے، سو یہ دونوں حلال ہو گئے۔

باب (۶۰) حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے کا جواز!

۵۱۵۔ محمد بن حاتم، بنزہ، وہیب، عبد اللہ بن طاؤس، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ لوگ (جاہلیت میں) حج کے زمانہ میں عمرہ کرنے کو زمین پر بہت بڑا گناہ سمجھتے تھے اور محرم کو صفر کا مہینہ کہا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ جب اونٹنیوں کی پٹھیں اچھی ہو جائیں، اور راستہ سے حاجیوں کے نشان قدم مٹ جائیں اور صفر کا مہینہ ختم ہو جائے تو عمرہ کرنے والوں کے لئے عمرہ حلال ہو جاتا ہے، پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ ذی الحجہ کی چار تاریخ کو احرام باندھے مکہ میں آئے، تو آپ نے حکم دیا کہ اس احرام کو عمرہ کر ڈالو تو یہ چیز سب کو

ح و حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ جَعْفَرٍ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ بْنِ هَذَا الْإِسْنَادِ فَأَمَّا عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَمِنْ خَلِيفَةِ الْمُتَعَةِ وَلَمْ يَقُلْ مُتَعَةُ الْحَجِّ وَأَمَّا ابْنُ جَعْفَرٍ فَقَالَ قَالَ شُعْبَةُ قَالَ مُسْلِمٌ لَأُؤَدِّي مُتَعَةَ الْحَجِّ أَوْ مُتَعَةَ النِّسَاءِ

۵۱۳۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ الْقُرَيْبِ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ أَهْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُمَرَةَ وَأَهْلُ أَصْحَابِهِ بِحَجِّ فَلَمْ يَحِلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مَنْ سِوَا الْهَدْيِيِّ مِنْ أَصْحَابِهِ وَحَلَّ بَقِيَّتُهُمْ فَكَانَ طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فِيمَنْ سِوَا الْهَدْيِيِّ فَلَمْ يَحِلَّ *

۵۱۴۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ هَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَكَانَ مِمَّنْ لَمْ يَكُنْ مَعَ الْهَدْيِيِّ طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَرَجُلٌ آخَرٌ فَاحْلَا *

(۶۰) بَابُ جَوَازِ الْعُمْرَةِ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ *

۵۱۵۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزُ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الْعُمْرَةَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ مِنْ أَفْحَرِ الْفَحُورِ فِي الْأَرْضِ وَيَحْفَلُونَ الْمُحَرَّمَ صَفَرًا وَيَقُولُونَ إِذَا بَرَأَ الدَّيْرُ وَعَمَّا النَّتْرِ وَأَسْلَخَ صَفَرُ حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنْ اعْتَمَرَ فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ صَاحِبَةَ رَابِعَةِ مَهْلَيْنِ بِالْحَجِّ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَحْفَلُوا عُمْرَةً مَتَاعًا ذَلِكَ عِنْدَهُمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ

اللَّهُ أَيُّ الْحَلِّ فَإِنَّ الْحُلَّ كُنْهٌ *

عجیب معلوم ہوئی (۱) اور دریافت کیا یا رسول اللہ ہم کیسے حلال ہوں، فرمایا پورے حلال ہو جاؤ۔

۵۱۶۔ انصر بن علی جہضمی، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، ایوب، ابو العالیہ براء، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا چاروی الحجہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کا احرام باندھ کر تشریف لائے اور صبح کی نماز پڑھی، جب صبح کی نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو اپنے احرام کو عمرہ کا احرام کرنا چاہے، سو وہ اسے عمرہ کر ڈالے۔

۵۱۷۔ ابراہیم بن دینار، روح (دوسری سند) ابو داؤد مبارکی، ابو شہاب، (تیسری سند) محمد بن ثنی، یحییٰ بن کثیر، شعبہ ان تمام سندوں کے ساتھ روایت مذکور ہے، روح اور یحییٰ بن کثیر نے تو انصر کی روایت کی طرح بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھا اور ابو شہاب کی روایت میں ہے کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور ہم سب حج کا احرام باندھے ہوئے تھے، اور جہضمی کی روایت کے علاوہ سب کی روایتوں میں ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وبارک وسلم نے مقام بلحا میں صبح کی نماز پڑھی۔

۵۱۶- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْظِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولَانِ أَهْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَقَدِمَ لِأَرْبَعِ مَضْنٍ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَصَلَّى الصُّبْحَ وَقَالَ لَمَّا صَلَّى الصُّبْحَ مَنْ شَاءَ أَنْ يَحْلِلَهَا عُمْرَةً فَلْيَحْلِلْهَا عُمْرَةً *

۵۱۷- وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ حَرْبٍ وَحَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْمَسَارِكِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ كُلُّهُمَا عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا رَوْحٌ وَيَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ فَقَالَا كَمَا قَالَ نَصْرُ أَهْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ وَأَمَّا أَبُو شَهَابٍ فَقَالَ رَوَيْنَاهُ حَرْبًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَلُ بِالْحَجِّ وَمِنَ حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا فَصَلَّى الصُّبْحَ بِالْبَلْحَاءِ حَلًّا الْجَهْظِيُّ فَإِنَّهُ لَمْ يَقُلْ *

۵۱۸۔ ہارون بن عبد اللہ، محمد بن فضل سدوسی، وہیب، ایوب، ابو العالیہ براء، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم چاروی الحجہ کو مکہ مکرمہ میں حج کا تلبیہ (لبیک للہم لبیک) پڑھتے ہوئے آئے، آپ نے صحابہ کو حکم دیا کہ اس احرام کو عمرہ کا کریں۔

۵۱۸- وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ السَّدُوسِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبٌ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَاءِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ لِأَرْبَعِ خَلَوْنَ مِنَ الْعَشْرِ وَهُمْ يَلْبُونَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَحْلِلُوا عُمْرَةً *

(۱) جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو یہ حکم دیا کہ وہ یہ احرام عمرے کا بنا لیں تو ان پر یہ بات گراں گئی اس لئے کہ وہ یہ پسند کرتے تھے کہ وہ حج کے احرام میں رہیں احرام سے نہ نکلیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو انھوں نے شفقت پر محمول فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی سہولت اور آسانی کے لئے یہ حکم ارشاد فرمایا ہے اس لئے ابتداء اس حکم پر عمل کرنے میں انھوں نے تردد کا اظہار کیا۔

۵۱۹- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ بَدِي طَوًى وَقَدِيمَ لَأَرْتَعِ مَضْيَنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُحَوَّلُوا إِحْرَامَهُمْ بِعُمْرَةٍ إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ *

۵۲۰- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةُ عُمْرَةٍ اسْتَمْتَعْنَا بِهَا فَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ الْهَدْيُ فَلْيَجْعَلِ الْحِلَّ كُلَّهُ فَإِنَّ الْعُمْرَةَ قَدْ دَحَلَتْ فِي الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ *

(قائد) اس تاکید سے مقصود اہل جاہلیت کے عقیدہ کی تردید ہے۔

۵۲۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَرَّةَ الصُّبُعِيَّ قَالَ تَمَتَّعْتُ فَتَهَابِي نَاسٌ عَنْ ذَلِكَ فَأَنْتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَمَسَّاهُ عَنْ ذَلِكَ فَأَمَرَنِي بِهَا قَالَ ثُمَّ انْطَلَفْتُ إِلَى الْيَسْبِ فَمِتْتُ فَأَنَابَنِي آتٍ فِي مَنَامِي فَقَالَ عُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ وَحَجٌّ مَبْرُورٌ قَالَ فَأَنْتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَأَحْبَرْتُهُ بِالَّذِي رَأَيْتُ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

(قائد) اللہ تعالیٰ اس حدیث کی برکت سے احقر مترجم کو بھی یہی سعادت نصیب فرمائے، آمین۔

(۶۱) بَابُ إِشْعَارِ الْبُذْنِ وَتَقْلِيدِهِ عِنْدَ

۵۱۹- عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، ایوب، ابو العالیہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز مقام ذی طوی میں پڑھی اور چار ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ تشریف لائے، اور اپنے اصحاب کو حکم فرمایا کہ اپنے احرام کو عمرہ کا احرام کر ڈالیں، مگر جن کے پاس ہدی ہو۔

۵۲۰- محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ (دوسری سند) عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، حکم، مجاہد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ عمرہ ہے، جس سے ہم نے نفع حاصل کیا ہے، سو جس کے پاس قربانی نہ ہو، وہ پوری طرح حلال ہو جائے، اس لئے کہ عمرہ حج کے ایام میں قیامت تک کے لئے داخل ہو گیا ہے۔

۵۲۱- محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو جرہ صبیعی سے سنا، وہ فرما رہے تھے، کہ میں نے تمتع کیا اور لوگوں نے مجھے منع کیا، میں حضرت ابن عباس کے پاس آیا اور ان سے اس کے متعلق دریافت کیا، انہوں نے مجھے اس کا حکم دیا، چنانچہ میں بیت اللہ آیا اور وہاں آکر سو گیا، تو ایک آنے والا خواب میں آیا، اور اس نے کہا کہ عمرہ بھی مقبول اور حج بھی مبرور ہے، پھر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آیا، اور جو دیکھا تھا، وہ انہیں بتلایا، انہوں نے فرمایا اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، یہی سنت ہے، ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

(قائد) اللہ تعالیٰ اس حدیث کی برکت سے احقر مترجم کو بھی یہی سعادت نصیب فرمائے، آمین۔

باب (۶۱) قربانی کو احرام کے رقت اشعار کرنا اور

الْبَحْرَامُ *

اس کے قنادہ ڈالنا! (۱)

۵۲۲۔ محمد بن عثمان، ابن بشار، ابن ابی عدی، شعبہ، قنادہ، ابو حسان، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام ذی الحلیفہ میں ظہر کی نماز پڑھی، اور پھر اونٹنی کو منگوایا اور اس کے کوہان کے اوپر دائیں طرف اشعار کیا، اور خون بہہ چلا، اور اس کے گلے میں دو جوڑتوں کا پار ڈالا، پھر اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے، جب آپ کی اونٹنی آپ کو مقام بیداء پر لے کر سیدھی کھڑی ہوئی تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا تلبیہ پڑھا۔

۵۲۳۔ محمد بن عثمان، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت قنادہ سے شعبہ کی روایت کی طرح منقول ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ذی الحلیفہ میں آئے، باقی اس میں ظہر کی نماز پڑھنے کا تذکرہ نہیں ہے۔

باب (۶۲) ابن عباسؓ سے لوگوں کا کہنا، کہ آپ کا یہ کیا فتویٰ ہے، جس میں لوگ مصروف ہیں:

۵۲۴۔ محمد بن عثمان، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، حضرت قنادہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو حسان سے سنا، فرما رہے تھے کہ نبی جہیم کے ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آپ یہ کیا فتویٰ دیتے ہیں کہ جس میں لوگ مصروف ہیں، یا جس میں لوگ گڑبڑ کر رہے ہیں کہ جس نے بیت اللہ کا طواف (قدوم) کر لیا، وہ حلال ہو گیا، فرمایا، کہ تمہارے نبی

۵۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ خَمِيصًا عَنْ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَبِي حَسَّانَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِذِي الْحَلِيفَةِ ثُمَّ دَعَا بَنَاتِهِ فَأَتَعَرَّهِنَّ فِي صَفْحَةٍ سَنَامِهَا الْإِيْمَنُ وَسَلَّتَ الدَّمَ وَقَلَّدَهَا نَعْلَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَ بِالْحَجِّ *

۵۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَنَادَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ شُعْبَةَ عَنِ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا آتَى ذَا الْحَلِيفَةِ وَلَمْ يَقُلْ صَلَّى بِهَا الظُّهْرَ *

(۶۲) بَابُ قَوْلِهِ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا هَذَا الْفَتْوَى الَّتِي قَدْ تَشَعَّبَتْ أَوْ تَشَعَّبَتْ بِالنَّاسِ *

۵۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَنَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَسَّانَ الْأَعْرَجَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي الْهَاشِمِيِّينَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا هَذَا الْفَتْوَى الَّتِي قَدْ تَشَعَّبَتْ أَوْ تَشَعَّبَتْ بِالنَّاسِ أَنْ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ

(۱) اشعار کا مفہوم یہ ہے کہ اونٹ کا خون نکال کر اس کی کوہان پر مل دیا جائے تاکہ معلوم ہو جائے کہ یہ منی میں قربان ہونے والا جانور ہے اور لوگ اس کو تکلیف نہ دیں۔ یہ اشعار فی نفسہ جائز ہے اس کے جواز اور مشروعیت میں کسی کا اختلاف نہیں اس لئے کہ صریح احادیث میں اس کا جواز نہ کو رہے البتہ اشعار میں اتنا مبالغہ کرنا کہ خون زیادہ نکلنے کی وجہ سے جانور کی پلاکت کا اندیشہ ہونے لگے حضرت امام ابو حنیفہؒ نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اگرچہ تمہاری ناک خاک آلود ہو۔

۵۲۵۔ احمد بن سعید واری، احمد بن اسحاق، ہمام بن یحییٰ، قتادہ، ابو حسان سے روایت کرتے ہیں، کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا گیا کہ یہ مسئلہ لوگوں میں بہت پھیل گیا ہے، کہ جو بیت اللہ کا طواف کرے، وہ حلال ہو گیا، اور وہ اسے عمرہ کر ڈالے، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، یہ تمہارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے، اگرچہ تمہاری ناک خاک آلود ہو۔

۵۲۶۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن ابی بکر، ابن جریج، عطاء بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ جس نے بیت اللہ کا طواف کر لیا، وہ حلال ہو گیا، خواہ حاجی ہو یا غیر حاجی، میں نے عطاء سے دریافت کیا، یہ چیز وہ کہاں سے کہتے ہیں، فرمایا اللہ تعالیٰ کے اس قول سے کہ اس قربانی کے بیچنے کی جگہ بیت اللہ تک ہے، میں نے کہا یہ تو عرفات سے آنے کے بعد ہے، انہوں نے کہا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی قول ہے خواہ عرفات سے آنے سے پہلے ہو یا اس کے بعد اور یہ مسئلہ وہ رسول اکرم کے فرمان سے نکالتے تھے کہ آپ نے حجتہ الوداع میں حکم فرمایا کہ لوگ احرام کھول ڈالیں۔

(فائدہ) یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے لئے قرار دیتے تھے، یہ ان کی رائے ہے اس سے کوئی تعارض نہیں، باقی نووی فرماتے ہیں کہ آپ کا یہ حکم صرف حجتہ الوداع کے لئے خاص تھا اب اس کی اجازت نہیں ہے، واللہ اعلم۔

باب (۶۳) عمرہ کرنے والے کے لئے بالوں کا کٹنا بھی جائز ہے، حلق (منڈنا) واجب نہیں اور یہ کہ مردہ کے پاس حلق یا تقصیر کرائے!

۵۲۷۔ عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ، ہشام بن جہ، طاؤس سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا

فَقَالَ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ رَعَيْتُمْ *

۵۲۵۔ وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَسَّانَ قَالَ قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ قَدْ تَفَشَّى بِالنَّاسِ مِنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ الطَّوْفَ عُمَرَةَ فَقَالَ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ رَعَيْتُمْ *

۵۲۶۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ حُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ حَاجٌّ وَلَا غَيْرُ حَاجٍّ إِلَّا حَلَّ قُلْتُ لِعَطَاءٍ مِنْ أَيْنَ يَقُولُ ذَلِكَ قَالَ مِنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (ثُمَّ مَجْلُهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ) قَالَ قُلْتُ فَإِنَّ ذَلِكَ بَعْدَ الْمَعْرِفَةِ فَقَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ هُوَ بَعْدَ الْمَعْرِفَةِ وَقِيلَ وَكَانَ يَأْخُذُ ذَلِكَ مِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَمَرَهُمْ أَنْ يَجْلُوا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ *

بَابُ جَوَازِ تَقْصِيرِ الْمُعْتَمِرِ مِنْ شَعْرِهِ وَأَنَّهُ لَا يَحِبُّ حَلْقَهُ وَأَنَّهُ يَسْتَحِبُّ كَوْنُ حَلْقِهِ أَوْ تَقْصِيرِهِ عِنْدَ الْمَرْوَةِ *

۵۲۷۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حُحْطِرٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ

کہ مجھ سے حضرت معاویہ نے کہا کہ میں تمہیں خبر دے چکا ہوں کہ میں نے رسول اکرم کے مروہ کے قریب تیر کی پیکان رکھ کر ہال کاٹے ہیں، سو میں نے ان کو جواب دیا، میں اسے نہیں بانٹا مگر یہ تمہارے اوپر جھٹ ہے۔

۵۲۸۔ محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، ابن جریر، حسن بن مسلم، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ مجھ سے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتلایا، کہ میں نے مروہ کے قریب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تیر کی بھال سے ہال کترے یا میں نے آپ کو مروہ پر دیکھا کہ آپ اس پر تیر کی بھال سے ہال کتر رہے ہیں۔

(قاعدہ) حج و عمرہ میں کوئی افضل ہے، مگر قصر بھی جائز ہے، اور عمرہ میں مروہ پر اور حج میں مقام منیٰ میں کرے، اگر کسی اور مقام پر حلق یا قصر کرے تو بھی جائز ہے، اور امیر معاویہ نے آپ کے ہال کاٹنے ہوئے دیکھا تو یہ عمرہ ہران کا بیان ہے اور جنت الوداع میں تو آپ تارن تھے اور مقام منیٰ میں طق کر لیا، اور ابو طلحہ نے آپ کے ہال مبارک تقسیم کئے، ان وجوہ کے پیش نظر عمرہ ہران کا تعین ہی صحیح ہے۔

باب (۶۳) تمتع فی الحج اور قرآن کا جواز!

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ لِي مُعَاوِيَةُ اَعْلَمْتُ اَنِّي فَصَّرْتُ مِنْ رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْمَرْوَةِ بِمَشْقَصٍ فَقُلْتُ لَهُ لَا اَعْلَمُ هَذَا اِنَّا حَجَّاهُ عَلَيْكَ *

۵۲۸۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ حُرَيْجٍ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ أَخْبَرَهُ قَالَ فَصَّرْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَشْقَصٍ وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ أَوْ رَأَيْتُهُ يُفَصِّرُ عَنْهُ بِمَشْقَصٍ وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ *

(۶۴) باب جَوَازِ التَّمَتُّعِ فِي الْحَجِّ وَالْقِرَآنِ *

۵۲۹۔ عبید اللہ بن عمر قاری، عبد اللہ بن عبد اللہ بن علی، داؤد، ابو نضر، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کو نکھارتے ہوئے نکلے، جب ہم مکہ مکرمہ آئے، تو آپ نے فرمایا، کہ اس احرام کو عمرہ کا کر ڈالیں، مگر جس کے ساتھ قربانی ہو، چنانچہ جب یوم النحر (آٹھویں ذی الحجہ) ہو اور ہم سب منیٰ گئے، اس وقت حج کا احرام باندھنا۔

۵۳۰۔ حجاج بن شاعر، معنی بن اسد، وہیب بن خالد، حضرت جابر و حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کو نکھارتے ہوئے نکلے۔

۵۲۹۔ حَدَّثَنِي عَبِيدَةُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْفَوَارِسِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صَرَاحًا فَلَمَّا قَلِمْنَا مَكَّةَ أَمَرَنَا أَنْ نَحْمِلَهَا عُمْرَةً إِلَّا مَنْ سَاقَ الْهَدْيَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ النَّوَرَةِ وَرَحْنَا إِلَى مِنَى أَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ *

۵۳۰۔ وَحَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ دَاوُدَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ جَابِرٍ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخُصَّ تَصْرُوحُ بِالْحَجِّ صَرَاحًا *

۵۳۱- حَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَأَنَاءَ آتٍ فَقَالَ إِنَّ أَسَّ عَاسٍ وَابْنَ الزُّبَيْرِ احْتَلَفَا فِي الْمُتَعَتِّينَ فَقَالَ جَابِرٌ فَعَلْنَا هُمَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَهَانَا عَنْهُمَا عُمَرُ فَلَمْ نَعُدْ لَهُمَا *

۵۳۱- حامد بن عمر بکراوی، عبدالواحد، عاصم، حضرت ابو نصرہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ایک آنے والا آیا، اور اس نے کہا کہ حضرت ابن عباس اور حضرت ابن زبیر دونوں محلوں میں اختلاف کر رہے ہیں، حضرت جابر بولے ہم نے دونوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کئے ہیں، پھر حضرت عمر فاروق نے ان سے منع کر دیا تو ہم ان سے رک گئے۔

(فائدہ) متعج کی بطور انتخاب کے، اور متعہ نساء کی اس لئے ممانعت کر دی ہے کہ اس کی حرمت الی یوم القیامہ ثابت ہوئی ہے، اور مطلب یہ ہے کہ متعہ نساء کی حرمت سے بعض لوگ الجھوٹے تھے، اس لئے حضرت عمرؓ نے اسے مشہور کر دیا۔

۵۳۲- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْبَرٍ حَدَّثَنِي سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ مَرْوَانَ الْأَصْفَرِ عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عَلِيًّا قَدِمَ مِنَ الْقَيْسِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَ أَهْلَلْتَ فَقَالَ أَهْلَلْتُ بِإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَأَحْلَلْتُ *

۵۳۲- محمد بن حاتم، ابن مہدی، سلیم بن حیان، مروان اصغر، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ ملک یمن سے آئے، تو ان سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا، کون سا احرام باندھا ہے، عرض کیا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا وہی میں نے باندھا، آپ نے فرمایا اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں حلال ہو جاتا۔

۵۳۳- وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا بَهْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ فِي رَوَايَةِ بَهْرٍ لَحَلَّتْ *

۵۳۳- حجاج بن شاعر، عبدالصمد (دوسری سند) عبد اللہ بن ہاشم، بہر، سلیم بن حیان سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے، باقی بہر کی روایت میں ہے "لَحَلَّتْ" یعنی میں حلال ہو جاتا۔

۵۳۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي اسْحَقَ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ وَحُمَيْدٌ أَنَّهُمْ سَمِعُوا أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلًا بِهِمَا خَمِيْعًا لَكَيْكَ عُمْرَةٌ وَحَجًّا لَكَيْكَ عُمْرَةٌ وَحَجًّا *

۵۳۴- یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، یحییٰ بن ابی اسحاق، عبدالعزیز بن صہیب، حمید، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے حج اور مردہ دونوں کا احرام باندھا، اور فرما رہے تھے "لیک عمرہ و حجا، لیک عمرہ و حجا"۔

۵۳۵- وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا

۵۳۵- علی بن حجر، اسماعیل بن ابراہیم، یحییٰ بن ابی اسحاق، حمید

طویل، بجلی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ فرما رہے تھے، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا "ایک عمرہ وچا" اور حمید بیان کرتے ہیں، کہ حضرت انسؓ نے فرمایا، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حج اور عمرہ دونوں کا ایک ساتھ تبلیہ پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

۵۳۶۔ سعید بن منصور، عمروناقد، زہیر بن حرب، ابن عیینہ، زہری، حنظلہ اسلمی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کر رہے تھے، کہ آپ نے فرمایا، قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، بلاشبہ عیسیٰ بن مریم، روحہ کی گھاٹی میں حج یا عمرہ کی ایک پکاریں گے، یادوؤں کی یعنی حج قرآن کریں گے۔

(تادمہ) یہ اس وقت ہوگا جب کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے نزدیک نزول فرمائیں گے، معلوم ہوا کہ قرآن کریم کا حکم قیامت تک باقی رہے گا، نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہیں تھا، ورنہ پھر اس تردد کے کیا معنی۔

۵۳۷۔ قتیبہ بن سعید، لیث، ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

۵۳۸۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حنظلہ اسلمی بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ فرما رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، اور حسب سابق روایت بیان کی۔

باب (۶۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمروں کی تعداد اور ان کے اوقات!

۵۳۹۔ ہداب بن خالد، ہمام، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتلایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے

إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي اسْحَقَ وَحُمَيْدِ الطَّوِيلِ قَالَ يَحْيَى سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْتَكَ عُمْرَةً وَحَجًّا وَ قَالَ حُمَيْدٌ قَالَ أَنَسٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْتَكَ عُمْرَةً وَحَجًّا *

۵۳۶۔ وَحَدَّثَنَا سَعِيدٌ بْنُ مَنْصُورٍ وَعَمْرُو النَّاقِدِ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ سَعِيدٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِي الرَّهْرِيُّ عَنْ حَنْظَلَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُهِلَُّنَّ ابْنُ مَرْثَمٍ بَعْجَ الرُّوحَاءِ خَاجًا أَوْ مُعْتَمِرًا أَوْ لَيُتَبَيَّنَهُمَا *

(تادمہ) یہ اس وقت ہوگا جب کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے نزدیک نزول فرمائیں گے، معلوم ہوا کہ قرآن کریم کا حکم قیامت تک باقی رہے گا، نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہیں تھا، ورنہ پھر اس تردد کے کیا معنی۔

۵۳۷۔ قَتِيبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، لَيْثٌ، ابْنُ شَهَابٍ مِنْهُمَا حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي مُحَمَّدٌ بِيَدِهِ *

۵۳۸۔ وَحَدَّثَنِيهِ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ الْأَسْلَمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ يَبْغِي بَعْثِلَ حَلِيبِهِمَا *

(۶۵) بَابُ بَيَانِ عَدَدِ عُمْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَمَانِهِنَّ *

۵۳۹۔ حَدَّثَنَا هِدَابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ

کئے، اور ایک عمرے کے علاوہ جو کہ آپ نے اپنے حج کے ساتھ کیا، سب کے سب ذی قعدہ میں کئے، ایک عمرہ تو حدیبیہ یا حدیبیہ کے زمانہ میں ذیقعدہ میں کیا، اور دوسرا اس سے اگلے سال ذیقعدہ میں کیا، اور تیسرا عمرہ ذیقعدہ میں ہجرانہ سے کیا، جس وقت آپ نے حنین کی غنیمتیں تقسیم فرمائیں، اور چوتھا عمرہ حج کے ساتھ کیا۔

۵۴۰۔ محمد بن ثقی، عبدالصمد، بہام، قنادہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے حج کئے، انہوں نے فرمایا کہ حج تو ایک کیا، اور عمرے چار کئے، باقی مضمون حسب سابق ہے۔

۵۴۱۔ زہیر بن حرب، حسن بن موسیٰ، زہیر، ابواسحاق بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ تم کتنے جہادوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے، فرمایا، سترہ میں، اور حضرت زید بن ارقم نے مجھے بتلایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس جہاد کئے، اور ہجرت کے بعد ایک حج کیا، جسے جنت الوداع کہا جاتا ہے، اور ہجرت کے قبل مکہ مکرمہ میں ایک اور حج کیا۔

(فائدہ) یہ ان کا علم ہے، ورنہ آپ نے بچیں اور کہا گیا ہے کہ سائیس جہاد کئے، اس کے علاوہ کتب مغازی میں اس کی تفصیل موجود ہے۔

۵۴۲۔ ہارون بن عبداللہ، محمد بن بکر برسانی، ابن جریر، عطاء، حضرت عروہ بن زہیر بیان کرتے ہیں کہ میں اور حضرت ابن عمر دونوں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے سے نیک لگائے ہوئے بیٹھے تھے اور حضرت عائشہ مسواک کر رہی تھیں، اور میں ان کی مسواک کی آواز سن رہا تھا، میں نے کہا، اے عبدالرحمن کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب میں عمرہ کیا ہے، انہوں نے کہا جی ہاں! میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کیا کہ اے میری ماں، آپ سختی ہیں

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرُ كُلُّهُنَّ فِي دِي الْقَعْدَةِ إِلَّا أَنِّي لَمَعَ حَجَّتِهِ عُمَرَةً مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ أَوْ مِمَّنِ الْحُدَيْبِيَةِ فِي دِي الْقَعْدَةِ وَعُمَرَةً مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِي دِي الْقَعْدَةِ وَعُمَرَةً مِنْ جَعْرَانَةَ حَيْثُ قَسَمَ عَائِشَةُ حُسْبِي فِي دِي الْقَعْدَةِ وَعُمَرَةً مَعَ حَجَّتِهِ *

۵۴۰۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَنَادَةُ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا كَمْ حَجَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَجَّةً وَاحِدَةً وَاعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرُ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ هَمَّامٍ *

۵۴۱۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى أَحْبَرَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمٍ كَمْ عَزْوَةٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ قَالَ وَحَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَرْقَمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزَا سَبْعَ عَشْرَةَ وَأَنَّهُ حَجَّ بَعْدَ مَا هَاجَرَ حَجَّةً وَاحِدَةً حَجَّةً لَوْدَاعٍ قَالَ أَبُو إِسْحَقَ وَبِمَكَّةَ أُخْرَى *

۵۴۲۔ وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَحْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَكْرِ الْبُرْسَانِيُّ أَحْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ يُحَدِّثُ قَالَ أَحْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ مُسْتَبِدِّينَ إِلَى حَضْرَةِ عَائِشَةَ وَإِنَّا لَنَسْمَعُ صَوْتَهَا بِالسَّوَالِكِ نَسْتَنُّ قَالَ فَقُلْتُ يَا أُمَّا عَائِشَةُ الرَّحْمَنُ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجَبٍ قَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ لِبَعَائِشَةَ أَيْ أُمَّتَاهُ أَلَا تَسْمَعِينَ مَا

کہ ابن عمر کیا کہہ رہے ہیں، انہوں نے فرمایا وہ کیا کہہ رہے ہیں، میں نے عرض کیا، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب میں عمرہ کیا ہے، انہوں نے فرمایا، اللہ ابو عبد الرحمن کی مغفرت فرمائے، آپ نے کبھی رجب میں عمرہ نہیں کیا، اور رجب بھی آپ نے عمرہ کیا، تو ابن عمر آپ کے ساتھ تھے، اور ابن عمر نے یہ بات سنی تو ہاں یا نہ کچھ نہیں کہا، خاموش رہے۔

۵۴۳۔ اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، مجاہد بیان کرتے ہیں کہ میں اور عروہ بن زبیرؓ حضرت عائشہ کے حجرے سے ٹپک لگائے بیٹھے تھے، اور لوگ مسجد میں چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے، میں نے دریافت کیا، عبد اللہ یہ نماز (اس طرح پڑھنا) کیسی ہے؟ فرمایا بدعت ہے، پھر عروہ نے ان سے کہا، کہ اے ابو عبد الرحمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کئے، فرمایا چار، اور ایک ان میں سے رجب میں کیا، سو ہمیں برا معلوم ہوا، کہ انہیں جھٹلائیں، یا ان کے قول کی تردید کریں، اور حجرے میں سے ہم نے حضرت عائشہ کے مساوک کرنے کی آواز سنی، تو عروہ نے کہا، کہ اے ام المومنین! کیا آپ سن رہی ہیں جو کہ حضرت عبد اللہ فرما رہے ہیں، انہوں نے دریافت کیا، وہ کیا کہتے ہیں، عروہ نے جواب دیا وہ کہتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے، ایک ان میں سے رجب میں کیا، حضرت عائشہؓ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ ابو عبد الرحمن پر رحم کرے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی عمرہ ایسا نہیں کیا، جس میں یہ ان کے ساتھ نہ ہوں، اور رجب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی عمرہ نہیں کیا۔

يَقُولُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَتْ وَمَا يَقُولُ قُلْتُ يَقُولُ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجَبٍ فَقَالَتْ يَغْفِرُ اللَّهُ لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَمْرِي مَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ وَمَا اعْتَمَرَ مِنْ عُمْرَةٍ إِنَّا وَإِنَّ لَمَعَةً قَالَ وَابْنُ عُمَرَ يَسْمَعُ فَمَا قَالَ لَا وَلَا نَعَمْ سَكَتَ *

۵۴۳۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْمَسْجِدَ فَإِذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ جَالِسٌ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ الضُّحَى فِي الْمَسْجِدِ فَسَأَلَاهُ عَنْ صَلَاتِهِمْ فَقَالَ بِدْعَةٍ فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَمْ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرْبَعٌ عُمَرُ إِحْدَاهُمْ فِي رَجَبٍ فَكَرِهْنَا أَنْ نُكَذِّبَهُ وَنَرُدُّ عَلَيْهِ وَتَسْمِعُنَا اسْتِثْنَاءَ عَائِشَةَ فِي الْحُجْرَةِ فَقَالَ عُرْوَةُ إِنَّا نَسْمَعِينَ يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ إِلَيَّ مَا يَقُولُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَتْ وَمَا يَقُولُ قَالَ يَقُولُ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ عُمَرُ إِحْدَاهُمْ فِي رَجَبٍ فَقَالَتْ يَرْحَمُ اللَّهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَا اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا وَهُوَ مَعَهُ وَمَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ قَطُّ *

(فائدہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کے اور چاروں ذیقعدہ میں کئے، حج کے ساتھ آپ نے جو عمرہ کیا، اس کا احرام ذیقعدہ میں باندھا، اور ابن عمر کو شک ہو گیا، یا وہ بھول گئے، اور اسی بناء پر جب حضرت عائشہؓ نے ان کے قول کی تردید کی تو وہ خاموش ہو گئے، اور چاشت کی نماز میں اجتماع کرنا، اور فرائض کے طریقہ پر اہتمام کے ساتھ لو کرنا بدعت ہے، مگر اس کی اصل سنت سے ثابت ہے، معلوم ہوا کہ سنت کی حیثیت اور کیفیت تبدیل کر کے اس پر عمل کرنا بھی بدعت ہے جیسا کہ سنن میں فرائض جیسا اہتمام کرنا، اور مستحبات میں

واجبات جیسا اہتمام کرنا، اسی بنا پر حضرت ابن عمرؓ نے اس کو بدعت فرمایا، موجودہ زمانہ میں جو امور مستحب ہیں اور نہ سنت، ان پر فرائض و واجبات کے طریقہ پر لوگ کاربند ہیں، جو سر اسر گمراہی اور بددینی ہے (نووی مصری جلد ۸، صفحہ ۷۲۳، عمدہ القاری جلد ۱۰، صفحہ ۱۱۱)۔

(۶۶) بَابُ فَضْلِ الْعُمْرَةِ فِي رَمَضَانَ * باب (۶۶) رمضان المبارک میں عمرہ کرنے کی

فضیلت۔

۵۳۳۔ محمد بن حاتم بن میمون، یحییٰ بن سعید، ابن جریج، عطاء بیان کرتے ہیں، کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ ہم سے بیان کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی ایک عورت سے فرمایا، عطاء بیان کرتے ہیں، کہ حضرت ابن عباسؓ نے ان کا نام بھی لیا تھا، مگر میں بھول گیا کہ تم ہمارے ساتھ حج کرنے کیوں نہیں جاتیں، انہوں نے عرض کیا ہمارے پانی لانے کے دو بی اونٹ تھے، سو ایک پر میرا شوہر اور بیٹا حج پر گیا ہے، اور ایک اونٹ ہمارے پانی لانے کے لئے چھوڑ دیا ہے، آپ نے فرمایا اچھا جب رمضان آئے تو عمرہ کر لینا، اس لئے کہ اس کا ثواب بھی حج کے برابر ہے۔ (۱)

(قائد) ان کا نام سن ہے، جیسا کہ اگلی روایت میں آتا ہے، ان پر حج فرض نہیں تھا۔

۵۳۵۔ احمد بن عبدہ فضی، یزید بن زریع، حبیب معلم، عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی ایک عورت سے جسے ام سانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہا جاتا تھا، ارشاد فرمایا کہ تمہیں ہمارے ساتھ حج کرنے سے کیا چیز مانع ہے، انہوں نے کہا کہ میرے شوہر کے دو اونٹ تھے، ایک پر وہ اور ان کا لڑکا حج کے لئے گیا ہے، اور دوسرے پر ہمارا غلام پانی لاتا ہے، آپ نے ارشاد فرمایا، کہ رمضان المبارک میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے، یا ہمارے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔

۵۴۴۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُنَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَمْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ سَمَّاهَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَسَبْتُ اسْمَهَا مَا مَنَعَكَ أَنْ تَحْجِي مَعَنَا قَالَتْ لَمْ يَكُنْ لِيَ إِلَّا نَاصِحَانِ فَحَجَّ أَبُو وَلَدَهَا وَانْهَى عَلَيَّ نَاصِحٍ وَتَرَكْتُ لِيَ نَاصِحًا فَتَضَيَّعَ عَلَيْهِ قَالَ فَبَادَا حَجَّاءَ رَمَضَانَ فَأَعْتَمِرَ بِي فَإِنَّ عُمْرَةَ بِيَوْمٍ تَعْدِلُ حَجَّةً *

۵۴۵۔ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الضُّعْبِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا حَبِيبُ الْمَعْلَمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَمْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهَا أُمُّ سَيْنَانَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَكُونِي حَاحِجَةً مَعَنَا قَالَتْ نَاصِحَانِ كَانَا لِأَبِي فَلَمَّا زَوَّجَهَا حَجَّ هُوَ وَابْنُهُ عَلَيَّ أَحَدُهُمَا وَكَانَ الْآخَرُ يَسْتَبِي عَلَيْهِ غُلَامًا قَالَ فَعُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَقْدِرُ حَجَّةً أَوْ حَجَّةً مَعِي *

(۶۷) بَابُ اسْتِحْبَابِ دُخُولِ مَكَّةَ مِنْ

باب (۶۷) مکہ مکرمہ میں شہیہ علیا (بالائی حصہ)

(۱) رمضان میں عمرہ کرنا ثواب کے اعتبار سے حج کے برابر ہے یہ معنی نہیں کہ رمضان میں عمرہ سے حج فرض خواہو جاتا ہے کیونکہ عمرہ کرنا فرض حج کی طرف سے کافی نہیں ہوتا۔

سے داخل ہونا، اور ثنیہ سفلی (نچلے حصہ) سے نکلنے کا استحباب۔

۵۳۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ، مانع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مدینہ منورہ سے نکلے تو شجرہ کی جانب سے نکلے اور معرس کی طرف سے داخل ہوتے، تو ثنیہ علیا (بالائی حصہ) سے داخل ہوتے اور جب وہاں سے نکلے تو ثنیہ سفلی (نچلے حصہ) سے نکلے۔

۵۳۷۔ زہیر بن حرب، محمد بن ثنی، یحییٰ قطان، حضرت عبید اللہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، ہاتی زہیر کی روایت میں ثنیہ علیا کے معلق یہ الفاظ ہیں، جو کہ مقام بظاہر میں ہے۔

۵۳۸۔ محمد بن ثنی، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، ہشام بن عروہ بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ تشریف لاتے، تو اس کے بالائی حصہ سے داخل ہوتے تھے، اور نیچے کی طرف سے نکلے تھے۔

۵۳۹۔ ابو کریب، ابو اسامہ، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال کداء کی جانب سے داخل ہوئے جو کہ مکہ مکرمہ کا بالائی حصہ ہے، ہشام بیان کرتے ہیں، کہ میرے والد ان دونوں کی طرف سے داخل ہوتے، اور اکثر مقام کداء کی جانب سے۔

باب (۶۸) مکہ میں داخل ہونے کے وقت ذی طویٰ میں رات گزارنے کا استحباب اور اسی طرح مکہ میں دن کے وقت داخل ہونا۔

التَّيْبَةُ الْعُلْيَا وَالْحُرُوجُ مِنْهَا مِنَ التَّيْبَةِ السُّفْلَى *

۵۴۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ طَرِيقِ الشَّخْرَةِ وَيَدْخُلُ مِنْ طَرِيقِ الْمُعَرَّسِ وَإِذَا دَخَلَ مَكَّةَ دَخَلَ مِنَ التَّيْبَةِ الْعُلْيَا وَيَخْرُجُ مِنَ التَّيْبَةِ السُّفْلَى *

۵۴۷۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَهْدَى الْإِسَادِي قَالَ فِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ الْعُلْيَا النَّبِيَّ بِالطُّحَاءِ *

۵۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ حَمِيْدًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا حَاءَ إِلَى مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ أَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا *

۵۴۹۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ قَالَ هِشَامُ فَكَانَ أَبِي يَدْخُلُ مِنْهُمَا كِئْبَهُمَا وَكَانَ أَبِي أَكْثَرَ مَا يَدْخُلُ مِنْ كَدَاءٍ *

(۶۸) بَابُ اسْتِحْبَابِ الْمَبِيتِ بِذِي طَوًى عِنْدَ إِرَادَةِ دُخُولِ مَكَّةَ وَالْإِغْسَالِ لِدُخُولِهَا وَدُخُولِهَا نَهَارًا *

۵۵۰۔ زہیر بن حرب، عبید اللہ بن سعید، یحییٰ قطان، عبید اللہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح ہونے تک ذی طویٰ میں رات گزاری، پھر مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور حضرت عبد اللہ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے، اور ابن سعید کی روایت میں ہے، کہ آپ نے صبح کی نماز پڑھی۔

۵۵۱۔ ابو الریح الزہرائی، حماد، ایوب، حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما مکہ مکرمہ نہیں آتے تھے، مگر ذی طویٰ میں رات گزارتے، یہاں تک کہ صبح کرتے، اور پھر حُسل کرتے، اور دن میں مکہ میں داخل ہوتے اور فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

۵۵۲۔ محمد بن اسحاق مسی، انس بن عیاض، موسیٰ بن عقبہ، نافع بیان کرتے ہیں، کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں تشریف لاتے، تو ذی طویٰ میں نزول فرماتے، اور رات وہیں بسر کرتے، یہاں تک کہ صبح کی نماز ادا فرماتے، اور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی جگہ ایک موٹے ٹیلے پر ہے، اس مسجد میں نہیں ہے، جو کہ وہاں بنی ہوئی ہے، مگر اس کے نیچے ایک موٹے ٹیلے پر۔

۵۵۳۔ محمد بن اسحاق مسی، انس بن عیاض، موسیٰ بن عقبہ، نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتلایا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس جبل طویل کے دونوں ٹیلوں کے درمیان قبلہ رخ منہ کرتے، اور اس مسجد کو جو وہاں بنی ہوئی ہے، ٹیلے کے بائیں طرف کر دیتے تھے، اور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی جگہ اس کالے ٹیلے سے نیچے ہے، اس کالے ٹیلے سے دس ہاتھ چھوڑ کر یا اس سے کم و بیش، اور پھر اس لیے پڑا کے دونوں ٹیلوں کی

۵۵۰۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَحْمَرَ بْنِ دَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاتَ بِذِي طَوًى حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ دَخَلَ مَكَّةَ قَالِ وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ يُفْعَلُ ذَلِكَ فِي رِوَايَةٍ ابْنِ سَعِيدٍ حَتَّى صَلَّى الصُّبْحَ قَالَ يَحْيَى أَوْ قَالَ حَتَّى أَصْبَحَ *

۵۵۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّيْحِ الزُّهْرَائِيُّ حَدَّثَنَا حَمَادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَقْدُمُ مَكَّةَ إِلَّا بَاتَ بِذِي طَوًى حَتَّى يُصْبِحَ وَيَتَسَوَّلَ ثُمَّ يَدْخُلُ مَكَّةَ لَهَارًا وَيَذْكُرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فَعَلَهُ *

۵۵۲۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمُسَيَّبِيُّ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ دَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْزُلُ بِذِي طَوًى وَيَبِيتُ بِهِ حَتَّى يُصَلِّيَ الصُّبْحَ حِينَ يَقْدُمُ مَكَّةَ وَمُصَلِّيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ عَلَى أَكْمَةِ غَلِظَةٍ لَيْسَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي يُبْنَى ثُمَّ وَلَكِنْ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ عَلَى أَكْمَةِ غَلِظَةٍ *

۵۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمُسَيَّبِيُّ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ أَحْمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقْبَلَ فِرْعَاضَةَ الْحِجْلِ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْحِجْلِ الطَّوِيلِ نَحْوَ الْكَعْبَةِ يَفْعَلُ الْمَسْجِدَ الَّذِي يُبْنَى ثُمَّ يَسَارُ الْمَسْجِدَ الَّذِي يَطْرُقُ الْأَكْمَةَ وَمُصَلِّيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْفَلَ مِنْهُ عَلَى

حرف منہ کر کے، جو کہ تیرے اور بیت اللہ شریف کے درمیان ہے، نماز کو افرماتے تھے، اللہ تعالیٰ آپؐ پر ہزاروں درود بھیجے، اور سلام نازل فرمائے۔

باب (۶۹) حج اور عمرہ کے پہلے طواف میں رمل کا استحباب۔

۵۵۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن سعید، سعید بن مسیب، (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، حبیبہ اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت اللہ کا طواف کرتے تو تین چکروں میں جلدی جلدی چھوٹے قدم رکھ کر چلتے، اور چار چکروں میں عالت کے موافق چلتے اور جب صفا و مروہ کے درمیان سہی کرتے تھے، تو میلین اخضرین کے درمیان دوڑتے، اور ابن عمرؓ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

۵۵۵۔ محمد بن عباد، حاتم، بن اسماعیل، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ میں) آنے کے بعد حج یا عمرہ کا جب پہلا طواف کرتے، تو تین مرتبہ دوڑتے اور چار مرتبہ اپنی اصلی حالت پر چلتے اور اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے، اور پھر صفا و مروہ کے درمیان سہی فرماتے (یعنی دوڑ لگاتے)۔

۵۵۶۔ ابو الظاہر، حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس بن شہاب، سالم بن عبد اللہ بن عمر، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، کہ جب آپ مکہ مکرمہ میں تشریف لاتے، اور جب حجر اسود کو بوسہ دیتے، اور آنے کے بعد پہلا طواف کرتے تو سات چکروں میں سے (پہلے)

الْأَكْمَةَ السَّوْدَاءَ بِذِعْ مِنْ الْأَكْمَةِ عَشْرَةَ أَذْوَاعٍ أَوْ نَحْوَهَا ثُمَّ يُصَلِّي مُسْتَقْبِلَ الْقُرْطُبَيْنِ مِنَ الْحِجْلِ الطَّوِيلِ الَّذِي تَبْتَكَ وَبَيْنَ الْكَعْبَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

(۶۹) بَابِ اسْتِحْبَابِ الرَّمْلِ فِي الطَّوَافِ وَالْعُمْرَةِ وَفِي الطَّوَافِ الْأَوَّلِ مِنَ الْحَجِّ *

۵۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُثَيْبُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَافَ بِالنَّبِيِّ الطَّوَافِ الْأَوَّلِ حَبَّ ثَلَاثًا وَمَسَى أَرْبَعًا وَكَانَ يَسْعَى بِطَافِ الْمَسِيلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَكَانَ أَنَّ عُمَرَ يُعْلُ ذَلِكْ *

۵۵۵۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَدَاةٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ يَحْيَى ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَأَوَّلَ مَا يَقْدُمُ فَإِنَّهُ يَسْعَى ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ بِالنَّبِيِّ ثُمَّ يَمْشِي أَرْبَعَةَ ثُمَّ يُصَلِّي سَخْدَتَيْنِ ثُمَّ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ *

۵۵۶۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَرَمَلَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَقْدُمُ مَكَّةَ إِذَا اسْتَقَامَ الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ أَوَّلَ مَا يَطُوفُ حِينَ

تین چکروں میں دوڑتے تھے۔

يَقْدُمُ بِحَبُّ ثَلَاثَةِ أَطْوَافٍ مِنَ السَّعَةِ *

۵۵۷- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَرَ بْنِ أَثَانَ الْحُفَيفِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنَازِكَةِ أَحْمَرًا عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُثْمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَمَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا *

۵۵۸- وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْحَذَرِيُّ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ أَحْصَرَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَرَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُثْمَرَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ وَذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ *

۵۵۹- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ فَعْنِبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْطُ لَهُ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ *

۵۶۰- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَرًا عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهْبٍ أَحْمَرَنِي مَالِكٌ وَأَبْنُ خُرَيْجٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ الثَّلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ *

۵۶۱- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ قُطَيْبٌ عَنْ حُسَيْنِ الْحَذَرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّازِقِ بْنُ رِبَادٍ حَدَّثَنَا الشُّرَيْبِيُّ عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَاسِمٍ أَرَأَيْتَ هَذَا الرَّمْلَ بِالثَّلَاثَةِ أَطْوَافٍ وَمَشَى أَرْبَعَةَ أَطْوَافٍ أَسَنَّةٌ هُوَ فَإِنَّ قَوْمَكَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ سَنَةٌ قَالَ فَقَالَ صَدَقُوا وَكَذَبُوا

۵۵۷- عبد اللہ بن عمر بن ابان حفی، ابن مبارک، عبید اللہ، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود تک تین چکروں میں رمل فرمایا اور باقی چار میں اپنی ہمت پر چلے۔

۵۵۸- ابوالکامل حذری، سلیم بن اخضر، عبید اللہ بن عمر، نافع، بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حجر اسود تک رمل کیا، اور بتلایا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا ہے۔

۵۵۹- عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، مالک (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، مالک، جعفر بن محمد بواسطہ اپنے والد، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے حجر اسود سے حجر اسود تک رمل فرمایا، یہاں تک کہ اس کے تین چکر مکمل ہو گئے۔

۵۶۰- ابوالطاهر، عبد اللہ بن وہب، مالک، ابن جریج، جعفر بن محمد، بواسطہ اپنے والد، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و آلہ و ہارک وسلم نے حجر اسود سے حجر اسود تک تین چکروں میں رمل فرمایا۔

۵۶۱- ابوالکامل فضیل بن حسین حذری، عبد الواحد بن زیاد، جریری، ابوالطفیل بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عرض کیا کہ مجھے بیت اللہ کے طواف کے اور اس میں تین مرتبہ رمل کرنے اور چار مرتبہ اپنی حالت میں چلنے کے متعلق بتاؤ، کیا یہ سنت ہے، اس لئے کہ آپ کی قوم اسے سنت سمجھتی ہے، ابن عباس نے فرمایا کہ وہ سچے بھی

ہیں، اور جھوٹے بھی، میں نے عرض کیا، اس کا کیا مطلب ہے کہ وہ سچے بھی ہیں اور جھوٹے بھی، فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مکہ میں تشریف لائے، تو کفار مکہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب لاغری اور ضعف کی بنا پر بیت اللہ کا طواف نہیں کر سکتے، اور مشرکین مکہ آپ سے حسد کرتے تھے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو حکم دیا کہ تین پتھروں میں رمل کریں اور چار میں چلیں، پھر میں نے ان سے کہا کہ مجھے صفا اور مردہ کے درمیان طواف کے متعلق بھی بتائیے، کیا وہ سنت ہے، اس لئے کہ آپ کی قوم اسے سنت سمجھتی ہے، انہوں نے فرمایا کہ وہ سچے بھی ہیں، اور جھوٹے بھی، میں نے کہا آپ کے اس فرمان کا کیا مطلب ہے، فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر لوگوں نے بہت جھوم کیا، کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، حتیٰ کہ کنواری عورتیں تک نکل آئیں، اور آپ کے سامنے لوگ مارے نہیں جاتے تھے، غرض کہ جب بھیڑ بہت زیادہ ہوئی تو آپ سوار ہو گئے، باقی پیدل سعی کرنا افضل اور بہتر ہے۔

(فائدہ) یعنی اس بات میں سچے ہیں، کہ آپ نے سوار ہو کر سعی کی، اور اس کو افضل سمجھنے میں جھوٹے ہیں۔

۵۶۲۔ ابن ابی عمر، سفیان، ابن ابی حنین، ابوالطفیل بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ آپ کی قوم کا کیا خیال ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کے طواف میں رمل کیا، اور صفا اور مردہ کے درمیان سعی کی، اور یہ سنت ہے، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ وہ سچے بھی ہیں اور جھوٹے بھی۔

۵۶۳۔ محمد بن رافع، یحییٰ بن آدم، زہیر، عبد الملک بن سعید بن ابجر، ابوالطفیل بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عرض کیا کہ میں خیال کرتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کرو، ابوالطفیل نے بیان کیا کہ میں نے مردہ

فَالَ قُلْتُ مَا قَوْلُكَ صَدَقُوا وَكَذَّبُوا قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ مَكَّةَ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّ مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ لَا سَيُطِيعُونَ أَنْ يَطُوفُوا بِالنَّيْتِ مِنَ الْهَضَاةِ وَكَانُوا يَحْسُدُونَهُ قَالَ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْمُلُوا ثَلَاثًا وَيَسْطُفُوا أَرْبَعًا قَالَ قُلْتُ لَهُ أَخْبِرْنِي عَنِ الطَّوَافِ بَيْنَ الصَّغَا وَالْمَرْوَةِ رَاكِبًا أَسَنَّهُ هُوَ فَإِنَّ قَوْمَكَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ سَنَةٌ قَالَ صَدَقُوا وَكَذَّبُوا قَالَ قُلْتُ وَمَا قَوْلُكَ صَدَقُوا وَكَذَّبُوا قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثُرَ عَلَيْهِ النَّاسُ يَقُولُونَ هَذَا مُحَمَّدٌ هَذَا مُحَمَّدٌ حَتَّى حَرَّجَ الْمُعَوَّلِقُ مِنَ الْيَبُوتِ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَضْرِبُ النَّاسُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمَّا كَثُرَ عَلَيْهِ رَكِبَ وَالْمَسْنِيَّ وَالسَّعْيُ أَفْضَلُ *

(۵۶۲)۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْتُ لِبْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ قَوْمَكَ يَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ بِالنَّيْتِ وَبَيْنَ الصَّغَا وَالْمَرْوَةِ وَهِيَ سَنَةٌ قَالَ صَدَقُوا وَكَذَّبُوا *

۵۶۳۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ الْأَبْجَرِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْتُ لِبْنِ عَبَّاسٍ أَرَأَيْتَ قَدْ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصِفْ لِي قَالَ قُلْتُ رَأَيْتُهُ عِنْدَ

کے پاس آپ کو اونٹنی پر دیکھا اور لوگوں کا آپ پر ہجوم تھا، ابن عباس نے فرمایا کہ وہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے، اس لئے کہ صحابہ کرام کی عادت تھی کہ وہ لوگوں کو آپ کے سامنے سے علیحدہ نہیں کرتے تھے، اور نہ دور کرتے تھے۔

۵۶۳۔ ابو الریح، زہرائی، حماد بن زید، ابوب، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب مکہ مکرمہ تشریف لائے اور انہیں مدینہ کے بخارے کزور کر رکھا تھا، اور مشرکین نے کہہ رکھا تھا، کہ کل تمہارے پاس ایسے لوگ آئیں گے کہ جنہیں مدینہ کے بخارے کزور کر دیا ہے، اور انہیں بڑی ناواقفی ہو گئی ہے اور مشرکین حطیم کے پاس بیٹھے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ تین پیکروں میں رمل کریں، اور رکمن کے درمیان اپنی عادت کے موافق چلیں تاکہ مشرکین کو ان کی طاقت معلوم ہو، یہ دیکھ کر مشرکوں نے کہا، کہ ہمارا تو خیال تھا کہ مسلمانوں کو مدینہ کے بخارے کزور کر دیا یہ تو فلاں فلاں سے بھی زائد طاقتور ہیں، اور ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ آپ نے ساتوں پیکروں میں انہیں رمل کرنے کا اسی وجہ سے حکم نہیں دیا، کہ یہ تھک جائیں گے۔

۵۶۵۔ عمرو ناقدہ، ابن ابی عمر، احمد بن عبدہ سفیان بن عیینہ، ابی عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کے طواف میں اس لئے رمل کیا تاکہ مشرکین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت دیکھ لیں۔

(تاکہ) رمل کرنا مستحب ہے، اور اس کی مشروعیت کی وجہ یہ تھا کہ مسلمانوں کو معلوم ہو گئی، کہ جلدی جلدی چھوٹے قدم رکھ کر تیزی کے ساتھ چلے تاکہ شجاعت اور بہادری معلوم ہو، اور باحق علماء عورتوں کو رمل مسنون نہیں جیسا کہ منافق مردوں کے درمیان ان کے لئے دوڑنا مسنون نہیں، اور جس طواف کے بعد سعی ہو اس میں رمل مسنون ہے، بدائع منافع میں اسی کی تصریح ہے، اور یہی امام شافعی کا قول ہے، اور اسی طرح اگر رمل کرنا بھول گیا، تو کچھ جرمانہ وغیرہ واجب نہیں، باقی آخر کے پیکروں میں رمل نہ کرے کیونکہ اس وقت دو سنتوں کا چھوڑنے والا سمجھا جائے گا، اس لئے کہ آخری چار پیکروں میں اپنی حالت پر چلنا مسنون ہے، فتح الملہم جلد ۳، نووی اور نیز مصری نسخہ میں

الْمَرْوَةَ عَلَى نَافِذٍ وَقَدْ تَكْرَّرَ النَّاسُ عَلَيْهِ قَالَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يُدْعُونَ غَنَةً وَلَا يُكْرَهُونَ *

۵۶۶۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الرَّهْزَائِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ يَعْقِبٍ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ مَكَّةَ وَقَدْ وَهَنَتْهُمْ حُمَى يَرْبُ قَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّهُ يَهْدُمُ عَلَيْكُمْ غَدًا قَوْمٌ قَدْ وَهَنَتْهُمْ الْحُمَى وَلَقُوا مِنْهَا شِدَّةً فَحَلَسُوا مِمَّا بَلَى الْحَجَرَ وَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْمُلُوا ثَلَاثَةَ أَشْوَاطٍ وَيَمْشُوا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ لِيَرَى الْمُشْرِكُونَ جَلْدَهُمْ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ زَعَمْتُمْ أَنَّ الْحُمَى قَدْ وَهَنَتْهُمْ هَؤُلَاءِ أَحْلَدُ مِنْ كَلْبٍ وَكَذَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَمْ يَمْنَعَهُ أَنْ يَأْمُرَهُمْ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِنْفَاءَ عَلَيْهِمْ *

۵۶۷۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّافِذُ وَأَبُو أَبِي عَمْرٍو وَأَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدَةَ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّادَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا سَعَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَمَلَ بِالنَّبِيتِ لِيَرَى الْمُشْرِكِينَ قُوَّتَهُ *

حدیث نمبر ۹۱ کے بعد بطور تفسیر کے ایک اور حدیث ہے اس لئے اسے ذیل میں نقل کرتا ہوں۔

۵۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَزِيدُ
أَخْبَرَنَا الْحُفْرِيُّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ
وَكَانَ أَهْلُ مَكَّةَ قَوْمَ حَسَدٍ وَلَمْ يَقُلْ يَحْسُدُوهُ *
۵۶۶۔ محمد بن ثنی، یزید، جریری سے اسی سند کے ساتھ اسی
طرح سے روایت منقول ہے، باقی اس میں یہ الفاظ ہیں کہ
شرکین مکہ حاسد قوم تھے۔

باب (۷۰) طواف میں رکعتیں یمانیین کا استلام
مستحب ہے!

۵۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَزِيدُ
أَخْبَرَنَا الْحُفْرِيُّ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ
عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ
أَنَّهُ قَالَ لَمْ أَرِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنَ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ *
۵۶۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، لیث (دوسری سند)، قتیبہ، لیث، ابن
شہاب، سالم بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا، کہ رکعتیں،
یمانیین کے علاوہ بیت اللہ شریف کی کسی چیز کو بوسہ دیتے ہوں۔

(فائدہ) بیت اللہ شریف مرلح ہے، دو کونے اس کے یمن کی طرف ہیں ان کو رکعتیں یمانیین کہتے ہیں اور اس کے ایک کونے میں حجر اسود لگا
ہوا ہے، اور یہ دونوں کونے بائیں ابرائیگی کے موافق ہیں، بخلاف ان دونوں کونوں کے جو شام کی طرف منسوب ہیں، انہیں رکعتیں شامیین
کہتے ہیں اور رکن شامی کی طرف حطیم ہے، اور یہ دونوں کونے ابرائیگی پر بستے ہوئے ہیں کیونکہ حطیم جو بیت اللہ شریف کا ایک حصہ ہے وہ
اس سے خارج ہے، اسی لئے طواف حطیم کے باہر سے کیا جاتا ہے اور ان رکعتیں شامیین کو بوسہ نہیں دیتے، اور حجر اسود کو چھونا اور بوسہ دینا
دونوں کرتے چاہئے، اور رکن یمانی کو صرف چھونا چاہئے، اور باقی دونوں کونوں کو نہ بوسہ دینا چاہئے، جمہور حلامے سلف کا یہی
مسک ہے، نووی جلد ۱ صفحہ ۱۲۴۔

۵۶۸۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ قَالَ أَبُو
الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي
يُوسُفُ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِيهِ قَالَ
لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَسْتَلِمُ مِنَ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ *
۵۶۸۔ ابو الطاہر اور حرملہ، عبد اللہ بن وہب، یوسف، ابن
شہاب، حضرت سالم اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ
وسلم بیت اللہ شریف کے چاروں کونوں میں سے رکن اسود
(یعنی رکن یمانی) اور اس کے پاس والے کونے کو جو بنی حج کے
مکانات کی طرف ہے، استلام (بوسہ) دیتے تھے۔

۵۶۹۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا حَالِدُ
بْنُ الْخَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا
يَسْتَلِمُ إِلَّا الْحَجَرَ وَالرُّكْنَ الْيَمَانِيَيْنِ *
۵۶۹۔ محمد بن ثنی، خالد بن حارث، عبید اللہ، نافع، حضرت
عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے
بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم
صرف حجر اسود اور رکن یمانی ہی کا استلام یعنی بوسہ دیتے تھے۔

۵۷۰۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَزُهَيْرُ بْنُ

لقمان، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دونوں رکنوں یعنی رکن یمانی اور حجر اسود کو استلام (بوسہ) کرتے ہوئے دیکھا ہے، تب سے میں نے ان دونوں کے استلام (بوسہ) کو کبھی نہیں چھوڑا ہے، نہ سختی میں اور نہ ہی آسانی میں۔

۵۷۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابن نمیر، ابو خالد، عبید اللہ، نافع بیان کرتے ہیں، کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ انہوں نے حجر اسود کو ہاتھ لگایا اور پھر ہاتھ کو چوم لیا، اور پھر فرمایا کہ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے، میں نے اسے کبھی ترک نہیں کیا۔

۵۷۲۔ ابو الطاہر، ابن وہب، عمرو بن حارث، قتادہ بن دعامہ، ابو الطفیل بکری بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا، انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دونوں رکنین یمانی کے علاوہ اور کسی کو بوسہ دیتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔

باب (۷۱) طواف میں حجر اسود کو بوسہ دینے کے استحباب کا بیان۔

۵۷۳۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، عمرو (دوسری سند) ہارون بن سعید ایللی، ابن وہب، عمرو، ابن شہاب، حضرت سالم اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حجر اسود کو بوسہ دیا، اور فرمایا کہ خدا کی قسم آگاہ ہو جا، کہ میں یقیناً جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے، اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں کبھی بھی تجھے بوسہ نہ دیتا، ہارون نے اپنی روایت میں یہ زیادتی بیان کی کہ عمرو

حَرْبٍ وَعَبِيدُ اللَّهِ مِنْ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا تَرَكْتُ سُبُلًا هَذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَّ وَالْحَجَرَ مُذْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا فِي شِدَّةٍ وَلَا رَخَاءٍ *

۵۷۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي حَالِدٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ يَدُهُ ثُمَّ قَلَّ يَدُهُ وَقَالَ مَا تَرَكْتُهُ مُذْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ *

۵۷۲۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ قَتَادَةَ بْنَ دِعَامَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا الطَّفِيلِ الْبَكْرِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَمْ أَرِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ غَيْرَ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ *

(۷۱) بَابُ اسْتِحْبَابِ تَقْبِيلِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ فِي الطَّوَافِ *

۵۷۳۔ وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ وَعَمْرُو بْنُ حَرْبٍ وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ قَبَّلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْحَجَرَ ثُمَّ قَالَ أَمْ وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّكَ حَجَرٌ وَلَوْ أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ زَادَ هَارُونُ فِي رَوَاتِهِ قَالَ

نے کہا، اسی کی مانند مجھ سے زید بن اسلم نے اپنے والد اسلم سے روایت کی ہے۔

۵۷۴۔ محمد بن ابوبکر مقدی، حماد بن زید، ابوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حجر اسود کو بوسہ دیا، اور فرمایا کہ میں تجھے بوسہ دیتا ہوں، اور جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے، مگر میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھ کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے۔

۵۷۵۔ خلف بن ہشام اور مقدی، ابوالکامل، قتیبہ بن سعید، حماد بن زید، عاصم احول، عبد اللہ بن سر جس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا، کہ وہ حجر اسود کو بوسہ دے رہے تھے، اور فرما رہے تھے، کہ خدا کی قسم میں تجھے بوسہ دیتا ہوں، اور جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے، نہ ضرر پہنچا سکتا ہے، اور نہ ہی نفع دے سکتا ہے، اور اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھتا، تو کبھی بھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔

(فائدہ) حضرت عمر فاروق کے اس قول سے بت پرستوں اور گور پرستوں کی بائیں مرگلی، جو قبروں وغیرہ کو اس خیال سے بوسہ دیتے ہیں کہ ہماری مرادیں پوری کریں گے، اور تعزیر یا کران کو اسی نیت اور عقیدہ کے ساتھ چوستے ہیں، اور چڑھائے چڑھاتے ہیں، اس لئے کہ حجر اسود یمن اللہ ہے، اس کا بوسہ بھی محض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی आजگی کا ثبوت ہے، اس کے ضرر و رساں یا نفع و ہندہ ہونے کی وجہ سے نہیں، تو پھر اور چڑیں جن کا بوسہ کہیں ثابت نہیں، بلکہ ممنوع اور حرام ہے، تو وہ کیسے جائز ہو سکتا ہے۔

۵۷۶۔ یحییٰ بن یحییٰ ابوبکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب اور ابن نمیر، ابو معاویہ، اعش، ابراہیم، عاصم بن ربیعہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا، کہ وہ حجر اسود کو بوسہ دے رہے تھے، اور فرما رہے تھے کہ میں تجھے بوسہ دیتا ہوں، اور جانتا ہوں، کہ تو ایک پتھر ہے، اور اگر میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھتا، تو میں کبھی بھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔

عَمَرُو وَحَدَّثَنِي بِوَحْيِهَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي أَسْلَمَ *

۵۷۴۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدِّمِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَقَالَ إِنِّي لَأَقْبِلُكَ وَإِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ وَلَكِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ *

۵۷۵۔ وَحَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ هِشَامٍ وَالْمُقَدِّمِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ وَقَتِيبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كُلُّهُمْ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ خَلْفٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ رَأَيْتُ الْأَصْلَعَ يَغِيبُ عُمَرَ بْنُ الْخَطَّابِ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَيَقُولُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَقْبِلُكَ وَإِنِّي أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ وَأَنَّكَ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْ أَنَّ نَبِيَّ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَكَ مَا قَبَّلْتُكَ وَفِي رِوَايَةِ الْمُقَدِّمِيِّ وَأَبِي كَامِلٍ رَأَيْتُ الْأَصْلَعَ *

۵۷۶۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبْنُ نُمَيْرٍ حَمِيصًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَيَقُولُ إِنِّي لَأَقْبِلُكَ وَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ وَلَوْ أَنَّ نَبِيَّ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ لَمْ أَقْبِلُكَ *

۵۷۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، وکیع، سفیان، ابراہیم بن عبد اللہ، سوید بن غفلہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے حجر اسود کو بوسہ دیا، اور اس سے چٹ گئے، اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے، کہ وہ تجھے بہت چاہتے تھے۔

۵۷۸۔ محمد بن ثقی، عبد الرحمن، سفیان سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی یہ الفاظ ہیں، کہ میں نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ تجھے بہت چاہتے تھے، اور اس میں چٹنے کا تذکرہ نہیں ہے۔

باب (۷۲) اوٹ وغیرہ پر طواف کا جائز ہونا، اور اسی طرح سے چھڑی وغیرہ سے حجر اسود کے استلام کا بیان۔

۵۷۹۔ ابو الطاہر، حماد، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن حبہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جنتہ الوداع میں بوٹ پر سوار ہو کر طواف کیا تھا، اور حجر اسود کو اپنی چھڑی سے چھو لیتے تھے۔

۵۸۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسمر، ابن جریج، ابو الزہیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنتہ الوداع میں بیت اللہ شریف کا اپنی سواری پر طواف کیا، اور حجر اسود کو اپنی چھڑی سے چھوتے تھے، تاکہ لوگ آپ کو دیکھیں، اور آپ بلند ہوں تو آپ سے مسائل دریافت کریں، اس لئے کہ لوگوں نے آپ کو گھیر رکھا تھا۔

۵۸۱۔ علی بن خشرم، یحییٰ بن یونس، ابن جریج (دوسری

۵۷۷۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ قَبْلَ الْحَجَرِ وَالْتَزَمَهُ وَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَ حَقِيًّا *

۵۷۸۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ وَلَكِنِّي رَأَيْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَ حَقِيًّا وَلَمْ يَقُلْ وَالْتَزَمَهُ *

(۷۲) بَاب حَوَازِ الطَّوَافِ عَلَى بَعِيرٍ وَغَيْرِهِ وَاسْتِلَامِ الْحَجَرِ بِمِخْجَنِ وَتَحْوِيهِ لِلرَّاكِبِ *

۵۷۹۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ فِي حَقَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَعِيرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِخْجَنِ *

۵۸۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ طَافَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ فِي حَقَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى رَاحِلَتِهِ يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِمِخْجَنِ لِأَنَّهُ رَأَى النَّاسَ وَلَيْسَتْ لَهُمْ وَلِيَسْتَأْذِنَهُ فَإِنَّ النَّاسَ عَشَوْهُ *

۵۸۱۔ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى

سند) عبد بن حمید، محمد بن بکر، ابن جریر، ابو زہر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت اوداع میں اپنی سواری پر بیت اللہ شریف اور صفا اور مردہ کا طواف کیا تاکہ لوگ آپ کو دیکھ لیں، اور آپ بلند رہیں، تو آپ سے مسائل دریافت کریں، اس لئے کہ لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گھیر رکھا تھا، اور ابن خشرم نے "ولیسالوہ" کو بیان نہیں کیا۔

۵۸۲۔ حکم بن موسیٰ قطری، شعب بن اسحاق، ہشام بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت اوداع میں کعبہ کے گرد اپنی اونٹنی پر طواف کیا، ارکن کو چھوتے جاتے تھے اور اس لئے سوار ہوئے تھے کہ لوگوں کو اپنے پاس سے ہٹا نہ پڑے۔

۵۸۳۔ محمد بن ثنیٰ، سلیمان بن داؤد، ابو داؤد، معروف بن خربوذ، ابو الطغلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے، اور ارکن کو اپنی چھڑی سے چھوتے اور پھر چھڑی کو چوم لیتے۔

۵۸۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، محمد بن عبد الرحمن بن نوفل، عروہ، زینب بنت ابی سلمہ، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ میں بیمار ہوں، آپ نے فرمایا سب لوگوں کے پیچھے سوار ہو کر طواف کرو، ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں طواف کر رہی تھی، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بیت اللہ کی جانب نماز پڑھ رہے تھے، جس میں آپ سورۃ طور کی تلاوت فرما رہے تھے۔

بْنُ مُوسَى عَنْ ابْنِ حُرَيْجٍ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ نُنْ حَمِيدٌ أَحْمَرَنَا مُحَمَّدٌ بَغِي ابْنُ بَكْرٍ قَالَ أَحْمَرَنَا ابْنُ حُرَيْجٍ أَحْمَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ خَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى رَاحِلَتِهِ بِالنَّبْتِ وَالصُّعَا وَالْمَرْوَةِ لِيَرَاهُ النَّاسُ وَيُشْرَفَ وَيَسْأَلُوهُ فَإِنَّ النَّاسَ عَشَوُهُ وَلَمْ يَذْكُرْ أَنَّهُ حَضَرَهُ وَيَسْأَلُوهُ فَقَطْ *

۵۸۲۔ وَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى الْفُطَيْرِيُّ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حَوْلَ الْكَعْبَةِ عَلَى بَعِيرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ كَرَاهِيَةً أَنْ يُضْرَبَ عَنْهُ النَّاسُ *

۵۸۳۔ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مَعْرُوفُ بْنُ عَرَبُودَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَا الطُّغَيْلِيَّ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوفُ بِالنَّبْتِ وَيَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِخْنٍ مَعَهُ وَيُقَلِّ الْمِخْنُ *

۵۸۴۔ وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ تَوَافِلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ رَبِّبَتْ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ شَكَرْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَشْتَكِي فَقَالَ طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ قَالَتْ فَطَفَعْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِيئِدُ يُصَلِّي إِلَى حَبَابِ النَّبْتِ وَهُوَ يَقْرَأُ بِالطُّورِ وَكِتَابِ مُسْطَوِرٍ *

(فائدہ) نوادی فرماتے ہیں، کہ آپ صبح کی نماز پڑھ کر رہے تھے اور انہوں نے طواف اس لئے کیا، تاکہ اس میں پروہ زاکم ہو۔ (جلد اول، صفحہ ۴۱۳)۔

باب (۷۳) صفاء مروہ کی سعی رکن حج ہے، بغیر اس کے حج نہیں ہوتا۔

۵۸۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو معاویہ، ہشام بن عروہ، عروہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا، میں جانتا ہوں کہ اگر کوئی صفاء مروہ کے درمیان سعی نہ کرے تو یہ چیز اس کے لئے کچھ مضر نہیں، انہوں نے فرمایا، کیوں، میں نے کہا، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، صفاء مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، لہذا ان کے طواف میں کوئی گناہ نہیں، فرمایا (مطلب یہ ہے) کہ اللہ تعالیٰ انسان کا حج اور اس کا عمرہ پورا ہی نہیں کرتا، بلکہ قلیل وہ صفاء مروہ کے درمیان سعی نہ کرے، اور اگر ایسا ہو تا جیسا کہ تم کہتے ہو، تو اللہ تعالیٰ فرماتا کچھ گناہ نہیں ان کا طواف نہ کرنے سے، اور تم جانتے ہو کہ یہ آیت کس حال میں اتری، وجہ یہ ہے کہ جاہلیت کے زمانہ میں ساحل بحر پر دو بت رکھے ہوئے تھے، جن کا نام اساف اور نائلہ تھا، انصار ان بت کے نام پر احرام باندھتے اور وہاں آکر صفاء مروہ کے درمیان پھر لگاتے، پھر سر منڈا دیتے، جب اسلام آگیا تو انصار نے صفاء مروہ کے درمیان پھر لگانا مناسب نہ سمجھا، کیونکہ جاہلیت میں ایسا کرتے تھے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی کہ صفاء مروہ شعاء اللہ ہیں، اور ان کا طواف کرنا کوئی گناہ نہیں، چنانچہ سب سعی کرنے لگے۔

۵۸۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، ہشام بن عروہ، عروہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کیا کہ اگر میں صفاء مروہ کے درمیان سعی نہ کروں، تو مجھ پر کوئی گناہ نہیں، انہوں نے فرمایا کیوں، میں نے عرض کیا، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”ان الصفا والمروة من شعائر الله فمن حج البيت او اعتمر فلا جناح عليه ان يطوف بهما“ حضرت عائشہ نے فرمایا، اگر جیسا تم کہہ رہے ہو، ویسا ہو جا، تو

(۷۳) بَابُ بَيَانِ أَنَّ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رُكْنٌ لَا يَصِحُّ الْحَجُّ إِلَّا بِهِ *

۵۸۵۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ لَهَا إِنِّي لَا أَطُفُّ رَحَلًا لَوْ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مَا صَرَّةٌ قَالَتْ لِمَ قُلْتُ يَا أَللهُ نَعَالِي يَقُولُ (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَقَالَتْ مَا أَتَمَّ اللَّهُ حَجَّ أَمْرِي وَلَا عُمْرَتَهُ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَوْ كَانَ كَمَا نَقُولُ لَكَانَ فَلَا حَاجَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطُوفَ بِهِمَا وَهَلْ تَذَرِي فِيمَا كَانَ ذَلِكَ إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ أَنَّ الْأَنْصَارَ كَانُوا يُهْلُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لِصَمْتَيْنِ عَلَى شَطِئِ الشَّحْرِ يُقَالُ لَهُمَا إِسَافٌ وَنَائِلَةٌ ثُمَّ يَحِثُّونَ فَيَطُوفُونَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ يَخْلِفُونَ فَلَمَّا حَاءَ الْإِسْلَامُ كَرِهُوا أَنْ يَطُوفُوا بِهِمَا لِلَّذِي كَانُوا يَصْنَعُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَتْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ) إِلَى آخِرِهَا قَالَتْ فَطَافُوا *

۵۸۶۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ مَا أَرَى عَلَيَّ جُنَاحًا أَنْ لَا أَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَتْ لِمَ قُلْتُ يَا أَللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ) الْآيَةَ فَقَالَتْ لَوْ كَانَ كَمَا نَقُولُ لَكَانَ فَلَا حَاجَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطُوفَ بِهِمَا إِنَّمَا

یوں فرماتا، ان لایطوف بہما (ان یطوف کے بجائے) اور حقیقت یہ آیت ان انصار کے متعلق نازل ہوئی، جو جاہلیت کے زمانہ میں مناکا احرام باندھتے تھے، اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے کو حلال نہ سمجھتے تھے، چنانچہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے لئے گئے، اور آپ سے اس چیز کا تذکرہ کیا، تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، سو میری جان کی قسم، جو شخص صفا و مروہ کے درمیان سعی نہ کرے اس کا حج پورا نہیں ہوگا۔

(غاکدہ) بتوں کے رکھنے سے پہلے لوگوں کی فرض یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ سے ڈریں، اور خانہ کعبہ کا ادب کریں، مگر شیطان نے اس غرض کو بھلا دیا اور شرک و بت پرستی میں مبتلا کر دیا، پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان بتوں کو توڑا، اور ان کی توہین و تذلیل کی، اور شرک سے دنیا کے عالم کو پاک و صاف کیا۔

۵۸۷- وَاٰتَيْنَا عَمْرُوَ النَّضْرَ وَابْنُ أَبِي عَمْرٍا جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ ابْنُ أَبِي عَمْرٍا حَدَّثَنَا سَعْدَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرُوَةَ بِنِ الزُّبَيْرِ قَالَتْ قُلْتُ لِعَلَّاسَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَرَى عَلَى أَحَدٍ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ شَبْعًا وَمَا أَهْلِي أَنْ لَا أَطُوفَ بَيْنَهُمَا قَالَتْ بَشَى مَا قُلْتُ يَا ابْنَ أُعْيَبٍ طَافَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَافَ الْمُسْلِمُونَ فَكَانَتْ سُنَّةً وَإِنَّمَا كَانَ مِنْ أَهْلِ لِمَنَاةَ الطَّاعِيَةِ النَّبِيِّ بِالْمَثَلِ لَا يَطُوفُونَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ سَأَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَابِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا) وَلَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُولُ لَكَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطُوفَ بِهِمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ بِأَبِي

۵۸۷- عمرو ناذہ، ابن ابی عمر، ابن عبیدہ، سفیان، زہری، عروہ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کیا، کہ اگر کوئی صفا و مروہ کے درمیان سعی نہ کرے، تو میری رائے میں اس پر کوئی حرج نہیں ہے اور میں خود اپنے لئے بھی اس طواف کو کچھ اہمیت نہیں دیتا، تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا، بھانجے تم نے غلط کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سعی کی، اور مسلمانوں نے بھی سعی کی، تو یہ تو سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہو گئی، (یعنی اس کا کرنا واجب اور ضروری ہو گیا) بات یہ ہے کہ اس مناکا دیوی کی پوجا کرنے والے جو کہ مشعل میں تھی، صفا و مروہ کے درمیان سعی نہیں کرتے تھے، اور جب اسلام کی دولت آگئی، تو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کے متعلق دریافت کیا، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، کہ صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، لہذا جو بیت اللہ کا حج کرے، یا عمرہ اس پر گناہ نہیں، کہ ان کے درمیان سعی کرے، اور اگر بات وہ ہو تو تم کہہ رہے ہو، تو یوں فرماتے، کہ گناہ نہیں اس پر جو سعی نہ کرے، زہری کہتے ہیں کہ میں نے یہ روایت ابو بکر بن

عبد الرحمن بن حارث بن ہشام سے بیان کی تو انہوں نے بہت پسند کی، اور فرمایا کہ علم تو اسی کا نام ہے، اور ابو بکر نے بیان کیا، کہ میں نے اہل علم سے سنا ہے، وہ فرماتے تھے، کہ صفا اور مروہ کے درمیان طواف نہ کرنے والے وہ عرب تھے اور کہتے تھے، کہ ان دونوں چٹروں کے درمیان طواف کرنا ہمارا جاہلیت کا کام تھا، اور دوسرے حضرات انصار میں سے کہتے تھے، کہ ہمیں بیت اللہ کے طواف کا حکم ہوا ہے، صفا و مروہ کے درمیان سعی کا حکم نہیں ہوا ہے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، ان الصفا والمروة من شعائر الله الآیہ، ابو بکر کہتے ہیں، کہ میرا خیال بھی یہی ہے کہ ان دونوں گروہوں کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی ہے۔

۵۸۸۔ محمد بن رافع، یحییٰ بن یحییٰ، لیث، عقیل، ابن شہاب، عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا اور حسب سابق روایت منقول ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ صحابہ کرام نے عرض کیا، یا رسول اللہ ہم صفا و مروہ کے درمیان طواف کرنے میں حرج محسوس کرتے ہیں، جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، ”إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا حُرْجَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا“ یعنی صفا و مروہ اللہ تعالیٰ کے شعائر میں سے ہیں لہذا جو بیت اللہ کا حج یا طواف کرے تو کوئی حرج نہیں کہ وہ ان دونوں کے درمیان سعی کرے۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے درمیان سعی کو مسنون قرار دیا ہے۔ اب کسی کے لئے جائز نہیں کہ ان کی سعی کو چھوڑے۔

۵۸۹۔ حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتلایا کہ انصار اسلام لانے سے قبل اور قبیلہ غسان مناة کے نام کا تلبیہ پڑھتے تھے لہذا انہوں نے صفا و مروہ کے درمیان سعی

يَكْرِى بُن عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَأَعْتَبَهُ ذَلِكَ وَقَالَ إِنَّ هَذَا الْعِلْمُ وَلَقَدْ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَقُولُونَ إِنَّمَا كَانَ مَنْ لَا يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مِنَ الْعَرَبِ يَقُولُونَ إِنَّ حِلْوَاهَا بَيْنَ هَذَيْنِ الْحَجَرَتَيْنِ مِنْ أَمْرِ الْحَاكِمِيَّةِ وَ قَالَ آخَرُونَ مِنَ الْأَنْصَارِ إِنَّمَا أَمَرْنَا بِالطَّوْفِ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يُؤْمَرْ بِوَيْتَيْنِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ) قَالَ أَبُو بَكْرٍ نُسَّ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَأَرَاهَا قَدْ نَزَلَتْ فِي هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ *

۵۸۸۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عَقِيلِ بْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ وَسَأَلْتُ الْحَدِيثَ سَخُوهُ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَلَمَّا سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا نَتَحَرَّجُ أَنْ نَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا حُرْجَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا) قَالَتْ عَائِشَةُ قَدْ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّوْفَ بَيْنَهُمَا فَلَيْسَ بِأَحَدٍ أَنْ يَتْرُكَ الطَّوْفَ بِهِمَا *

۵۸۹۔ وَحَدَّثَنَا حَزْمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ الْأَنْصَارَ كَانُوا قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمُوا هُمْ وَعَسَاءُ يُهْلُونَ

کرنے میں حرج محسوس کیا اور ان کی آبائی سنت تھی کہ جو منات کے نام کا تلبیہ پڑھا کرتا، وہ صفاء و مرہ کے درمیان سعی نہیں کرتا تھا اور جب وہ شرف پہ اسلام ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کے متعلق دریافت کیا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اِنَّ الصَّغَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَابِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَطْوِفَ بَيْنَهُمَا (البقرہ) ترجمہ گذشتہ حدیث کے تحت گزر چکا ہے۔

۵۹۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، عاصم، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ انصار صفاء و مرہ کے درمیان سعی کو اچھا نہیں سمجھتے تھے، یہاں تک کہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی، ان صفاء و المرۃ الّٰیہ یعنی صفاء و مرہ شعائر اللہ میں سے ہیں، تو جو کوئی بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی حرج نہیں ہے کہ ان دونوں کا طواف کرے۔

باب (۷۴) سعی دوبارہ نہیں ہوتی!

۵۹۱۔ محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، ابن جریج، ابو خزیمہ، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے صفاء و مرہ کے درمیان ایک مرتبہ کے علاوہ سعی نہیں کی۔

(قائد) مترجم کہتا ہے یہ حکم اس شخص کے لئے ہے جو کہ صرف حج کا احرام باندھے، باقی قارن اور متعین کے لئے دو طواف اور سعی واجب ہیں، اس چیز کے لئے بکثرت دلائل موجود ہیں، من شاء فلیرہمہد۔

۵۹۲۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ يَهْدِي الْإِسْنَادَ مِنْهُ وَقَالَ لَا طَوَافًا وَاحِدًا طَوَافَهُ الْاَوَّلُ *

باب (۷۵) یوم النحر میں جمرہ عقبہ کی رمی تک حاجی برابر لیک کر رہتا ہے۔

لِمَاةٍ فَتَحَرَّجُوا اَنْ يَطْوِفُوا بَيْنَ الصَّغَا وَالْمَرْوَةِ وَكَانَ ذَلِكَ سَلَةً فِي اَبَائِهِمْ مَنْ اَحْرَمَ لِمَاةٍ لَمْ يَطْفُ بَيْنَ الصَّغَا وَالْمَرْوَةِ وَاِنَّهُمْ سَالُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ حِينَ اَسْلَمُوا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ (اِنَّ الصَّغَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَابِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَطْوِفَ بَيْنَهُمَا وَمَنْ يَطْوِعْ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ) *

۵۹۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ نُونُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ الْأَنْصَارُ يَكْرَهُونَ أَنْ يَطْوِفُوا بَيْنَ الصَّغَا وَالْمَرْوَةِ حَتَّى نَزَلَتْ (اِنَّ الصَّغَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَابِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَطْوِفَ بَيْنَهُمَا) *

باب (۷۴) بَيَانُ أَنَّ السَّعْيَ لَا يُكْرَرُ *

۵۹۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الرَّبِيعِ أَنَّهُ سَمِعَ حَاتِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ لَمْ يَطْفُفِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَصْحَابُهُ بَيْنَ الصَّغَا وَالْمَرْوَةِ إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا *

(قائد) مترجم کہتا ہے یہ حکم اس شخص کے لئے ہے جو کہ صرف حج کا احرام باندھے، باقی قارن اور متعین کے لئے دو طواف اور سعی واجب ہیں، اس چیز کے لئے بکثرت دلائل موجود ہیں، من شاء فلیرہمہد۔

۵۹۲۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ يَهْدِي الْإِسْنَادَ مِنْهُ وَقَالَ لَا طَوَافًا وَاحِدًا طَوَافَهُ الْاَوَّلُ *

باب (۷۵) اسْتِحْبَابُ إِدَامَةِ الْحَاجِّ النَّلْبِيَّةِ حَتَّى يَشْرَعَ فِي رَمْيِ جَمْرَةِ الْعُقْبَةِ يَوْمَ

التَّحْرِيرُ *

۵۹۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَرْمَلَةَ عَنْ كُرَيْبِ بْنِ عَتَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَافَاتٍ فَلَمَّا نَلَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّعْبَ الْأَيْسَرَ الَّذِي دُونَ الْمُزْدَلِفَةِ أَنَا حُ قَالَ ثُمَّ جَاءَ فَصَنَّتْ عَلَيْهِ الْوُضُوءَ فَتَوَضَّأَ وَضُوءًا حَقِيقًا ثُمَّ قُنْتُ الصَّلَاةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَتٌ فَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلَّى ثُمَّ رَدِفَ الْفَضْلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ حَجٍّ قَالَ كُرَيْبٌ فَأَخْبَرَنِي عَنْهُ اللَّهُ بْنُ عَتَّاسٍ عَنْ الْفَضْلِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُ حَتَّى نَلَعَ الْحَمْرَةَ *

(فائدہ) حافظ ابن حجر مسقلائی فرماتے ہیں، کہ جمہور علماء کا یہی مسلک ہے، کہ ہجرہ عقبہ کی رمی تک برابر تکبیر میں مصروف رہے (صحیح المسلمین جلد ۳- صفحہ ۷۷۷)۔

۵۹۴- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ حُشْرَمٍ كِلَاهُمَا عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ قَالَ أَنَا حُشْرَمٌ أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنْ أَبِي خُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ عَتَّاسُ بْنُ عَتَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَدَ الْفَضْلَ مِنْ حَجٍّ قَالَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ عَتَّاسُ بْنُ عَتَّاسٍ أَنَّ الْفَضْلَ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُ حَتَّى رَمَى حَمْرَةَ الْعُقَّةِ *

۵۹۳- یحییٰ بن ابی ثابت، قتیبہ بن سعید، ابن حجر، اسماعیل (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، اسماعیل بن جعفر، محمد بن ابی حرملہ، کریب مولیٰ، حضرت ابن عباس، حضرت اسماء بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں عرافات سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے آپ کی سواری پر سوار رہا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بائیں گھاٹی پر پہنچے جو کہ مزدلفہ کے قریب ہے تو آپ نے اپنا اونٹ بٹھالایا، پیشاب کیا، اور میں نے آپ پر پانی ڈالا اور پھر آپ نے ہلکا سا وضو کیا، پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ نماز کا وقت آگیا ہے، آپ نے فرمایا نماز تمہارا اب آگے ہے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور مزدلفہ تشریف لائے، پھر نماز پڑھی اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کی صبح کو فضل کو اپنے پیچھے بٹھالایا، کریب بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے عبد اللہ بن عباس نے فضل سے خبر دی، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر لپک کر رہے، یہاں تک کہ ہجرہ عقبہ پر پہنچے۔

(فائدہ) اسحاق بن ابراہیم، علی بن حشرم، عیسیٰ بن یونس، ابن جریر، عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ سے فضل کو اپنے پیچھے اونٹنی پر بٹھالایا، عطاء بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا کہ فضل اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے خبر دی کہ ہجرہ عقبہ کی رمی تک رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ و ہمارے وسلم برابر تکبیر کہتے رہے۔

۵۹۵۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) ابن ربیع، لیث، ابوالزبیر، ابو معبد مولیٰ ابن عباس، حضرت ابن عباس، حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ کی شام اور مزدلفہ کی صبح کو لوگوں سے فرماتے تھے، کہ آرام سے چلو اور آپ اپنی اونٹنی کو روکتے ہوئے چلتے، حتیٰ کہ مقام محسر میں داخل ہوئے اور محسر مٹی میں ہے، اور وہاں فرمایا کہ چٹکی سے مارنے کے لئے نکلریاں اٹھاؤ، کہ جن سے جمرہ کی رمی کی جائے، اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر تلبیہ پڑھتے رہے حتیٰ کہ جمرہ عقبہ کی رمی کی۔

۵۹۶۔ زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید، ابن جریج، ابوالزبیر سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، سوائے اس کے کہ اس حدیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تلبیہ کا تذکرہ نہیں ہے، باقی یہ بات زاد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے، کہ جیسے چٹکی سے پکڑ کر آدمی نکلری مارے۔

۵۹۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابوالاحوص، حصین، کثیر بن مدرک، عبدالرحمن بن یزید سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم سے مزدلفہ میں حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اس ذات سے سنا جس پر سورۃ بقرہ نازل ہوئی کہ وہ اس مقام میں لیک الٹھم لیکت کہتے تھے۔

۵۹۸۔ سرج بن یونس، بشیم، حصین، کثیر بن مدرک، اشجعی، عبدالرحمن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ جس وقت مزدلفہ سے واپس ہوئے تو انہوں نے تلبیہ پڑھا، لوگوں نے کہا کہ شاید کوئی دیہاتی آدمی ہے تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ لوگ بھول گئے، یا گمراہ ہو گئے، میں نے

۵۹۵۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ أَبِي رَجَعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي عَرَفَةَ وَغَدَاةِ حَجِّهِ لِمَنْ كَانَ فِيهِ حَيْثُ دَفَعُوا عَنْكُمْ بِالْحَجِّ وَالْحُمْرَةِ وَهُوَ كَأَنَّ نَاقَتَهُ حَتَّى دَخَلَ مُحَسِّرًا وَهُوَ مِنْ مَبَى قَالَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْحُمْرَةِ الَّذِي يُرْمَى بِهِ الْحُمْرَةُ وَقَالَ لَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلْكِي حَتَّى رَمَى الْحُمْرَةَ *

۵۹۶۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ وَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلْكِي حَتَّى رَمَى الْحُمْرَةَ وَرَأَى فِي حَدِيثِهِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ بِيَدِهِ كَمَا يَخْدِفُ الْوَأَسَنَاءُ *

۵۹۷۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْأَخْوَصِيُّ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ كَثِيرٍ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَنَحْنُ بِحَجَّاتِ سَمِعْتُ الَّذِي أَنْزَلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ يَقُولُ فِي هَذَا الْمَقَامِ لَيْكَ اللَّهُمَّ لَيْكَ *

۵۹۸۔ وَحَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ كَثِيرٍ بْنِ مُدْرِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ لَمَّا لَبَّى حِينَ أَقْبَضَ مِنْ حَجَّاتِ فَقِيلَ أَغْرَأِي هَذَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أُنْسِي النَّاسُ أَمْ ضَلُّوا سَمِعْتُ الَّذِي أَنْزَلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ يَقُولُ

فِي هَذَا الْمَكَانِ لَيْتَكَ اللَّهُمَّ لَيْتَكَ *

۵۹۹- وَحَدَّثَنَا حَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ حُصَيْنٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *
۶۰۰- وَحَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ حَمَادٍ الْمَغْنِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ يَعْنِي الْبُكَائِيُّ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُذَرِّكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ وَالْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَا سَمِعْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ نَحْمُحُ سَمِعْتُ الَّذِي أَنْزَلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ هَاهُنَا يَقُولُ لَيْتَكَ اللَّهُمَّ لَيْتَكَ ثُمَّ لَقِيَ وَلَيْتَنَا مَعَهُ *

(۷۶) بَابُ التَّلْبِيَةِ وَالتَّكْبِيرِ فِي الذَّهَابِ مِنْ مَنَى إِلَى عَرَافَاتٍ فِي يَوْمِ عَرَفَةَ *
۶۰۱- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُسَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَدَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَنَى إِلَى عَرَافَاتٍ مِمَّا الْمَلَكِي وَمِنَا الْمُكَبَّرُ *

۶۰۲- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَيَعْقُوبُ الدُّورِيُّ قَالُوا أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْغَرِيرِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَدَاةِ عَرَفَةَ فَمِنَا الْمُكَبَّرُ وَمِنَا الْمُهْمَلُّ

خود اس ذات سے سنا جس پر سورۃ بقرہ نازل ہوئی، کہ وہ اس جگہ پر لیت، اللہم لیت کہہ رہے تھے۔

۵۹۹- حسن حلوانی، یحییٰ بن آدم، سفیان، حصین اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

۶۰۰- یوسف بن حماد، زیاد بکائی، حصین، کثیر، بن مدرک، اشجعی، عبدالرحمن بن یزید اور اسود بن یزید سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ وہ مزدلفہ میں فرما رہے تھے کہ ہم نے اس ذات سے جس پر سورۃ بقرہ نازل ہوئی لیت، اللھم لیت اس مقام پر کہتے ہوئے سنا، چنانچہ پھر انہوں نے تلبیہ پڑھا اور ہم نے بھی ان کے ساتھ تلبیہ پڑھا۔

باب (۷۶) عرفہ کے دن منیٰ سے عرفات جاتے ہوئے تلبیہ اور تکبیر کہنا!

۶۰۱- احمد بن حنبل، محمد بن حنفی، عبداللہ بن نمیر، (دوسری سند) سعید بن یحییٰ اموی، یواسطہ اپنے والد، یحییٰ بن سعید، عبدالرحمن بن ابی سلمہ، عبداللہ بن عبداللہ بن عمر، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم منیٰ سے عرفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے تو کوئی ہم میں سے تلبیہ (لیک لیک) پڑھتا تھا، اور کوئی تکبیر کہتا تھا۔

۶۰۲- محمد بن حاتم، ہارون بن عبداللہ، یعقوب دوری، یزید بن ہارون، عبدالعزیز بن ابی سلمہ، عمر بن حصین، عبداللہ بن ابی سلمہ، عبداللہ بن عبداللہ بن عمر، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم عرفہ کی صبح کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، سو کوئی ہم میں سے اللہ اکبر کہتا، اور کوئی لا الہ الا اللہ کہتا تھا، اور ہم ان میں سے تھے، جو اللہ اکبر کہتے تھے (عبداللہ بن ابی سلمہ) کہتے

ہیں، میں نے کہا خدا کی قسم ہوے تعجب کی بات ہے، کہ تم نے ان سے یہ نہ دریافت کیا، کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا کرتے دیکھا۔

۶۰۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، محمد بن ابی بکر ثقفی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا، اور وہ دونوں منیٰ سے عرفات جا رہے تھے، کہ آج کے دن تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کیا کرتے تھے، حضرت انس نے فرمایا کہ ہم میں سے لالہ اللہ کہنے والا، لالہ اللہ کہتا اور کوئی اس پر تکبیر نہ کرتا تھا، اور کوئی تکبیر کہنے والا تکبیر کہتا، اور کوئی اسے منع نہ کرتا تھا۔

۶۰۴۔ سراج بن یونس، عبد اللہ بن رجا، موسیٰ بن عقبہ، محمد بن ابی بکر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرفہ کی صبح کو کہا کہ آج کے تلبیہ کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں، انہوں نے کہا کہ میں اور صحابہ کرام اس سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، سو ہم میں سے بعض تکبیر کہہ رہے تھے، اور بعض کلمہ پڑھ رہے تھے اور کوئی ایک دوسرے پر تکبیر نہیں کرتا تھا۔

باب (۷۷) عرفات سے مزدلفہ کو واپس لوٹنا، اور اس شب مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو ایک ساتھ پڑھنا۔

۶۰۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، موسیٰ بن عقبہ، کریم مولیٰ ابن عباس، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے لوٹے، یہاں تک کہ جب گھائی کے پاس آئے تو اترے، اور پیہن کر، اور پھر ہلکا وضو کیا، میں نے عرض کیا، نماز کا وقت آگیا، آپ نے فرمایا نماز حیرے آگے ہے، پھر سوار ہوئے، پھر جب مزدلفہ آئے، تو اترے، اور پوری طرح وضو

فَإِنَّمَا نَحْنُ فَتَكْبِرُ قَالَ قُلْتُ وَاللَّهِ لَعَجَبًا مِنْكُمْ كَيْفَ لَمْ تَقُولُوا لَهُ مَاذَا رَأَيْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ *

۶۰۳۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَهُمَا عَادِيَانِ مِنْ مِنَى إِلَى عَرَفَةَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ فِي هَذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يَهْلُ الْمُهْلُ مِنَّا فَلَا يُتَكَبَّرُ عَلَيْهِ وَيُكَبَّرُ الْمُكَبَّرُ مِنَّا فَلَا يُتَكَبَّرُ عَلَيْهِ *

۶۰۴۔ وَحَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عِدَّةَ عَرَفَةَ مَا تَقُولُ فِي التَّلْبِيَةِ هَذَا الْيَوْمَ قَالَ سِرْتُ هَذَا الْمَسِيرَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ فَمِنَّا الْمُكَبَّرُ وَمِنَّا الْمُهْلُ وَلَا يَجِبُ أَحَدُنَا عَلَى صَاحِبِهِ *

(۷۷) بَابُ الْإِفَاضَةِ مِنَ عَرَفَاتٍ إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ وَاسْتِحْبَابِ صَلَاتِي الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ جَمِيعًا بِالْمُزْدَلِفَةِ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ *

۶۰۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبِ بْنِ مَوْكَلٍ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالتَّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ يُسَيِّغِ الْوُضُوءَ فَقُلْتُ لَهُ الصَّلَاةُ قَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ فَرَكِبَ فَلَمَّا حَانَ الْمُزْدَلِفَةُ نَزَلَ

کیا، پھر نماز کی تکبیر ہوئی، اور پھر مغرب کی نماز پڑھی، اس کے ہر ایک نے اپنا اپنا اونٹ اس کی جگہ پر بٹھادیا، اس کے بعد عشاء کی تکبیر ہوئی، پھر عشاء کی نماز پڑھی اور ان دونوں کے درمیان کوئی نماز نہیں پڑھی۔

(فاکوہ) در مختار میں ہے، کہ اگر مغرب یا عشاء کو راستہ میں یا عرفات میں پڑھ لے گا، تو اس حدیث کی وجہ سے اعادہ واجب ہے، کیونکہ شریعت نے ان دونوں نمازوں کا وقت اور زمانہ دونوں کو متعین کر دیا ہے، تفصیل کے لئے کتب فقہ کی طرف رجوع کیا جائے، یا گذشتہ فوائد کا مطالعہ کیا جائے۔

۶۰۶۔ محمد بن ریح، لیث، یحییٰ بن سعید، موسیٰ بن عقبہ، مولیٰ زہیر، کریم مولیٰ ابن عباس، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے لوٹتے ہوئے حاجت کے لئے بعض گھاٹیوں کی طرف اترے، میں نے آپ پر (وضو کے لئے) پانی ڈالا، اور عرض کیا، آپ نماز پڑھیں گے، آپ نے فرمایا نماز کی جگہ تمہارے آگے ہے۔

۶۰۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن مبارک، (دوسری سند) ابو کریم، ابن مبارک، ابراہیم بن عقبہ، کریم مولیٰ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا وہ فرما رہے تھے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے چلے، جب گھاٹی پر اترے، اور پیشاب کیا، اور حضرت اسامہ نے اس روایت میں پانی ڈالنے کا تذکرہ نہیں کیا، پھر آپ نے پانی منگوایا اور ہلکا سا وضو کیا، پھر میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! نماز کا وقت ہو گیا، آپ نے فرمایا، نماز تمہارے سامنے ہے، پھر آپ چلے، حتیٰ کہ مزدلفہ آئے اور مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی۔

۶۰۸۔ اسحاق بن ابراہیم، یحییٰ بن آدم، زہیر، ابو خثیمہ، ابراہیم بن عقبہ، کریم نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ جب عرفہ کی شام کو تم رسول اللہ صلی اللہ

تَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الوُضُوءَ ثُمَّ أَقْبَمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَنَاخَ كُلُّ إِنْسَانٍ نَعِيرَهُ فِي مَنْزِلِهِ ثُمَّ أَقْبَمَتِ الْعِشَاءُ فَصَلَّاهَا وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا *

۶۰۶۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ مَوْلَى الزُّبَيْرِ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الدَّفْعَةِ مِنْ عَرَفَاتٍ إِلَى نَعَصٍ بَلَدٍ الشَّعَابِ بِحَاجَتِهِ فَصَبَّغْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ فَقُلْتُ أَتُصَلِّي فَقَالَ الْمُصَلِّي أَمَامَكَ *

۶۰۷۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَاللُّعْلُؤُ لَهُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَبَّغْتُ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ أَفَاضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى الشَّعَابِ تَرَلَّ قَبَالَ وَلَمْ يَقُلْ أَسَامَةُ أَرَأَيْكَ الْمَاءَ قَالَ قَدْ عَلِمَ بِمَاءٍ قَتَوَضَّأَ وَضُوعًا لَيْسَ بِالْبَالِغِ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الصَّلَاةُ قَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ قَالَ ثُمَّ سَارَ حَتَّى بَلَغَ حَمْعًا فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ *

۶۰۸۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ أَبُو حَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ أَنَّهُ سَأَلَ

علیہ وسلم کے پیچھے سوار ہوئے، تو تم نے کیا کیا، انہوں نے کہا، ہم اس گھائی تک آئے، جہاں لوگ مغرب کی نماز کے لئے اونٹوں کو بٹھلاتے ہیں، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی اونٹنی کو بٹھلایا اور پیشاب کیا، اور حضرت اسامہؓ نے پانی ڈالنے کا ذکر نہیں کیا، پھر آپؐ نے وضو پانی مانگو اور ہلکا سا وضو کیا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ، نماز کا وقت آگیا، آپؐ نے فرمایا، نماز تمہارے آگے ہے، پھر ہم سوار ہوئے، حتیٰ کہ مرد لہ آئے اور مغرب کی تکبیر ہوئی، لوگوں نے اپنے اونٹ بٹھلائے اور کھولے نہیں، پھر عشاء کی تکبیر ہوئی، اور آپؐ نے نماز عشاء پڑھی، اس کے بعد سب نے اپنے اونٹ کھول دیئے، میں نے کہا، پھر صبح کو تم نے کیا کیا، اسامہؓ نے کہا، کہ آپؐ نے فضل بن عباسؓ کو اپنے پیچھے بٹھلایا اور میں قریش کی راہ سے پیدل چلا۔

۶۰۹۔ اسحاق بن ابراہیم، کعب، سفیان، محمد بن عقبہ، کریم، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اس گھائی پر تشریف لائے، جس میں امراء اترتے ہیں، تو آپؐ نے نزول فرمایا، اور پیشاب کیا، اور پانی ڈالنے کا ذکر نہیں کیا، پھر آپؐ نے وضو کے لئے پانی منگوایا، اور ہلکا وضو کیا، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ نماز کا وقت آگیا، فرمایا نماز تمہارے آگے ہے۔

۶۱۰۔ عہد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، عطاء، مولیٰ ابن سہاح، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میدان عرقا سے لوٹے تو میں آپؐ کا رویہ تھا، اور فرماتے ہیں کہ جب آپؐ گھائی پر آئے، تو آپؐ نے اپنی سواری بٹھائی، اور پھر قحطائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے، جب لوٹے تو میں نے لوٹے سے پانی ڈالا، آپؐ نے وضو کیا، پھر آپؐ

أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ كَيْفَ صَعْتُمْ حِينَ رَدِفْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَشِيَةً عَرَفَةَ فَقَالَ حَقًّا الشَّعْبُ الَّذِي يُبَيِّحُ النَّاسُ بِهِ لِلْمَغْرِبِ فَأَنَاحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَافَتَهُ وَبَالَ وَمَا قَالَ أَهْرَاقَ الْمَاءِ ثُمَّ دَعَا بِالْوُضُوءِ فَوَضُوءًا وَضُوءًا لَيْسَ بِالنَّالِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الصَّلَاةُ فَقَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ فَرَكِبَ حَتَّى جِئْنَا الْمُرْدَلَةَ فَأَقَامَ الْمَغْرِبُ ثُمَّ أَنَاحَ النَّاسُ فِي مَنَازِلِهِمْ وَلَمْ يَحْلُوا حَتَّى أَقَامَ الْعِشَاءُ الْآخِرَةَ فَصَلَّى ثُمَّ حَلُّوا فَقُلْتُ فَكَيْفَ فَعَلْتُمْ حِينَ أَصَبَحْتُمْ قَالَ رَدِفَهُ الْفَضْلُ بْنُ عَاسٍ وَانْطَلَقْتُ أَنَا فِي سَبَاقِ قُرَيْشٍ عَلَى رَحْلِي *

۶۰۹۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَحْمَرًا وَكَبِيعٌ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَنَى النَّفْسَ الَّذِي يَنْزِلُهُ الْأَمْوَاءُ نَزَلَ فَبَالَ وَلَمْ يَقُلْ أَهْرَاقَ ثُمَّ دَعَا بِالْوُضُوءِ فَوَضُوءًا وَضُوءًا حَبِيمًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الصَّلَاةُ فَقَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ *

۶۱۰۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَحْمَرًا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَحْمَرًا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ مَوْلَى ابْنِ سِيَّاحٍ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَقَامَ مِنْ عَرَفَةَ فَلَمَّا جَاءَ الشَّعْبَ أَنَاحَ وَاجْلَنَ ثُمَّ ذَهَبَ إِلَى الْعَاظِلِ فَلَمَّا رَجَعَ صَبَّتُ عَلَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ فَوَضُوءًا ثُمَّ رَكِبَ ثُمَّ أَنَى الْمُرْدَلَةَ

فَجَمَعَ بَيْنَ الْغُرَبِ وَالْعِشَاءِ *

سوار ہوئے اور مزدلفہ آئے اور وہاں مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ پڑھی۔

۶۱۱۔ زبیر بن حرب، یزید بن ہارون، عبد الملک بن ابی سلیمان، عطاء حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے لوٹے اور اسامہ بن زید آپ کے روپیہ تھے، اسامہ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر چلتے رہے، حتیٰ کہ مزدلفہ پہنچے۔

۶۱۲۔ ابو الریح زہرائی، قتیبہ بن سعید، حمال بن زید، حضرت ہشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ میری موجودگی میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا، یا میں نے خود پوچھا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ بن زید کو عرفات سے سواری پر اپنے پیچھے بٹھار کھاتھا، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے لوٹتے ہوئے کس طرح چلتے تھے، حضرت اسامہ نے فرمایا کہ، دھیمی چال چلتے، اور جب ذرا کشادگی پاتے تو سواری کو تیز کرتے۔

۶۱۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن سلیمان و عبد اللہ بن نمیر اور حمید بن عبد الرحمن، ہشام بن عروہ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، باقی حمید کی روایت میں یہ زیادہ ہے کہ ہشام نے کہا کہ ”نص“ جو اونٹنی کی چال ہے، ”و“ ”حق“ سے تیز ہے۔

۶۱۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید، عدی بن ثابت، عبد اللہ بن یزید ^{قطعی}، حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے جنت الوداع میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ملا کر پڑھی، اور وہ مزدلفہ میں تھے۔

۶۱۱۔ وَحَدَّثَنِي زُبَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْضَى مِنْ عَرَفَةَ وَأَسَامَةُ رَدُّهُ قَالَ أَسَامَةُ قَمَا زَالَ يَسِيرُ عَلَى هَيْئَتِهِ حَتَّى أَتَى حِمَاً *

۶۱۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّيْحِ الزُّهْرَائِيُّ وَثَّقَبَةُ بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَبُو الرَّيْحِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَسَامَةَ وَأَنَا شَاهِدٌ أَوْ قَالَ سَأَلْتُ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْدَاهُ مِنْ عَرَفَاتٍ قُلْتُ كَيْفَ كَانَ يَسِيرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَقْضَى مِنْ عَرَفَةَ قَالَ كَانَ يَسِيرُ الْعَقَى فَإِذَا وَحَدَّ فَخَوَّهَ نَصًّا *

۶۱۳۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ لُمَيْزٍ وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهِذَا الْإِسْنَادُ وَزَادَ فِي حَدِيثِ حُمَيْدٍ قَالَ هِشَامٌ وَالنَّصُّ فَوْقَ الْعَقَى *

۶۱۴۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ الْخَطْمِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَزْدَلِفَةِ *

۶۱۵۔ قتیبہ اور ابن ربیع، لیث بن سعد، یحییٰ بن سعید سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، ابن ربیع میں اپنی روایت میں بیان کیا ہے کہ عبد اللہ بن یزید خطمی، حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں کوفہ پر امیر تھے۔

۶۱۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشاء کی نماز مزدلفہ میں ایک ساتھ ملا کر پڑھی۔

۶۱۷۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ملا کر پڑھی اور ان کے درمیان ایک رکعت بھی نہیں پڑھی، اور مغرب کی تین رکعت اور عشاء کی دو رکعت پڑھیں، چنانچہ عبد اللہ بن عمر مزدلفہ میں اسی طرح نماز پڑھا کرتے تھے، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ سے جا ملے۔

(فائدہ) معلوم ہوا کہ قصر واجب ہے اور یہ کہ مغرب کی ہر حالت میں تین ہی رکعت پڑھی جائیں گی (مترجم)

۶۱۸۔ محمد بن ثنی، عبد الرحمن بن مہدی، شعبہ، حکم اور سلمہ بن کہیل، حضرت سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز ایک ہی تکبیر کے ساتھ پڑھی، اور بیان کیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بھی ایسا ہی کیا ہے، اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا ہے۔

۶۱۹۔ زبیر بن حرب، وکیع، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور کہا کہ ان دونوں نمازوں کو ایک اقامت کے ساتھ پڑھا۔

۶۱۵۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمَيْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ ابْنُ رُمَيْحٍ فِي رَوَاتِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدٍ الْخَطْمِيِّ وَكَانَ أَمِيرًا عَلَى الْكُوفَةِ عَلَى عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ *

۶۱۶۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ الْمَزْدَلِفَةَ جَمِيعًا *

۶۱۷۔ وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَحْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِحُجْمٍ لَيْسَ بَيْنَهُمَا سَجْدَةٌ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ وَصَلَّى الْعِشَاءَ رَكَعَتَيْنِ فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُصَلِّي بِحُجْمٍ كَذَلِكَ حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ تَعَالَى *

(فائدہ) معلوم ہوا کہ قصر واجب ہے اور یہ کہ مغرب کی ہر حالت میں تین ہی رکعت پڑھی جائیں گی (مترجم)

۶۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ وَسَلَمَةَ بْنِ كَهْشَلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ صَلَّى الْمَغْرِبَ بِحُجْمٍ وَالْعِشَاءَ بِإِقَامَةٍ ثُمَّ حَدَّثَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ صَلَّى بِمِثْلِ ذَلِكَ وَحَدَّثَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ بِمِثْلِ ذَلِكَ *

۶۱۹۔ وَحَدَّثَنِي زُبَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ صَلَّاهُمَا بِإِقَامَةٍ وَاجِدَةٍ *

۶۲۰- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ صَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا وَالْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ *

(فائدہ) مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز ایک ہی اذان اور ایک ہی اقامت کے ساتھ پڑھی جائے گی، اور دونوں کے درمیان سنن اور نوافل کچھ نہیں پڑھے جائیں گے اور علامہ ابن عابدین فرماتے ہیں، کہ اگر درمیان میں سنتیں پڑھ لے، تو اقامت کا اعادہ واجب ہے (بحر) اور شرح لباب میں ہے کہ مغرب اور عشاء کی سنتیں اور دونوں نمازوں سے فراغت کے بعد پڑھی جائیں، مولانا عبد الرحمن جامی نے اسی چیز کی تصریح کی ہے، واللہ اعلم۔

۶۲۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو يَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي حَالِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ قَالَ سَعِيدُ بْنُ حَبِيبٍ أَفْضَلُنَا مَعَ أَبِي عُمَرَ حَتَّى أَتَيْنَا حَمْعًا فَصَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ هَكَذَا صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَكَانِ *

(۷۸) بَابُ اسْتِحْبَابِ زِيَادَةِ التَّغْلِيسِ بِصَلَاةِ الصُّبْحِ يَوْمَ النُّحْرِ بِالْمُزْدَلِفَةِ *

۶۲۲- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَرِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةً إِلَّا لِمِيقَاتِهَا إِلَّا صَلَاتَيْنِ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ وَصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيقَاتِهَا *

۶۲۰- عبد بن حمید، عبد الرزاق، ثوری، سلمہ بن کھیل، سعید بن جبیر، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء ملا کر پڑھی، مغرب کی تین رکعت، اور عشاء کی دو رکعت، ایک تکبیر کے ساتھ۔

(۶۲۱) ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر، اسماعیل بن خالد، ابو اسحاق، حضرت سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم حضرت ابن عمر کے ساتھ چلے، یہاں تک کہ مزدلفہ آئے، اور وہاں مغرب اور عشاء ایک (اذان اور) ایک اقامت کے ساتھ پڑھی، پھر لوٹے، اور ابن عمر نے فرمایا کہ اسی طرح ہمارے ساتھ یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔

باب (۷۸) مزدلفہ میں نحر کے دن صبح کی نماز بہت جلد پڑھنا

۶۲۲- یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، عمارہ، عبد الرحمن بن یزید، حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے اپنے وقت کے علاوہ کبھی نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا، مگر دو نمازیں مغرب اور عشاء کو مزدلفہ میں، کہ آپ نے انہیں ایک ساتھ ملا کر پڑھا، اور اس روز صبح کی نماز وقت (مقتاد) سے پہلے پڑھی۔

(فائدہ) یہ مطلب نہیں ہے کہ صبح صادق سے بھی پہلے پڑھ لی، بلکہ جس وقت یومیہ پڑھتے تھے، اس سے پہلے پڑھ لی تاکہ وقت میں کشادگی ہو جائے، اور اس چیز پر بخاری کی روایت دہل ہے، اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ صبح کی نماز روشن کر کے پڑھا کرتے تھے، جیسا کہ اگلی روایت اس کی تاکید کرتی ہے۔

۶۲۳۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، کہ صبح کی نماز وقت معاد سے پہلے اندھیرے میں پڑھی۔

۶۲۳۔ وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ قُلْتُ وَفِيهَا نَفْسٌ

(فائدہ) سنن نسائی کی روایت میں مزدلفہ کے ساتھ عرفات کا بھی تذکرہ ہے، کہ ان دونوں مقامات میں ان دونوں نمازوں کی طرح پڑھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نمازوں کو ایک ساتھ ملا کر نہیں پڑھا، اس سے معلوم ہوا، کہ جمع حقیقی ان دونوں اوقات میں صرف حاجیوں کے لئے حج کے زمانہ میں مسنون ہے، اور اس کے علاوہ یہ چیز درست نہیں ہے، جیسا کہ پہلے میں لکھ چکا ہوں، اور جن احادیث میں نمازوں کے جمع کرنے کا تذکرہ آیا ہے، وہ باقتدار وقت کے جمع کرنا ہے، کہ ایک نماز کو آخر وقت میں پڑھ لیا اور دوسری کو اول وقت میں، روایات خود اس پر صریح دلالت کرتی ہیں، اور علامہ بدر الدین عینی اور قسطلانی نے یہی چیز بیان کی ہے، اور یہی چیز اولیٰ بالفعل ہے۔

باب (۷۹) ضعیفوں اور عورتوں کو مزدلفہ سے رات کے آخری حصہ میں، لوگوں کے ہجوم کرنے سے پہلے منیٰ کی طرف روانہ کرنے کا استحباب

۶۲۴۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، فلاح بن حمید، قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ مزدلفہ کی شب میں حضرت سودہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی، کہ آپؐ سے قبل منیٰ چلی جائیں، اور لوگوں کے ہجوم سے آگے نکل جائیں، اور وہ ذرا فریہ بی بی تھیں، چنانچہ آپؐ نے انہیں اجازت دیدی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لوٹنے سے قبل روانہ ہو گئیں، اور ہم صبح تک رکے رہے، اور پھر آپؐ کے ساتھ لوٹے، حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں، کہ اگر میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے لیتی، جیسا کہ سودہؓ نے لی، اور میں بھی آپؐ کی اجازت سے چلی جاتی، تو یہ چیز میرے لئے اس سے بہتر تھی، کہ جس کی وجہ سے میں خوش ہو رہی تھی۔

۶۲۵۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن قنفی، ثقفی، عبد الوہاب، ابوب، عبد الرحمن بن قاسم، قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ

(۷۹) بَابُ اسْتِحْبَابِ تَقْدِيمِ دَفْعِ الضَّعْفَةِ مِنَ النِّسَاءِ وَغَيْرِهِنَّ مِنْ مُزْدَلِفَةَ إِلَى مَنَى فِي أَوَّلِ الْعِشَاءِ قَبْلَ زَحْمَةِ النَّاسِ

۶۲۴۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ بْنِ قَعْبٍ حَدَّثَنَا فَلَاحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ اسْتَأْذَنْتُ سَوْدَةَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمَزْدَلِفَةِ تَدْفَعُ قَبْلَهُ وَقُلْتُ حَظْمَةُ النَّاسِ وَكَانَتْ امْرَأَةً ثَبُطَةً يَقُولُ الْقَاسِمُ وَالثَّبُطَةُ الثَّقِيلَةُ قَالَ فَأِذْنِي لَهَا فَخَرَجَتْ قَبْلَ دَفْعِهِ وَحَبَسْنَا حَتَّى أَصْبَحْنَا فَدَفَعْنَا بِدَفْعِهِ وَلَئِنْ أَكُونُ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَأْذَنْتُهُ سَوْدَةُ فَأَكُونُ أَذْفَعُ بِإِذْنِهِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مَفْرُوحٍ بِهِ

۶۲۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى جَمِيعًا عَنِ الثَّقَفِيِّ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ سَوْدَةُ أُمْرَأَةً ضَخْمَةً نَبْطَةً فَاسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَبِيعَ مِنْ حَمِيمٍ بَلِيلٍ فَأَذِنَ لَهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَلْيَبِيعْ كُنْتُ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَأْذَنْتُهُ سَوْدَةُ وَكَانَتْ عَائِشَةُ لَا تَبِيعُ إِلَّا مَعَ الْإِمَامِ *

۶۲۶- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَأْذَنْتُهُ سَوْدَةُ فَأَصْلَحِي الصَّيْحُ بَعْنِي فَأَرْمِي الْفَحْمَةَ قُلْتُ أَنْ يَأْتِيَ النَّاسُ فَيَقِيلُ لِعَائِشَةَ فَكَانَتْ سَوْدَةُ اسْتَأْذَنْتُهَا قَالَتْ نَعَمْ إِنَّهَا كَانَتْ أُمْرَأَةً ثَقِيلَةً نَبْطَةً فَاسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنَ لَهَا *

۶۲۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ كَلَّابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۶۲۸- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي نَعْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ ابْنِ حُرَيْجٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ مَوْلَى أَسْمَاءَ قَالَ قَالَتْ لِي أَسْمَاءُ وَهِيَ عِنْدَ دَارِ الْمُزْدَلِجَةِ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ قُلْتُ لَا فَصَلْتُ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ يَا نَبِيَّ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ ارْجُلِي يَی

تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت سودہؓ بہت بھاری بدن کی عورت تھیں، تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی، کہ رات ہی کو مزدلفہ سے چلی جائیں، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دے دی، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں، کہ کاش میں بھی رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کر لیتی، جیسا کہ حضرت سودہؓ نے آپ سے اجازت طلب کی تھی، اور حضرت عائشہؓ مزدلفہ سے امام ہی کے ساتھ لوٹا کرتی تھیں۔

۶۲۶- ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ بن عمر، عبدالرحمن بن قاسم، قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں، کہ میں نے آرزو کی کہ میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کر لیتی جیسا کہ حضرت سودہؓ نے کی تھی، اور صبح کی نماز مکی میں پڑھتی تھی لوگوں کے آنے سے پہلے رمی جمرہ عقبہ کر لیتی، حضرت عائشہؓ سے دریافت کیا گیا، کیا سودہؓ نے اجازت لی تھی، انہوں نے کہا، جی ہاں اور وہ قرعہ عورت تھیں، اس لئے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لی، تو آپ نے دے دی۔

۶۲۷- ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع (دوسری سند) زہیر بن حرب، عبدالرحمن، سفیان، عبدالرحمن بن قاسم، سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

۶۲۸- محمد بن ابی بکر مقدی، یحییٰ القطان، ابن حریج، عبداللہ مولیٰ اسماء بیان کرتے ہیں، کہ مجھ سے حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا اور وہ مزدلفہ کے گھر کے قریب ٹھہری ہوئی تھیں، کہ کیا چاند غروب ہو گیا، میں نے کہا نہیں، انہوں نے کچھ دیر نماز پڑھی، پھر دریافت کیا، کیا چاند غروب ہو گیا، میں نے کہا جی ہاں، انہوں نے کہا میرے ساتھ چلو، پھر ہم ان کے

ساتھ چلے، حتیٰ کہ جہرو کی رمی کی، پھر اپنے جائے قیام پر نماز پڑھی، میں نے عرض کیا، اے بی بی ہم بہت جلدی روانہ ہو گئے، انہوں نے فرمایا اے بیٹے کوئی حرج نہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو جلدی روانہ ہونے کی اجازت دی ہے۔

(نافعہ) جہر و عقبہ کی رمی طلوع شمس کے بعد کرنی چاہئے، اگر طلوع فجر کے بعد اور طلوع شمس سے قبل کی تو جائز ہے، ہاں اگر طلوع فجر سے قبل رمی کی، تو صحیح نہیں، جمہور علماء کا یہی مسلک ہے، اور وقوف مزدلفہ بھی واجب ہے، اگر کوئی بغیر عذر کے اسے چھوڑ دے گا، اس پر دم واجب ہے، یہی جمہور علماء کرام کا مسلک ہے، قال فی الہدایۃ تم هذا الوقوف واجب عندنا لیس برکس حتی لو ترکہ مغیر عذر بلزہ الدم (۱۸) مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۳۳۔

۶۲۹۔ علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، ابن جریج، سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ اپنی بی بی کو آپ نے اجازت دی ہے۔

۶۳۰۔ محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، (دوسری سند)، علی بن خشرم، عیسیٰ، ابن جریج، عطاء سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ ابن شوال نے انہیں خبر دی کہ وہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئے، تو انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مزدلفہ سے رات ہی کو روانہ کر دیا تھا۔

۶۳۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ، عمرو بن دینار، (دوسری سند) عمرو ناقد، سفیان، عمرو بن دینار، سالم بن شوال، حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم ہمیشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اندھیرے میں مزدلفہ سے منیٰ کو روانہ ہو جاتے تھے، اور عمرو ناقد کی روایت میں ہے، کہ ہم اندھیرے میں مزدلفہ سے روانہ ہو جاتے تھے۔

۶۳۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، قتیبہ بن سعید، حماد بن زید، عبید اللہ بن ابی یزید بیان کرتے ہیں، کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا، فرما رہے تھے کہ مجھے رسول اکرم صلی اللہ

فَارْتَحَلْنَا حَتَّى رَمَيْتِ الْحُمْرَةَ ثُمَّ صَلَّاتُ فِي مَنْزِلِهَا فَقُلْتُ لَهَا أَيْ هُنَا لَقَدْ غَلَسْنَا قَالَتْ كَلَّا أَيْ بَنِي إِدْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِلطُّعْنِ *

۶۲۹۔ وَحَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ حَرْثٍ عَنْ أَبِي عِيْسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ حَرْثٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي رَوَاتِهِ قَالَتْ لَأَيْ بَنِي إِدْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِلطُّعْنِ *

۶۳۰۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَرْثٍ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ حَرْثٍ عَنْ ابْنِ حَرْثٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّ ابْنَ شَوَّالٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَتْ بِهَا مِنْ جَمْعٍ بَلِيلٍ *

۶۳۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ دِينَارٍ ح وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ عُمَرُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ شَوَّالٍ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ كَمَا نَفَعَهُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْلَسُ مِنْ جَمْعٍ إِلَى مَنَى وَفِي رَوَايَةِ النَّاقِدِ نَعْلَسُ مِنْ مُرْدَلَفَةٍ *

۶۳۲۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زَيْدٍ قَالَ

۶۳۲۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زَيْدٍ قَالَ

۶۳۲۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زَيْدٍ قَالَ

علیہ وسلم نے سامان کے ساتھ یا ضعیفوں کے ہمراہ رات ہی کو مزدلفہ سے روانہ فرمادیا تھا۔

۶۳۳- ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ، عبید اللہ بن ابی یزید، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حضرات میں سے جن ضعیفوں کو آگے روانہ کر دیا تھا، میں ان ہی میں تھا۔

(فائدہ) مترجم کہتا ہے کہ اس میں بوڑھے میں بھی داخل ہیں کیونکہ ابن حبان نے ابن عباس سے جو روایت نقل کی ہے اس میں اس کی تصریح ہے اس لئے کہ حکمت مجیز اور نجوم سے پتا ہے، کذا فی عمدۃ القاری۔

۶۳۴- ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ، عمرو، عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھروالوں میں جن کمزوروں کو پہلے روانہ کر دیا تھا، میں ان ہی میں سے تھا۔

۶۳۵- عبد بن حمید، محمد بن بکر، ابن جریج، عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے آخر شب میں مزدلفہ سے اپنے سامان کے ساتھ روانہ کر دیا تھا، راوی کہتے ہیں، میں نے کہا، کیا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے یہی فرمایا ہے، کہ مجھ کو بہت رات سے روانہ کر دیا تھا، راوی کہتے ہیں، میں نے کہا، کہ آخر شب سے روانہ کر دیا تھا، پھر میں نے ان سے کہا، کہ ابن عباس نے یہ بھی فرمایا، کہ فجر سے پہلے ہم نے ری جمرہ کی، تو صبح کی نماز کہاں پڑھی، انہوں نے کہا، اس کے علاوہ اور کچھ نہیں کہہ۔

۶۳۶- ابو الطاہر، حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حضرت سالم بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے ساتھ کے ضعیف لوگوں کو آگے روانہ کر دیا کرتے تھے اور مزدلفہ میں رات ہی کو مشعر حرام پر

سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ يَقُولُ بَعْثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّغَلِ أَوْ قَالَ فِي الضَّعْفَةِ مِنْ جَمْعِ يَلِيلٍ *

۶۳۲- وَحَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَنَا مِنْ قَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ضَعْفَةِ أَهْلِهِ *

۶۳۴- وَحَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا عَمْرُو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ مِمَّنْ قَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ضَعْفَةِ أَهْلِهِ *

۶۳۵- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْلٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَحَرٍ مِنْ جَمْعٍ فِي ثَغَلٍ بِي اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ أَبْلَغَكَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ بِي يَلِيلٍ طَوِيلٍ قَالَ لَا إِلَّا كَذَلِكَ بِسَحَرٍ قُلْتُ لَهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَمَيْنَا الْحِجْرَةَ قُلْتُ الْفَجْرَ وَأَنَّ صَلَّى الْفَجْرَ قَالَ لَا إِلَّا كَذَلِكَ *

۶۳۶- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُقَدِّمُ ضَعْفَةَ أَهْلِهِ

وقوف کر لیا کرتے تھے، اور جتنا چاہتے تھے اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے تھے، پھر امام کے وقوف سے قبل اور امام کے لوٹنے سے پہلے لوٹ جاتے، سو ان میں سے کوئی توجیع کی نماز کے وقت منیٰ پہنچتا، اور کوئی اس کے بعد، اور جب پہنچ جاتے، تو اسی وقت رمی جمرہ کر لیتے، اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے تھے، کہ ان ضعیفوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی ہے۔

(قائدہ) ابن عابدین فرماتے ہیں، کہ وقوف مزدلفہ واجب ہے، اور مزدلفہ میں صبح تک رات کو قیام کرنا سنت مؤکدہ ہے، واجب نہیں ہے، اور در مختار میں ہے کہ وقوف مزدلفہ کا وقت صبح صادق سے لے کر طلوع آفتاب تک ہے، اور ان سب روایتوں سے معلوم ہوا کہ مزدلفہ سے عورتوں اور بچوں اور ضعیفوں کو جلدی روانہ کر دینا جائز ہے، باقی خلاف اونی ہے کیونکہ ابن ابی شیبہ میں حضرت ابن عمر کا اثر منقول ہے، کہ من قدم مثله قبل انظر الحاج لہ (بحر الرائق جلد ۲، صفحہ ۳۷)۔

باب (۸۰) بطن وادی سے جمرہ عقبہ کی رمی کرنا، اور یہ کہ مکہ مکرمہ بائیں جانب ہونا چاہیے، اور ہر ایک کنکری کے ساتھ تکبیر کہے۔

۶۳۷- ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریم، ابو معاویہ، اعمش، ایراقم، عبد الرحمن بن یزید سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جمرہ عقبہ کی بطن وادی سے سات بار رمی کی، اور ہر ایک کنکری پر اللہ اکبر کہتے تھے، ان سے کہا گیا کہ لوگ تو اوپر سے ان کنکریوں کو مارتے ہیں، تو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں، یہ مقام اس ذات کا ہے کہ جس پر سورہ بقرہ نازل ہوئی ہے۔

۶۳۸- منجاب بن حارث ثعلبی، ابن مسیر، اعمش بیان کرتے ہیں کہ میں نے حجاج بن یوسف ثقفی سے سنا وہ خطبہ دیتے ہوئے منبر پر کہہ رہا تھا کہ قرآن کریم کی وہی ترتیب رکھو جو کہ جبریل امین نے رکھی ہے کہ وہ سورت جس میں بقرہ کا تذکرہ ہے اور وہ سورت جس میں نساء کا ذکر ہے اور وہ سورت جس میں آل

فَبَقُولُوا عَنِ الْمَشْغَرِ الْحَرَامِ بِالْمَرْذَلَةِ بِاللَّيْلِ فَيَذْكُرُونَ اللَّهَ مَا نَدَا لَهُمْ ثُمَّ يَذْفَعُونَ قُلًّا أَنْ يَقَعَ الْإِمَامُ وَقُلُّ أَنْ يَذْفَعَ فَيَسْتَمِعُونَ مَنْ يَذْفَعُ يَتَنَبَّأُ لِمَنْ لَصِقَ الْفَخْرُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَذْفَعُ بَعْدَ ذَلِكَ فَإِذَا قَدِمُوا رَمَوْا الْحَجْرَةَ وَكَانَ امْرُؤٌ عُمَرُ يَقُولُ أَرَحَصَ فِي أَوَّلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

(۸۰) بَابُ رَمِي حَجْرَةِ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي وَتَكُونُ مَكَّةَ عَنْ يَسَارِهِ وَيُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ خَصَافَةٍ *

۶۳۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ رَمَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ حَجْرَةَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي بِسِتِّ خَصَافَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ خَصَافَةٍ قَالَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ أَنَسًا يَرْمُونَهَا مِنْ فَوْقِهَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ هَذَا الَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ *

۶۳۸- وَحَدَّثَنَا مِنْحَابَةُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ بْنَ يُونُسَ يَقُولُ وَهُوَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ أَتَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَا أَلْفَهُ جِبْرِيلُ السُّورَةُ الَّتِي يَذْكُرُ فِيهَا النَّفَرَةُ وَالسُّورَةُ الَّتِي يَذْكُرُ

عمران کا تذکرہ ہے، اعمش بیان کرتے ہیں، کہ بھر میں ابراہیم سے ملا، اور اس بات کی خبر دی تو انہوں نے حجاج کو برا کہا، اور کہا کہ مجھ سے عبدالرحمن بن یزید نے بیان کیا، اور وہ عبداللہ بن مسعود کے ساتھ تھے، کہ عبداللہ بن مسعود جرہ عقبہ پر آئے اور وادی کے درمیان کھڑے ہوئے، جرہ کو اپنے سامنے کیا، اور بطن وادی سے سات نگریاں ماریں، ہر ایک نگری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے تھے، عبدالرحمن بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا، اے عبدالرحمن لوگ تو اوپر سے نگریاں مارتے ہیں، فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، یہی مقام ہے اس کا جس پر سورۃ بقرہ نازل ہوئی تھی۔

(قائد) حجاج کا یہ نشانہ کہ سورۃ بقرہ یا سورۃ فاء کہنا درست نہیں، اس پر ابراہیم نے رد کیا، اور عبداللہ بن مسعود کی روایت شہادت میں پیش کی جس سے معلوم ہو جائے کہ سورۃ بقرہ کہنا درست ہے، اور یہی جمہور علماء کا مسلک ہے، اور اسی طرح جرہ عقبہ کی رمی اسی طریقہ پر جیسا کہ اس روایت میں مذکور ہے، تمام علمائے کرام کے نزدیک مستحب ہے، (نوروی جلد ۱ صفحہ ۴۱۸، عمدۃ القاری جلد ۵ صفحہ ۹۰)۔

۶۳۹۔ یعقوب الدوری، ابن ابی زائدہ (دوسری سند) ابن ابی عمر، سفیان، اعمش بیان کرتے ہیں کہ میں نے حجاج سے سنا وہ کہہ رہا تھا کہ سورۃ بقرہ مت کہو، اور بقیہ حدیث ابن مسہر کی روایت کی طرح منقول ہے۔

۶۳۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، غندر، شعبہ (دوسری سند) محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، حکم، ابراہیم، عبدالرحمن بن یزید بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حج کیا، چنانچہ انہوں نے سات نگریوں کے ساتھ جرہ کی رمی کی، اور بیت اللہ شریف کو اپنی بائیں جانب اور منیٰ کو دائیں طرف کیا، یہ اس ذات کے (رمی کرنے کے) مقام ہے کہ جس پر سورۃ بقرہ نازل ہوئی ہے۔

۶۳۱۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی اس میں جرہ عقبہ کا ذکر

فِيهَا النَّسَاءُ وَالشُّوْرَةُ الَّتِي يُذَكَّرُ فِيهَا آلُ عِمْرَانَ قَالَ فَلَقِيتُ اِبْرَاهِيْمَ فَاخْبَرْتُهُ بِقَوْلِهِ فَسَبَّهُ وَقَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيْدٍ اَنَّهُ كَانَ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَاتَى حِمْرَةَ الْعَقْبَةَ فَاسْتَبَطَنَ الْوَادِي فَاسْتَعْرَضَهَا فَرَمَاهَا مِنْ بَطْنِ الْوَادِي بِسَبْعِ حَصِيَّاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ قَالَ فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ اِنَّ النَّاسَ يَرْمُوْنَهَا مِنْ فَوْقِهَا فَقَالَ هَذَا وَالَّذِي لَا اِلَهَ غَيْرُهُ مَقَامُ الَّذِي اُنزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ *

۶۳۹۔ وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ الدَّوْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُولُ لَا تَقُولُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَاقْتَصَا الْحَدِيثَ بِعِشْلِ حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ *

۶۴۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَرُ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيْدٍ اَنَّهُ حَجَّ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ فَرَمَى الْحِمْرَةَ بِسَبْعِ حَصِيَّاتٍ وَحَقَلَ النَّبْتَ عَنْ يَسَارِهِ وَمِنَى عَنْ يَمِيْنِهِ وَقَالَ هَذَا مَقَامُ الَّذِي اُنزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ *

۶۴۱۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا ابْنُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلَمَّا

أَتَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ *

ہے۔

۶۴۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو الحیثمہ (دوسری سند)، یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن لیث، سلمہ بن کبیل، عبد الرحمن بن یزید بیان کرتے ہیں، کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا کہ لوگ جو عمرہ کی عقبہ کے اوپر سے رمی کرتے ہیں، تو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے واوی کے درمیان سے رمی کی، اور فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں، کہ اس ذات نے بھی جس پر سورۃ بقرہ نازل ہوئی ہے، یہیں سے رمی کی ہے۔

باب (۸۱) یوم النحر میں سوار ہو کر جمرہ عقبہ کی رمی کرنا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ مجھ سے مناسک حج معلوم کرو!

۶۴۳۔ اسحاق بن ابراہیم، علی بن خشرم، یحییٰ بن یونس، ابن جریج، ابو الزبیر سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، فرما رہے تھے، کہ میں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، کہ آپ اونٹنی پر سے یوم النحر کو جمرہ عقبہ کی رمی کر رہے تھے، اور آپ ارشاد فرما رہے تھے کہ مجھ سے اپنے مناسک حج معلوم کر لو، اس لئے کہ مجھے معلوم نہیں کہ میں اس حج کے بعد پھر حج کروں گا۔

(فائدہ) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اللہ سے معلوم ہو گیا کہ آپ کو علم غیب نہیں تھا، ورنہ پھر اس اظہار کا کوئی مطلب نہیں ہے، اور حجرات کی رمی پر سب علمائے کرام کا اتفاق ہے کہ جس طرح مارے درست ہے، اور امام ابو حنیفہ سے اس بارے میں تین قول منقول ہیں، باقی صاحب فقہ اللہ نے فتاویٰ ظہیریہ کی روایت کو ترجیح دی ہے، کہ پیدل مارنا افضل ہے، کیونکہ اس میں عاجزی اور خاکساری زیادہ ہے، اور حضرت ابن عمر اور حضرت ابن زبیر کا بھی عمل ابن منذر نے اسی طرح نقل کیا ہے، (بخاری المرقع جلد ۶ صفحہ ۷۶، نووی جلد ۱ صفحہ ۴۱۹)۔

۶۴۴۔ سلمہ بن شعیب، حسن بن عیین، معقل، زید بن ابی لہیع، یحییٰ ام حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا فرماتی تھیں، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع کیا، سو میں نے آپ کو جمرہ عقبہ کی رمی کرتے ہوئے دیکھا، اور آپ

۶۴۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبِي الْمُجَبِّحُ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْقَى أَبُو الْمُجَبِّحِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ قِيلَ لِعَبْدِ اللَّهِ إِنَّ نَاسًا يَرْمُونَ الْجَمْرَةَ مِنْ قَوْفِ الْعَقَبَةِ قَالَ فَرَمَاهَا عَبْدُ اللَّهِ رَجَبِي اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ قَالَ مِنْ هُنَا وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ رَمَاهَا الَّذِي أَنْزَلْتُ عَلَيْهِ سُورَةَ النِّقَمَةِ *

(۸۱) بَاب اسْتِحْبَابِ رَمِي جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ رَأَيْتُ رَأْيَانِ قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَاخِذُوا مَنَاسِكَكُمْ *

۶۴۳۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ جَمِيعًا عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ قَالَ أَنَا خَشْرَمُ أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي عَلَى رَاحِلَتِهِ يَوْمَ النَّحْرِ وَيَقُولُ لِنَاخِذُوا مَنَاسِكَكُمْ فَإِنِّي لَا أَذْرِي لَعَلِّي لَا أَحْجُ بَعْدَ حَجَّتِي هَذِهِ *

۶۴۴۔ وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَهْبَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَصْبٍ عَنْ حَدِيثِهِ أَنَّهُ الْحَصْبِيُّ قَالَ سَمِعْتُهَا تَقُولُ حَجَجْتُ مَعَ

واپس ہوئے اور آپ اپنی سواری پر تھے، اور آپ کے ساتھ حضرت بلالؓ اور حضرت اسامہؓ بھی تھے، ایک تو آپ کی اونٹنی کی مہار پکڑ کر چل رہا تھا، اور دوسرے نے اپنا پکڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر کر رکھا تھا، تاکہ آپ گرمی کی تیش سے محفوظ رہیں، ام الحسین بیان کرتی ہیں، آپ نے بہت باتیں بیان فرمائیں، اس کے بعد میں نے سنا آپ فرما رہے تھے، کہ اگر تم پر ایک غلام کن کتا، میرا خیال ہے کہ ام حصین نے یہ بھی کہا، کالا حاکم بنا دیا جائے، جو تمہیں کتاب اللہ کے مطابق حکم دے، جب بھی اس کی بات سنو، اور اطاعت کرو۔

۶۳۵- احمد بن حنبل، محمد بن سلمہ، ابی عبد الرحیم، زید بن ابیہرہ، یحییٰ بن حصین، ام حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، وہ بیان فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جتہ الوداع کیا، سو میں نے حضرت اسامہؓ اور حضرت بلالؓ کو دیکھا، کہ ایک ان میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی مہار پکڑے ہوئے تھا، اور دوسرے نے آپ پر پکڑا تان (۱) رکھا تھا، تاکہ آپ گرمی کی تیش سے محفوظ رہیں، یہاں تک کہ آپ نے جمرہ عقبہ کی رمی کی، امام مسلمؒ فرماتے ہیں کہ ابو عبد الرحیم کانام خالد بن ابی یزید ہے، اور وہ محمد بن سلمہ کے ماموں ہیں، اور ان سے وکیع اور حجاجؒ انور نے روایت کی ہے۔

باب (۸۲) ٹھیکری کے برابر کنکریاں مارنے کا استحباب کا بیان!

۶۳۶- محمد بن حاتم، عبد بن حمید، محمد بن بکر، ابن جریر، ابو الزہرہ، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، کہ آپ نے ٹھیکریوں کے

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ فَرَأَيْتُهُ حِينَ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقْبَةِ وَانْصَرَفَ وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَمَعَهُ بِلَالٌ وَأَسَامَةُ أَحَدُهُمَا يَقُودُ بِهِ رَاحِلَتَهُ وَالْآخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَهُ عَلَى رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الشَّمْسِ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلًا كَثِيرًا ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ أَمْرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُخَدَّعٌ حَسِبْتُهَا قَالَتْ أَسَوْدُ يَقُودُكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا *

۶۴۵- وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَصِينِ عَنْ أُمِّ الْحَصِينِ حَدَّثَتْنِي قَالَتْ حَصَحْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ فَرَأَيْتُ أَسَامَةَ وَبِلَالًا وَأَحَدُهُمَا آخِذٌ بِحِطَامِ نَاقَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَهُ يَسْتُرُهُ مِنَ الْحَرِّ حَتَّى رَمَى حَجْرَةَ الْعَقْبَةِ قَالَ مُسْلِمٌ وَأَسْمُ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ خَالِدُ بْنُ أَبِي يَزِيدَ وَهُوَ خَالَ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ رَوَى عَنْهُ وَكِيعٌ وَحَجَّاجُ الْأَنْوَرِ *

(۸۲) بَابُ اسْتِحْبَابِ كَوْنِ حَصَى الْجِمَارِ بِقَدْرِ حَصَى الْعَدَفِ *

۶۴۶- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ حَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر لگائے بغیر اوپر پکڑا تانے ہوئے تھے تاکہ گرمی کی شدت سے بچایا جائے اس سے معلوم ہوا کہ حالت احرام میں کسی کپڑے وغیرہ کے ذریعے سایہ حاصل کرنا جائز ہے۔

۶۵۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، محمد بن ریح، لیث (دوسری سند)، قتیبہ، لیث، نافع، حضرت عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر منڈایا، اور آپ کے ساتھ صحابہ کرام کی ایک جماعت نے بھی سر منڈایا، اور بعضوں نے بال کٹوائے، حضرت عبد اللہ بیان کرتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ اللہ تعالیٰ سر منڈانے والوں پر رحم فرمائے، ایک یا دو مرتبہ فرمایا، پھر فرمایا کترانے والوں پر بھی۔

۶۵۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ الہی سر منڈانے والوں پر رحم فرما، صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ کتروانے والوں پر بھی، آپ نے پھر فرمایا الہی سر منڈانے پر رحم فرما، صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ کتروانے والوں پر بھی، آپ نے ارشاد فرمایا اور کتروانے والوں پر بھی۔

۶۵۲۔ ابو اسحاق، ابراہیم بن محمد سفیان، مسلم بن حجاج، ابن نمیر، یواسطہ اپنے والد، عبید اللہ بن عمر، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ سر منڈانے والوں پر رحمت فرمائے، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کتروانے والوں پر بھی، آپ نے پھر فرمایا اللہ تعالیٰ سر منڈانے والوں پر رحم فرمائے، صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ کتروانے والوں پر بھی، آپ نے فرمایا، اور کتروانے والوں پر بھی۔

(قائد) معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت صرف بال نہ رکھنے والوں ہی کو شامل ہے، اور اس کے بعد اگر ہے تو ان کو جو سنت کے مطابق بال رکھیں، باقی اگر بڑی بال رکھنے والوں کے لئے رحمت کا کوئی بھی حصہ نہیں ہے۔

۶۵۳۔ ابن شعیبہ، عبد الوہاب، عبید اللہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی اس میں ہے کہ آپ نے جو تھی مرتبہ فرمایا، اور کتروانے والوں پر بھی۔

۶۵۰۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْجٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ خَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَلَقَ طَائِفَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ وَفَضَّرَ نَعَضَهُمْ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللَّهُ الْمُخَلْفِينَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ وَالْمُقَصِّرِينَ *

۶۵۱۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ ارْحَمْ الْمُخَلْفِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ اللَّهُمَّ ارْحَمْ الْمُخَلْفِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَالْمُقَصِّرِينَ *

۶۵۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَفْيَانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللَّهُ الْمُخَلْفِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَحِمَ اللَّهُ الْمُخَلْفِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَحِمَ اللَّهُ الْمُخَلْفِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَالْمُقَصِّرِينَ *

۶۵۳۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَلَمَّا كَانَتْ الرَّابِعَةُ قَالَ وَالْمُقَصِّرِينَ *

۶۵۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ و زہیر بن حرب، ابن نمیر اور ابو کریم، ابن فضیل، عمارہ، ابو زرعہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سر منڈانے والوں کی مغفرت فرمائے، صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، قصر کرنے والوں کی بھی، آپ نے فرمایا، الہی سر منڈانے والوں کی مغفرت فرما، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ قصر کرنے والوں کی بھی، آپ نے فرمایا، الہی سر منڈانے والوں کی مغفرت فرما، صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ قصر کرنے والوں کی بھی، آپ نے فرمایا اور قصر (۱) کرنے والوں کی بھی۔

۶۵۵۔ امیہ بن بسطام، یزید بن زریع، روح، علاء، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے ابو زرعہ کی حدیث کی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۶۵۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع اور ابو داؤد طیالسی، شعبہ، یحییٰ بن حصین اپنی داوی سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ میں نے جتہ الوداع میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، کہ آپ نے سر منڈانے والوں کے لئے تین مرتبہ دعا فرمائی، اور سر کٹوانے والوں کے لئے ایک مرتبہ، اور وکیع نے جتہ الوداع کا ذکر نہیں کیا۔

۶۵۷۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبد الرحمن قاری (دوسری سند) قتیبہ، حاتم بن اسماعیل، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ نے جتہ الوداع میں اپنا سر منڈایا۔

۶۵۴۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ فَضِيلٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلِلْمُقَصِّرِينَ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلِلْمُقَصِّرِينَ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلِلْمُقَصِّرِينَ قَالَ

۶۵۵۔ وَحَدَّثَنِي أُمِّيَةُ بْنُ بَسْطَامٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ عَنْ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ *

۶۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَصَنِ عَنْ حَدِيثِهَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ دَعَاَ لِلْمُحَلِّقِينَ ثَلَاثًا وَلِلْمُقَصِّرِينَ مَرَّةً وَلَمْ يَقُلْ وَكِيعٌ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ *

۶۵۷۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيُّ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ كِلَاهُمَا عَنْ مُوسَى بْنِ عُثْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ رَأْسَهُ

(۱) حلق کرنا قصر کرانے سے افضل ہے اس لئے کہ حلق کرانے میں عاجزی کا اظہار زیادہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع اختیار کرنا ہے اور اپنی زینت کی چیز یعنی بالوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے بالکلیہ ختم کرنا ہے جبکہ قصر میں زینت والی چیز بالوں کو کچھ باقی رکھنا ہوتا ہے۔ حلق سے افضل ہونے کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حلق کرانے والوں کے لئے تین مرتبہ دعا فرمائی۔

فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ *

باب (۸۶) سنت یہ ہے کہ یوم النحر کو اول رمی، پھر نحر اور پھر حلق کرے، اور حلق و اپنی طرف سے شروع کرے۔

۶۵۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، حفص بن غیاث، ہشام، محمد بن سیرین، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب منیٰ آئے، تو پہلے جمرہ عقبہ پر گئے، اور وہاں نکسریاں ماریں، اور پھر منیٰ میں اپنی قیام گاہ پر تشریف لائے، اور پھر قربانی کی، اس کے بعد حجام سے کہا، اور اپنے سر کے دائیں طرف اشارہ کیا، اور پھر بائیں جانب اشارہ کیا، اور اپنے بال لوگوں کو دینے شروع کر دیے۔

۶۵۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ و ابن نمیر اور ابو کریب، حفص بن غیاث، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی ابو بکر کی روایت میں یہ الفاظ ہیں، کہ آپ نے حجام سے اپنے سر کے دائیں طرف اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ فرمایا، اور اپنے بال ان لوگوں کو جو آپ کے قریب تھے ہاتھ دیئے، اس کے بعد حجام کو بائیں طرف کے لئے اشارہ کیا، اور اس جانب کے بالوں کا ایک حلقہ بنایا، اور وہام سلیم کو عطا کئے، اور ابو کریب کی روایت میں یہ الفاظ ہیں، کہ آپ نے دائیں جانب سے شروع کیا، اور یہ لوگوں کو ایک ایک اور دو دو بال ہاتھ دیئے، اور پھر بائیں جانب اشارہ کیا، اور اس طرف بھی ایسا ہی کیا، یعنی منڈایا، اور پھر فرمایا کہ یہاں ابو طلحہ موجود ہیں، سو وہاں ابو طلحہ کو دے دیئے۔

۶۶۰۔ محمد بن عثمان، عبد اللہ الاطالی، ہشام، محمد، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ عقبہ کی رمی کی، اور پھر اونٹ کی طرف آئے اور اسے ذبح کیا، اور حجام بیٹھا ہوا تھا، آپ نے اپنے ہاتھ سے اپنے سر کی جانب اشارہ کیا، اور اس نے دائیں

(۸۶) بَابُ بَيَانِ أَنَّ السُّنَّةَ يَوْمَ النَّحْرِ أَنْ يَرْمِيَ ثُمَّ يَنْحَرَهُ ثُمَّ يَحْلِقُ وَالْإِبْتِدَاءُ فِي الْحَلْقِ بِالْجَانِبِ الْأَيْمَنِ مِنْ رَأْسِ الْمَخْلُوقِ *

۶۵۸۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى مِنَى فَأَتَى الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا ثُمَّ أَتَى مَنْزِلَهُ بَيْنِي وَنَحَرَ ثُمَّ قَالَ لِلْحَلَّاقِ خُذْ وَأَشَارَ إِلَى جَانِبِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ الْأَيْسَرِ ثُمَّ حَقَلَ يُعْطِيهِ النَّاسَ *

۶۵۹۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا أَخْبَرَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسَادِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ فِي رَوَايَةِ لِلْحَلَّاقِ هَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْجَانِبِ الْأَيْمَنِ هَكَذَا فَخَسَمَ شَعْرَهُ بَيْنَ مَنْ يَلِيهِ قَالَ ثُمَّ أَشَارَ إِلَى الْحَلَّاقِ وَإِلَى الْجَانِبِ الْأَيْسَرِ فَخَلَعَهُ فَأَعْطَاهُ أُمَّ سُلَيْمٍ وَأَمَّا فِي رَوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ قَالَ فَبَدَأَ بِالشَّقِ الْأَيْمَنِ فَوَرَعَهُ الشَّعْرَةَ وَالشَّعْرَتَيْنِ بَيْنَ النَّاسِ ثُمَّ قَالَ بِالْأَيْسَرِ فَصَنَعَ بِهِ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ هَا هُنَا أَبُو طَلْحَةَ فَلَدَعَهُ إِلَى أَبِي طَلْحَةَ *

۶۶۰۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عِنْدَ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقْبَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْبُذْنِ فَخَرَّهَا وَالْحَحَامُ حَالِسٌ وَقَالَ بِيَدِهِ عَنْ رَأْسِهِ

طرف سے سر موڑا، آپ نے وہ ہال قرمی بیٹھے والوں میں تقسیم کر دیئے، پھر کہا، کہ اب دوسری جانب کے موڑ، اور ابو طلحہ سے دریافت کیا، اور وہ ہال انہیں عنایت کئے۔

۶۶۱۔ ابن ابی عمر، سفیان، ہشام بن حسان، ابن سیرین، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمی جمرہ کی، اور قربانی کو نحر کیا، پھر سر کا دایاں حصہ حجام کے سامنے کر کے منڈوا دیا، اور ابو طلحہ انصاری کو ہوا کہ وہ ہال ان کو عطا کئے، اس کے بعد سر کا دایاں حصہ حجام کے سامنے کیا، اور فرمایا کہ انہیں منڈو دے، حجام نے وہ بھی منڈو دیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ ہال حضرت طلحہ کو دے کر فرمایا، کہ انہیں لوگوں میں تقسیم کر دو۔

(فائدہ) پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں، کہ قصر سے حلق افضل ہے، اور مستحب ہے کہ منڈوانے والا اپنے سر کو دائیں طرف سے شروع کرے، جمہور علمائے کرام کا یہی مسلک ہے، اور امام ابو حنیفہ کی طرف جو امام نووی نے اختلاف کی نسبت کی ہے، وہ صحیح نہیں ہے، کیونکہ امام صاحب کا رجوع کتب فقہ میں موجود ہے، اور یہ حجام معمر بن عبد اللہ تھے، بخاری میں اس بات کی تصریح ہے، (نووی ص ۱۸۱)۔

باب (۸۷) رمی سے پہلے ذبح، اور رمی و ذبح سے قبل حلق کرنا، اور اسی طرح ان سب سے قبل طواف کرنے کا بیان۔

۶۶۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، عیسیٰ بن طلحہ بن حبیہ اللہ، حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جیدہ اوداع میں منیٰ میں وقوف کیا، تاکہ لوگ اگر آپ سے مسائل دریافت کریں، تو ایک شخص آیا اور عرض کیا، یا رسول اللہ میں کچھ سمجھ نہیں سکا، اس لئے میں نے قربانی کرنے سے پہلے حلق کر لیا، آپ نے فرمایا، کوئی حرج نہیں اب قربانی کر لو، پھر دوسرا شخص آیا، اور اس نے کہا یا رسول اللہ میں سمجھ نہیں سکا، اور میں نے رمی سے پہلے قربانی ذبح کر لی، آپ نے فرمایا رمی کر لو، کچھ حرج نہیں ہے، غرضیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فَخَلَقَ شِقَّةَ الْأَيْمَنِ فَحَسَمَهُ بِمِخْلٍ يَلِيهِ ثُمَّ قَالَ احْلِقِي الشَّقَّ الْأَخَرَ فَقَالَ ابْنُ أَبِي طَلْحَةَ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ *

۶۶۱۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَسَنَةَ يُخْبِرُ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا رَمَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُمْرَةَ وَنَحَرَ نُسْكَهُ وَخَلَقَ نَاقِلُ الْحَالِقِ شِقَّةَ الْأَيْمَنِ فَخَلَقَهُ ثُمَّ دَعَا أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ ثُمَّ نَاقِلَةُ الشَّقَّ الْأَيْسَرَ فَقَالَ احْلِقِي فَخَلَقَهُ فَأَعْطَاهُ أَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ أَقْبِسُهُ بَيْنَ النَّاسِ *

(۸۷) بَابُ جَوَازِ تَقْدِيمِ الذَّبْحِ عَلَى الرَّمْيِ وَالْحَلْقِ عَلَى الذَّبْحِ وَعَلَى الرَّمْيِ وَتَقْدِيمِ الطَّوَافِ عَلَيْهَا كُلِّهَا *

۶۶۲۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ وَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنَى لِلنَّاسِ يَسْأَلُونَهُ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ أَشْغُرْ فَخَلَفْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ فَقَالَ أَذْبَحْ وَلَا حَرَجَ ثُمَّ جَاءَهُ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ أَشْغُرْ فَخَرَجْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ فَقَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ فَمَا سَبِيلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سے جس عمل کی تقدیم و تاخیر کے متعلق دریافت کیا گیا، آپ نے یہی فرمایا، کرلو، اور کچھ مضائقہ نہیں۔

خرج*

(فائدہ) یوم النحر کو بافاق علمائے کرام چار چیزیں کرنا واجب ہیں، جمرہ عقبہ کی رمی، قربانی، حلق یا تقصیر اور اس کے بعد طوافِ افاضہ اور اس رجب کے واجب ہونے پر بھی اجماع ہے، کیونکہ حضرت انس کی حدیث میں جو گزر چکی ہے، یہی ترتیب موجود ہے، مگر تقدیم و تاخیر کے جواز میں کوئی شبہ نہیں، ہاں بعض شکلوں میں اس تقدیم و تاخیر سے دم واجب ہے، اس کی ترتیب کتب فقہیہ سے معلوم کر لی جائے (بحوالہ نووی و فتح الملیم)۔

۶۶۳- حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عیسیٰ بن طلحہ جمعی، حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر کھڑے رہے، اور لوگ آپ کے مسائل دریافت کرتے رہے، تو ان میں سے ایک بولا کہ یا رسول اللہ میں نہ سمجھ سکا، کہ رمی نحر سے پہلے ضروری ہے، میں نے نحر کرنے سے قبل رمی کر لی، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، رمی کرلو، اور کچھ مضائقہ نہیں، دوسرے نے دریافت کیا، یا رسول اللہ میں سمجھ نہ سکا، کہ نحر حلق سے پہلے ہے، میں نے نحر کرنے سے پہلے حلق کر لیا، آپ نے فرمایا، اب نحر کرلو، کچھ حرج نہیں، راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ اس روز جس کام کے متعلق بھی آپ سے دریافت کیا گیا کہ جسے انسان بھول جاتا ہے، یا نہ معلوم ہونے کی بنا پر آگے پیچھے کر لیتا ہے، یا اس کے مانند، مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کے متعلق یہی فرمایا کہ اب کرلو، اور کچھ حرج نہیں ہے۔

(فائدہ) آپ نے حرج کی نئی اس کام کی اباحت کے لئے کر دی، جسے وہ کر چکا، اب رہا اس تقدیم و تاخیر پر دم واجب ہے یا نہیں، اس کے لئے علیحدہ تفصیل درکار ہے۔

۶۶۳- حسن حلوانی، یعقوب، بواسطہ اپنے والد، صالح، ابن شہاب سے یونس عن الزہری کی حدیث کی طرح روایت منقول ہے۔

۶۶۵- علی بن خشرم، عیسیٰ، ابن جریج، ابن شہاب، عیسیٰ بن

۶۶۳- وَحَدَّثَنِي حَرْمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عَيْسَى بْنُ طَلْحَةَ النَّيْسِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عِنْدَ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ وَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَطَلِقَ نَاسٌ يَسْأَلُونَهُ فَيَقُولُ الْقَائِلُ مِنْهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَمْ أَكُنْ أَشْعُرُ أَنَّ الرَّمْيَ قَبْلَ النَّحْرِ فَخَرْتُ قَبْلَ الرَّمْيِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا حَرَجَ قَالَ وَطَفِقَ آخَرُ يَقُولُ إِنِّي لَمْ أَشْعُرُ أَنَّ النَّحْرَ قَبْلَ الْحَلْقِ فَخَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ فَيَقُولُ آخَرُ وَلَا حَرَجَ قَالَ فَمَا سَمِعْتَهُ يُسْأَلُ يَوْمَئِذٍ عَنْ أَمْرٍ مِمَّا يَنْتَسِي الْمَرْءُ وَيَخْهَلُ مِنْ تَقْدِيمِ نَعْضِ الْأُمُورِ قَبْلَ نَعْضِ وَأَنْتَابِهَا إِنَّا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْعَلُوا ذَلِكَ وَلَا حَرَجَ *

۶۶۴- وَحَدَّثَنَا حَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ إِلَى آخِرِهِ *

۶۶۵- وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عَيْسَى

طلحہ، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، کہ یوم النحر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ فرما رہے تھے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا، کہ یا رسول اللہ! مجھے معلوم نہیں تھا کہ فلاں فلاں باتیں فلاں فلاں باتوں سے پہلے ہیں، ایک اور شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا خیال تھا کہ فلاں بات فلاں بات سے پہلی ہوتی ہے (تیسرے شخص نے یہی عرض کیا) آپ نے تینوں سے فرمایا، کرلو، کوئی حرج نہیں۔

۶۶۶۔ عبد بن حمید، محمد بن بکر (دوسری سند) سعید بن یحییٰ اموی، بواسطہ اپنے والد، ابن جریج اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، اور ابو بکر کی روایت، یحییٰ ہی کی روایت کی طرح ہے، مگر یہ کہ اس میں تین آدمیوں کا تذکرہ نہیں ہے، اور یحییٰ اموی کی روایت میں یہ ہے کہ میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈایا (یا) میں نے ری کرنے سے پہلے قربانی کر لی ہے۔

۶۶۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، ابن عیینہ، زہری، عیسیٰ بن طلحہ، حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، کہ میں نے ذبح سے پہلے حلق کر لیا، آپ نے فرمایا ذبح کر لے، اور کچھ مضائقہ نہیں (دوسرے نے کہا) میں نے ری سے پہلے ذبح کر لیا، آپ نے فرمایا ری کر لے، کچھ حرج نہیں۔

۶۶۸۔ ابن ابی عمرو عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی یہ الفاظ ہیں، کہ میں نے دیکھا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں اپنی اونٹنی پر سوار تھے، تو آپ کی خدمت میں ایک آدمی گیا، ابن عیینہ کی روایت کی طرح۔

۶۶۹۔ محمد بن عبداللہ بن قہزاف، علی بن حسن، عبداللہ بن

عَنْ ابْنِ حُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي عَيْسَى بْنُ طَلْحَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْغَاصِرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ مَا كُنْتُ أَحْسِبُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ كَذَا وَكَذَا قُلْتُ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنْتُ أَحْسِبُ أَنْ كَذَا قُلْتُ كَذَا وَكَذَا لِهَؤُلَاءِ الثَّلَاثِ قَالَ أَفْعَلْ وَلَا حَرَجَ *

۶۶۶۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَكْرٍ ح وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي خَمِيصًا عَنْ ابْنِ حُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ رَوَاةَ ابْنِ نَكْرٍ فَكَّرَ وَابْنُ عَيْسَى إِلَّا قَوْلَهُ لِهَؤُلَاءِ الثَّلَاثِ فَإِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ ذَلِكَ وَأَمَّا يَحْيَى الْأُمَوِيُّ فَبِهِ رَوَاةٌ خَلَفَتْ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرْتُ قُلْتُ أَنْ أُرْمِيَ وَأَشْبَاهَ ذَلِكَ *

۶۶۷۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ رَجُلٌ فَقَالَ خَلَفْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ فَادْبَعْ وَلَا حَرَجَ قَالَ ذَبَحْتُ قُلْتُ أَنْ أُرْمِيَ قَالَ أَرْمِ وَلَا حَرَجَ *

۶۶۸۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ رَوَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاقَةٍ بِمَنَى فَحَافَهُ رَجُلٌ بِمَنْعَى حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ *

۶۶۹۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَهْزَافَ

مبارک، محمد بن ابی حصہ، ہزہری، عیسیٰ بن طلحہ، عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، اور آپ نحر کے دن جمرہ کے پاس کھڑے ہوئے تھے، کہ ایک شخص نے آکر عرض کیا، کہ یا رسول اللہ! میں نے ری سے پہلے حلق کر لیا، آپ نے فرمایا، ری کر لو، کوئی حرج نہیں (۱)، دوسرے نے آکر عرض کیا، یا رسول اللہ! میں ری سے قبل بیت اللہ کو چل دیا (طواف افاضہ کر لیا) آپ نے فرمایا کہ اب ری کر لو، کوئی حرج نہیں، راوی کہتے ہیں کہ اس روز آپ سے جو سوال بھی کیا گیا، آپ نے یہی فرمایا اب کر لو، کوئی حرج نہیں۔

۶۷۰۔ محمد بن حاتم، بہزہ، وہیب، عبد اللہ بن طاؤس، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذبح، حلق اور ری میں تقدیم و تاخیر کے متعلق دریافت کیا گیا، آپ نے فرمایا کچھ حرج نہیں ہے۔

باب (۸۸) طواف افاضہ نحر کے دن کرنا۔

۶۷۱۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، عمید اللہ بن عمر، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نحر کے دن طواف افاضہ کیا، پھر لوٹے، اور ظہر کی نماز میں پڑھی، نافع بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر بھی نحر کے دن طواف افاضہ کرتے، پھر منیٰ جا کر نماز پڑھتے اور فرمایا کرتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ لُعَاصٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ رَجُلٌ يَوْمَ النَّحْرِ وَهُوَ وَقِفْتُ عِنْدَ الْحُمْرَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أُرْمِيَ فَقَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ وَأَنَّهُ آخَرُ فَقَالَ إِنِّي ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أُرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ وَأَنَّهُ آخَرُ فَقَالَ إِنِّي أَفَضْتُ إِلَى النَّبِيِّ قَبْلَ أَنْ أُرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ فَمَا رَأَيْتَهُ سِوَالِ يَوْمَيْهِ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا قَالَ افْعَلُوا وَلَا حَرَجَ *

۶۷۰۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا نَهْزُ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لَهُ فِي الذَّبْحِ وَالْحَلْقِ وَالرَّمْيِ وَالتَّقْدِيمِ وَالتَّأْخِيرِ فَقَالَ لَا حَرَجَ *

(۸۸) بَابُ اسْتِحْبَابِ طَوَافِ الْإِفَاضَةِ يَوْمَ النَّحْرِ *

۶۷۱۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَاضَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَلَّى الظُّهْرَ بِمَنَى قَالَ نَافِعٌ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُفِيضُ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَرْجِعُ فَصَلَّى الظُّهْرَ بِمَنَى وَيَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ

(۱) ری، ذبح اور حلق کے مابین ترجیح ضروری ہے۔ فقہاء حنفیہ کی یہی رائے ہے البتہ بھول کر یا مسئلہ معلوم نہ ہونے کی بناء پر تقدیم و تاخیر ہو جائے تو گناہ نہیں ہو گا جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان احادیث میں لا حرج فرمایا ہے۔ ترجیح کے واجب ہونے کے دلائل اور دوسرے حضرات کی دلیل کے جواب کے لئے ملاحظہ ہو فتح الملہم ص ۳۲۲ ج ۳۔

ہے۔

باب (۸۹) مقام محصب میں اترنا۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ *

(۸۹) بَابُ اسْتِحْبَابِ النَّزُولِ بِالْمَحْصَبِ

يَوْمَ النَّفَرِ *

۶۷۲- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْرَقِيُّ أَخْبَرَنَا سَعْيَانُ عَنْ
عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ
قُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ شَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّنِى صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ
النَّزْوِيَةِ قَالَ بَعِنَى قُلْتُ فَأَنَّى صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ
النَّفَرِ قَالَ بِالْأَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ أَفْعَلْ مَا يَفْعَلُ
أَمْرًاؤُكَ *

۶۷۳- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ
نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ كَانُوا يَنْزِلُونَ الْأَبْطَحَ *

۶۷۴- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ مَيْمُونٍ
حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا صَحْرُ بْنُ
جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَرَى
النَّخَصِيْبَ سَنَةً وَكَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ يَوْمَ النَّفَرِ
بِالْخَصْبَةِ قَالَ نَافِعٌ قَدْ حَصَّبَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْخُلَفَاءُ بَعْدَهُ *

۶۷۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو
كَرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ تَمِيمٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَزَلُوا الْأَبْطَحَ لَيْسَ
بَسْبَةً إِنَّمَا نَزَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَأَنَّهُ كَانَ أَسْمَحَ لِحُرُوجِهِ إِذَا حَرَجَ *

۶۷۲- زہیر بن حرب، اسحاق بن یوسف ازرق، سعیان،
عبد العزیز بن رفیع بیان کرتے ہیں، کہ میں نے حضرت انس
بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ مجھے کچھ وہ باتیں بتائیے،
جو آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محفوظ کی ہیں کہ
ترویہ کے دن آپ نے ظہر کی نماز کہاں پڑھی؟ فرمایا، منیٰ میں،
میں نے عرض کیا، کہ کوچ کے دن عصر کی نماز کہاں پڑھی؟
فرمایا، الخ (محصب) میں، اس کے بعد فرمایا جو تمہارے امراء
کرتے ہیں، وہی کرو۔

۶۷۳- محمد بن مہران رازی، عبد الرزاق، معمر، ایوب، نافع،
حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں،
انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اور حضرت
ابو بکر اور حضرت عمر مقام الخ میں اترتے تھے۔

۶۷۴- محمد بن حاتم بن میمون، روح بن عمار، صحیح بن جویریہ،
نافع بیان کرتے ہیں، کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
محصب میں اترنے کو سنت سمجھتے تھے، اور ظہر کی نماز نحر کے دن
محصب ہی میں پڑھا کرتے تھے، نافع بیان کرتے ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد خلفائے
راشدین محصب میں اترتے تھے۔

۶۷۵- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، عبد اللہ بن نمیر، ہشام،
بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی
ہیں، کہ محصب میں اترنا واجب نہیں ہے اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم تو اس لئے وہاں اترے تھے کہ وہاں سے لکھنا آسان
تھا، جس وقت آپ مکہ سے نکلے۔

(فائدہ) یعنی مناسک حج میں سے نہیں ہے، بلکہ تمام علماء کرام کے نزدیک مستحب ہے، اور اسی بنا پر اس کے ترک پر کوئی چیز واجب نہیں
ہے، اور فتح القدیر میں ہے، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نماز اس مقام پر پڑھنا مستحب ہے، اور اسی کا استحباب امام نووی نے بیان کیا ہے، اور

حافظ وکی الدین فرماتے ہیں کہ تمام علمائے کرام کے نزدیک نزول مصعب مستحب ہے اور قتادہ بن قاضی خان میں ہے کہ کچھ دیر مصعب میں اترے، غرضیکہ اولیٰ درجہ وہ ہے، اور اعلیٰ درجہ یہ ہے۔ (عمدۃ القاری، بحر الرائق، نقوی)۔

۶۷۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حفص بن غیاث (دوسری سند) ابو ارفیع، حماد بن زید، (تیسری سند) ابو کمال، یزید بن زریق، حبیب معلم، سب نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۶۷۶- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْحٍ وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حَبِيبُ الْمَعْلَمِ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۶۷۷۔ عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، سالم بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت ابن عمر مصعب میں اتر کر تھے، اور زہری بیان کرتے ہیں کہ مجھے عروہ نے خبر دی ہے، کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مصعب میں نہیں اتر کر تھیں اور فرماتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں اس لئے اترے، کہ یہ مقام آپ کی واپسی کے وقت فروکش ہونے کے لئے زیادہ مناسب تھا۔

۶۷۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ كَانُوا يَنْزِلُونَ النَّاطِطَ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُ ذَلِكَ وَقَالَتْ إِنَّمَا نَزَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهُ كَانَ مَنَزِلًا أَسْمَحَ لَخُرُوجِهِ *

۶۷۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ و اسحاق بن ابراہیم اور ابن ابی عمیر احمد بن عبدہ، سفیان بن عیینہ، عمرو، عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ مصعب میں اترنا کوئی واجب نہیں ہے، وہ تو ایک منزل ہے جہاں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اترے تھے۔

۶۷۸- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْنَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَأَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدَةَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرُو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَيْسَ التَّحْصِيبُ بِشَيْءٍ إِنَّمَا هُوَ مَنَزَلٌ نَزَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۶۷۹۔ قتیبہ بن سعید و ابو بکر بن ابی شیبہ اور زہری بن حرب، سفیان بن عیینہ، صالح بن کیسان، سلیمان بن یسار، ابو ارفیع سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ آپ منیٰ سے نکلے، مصعب میں اترنے کا حکم نہیں دیا تھا، لیکن میں آیا اور میں نے وہاں قہ لگا دیا، آپ آئے اور وہاں اتر پڑے، ابو بکر نے صالح کی روایت میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں کہ میں نے سلیمان بن یسار سے سنا، اور قتیبہ کی روایت میں عن ابی ارفیع کے الفاظ موجود ہیں، اور ابو ارفیع

۶۷۹- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَمِيصًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ أَبُو رَافِعٍ لَمْ يَأْمُرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُنْزِلَ النَّاطِطَ حِينَ خَرَجَ مِنْ مَنَى وَلَكِنِّي جِئْتُ فَصَرَمْتُ فِيهِ فَجَبْتُ فَجَاءَ فَتَزَلَّ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي رَوَايَةِ صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ وَفِي

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامان پر مقرر تھے۔

۶۸۰۔ حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ کل خیف بنی کنانہ میں اتریں گے، جہاں کفار نے آپس میں کفر پر قسم کھائی تھی۔

رَوَايَةُ قُتَيْبَةَ قَالَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ وَكَانَ عَلَى نَقْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۶۸۰۔ حَدَّثَنِي حَرْمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ نَزَلْنَا غَدَاً إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِحِيفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ *

(فائدہ) مصعب، علی، بلعام اور خیف بن کنانہ سب ایک ہی جگہ کے نام ہیں۔

۶۸۱۔ زہیر بن حرب، ولید بن مسلم، ابو زاری، زہری، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا، اور ہم منیٰ میں تھے، کہ کل ہم خیف بن کنانہ میں اتریں گے، جہاں کافروں نے کفر پر قسم کھائی تھی، اور کیفیت اس کی یہ تھی کہ قریش اور بنی کنانہ نے قسم کھائی تھی کہ بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب کے اندر ٹکاج نہ کریں گے، اور نہ ان سے بیع و شراء کریں گے، تاوقتیکہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے سپرد نہ کر دیں، اسی مقام مصعب میں یہ قسم کھائی تھی۔

۶۸۱۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِمِنَى نَحْنُ نَزَلُونَ غَدَاً بِحِيفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ وَذَلِكَ إِنْ قُرَيْشًا وَبَنِي كِنَانَةَ تَخَالَفَتْ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ أَنْ لَا يَبَايَعُوهُمْ وَلَا يَبَايِعُوهُمْ حَتَّى يُسَلِّمُوا إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغَنِي بِذَلِكَ الْمُحْصَبِ *

۶۸۲۔ زہیر بن حرب، شہاب، ابو قاض، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ فتح دے، تو انشاء اللہ ہماری منزل خیف ہے، جہاں انہوں نے کفر پر قسمیں کھائی تھیں۔

۶۸۲۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُهَابَةُ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَزَلْنَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ إِذَا فَتَحَ اللَّهُ الْخَيْفَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ *

(فائدہ) معلوم ہوا کہ مصعب میں اترنا شکر الہی بجالانے کے ارادہ سے تھا، کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے دین کو تمام دنیا پر غالب کر دیا ہے، اور کافروں اور دشمنان دین کو مغلوب و مقہور کر دیا ہے۔

(۹۰) باب وَجُوبِ الْمَيْمَةِ بِمِنَى باب (۹۰) ایام تشریق میں رات کو منیٰ میں رہنا

واجب ہے اور جو حضرات مکہ مکرمہ میں زمزم پلاتے ہوں، انہیں رخصت ہے!

۶۸۳- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، ابو اسامہ، عبید اللہ، نافع، ابن عمر (دوسری سند) ابن نمیر بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قیام مکی کی راتوں میں حاجیوں کو پانی پلانے کی وجہ سے مکہ میں رہنے کی اجازت طلب کی، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دے دی۔

۶۸۴- اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس (دوسری سند) محمد بن حاتم، عبد بن حمید، محمد بن بکر، ابن جریج، حضرت عبید اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

(فائدہ) مکی کی راتوں میں رات کو مکی میں قیام مسنون ہے، اگر مکی آیا اور ری جہار کے بعد چرواہاں سے چلا گیا تو اس پر کوئی چیز واجب نہیں (مجموع الفتاویٰ جلد ۸، صفحہ ۸۵، و نووی جلد ۱ صفحہ ۴۲۳)۔

باب (۹۱) موسم حج میں پانی پلانے کی فضیلت اور اس سے پینے کا استحباب۔

۶۸۵- محمد بن منہال ضریر، یزید بن زریج، حمید طویل، بکر بن عبد اللہ حزن بیان کرتے ہیں کہ میں کعبہ کے پاس حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا، کہ ایک گاؤں - آدمی آیا، اور اس نے کہا، کہ کیا وجہ ہے، میں تمہارے چچ کی اولاد کو دیکھتا ہوں، کہ وہ شہد اور دودھ پلاتے ہیں، اور تم کجگور، پانی پلاتے ہوئے، کیا تم نے محتاجی کی وجہ سے یا بخلی کی بنا پر اسے اختیار کیا ہے، ابن عباس نے فرمایا، الحمد للہ نہ ہم کو محتاجی ہے نہ بخلی، اصل وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لَيَالِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ وَالتَّرْخِيسِ فِي تَرْكِهِ لِأَهْلِ السَّقَايَةِ *

۶۸۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اسْتَأْذَنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيتَ بِمَكَّةَ لَيَالِي مَنَى مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ فَأُذِنَ لَهُ *

۶۸۴- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَنْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَمِيغًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ نَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

(۹۱) بَابُ فَضْلِ الْقِيَامِ بِالسَّقَايَةِ وَالنَّسَاءِ عَلَى أَهْلِهَا وَاسْتِحْبَابِ الشُّرْبِ مِنْهَا *

۶۸۵- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْهَالِ الضَّرِيرُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ عَنْ نَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ عِنْدَ الْكُعْبَةِ فَأَنَاءَهُ أُعْرَابِي فَقَالَ مَا لِي أَرَى بَيْنَ عَمَلِكُمْ تَسْتَوُونَ الْغَسْلَ وَاللَّسْنَ وَأَنْتُمْ تَسْتَوُونَ النَّبِيذَ أَمِنْ حَاجَةٍ بِكُمْ أَمْ مِنْ بُحْلِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْحَمْدُ لِلَّهِ مَا بَنَا مِنْ حَاجَةٍ وَلَا بُحْلٍ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اپنی اونٹنی پر تحریف لائے، اور ان کے پیچھے حضرت اسامہ تھے، آپ نے پانی طلب کیا، تو ہم ایک پیالہ بکجور کے شربت کا لائے، آپ نے پیا اور جو بچا، وہ اسامہ کو پلایا، آپ نے فرمایا تم نے بہت اچھا اور خوب کام کیا، ایسا ہی کیا کرو، سو آپ نے ہمیں جو حکم دیا ہم اس میں تہدیلی کرنا نہیں چاہتے۔

باب (۹۲) قربانیوں کے گوشت، کھالیں، اور جھولیں صدقہ کرنا اور قصاب کی مزدوری اس میں سے نہ دینا اور قربانی کے لئے اپنا ناب مقرر کر دینے کا جواز!

۶۸۶- یحییٰ بن یحییٰ، ابو خثیمہ، عبدالکریم، مجاہد، عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ، حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں اپنی قربانی کے اونٹوں پر کھڑا ہوں، اور ان کا گوشت اور کھالیں، اور جھولیں سب خیرات کردوں اور قصاب کی مزدوری اس میں سے نہ دوں، حضرت علیؓ نے فرمایا، قصاب کی مزدوری ہم اپنے پاس سے دیں گے۔

۶۸۷- ابو بکر بن ابی شیبہ، عمر و ناقد اور زہیر بن حرب، ابن عیینہ، عبدالکریم جزری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

۶۸۸- اسحاق بن ابراہیم، اسحاق، شیبان، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، ابن ابی کحج، مجاہد، ابن ابی لیلیٰ، حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، مگر ان کی حدیث میں قصاب کی مزدوری کا تذکرہ نہیں ہے۔

۶۸۹- محمد بن حاتم و محمد بن مرزوق اور عبد بن حمید، محمد بن بکر، ابن جریج، حسن بن مسلم، مجاہد، عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ،

وَسَلَّمَ عَلَيَّ رَاحِلَتِي وَخَلْفَتُهُ أَسَامَةُ فَاسْتَسْقَى فَأَتَيْنَاهُ بِأَنَاءٍ مِنْ سَيْدِي فَشَرِبَ وَسَقَى فَضَلَهُ أَسَامَةُ وَقَالَ أَحْسَنْتُمْ وَأَحْمَلْتُمْ كَذَا فَاصْنَعُوا فَلَا تُرِيدُ تَغْيِيرَ مَا أَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

(۹۲) بَابُ الصَّدَقَةِ بِلُحُومِ الْهَدَايَا وَخُلُودِهَا وَخَالَئِهَا وَلَا يُعْطَى الْجَزَارُ مِنْهَا شَيْئًا وَجَوَازُ الْإِسْتِنَابَةِ فِي الْقِيَامِ عَلَيْهَا *

۶۸۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو حَيْثَمَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقُومَ عَلَى نَذِيرِي وَأَنْ أَتَصَدَّقَ بِلَحْمِهَا وَخُلُودِهَا وَأَجْلَتِهَا وَأَنْ لَا أُعْطِيَ الْجَزَارَ مِنْهَا قَالَ لَنْحْنُ لِنُعْطِيَهُ مِنْ عَيْدِنَا *

۶۸۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو بْنُ لَافِذٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْحَزْرِيَّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۶۸۸- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ وَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا أَجْرُ الْحَاذِرِ *

۶۸۹- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ مَيْمُونٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ وَعَبْدُ بْنُ حُسَيْنٍ قَالَ عَبْدُ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم فرمایا کہ اپنی قربانی کے اونٹوں پر کھڑا رہوں، اور مجھے یہ بھی حکم دیا کہ اپنی تمام قربانی، یعنی اس کا سارا گوشت، کھائیں اور جموئیں مساکین اور غرباء میں تقسیم کردوں اور یہ کہ قصاب کی مزدوری اس میں سے کچھ نہ دوں (بلکہ علیحدہ دوں)۔

۶۹۰۔ محمد بن حاتم، محمد بن بکر، ابن جریج، عبدالکریم بن مالک جزری، مجاہد، عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا، اور اسی طرح روایت نقل فرمائی۔

أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْأَخْرَانِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ حُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ أَنَّ مُحَاجِدًا أَحْمَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى أَحْمَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَحْمَرَهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يَقُومَ عَلَى بُذْنِهِ وَأَمَرَهُ أَنْ يَقْسِمَ بُذْنَهُ كُلَّهَا لِحُرَمَتِهَا وَجُلُودَهَا وَجِلْدَانِهَا فِي الْمَسَاكِينِ وَلَا يُعْطَى فِي حِزَارَتِهَا مِنْهَا شَيْئًا *

۶۹۰۔ وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ حُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ مَالِكٍ الْخَزَرِيُّ أَنَّ مُحَاجِدًا أَحْمَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى أَحْمَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَحْمَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ بِمِثْلِهِ *

(فائدہ) ان احادیث سے بہت سے فوائد معلوم ہوئے، باقی اہم فائدہ یہ ہے کہ قصاب کی مزدوری گوشت میں سے نہیں دی جائے گی، ہاں اپنے پاس سے دینا صحیح اور درست ہے، اور قربانی کے گوشت کو کھانا بھی جائز ہے، اور اسی طرح اس کی کھال کو گھر کے استعمال میں لانا بھی درست ہے، امام قدوری اور صاحب ہدایہ نے اس چیز کی تصریح کی ہے، واللہ اعلم (عمد القاری جلد ۱ صفحہ ۵۴)۔

(۹۳) تَابِ حَوَازِ الْبَاشْتَرِ الْكَ فِي الْهَدْيِ * باب (۹۳) اونٹ اور گائے کی قربانی میں شرکت

کا جواز!

۶۹۱۔ قتیبہ بن سعید، مالک، (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابوالثریر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حدیبیہ کے سال ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے نحر کیا، اور گائے بھی سات آدمیوں کی طرف سے قربانی کی۔

۶۹۱۔ وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ الْبُذْنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ *

۶۹۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو خثیمہ، ابوالثریر، جابر (دوسری سند) احمد بن یونس، زہیر، ابوالثریر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۶۹۲۔ وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ جَابِرِ بْنِ ح وَ حَدَّثَنَا حَبِشَةُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ ح وَ حَدَّثَنَا

بیان کرتے ہیں، کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کا تلبیہ کہتے ہوئے چل دیے، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا، کہ اونٹ اور گائے کی قربانی میں ہاتھ شریک ہو جائیں، سات سات آدمی ایک اونٹ یا ایک گائے کی قریبی قربانی کریں۔

۶۹۳- محمد بن حاتم، وکیع، عزرة بن ثابت، ابو زبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا تو اونٹ سات آدمیوں، اور گائے بھی سات آدمیوں کی طرف سے ذبح کی۔

۶۹۴- محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، ابن جریج، ابو زبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ ہم حج اور عمرہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، اور سات سات آدمی ایک قربانی میں شریک ہو گئے تھے، ایک شخص نے حضرت جابر سے دریافت کیا، کہ جس طرح قربانی کے اونٹ میں شریک ہو سکتے ہیں، کیا اسی طرح بعد کے خریدے ہوئے اونٹ میں بھی شرکت روا ہے، فرمایا پہلے سے اور بعد میں خرید ا ہوا، دونوں ایک ہیں، اور جابر حدیبیہ میں حاضر تھے، انہوں نے کہا اس روز ہم نے سترہ اونٹ ذبح کئے، اور ہر اونٹ میں سات آدمی شریک ہوئے۔

۶۹۵- محمد بن حاتم، محمد بن بکر، ابن جریج، ابو زبیر، سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا واقعہ بیان کرتے تھے کہ احرام کھولنے کے وقت آپ نے ہمیں قربانی کرنے کا حکم دیا، اور فرمایا کہ چند آدمیوں کی ایک جماعت ایک اونٹ یا گائے میں شریک ہو جائے، اور یہ اس وقت حکم دیا، جبکہ آپ نے احرام حج کو عمرہ کا کروا کے کھلوایا تھا۔

۶۹۶- یحییٰ بن یحییٰ، بشیم، عبد الملک، عطاء، حضرت جابر بن

أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهْلِينَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَشْتَرِكَ فِي الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ كُلُّ سَبْعَةٍ مَنَا فِي بَذْنَةٍ *

۶۹۳- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرْنَا الْبَعِيرَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ *

۶۹۴- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ اشْتَرَكْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفَحْخِ وَالْعَمْرَةِ كُلُّ سَبْعَةٍ فِي بَذْنَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ لَجَابِرٍ أَشْتَرَكْتَ فِي الْبَذْنَةِ مَا يُشْتَرَكُ فِي الْحَزْوَرِ قَالَ مَا هِيَ إِلَّا مِنَ الْبُذْنِ وَخَصَّرَ جَابِرُ الْحَذْيِيَّةَ قَالَ تَخَرْنَا بِوَسْمِئِهِ سَبْعِينَ بَذْنَةً اشْتَرَكْنَا كُلُّ سَبْعَةٍ فِي بَذْنَةٍ *

۶۹۵- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَكْرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يُحَدِّثُ عَنْ حَاجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَمَرَنَا إِذَا أَحْلَلْنَا أَنْ نُهْدِيَ وَنَحْنُ نَحْمِصُ الْفَقْرَ مَنَا الْهَدْيَةَ وَذَلِكَ حِينَ أَمَرَهُمْ أَنْ يَجْلُوا مِنْ حَجَّتِهِمْ فِي هَذَا الْحَدِيثِ *

۶۹۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ

عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریعت کیا کرتے تھے، اور سات آدمی شریک ہو کر ایک گائے کی قربانی کرتے تھے۔

۶۹۷۔ عثمان بن ابی شیبہ، یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ، ابن جریج، ابو زہرہ، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نحر کے دن حضرت عائشہ صدیقہ کی طرف سے ایک گائے ذبح فرمائی۔

۶۹۸۔ محمد بن حاتم، محمد بن بکر، ابن جریج، (دوسری سند) سعید بن یحییٰ اموی، بواسطہ اپنے والد، ابن جریج، ابو الزہیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کی جانب سے، اور ابو بکر کی روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ کی طرف سے اپنے چچ میں ایک گائے ذبح کی۔

(فائدہ) ان احادیث سے قربانی کے جانوروں میں شرکت کا جواز معلوم ہوا۔ اور یہ کہ اگر سات شرکاء میں سے کسی ایک نے گوشت کھانے کی نیت کی ہو، تو پھر کسی کی طرف سے وہ قربانی صحیح نہ ہوگی، شرط یہ ہے کہ سب کی نیت تقرب الی اللہ کی ہو، اور با اتفاق علماء بکری وغیرہ میں شرکت درست نہیں اور اونٹ اور گائے میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں (عمدۃ القاری و نووی)۔

(۹۴) بَابِ اسْتِحْبَابِ نَحْرِ الْإِبِلِ قِيَامًا مَعْقُولَةً *

۶۹۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، خالد بن عبداللہ، یونس، زیاد بن جبیر بیان کرتے ہیں، کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک شخص کے پاس آئے اور اسے دیکھا، کہ وہ اپنے اونٹ کو بٹھا کر نحر کر رہا ہے، آپ نے فرمایا اس کو اٹھا کر، کھڑا کر کے، پھر باندھ کر نحر کر، تمہارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی سنت ہے۔

باب (۹۵) جو شخص کہ خود حرم میں نہ جاسکے، اور

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا تَتَمَتَّعُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ فَذَبَحَ الْبَقْرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ فَشَرَكُوا فِيهَا *

۶۹۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّاءَ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ ذَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَةَ بَقْرَةَ يَوْمِ النُّحْرِ *

۶۹۸۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَحْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَحَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ بَكْرٍ عَنْ عَائِشَةَ بَقْرَةً فِي حَاجَتِهِ *

(۹۴) بَابِ اسْتِحْبَابِ نَحْرِ الْإِبِلِ قِيَامًا مَعْقُولَةً *

۶۹۹۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَتَى عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يَنْحَرُ يَذَنَّهُ بَارَكَةً فَقَالَ أَمْعَتَهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

(۹۵) بَابِ اسْتِحْبَابِ بَعْثِ الْهَذْيِ إِلَى

ہدی بھیجے، تو تقلید ہدی مستحب ہے، اور خود محرم نہ ہوگا۔

۷۰۰۔ یحییٰ بن یحییٰ اور محمد بن ریح، لیث (دوسری سند) ققیہ، لیث، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، عمرہ بنت عبد الرحمن، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے قربانی کے جانور روانہ کر دیا کرتے تھے، اور میں ان کے بچے خود بنایا کرتی، اور آپ ان کے روانہ کر دینے کے بعد ان افعال سے اجتناب نہ کرتے، جن سے محرم اجتناب کرتا ہے۔

۷۰۱۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

۷۰۲۔ سعید بن منصور اور زہیر بن حرب، سفیان، زہری، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (دوسری سند) سعید بن منصور و خلف بن ہشام اور ققیہ بن سعید، حماد بن زید، ہشام بن عروہ، یواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں اپنے آپ کو دیکھتی ہوں، کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں کے بار بنا کرتی تھی۔

۷۰۳۔ سعید بن منصور، سفیان، عبد الرحمن بن قاسم بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ میں خود اپنے ہاتھوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں کے اونٹوں کے بار بنا کرتی تھی، پھر آپ کسی چیز سے کنارہ کش نہیں ہوتے تھے، اور نہ اسے چھوڑتے تھے۔

۷۰۴۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، اللج، قاسم، حضرت عائشہ

الْحَرَمَ لِمَنْ لَا يُرِيدُ الذَّهَابَ بِنَفْسِهِ
وَأَسْتَحْبَابَ تَقْلِيدِهِ وَقَتْلُ الْقَلَائِدِ وَأَنْ بَاعَتْهُ لَا
يَصِيرُ مُحْرَمًا وَلَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ شَيْءٌ بِذَلِكَ *

۷۰۰۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعُمَرَةُ سَبْعٌ عَلَيْهِ الرَّحْمَنُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهْدِي مِنَ الْمَدِينَةِ فَأَقْبِلُ قَلَائِدَ هَذِيهِ ثُمَّ لَا يَخْتِيبُ شَيْئًا مِمَّا يَخْتِيبُ الْمُحْرِمُ *

۷۰۱۔ وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۷۰۲۔ وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَخَلْفُ بْنُ هِشَامٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا أَخْبَرَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ أَقْبِلُ قَلَائِدَ هَذِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْحُوهُ *

۷۰۳۔ وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ قَالِ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ كُنْتُ أَقْبِلُ قَلَائِدَ هَذِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْدِيهِنَّ ثُمَّ لَا يَخْتَارُ شَيْئًا وَلَا يَتْرُكُهُ *

۷۰۴۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْسٍ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ میں نے خود اپنے ہاتھوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے اونٹوں کے پٹے بٹے تھے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کوہان چیر کر اور گلے میں پٹے ڈال کر کعبہ کو روانہ کر دیا تھا، اور خود مدینہ میں مقیم رہے، اور جو چیز آپ کیلئے پہلے سے حلال تھی، اس میں سے کوئی آپ نے حرام نہیں کی۔

۷۰۵۔ علی بن حجر سحری، یعقوب بن ابراہیم ودرقی، اسماعیل بن ابراہیم، ایوب، قاسم، ابو قلابہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کے اونٹ روانہ کر دیا کرتے تھے، اور میں ان کے پٹے خود اپنے ہاتھوں سے بنا کرتی تھی، اس کے بعد آپ کسی چیز سے دست کش نہ ہوتے تھے، جس سے غیر محرم دست کش نہیں ہوتا۔

۷۰۶۔ محمد بن ثنی، حسین بن حسن، ابن عون، قاسم، حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میرے پاس ہال تھے، اور میں نے وہ پٹے ان ہی بالوں سے بٹے تھے، اور پھر صبح کو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم حلال تھے، جس طرح غیر محرم آدمی اپنی بیوی سے تنہا اندوز ہو سکتا ہے، ویسے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تنہا اندوز ہوئے تھے۔

۷۰۷۔ زہیر بن حرب، جریر، منصور، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ مجھے یاد ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانیوں کی بکریوں کے پٹے بٹی تھی، اور آپ انہیں روانہ کرنے کے بعد غیر محرم رچے تھے۔

۷۰۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریب، ابو معاویہ، اعش، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی

حَدَّثَنَا أَقْلَحُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ فَلَا يَذُنُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ أَكْثَرَهَا وَقَلَدَهَا ثُمَّ نَعَتْ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ وَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ فَمَا حَرَّمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ لَهُ حَلَالًا *

۷۰۵۔ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورِيُّ قَالَ أَنِّي حُجِرْتُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ الْقَاسِمِ وَأَبِي قَلَابَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْعَتُ بِالْيَهْدِيِّ أَفْئِلَ فَلَا يَذُنُهَا بِيَدَيَّ ثُمَّ لَا يُمْسِكُ عَنْ شَيْءٍ لَا يُمْسِكُ عَنْهُ الْحَلَالُ *

۷۰۶۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْمَانَ عَنْ الْقَاسِمِ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ أَنَا قُلْتُ تِلْكَ الْفَلَائِدُ مِنْ عَهْدِي كَانَ عِنْدَنَا فَأَصْبَحَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَالًا بَأَنِّي مَا بَأَنِّي الْحَلَالُ مِنْ أَهْلِهِ أَوْ بَأَنِّي مَا بَأَنِّي الرَّحُلُ مِنْ أَهْلِهِ *

۷۰۷۔ وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا خَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُ أَفْئِلَ الْفَلَائِدِ لِيَهْدِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْقَمَرِ فَنَعَتْ بِهِ ثُمَّ يَقِيمُ فِينَا حَلَالًا *

۷۰۸۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ

اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے اکثر پٹے میں ہا کرتی تھی، پھر آپ انہیں قربانیوں کے گلے میں ڈال کر روانہ کر دیا کرتے تھے، اور اس کے بعد آپ ان چیزوں سے اجتناب نہ کرتے، جن سے محرم اجتناب کرتا ہے

۷۰۹۔ یحییٰ بن یحییٰ واہب بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریب، ابو معاویہ، اعش، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کی طرف قربانی کے لئے بکریاں بھیجی تھیں، اور آپ نے اس کی گروہوں میں ہار ڈالے تھے۔

۷۱۰۔ اسحاق بن منصور، عبد الصمد، بواسطہ اپنے والد، محمد بن حوادہ، حکم، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم بکریوں کی گردنوں میں ہار ڈال کر ان کو (مکہ مکرمہ) روانہ کر دیا کرتے تھے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی غیر محرم رہتے تھے۔

۷۱۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، عبد اللہ بن ابی بکر، عمرہ بنت عبد الرحمن بیان کرتی ہیں کہ ابن زیاد نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو لکھا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، کہ جس نے قربانی کا جانور (مکہ مکرمہ) روانہ کر دیا، تو جب تک قربانی ذبح نہ ہو جائے تو اس کے لئے وہ تمام چیزیں حرام ہیں جو حاجیوں کے لئے (بحالت احرام) حرام ہوتی ہیں، اور میں نے بھی قربانی کا جانور روانہ کر دیا ہے، آپ اپنی رائے مجھے لکھ کر بھیجیں، عمرہ کہتی ہیں، کہ حضرت عائشہ نے جواب میں فرمایا، کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول صحیح نہیں ہے، میں نے خود اپنے ہاتھوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں کے جانوروں کے پٹے بٹے تھے، اور آپ نے ان کو میرے والد کے ہمراہ مکہ روانہ کر دیا تھا، اور بھیجنے کے بعد قربانی کے وقت تک حضور نے اپنے اوپر ان چیزوں میں سے کسی کو

عَنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ يُهْدِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْلًا هَذِيئَةً ثُمَّ يَتَعْتُ بِهِ ثُمَّ يُفِيمُ لَا يَحْتَبِ شَيْئًا مِمَّا يَحْتَبِ الْمُحَرَّمُ *

۷۰۹۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَهْدَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً إِلَى الْبَيْتِ عَنَّا قِطْلًا هَذِيئَةً *

۷۱۰۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَادَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كُنَّا نُفْلِدُ الشَّاةَ فُرْسِلَ بِهَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَالَ لَمْ يَحْرُمَ عَنْهُ شَيْءٌ *

۷۱۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَكْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ ابْنَ زُبَايْرٍ كَتَبَ إِلَى عَائِشَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ أَهْدَى هَذِيئَةً حَرَّمَ عَلَيْهِ مَا يَحْرُمُ عَلَى الْحَاجِّ حَتَّى يُنْحَرَ الْهَدْيُ وَقَدْ تَعَتَّى يَهْدِي فَاكْتَسَبَ إِلَيَّ بِأَمْرِكَ قَالَتْ عُمَرَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ لَيْسَ كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَا قُلْتُ فَلَا يَذِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْدِي ثُمَّ قُلْدَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَيْوَةٍ ثُمَّ تَعَتَّى بِهَا مَعَ أَبِي فَلَمْ يَحْرُمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ أَحَلَّهُ اللَّهُ لَهُ حَتَّى يُنْحَرَ الْهَدْيُ *

بھی حرام نہیں کیا تھا، کہ جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے حلال کی تھیں۔

(فائدہ) ابن زیاد کا جو تذکرہ آیا ہے، یہ غلط ہے، صحیح زیاد بن ابی سفیان ہے، بخاری، موطا اور سنن ابی داؤد وغیرہ میں یہی مذکور ہے، ابن زیاد نے حضرت عائشہ کا زمانہ نہیں پایا اور تمام علمائے کرام کے نزدیک قربانی روانہ کرنے سے انسان محرم نہیں ہوتا، اور اس کا حرم میں بھیجنا مستحب ہے، اور جو فوہدہ جانکے، دودھ دوسرے کے ہاتھ بھیج دے (تو ہی جلد اس صفحہ ۳۳۵)۔

۷۱۲۔ وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنصُورٍ حَدَّثَنَا هُثَيْمٌ أَصْبَرُنا بِإِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَهِيَ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ تَصَفَّقُ وَتَقُولُ كُنْتُ أَقْبَلُ فَلَايِدَ هَذِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْدِي ثُمَّ يَبْعَثُ بِهَا وَمَا يُمَسِّكُ عَنْ شَيْءٍ مِمَّا يُمَسِّكُ عَنْهُ الْمُحْرَمُ حَتَّى يَنْحَرَ هَذِي *
۷۱۳۔ سعید بن منصور، ہشیم، اسماعیل بن ابی خالد، شعبی، مسروق، بیان کرتے ہیں، میں نے خود سنا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پردہ کی آڑ میں دستک دے کر فرما رہی تھیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے پٹے میں خود اپنے ہاتھوں سے بٹا کرتی تھی، اور پھر آپ انہیں روانہ کر دیا کرتے تھے، اور قربانی کے جانور ذبح ہونے تک کسی ایسی چیز سے فروکش نہ ہوتے، کہ جس سے محرم ہوتا ہے۔

۷۱۳۔ محمد بن ثنی، عبد الوہاب، داؤد، (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد ذکریا، شعبی، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، اسی طرح رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے روایت نقل کرتی ہیں۔

۷۱۴۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ كِلَاهُمَا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ بِعَبْلِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *
۷۱۴۔ اونٹ اور گائے کے قلاوہ ڈالنا مسنون ہے، باقی بکری کے قلاوہ ڈالنا مسنون نہیں، کیونکہ اس میں اس کو وقت ہوگی، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کے حج کے زمانہ میں حالت احرام میں قلاوہ نہیں ڈالا، واللہ اعلم، (عمدة القاری جلد اس صفحہ ۳۶)۔

(فائدہ) اونٹ اور گائے کے قلاوہ ڈالنا مسنون ہے، باقی بکری کے قلاوہ ڈالنا مسنون نہیں، کیونکہ اس میں اس کو وقت ہوگی، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کے حج کے زمانہ میں حالت احرام میں قلاوہ نہیں ڈالا، واللہ اعلم، (عمدة القاری جلد اس صفحہ ۳۶)۔

باب (۹۶) قربانی کے اونٹ پر شدید مجبوری کے وقت سوار ہو سکتا ہے۔

۷۱۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ قربانی کے اونٹ کو پیچھے سے ہانکتا ہوا لے جا رہا تھا، آپ نے فرمایا سوار ہو جا، اس نے عرض کیا، یا رسول اللہ! یہ قربانی کا اونٹ ہے، آپ نے فرمایا سوار ہو جا، اور دوسری یا تیسری مرتبہ

(۹۶) بَابُ جَوَازِ رُكُوبِ الْبَدَنَةِ الْمُهْدَاةِ لِمَنْ أَحْتَاجَ إِلَيْهَا *
۷۱۴۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَحُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ ارْكَبْهَا وَتِلْكَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ *

۷۱۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ قربانی کے اونٹ کو پیچھے سے ہانکتا ہوا لے جا رہا تھا، آپ نے فرمایا سوار ہو جا، اس نے عرض کیا، یا رسول اللہ! یہ قربانی کا اونٹ ہے، آپ نے فرمایا سوار ہو جا، اور دوسری یا تیسری مرتبہ

میں فرمایا، کہ تیری خرابی ہو، سوار ہو جا۔

(قاہدہ) علامہ تورطشی فرماتے ہیں کہ اگر درمیان میں پیشاب وغیرہ کی وجہ سے اڑ گیا، تو پھر جب تک پہلے جیسی حالت شدیدہ پیش نہ آئے، تو سوار نہ ہو، یہی قول علامہ تنوخی کا ہے (اکمال المعلم و شرح سنن ابی داؤد جلد ۳ صفحہ ۴۵۳)۔

۷۱۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، مغیرہ بن عبد الرحمن خزاعی، ابو زناد سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی اس روایت میں یہ بھی ہے کہ اس اونٹ کے ہار پڑا ہوا تھا۔

۷۱۶۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منہ ان چند روایات میں سے نقل کرتے ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہیں، بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص قربانی کا اونٹ پیچھے سے ہٹکا تا ہوا لے جا رہا تھا، اور اس کی گردن میں قلابہ بھی پڑا تھا، آپؐ نے اس سے فرمایا، ارے تیری خرابی ہو، اس پر سوار ہو جا، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ قربانی کا اونٹ ہے، آپؐ نے فرمایا، تیرا ہوا اس پر سوار ہو جا، تیرا ہوا اس پر سوار ہو جا۔

۷۱۷۔ عمرو ناقد اور سرج بن یونس، ہشیم، حمید، ثابت، حضرت انس (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، حمید، ثابت، ثانی، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک شخص پر سے گزر ہوا، اور وہ قربانی کے اونٹ کو بانگ رہا تھا، آپؐ نے فرمایا سوار ہو جا، اس نے عرض کیا، یہ قربانی کا اونٹ ہے، آپؐ نے دو یا تین مرتبہ یہی فرمایا کہ سوار ہو جا۔

۷۱۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، مسعر، بکیر بن افض، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے کوئی قربانی کا اونٹ لے کر گزرا، آپؐ نے فرمایا اس پر سوار ہو جا، اس نے عرض کیا، یہ تو قربانی کا اونٹ ہے، آپؐ نے فرمایا اگرچہ ہو، کوئی حرج نہیں۔

۷۱۵۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَزَائِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ نَسِمًا رَجُلٌ يَسُوقُ نَذَّةً مُقْلَدَةً *

۷۱۶۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ نَسِمًا رَجُلٌ يَسُوقُ نَذَّةً مُقْلَدَةً قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتِلْكَ ارْكُتْهَا فَقَالَ نَذَّةً يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَتِلْكَ ارْكُتْهَا وَتِلْكَ ارْكُتْهَا *

۷۱۷۔ وَحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّافِدُ وَسَرِيحٌ بْنُ يُونُسَ قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَحْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ وَأُظْلِفِي قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ أَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَحْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ يَسُوقُ نَذَّةً فَقَالَ ارْكُتْهَا فَقَالَ إِنِّهَا نَذَّةٌ قَالَ ارْكُتْهَا مَرَّتَيْنِ لَوْ نَلَمْنَا *

۷۱۸۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَخْطَسِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْدِيهِ أَوْ هَدِيَّةً فَقَالَ ارْكُتْهَا قَالَ إِنِّهَا نَذَّةٌ أَوْ هَدِيَّةٌ فَقَالَ وَإِنَّا *

۷۱۹۔ ابو کریب، ابن بشر، مسعر، کبیر بن انص سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، فرما رہے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک شخص پر گزر ہوا اور حسب سابق روایت منقول ہے۔

۷۲۰۔ محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، ابن جریر، ابو زہیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ ان سے قربانی کے اونٹ پر سوار ہونے کے متعلق پوچھا گیا، فرمایا، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما رہے تھے کہ اس پر دستور کے موافق بشرط شدید مجبوری اس وقت تک سوار ہو جاؤ، جب تک کہ اس پر سواری نہ ملے۔

۷۲۱۔ سلمہ بن شیبہ، حسن بن امیہ، معقل، ابو زہیر بیان کرتے ہیں، کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قربانی کے اونٹ پر سوار ہونے کے متعلق دریافت کیا، فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا ضرورت کے وقت دستور کے موافق جب تک کہ دوسری سواری نہ ملے، اس پر سوار ہو جاؤ۔

(قائد) تحت افطر اور مجبوری کے وقت قربانی کے جانور پر سوار ہو سکتا ہے (عمدة القاری جلد ۱ صفحہ ۳۰)۔

باب (۹۷) قربانی کا جانور اگر راستے میں نہ چل سکے تو کیا کرے!

۷۲۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، عبد الوارث بن سعید، ابو التیاح ضعی، موسیٰ بن سلمہ ہذلی بیان کرتے ہیں کہ میں اور ستان بن سلمہ عمرہ کرنے کے لئے ساتھ ساتھ جبل دیئے، ستان اپنے ساتھ قربانی کا ایک اونٹ بھی لے جا رہے تھے، راستہ میں اونٹ تھک کر ٹھہر گیا (ستان کہنے لگے) کہ اگر یہ اونٹ آگے نہ چل سکا تو میں کیا کروں گا، مجبور ہو کر بولے، اگر شہر پہنچ گیا تو اس کے متعلق ضرور مسئلہ معلوم کروں گا، غرضیکہ جب دوبہر ہوئی اور بلحاظ میں چار اڑاؤ ہوا، تو کہنے لگے، کہ میں ابن عباس سے جا

۷۱۹۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَرَ عَنْ مِسْعَرٍ حَدَّثَنِي كُبَيْرُ بْنُ الْأَحْنَسِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْنِيهِ فَلَذَكَرَ مِثْلَهُ *

۷۲۰۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ سُبُلَ عَنْ رُكُوبِ الْهَذْيِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ارْكَبُهَا بِالْمَعْرُوفِ إِذَا أُلْحِفَتْ إِلَيْهَا حَتَّى تَجِدَ ظَهْرًا *

۷۲۱۔ وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَرَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ حَاتِمًا عَنْ رُكُوبِ الْهَذْيِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ارْكَبُهَا بِالْمَعْرُوفِ حَتَّى تَجِدَ ظَهْرًا *

(۹۷) بَاب مَا يَفْعَلُ بِالْهَذْيِ إِذَا عَطِبَ فِي الطَّرِيقِ *

۷۲۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ الضُّعْيِيِّ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ سَلَمَةَ الْهَذْلِيُّ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَسِتَانُ بْنُ سَلَمَةَ مُعْتَمِرِينَ قَالَ وَانْطَلَقَ سِتَانٌ مَعَهُ يَدْنِيهِ يَسُوقُهَا فَأَرَاخَصَتْ عَلَيْهِ بِالطَّرِيقِ فَعَبَّيَ بِسَاتِنِهَا إِنَّ هِيَ أَنْبَدَعَتْ كَيْفَ يَأْتِي بِهَا فَقَالَ لَئِنْ قَدِمْتُ الْبَلَدَ لَأَسْتَحْفِيزَنَّ عَنْ ذَلِكَ قَالَ فَأَضْحَيْتُ فَلَمَّا نَزَلْنَا انْطَلَحَاءَ قَالَ

کر واقعہ بیان کرتا ہوں، چنانچہ جا کر حضرت ابن عباسؓ سے اپنے اونٹ کی کیفیت بیان کی، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تم نے جاننے والے سے پوچھا، ایک مرتبہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے سولہ اونٹ ایک آدمی کے ہمراہ روانہ کئے اور اونٹوں کی خدمت پر اسے مامور کر کے روانہ کیا، وہ شخص جا کر لوٹ آیا، اور کہا یا رسول اللہ! اگر کوئی اونٹ ان میں سے تھک جائے تو کیا کروں، فرمایا اسے ذبح کر کے اس کے گلے میں جو دو جو تیاں ہیں، انہیں خون میں رنگ کر کوہان کے ایک پہلو پر بھی خون کا نشان کر دینا، مگر تم اور تمہارے ساتھیوں میں سے کوئی بھی اس اونٹ کا گوشت نہ کھائے۔

۶۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ اور علی بن حجر، اسماعیل بن علیہ، ابو التیاج، موسیٰ بن سلمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی کے ہمراہ سولہ اونٹوں کو روانہ کیا، پھر باقی حدیث عبدالوارث کی روایت کی طرح نقل کی ہے، اور حدیث کا پہلا حصہ ذکر نہیں کیا ہے۔

۶۴۔ ابو عثمان مسمعی، عبدالاعلیٰ، سعید، قتادہ، سنان بن سلمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ ذویب ابو قبیصہؓ نے بیان کیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ قربانی کے اونٹ روانہ کیا کرتے تھے، اور حکم فرمایا کرتے تھے کہ اگر ان میں سے کوئی اونٹ تھک جائے اور تمہیں اس کی ہلاکت کا اندیشہ ہو، تو اسے ذبح کر دینا اور اس کے گلے میں پڑی ہوئی جوتی کو اس کے خون میں ڈبو کر کوہان کے ایک پہلو پر مار دینا، مگر تم اور تمہارے ساتھیوں میں سے کوئی بھی اس کا گوشت نہ کھائے۔

انْطَلِقُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَتَحَدَّثُ إِلَيْهِ قَالَ فَذَكَرَ لَهُ شَأْنَ ذَبْحِهِ فَقَالَ عَلَى الْخِمَرِ سَقَطَتْ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسِتٍّ عَشْرَةَ نَذْنَةً مَعَ رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ وَبِهَا قَالَ فَصْنَى ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ اصْنَعُ بِمَا أُبَدِّعُ عَلَيَّ مِنْهَا قَالَ انْحَرِهَا ثُمَّ اصْنَعْ نَعْلَيْهَا فِي ذِمِّهَا ثُمَّ احْمِلْهُ عَلَى صَفْحِهَا وَلَا تَأْكُلْ مِنْهَا أَنْتَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ رِفْقِكَ *

۷۲۳۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ خُسْرٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْأَحْرَانِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُثْلَةَ عَنْ أَبِي النَّبَّاحِ عَنْ مُوسَى بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سِتِّينَ عَشْرَةَ نَذْنَةً مَعَ رَجُلٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَوَّلَ الْحَدِيثِ *

۷۲۴۔ حَدَّثَنِي أَبُو عَسَاةٍ الْيَمَنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ذَوْبًا أَنَا قَبِصَةُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبْعَثُ مَعَهُ بِالْبُذْنِ ثُمَّ يَقُولُ إِنْ عَطِبَ مِنْهَا شَيْءٌ فَخَشِيتُ عَلَيْهِ مَوْتًا فَانْحَرَهَا ثُمَّ اغْمِسْ نَعْلَيْهَا فِي ذِمِّهَا ثُمَّ اضْرِبْ بِهَا صَفْحَهَا وَلَا تَقْطَعْهَا أَنْتَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ رِفْقِكَ *

(تاکد) یہ نقلی قربانی کا حکم ہے اور اگر واجب ہو تو اس کا گوشت کھا سکتے ہیں، اور اس کے ساتھ یہ فعل اس لئے کیا جائے، تاکہ معلوم ہو جائے کہ یہ قربانی ہے اور فقرہ اس کا گوشت کھالیں (شرح ابی داؤد شعلوی)۔

(۹۸) بَابُ وَجُوبِ طَوَافِ الْوَدَّاعِ
وَسُقُوطِهِ عَنِ الْحَائِضِ *

۷۲۵- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُونَ فِي كُلِّ وَحْيٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْفِرُونَ أَحَدٌ حَتَّى يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ قَالَ زُهَيْرٌ يَنْصَرِفُونَ كُلٌّ وَحْيٍ وَلَمْ يَقُلْ فِي *

۷۲۶- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِسَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَرَ النَّاسُ أَنْ يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ إِلَّا أَنَّهُ خُفِّفَ عَنِ الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ *

(فائدہ) معلوم ہوا کہ طواف وداع واجب ہے، اور یہی تمام علماء کرام کا مسلک ہے، باقی حائضہ سے معاف ہے اور یہی چیز عالمگیری میں مرقوم ہے، ہاں عمرہ کرنے والے اور کسی پر واجب نہیں (نودی جلد ۱ صفحہ ۷۳۷)۔
۷۲۷- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَحْثُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ خُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذْ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ نَفَيْتُ أَنْ تَصُدَّ الْحَائِضُ فَلَمْ أَنْ يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهَا بِالْبَيْتِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ إِمَّا لَا فَسَلْ فَلَانَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ هَلْ أَمَرَهَا بِذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرَحَّعَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَضْحَكُ وَهُوَ يَقُولُ مَا أَرَاكَ إِلَّا قَدْ صَدَقْتَ *

۷۲۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح

باب (۹۸) طواف وداع واجب ہے اور حائضہ عورت سے معاف ہے!

۷۲۵- سعید بن منصور، زہیر بن حرب، سفیان، سلیمان انول، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ لوگ ہر ایک راستہ سے واپس ہو جایا کرتے تھے، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک چلتے وقت بیت اللہ کا طواف نہ کر لے، کوئی واپس نہ جائے، زہیر کی روایت میں ”فی“ کا لفظ نہیں ہے۔

۷۲۶- سعید بن منصور اور ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان، ابن طاؤس، بواسطہ اپنے والد حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ لوگوں کو حکم دیا گیا ہے کہ آخر میں بیت اللہ کے پاس سے ہو کر جائیں، اور حائضہ عورت سے اس کی تخفیف ہو گئی۔

(فائدہ) معلوم ہوا کہ طواف وداع واجب ہے، باقی حائضہ سے معاف ہے اور یہی چیز عالمگیری میں مرقوم ہے، ہاں عمرہ کرنے والے اور کسی پر واجب نہیں (نودی جلد ۱ صفحہ ۷۳۷)۔

۷۲۷- محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، ابن جریر، حسن بن مسلم، طاؤس بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس کے پاس تھا کہ حضرت زید بن ثابت نے فرمایا، آپ فتویٰ دیتے ہیں کہ حائضہ عورت طواف رخصت کرنے سے قبل مکہ سے آسکتی ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس سے فرمایا، کہ اگر تم کو میرے فتویٰ کا یقین نہیں ہے تو فلاں انصاری عورت سے دریافت کر لو، کہ کیا اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی حکم دیا تھا یا نہیں، چنانچہ حضرت زید بن ثابت، حضرت ابن عباس کے پاس پہنچے ہوئے واپس آئے اور فرمایا کہ میں جانتا تھا، آپ سچ فرماتے ہیں۔

۷۲۸- قتیبہ، لیث (دوسری سند) محمد بن رج، لیث، ابن

شہاب، ابو سلمہ، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت صفیہ بنت حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا طواف افاضہ کرنے کے بعد حیض میں مبتلا ہو گئیں، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، کہ میں نے ان کے حیض آنے کا تذکرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تو کیا وہ ہم کو روک رکھے گی، حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ وہ طواف افاضہ کر چکی تھیں، بعد میں حائضہ ہوئیں، تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اچھا تو پھر چلیں۔

۷۲۹۔ ابو طاہر، حرمہ بن یحییٰ، احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، اسی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ (حضرت عائشہ) فرماتی ہیں، حضرت صفیہ بنت حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جتہ الوداع میں طہارت کی حالت میں طواف افاضہ کرنے کے بعد حیض میں مبتلا ہو گئیں، بقیہ حدیث مثل سابق ہے۔

۷۳۰۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) زہیر بن حرب، سفیان (تیسری سند) محمد بن ثقیف، عبد الوہاب، ایوب، عبد الرحمن بن قاسم، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا، کہ حضرت صفیہ بنت حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حالت حیض میں ہو گئی ہیں، زہری کی روایت کی طرح منقول ہے۔

۷۳۱۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قنبل، الف، قاسم بن محمد حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، ہمیں اندیشہ تھا، کہ حضرت صفیہ طواف افاضہ کرنے سے قبل حیض میں مبتلا ہو جائیں گی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف

وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ خَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حَبِيبٍ بَعْدَ مَا أَفَاضَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ فَذَكَرْتُ حَبِيبَتَهَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَابِسْتُنَا هِيَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا قَدْ كَانَتْ أَفَاضَتْ وَطَافَتْ بِالْيَسْرِ ثُمَّ خَاضَتْ بَعْدَ الْإِفَاضَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَنَنْفِرَ *

۷۲۹۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى قَالَ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْمَازِنُ أَحْمَرْنَا ابْنُ وَهْبٍ أَحْمَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَتْ طَعِمْتُ صَفِيَّةَ بِنْتُ حَبِيبٍ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بَعْدَ مَا أَفَاضَتْ طَاهِرًا بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ *

۷۳۰۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ كُلُّهُمُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا ذَكَرَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ صَفِيَّةَ قَدْ خَاضَتْ بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ *

۷۳۱۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ بْنِ قُنْبَلٍ حَدَّثَنَا أَلْفُحٌ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَتَحَوَّضُ أَنْ تَحِيضَ صَفِيَّةُ قُلْتُ أَنْ تُبِيضَ قَالَتْ لَمَّا عَاْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

لائے، اور فرمایا، کیا صفیہ ہمیں روک رکھے گی، ہم نے عرض کیا کہ وہ طواف افاضہ کر چکی ہیں، آپ نے فرمایا تو اب نہیں۔

۷۳۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، عبد اللہ بن ابی بکر، بواسطہ اپنے والد، عمرہ بنت عبد الرحمن، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، کہ یا رسول اللہ! صفیہ حیض میں مبتلا ہو گئیں، آپ نے فرمایا، شاید وہ ہم کو روک رکھے گی، کیا انہوں نے تم سب کے ساتھ بیت اللہ کا طواف نہیں کیا، سب نے عرض کیا کیوں نہیں، کیا تھا، آپ نے فرمایا، تو بس چلو۔

۷۳۳۔ حکم بن موسیٰ، یحییٰ بن حمزہ، اوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر، محمد بن ابراہیم ترمذی، ابو سلمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے قربت کرنا چاہی تو آپ سے عرض کیا گیا، کہ وہ حائضہ ہیں، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا وہ ہم کو روک رکھے گی، عرض کیا گیا، کہ یا رسول اللہ! وہ تو دس ذی الحجہ کو طواف زیارت کر چکی ہیں، فرمایا، تو بس تمہارے ساتھ وہ بھی چلیں۔

۷۳۴۔ محمد بن ثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ (دوسری سند) عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، حکم، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ سے چلنا چاہا، تو حضرت منیہؓ اپنے خیمہ کے دروازہ پر کبیہہ خاطر اور غمگین ہو کر کھڑی ہو گئیں، آپ نے فرمایا، اٹھی ہال کاٹی، تو ہم کو روک لے گی، پھر فرمایا کیا یوم النحر کو تم نے طواف افاضہ کر لیا تھا، انہوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا تو پھر چلو۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَابِسْتُنَا صَفِيَّةُ قُلْنَا قَدْ أَفَاضَتْ قَالَ فَلَا إِدْنَ *

۷۳۲- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُصَيْنٍ قَدْ حَاضَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّهَا نَحِسْنَا أَلَمْ نَكُنْ قَدْ طَافَتْ مَعَكُمْ بِالْبَيْتِ قَالُوا بَلَى قَالَ فَاحْرُحْنَ *

۷۳۳- وَحَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمَزَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ لَعَلَّهُ قَالَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ مِنْ صَفِيَّةَ نَعَضَ مَا يُرِيدُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِيهِ فَقَالُوا إِنَّهَا حَائِضٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَإِنَّهَا لَحَابِسُنَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا قَدْ زَارَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ فَلْتَنْفِرْ مَعَكُمْ *

۷۳۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَإِبْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا عُيْنُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْفِرَ إِذَا صَفِيَّةُ عَلَى بَابِ حَبَائِهَا كَبِيَّةَ حَزِينَةٍ فَقَالَ عَفْرَى حَلَفَى إِنَّهُ لَحَابِسُنَا ثُمَّ قَالَ لَهَا أَكُنْتُ أَفْضْتُ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِي *

۷۳۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریم، ابو معاویہ، اعمش (دوسری سند) زہیر بن حرب، جریر، منصور، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، حکم کی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں، باقی ان کی روایت میں حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اداس اور غمگین ہونے کا تذکرہ نہیں ہے۔

باب (۹۹) حاجی اور غیر حاجی کے لئے کعبہ میں داخل ہونے کا استحباب اور اس میں جا کر نماز پڑھنا، اور نواجی کعبہ میں دعا مانگنا

۷۳۶۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسماءؓ، حضرت بلالؓ اور حضرت عثمان بن طلحہؓ حسی کعبہ کے اندر داخل ہوئے اور دروازہ بند کر دیا گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیر تک اندر رہے، حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں، کہ جس وقت آپ باہر تشریف لائے، تو میں نے بلال سے دریافت کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اندر کیا کیا تھا، فرمایا حضور نے دو ستونوں کو بائیں طرف اور ایک کو دائیں جانب اور تین ستونوں کو اپنے پیچھے کیا، اور بیت اللہ کے اس وقت چھ ستون تھے، پھر آپ نے نماز پڑھی۔

۷۳۷۔ ابو الریح زہرانی وحمید بن سعید اور ابو کامل ححدری، حماد بن زید، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، اور کعبہ کے صحن میں فروکش ہوئے اور عثمان بن طلحہؓ کو غلبہ کیا، انہوں نے کئی لا کر پیش کی، اور دروازہ کھول دیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

۷۳۵- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ جَمِيعًا عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحَوْ حَدِيثِ الْحَكَمِ غَيْرَ أَنَّهُمَا لَا يَذْكُرَانِ كَثِيرَةَ حَرْبَةَ *

(۹۹) بَابُ اسْتِحْبَابِ دُخُولِ الْكَعْبَةِ لِلْحَاجِّ وَغَيْرِهِ وَالصَّلَاةِ فِيهَا وَالِدُعَاءِ فِي نَوَاحِيهَا كُلِّهَا *

۷۳۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ فَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَأَسْمَاءُ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَضْرِيُّ فَأَغْلَقَهَا عَلَيْهِ ثُمَّ مَكَثَ فِيهَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَسَأَلْتُ بِلَالًا حِينَ خَرَجَ مَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَعَلَ عُمُودَيْنِ عَنْ نِسَارِهِ وَعُمُودًا عَنْ يَمِينِهِ وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَأَاهُ وَكَانَ الثَّبْتُ يُؤَمِّدُهُ عَلَى مِيقَةِ أَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلَّى *

۷۳۷- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الرَّهْرَائِيُّ وَقَتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو كَامِلٍ الْحَضْرِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَادٌ حَدَّثَنَا أَبُو نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَلَرَّلَ بِنَاءَ الْكَعْبَةِ وَأَرْسَلَ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ طَلْحَةَ

حضرت بلالؓ، حضرت اسامہؓ بن زیدؓ اور حضرت عثمان بن عفانؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اندر داخل ہوئے اور دروازہ کے متعلق حکم دیا، وہ بند کر دیا گیا، سب حضرات دیر تک اندر رہے، دیر کے بعد دروازہ کھلا، حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں جھپٹا، اور سب لوگوں سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا، اور بلالؓ آپ کے پیچھے تھے، میں نے بلالؓ سے دریافت کیا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اندر نماز پڑھی تھی، انہوں نے جواب دیا ہاں! میں نے دریافت کیا، کس جگہ پر فرمایا، ان کے منہ کے سامنے دو مستونوں کے درمیان، مگر میں یہ دریافت کرنا بھول گیا کہ کتنی نماز پڑھی تھی۔

۷۳۸ھ۔ ابن ابی عمر، سفیان، ابویہ خثیمانی، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسامہ بن زیدؓ کی افغانی پر سوار ہو کر قشر یاف لائے، کعبہ کے صحن میں افغانی کو بٹھلایا، پھر عثمان بن عفانؓ کو طلب فرمایا، اور ارشاد فرمایا، کہ کنبی لاؤ، عثمان نے اپنی ماں سے جا کر کنبی طلب کی، اس نے دینے سے انکار کر دیا، عثمان بولے کنبی دے دو، ورنہ یہ تلوار میری پشت سے پار ہو جائے گی، مجبوراً اس نے کنبی دے دی، عثمان کنبی لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور آپ کو کنبی دے دی، آپ نے دروازہ کھولا، بقیہ حدیث بدستور روایت ہے۔

۷۳۹ھ۔ زہیر بن حرب، یحییٰ قطان، (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، (تیسری سند) ابن نمیر، عہدہ، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ میں داخل ہوئے اور آپ کے ساتھ اسامہؓ، بلالؓ اور عثمان بن عفانؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی تھے، دروازہ بند کر دیا گیا، دیر تک بند رہنے کے بعد پھر دروازہ کھلا اور سب سے پہلے میں ہی داخل

فجاء بالیفتح ففتح الباب قال ثم دخل النبي صلى الله عليه وسلم وبلال وأسامة بن زيد وعثمان بن طلحة وأمر بالباب فأغلق فلبثوا به ملياً ثم فتح الباب فقال عبد الله فبادرت الناس فنلقيت رسول الله صلى الله عليه وسلم خارجاً وبلال على إثره فقلت لبلال هل صلى فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم قلت أين قال بين العمودين بلفاء وجهه قال ونسيت أن أسأله كم صلى*

۷۳۸- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْنِيَّيْنِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَامَ الْفَتْحِ عَلَى نَافِعٍ لِأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ حَتَّى آتَاخَ بَيْتَاءَ الْكَعْبَةِ ثُمَّ دَعَا عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ فَقَالَ أَتَبْنِي بِالْمِفْتَاحِ فَذَهَبَ إِلَيَّ امْتَنُ فَاتَتْ أَنْ تُعْطِيَهُ فَقَالَ وَاللَّهِ لَتُعْطِيَنَّهُ أَوْ لَيَحْرُجَنَّ هَذَا السَّيْفُ مِنْ صُلْبِي قَالَ فَأَعْطِيَنَّهُ إِيَّاهُ فَجَاءَ بِهِ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَفَعَهُ إِلَيْهِ فَفُتِحَ الْبَابُ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ*

۷۳۹- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا نَحْسِيُّ وَهْرُ الْفُطَّانِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَالْفُطَّانُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عُثَيْبِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبْتَ وَمَعَهُ أُسَامَةُ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَأَحْاقُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ طَوِيلًا

ہوا، حضرت بلال سے ملاقات ہوئی، تو میں نے ان سے دریافت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس جگہ نماز پڑھی ہے، فرمایا اگے ستونوں کے درمیان، مگر میں یہ دریافت کرنا بھول گیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی نماز پڑھی ہے۔

۷۴۰۔ حمید بن مسعد، خالد بن حارث، عبد اللہ بن عون، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں کعبہ کے پاس پہنچا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت بلال، اور حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اندر داخل ہو چکے تھے اور حضرت عثمان بن طلحہ نے دروازہ بند کر دیا تھا، دیر تک یہ حضرات اندر رہے، دیر کے بعد دروازہ کھلا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے، اور میں زینہ پر چڑھ کر اندر گیا، اور دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس جگہ نماز پڑھی ہے، کہا اس جگہ، مگر یہ دریافت کرنا بھول گیا کہ آپ نے کتنی نماز پڑھی ہے۔

۷۴۱۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) ابن ربیع، لیث، ابن شہاب، سالم، اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت اسامہ بن زید اور حضرت بلال اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بیت اللہ میں داخل ہوئے اور دروازہ بند کر لیا، جب دروازہ کھلا تو داخل ہوئے واپس میں سب سے پہلے میں ہی تھا، میں بلال سے ملا اور دریافت کیا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں نماز پڑھی ہے، انہوں نے کہا، جی ہاں! دونوں یمنی ستونوں کے درمیان نماز پڑھی ہے۔

۷۴۲۔ حرملہ بن بکحی، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، کہ بیت اللہ

ثُمَّ قُبِحَ فُكِنْتُ أَوَّلُ مَنْ دَخَلَ فَلَقِيتُ بِلَالًا فَقُلْتُ أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَيْنَ الْعُمُودَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ فَتَبَيَّنْتُ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۷۴۰۔ وَحَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى الْكُعْبَةِ وَقَدْ دَخَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِلَالٌ وَأَسَامَةُ وَأَجَافٌ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ قَالَ فَمَكَّنُوا فِيهِ مَبْلًا ثُمَّ قُبِحَ النَّابُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَقِبْتُ الدَّرَجَةَ فَدَخَلْتُ التَّبِيتُ فَقُلْتُ أَيْنَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا هَا هُنَا قَالَ وَتَبَيَّنْتُ أَنْ أَسْأَلَهُمْ كَمْ صَلَّى *

۷۴۱۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمَيْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّبِيتَ هُوَ وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَأَعْلَقُوا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا فَضَحُوا كُنْتُ فِي أَوَّلِ مَنْ وَلَحَ فَلَقِيتُ بِلَالًا فَسَأَلْتُهُ هَلْ صَلَّى بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ صَلَّى بَيْنَ الْعُمُودَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ *

۷۴۲۔ وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَاسْمَاءُ بِنْتُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ
بُنُ طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ وَلَمْ يَدْخُلْهَا
مَعَهُمْ أَحَدٌ ثُمَّ أُغْلِقَتْ عَلَيْهِمْ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَأَخْبَرَنِي بِبِلَالٍ
وَعُثْمَانَ بَنُ طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي
خَوِيفِ الْكَعْبَةِ بَيْنَ الْعُمُودَيْنِ الْهَيْمَانِيَيْنِ -

۷۴۳- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ
حُمَيْدٍ حَبِيبًا عَنْ ابْنِ بَكْرٍ قَالَ عَبْدُ أُخْرَيْنَا
مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ
لِعَطَاءٍ أَسْمِعْتُ ابْنَ عَاصٍ يَقُولُ إِنَّمَا أُمِرْتُمْ
بِالطَّوَافِ وَلَمْ تُؤْمَرُوا بِدُخُولِهِ قَالَ لَمْ يَكُنْ
يَنْهَى عَنْ دُخُولِهِ وَلَكِنْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَخْبَرَنِي
أَسْمَاءُ بِنْتُ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَمَّا دَخَلَ الْبَيْتَ دَعَا فِي نَوَاحِيهِ كُلِّهَا وَلَمْ
يُصَلِّ فِيهِ حَتَّى خَرَجَ فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ فِي قُبُلِ
الْبَيْتِ رَكَعَتَيْنِ وَقَالَ هَذِهِ الْقِبْلَةُ قُلْتُ لَهُ مَا
نَوَاحِيهَا أَفِي زَوَائِهَا قَالَ بَلَى فِي كُلِّ قِبْلَةٍ مِنَ
الْبَيْتِ *

شریف میں داخل ہوئے اور حضرت اسماء بن زید، اور حضرت
بلال اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی داخل
ہوئے، اور آپ کے ساتھ اور کوئی داخل نہیں ہوا، اور وہاں
بند کر دیا گیا، حضرت عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے
حضرت بلال یا حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان
کیا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف کے
اندروں یعنی ستونوں کے درمیان نماز پڑھی ہے۔

۷۴۳- اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، محمد بن بکر، ابن جریر
بیان کرتے ہیں، میں نے عطاء سے کہا کہ کیا تم نے حضرت ابن
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، وہ فرماتے تھے کہ تمہیں
طواف کا حکم دیا گیا ہے، کعبہ میں داخل ہونے کا حکم نہیں دیا گیا
ہے، عطاء بولے تو وہ داخل ہونے سے تھوڑا منع کرتے ہیں،
لیکن میں نے ان سے سنا ہے، وہ فرماتے تھے کہ مجھے اسماء بن
زید نے خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت
بیت اللہ میں داخل ہوئے، تو اس کے تمام کونوں میں دعا مانگی،
اور اس میں نماز نہیں پڑھی (۱) ہاں! جس وقت باہر تشریف
لائے تو کعبہ کے سامنے دو رکعتیں پڑھیں، اور فرمایا یہ قبلہ
ہے، میں نے ان سے کہا کیا حکم ہے، اس کے کناروں کا، اور کیا
حکم ہے اس کے کونوں میں نماز پڑھنے کا، فرمایا ہر طرف بیت
اللہ کے قبلہ ہے۔

(۱) حضرت بلال اور حضرت اسماء کی روایتوں میں تطہیق دے کر دونوں کو جمع کرنا بھی ممکن ہے۔ تطہیق کی ایک صورت یہ ہے کہ حضور
صلی اللہ علیہ وسلم جب کعبہ میں داخل ہوئے تو ابتداً دعائیں مشغول ہو گئے آپ کو دعائیں مشغول دیکھ کر حضرت اسماء بھی کعبہ کی
دوسری جانب دعائیں مشغول ہو گئے۔ حضرت اسماء کی دعائیں مشغولیت کے دوران ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی جسے حضرت
اسماء نے نہیں دیکھا اور حضرت بلال نے آپ کے قریب ہونے کی وجہ سے دیکھ لیا۔ تطہیق کی دوسری صورت یہ ہے کہ دروازہ بند کرنے
کی وجہ سے اندر اندر میرا ہو گیا تھا اس تاریکی کی وجہ سے حضرت اسماء کو آپ کی نماز کا علم نہ ہوا اور حضرت بلال آپ کے قریب تھے اس لئے
انہیں معلوم ہو گیا۔ تطہیق کی تیسری صورت یہ ہے کہ حضرت اسماء کسی وجہ سے بیت اللہ سے باہر گئے ہوں گے اس دوران آپ نے نماز
پڑھی جس کا حضرت اسماء کو علم نہ ہو سکا۔

(فائدہ) یعنی قیامت تک یہی فیصلہ رہے گا، اور یہ منسوخ نہیں ہوگا، اور ان تمام روایتوں میں محدثین نے حضرت بلالؓ کی روایت کو ترجیح دی ہے، کہ جس میں کعبہ کے اندر نماز کا تذکرہ ہے، اور حضرت اسامہؓ کی روایت سے محسوس نہیں کیا، کیونکہ حضرت بلالؓ نے ایک امر زائد ثابت کیا ہے، اور مثبت مقدم ہوا کرتا ہے، اس کے علاوہ اور بکثرت دلائل اس بات پر شاہد ہیں کہ آپؐ نے بیت اللہ میں نماز پڑھی ہے اور نیز امام ابو حنیفہ، شافعی، ثوری، احمد اور جمہور علماء کرام کے نزدیک بیت اللہ شریف میں فرائض و نوافل کا پڑھنا صحیح اور درست ہے (نووی جلد ۱ صفحہ ۳۲۸، شرح ابی وشتوی جلد ۳ صفحہ ۳۱۹)۔

۷۴۴- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ وَفِيهَا سِتُّ مَوَازٍ فَقَامَ عِنْدَ سَارِيَةٍ فَذَعَا وَلَمْ يُصَلِّ *

۷۴۵- حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنِي هُثَيْمٌ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذْهَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فِي عُمْرِهِ قَالَ لَا *

(فائدہ) یہ عہد عمرہ تھا، واقعہ ہے کیونکہ اس وقت بیت اللہ میں اندر بت رکھے ہوئے تھے اور مشرکین انہیں ہٹانے نہیں دیتے تھے، اس لئے آپؐ اندر تشریف نہیں لے سکے، یہاں فتح کے سال بیت اللہ کو بتوں سے پاک و صاف کیا گیا اور آپؐ نے پھر اندر جا کر نماز پڑھی (نووی جلد ۱ صفحہ ۳۲۹)۔

باب (۱۰۰) کعبہ کو توڑ کر از سر نو تعمیر کرنے کا بیان! ۷۴۶- یحییٰ بن یحییٰ، ابو معاویہ، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، کہ اگر تمہاری قوم نے نیا نیا کفر نہ چھوڑا تو ہاتھوں میں بیت اللہ کو شہید کر کے اسے پھر بنائے ابراہیمی پر بنانا، اس لئے کہ قریش نے جس وقت بیت اللہ کو بنایا تو اسے چھوٹا کر دیا، اور اس میں ایک دروازہ پیچھے بھی بنایا۔

۷۴۷- ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریم، ابن نمیر، ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۷۴۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا حَدَاثَةُ عَهْدِ قَوْمِكَ بِالْكَفْرِ لَنَقَضْتُ الْكَعْبَةَ وَلَخَعَلْتُهَا عَلَى أَسَاسِ إِبْرَاهِيمَ فَإِنْ فُرِئَتْ حِينَ بَنَى الْبَيْتَ اسْتَفْصَرْتُ وَلَخَعَلْتُ لَهَا حَلْفًا *

۷۴۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ لُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۷۴۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ، عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر صدیق، عبد اللہ بن عمر، حضرت عائشہ زوجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ تمہاری قوم نے بیت اللہ بناتے وقت اسے ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں سے چھوٹا کر دیا، میں نے عرض کیا، کہ یا رسول اللہ تو پھر آپ کیوں نہیں اسے ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں کے مطابق بنادیتے؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ اگر تمہاری قوم نے نیا نیا کفر نہ چھوڑا ہو تا تو میں ضرور ایسا کر دیتا (یہ روایت سن کر) حضرت عبد اللہ بن عمرؓ بولے، کہ حضرت عائشہؓ نے ضروریہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوگا، کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کونوں کا جو حجر سے متصل ہیں، اشتلام کرنا اس لئے چھوڑ دیا کہ بیت اللہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بنیادوں پر پورا پورا رہا ہوا نہیں ہے۔

۷۴۹۔ ابو طاہر، عبد اللہ بن وہب، مخرمہ (دوسری سند) ہارون بن سعید الحلی، ابن وہب، مخرمہ بن کبیر، بواسطہ اپنے والد، ثاقب، مولیٰ، ابن عمرؓ، عبد اللہ بن ابی بکر بن ابی قحافہ، حضرت عبد اللہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ اگر تمہاری قوم جاہلیت یا کفر کوئی نئی نہ چھوڑے ہوتی، تو میں کہہ کا خزانہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کر دیتا، اور اس کا دروازہ زمین سے ملا دیتا، اور حطیم کو کعبہ میں ملا دیتا۔

۷۵۰۔ محمد بن حاتم، ابن مہدی، سلیم بن حیان، سعید بن میثاق بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ

۷۴۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَخْبَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَمْ تَرَوْا أَنَّ قَوْمَكُمْ جِئُوا بَنُو الْكَعْبَةِ اقْتَصَرُوا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ فَأَلْتُمْ فَقُلْتُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَمْ تَرُدُّهَا عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوْنُوا جِدَّتَانِ قَوْمِكِ بِالْكَفْرِ لَفَعَلْتُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ لَيْفَ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِطْلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُنْتَمِ عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ*

۷۴۹۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مَخْرَمَةَ ح وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ كَبِيرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ مِنْ أَبِي قُحَافَةَ يُحَدِّثُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْلَا أَنَّ قَوْمَكُمْ خَدَبُوا عَهْدَ بَحَائِلِيَّةٍ أَوْ قَالَ فَكَفَرُوا لَأَنْفَعْتُ كَثْرَ الْكَعْبَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَحَعَلْتُ بَابَهَا بِالْأَرْضِ وَلَأَدْخَلْتُ فِيهَا مِنَ الْحِجْرِ*

۷۵۰۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنِي ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

ابْنِ مَيْمَنَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ حَدَّثَنِي خَالَتِي بَغِيَّةُ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ لَوْلَا أَنَّ قَوْمَكَ حَدِيثُ عَهْدٍ بِشِيرِكَ لَهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ فَأَلَزَقْتُهَا بِالْأَرْضِ وَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ بَابًا شَرْقِيًّا وَبَابًا غَرْبِيًّا وَزِدْتُ فِيهَا مِئَةَ أَذْرُعٍ مِنَ الْبَحْرِ فَإِنْ قُرَيْشًا اقْتَصَرَتْهَا حَبَتْ نَسَتْ الْكَعْبَةَ *

(فائدہ) معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قوم کے مشدہ کے خدشہ سے تغیر کو مناسب نہ سمجھا، اس لئے صرف تہنای کرتے رہے، اس سے معلوم ہوا کہ بعض امور شرعیہ میں بے تعلک شریعہ ناخیر روا ہے، اگلے فائدے میں انشاء اللہ بتائے کعبہ کے متعلق مفصل کلام آجائے گا۔

۷۵۱- وَحَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي رَافِدَةَ أَجُرَبِيِّ ابْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ لَمَّا احْتَرَقَ النَّبِيُّ زَمَنَ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ حِينَ عَرَاخًا أَهْلُ الشَّامِ فَكَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ نَزَعَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ حَتَّى قَدِمَ النَّاسُ الْمَوْسِمَ يُرِيدُونَ أَنْ يُحَرِّقُوهُمْ أَوْ يُحَرِّقَهُمْ عَلَى أَهْلِ الشَّامِ فَلَمَّا صَدَرَ النَّاسُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَكْبَرُوا عَلَيَّ فِي الْكَعْبَةِ أَنْقُضُهَا ثُمَّ أَتَيْتُ بِنَاءَهَا أَوْ أَصْلَحُ مَا وَهَى مِنْهَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَإِنِّي قَدْ فُرِقَ لِي رَأْيِي فِيهَا أَرَى أَنْ تُصْلَحَ مَا وَهَى مِنْهَا وَتَدَعُ بِنَاءُ أَسْلَمَ النَّاسُ عَلَيْهِ وَأَحْجَارًا أَسْلَمَ النَّاسُ عَلَيْهَا وَتُبِعَتْ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ لَوْ كَانَ أَحَدُكُمْ احْتَرَقَ بَيْنَهُ مَا رَضِي حَتَّى يُجِدَهُ فَكَيْفَ بَيْنَ رَبِّكُمْ إِنِّي مُسْتَعِجِرٌ رَبِّي ثَلَاثًا ثُمَّ عَازَمَ عَلَى أَمْرِي فَلَمَّا مَضَى الثَّلَاثُ أَجْمَعَ رَأْيِي عَلَى أَنْ يُنْقَضَتْ فَتَحَمَّاهُ النَّاسُ أَنْ يَنْزِلَ مَاوِلَ النَّاسِ يَنْصَعِدُ فِيهِ أَمْرٌ مِنَ السَّمَاءِ حَتَّى صَعِدَهُ رَحْلٌ فَأَلْفَى مِنْهُ

۷۵۱-۔ جابر بن سري، ابن ابی زائدہ، ابن ابی سلیمان، عطاء، بیان کرتے ہیں کہ یزید بن معاویہ کے زمانہ میں جب کہ شام والے مکہ میں آکر لڑے، اور بیت اللہ جل گیلہ اور جو کچھ اس کا حال ہونا تھا سو ہوا، تو ابن زبیرؓ نے کعبہ کو اسی حال میں رہنے دیا، یہاں تک کہ سب لوگ موسم حج میں جمع ہوئے، ابن زبیر کا ارادہ تھا کہ لوگوں کا حجرہ پر کریں (کہ ان میں دین کی حیثیت ہے یا نہیں) یا انہیں اہل شام کی لڑائی پر جرات دلائیں، جب سب آگئے تو حضرت ابن زبیرؓ نے فرمایا، کہ اے لوگو! مجھے کعبہ کے متعلق مشورہ دو، کہ میں اسے توڑ کر از سر نو بنائوں، یا اس میں جو حصہ خراب ہو گیا ہے، اسے درست کر دوں، ابن عباسؓ نے فرمایا کہ میری سمجھ میں تو یہ بات آئی ہے کہ جو حصہ اس میں خراب ہو گیا ہے اس کی مرمت کر دو، اور کعبہ کو اسی حال پر چھوڑ دو، جیسا کہ لوگوں کے اسلام لانے کے وقت تھا، اور ان ہی پتھروں کو رہنے دو، کہ جن پر لوگ شرف پہ اسلام ہوئے، اور آنحضرتؐ مبعوث ہوئے، ابن زبیر بولے اگر تم میں سے کسی کا گھر جل جائے، تو توبہ نائے بغیر کبھی آرام سے بیٹھ نہیں سکتا، تو تمہارے پروردگار کا مکان تو بہت اعلیٰ ہے، اور میں اپنے پروردگار سے تین بار مشورہ کرتا ہوں پھر اپنے کام کا پختہ ارادہ

کرتاہوں، جب تین مرتبہ استحارہ کر چکے تو ان کا قلب اسرارو بنانے پر آمادہ ہوا تو لوگ اس بات کا خوف کرنے لگے کہ جو شخص سب سے پہلے خانہ کعبہ کو توڑنے کے لئے چڑھے تو کہیں اس پر بلائے آسمانی نازل نہ ہو جائے، حتیٰ کہ ایک شخص لوہے پر چڑھا اور اس میں سے ایک پتھر گرایا، جب لوگوں نے دیکھا کہ اس پر کوئی بلا نازل نہیں ہوئی تو ایک دوسرے پر گرنے لگے، اور اسے شہید کر کے زمین سے ملا دیا، اور ابن زبیر نے چند ستون کھڑے کر کے ان پر پردہ ڈال دیا، یہاں تک کہ اس کی دیواریں بلند ہوتی گئیں، پھر ابن زبیر نے فرمایا کہ میں نے عائشہ سے سنا فرما رہی تھیں، کہ حضور فرماتے تھے، کہ اگر لوگ نیا نیا کفر نہ چھوڑے ہوتے، اور پھر نہ میرے پاس اتنا خرچ ہے کہ میں اس کو بنا سکوں، تو پانچ گز حطیم سے بیت اللہ میں داخل کر دیتا، میں اس کا ایک دروازہ بنا تا کہ لوگ اس سے اندر جاتے اور دوسرا دروازہ ایسا کر دیتا کہ لوگ اس سے باہر آتے، ابن زبیر نے فرمایا آج ہمارے پاس اتنا خرچہ بھی ہے، اور لوگوں کا خوف بھی نہیں، راوی بیان کرتے ہیں، چنانچہ ابن زبیر نے پانچ گز حطیم کی جانب سے زمین اس میں بڑھا دی، حتیٰ کہ اس جگہ ایک بنیاد (بنائے ابراہیمی) کی لگی، کہ لوگوں نے اسے خوب دیکھا، چنانچہ اسی بنیاد پر دیوار اٹھانا شروع کر دی، اور بیت اللہ کا طول اٹھارہ ذراع تھا، پھر جب اس میں زیادتی کی، تو لمبان چھوٹا معلوم ہونے لگا تو اس کے لمبان میں بھی دس ذراع کا اضافہ کر دیا، اور اس کے دو دروازے بنائے، کہ ایک سے اندر جائیں اور دوسرے سے باہر جائیں، جب ابن زبیر شہید کر دیئے گئے، تو حجاج نے عبد الملک بن مروان کو اس کی اطلاع دی، اور لکھا کہ حضرت ابن زبیر نے بیت اللہ کی جو تعمیر کی ہے وہ ان ہی بنیادوں کے مطابق ہے، کہ جس پر مکہ کرمہ کے معتبر لوگوں نے دیکھا ہے تو عبد الملک بن مروان نے لکھا کہ حضرت ابن زبیر کے اس تعمیر و تہذیب سے ہمیں کوئی سرکار نہیں، لہذا جو انہوں نے طول میں زیادتی کی ہے اسے تو

حِجَارَةً فَلَمَّا لَمْ يَرَهُ النَّاسُ أَصَابَهُ شَيْءٌ تَنَاهَوْا فَتَقَصَّوْهُ حَتَّى بَلَغُوا بِهِ الْأَرْضَ فَحَفَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَشْعَدَةً فَسَرَّ عَلَيْهَا السُّتُورَ حَتَّى ارْتَفَعَ بِنَاؤُهُ وَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ إِنِّي سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنَّ النَّاسَ حَدِيثَ عَهْدِهِمْ بِكَفَرٍ وَلَيْسَ عِنْدِي مِنَ النَّفَقَةِ مَا يُقَوِّي عَلَى بَنَائِهِ لَكُنْتُ أَذْخَلْتُ فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ حُمْسَ أَذْرُعٍ وَلَحَفَلْتُ لَهَا بِنَا يُدْخِلُ النَّاسُ مِنْهُ وَبَابًا يَخْرُجُونَ مِنْهُ قَالَ قَاتَا الْيَوْمَ أَحَدُ مَا أَنْفَقْتُ وَلَكُنْتُ أَحَافُ النَّاسَ قَالَ قَرَأَ فِيهِ حُمْسَ أَذْرُعٍ مِنَ الْحِجْرِ حَتَّى أَبْذَى أَسَا نَظَرَ النَّاسُ إِلَيْهِ فَبَنَى عَلَيْهِ الْبِنَاءَ وَكَانَ طُولُ الْكَعْبَةِ ثَمَانِي عَشْرَةَ ذِرَاعًا فَلَمَّا زَادَ فِيهِ اسْتَقْصَرَهُ قَرَأَ فِي طُولِهِ عَشْرَ أَذْرُعٍ وَجَعَلَ لَهُ بَابَيْنِ أَحَدَهُمَا يُدْخِلُ مِنْهُ وَالْآخَرُ يُخْرِجُ مِنْهُ فَلَمَّا قَتَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ كَتَبَ الْحُجَّاجُ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ يُخْبِرُهُ بِذَلِكَ وَيُخْبِرُهُ أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ قَدْ وَصَعَ الْبِنَاءَ عَلَى أَسْنِ نَظَرَ إِلَيْهِ الْعُلَاقُ مِنَ أَهْلِ مَكَّةَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ الْمَلِكِ إِنَّا لَنَسْتَأْذِنُ مِنْ تَطْلِيْعِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فِي شَيْءٍ أَمَّا مَا زَادَ فِي طُولِهِ فَأَقْرَهُ وَأَمَّا مَا زَادَ فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ فَرُدَّهُ إِلَى بَنَائِهِ وَسُدَّ الْبَابَ الَّذِي فَتَحَهُ فَتَقَصَّضَهُ وَأَعَادَهُ إِلَى بَنَائِهِ *

رہنے دو، اور جو حطیم کی طرف سے انہوں نے زائد کیا ہے، اسے نکال دو، اور پھر حالت اولیٰ پر بنا دو، اور جو دروازہ انہوں نے کھولا ہے وہ بھی بند کر دو، غرضیکہ حجاج نے کعبہ کو شہید کر کے پھر بنانے اول پر بنایا۔

۷۵۲- محمد بن حاتم، محمد بن بکر، ابن جریج، عبد اللہ بن عبید بن عمیر، ولید بن عطاء، حارث بن عبد اللہ بن ابی ربیعہ، عبد اللہ بن عبید بیان کرتے ہیں، کہ حارث بن عبد اللہ بن ابی ربیعہ، عبد الملک بن مروان کے پاس اس کے زمانہ خلافت میں وفد لے کر گئے تو عبد الملک نے ان سے کہا، میرا گمان ہے کہ ابو ضحیب یعنی ابن زبیر جو حضرت عائشہؓ سے روایت نقل کرتے ہیں، تو انہوں نے حضرت عائشہؓ سے یہ حدیث سنی ہے، عبد الملک نے کہا، تم نے کیا سنا ہے، بیان کرو، حارث نے کہا، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہاری قوم نے کعبہ کی بنا کو چھو کر مار دیا، اگر تمہاری قوم نے نیا نیا شرک نہ چھوڑا ہوتا، تو جتنا انہوں نے اس میں چھوڑ دیا تھا، میں اسے بنا دیتا، سو اگر تمہاری قوم کا ارادہ ہو کہ میرے بعد اسے ویسا ہی بنا دیں، تو آؤ میں دیکھا دوں، جو انہوں نے چھوڑ دیا، چنانچہ حضرت عائشہؓ کو دکھادیا، اور وہ تقریباً سات ہاتھ تھا، یہ تو عبد اللہ بن عبید کی روایت ہوئی، باقی ولید بن عطاء نے یہ مضمون زائد بیان کیا ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ میں اس میں دو دروازے زمین سے ملے ہوئے کر دیتا، ایک مشرق کی طرف اور دوسرا مغرب کی جانب، اور تم جانتی ہو کہ تمہاری قوم نے اس کا دروازہ کیوں اونچا کر دیا ہے؟ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں، میں نے عرض کیا، کہ نہیں، آپ نے فرمایا، معزز بننے کے لئے، تاکہ کعبہ میں وہ لوگ داخل ہو سکیں جنہیں وہ داخل کرنا چاہیں، چنانچہ جب کوئی شخص کعبہ کے اندر جانا چاہتا ہے تو اسے ہاتھ دے دیتے، اور داخل ہونے کے قریب پہنچ جاتا، تو اس کو دھکا دے دیتے، اور

۷۵۲- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبِيدِ بْنِ عُمَيْرٍ وَالْوَلِيدَ بْنَ عَطَاءٍ يُحَدِّثَانِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبِيدٍ وَفَدَّ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ فِي خِلَافَتِهِ فَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ مَا أَطْلُ مَا أَطْلُ أَنَا حَبِيبُ يَعْني ابْنُ الزُّبَيْرِ سَمِعَ مِنْ عَائِشَةَ مَا كَانَ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهَا قَالَ الْحَارِثُ عَلَى أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْهَا قَالَ سَمِعْتَهَا تَقُولُ مَاذَا قَالَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فَوْمَكَ اسْتَقْصَرُوا مِنْ بُيُوتِ الْبَيْتِ وَلَوْ لَأَ حَدَّثَتْهُ عَنْهُمْ بِالْشَّرِّ أَغَدْتُ مَا تَرَكُوا مِنْهُ فَإِنْ بَدَأَ لِقَوْمِكَ مِنْ تَعْدِي أَنْ يَتَوَّهُ فَهَلُمِّي بِالْأَرِيكِ مَا تَرَكُوا مِنْهُ فَأَرَاهَا قَرِيبًا مِنْ سَبْعَةِ أَذْرُعَ هَذَا حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبِيدٍ وَزَادَ عَلَيْهِ الْوَلِيدُ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَحَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ مَوْصُوعَتَيْنِ فِي الْأَرْضِ شَرْقِيًّا وَغَرْبِيًّا وَهَلْ تَذَرِينَ لِمَ كَانَ قَوْمُكَ رَفَعُوا بَابَهَا قَالَتْ قُلْتُ لَا قَالَ تَعَزَّزُوا أَنْ لَا يَدْخُلَهَا إِلَّا مَنْ أَرَادُوا فَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا هُوَ أَرَادَ أَنْ يَدْخُلَهَا يَدْعُوهُ يَدْعُوهُ حَتَّى إِذَا سَكَدَ أَنْ يَدْخُلَ دَفَعُوهُ فَسَقَطَ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ لِلْحَارِثِ أَنْتَ سَمِعْتَهَا تَقُولُ هَذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ

فَنَكَتَ مَاعَةً بِعَصَاهُ ثُمَّ قَالَ وَوَدْتُ أَنِّي تَرَكْتُهُ
وَمَا تَحْمِلُ *

وہ گر پڑتا، عبد الملک نے (یہ سن کر) حارث سے کہا، کیا تم نے
یہ حدیث حضرت عائشہؓ سے خود سنی ہے، کہا ہاں، عبد الملک
لکڑی سے تھوڑی دیر زمین کرید جا رہا، اور پھر بولا کاش میں
ابن زبیرؓ کے کام کو اسی طرح چھوڑ دیتا۔

۷۵۳۔ محمد بن عمرو بن جبلة، ابو عاصم (دوسری سند) عبد بن
حمید، عبد الرزاق، ابن جریر، اسی سند کے ساتھ روایت منقول
ہے جس طرح ابن کبر نے حدیث روایت کی ہے۔

۷۵۳۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ابْنِ حَبَلَةَ
حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ
أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ خُرَيْجٍ
بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ بَكْرٍ *

۷۵۴۔ محمد بن حاتم، عبد اللہ بن کبر سمی، حاتم بن ابی صفیر،
ابو قزعة بیان کرتے ہیں کہ عبد الملک بن مروان بیت اللہ کا
طواف کر رہا تھا، کہنے لگا (عیاذ باللہ) اللہ تعالیٰ ابن زبیرؓ کو ہلاک
کرے، وہ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ پر جھوٹ باندھتا تھا، اور
کہتا تھا کہ میں نے ان سے سنا، فرماتی تھیں کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ اے عائشہ اگر تیری قوم نے یا
نیا کفر نہ چھوڑا ہوتا تو میں کہہ کو توڑ کر حلیم کی طرف زائد کر
دیتا، اس لئے کہ تمہاری قوم نے بیت اللہ شریف کی بنا کو چھوٹا
کر دیا ہے، تو حارث بن عبد اللہ بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
کہا، کہ اے امیر المؤمنین ایسا مت کہو، اس لئے کہ میں نے خود
ام المؤمنین (حضرت عائشہؓ) رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ حدیث
سنی ہے، تو عبد الملک نے بولا، اگر کہہ کے شہید کرنے سے
قفل میں یہ حدیث سننا تو ابن زبیرؓ کی بنائی کو قاتل مگر کہتا۔

۷۵۴۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي
صَعْبَةَ عَنْ أَبِي قُرْعَةَ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ
مَرْوَانَ يَتَنَمَا هُوَ يُطَوِّفُ بِالْبَيْتِ إِذْ قَالَ قَاتِلُ
اللَّهِ إِنَّ الزُّبَيْرَ حَيْثُ يَكْذِبُ عَلَى أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ
يَقُولُ سَمِعْتُهَا تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ لَوْلَا جِدْنَا قَوْمِيكَ
بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ حَتَّى أَرِيدَ بِهِ مِنَ
الْحَجَرِ فَإِنَّ قَوْمِيكَ فَصَرُّوا فِي السَّاءِ فَقَالَ
الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَيْحَةَ لَأَ تَقُلَ هَذَا
يَا أُمِّيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَإِنَّا سَمِعْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ
تُحَدِّثُ هَذَا قَالَ لَوْ كُنْتُ سَمِعْتُ سَمِعْتُ قَبْلَ أَنْ
أَهْلِيهِ لَتَرَكْتُهُ عَلَى مَا نَسَى ابْنُ الزُّبَيْرِ *

(فائدہ) امام نووی شارح صحیح مسلم فرماتے ہیں، کہ علمائے کرام نے فرمایا، کہ بیت اللہ کی پانچ مرتبہ تعمیر ہوئی ہے، اول مرتبہ فرشتوں نے
بنایا، اور پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کے بعد جاہلیت میں قریش نے، اور اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک ۳۵
یا ۳۵ برس تھی، اور پھر چوتھی مرتبہ حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمنا کے مطابق اس کی تعمیر کی، اور پانچویں
مرتبہ حجاج بن یوسف نے، اور آج تک حجاج ہی کی بنیاد پر موجود ہے۔ بارون الرشید نے امام مالکؒ سے دریافت کیا کہ میں بیت اللہ کو منہدم
کر کے پھر حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ کی بنا کے مطابق بنادوں، تو امام مالکؒ نے فرمایا، اے امیر المؤمنین میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ اس کو
بادشاہوں کا کھلوانا بنائیے، واللہ اعلم وعلیہ التمسک (نووی جلد ۱ صفحہ ۳۳۹)۔

۷۵۵۔ سعید بن منصور، ابوالاحوص، اشعث بن ابی اشعث، اسود

۷۵۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو

بن یزید، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، کیا حطیم کی دیوار بیت اللہ شریف میں شامل ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں! میں نے عرض کیا، اس کا دروازہ کیوں اونچا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ یہ بھی تمہاری قوم کا کیا ہوا ہے کہ جسے چاہیں اندر جانے دیں اور جسے چاہیں روک دیں، اور اگر تمہاری قوم نے نئی نئی جاہلیت نہ چھوڑی ہوتی، اور مجھے خوف نہ ہو تا کہ ان کے دل تبدیل ہو جائیں گے، تو میں ارادہ کرتا کہ حطیم کی دیواروں کو بیت اللہ میں شامل کر دوں، اور اس کے دروازہ کو زمین سے لگا دوں۔

۷۵۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عید اللہ بن موسیٰ، شیبان، احدث بن ابی اسحاق، اسود بن یزید، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حطیم کے بارے میں دریافت کیا، اور ابوالاحوص کی حدیث کی طرح روایت نقل کی، باقی اس میں یہ الفاظ ہیں، کہ بیت اللہ شریف کا دروازہ اتنا اونچا کیوں ہے کہ بغیر میڑھی کے اس پر چڑھ نہیں سکتے، اور حضرت کے جواب میں یوں ہے کہ میں ڈرتا ہوں کہ ان کے دل نفرت نہ کر جاویں۔

باب (۱۰۱) عاجز، بوڑھے اور میت کی جانب سے حج کرنا!

۷۵۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، سلیمان بن یسار، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روایہ تھے کہ قبیلہ حشم کی ایک عورت آئی اور وہ آپ سے کچھ دریافت کرنے لگی اور حضرت فضل بن عباس اسے دیکھے گئے، وہ فضل بن عباس کو دیکھنے لگی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فضل بن عباس کا منہ دوسری

الْأَخْوَصِ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحِطْرِ أَمِنْ الْبَيْتِ هُوَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَلِمَ لَمْ يُدْخِلُوهُ فِي الْبَيْتِ قَالَ إِنْ قَوْمُكَ قَصَصَتْ بِهِمُ الْفَقْفَةَ قُلْتُ فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا قَالَ فَعَلْ ذَلِكَ قَوْمُكَ لِيُدْخِلُوا مِنْ شَاءُوا وَيَسْخَرُوا مِنْ شَاءُوا وَلَوْ أَنَّ قَوْمُكَ حَدِيثَ حَدِيثٍ عَنْهُمْ فِي الْحَاظِلِيَّةِ فَأَعَافَ أَنْ تَنْكِرَ قُلُوبُهُمْ لَتَنَطَرْتُ أَنْ أَدْخِلَ الْحِطْرَ فِي الْبَيْتِ وَأَنْ أَلْزِقَ بَابَهُ بِالْأَرْضِ *

۷۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُعْبَى ابْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحِجْرِ وَسَأَلْتُ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي الْأَخْوَصِ وَقَالَ بِهِ فَقُلْتُ فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا لَأُبْصِعَهُ إِلَيْهِ إِلَّا بِسَلَمٍ وَقَالَ مَخَافَةَ أَنْ تَنْفِرَ قُلُوبُهُمْ *

(۱۰۱) بَابُ الْحَجِّ عَنِ الْعَاجِزِ لِرِمَانَةَ وَهَرَمٍ وَنَحْوِهِمَا أَوْ لِلْمَوْتِ *

۷۵۷۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَدِيفٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَاضَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ خَتَمَةٍ تَسْتَفْتِيهِ فَمَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ فَحَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَهُ

طرف پھیر دیتے تھے، غرضیکہ اس نے عرض کیا، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر جو حج فرض کیا ہے، وہ میرے باپ پر بڑھاپے میں فرض ہوا، اور ان میں سواری پر جم کر بیٹھنے کی طاقت نہیں ہے تو کیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتی ہوں، آپ نے فرمایا، ہاں اور یہ واقعہ جنت الوداع کا ہے۔

۵۸۔ علی بن خشرم، عیسیٰ، ابن جریج، ابن شہاب، سلیمان بن یسار، حضرت ابن عباس، حضرت فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ قبیلہ نضیم کی ایک عورت نے عرض کیا، کہ یا رسول اللہ! میرے والد بہت بوڑھے ہیں اور ان پر اللہ تعالیٰ کا فریضہ حج واجب ہے اور وہ سواری پر جم کر نہیں بیٹھ سکتے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ان کی جانب سے حج کرو۔

(فائدہ) حاجی کے وقت زیارت الی الحج صحیح ہے، جمہور علماء کا یہی مسلک ہے (یعنی شرح بخاری، بحر، موسیٰ، نووی)

باب (۱۰۲) نابالغ کے حج کا حکم!

۵۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ و زہیر بن حرب اور ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، ابراہیم بن عقبہ، کریب، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ کو کچھ سوار مقام روجاء میں ملے، آپ نے ان سے دریافت کیا کہ تم کون لوگ ہو، انہوں نے عرض کیا، مسلمان، پھر انہوں نے دریافت کیا، آپ کون ہیں، آپ نے فرمایا، اللہ کا رسول ہوں، ان میں سے ایک عورت نے ایک بچہ کو ہاتھوں پر بلند کیا اور کہا، کیا اس کا بھی حج ہو جائے گا، آپ نے فرمایا ہاں اور تمہیں اس کا ثواب ملے گا۔

(فائدہ) عالمگیریہ میں ہے کہ بچہ پر حج واجب نہیں ہے، اگر اس نے بالغ سے قبل حج کر لیا ہے تو فریضہ اسلام اس کے ذمہ سے ساقط نہ ہوگا اور یہ حج نفل شمار ہوگا (موسیٰ جلد ۱ صفحہ ۷۵۷) اس تصریح کے بعد پھر عدم صحت کا قول کسی کی جانب سے منسوب کرنا بہتر نہیں ہے، جیسا کہ میں پہلے لکھ چکا ہوں، اور علامہ یعنی عمدة القاری میں فرماتے ہیں، کہ یہی حسن لغری مجاہد، عطاء بن ابی رباح، نخعی، ثوری، امام ابو حنیفہ، ابویوسف، محمد مالک، شافعی اور احمد اور تمام علماء نے کرام کا مسلک ہے (عمدة القاری جلد ۱ صفحہ ۲۱۶)۔

الْفَضْلُ إِلَى الثَّقَاتِ الْآخِرِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكْتُ أُمِّي شَبِيحًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَنْتِ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَأَحْجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذَلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ *

۷۵۸۔ وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيْسَى عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا سَلْبَانُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ حَنْعَمَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي شَبِيحٌ كَبِيرٌ عَلَيْهِ فَرِيضَةُ اللَّهِ فِي الْحَجِّ وَهُوَ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى ظَهْرِ بَعِيرِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحُجِّي عَنْهُ *

(۱۰۲) بَابُ صِحَّةِ حَجِّ الصَّبِيِّ *

۷۵۹۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِي رَسُولًا بِالرَّوْحَاءِ فَقَالَ مِنَ الْقَوْمِ قَالُوا الْمُسْلِمُونَ فَقَالُوا مَنْ أَنْتَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ فَرَمَعَتْ إِلَيْنَا امْرَأَةٌ صَبِيًّا فَقَالَتْ إِلَيْنَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِنَّهُ أَكْبَرُ *

۷۶۰۔ ابو کریب، محمد بن علاء، ابو اسامہ، سفیان، محمد بن عقبہ، کریب، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک عورت نے اپنا بچہ بلند کیا، اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا اس کا بھی حج ہے، آپ نے فرمایا ہاں اور ثواب اس کا تمہارے لئے ہے۔

۷۶۱۔ محمد بن ثقی، عبد الرحمن، سفیان، ابو نعیم بن عقبہ، کریب بیان کرتے ہیں، کہ ایک عورت نے ایک بچہ اوپر اٹھایا، اور دریافت کیا، یا رسول اللہ اس کا بھی حج ہو جائے گا، آپ نے فرمایا ہاں اور اجر تمہیں ملے گا۔

۷۶۲۔ محمد بن ثقی، عبد الرحمن، سفیان، محمد بن عقبہ، کریب، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی طرح روایت منقول ہے۔

باب (۱۰۳) زندگی میں ایک مرتبہ حج فرض ہے

۷۶۳۔ زبیر بن حرب، یزید بن ہارون، ربیع بن مسلم قرشی، محمد بن زید، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا، اور فرمایا، اے لوگو! تم پر حج فرض ہوا ہے، سوچ کرو، ایک شخص نے عرض کیا، کہ یا رسول اللہ! کیا ہر سال حج فرض ہے؟ آپ خاموش رہے، یہاں تک کہ تین مرتبہ اس نے یہی عرض کیا، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال واجب ہو جاتا، اور پھر تم اس کی طاقت نہ رکھتے، پھر فرمایا مجھے اتنی ہی بات پر چھوڑ دو، کہ جس پر میں تم کو چھوڑ دوں، اس لئے کہ تم سے پہلے لوگ زیادہ سوال کرنے اور انبیاء کرام سے اختلاف کرنے ہی کی بنا پر ہلاک (۱) ہوئے ہیں لہذا جب تم کو کسی چیز کا حکم دوں، تو بظہر رطقت اسے بجا لاؤ اور

۷۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَفَعَتْ امْرَأَةٌ صَبِيًّا لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْهَذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكَ آخَرُ *

۷۶۱۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عِنْدَ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ كُرَيْبٍ أَنَّ امْرَأَةً رَفَعَتْ صَبِيًّا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْهَذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكَ آخَرُ *

۷۶۲۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عِنْدَ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمِثْلِهِ *

(۱۰۳) بَابُ فَرَضِ الْحَجِّ مَرَّةً فِي الْعُمْرِ *

۷۶۳۔ وَحَدَّثَنِي زُبَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فَرَضَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوا فَقَالَ رَجُلٌ أَكُلُّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَسَكَتَ حَتَّى قَالَهَا ثَلَاثًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَحَبْتُ وَلَكُمَا اسْتَطَعْتُمْ ثُمَّ قَالَ ذَرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ فَإِنَّمَا هَلَكٌ مَنِ امْكَنَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سؤَالِهِمْ وَأَجَلْتُمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ فَاذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأَتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ

(۱) پہلی اسیوں کی طرف سے کئے گئے سوال جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کی طرف سے اللہ تعالیٰ سے ہم کام ہونے کا سوال اللہ تعالیٰ کو سامنے دیکھنے کا سوال اور گائے کے رنگ وغیرہ کے بارے میں سوال۔

فَدَعُوهُ * جب کسی چیز سے منع کروں، تو اسے چھوڑ دو۔

(قائد) یہ سائل اقرع بن حابس تھے، جیسا کہ دوسری روایت میں آچکا ہے، اور امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ زندگی میں صرف ایک مرتبہ اصول شرع کے مطابق حج فرض ہے (نووی جلد اسطی ۳۳۲)۔

(۱۰۴) بَابُ سَفَرِ الْمَرْأَةِ مَعَ مُحَرَّمٍ إِلَيْهَا حَجٍّ وَغَيْرِهِ * باب (۱۰۳) عورت کو حج وغیرہ کا سفر محرم کے ساتھ کرنا چاہئے!

۷۶۴- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ ثَلَاثًا إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مُحَرَّمٍ * ۷۶۵- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَنْهُ اللَّهُ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَبِيبًا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهِذَا الْإِسْنَادِ فِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي رِوَايَةٍ عَنْ أَبِي ثَلَاثَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مُحَرَّمٍ * ۷۶۶- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْلٍ أَخْبَرَنَا الصَّحَّاحُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تَوَافُّ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تَسَافِيرَ مَسِيرَةِ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مُحَرَّمٍ *

۷۶۵- ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر، ابو اسامہ (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد عبد اللہ سے اسی سند کے ساتھ ابو بکر کی روایت میں تین دن سے زائد کا تہ کرہ کیا ہے، اور ابن نمیر نے اسی روایت میں اپنے والد سے تین دن کا ذکر کیا ہے، مگر اس کے ساتھ اس کا کوئی محرم ہو۔

۷۶۶- محمد بن رافع، ابن ابی ندیکہ، ضحاک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا کہ کسی عورت کے لئے حلال نہیں ہے، جو اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتی ہو، یہ کہ تین رات کا سفر کرے، مگر اس کے ساتھ اس کا محرم نہ ہو۔

(قائد) معلوم ہوا کہ بغیر محرم کے کسی عورت کو سفر کرنا جائز نہیں، مگر اس کے ساتھ اس کا محرم ہو، اور باجماع امت عورت پر بھی حج فرض ہے، مگر وجوب کی شرط محرم کا ہونا ہے، مگر یہ کہ کہہ اور اس کے درمیان مدت سفر سے کم مسافت ہو، اس لئے کہ بڑا اور صحیح مسلم کی روایت میں صاف تصریح آگئی ہے، کہ عورت بغیر محرم کے حج نہ کرے، ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں غزوہ میں نام لکھا چکا ہوں اور میری عورت حج کا ارادہ رکھتی ہے، آپ نے فرمایا، جاؤ اس کے ساتھ حج کرو (بخاری جلد ۲ اسطی ۳۲۹، عمدۃ القاری جلد اسطی ۳۳۳)۔

۷۶۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَبِيبًا عَنْ حَرِيرٍ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ وَهُوَ ابْنُ عُمَيْرٍ عَنْ فُرْعَةَ عَنْ

۷۶۷- قتیبہ بن سعید، عثمان بن ابی شیبہ، جریر، عبد الملک بن عمیر، قرعہ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک حدیث سنی، اور وہ مجھے بہت پسند

آئی، تو میں نے ان سے کہہ آپ نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے، انہوں نے فرمایا، تو کیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ایسی بات منسوب کروں جو کہ میں نے آپ سے نہیں سنی، اب سنو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ فرما رہے تھے کہ کباہے تین مسجدوں کے علاوہ اور کسی جانب نہ کے جائیں (۱)، ایک میری یہ مسجد، دوسری مسجد حرام اور تیسری مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) اور میں نے آپ سے یہ بھی سنا، فرما رہے تھے کہ عورت زمانہ میں دو دن کا سفر نہ کرے، مگر اس کے ساتھ اس کا محرم ہو یا شوہر۔

(فائدہ) معلوم ہوا کہ وجوب کی شرط محرم یا شوہر کا ہونا ہے، فقہانے یہی شرائط حج میں لکھا ہے، کذا فی الکفر وشرحہ، اور اس حدیث سے ان تین مسجدوں کی فضیلت اور منقبت ثابت ہوئی، اور ان کے علاوہ اور کسی مسجد کی طرف سفر کا ناپائیدار وغیرہ کرنا صحیح نہیں۔

۶۸- محمد بن عثمان، محمد بن جعفر، شعبہ، عبد الملک بن عمیر، قزوے بیان کرتے ہیں، کہ میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چار باتیں سنی ہیں، جو مجھے بہت پسند آئیں، آپ نے عورت کو دو دن کا تہا سفر کرنے سے منع کیا، مگر یہ کہ اس کے ساتھ اس کا شوہر ہو یا محرم۔ اور پھر باقی حدیث بیان کی۔

۶۹- عثمان بن ابی شیبہ، جریر، مغیرہ، ابراہیم حکم بن منجاب، قزوے، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر محرم کے عورت کو تین راتوں کے سفر سے منع کیا ہے۔

۷۰- ابو خسان سمعی، محمد بن بشر، معاذ بن بشام، بواسطہ

أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ مِنْهُ حَدِيثًا فَأَعْجَبَنِي فَقُلْتُ لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَقُولُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ أَسْمَعْ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلُوا الرِّجَالَ إِنَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْحُودِي هَذَا وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصَى وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ يَوْمَيْنِ مِنَ الدَّهْرِ إِنَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ مِنْهَا أَوْ زَوْحَهَا *

۷۶۸- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعُمَيْيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ قَزْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعًا فَأَعْجَبَنِي وَأَيُّقُنِي نَهَى أَنْ تُسَافِرَ الْمَرْأَةُ مَسِيرَةَ يَوْمَيْنِ إِنَّا وَمَعَهَا زَوْحَهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ وَأَقْتَصَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ *

۷۶۹- وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَرِيرٌ عَنْ مَغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَهْمٍ بْنِ مَنجَابٍ عَنْ قَزْعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ ثَلَاثًا إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ *

۷۷۰- حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِصْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ

(۱) یعنی محض نماز پڑھنے کے لئے ان تین مسجدوں کے لئے تو سفر کیا جائے ان کے علاوہ مساجد کی طرف سفر نہ کیا جائے البتہ کسی اور مقصد کے لئے سفر ہو جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی زیارت کے لئے یا ولیا صالحین کی قبور کی زیارت کے لئے یا تحصیل علم اور جہاد کے لئے سفر کرنے کی ممانعت نہیں ہے وہ جائز ہے۔

اپنے والد، قتادہ، قرظہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ کوئی عورت، تین رات سے زائد مسافت کا سفر نہ کرے، مگر اپنے محرم کے ساتھ۔

۷۷۱۔ ابن شقی، ابن ابی عدی، سعید، حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، اور اس میں یہ ہے کہ تین رات سے زائد کا سفر اپنے محرم کے ساتھ کرے۔

۷۷۲۔ قتیبہ بن سعید، لیث، سعید بن ابی سعید، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بغیر محرم کے ایک رات کا سفر کرنا بھی کسی مسلمان عورت کے لئے حلال نہیں ہے۔

۷۷۳۔ زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید، ابن ابی ذئب، سعید بن ابی سعید، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا جو عورت بھی اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لئے بغیر محرم کے ایک دن کی منزل کا سفر بھی حلال نہیں ہے۔

۷۷۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، سعید بن ابی سعید مقبری بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جس عورت کا اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہو، اس کے لئے ایک شبانہ روز کی منزل کا سفر کرنا بھی حلال نہیں ہے۔

۷۷۵۔ ابو کامل جحدری، بشر بن مفضل، سمیل بن ابی صالح، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بْنُ يَسَّارَ حَمِيصًا عَنْ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ أَبُو عَسَّانٍ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ قُرَظَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَسِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ *

۷۷۱۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَالِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ أَكْثَرُ مِنْ ثَلَاثِ لَيَالٍ مَعَ ذِي مَحْرَمٍ *

۷۷۲۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ مُسْلِمَةٍ تُسَافِرُ مَسِيرَةَ لَيْلَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا رَحُلٌ ذُو حُرْمَةٍ مِنْهَا *

۷۷۳۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تَوَافِقُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُسَافِرُ مَسِيرَةَ يَوْمٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ *

۷۷۴۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ فَرَّانُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تَوَافِقُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُسَافِرُ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ عَلَيْهَا *

۷۷۵۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْحَضْرِيُّ حَدَّثَنَا بِشَرُّ بْنُ مَعْصُومٍ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي

سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، کہ کسی عورت کے لئے حلال نہیں ہے کہ بغیر محرم کے تین رات کا سفر اختیار کرے۔

۷۷۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، ابو صالح، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس عورت کا اللہ تعالیٰ کو قیامت کے دن پر ایمان ہو، اس کے لئے اپنے باپ یا اپنے بیٹے یا اپنے شوہر یا اپنے بھائی یا کسی اور محرم کی بھراہی کے بغیر کوئی سفر کرنا حلال نہیں، خواہ تین دن کا ہو، یا تین دن سے زائد کا۔

۷۷۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو سعید اشج، وکیع، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت کی ہے۔

۷۷۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور زبیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، عمرو بن دینار، ابو معبد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، خطبہ کی حالت میں آپ فرما رہے تھے کہ کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ بغیر محرم کے محرم کے غلط نہ کرے اور نہ کوئی عورت بغیر محرم کے سفر کرے، یہ سن کر ایک شخص کھڑے ہوئے، عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میری بیوی حج کرنے جا رہی ہے اور میرا نام فلاں فلاں جہاد میں لکھا ہوا ہے، آپ نے ارشاد فرمایا کہ تو بھی اپنی بیوی کے ساتھ جا کر حج کر۔

۷۷۹۔ ابو الریح زبیر بن جہاد، عمرو سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث روایت کی ہے۔

۷۸۰۔ ابن ابی عمر، ہشام بن سلیمان مخزومی، ابن جریر اسی سند

صَالِحٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ أَنْ تَسَافِرَ ثَلَاثًا إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ مِنْهَا *

۷۷۶۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ حَبِيبًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ أَوُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تَوَافِرَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تَسَافِرَ سَفَرًا يَكُونُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مَصَاعِدًا إِلَّا وَمَعَهَا أَبُوهَا أَوْ ابْنُهَا أَوْ زَوْجُهَا أَوْ أَخُوهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ مِنْهَا *

۷۷۷۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِتِلْكَ *

۷۷۸۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْطَبُ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ رَحْلٌ بِمَرْأَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ وَلَا تَسَافِرُ الْمَرْأَةُ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ فَقَامَ رَحْلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ امْرَأَتِي حَرَّحَتْ حَاحَةً وَنَبِيَّ اكْتَنَيْتُ فِي غُرُورٍ كَذًّا وَكَذًّا قَالَ انْطَلِقْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ *

(فائدہ) اسی روایت کا میں نے گذشتہ قاعدے میں حوالہ دیا ہے۔

۷۷۹۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزُّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرُو بِهِذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۷۸۰۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ

کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے، باقی اس حدیث میں یہ ذکر نہیں ہے کہ کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ بدوں اس کے محرم کے خلوت نہ کرے۔

باب (۱۰۵) حج وغیرہ کے سفر کے لئے روانہ ہونے کے وقت ذکر الہی کے مستحب ہونے کا بیان!

۷۸۱۔ ہارون بن عبد اللہ، حجاج بن محمد، ابن جریج، ابو الزبیر، علی ازوی بیان کرتے ہیں، کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں سکھایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کہیں سفر میں جانے کے لئے اپنے اونٹ پر سوار ہوتے تو تین مرتبہ اللہ اکبر فرماتے اور پھر یہ دعا پڑھتے، سبحان الذی عزنا الحج، یعنی پاک ہے وہ ذات جس نے اس جانور کو ہمارے لئے مسخر کر دیا، اور ہم اسے دہانتہہ کہتے تھے، اور ہم اپنے پروردگار کے پاس لوٹ جانے والے ہیں (۱)، الہی ہم تجھ سے اپنے اس سفر میں پرہیزگاری اور نیکی کا سوال کرتے ہیں، اور ایسے کام کا جسے تو پسند کرے، الہی ہم پر اس سفر کو آسان کر دے، اور اس کے بعد کو ہم سے کم کر دے، الہی تو سفر میں رفیق ہے، اور گھروالوں میں خلیفہ ہے، یا اللہ میں تجھ سے سفر کی غنیمتوں اور رنج و غم سے، اور مال اور گھروالوں میں برے حال میں لوٹ کر آنے سے پناہ مانگتا ہوں اور جب سفر سے لوٹ آئے تو انہیں بھی پڑھے اور یہ الفاظ زیادہ کرے، آمین، تائبون، عابدون، ربا حاملون۔

۷۸۲۔ زبیر بن حرب، اسماعیل بن ملیہ، عاصم احول، حضرت عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں جاتے تو سفر کے شہائد سے، مناظر کی ناگواری سے اور اچھائی کے بعد برائی سے، اور مظلوم کی بددعا سے، اور اہل و مال میں تکلیف و مظلوم

يَعْنِي اَنْ سَلِمَتَا الْمُحْزُومِي عَنِ ابْنِ حُرَيْجٍ
بِهَذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ لَّا يَخْلُوْنَ رَجُلٌ
بِمَرْأَةٍ اِلَّا وَمَعَهَا دُوْ مَحْرَمٌ *

(۱۰۵) بَابُ اسْتِحْبَابِ الذِّكْرِ اِذَا رَكِبَ
ذَابَتَهُ مُتَوَجِّهًا لِسَفَرٍ حَجٍّ اَوْ غَيْرِهِ وَبَيَانِ
الْاَفْضَلِ مِنْ ذَلِكَ *

۷۸۱- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي
أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّ عَلِيًّا الْأَزْدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ
عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ إِذَا اسْتَوَى عَلَى بَعِيرِهِ حَارِجًا إِلَى سَفَرٍ
كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ (سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا
هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا
لَمُسْقِلُونَ) اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا
الْأَمْرَ وَالْثَقْوَى وَمِنْ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى اللَّهُمَّ هَوِّنْ
عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا وَاطْمَئِنِّ عَنَّا بُعْدَهُ اللَّهُمَّ أَنْتَ
الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اللَّهُمَّ
إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ
وَسُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَإِذَا رَجَعَ
قَالَهُمْ وَرَأَدَ فِيهِمْ أَتَبُونَ تَأْتِبُونَ غَائِبُونَ لِرَبِّنَا
حَامِدُونَ *

۷۸۲- وَحَدَّثَنِي زُبَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ
ابْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
سَرْجَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ تَعَوَّذَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ
الْمُنْقَلَبِ وَالْخَوْزِ بَعْدَ الْكُرَى وَدَعْوَةَ الْمَظْلُومِ

(۱) اس دعا میں دیناے آخرت کی طرف سفر کی اور دیناے آخرت کی طرف منتقل ہونے کی یاد دہانی ہے۔

سے، اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔

۷۸۳۔ یحییٰ بن یحییٰ اور زہیر بن حرب، ابو معاویہ (دوسری سند) حامد بن عمر، عبد الواحد، عاصم سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے لیکن عبد الواحد کی روایت میں ”فی المال والابل“ ہے، اور محمد بن حازم کی روایت میں ہے کہ واپسی کے وقت ”ابل“ کا لفظ پہلے بولتے، اور ابن دونوں روایتوں میں ”اللحم ائی اعوذ بک من وعاء اسر“ کے الفاظ ہیں۔

باب (۱۰۶) حج وغیرہ کے سفر سے واپسی پر کیا دعا پڑھنی چاہئے!

۷۸۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر (دوسری سند) عبید اللہ بن سعید، یحییٰ قطان، عبید اللہ، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی بڑے، چھوٹے جہاد یا حج و عمرہ سے واپس تشریف لاتے، اور کسی نیک یا ہموار میدان میں پہنچتے، تو تین مرتبہ تکبیر کہنے کے بعد فرماتے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے ملک ہے، اور اسی کے لئے حمد ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، آنے والے، تو بہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، سجدہ کرنے والے، ہم اپنے رب کی تعریف کرتے والے، اللہ نے اپنا وعدہ سچا کر دیا، اپنے بندہ کی مدد کی، اور اکیلے نے لشکروں کو شکست دی۔

۷۸۵۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن طہ، ایوب (دوسری سند) ابن رافع، ابن ابی ذئب، ضحاک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں، مگر ایوب کی روایت میں تکبیر کا دوسرہ ذکر ہے۔

وَسَوْءَ الْمُنْتَظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَبِيبًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ كُلَاهُمَا عَنْ عَاصِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ عِزَّ أَنْ يَبِي حَدِيثُ عَبْدِ الْوَاحِدِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَفِي رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ يَبْدَأُ بِالْأَهْلِ إِذَا رَجَعَ وَفِي رِوَايَتِهِمَا حَبِيبًا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ *

(۱۰۶) بَاب مَا يُقَالُ إِذَا رَجَعَ مِنْ سَفَرٍ الْحَجِّ وَغَيْرِهِ *

۷۸۴۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَالْقَاسِمُ لَهُ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَاسِمُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَفَلَ مِنَ الْحَيَّوِشِ أَوْ السَّرَاةِ أَوْ الْحَجِّ أَوْ الْعُمْرَةِ إِذَا أَوْفَى عَلَى نَبِيَّةٍ أَوْ فَتَنَةٍ كَبُرَ لَنَا ثُمَّ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ آمِينَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللَّهُ وَعْدُهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ *

۷۸۵۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عَلِيٍّ عَنْ أَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ عَنْ مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْلٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

إِلَّا حَدِيثَ أَيُّوبَ فَإِنَّ فِيهِ التَّكْبِيرَ مَرَّتَيْنِ *

۷۸۶- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي اسْحَقَ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَبُو طَلْحَةَ وَصَفِيَّةُ رَدِيفَتُهُ عَلَى نَافِثِهِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِظَهْرِ الْمَدِينَةِ قَالَ أَقْبُونَ تَابِثُونَ عَابِثُونَ لِزَيْنَا حَامِدُونَ فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُ ذَلِكَ حَتَّى قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ *

۷۸۷- وَحَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي اسْحَقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَبْلِهِ *

(۱۰۷) بَابُ اسْتِحْبَابِ الزُّوْلِ بِطُحَاءِ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَالصَّلَاةِ بِهَا إِذَا صَدَرَ مِنَ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ وَغَيْرِهِمَا فَمَرَّ بِهِمَا *

۷۸۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَاخَ بِالْبُطْحَاءِ الَّتِي بِيَدِي الْحُلَيْفَةِ فَصَلَّى بِهَا وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ *

۷۸۹- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ بْنُ الْمُهَاكِرِ الْبُصْرِيُّ أَحْسَنُ اللَّبْثِ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَالْأَفْطُ لُ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُسَبِّحُ بِالْبُطْحَاءِ الَّتِي بِيَدِي الْحُلَيْفَةِ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ بِهَا وَيُصَلِّي بِهَا *

۷۹۰- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ الْمُسَيْبِيُّ

۸۶- زہیر بن حرب، اسماعیل بن علیہ، یحییٰ بن ابی اسحاق، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں اور ابو طلحہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم رکاب واپس آرہے تھے، اور حضرت صفیہؓ آپ کے پیچھے اونٹ پر سوار تھی، جب مدینہ کی پشت پر پہنچے تو حضور نے فرمایا، آئیوں، تائبوں، عابثوں، زینا حامدوں، آپ برابر یہی الفاظ کہتے ہوئے مدینہ منورہ میں داخل ہو گئے۔

۸۷- حمید بن مسعدہ، بشر بن مفضل، یحییٰ بن ابی اسحاق، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں۔

باب (۱۰۷) بطحاء ذی الحلیفہ میں اترنے، اور حج یا عمرہ کے سلسلہ میں جب وہاں سے گزرے تو اس میں نماز پڑھنے کا استحباب!

۸۸- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذی الحلیفہ کی کنکریلی زمین میں اپنا اونٹ بٹھلایا اور وہاں نماز پڑھی، اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

۸۹- محمد بن ریح بن مہاجر مصری، لیث (دوسری سند) قتیبہ، لیث، نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس بطحاء ذی الحلیفہ میں اپنا اونٹ بٹھایا کرتے تھے کہ جس میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اپنا اونٹ بٹھاتے تھے اور وہاں نماز پڑھتے تھے۔

۹۰- محمد بن اسحاق مسیبی، انس بن ضرہ، موسیٰ بن عقبہ،

نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حج عامرہ سے واپسی پر اس بلحائے ذی الحلیفہ میں قیام کرتے تھے، جہاں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیام فرماتے تھے۔

۷۹۱۔ محمد بن عباد، حاتم بن اسماعیل، موسیٰ بن عقبہ، حضرت سالم اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر شب میں مقام ذی الحلیفہ میں اترے ہوئے تھے، کہ آپ سے کہا گیا، کہ یہ بلحائے مبارکہ ہے۔

۷۹۲۔ محمد بن یحار بن ریان، سرتج بن یونس، اسماعیل بن جعفر، موسیٰ بن عقبہ، حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک فرشتہ آیا، اور آپ آخر شب میں ذوالحلیفہ کے میدان کے درمیان میں اترے ہوئے تھے، تو آپ سے کہا گیا کہ آپ مبارک میدان میں ہیں، موسیٰ بیان کرتے ہیں، کہ ہمارے ساتھ سالم نے اس نماز کی جگہ اونٹ بٹھایا، کہ جہاں عبداللہ بن عمر اونٹ بٹھاتے تھے، اور اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اترنے کی جگہ سمجھتے تھے، اور وہ جگہ اس مسجد سے چلی ہے جو بطن وادی میں بنی ہوئی ہے اور مسجد اور قبلہ کے درمیان دو مقام واقع ہے۔

باب (۱۰۸) کوئی مشرک حج بیت اللہ نہ کرے، اور نہ کوئی برہنہ ہو کر طواف کعبہ کرے، اور حج اکبر کا بیان۔

۷۹۳۔ ہارون بن سعید اہلی، ابن وہب، عمرو بن شہاب، حمید بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ (دوسری سند) حرمہ بن یحییٰ تحفیی، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حمید بن عبد الرحمن بن

حَدَّثَنِي أَنَسٌ بَعَثَ أَبَا صَمْرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُثْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا صَدَرَ مِنَ الْحَجِّ أَوْ الْعُمْرَةِ أَنَاخَ بِالطُّحَاءِ الَّتِي بِيَدِي الْحُلَيْفَةِ الَّتِي كَانَ يُبِخُ بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۷۹۱- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيَادٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُوسَى وَهُوَ ابْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى فِي مُعَرِّمِهِ بِيَدِي الْحُلَيْفَةِ فَبِئَلْ لَّهُ إِنَّكَ يَطْحَاءُ مُبَارَكَةٌ *

۷۹۲- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَكَّارٍ بْنُ الرِّثَّانِ وَسُرْتَجٌ بْنُ يُونُسَ وَاللَّفْطُ لِسُرْتَجٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى وَهُوَ فِي مُعَرِّمِهِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ فِي بَطْنِ الْوَادِي فَبِئَلْ إِنَّكَ يَطْحَاءُ مُبَارَكَةٌ قَالَ مُوسَى وَقَدْ أَنَاخَ بِنَا سَالِمٌ بِالْمُنَاحِ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُبِخُ بِهِ يَتَحَرَّى مُعَرِّمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَسْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِي يَبْطِنُ الْوَادِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْفَيْلَةِ وَسَطًا مِنْ ذَلِكَ *

(۱۰۸) بَابُ لَا يَحُجُّ الْبَيْتَ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَبَيَانُ يَوْمِ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ *

۷۹۳- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَتَبَةَ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح وَ

حَدَّثَنِي حَزْمَةُ بْنُ يَحْيَى التَّحِيْبِيُّ أَحْمَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَحْمَرَنِي يُونُسُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَعَتَنِي أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَرَهُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ الْحَجَّةَ الْوَدَاعَ لِي رَهْطِي يَوْمَئِذٍ هِيَ النَّاسِ يَوْمَ السَّحَرِ لَا يَحُجُّ بَعْدَ النَّعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطْرُقُ بَالِيسَتٌ عَرُودَانِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ يَوْمَ السَّحَرِ يَوْمَ الْحَجِّ الْمَكْبَرِ مِنْ أَجْلِ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ *

عوف، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جیت الوداع سے قبل جس حج کا امیر بنا کر آنحضرت صلی اللہ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا تھا، اسی حج کے موقع پر صدیق اکبر نے مجھے ایک جماعت کے ساتھ نحر کے دن یہ اعلان کرنے کے لئے بھیجا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے (۱)، اور برہنہ ہو کر کوئی بیت اللہ کا طواف نہ کرے، ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ حمید بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اسی روایت کے پیش نظر کہتے تھے، کہ حج اکبر کا دن وہی نحر کا دن ہے۔

(قائد) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، وادان من اللہ رسولہ الی الناس یوم الحج الاکبر (الذیہ، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے اس حکم کی تعمیل نحر کے دن حضرت ابو بکر صدیق، حضرت علی مرتضیٰ مور حضرت ابو ہریرہ وغیرہ صحابہ کرام نے کر دی، لہذا اسی دن کا یوم الحج الاکبر ہوتا متعین ہو گیا، اور یہی جمہور علمائے کرام کا مسلک ہے (شرح اہل وثنوی جلد ۳ صفحہ ۴۳۱، نوادی جلد ۱ صفحہ ۵۳۵)۔

باب (۱۰۹) عرفہ کے دن کی فضیلت!

۹۴- ہارون بن سعید الجلی، احمد بن حنبل، ابن مسعود، ابن شہاب، ابن کثیر، یواسطہ اپنے والد، یونس بن یوسف، ابن مسیب سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عرفہ کے دن سے زیادہ کسی دن اللہ رب العزت بندوں کو دوزخ سے آزاد نہیں فرماتا، اور اللہ تعالیٰ قریب تر ہو جاتا ہے، اور فرشتوں پر بندوں کا حال دیکھ کر فخر کرتا ہے، اور فرماتا ہے کہ یہ کس ارادے سے جمع ہوئے ہیں۔

(۱۰۹) بَابُ فَضْلِ يَوْمِ عَرَفَةَ *

۷۹۴- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْبَلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَحْمَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ يُكْبَرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ يُوسُفَ يَقُولُ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ يُعْطِيَ اللَّهُ فِيهِ عَسَلًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَإِنَّهُ لَيَدْثُو نَمَّ يُنَاجِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ فَيَقُولُ مَا أَرَادَ هَؤُلَاءِ *

(قائد) مسند عبد الرزاق میں یہی حدیث ابن عمر سے مفصل مروی ہے، اور اس میں ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمان دینا پر نازل فرماتا ہے، اور بندوں کو دیکھ کر فرشتوں پر فخر کرتا ہے، اور فرماتا ہے کہ یہ میرے بندے ہیں، میرے پاس بکھرے بال اور گرد آلود چروں کے ساتھ حاضر ہوئے ہیں، میری رحمت کے طالب ہیں، اور میرے عذاب سے خائف ہیں، حالانکہ انہوں نے مجھے دیکھا نہیں، اگر مجھے دیکھ لیں تو ان کا کیا حال ہو۔

(۱) قرآن کریم کی آیت "وَلَا يَفْرُقُوا الْمَسْحَدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَاشِيَةِ هَذَا" کے نازل ہونے کے بعد غیر مسلم کا حدود حرم میں داخلہ روک دیا گیا اور اس اعلان کے ذریعہ اسی ممانعت کی تشہیر فرمائی گئی اور چونکہ حدود حرم میں داخلے کا بڑا مقصد حج کرنا ہوتا ہے اس لئے اعلان میں صرف حج کا ذکر فرمایا۔

باب (۱۱۰) حج اور عمرہ کی فضیلت!

۷۹۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، یحییٰ بن ابی بکر بن عبد الرحمن، ابی صالح سان، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک عمرہ دوسرے عمرے تک کے درمیان گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے، اور حج مبرور کے لئے سوا جنت کے اور کوئی جزاء نہیں،

۷۹۶۔ سعید بن منصور اور ابو بکر بن ابی شیبہ، عروانہ، زبیر بن حرب، سفیان بن عیینہ (دوسری سند) محمد بن عبد الملک اموی، عبد العزیز بن عمار، سہیل (تیسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ (چوتھی سند) ابو کریب، وکیع (پانچویں سند) محمد بن عثمان، عبد الرحمن، سفیان، یحییٰ، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کی طرح بیان کرتے ہیں۔

۷۹۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، زبیر بن حرب، جریر، منصور، ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جو بیت اللہ میں آئے، اور بے ہودہ شہوت رانی کی باتیں، اور گناہ نہ کرے، تو وہ اس حال میں لوٹے گا کہ اس کی ماں نے ابھی اسے جنا ہے۔

۷۹۸۔ سعید بن منصور، ابو عوف، ابو الاخوص (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، مسعر، سفیان، (تیسری سند) ابن عثمان، محمد بن جعفر، شعبہ، منصور سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی ان تمام روایتوں میں ہے کہ جس نے حج کیا، اور

باب فَضْلِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ *

۷۹۵۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سَمِيِّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ حَزَاءٌ إِلَّا الْحَنَاءُ *

۷۹۶۔ وَحَدَّثَنَا سَعِيدٌ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو بْنُ النَّافِذِ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَلِيِّ الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ سُهَيْلِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُنِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَمِيْدًا عَنْ سُفْيَانَ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ سَمِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ أَنِّي آنَسُ *

۷۹۷۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آتَى هَذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ *

۷۹۸۔ وَحَدَّثَنَا سَعِيدٌ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي عَوَّانَةَ وَأَبِي الْأَخْوَصِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ وَسُفْيَانَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا

شہوت کی باتیں نہ کیں اور نہ ہی گناہ کیا۔

۷۹۹۔ سعید بن منصور، ہشتم، سیار، ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت کرتے ہیں۔

باب (۱۱۱) حاجیوں کا مکہ میں اترنا اور اس کے گھروں کے وارث ہونے کا بیان!

۸۰۰۔ ابو طاہر اور حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس بن یزید، ابن شہاب، علی بن حسین، عمرو بن عثمان بن عفان، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا مکہ میں آپ اپنے مکان میں فروکش ہوں گے؟ آپ نے فرمایا کیا عقیل نے ہمارا کوئی مکان یا زمین چھوڑ دی ہے؟ بات یہ تھی کہ عقیل اور طالب، ابو طالب کے وارث ہوئے، اور حضرت جعفر اور حضرت علی کو ان کے ترکہ میں سے کچھ نہیں ملا، اس لئے کہ یہ دونوں مسلمان تھے اور عقیل اور طالب کافر تھے۔

۸۰۱۔ محمد بن مہران رازی اور ابن ابی عمر، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، علی بن حسین، عمرو بن عثمان، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حج کے موقع پر جب ہم مکہ شریف کے قریب پہنچے تو میں نے عرض کیا، کہ یا رسول اللہ حضور ہم کل کہاں قیام فرمائیں گے؟ آپ نے ارشاد فرمایا، کیا عقیل نے ہمارے لئے کوئی مکان چھوڑ دیا ہے۔

۸۰۲۔ محمد بن حاتم، روح بن عباد، محمد بن ابی حفصہ، زعمہ بن صالح، ابن شہاب، علی بن حسین، عمرو بن عثمان، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! انشاء اللہ کل ہم پہنچ گئے، تو آپ

شُعْنَةَ كُلِّ هَؤُلَاءِ عَنْ مَنصُورٍ بِهَذَا الْبَسَادِ وَفِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا مَنْ حَجَّ فَلَمْ يُرْكَبْ وَلَمْ يَفْسُقْ *
۷۹۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ بْنُ مَنصُورٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُهُ *

(۱۱۱) بَابُ النَّزُولِ بِمَكَّةَ لِلْحَاجِّ وَتَوْرِيثِ دُورِهِ *

۸۰۰۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمْرُو بْنَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ نَبِي حَارَةَ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَنْزِلُ فِي دَارِكَ مَكَّةَ فَقَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِنْ رِبَاعٍ أَوْ دُورٍ وَكَانَ عَقِيلٌ وَرَثَ أُمِّ طَالِبٍ هُوَ وَطَالِبٌ وَلَمْ يَرِثْهُ جَعْفَرٌ وَلَا عَلِيٌّ شَيْئًا لِأَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ وَكَانَ عَقِيلٌ وَطَالِبٌ كَافِرَيْنِ *

۸۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ وَأَبُو أَبِي عُمَرَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ ابْنُ مِهْرَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرُو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا وَذَلِكَ فِي حَجَّتِهِ حِينَ دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ فَقَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مَنَزَلًا *

۸۰۲۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ وَزَعْمَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرُو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَسَمَةَ بْنِ

کہاں اتریں گے، اور یہ فتح مکہ کے زمانہ کا واقعہ ہے، آپ نے فرمایا کیا عقل نے ہمارے لئے کوئی مکان چھوڑ دیا ہے۔

باب (۱۱۲) مہاجر مکہ میں قیام کر سکتا ہے؟

۸۰۳۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، سلیمان بن بلال، عبد الرحمن بن حمید، حضرت عمر بن عبد العزیز، حضرت سائب بن یزید سے دریافت کرتے تھے، کہ تم نے مکہ میں رہنے کے بارے میں کچھ سنا، حضرت سائب نے کہا، میں نے علاء بن حضرمی سے سنا، وہ فرماتے تھے، کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، وہ فرما رہے تھے کہ مہاجر (مثنیٰ سے) لوٹنے کے بعد مکہ میں تین دن رہ سکتا ہے، گویا آپ کی مراد یہ تھی کہ مہاجر تین دن سے زیادہ مکہ میں قیام نہ کرے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، اس سے وہ حضرت مراد ہیں جو مکہ میں رہتے تھے، اور اسلام کی وجہ سے فتح مکہ سے قبل ہجرت کر لی تھی، اس کے بعد ان کے لئے مکہ کو وطن بنانا درست نہیں رہا، اب اگر وہ حج یا عمرہ کے لئے آئیں تو ان کے لئے مکہ میں اس وقت داخل حلال ہے، اور فراغت کے بعد تین دن وہاں قیام کریں اور اس سے زائد نہ کریں۔

۸۰۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، سفیان بن عیینہ، عبد الرحمن بن حمید، حضرت عمر بن عبد العزیز نے اپنے جلساء سے دریافت فرمایا، کہ اقامت مکہ کے بارے میں تم نے کیا فرمان سنا ہے؟ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے، کہ میں نے حضرت علاء بن حضرمی سے سنا ہے، وہ فرما رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مہاجر ادائے حج کے بعد مکہ شریف میں تین دن تک قیام کر سکتا ہے۔

۸۰۵۔ حسن طوائی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح، عبد الرحمن بن حمید، حضرت عمر بن عبد العزیز نے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا، تو حضرت سائب نے مجھے بیان کیا کہ حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، وہ فرما رہے تھے، کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما رہے تھے کہ (مثنیٰ

زید) اَللّٰهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ تَرَوْا عَدَا اِنَّمَا سَاءَ اللّٰهُ وَذٰلِكَ زَمَنُ الْفَتَحِ قَالَ وَهَلْ تَرَكْنَا لَنَا عَقِيْلًا مِّنْ مَّنْرَلٍ *

(۱۱۲) بَابُ الْاِقَامَةِ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ * ۸۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُسْلِمَةَ بْنُ قَعْبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ اَنْهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَسْأَلُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدٍ يَقُوْلُ هَلْ سَمِعْتَ فِي الْاِقَامَةِ بِمَكَّةَ شَيْئًا فَقَالَ السَّائِبُ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِلْمُهَاجِرِ اِقَامَةٌ ثَلَاثَ اَيَّامٍ الصَّائِرِ بِمَكَّةَ كَاَنَّهُ يَقُوْلُ لَا يَزِيْدُ عَلَيْهَا *

۸۰۴۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى سَفِيَّانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُوْلُ لِحُلَسَائِهِ مَا سَمِعْتُمْ فِي مَكَّةَ فَقَالَ السَّائِبُ بْنُ يَزِيدٍ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ اَوْ قَالَ الْعَلَاءُ بْنُ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقِيمُ الْمُهَاجِرُ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ اَيَّامٍ نُسْكِهِ لَنَا *

۸۰۵۔ وَحَدَّثَنَا حَسَنُ الطَّوَيْسِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَمِيْعًا عَنْ يَّعْقُوْبَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اُمِّي عَنْ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ اَنْهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَسْأَلُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدٍ فَقَالَ السَّائِبُ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

سے لاوٹنے کے بعد مہاجر تین راتیں مکہ میں رہ سکتا ہے۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ثَلَاثَ لَيَالٍ يَمْكُنُهُنَّ
الْمُهَاجِرُ بِمَكَّةَ بَعْدَ الصَّلَاةِ *

۸۰۶۔ اسحاق بن ابراہیم، عبد الرزاق، ابن جریر، اسماعیل بن محمد بن سعد، حمید بن عبد الرحمن بن عوف، حضرت سائب بن یزید حضرت علاء بن حضری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، اور وہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، حج سے فارغ ہونے کے بعد مہاجر مکہ شریف میں تین دن قیام کر سکتا ہے (اس سے زیادہ مکہ شریف میں نہ ٹھہرے)۔

۸۰۶۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ وَأَمْلَأَهُ عَلَيْنَا إِمْلَاءُ أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ حَمِيدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضَرَمِيِّ أَخْبَرَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَكْتُ الْمُهَاجِرُ بِمَكَّةَ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ ثَلَاثَ *

۸۰۷۔ حجاج بن شاعر، ضحاک بن مخلد، ابن جریر سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

۸۰۷۔ وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ حَاتَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا الصَّحَّاحُ بْنُ مَحَلَّدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

باب (۱۱۳) مکہ مکرمہ میں شکار وغیرہ کی حرمت کا بیان!

(۱۱۳) بَابُ نَحْرِيمِ صَيْدِ مَكَّةَ وَغَيْرِهِ *

۸۰۸۔ اسحاق بن ابراہیم حنبل، جریر، منصور، مجاہد، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آج مکہ سے ہجرت باقی نہیں رہی، مگر جہاد اور میت باقی ہے، اور جب تم کو جہاد پر جانے کے لئے بلایا جائے تو جاؤ اور فتح مکہ کے دن آپ نے یہ بھی فرمایا کہ آسمان و زمین کی پیدائش کے دن خدا تعالیٰ نے اس شہر کو با حرمت بنادیا تھا، تو یہ اس خدا اور حرمت کی وجہ سے تا قیام قیامت محترم ہی رہے گا، مجھ سے پہلے کسی شخص کے لئے اس میں قتال کرنا جائز نہیں تھا، اور میرے واسطے بھی صرف ایک دن کی ایک ساعت کے لئے حلال ہوا تھا، اب خدا اور حرمت کی بنا پر یہ شہر قیامت تک حرام ہے، نہ اس کے کاٹنے کا، نہ چائیں، اور نہ ہی اس کے شکار کو بھگایا جائے، اور نہ ہی کوئی یہاں کی گری ہوئی چیز کو اٹھا سکتا ہے، مگر جو اس کا اعلان کر کے اس کے مالک کو دیدے، اور

۸۰۸۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا حَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتَحَ مَكَّةَ لَا بَحْرَةَ وَلَكِنْ حِمَاةَ وَبَيْتَهُ وَإِذَا اسْتَفْرَغْتُمْ فَانْظُرُوا وَقَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتَحَ مَكَّةَ إِنَّ هَذَا الْبَلَدَ حَرَمُهُ اللَّهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَإِنَّهُ لَمْ يَجْلُ الْفِتَالُ فِيهِ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَمْ يَجْلُ لِي إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُفْصَدُ شَوْكُهُ وَلَا يُفْتَرُ صَيْدُهُ وَلَا يُلْقِطُ إِلَّا مَنْ عَرَفَهَا وَلَا يُحْتَلَى عَلَيْهَا فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ الْإِدْخِرَ فَإِنَّهُ لَفَيْنَهُمْ وَلِيُؤْتِيَهُمْ فَقَالَ إِنْ الْإِدْخِرَ *

نہ یہاں کی گھاس کاٹی جائے، یہ فرمان سن کر حضرت عباسؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! اگر گھاس کو مستثنیٰ کر دیجئے، اس لئے کہ یہ لوہادوں اور ستاروں کے کام آتی ہے، اور اس سے گھر بنائے جاتے ہیں، آپؐ نے فرمایا، اچھا اگر مستثنیٰ ہے۔

(فاکہ ودار الحرب سے دار السلام تک ہجرت توقیہ تک باقی ہے لیکن اب مکہ مکرمہ کی ہجرت فتنہ ہو گئی کیونکہ وہ دار الاسلام ہو گیا اور ہجرت دار الحرب سے ہو کر آتی ہے اور اس میں اسی کی پیشین گوئی ہے کہ مکہ مکرمہ ہمیشہ دار الاسلام رہے گا۔

۸۰۹۔ محمد بن رافع، یحییٰ بن آدم، مفضل، منصور سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے، باقی اس حدیث میں آسمانوں اور زمین کے پیدا ہونے کا تذکرہ نہیں ہے، اور قتال کے لفظ کی جگہ ”قتل“ کا لفظ ہے، اور ”یَلْفِظُ لَفْظَهُ الْاَمِنْ عَرَفَهَا“ کے الفاظ ہیں۔

۸۱۰۔ قتیبہ بن سعید، لیث، سعید بن ابی سعید، ابی شریح عروہ سے روایت کرتے ہیں، کہ جس وقت عروہ بن سعید فوجی دستے، مکہ مکرمہ کی طرف روانہ کر رہا تھا تو انہوں نے کہا، ایہا الامیر! اگر اجازت ہو تو وہ فرمان بیان کروں جو فتح مکہ سے اگلے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جسے میرے کانوں نے سنا، اور میرے دل نے محفوظ رکھا ہے اور جس وقت آپؐ نے یہ کلام فرمایا ہے وہ منظر بھی میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے، حضور نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا کہ مکہ کو اللہ تعالیٰ نے حرمت عطا کی ہے، انسانوں نے نہیں دی، لہذا جس شخص کا خدا اور روز قیامت پر ایمان ہو تو اس کے لئے جائز نہیں ہے کہ مکہ میں خونریزی کرے، یہاں کادور سخت کاٹے، اگر کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جنگ کی بنا پر یہاں قتال کو جائز سمجھتا ہو، تو اس سے کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اجازت دی تھی، اور تمہیں اجازت نہیں دی، اور مجھے بھی صرف دن کی ایک ساعت کے لئے اجازت دی تھی، اور آج مکہ مکرمہ کی حرمت وہی ہو گئی جیسا کہ کل تھی، اور جو اس وقت حاضر ہے وہ غائب کو پہنچا دے، ابو شریح سے دریافت کیا گیا کہ عروہ نے

۸۰۹۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا مَفْضِلٌ عَنْ مَنْصُورٍ فِي هَذَا الْيَسَادِ بِعَنْبِلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ يَوْمَ خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَقَالَ بَدَلَ الْفِتَالِ الْفَتْلُ وَقَالَ لَا يَلْفِظُ لَفْظَهُ إِلَّا مَنْ عَرَفَهَا *

۸۱۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ مَا لَبِثْتُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي شَرِيحٍ الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرٍو ابْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ يَتَعَكَّ الْمُعَوَّثَ إِلَى مَكَّةَ أَتَدْرِي لَيْسَ إِلَيْهَا الْأَمِيرُ أَحَدُكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَدَمُ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعْتُهُ أَذْنًا وَوَعَاهُ قَلْبِي وَانْبَصَرَتْ عَيْنَايَ جِئْتُ نَكَلَمُهُ بِهِنَّ أَنَّهُ حَبِطَ اللَّهُ وَأَنَّهُ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مَكَّةَ حَرَمُهَا اللَّهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا يَجُزُّ لِأَمْرٍو يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يُسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلَا يُعْصِدَ بِهَا شَجَرَةً فَإِنْ أَحَدٌ تَرَحَّصَ بِقِتَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَقُتِلَ لَهُ إِنَّ اللَّهَ أَذِنَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَأْذِنْ لَكُمْ وَ إِنَّمَا أَذِنَ لِي فِيهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَفَدَّ عَادَتْ حَرَمُهَا الْيَوْمَ حَرَمُهَا بِالْأَمْسِ وَلِيُبْلِغَ الشَّاهِدُ الْعَايَتِ فَقَبِلَ لِأَبِي شَرِيحٍ مَا قَالَ لَكَ عَمْرٍو قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِذَلِكَ مِنْكَ يَا أَبَا شَرِيحٍ إِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعْبَدُ عَاصِيًا وَلَا فَارًا بِذِمِّهِ وَفَارًا بِخَرَابِهِ *

آپ کو کیا جواب دیا، فرمایا وہ بولنا کہ میں تم سے زیادہ جانتا ہوں، اے ابوشریحہ حرم میں کسی گناہگار کو پناہ نہیں ملتی، نہ خون کر کے یا عاترت گری کر کے بھاگنے والے کو حرم پناہ دے سکتا ہے۔

۸۱۱- زہیر بن حرب، عبید اللہ بن سعید، ولید بن مسلم، اوزاعی، یحییٰ بن ابوالکثیر، ابو سلمہ بن عبدالرحمن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو فتح مکہ عنایت فرمائی تو حضور نے لوگوں میں کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنائی، پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ سے اصحاب قبل کو روک دیا تھا، مگر اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو اس پر مسلط کر دیا تھا، مجھ سے پہلے مکہ مکرمہ کسی کے لئے حلال نہیں تھا اور میرے لئے بھی دن میں صرف ایک ساعت کے لئے حلال ہوا ہے اور اب میرے بعد کسی کے لئے حلال نہیں، لہذا یہاں کے شکار کو نہ بھگایا جائے، نہ یہاں کے کاٹنے کاٹنے جائیں اور نہ یہاں کی گری پڑی چیز کسی کے لئے حلال ہے، مگر تعریف کرنے والا، تاکہ اس کے مالک کو دیدے، وہ اٹھا سکتا ہے اور جس کا کوئی آدمی مارا جائے اسے دو باتوں میں سے ایک کا اختیار ہے یا خون بہا لے، یا قصاص، حضرت عباسؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ تو خر کو مستثنیٰ کر دیجئے، اس لئے کہ اسے ہم اپنی قبروں اور گھروں میں استعمال کرتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا تو خر مستثنیٰ ہے، یہ سن کر ایک یحییٰ شخص ابو شاہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا، یا رسول اللہؐ یہ خطبہ مجھے کھسوا دیجئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابو شاہ کو لکھ دو، ولید بیان کرتے ہیں کہ میں نے اوزاعی سے دریافت کیا، کہ ابو شاہ کے قول کا کیا مطلب ہے، کہ یا رسول اللہؐ مجھے کھسوا دیجئے، انہوں نے فرمایا کہ یہ خطبہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

(تاکہ) معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے کتابت اور تدوین حدیث کا سلسلہ جاری و ساری ہے۔

۸۱۱- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبِيدُ بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ الْوَلِيدِ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَزَّ وَحَلَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَامَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَبَسَ عَنِ مَكَّةَ الْعَيْلَ وَاسْلَطَ عَلَيْهَا رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ وَإِنَّا لَنَ تَجِدُ لِيَاحِدٍ كَانَ قَبْلِي وَإِنَّا أَجَعَلْتُ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَإِنَّا لَنَ تَجِدُ لِيَاحِدٍ يَعْبُدِي فَلَا يُنْفِرُ صَيْدُهَا وَلَا يُحْتَلَى شَوْكُهَا وَلَا تَجِدُ سَافِطَتَهَا إِلَّا لِمُسْتَبِدٍّ وَمَنْ قَبِلَ لَهُ قَبِيلٌ فَهُوَ بِحَيْرِ الظُّرَيْنِ إِمَّا أَنْ يُعَذِّبَ وَإِمَّا أَنْ يُقْتَلَ فَقَالَ الْعَاسُ إِلَّا الْبَاقِعَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّا نَحْنَعُهُ مِ قُبُورِنَا نَبُوتِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الْبَاقِعَ فَقَامَ أَبُو شَاوٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ أَكْتُبُوا لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْتُبُوا لِأَبِي شَاوٍ قَالَ الْوَلِيدُ فَقُلْتُ لِلْأَوْزَاعِيِّ مَا قَوْلُهُ أَكْتُبُوا لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ هَذِهِ الْخُطْبَةُ الَّتِي سَمِعَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۸۱۲- حَدَّثَنِي إِمْنَحَاقُ بْنُ مَسْصُورٍ أَخْبَرَنَا

۸۱۲- اسحاق بن منصور، عبید اللہ بن موسیٰ، شیبان، یحییٰ، ابو

سلمہ، حضرت ابوہریرہ بیان کرتے ہیں، کہ قبیلہ لیث نے قبیلہ خزاعہ کا ایک آدمی پہلے مار ڈالا تھا، فتح مکہ کے سال اپنے مقتول کے عوض خزاعہ والوں نے قبیلہ لیث کا ایک آدمی مار ڈالا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس چیز کی اطلاع ہوئی، تو آپ نے اپنی ابوہریرہ پر سوار ہو کر خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اصحاب کلیل کو مکہ سے روک دیا تھا، مگر اس پر اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنوں کو مسلط فرمادیا، آگاہ ہو چاؤ کہ یہ مکہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں تھا، اور نہ میرے بعد کسی کے لئے حلال، اور میرے لئے صرف دن کی ایک ساعت میں حلال ہوا تھا، اس وقت سے مکہ باحرمت ہے، نہ یہاں کے کانٹے کاٹے جائیں، اور نہ یہاں کی گرمی پڑی چیز اٹھائی جائے، ہاں تعریف کرنے والا اٹھا سکتا ہے اور جس کا کوئی آدمی مارا جائے، وہ دو باتوں میں سے ایک کا مختار ہے، کہ اسے خون بہا دے دیا جائے یا قصاص، اسے میں ایک یعنی شخص ابو شاہ حاضر ہوئے، اور عرض کیا، یا رسول اللہ یہ خطبہ مجھے لکھوا دیجئے، آپ نے صحابہ سے فرمایا کہ ابو شاہ کو یہ خطبہ لکھ دو، ایک قریشی شخص نے عرض کیا، یا رسول اللہ اگر گھاس کو خاص فرمادیں گے، اس لئے کہ یہ ہمارے گھروں اور قبروں کے کام میں آتی ہے، آپ نے فرمایا، اچھا، لا آخر مستحکم ہے۔

باب (۱۱۴) مکہ مکرمہ میں بغیر حاجت کے ہتھیار اٹھانا ممنوع ہے

۸۱۱۔ سلمہ بن حبیب، ابن امین، معقل، ابو زہیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرما رہے تھے کہ تم میں سے کسی شخص کے لئے مکہ مکرمہ میں ہتھیار اٹھانا جائز نہیں۔

عُنَيْدُ اللَّهِ بْنِ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ بَحْثَى أَخْبَرَنِي أَنَّهُ سَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّ خُرَافَةَ قَتَلُوا رَحُلًا مِنْ نَبِيٍّ لَيْسَ عَامَّ فَتَحَ مَكَّةَ بِغَيْبِلٍ مِنْهُمْ قَتَلُوهُ فَأَخْبِرَ بِذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِبَ رَاجِلُهُ فَحَطَبَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَحَلَّ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ أَلَا وَإِنَّا لَمَنْ نَحَلْ بِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَنْ نَحِلَّ بِأَحَدٍ نَعْبُدِي أَلَا وَإِنَّا أَهْلُتْ لِي سَاعَةٌ مِنَ النَّهَارِ أَلَا وَإِنَّا سَاعَتِي هَذِهِ حَرَامٌ لَا يُخْبِطُ شَوْكُهَا وَلَا يُعَصَّدُ شَحْرُهَا وَلَا يَلْتَقِطُ سَاقِطَتُهَا إِلَّا مُنْشِدٌ وَمَنْ قَتَلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِحِمْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ يُعْطِيَ بَغْيِي الدِّيَّةِ وَإِمَّا أَنْ يُقَادَ أَهْلُ الْغَيْبِلِ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ أَبُو شَاهٍ فَقَالَ اكْتُبْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ فَقَالَ رَحُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِذَا الْإِذْخِرَ فَإِنَّا نَحْمِلُهُ فِي بُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا الْإِذْخِرَ *

(۱۱۴) بَابُ النَّهْيِ عَنْ حَمْلِ السِّلَاحِ بِمَكَّةَ بِلَا حَاجَةٍ *

۸۱۳۔ وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَيْبَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ مُعِينٍ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِأَحَدِكُمْ أَنْ يَحْمِلَ بِمَكَّةَ السِّلَاحَ *

(۱۱۵) بَابُ حَوَازِ دُخُولِ مَكَّةَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ *

باب (۱۱۵) بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہونا!

۸۱۴- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَنْسِيُّ وَيَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَمَّا الْقَنْسِيُّ فَقَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَأَمَّا قُتَيْبَةُ فَقَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَقَالَ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قُلْتُ لِمَالِكٍ أَحَدُكَ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ مِعْقَرٌ فَلَمَّا نَزَعَهُ حَاءَهُ رَحِلٌ فَقَالَ ابْنُ حَظَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكُعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوهُ فَقَالَ مَالِكٌ نَعَمْ *

۸۱۴- عبد اللہ بن مسلمہ قنعنی اور یحییٰ بن یحییٰ اور قتیبہ بن سعید بن مالک بن انس، یحییٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے مالک بن انس سے یہ کہا کہ کیا آپ کو ابن شہاب نے انس بن مالک سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور آپ کے سر مبارک پر خود تھا، جب آپ نے خود اتارا، تو ایک شخص نے آکر عرض کیا، کہ ابن حظل کعبہ شریف کے پرے پکڑے ہوئے ہے، تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اسے قتل کر دو، امام مالک نے فرمایا، کہ ہاں مجھ سے یہ روایت بیان کی ہے۔

(تاکمہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہونا طہال ہو گیا تھا، اس لئے آپ خود پہنے ہوئے داخل ہوئے، ورنہ دوسری روایت میں ہے کہ بغیر احرام کے میقات سے تجاوز نہ کرو اور احرام اس جگہ کی تعلیم کے لئے ہے، تو اس میں حاجی اور غیر حاجی سب برابر ہیں، لہذا قالہ القس، اور ابن حظل مرتہ ہو گیا تھا، اس لئے اسے قتل کر دیا گیا۔

۸۱۵- یحییٰ بن یحییٰ حمیری اور قتیبہ بن سعید ثقفی، معاویہ بن عمار وحمی، ابو الریر، حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے، اور قتیبہ راوی بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن اس حالت میں کہ آپ پر سیاہ عمامہ تھا، بغیر احرام کے داخل ہوئے، اور قتیبہ کی ایک روایت میں "ابو الریر عن جابر" کے الفاظ مروی ہیں۔

۸۱۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ التَّقْفِيُّ وَقَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمَّارٍ الدُّهْنِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ حَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَقَالَ قُتَيْبَةُ دَخَلَ يَوْمَ فَتَحَ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ وَهِيَ رِوَايَةُ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ *

۸۱۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ أَخْبَرَنَا شَرِيكَ عَنْ عَمَّارِ الدُّهْنِيِّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ حَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتَحَ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ *

۸۱۶- علی بن حکیم اودی، شریک، عمار وحمی، ابو زبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن سیاہ عمامہ باندھے ہوئے داخل ہوئے۔

۸۱۷- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا أَخْبَرَنَا وَكَيْعٌ عَنْ مُسَاوِرِ الْوَرَّاقِ

۸۱۷- یحییٰ بن یحییٰ، اسحاق بن ابراہیم، مساور وراق، جعفر بن عمرو بن حریش اپنے والد سے نقل کرتے ہیں، کہ رسالت

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِي أُنَاسٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَطَبَ النَّاسِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ *

۸۱۸- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَسَنُ الْحُلَوَيْيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مُسَابِرِ الزُّرَّاقِ قَالَ حَدَّثَنِي وَفِي رِوَايَةِ الْحُلَوَيْيِّ قَالَ سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ عَمْرٍو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْعِمْرِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ أَرَحَى طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَلَمْ يَقُلْ أَبُو بَكْرٍ عَلَى الْعِمْرِ *

(۱۱۶) بَابُ فَضْلِ الْمَدِيْنَةِ وَدُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا بِالْبَرَكَةِ وَبَيَانِ تَحْرِيمِهَا وَتَحْرِيمِ صَيْدِهَا وَشَجَرِهَا وَبَيَانِ حُدُودِ حَرَمِهَا *

۸۱۹- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ عَمْرٍو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ عَبْدِ ابْنِ تَيْمٍ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ (إِبْرَاهِيمَ) حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا لِأَهْلِهَا وَإِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِيْنَةَ كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ وَإِنِّي دَعَوْتُ فِي صَاحِبِهَا وَمُدَّعَا بِعَمَلِي مَا دَعَا بِهِ إِبْرَاهِيمُ لِأَهْلِ مَكَّةَ *

۸۲۰- حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْحَذْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ الْمُخْتَارِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیاہ عمامہ باندھے ہوئے لوگوں کو خطبہ فرمایا تھا۔

۸۱۸- ابو بکر بن ابی شیبہ، حسن حلوانی، ابو اسامہ، مسابور وراق، جعفر بن عمرو بن حرث اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سیاہ عمامہ باندھے ہوئے منبر پر تشریف فرما ہیں، اور عمامہ کے دونوں کنارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں شانوں کے درمیان لٹک رہے ہیں، اور ابو بکر راوی نے منبر کا تذکرہ نہیں کیا ہے۔

باب (۱۱۶) مدینہ منورہ کی فضیلت، اور اس کے لئے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائے برکت، اس کی حرمت اور اس کے درخت اور شکار کا حرام ہونا اور اس کے حرم کی حدود کا بیان۔

۸۱۹- حمید بن سعید، عبد العزیز بن محمد بن دراوردی، عمرو بن یحییٰ مازنی، عباد بن حمیم اپنے چچا عبد اللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا تھا، اور وہاں کے رہنے والوں کے لئے دعا کی تھی، اور میں مدینہ منورہ کو حرم بناتا ہوں، جیسا کہ ابراہیم نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا تھا، اور میں نے مدینہ کے صانع اور مد میں اس سے دوچند دعا کی ہے، جیسا کہ حضرت ابراہیم نے مکہ والوں کے لئے دعا کی تھی۔

۸۲۰- ابو کامل جحدری، عبد العزیز بن عمار (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، خالد بن خالد، سلیمان بن بلال (تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، مخزومی، وہیب، عمرو بن یحییٰ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، وہیب کی روایت تو

درود وی کی رعایت کی طرح ہے کہ اس سے دو چند جتنی ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعائیں فرمائی تھیں، اور سلیمان بن بلال اور عبد العزیز بن عتار کی روایت میں ہے کہ جس طرح ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا فرمائی تھی۔

إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمَحْزُومِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبٌ كُلُّهُمْ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى هُوَ الْمَدَنِيُّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا حَدِيثُ وَهْبٍ فَكَرَوَاتِي الدَّرْأُورِيَّ بِجَنَلِي مَا دَعَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَأَمَّا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ فَفِي رَوَاتِيهِمَا مِثْلُ مَا دَعَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ *

(فائدہ) جمہور علمائے کرام کا مسلک ہے کہ فضیلت کلی صرف مکہ مکرمہ ہی کو حاصل ہے، گو امام مالک اور اہل مدینہ نے مدینہ منورہ کو مکہ پر فضیلت دی ہے (یعنی جلد ۱ صفحہ ۳۳۵) اور در مختار میں ہے کہ مکہ مکرمہ روضہ الطہر کے علاوہ مدینہ منورہ سے افضل ہے، اس لئے کہ روضہ الطہر کو ہر ایک چیز پر فضیلت کلی حاصل ہے، خواہ کعبہ ہو یا عرش ہو یا کرسی، اور لباب میں ہے کہ اختلاف روضہ الطہر کے علاوہ ہے ورنہ روضہ الطہر تمام روئے زمین میں سب سے افضل ترین مقام ہے، اور ایسے ہی اختلاف کعبہ کے علاوہ ہے، ورنہ کعبہ تو مدینہ منورہ سے افضل ہے اور قاضی عیاض وغیرہ سے روضہ الطہر کی فضیلت کے متعلق اجماع منقول ہے، غرضیکہ اس مقام پر علماء کرام کے بہت ربط کے ساتھ اقوال منقول ہیں پھر تفصیل کے داعی ہیں (فتح الملہم ج ۳ صفحہ ۳۱۸)۔

۸۲۱- حقیقہ بن سعید، بکر بن مضر، ابن الہادی، ابو بکر بن محمد، عبد اللہ بن عمرو بن عثمان، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرام قرار دیا اور میں اس کے پتھر لیے دونوں کناروں کے درمیان یعنی مدینہ منورہ کو حرام قرار دیتا ہوں۔

۸۲۲- عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، سلیمان بن بلال، عقبہ بن مسلم، نافع بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ مروان بن حکم نے خطبہ پڑھتے ہوئے مکہ مکرمہ کا، مکہ کے رہنے والوں کا، اور مکہ شریف کی حرمت کا تذکرہ کیا، تو حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آواز دے کر کہا، کیا وہ ہے کہ میں سن رہا ہوں، کہ تم نے مکہ مکرمہ کا اور مکہ کے رہنے والوں کا، اور مکہ کی حرمت کا تذکرہ کیا ہے، اور مدینہ منورہ کا، اور مدینہ میں رہنے والوں کا، اور مدینہ کی حرمت کا تذکرہ نہیں کیا، اور حضور نے دونوں کالے پتھر والے میدانوں کے درمیان حرم ٹھہرایا ہے، اگر ہمارے پاس یہ حکم نبوی خولانی چڑھے پر لکھا ہوا موجود ہے، اگر

۸۲۱- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنْ أَبِي الْهَادِي عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي أَحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَاتِنِهَا يُرِيدُ الْمَدِينَةَ *

۸۲۲- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عُثْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ خَبِيرٍ أَنَّ مَرْوَانَ ابْنَ الْحَكَمِ عَطَبَ النَّاسَ فَقَدَّرَ مَكَّةَ وَأَهْلَهَا وَحُرْمَتَهَا وَلَمْ يَذْكُرِ الْمَدِينَةَ وَأَهْلَهَا وَحُرْمَتَهَا قَدَاةَ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ فَقَالَ مَا لِي أَسْمَعُكَ ذَكَرْتَ مَكَّةَ وَأَهْلَهَا وَحُرْمَتَهَا وَلَمْ تَذْكُرِ الْمَدِينَةَ وَأَهْلَهَا وَحُرْمَتَهَا وَقَدْ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ لَاتِنِهَا وَذَلِكَ عِنْدَنَا فِي أَكْبَمِ حَوْلَانِي إِنْ عِثْتُ أَفْرَانَكُ قَالَ فَسَكَتَ

مَرَوَانٌ ثُمَّ قَالَ قَدْ سَمِعْتُ بَعْضَ ذَلِكَ *

تم چاہو تو پڑھ کر سناؤ، مروان خاموش ہو گیا، اور پھر کہنے لگا کہ میں نے کچھ ایسا ہی سنا ہے۔

۸۲۳- ابو بکر بن ابی شیبہ اور عمرو ناقد، ابو احمد، محمد بن عبد اللہ الاسدی، سفیان، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ حضرت ابراہیم نے مکہ کو حرم مقرر کیا تھا، اور میں مدینہ کا دونوں کالے پتھر والے میدانوں کے درمیان حرم مقرر کرتا ہوں، نہ وہاں کا کوئی کانٹے دار درخت کاٹا جائے، اور نہ ہی وہاں کوئی جانور شکار کیا جائے۔

۸۲۴- ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عثمان بن حکیم، عامر بن سعد اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ میں مدینہ کے دونوں پتھر والے کناروں کے درمیانی حصہ کو حرم مقرر کرتا ہوں، یہاں کے خار دار درخت نہ کاٹے جائیں، اور نہ شکار کو قتل کیا جائے، اور فرمایا کہ مدینہ مدینہ والوں کے لئے بہتر ہے، کاش کہ انہیں اس چیز کا علم ہو جائے جو شخص اس کی سکونت کو برا سمجھ کر ترک کرے گا، خدا تعالیٰ مدینہ میں اس کے عوض ایسے شخص کو ساکن کر دے گا جو اس سے بہتر ہوگا اور جو شخص کہ مدینہ کی بھوک پیاس اور محنت و مشقت پر صبر کرے گا، تو میں قیامت کے دن اس کا شفعہ یا اس پر گواہوں گا۔

(فائدہ) مدینہ منورہ کی حرمت کہ مکرمہ کے طریقہ پر نہیں ہے، مطلب یہ ہے کہ اس کی عزت و تکریم میں کسی قسم کی کمی نہ کی جائے، اور یہ کہ اس کے ساتھ بے التفاتی اور بے رغبتی نہ کی جائے، بلکہ مدینہ منورہ کی پوری عظمت و بڑائی کو ملحوظ رکھتے ہوئے انسانوں کو وہاں زندگی بسر کرنا چاہئے۔

۸۲۵- ابن ابی عمر، مروان بن معاویہ، عثمان بن حکیم انصاری، عامر بن سعد بن ابی وقاص، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور حسب سابق

۸۲۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي أَحْمَدَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي حَرَمْتُ الْمَدِينَةَ مَا بَيْنَ لَاتَيْبِهَا لَا يُقْطَعُ عِصَاهُهَا وَلَا يُصَادُ صَيْدُهَا *

۸۲۴- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَحَرَّمُ مَا بَيْنَ لَاتَيْبِ الْمَدِينَةِ أَنْ يُقْطَعَ عِصَاهُهَا أَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا وَقَالَ الْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ لَا يَدْخُهَا أَحَدٌ رَعْبَةً عَنْهَا إِلَّا أَبْذَلَ اللَّهُ فِيهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ وَلَا يَبُتُّ أَحَدٌ عَلَى لَأَوَّابِهَا وَجَهْلِيهَا إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۸۲۵- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرَوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ الْأَنْصَارِيُّ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ ابْنُ أَبِي وَقَاصٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ

روایت نقل کی، جیسی ابن نیر کی حدیث ہے، لیکن اس میں اتنی زیادتی ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص اہل مدینہ کو تکلیف دینا چاہے گا تو اللہ تعالیٰ دوزخ میں اسے اس طرح پگھلائے گا جس طرح کسیسہ پگھلاتا ہے یا (جس طرح) نمک پانی میں پگھلاتا ہے۔

۸۲۶- اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عقدی، عبد الملک، بن عمرو، عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن محمد، عمار بن سعد بیان کرتے ہیں، کہ حضرت سعد سوار ہو کر اپنی کھوٹی پر جو مقام عقیق میں تھی گئے، وہاں ایک غلام درخت کاٹ رہا تھا، پاکائے توڑ رہا تھا تو حضرت سعدؓ نے اس کے کپڑے وغیرہ چھین لئے، جب حضرت سعد واپس آئے تو غلام کے مالکوں نے حاضر ہو کر سامان واپس کرنے کے متعلق کچھ گفتگو کی، انہوں نے فرمایا کہ معاذ اللہ! میں وہ چیز پھر واپس کر دوں جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور انعام عنایت کی ہے، اور انھیں سامان واپس کرنے سے انکار کر دیا۔

۸۲۷- یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، عمرو بن ابی عمرو مولیٰ المطلب بن عبد اللہ بن خطاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ میری خدمت کرنے کے لئے کوئی غلام تلاش کرو، حضرت ابو طلحہ مجھے اپنی سواری کے پیچھے سوار کر کے اپنے ساتھ لے گئے چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جہاں کہیں بھی اتر اترتے ہیں آپ کی خدمت کیا کرتا تھا، اور اسی حدیث میں ہے کہ آپ تشریف لائے، جب کوہ احد سامنے آگیا تو فرمایا، یہ پہاڑ ہمیں دوست رکھتا ہے، اور ہم اسے دوست رکھتے ہیں، پھر جب مدینہ منورہ کے قریب آئے تو فرمایا اے اللہ! میں ان دونوں پہاڑوں کے درمیانی حصہ کو حرم قرار دیتا ہوں، جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ شریف کو حرم قرار دیا ہے، اور اے اللہ اہل مدینہ کے مد اور

ذَكَرَ يَثُلَ حَدِيثُ ابْنِ نَعْمَانَ وَرَأَى فِي الْحَدِيثِ وَلَا يُرِيدُ أَحَدُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ بَسْوَةً إِلَّا أَدَانَهُ اللَّهُ فِي النَّارِ ذُوبَ الرِّصَاصِ أَوْ ذُوبَ الْفُلْجِ فِي لَمَاءَ *

۸۲۶- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ الْعَقَدِيِّ قَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ سَعْدًا رَكِبَ إِلَى قَصْرِو بِالْعَقِيقِ فَوَجَدَ عَبْدًا يَقْطَعُ شَجَرًا أَوْ يَحْطِطُ فَسَلَبَهُ فَلَمَّا رَجَعَ سَعْدٌ جَاءَهُ أَهْلُ الْعَبْدِ فَكَلَمُوهُ أَنْ يَرُدَّ عَلَى غُلَامِهِمْ أَوْ عَلَيْهِمْ مَا أَخَذَ مِنْ غُلَامِهِمْ فَقَالَ مَعَادَ اللَّهِ أَنْ أَرُدَّ شَيْئًا نَفْلِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ *

۸۲۷- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقَتِيبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَلِّبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَبِي طَلْحَةَ التَّمِيمِ لِي غُلَامًا مِنْ غُلَامِيكُمْ يَخْدُمُنِي فَخَرَجَ بِي أَبُو طَلْحَةَ يُرِدُّنِي وَرَأَاهُ فَكَتَبْتُ أَخَذَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا نَزَلَ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا مَدَا لَهُ أَحَدٌ قَالَ هَذَا حَبْلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَحْرَمَ مَا بَيْنَ حَبْلَيْهَا يَثُلَ مَا حَرَّمَ بِهِ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ اللَّهُمَّ تَارِكًا لَهُمْ فِي مَذْهَبِهِمْ وَصَاعِيهِمْ *

صالح میں برکت عنایت کر دے۔

(فائدہ) اور صالح کے متعلق کتاب الزکوٰۃ میں لکھ چکا ہوں، اس کی طرف رجوع کر لیا جائے (مترجم)۔

۸۲۸۔ سعید بن منصور، قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبد الرحمن قاری، عمرو بن ابی عمرو، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت کرتے ہیں مگر یہ الفاظ بیان کئے ہیں کہ ”انی احرم ما بین لانیہا“۔

۸۲۹۔ حامد بن عمر، عبد الواحد، عاصم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک سے دریافت کیا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کو حرم مقرر کیا تھا، انہوں نے کہا، ہاں اقلان جگہ سے فلاں جگہ تک، لہذا جو اس میں بدعت کا کام ایجاد کرے گا، اور پھر مجھ سے فرمایا، یہ بہت ہی سخت گناہ ہے، اس کے بعد فرمایا کہ جو کوئی اس میں بدعت کرے گا تو اس پر اللہ تعالیٰ کی اور فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ اس کے فرض قبول کرے گا، نہ نفل، ابن انس نے کہا ”کسی بدعتی کو پتہ دے گا“۔

(فائدہ) اس حدیث کے بعد تو بدعتی کو بدعتی نہ رہنا چاہئے اور تو یہ استغفار کر کے صراط مستقیم پر آجانا چاہئے۔

۸۳۰۔ زہیر بن حرب، یزید بن ہارون، عاصم احوال بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کو حرم (۱) قرار دیا ہے، انہوں نے فرمایا ہاں! فرمایا یہاں کی گھاس بھی نہیں کاٹی جائے گی، جو ایسا کرے گا تو اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔

۸۳۱۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، اسحاق بن عبد اللہ بن ابی علیہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

۸۲۸۔ وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيُّ عَنْ عُمَرُو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْطِقِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي أَحْرَمُ مَا بَيْنَ لَانِيَهَا *

۸۲۹۔ وَحَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَحْرَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ قَالَ لَعَنَ مَا بَيْنَ كَذَا إِلَى كَذَا فَمَنْ أَخَذَتْ فِيهَا حَدَّثَنَا قَالَ ثُمَّ قَالَ لِي هَدِوْ شَيْئَةً مَنِ اخْتَذَ فِيهَا حَدَّثَنَا فَعَلَّيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا قَالَ فَقَالَ إِنِّي أَنَسِ أَوْ آوَى مُحَدِّثًا *

۸۳۰۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ الْاَحْوَلُ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا أَحْرَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ قَالَ نَعَمْ هِيَ حَرَامٌ لَا يُخْتَلَى حِلَّاهَا فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَعَلَّيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ *

۸۳۱۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

(۱) مدینہ کے حرم سے مراد اس جگہ کی تعظیم اور احترام ہے، مکہ کی طرح حرم مقرر نہیں ہے کہ کسی جنایت کے کرنے سے دم لازم آئے اس لئے کہ کسی روایت سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ جیسے حرم مکہ کی جنایت سے دم لازم آتا ہے اسی طرح مدینہ کے حرم میں جنایت کرنے سے دم لازم آتا ہو۔

کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اے اللہ ان کے پیٹھ میں برکت عطا فرما، اے اللہ ان کے صاع میں برکت عطا فرما، اے اللہ ان کے ہاتھ میں برکت عطا فرما۔

۸۳۲۔ زہیر بن حرب و ابراہیم بن محمد سہمی، وہیب بن جریر بواسطہ اپنے والد یونس، زہری، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے اللہ جنتی برکت مکہ مکرمہ میں ہے، اس سے دو گنی مدینہ منورہ میں عطا فرما۔

۸۳۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب اور ابو کریم، ابو معاویہ، اعلمش، ابراہیم بن ابیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، کہ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا، اور حضرت علی کی تمویذ کی نیام میں ایک صفحہ لکھا ہوا تھا، اس کی طرف اشارہ کر کے فرمایا، کہ جو شخص گمان کرتا ہے، کہ ہمارے پاس کتاب اور اس صفحہ کے علاوہ اور کوئی چیز ہے تو وہ جھوٹا ہے، اس صفحہ میں تو انہوں کی عمروں کا بیان ہے، کچھ زخموں کے قصاص کا تذکرہ ہے، اور یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مدینہ منورہ سے فوراً حرم حرام ہے، لہذا جو کوئی اس میں کسی بدعت کو ایجاد کرے، یا بدعتی کو پناہ دے تو اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام مسلمانوں کی لعنت ہے، قیامت کے دن نہ اس کا کوئی فرض قابل قبول ہے، اور نہ کوئی نفع، اور تمام مسلمانوں کا مذہب ایک ہے، اونی مسلمان کی پناہ کا بھی اعتبار کیا جاسکتا ہے، اور جس شخص نے اپنے آپ کو اپنے باپ کے علاوہ غیر کافر زندقہ ٹھہرایا، اپنے آقا کے علاوہ کسی اور کا اپنے کو غلام بنایا، تو اس پر بھی اللہ تعالیٰ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے، قیامت کے روز نہ کوئی اس کا فرض قبول ہوگا، اور نہ کوئی سنت، امام مسلم فرماتے ہیں، کہ ابو بکر اور زہیر

بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مَكِيلِهِمْ وَتَبَارِكْ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ وَتَبَارِكْ لَهُمْ فِي مَدِينِهِ *

۸۳۲۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّامِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ يُحَدِّثُ عَنْ الرَّهْزِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِينَةِ صَعْفِي مَا يَمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَاتِ *

۸۳۳۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ حَمِيصًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَطَبْنَا عَلَيْهِ نُنْ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ مَنْ رَعِمَ أَلَّ عِنْدَنَا شَيْئًا نَقْرُوهُ إِلَّا كِتَابَ اللَّهِ وَهَدِيَهُ الصَّحِيفَةَ قَالَ وَصَحِيفَةٌ مُعَلَّقَةٌ فِي قِرَاسٍ سَبْعَةٍ فَقَدْ كَذَبَ فِيهَا أَشْنَاءُ الْبَابِلِ وَأَشْيَاءُ مِنَ الْحَرَاحَاتِ وَبِهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ إِلَى نَوْرِ فَمَنْ أَخَذَتْ بِهَا حَدَّثًا أَوْ آوَى مُحَدِّثًا مُعَلِّقًا لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرَفًا وَلَا عَدْلًا وَدِمَةً الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةً يَسْعَى بِهَا أَذْنَاهُمْ وَمَنْ ادَّعَى إِلَى عَيْرٍ أَبِيهِ أَوْ اتَّمَى إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرَفًا وَلَا عَدْلًا وَاتَّهَى حَدِيثُ أَبِي بَكْرٍ وَزُهَيْرٍ عِنْدَ قَوْلِهِ

يَسْمَعِي بِهَا أَذْنَاهُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا نَعُدُّهُ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا مُعْلَقَةٌ فِي قِرَابِ سَيِّدِهِ *
کی روایت اسی جگہ پر قطع ہو گئی، اور ان دونوں کی روایت میں
نیام میں لٹکنے کا ذکر نہیں ہے۔

(تادم) اس حدیث سے بدھنی کو خصوصیت کے ساتھ عبرت حاصل کر لینی چاہئے اور اس کے بعد رافضیوں اور شیعوں کو غور کرنا چاہئے کہ
حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے اس خطبہ نے ان کے زعم باطل اور اقوال فاسدہ کو جو بنا کر دیا، اور ان کی کذبیت کا اعلان فرمایا، کہ یہ جو کہتے
ہیں کہ حضرت علیؑ کو حضور نے بہت سی وصیتیں کی تھیں، اور اسرار علوم دین و فرائض بتائے تھے، اور اپنا وصی بنایا تھا اور بعض ایسی چیزیں بتائیں،
کہ حضرت علیؑ کو علاوہ اور کسی کو نہیں بتائی تھیں، غرضیکہ یہ سب دعویٰ باطلہ اور خیالات فاسدہ ہیں، صرف حضرت علیؑ کے فرمان سے ان
کا جھوٹ اور بطلان ثابت ہو گیا، اور اس حدیث سے ذات بدلنے والوں پر بھی لعنت مذکورہ آئی ہے، جیسا کہ آج کل سرحد پار کر کے ہر ایک
شیخ اور سید بن گیا، یا جیسے اپنا نام رکھ لیتے ہیں، غلام نبی، غلام محی الدین وغیرہ یہ سب خرافات مذکورہ بالا وعید میں داخل ہیں کہ جس سے
احیاء اشد ضروری ہے، اللھم انی اعوذ بک من الفتن ما ظہر منها وما بطن، واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔

۸۳۴۔ علی بن حجر سعدی، علی بن مسهر۔

(دوسری سند) ابو سعید الخدری، وکیع، اعمش سے اسی سند کے
ساتھ ابو کریم کی روایت کی طرح حدیث منقول ہے، باقی
اس میں اتنی زیادتی ہے کہ جو کسی مسلمان کی پناہ توڑے، تو اس
پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی، اور تمام انسانوں کی لعنت ہے،
قیامت کے دن نہ اس کا فرض قبول کیا جائے گا، اور نہ نفل قبول
ہوگا، اور ان دونوں روایتوں میں غیر باپ کی طرف منسوبیت کا
تذکرہ نہیں، اور وکیع کی روایت میں قیامت کا ذکر نہیں ہے۔

۸۳۴۔ وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ
أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ
الْأَشْجَعُ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ جَبِيغًا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا
الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي
مُعَاوِيَةَ إِلَى آخِرِهِ وَرَأَى فِي الْحَدِيثِ فَمَنْ
أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَقَلْبُهُ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ
أَحْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرَفَتْ وَلَا
عَدْلٌ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا مَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ
أَبِيهِ وَلَيْسَ فِي رِوَايَةٍ وَكِيعٍ ذِكْرُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ *

۸۳۵۔ وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ
وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدِّمِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُهَيْبُ بْنُ الْأَعْمَشِ
بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي مُسْهِرٍ وَوَكَيْعٍ
إِلَّا قَوْلَهُ مَنْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوْلَاهُ وَذَكَرَ اللَّغْنَةَ لَهُ *

۸۳۶۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُحَافِي عَنْ زَائِدَةَ عَنْ
سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَدِينَةُ حَرَمٌ
فَمَنْ أَخَذَتْ فِيهَا حَدَنًا أَوْ أَرَى مُحَدَّنًا فَقَلْبُهُ

۸۳۵۔ عبد اللہ بن عمر قواریری، محمد بن ابی بکر مقدی،
عبد الرحمن بن مہدی، سفیان، اعمش سے اسی سند کے ساتھ
ان مسہر اور وکیع کی روایت کی طرح حدیث منقول ہے، باقی
اس میں اپنے مولائی کے علاوہ مولیٰ بنانے کا اور لعنت کا تذکرہ
نہیں ہے۔

۸۳۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حسین بن علی ہعلی، زائدہ، سلیمان،
ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا
کہ مدینہ حرم ہے، لہذا جو کوئی اس میں کسی بدعت کو ایجاد
کرے، یا بدعت کرنے والے کو پناہ دے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی،

فرشتوں کی، اور تمام انسانوں کی لعنت ہے، قیامت کے دن نہ اس کا کوئی فرض قبول ہوگا، اور نہ نفل۔

۸۳۷۔ ابو بکر بن نصر، ابو نصر، عبید اللہ اشجعی، سفیان، اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے، اور قیامت کا تذکرہ نہیں، باقی اتنی زیادتی ہے کہ تمام مسلمانوں کا ذمہ ایک ہی ہے، ہونی کی پناہ دینے کا بھی اعتبار کیا جاسکتا ہے، لہذا جو کسی مسلمان کی پناہ توڑ دے تو اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں کی اور تمام مسلمانوں کی لعنت ہے، قیامت کے روز اس کا کوئی فرض قبول ہوگا، اور نہ نفل۔

۸۳۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ اگر میں مدینہ منورہ میں ہر نیاں چرتی ہو کمیں دیکھ لوں، تو انہیں کبھی نہیں ڈراتا، اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ دونوں کالے پتھروں والے میدانوں کے درمیان حرم ہے۔

۸۳۹۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق معمر، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے دونوں پتھرے کناروں کے درمیان حرم مقرر فرمایا ہے، حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں، کہ اگر میں ان دونوں پتھرے کناروں کے درمیان ہر نیاں دیکھوں تو کبھی نہ پہچانوں، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے آس پاس بارہ میل متعین فرمایا تھا۔

۸۴۰۔ حمید بن سعید، مالک بن انس، سہیل بن ابی صالح، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ جب پہلا بجل دیکھتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوتے، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسے لے لیتے، تو فرماتے، اے اللہ ہم کو

لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَحْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَذْرٌ وَلَا صَرْفٌ *

۸۳۷۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ النَّضْرِ عَنْ أَبِي النَّضْرِ حَدَّثَنِي أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَقُلْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَرَأَى وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَذْنَاهُمْ فَمَنْ أَحْطَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَحْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَذْرٌ وَلَا صَرْفٌ *

۸۳۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَوْ رَأَيْتُ الظُّبَاءَ تَرْتَعُ بِالْمَدِينَةِ مَا دَعَرْتُهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ *

۸۳۹۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْ الْمَدِينَةِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَلَوْ وَحَدَّثَ الظُّبَاءُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا مَا دَعَرْتُهَا وَجَعَلَ اثْنِي عَشَرَ مِيلًا حَوْلَ الْمَدِينَةِ جَمِئًا *

۸۴۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ إِذَا رَأَوْا أَوَّلَ النَّعْرِ حَافُوا بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَحَدُهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

ہمارے پھلوں میں برکت عنایت کر، اور ہمیں ہمارے صاع اور ہمارے مد میں برکت عطا فرما، اے اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے، تیرے ذلیل، اور تیرے نبی تھے، اور میں تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں، اور انہوں نے مکہ مکرمہ کے لئے دعا کی تھی، تو جنتی انہوں نے مکہ کے لئے دعا کی تھی اتنی اور اس کے برابر اور بھی میں تجھ سے مدینہ منورہ کے لئے دعا کرتا ہوں، اس کے بعد حضور چھوٹے بچے کو بنا کر وہ پھل دے دیتے۔

۸۴۱- یحییٰ بن یحییٰ، عبدالعزیز بن محمد مدنی، سمیل بن ابی صالح، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہلا پھل پیش کیا جاتا تو آپ فرماتے، اٹنی ہمارے مدینہ اور ہمارے پھلوں اور ہمارے مد و صاع میں برکت پر برکت عطا فرما، پھر وہ پھل اس وقت جو چھوٹا بچہ موجود ہوتا اسے دے دیتے۔

۸۴۲- حواہ بن اسماعیل بن علیہ، بواسطہ اپنے والد، وہیب، یحییٰ بن ابی اسحاق، ابو سعید مولیٰ مہری بیان کرتے ہیں کہ اہل مدینہ قحط اور تنگ حالی میں چلتا ہوئے تو ابو سعید مولیٰ مہری نے حضرت ابو سعید خدریؓ کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ میں کثیر الریال ہوں، اور تنگ حالی میں مبتلا ہوں، چاہتا ہوں کہ اپنے بچوں کو کسی سرسبز و شاداب جگہ پر لے جاؤں، حضرت ابو سعید خدریؓ نے فرمایا ایسا مت کرو، مدینہ کو مت چھوڑو، کیونکہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر کو لگے تھے، جب مقام عسفان میں پہنچے، تو حضور والا نے وہاں چند رات قیام فرمایا، لوگ کہنے لگے خدا کی قسم یہاں تو ہم بیکار ہیں، اور وہاں ہمارے بچوں کا کوئی سرپرست نہیں، ہمیں ان کی طرف سے اطمینان نہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اس کی اطلاع ہو گئی، آپ نے فرمایا یہ کیا بات ہے جو مجھ کو کہتی ہے، راوی کہتے ہیں، کہ میں نہیں جانتا، آپ نے کیا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي نَعْمَانَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدْنَانَا اللَّهُمَّ إِنَّ (إِبْرَاهِيمَ) عَبْدَكَ وَحَلِيلَكَ وَنَبِيَّكَ وَإِنِّي عَبْدُكَ وَنَبِيَّكَ وَإِنَّ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَإِنِّي أَذْغُوكَ لِلْمَدِينَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَمِثْلِهِ مَعَهُ قَالَ ثُمَّ يَدْعُو أَصْغَرَ وَلَيْدٍ لَهُ فَيُعْطِيهِ ذَلِكَ النَّعْمَ *

۸۴۱- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِي بَأَوَّلَ النَّعْمِ يَقُولُ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَفِي بَيْتَانَا وَفِي مَدْنَانَا وَفِي صَاعِنَا بَرَكَةً مَعَ بَرَكَةِ ثُمَّ يُعْطِيهِ أَصْغَرَ مَنْ يَحْضُرُهُ مِنَ الْوِلْدَانِ

۸۴۲- وَحَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي اسْحَقَ أَنَّهُ حَدَّثَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى الْمُحَرَّرِ أَنَّهُ أَصَابَهُمْ بِالْمَدِينَةِ جَهْدٌ وَنَيْدَةٌ وَأَنَّهُ أَتَى أَبَا سَعِيدٍ الْخَدْرِيَّ فَقَالَ لَهُ إِنِّي كَثِيرُ الرِّيَالِ وَقَدْ أَصَابَتْنا شِدَّةٌ فَأَرَدْتُ أَنْ أَتُفِلَ عِيَالِي إِلَى بَعْضِ الرِّيفِ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ لَا تَفْعَلِ الرِّيفَ الْمَدِينَةُ فَإِنَّا حَرَحْنَا مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْزَلُ أَنَّهُ قَالَ حَتَّى قَدِمْنَا عُسْفَانَ فَأَقَامَ بِهَا لَيْلَتَيْنِ فَقَالَ النَّاسُ وَاللَّهِ مَا نَحْنُ هَا هُنَا فِي شَيْءٍ وَإِنَّا عِيَالُنَا لَخُلُوفٌ مَا نَأْمَنُ عَلَيْهِمْ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هَذَا الَّذِي تُلْغِي مِنْ حَادِيَتِكُمْ مَا أَذْرِي كَيْفَ قَالَ وَالَّذِي أَخْلَفَ بِهِ أَوْ

الفاظ فرمائے، فرمایا، اس خدا کی قسم کہ جس کی میں قسم کھاتا ہوں، یا فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اگر تم چاہو تو میں اونٹنی پر پالان کا حکم دے دوں، اور جب تک مدینہ نہ پہنچوں، اس کی گرہ نہ کھولوں، پھر فرمایا اے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا اور میں مدینہ منورہ کو حرم بناتا ہوں، اس کے دونوں پہاڑوں کے درمیان حرم ہے، یہاں خوریزی نہ کی جائے، لڑنے کو اچھی نہ اٹھائے جائیں، یہاں کے درخت سوائے چارہ کے اور کسی وجہ سے نہ چھانٹے جائیں، اے ہمارے مدینہ میں برکت عطا فرما، اے ہمارے صاع میں برکت عطا فرما، اے ہمارے صاع میں ہم کو برکت عطا فرما، اے اللہ ہمارے مد میں ہمیں برکت عنایت کر، اے ہمارے ساتھ اور دو چند برکت عطا فرما، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، مدینہ کی ہر ایک گھاٹی اور درہ پر دو فرشتے رہتے ہیں، اور تمہاری واپسی تک اس کی حفاظت کرتے رہتے ہیں، اس کے بعد لوگوں سے کہا کوچ کرو، اور حسب حکم ہم نے کوچ کر دیا، اور مدینہ کو واپس چل دیئے، سو ہمیں اس کی قسم جس کی قسم ہم کھاتے ہیں، یا کھائی جاتی ہے، کہ مدینہ منورہ میں پہنچ کر ابھی ہم نے اپنا سامان بھی نہیں اتارا تھا کہ غطفانیوں نے ہم پر حملہ کر دیا، حالانکہ اس سے قبل ان میں کسی وجہ سے پیمانہ بھی پیدا نہیں ہوا تھا۔

۸۳۳- زہیر بن حرب، اسماعیل بن علیہ، یحییٰ بن مبارک، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سعید مولیٰ مہری، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ اے اللہ ہمارے مد اور صاع میں برکت عطا فرما، اے اللہ ہمیں ایک برکت کے ساتھ دو برکتیں عطا فرما۔

۸۳۴- ابو بکر بن ابی شیبہ، عبید اللہ بن موسیٰ، شیمان (دوسری

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ اَوْ اِنْ شِئْتُمْ لَا اُذْرِي اَنْتَهُمَا قَالَا لَا تَمُرَنَّ بِنَاقَتِي تَرْحَلُ ثُمَّ لَا اُحِلُّ لَهَا عُقْدَةٌ حَتَّى اُقَدَّمَ الْمَدِينَةَ وَقَالَ اللَّهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ فَحَعَلَهَا حَرَامًا وَاِنِّي حَرَمْتُ الْمَدِينَةَ حَرَامًا مَا بَيْنَ مَأْرَمِهَا اَنْ لَا يُهْرَاقَ فِيهَا دَمٌ وَلَا يُحْمَلَ فِيهَا سِلَاحٌ لِقِتَالٍ وَلَا تُحْصَطَ فِيهَا شَجَرَةٌ اِنَّا لَعَلْفُو اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مُدُنَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مُدُنَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا اللَّهُمَّ اجْعَلْ مَعَ الْفَرَكَةِ تَرَكَّتَيْنِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنْ الْمَدِينَةِ شَيْعُبٌ وَلَا نَقَبٌ اِلَّا عَلَيْهِ مَلَكَانِ يَحْرُسَانِهَا حَتَّى تَقْدَمُوا اِلَيْهَا ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ ارْتَحِلُوا فَارْتَحَلْنَا فَاَقْبَلْنَا اِلَى الْمَدِينَةِ فَوَالَّذِي تَخْلِفُ يَدُ اَوْ يُخْلَفُ بِهِ الشُّكُّ مِنْ حِمَامٍ مَا وَضَعْنَا رِحَالَنَا حِينَ دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ حَتَّى اَعَارَ عَلَيْنَا نَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غُطَفَانَ وَمَا يَهِيحُهُمْ قَبْلَ ذَلِكَ شَيْءٌ *

۸۴۳- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ الْمُنَارِكِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى الْمُهَرَّبِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَمُدُنَا وَاجْعَلْ مَعَ الْفَرَكَةِ بَرَكَتَيْنِ *

۸۴۴- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

سہ) اسحاق بن منصور، عبد الصمد، حرب بن شداد، یحییٰ بن ابی کثیرؒ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

۸۴۵۔ قتیبہ بن سعید، لیث، سعید بن ابی سعید، ابو سعید مولیٰ مہری سے روایت ہے، کہ انہوں نے جنگ حرہ کے زمانہ میں حضرت ابو سعید خدریؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر مدینہ کی سکونت کے متعلق مشورہ کیا، اور مدینہ کے نزخوں کی گرانی، اور اپنے ہاں بچوں کی کثرت کی شکایت کی، اور ظاہر کیا کہ اب مجھ میں مدینہ کی تنگ حالی اور شدائد برداشت کرنے کی طاقت نہیں، حضرت ابو سعید خدریؓ نے فرمایا، افسوس ہے میں تم کو اس کی رائے نہیں دے سکتا، کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے جو مدینہ کے شدائد پر صبر کر کے مر جائے گا، میں قیامت کے دن اس کا شفیع یا گواہ ہوں گا، جب کہ وہ مسلمان ہو۔

۸۴۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور محمد بن عبد اللہ بن نمیر، ابو کریب، ابو اسامہ، ولید بن کثیر، سعید بن عبد الرحمن، عبد الرحمن بن ابو سعید خدری، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے، کہ میں نے مدینہ منورہ کے دونوں چترے کناروں کے درمیان حرم مقرر کر دیا ہے، جس طرح کے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مکہ شریف کو حرم مقرر کیا تھا، چنانچہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ شریف کے اندر اگر کسی آدمی کے ہاتھ میں کوئی پرندہ دیکھ لیتے تو اس کے ہاتھ سے اسے چمڑا کر آزاد کر دیتے (کیونکہ حرم میں پرندہ کا گرفت کرنا جائز ہے)۔

۸۴۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسیر، شیبانی، یحییٰ بن عمر، سہیل بن حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے، انہوں

عَنْهُ اللَّهُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ ح وَ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ يَغْيِي ابْنُ عَدَّادٍ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۸۴۵۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ أَنَّهُ حَاضَرَ أَبَا سَعِيدٍ الْخَدْرِيَّ لَيْلَى الْحَرَّةِ فَاسْتَشَارَهُ فِي الْحَلَاءِ مِنَ الْمَدِينَةِ وَخَكَا إِلَيْهِ أَسْعَارُهَا وَسُكْرَةَ عِيَالِهِ وَأَخْبَرَهُ أَنَّ لَهَا صَبْرًا لَهُ عَلَى حَبْلِ الْمَدِينَةِ وَأَلْوَانِهَا فَقَالَ لَهُ وَيَحْلِكُ لَا أَمْرُكَ بِذَلِكَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَصْبِرُ أَحَدٌ عَلَى لَوَائِهَا فَيَمُوتَ إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِذَا كَانَ مُسْلِمًا *

۸۴۶۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَعْبَعًا عَنْ أَبِي أُسَامَةَ وَالْفَلْفَظُ لِأَبِي بَكْرٍ وَابْنِ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنِّي حَرَّمْتُ مَا تَهَيَّأَ لِلْبَنِي الْمَدِينَةِ كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ قَالَ ثُمَّ كَانَ أَبُو سَعِيدٍ يَأْخُذُ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ نَحْنُ أَحَدُنَا فِي يَدِهِ الطَّيْرُ فَيَفْكُهُ مِنْ يَدِهِ ثُمَّ يُرْسِلُهُ *

۸۴۷۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ يُسَيْرِ بْنِ

نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ شریف کی طرف دست مبارک بڑھا کر ارشاد فرمایا کہ یہ حرم ہے، اس کی منیٰ جگہ ہے۔

۸۳۸- ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدہ، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب ہم مدینہ منورہ آئے تو وہاں وہابی بخاری مل رہا تھا، سو حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت بلالؓ پیار ہو گئے، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کی بیماری ملاحظہ فرمائی، تو فرمایا، الہی جس طرح مکہ کی محبت تو نے ہمیں عطا کی تھی، اسی طرح مدینہ کی محبت بھی ہمیں عطا فرما، یا اس سے بھی زیادہ محبت عطا فرما، اور یہاں کی آب و ہوا صحت بخش، نازے اور ہمارے صابر اور مد میں برکت عطا فرما، اور اس کے بخار کو تجھ کی جانب منتقل کر دے۔

(فائدہ) مقام جھ میں یہودی رہتے تھے، اور انہیں مسلمانوں سے عناد اور دشمنی تھی، اس لئے آپ نے یہ بد عمارتیں، چنانچہ آپ کا یہ بہت بڑا معجزہ ہے کہ آج تک جھ کا جو پانی پیا ہے، اسے بخار چڑھ جاتا ہے۔ (نودی)۔

۸۳۹- ابو کریم، ابو اسامہ، ابن نمیر، ہشام بن عروہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

باب (۱۱۷) سکونت مدینہ منورہ کی فضیلت اور وہاں کی شدت و محنت پر صبر کرنے کا ثواب!

۸۵۰- زبیر بن حرب، عثمان بن عمر، عیسیٰ بن حفص بن عاصم، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرما رہے تھے، کہ جو کوئی مدینہ کے شہداء پر صبر رکھے گا، تو میں قیامت کے دن اس کا شفیع یا شہید ہوں گا۔

۸۵۱- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، قطن بن وہب بن عویمر بن اجدع، تحسن مولیٰ زبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں فتنہ کے زمانہ میں

عَمَرُو عَنْ سَهْلِ بْنِ حَنْصَلٍ قَالَ أَهْوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِ إِلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ إِنَّهَا حَرَمٌ آمِنٌ *

۸۴۸- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَمَدَّنَا الْمَدِينَةَ وَهِيَ وَبِقَةٍ فَاشْتَكَى أَبُو بَكْرٍ وَاشْتَكَى بَلَالٌ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكْوَى أَصْحَابِهِ قَالَ اللَّهُمَّ حَسْبُ إِلَيْنَا الْمَدِينَةُ كَمَا حَسْبَتْ مَكَّةُ أَوْ أَمَدُ وَصَحَّحْنَا وَبَارَكْ لَنَا فِي صَاحِبِهَا وَمَدَّهَا وَحَوَّلْ حُمَاهَا إِلَى الْحُجْمَةِ *

۸۴۹- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

(۱۱۷) بَابُ التَّرْغِيبِ فِي سُكْنَى الْمَدِينَةِ وَالصَّبْرِ عَلَى لَأْوَائِهَا وَشِدَّتِهَا * ۸۵۰- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَحْمَرًا عَيْسَى بْنُ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا مَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَبَرَ عَلَى لَأْوَائِهَا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۸۵۱- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ قَطَنِ بْنِ وَهْبٍ بْنِ عُوَيْمِرِ بْنِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا، کہ آپ کی آزاد کردہ باندی حاضر ہوئی اور اگر سلام کیا، اور عرض کیا کہ اے عبدالرحمن میں یہاں سے جانا چاہتی ہوں، کیونکہ ہم پر یہ زمانہ بہت سخت ہو گیا ہے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، یہ توقف عورت! یہیں رہ، میں نے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، کہ آپ فرما رہے تھے کہ جو شخص مدینہ منورہ کے شہزادہ یا مصائب پر صبر کرے گا، تو قیامت کے دن میں اس کا شفیع یا گواہ ہوں گا۔

۸۵۲۔ محمد بن رافع، ابن ابی فدیك، شحاک، قطن خزاعی، تحسن مولیٰ، مصعب بن زبیر، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ جو شخص اس کے یعنی مدینہ کے شہزادہ یا مصائب پر صبر کرے گا، تو قیامت کے دن میں اس کا شفیع (اگر وہ گناہ گار ہوگا) یا شہید (اگر وہ نیکو کار ہوگا) ہوں گا۔

۸۵۳۔ یحییٰ بن ابیوب اور حقیہ اور ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، عطاء بن عبد الرحمن، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت میں سے جو بھی مدینہ شریف کی تختی اور ٹنگ حالی پر صبر کرے گا تو قیامت کے دن میں اس کا شفیع (اگر گناہ گار ہے) یا شہید (اگر نیکو کار ہے) ہوں گا۔

۸۵۴۔ ابن ابی عمر، سفیان، ابی ہارون، موسیٰ بن ابی عیسیٰ، ابو عبداللہ القراط، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اور حسب سابق روایت بیان کی۔

۸۵۵۔ یوسف بن عیسیٰ، فضل بن موسیٰ، ہشام بن عروہ، صالح بن ابی صالح، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ

الْأَحْدَعُ عَنْ يُحْسَنَ مَوْلَى الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ خَالِسًا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فِي الْفَيْتَةِ فَأَتَتْهُ مَوْلَاةٌ لَهُ تُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَقَالَتْ إِنِّي أَرَدْتُ الْخُرُوجَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ اسْتَشِدَّ عَلَيْنَا الرُّمَانُ فَقَالَ لَهَا عَبْدُ اللَّهِ أَقْعُدِي لَكَاعِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَصْبِرُ عَلَى لَأْوَاهِهَا وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا أَوْ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۸۵۶۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضُّحَّاكُ عَنْ قَطَنِ الْخَزَاعِيِّ عَنْ يُحْسَنَ مَوْلَى مُصْعَبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَبَرَ عَلَى لَأْوَاهِهَا وَعَشِيدَتِهَا كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا أَوْ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَعِي الْمَدِينَةِ *

۸۵۳۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي ثَوْبٍ وَثَقِيَّةٌ وَابْنُ حُضَرٍ حَمِيْعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَصْبِرُ عَلَى لَأْوَاهِ الْمَدِينَةِ وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِي إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْ شَهِيدًا *

۸۵۴۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي هَارُونَ مُوسَى بْنُ أَبِي عِيْسَى أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ الْقَرَّاطَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۸۵۵۔ وَحَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ

تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مدینہ کے مصائب پر جو صبر کرے، اور حسب سابق روایت بیان کی۔

باب (۱۱۸) مدینہ منورہ کا طاعون اور دجال سے محفوظ رہنے کا بیان!

۸۵۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نعیم بن عبد اللہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مدینہ کے ہاتھوں (راستوں پر) فرشتے متعین ہیں، کہ اس میں طاعون اور دجال داخل نہیں ہو سکتا۔

۸۵۷۔ یحییٰ بن ابیہ، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، علاء بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسجد دجال شرق کی طرف سے آئے گا، اور اس کا ارادہ مدینہ منورہ کا ہوگا، حتیٰ کہ کوہ احد کے پیچھے آکر اترے گا، اور پھر فرشتے اس کا منہ وہیں سے شام کی طرف پھیر دیں گے، اور وہیں ہلاک ہو جائے گا۔

باب (۱۱۹) مدینہ منورہ خبیث چیزوں کو نکال کر پھینک دیتا ہے اور اس کا نام طابہ اور طیبہ ہے۔

۸۵۸۔ قتیبہ بن سعید، عبد العزیز در اور دی، علاء بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک زمانہ آیا آئے گا، کہ لوگ اپنے چچا زاد بھائیوں اور رشتہ داروں کو بلائیں گے، اور کہیں گے، ارزائی کی طرف چلو، ارزائی کی طرف چلو، حالانکہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہوگا، کاش وہ اس کو جان لیں، اور قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، جو شخص مدینہ کو چھوڑ کر نکل جائے، اللہ تعالیٰ اس سے بہتر آدمی لا کر

صَالِحٍ مِنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصْنُرُ أَحَدٌ عَلَى لَأَوَاءِ الْمَدِينَةِ يَمُوتَ *

(۱۱۸) بَابُ صَيَانَةِ الْمَدِينَةِ مِنْ دُخُولِ الطَّاعُونِ وَالذَّجَالِ إِلَيْهَا *

۸۵۶۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَعِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنْفَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ وَلَا الذَّجَالُ *

۸۵۷۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي ثَوْبٍ وَقَتِيبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ خَمِيصًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي الْمَسِيحُ مِنْ بَيْلِ الْمَشْرِقِ حِمَّتُهُ الْمَدِينَةَ حَتَّى يَنْوِلَ دَرَّ أَحَدٍ ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلَائِكَةُ وَجْهَهُ قِبَلَ الْمَشَامِ وَهَذَا لِكَ يَهْلِكَ *

(۱۱۹) بَابُ الْمَدِينَةِ تَنْفِي خَبِيثَاتِهَا وَتُسَمَّى طَابَةً وَطَيِّبَةً *

۸۵۸۔ حَدَّثَنَا قَتِيبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَغْنِي الدَّرَّ أَوْ رَدِّي عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَذْعُو الرُّحُلُ ابْنَ عَمِّهِ وَفَرِيضَهُ هَلُمَّ إِلَى الرِّحَاءِ هَلُمَّ إِلَى الرِّحَاءِ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَخْرُجُ مِنْهُمْ أَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا إِنْ أَلْحَفَ اللَّهُ فِيهَا خَيْرًا مِنْهُ أَلَا إِنَّ

الْمَدِينَةِ كَالْكَبِيرِ نَخْرُجُ الْمَدِينَةَ لَا نَقُومُ
السَّاعَةَ حَتَّى تَنْفِيَ الْمَدِينَةَ شِرَارَهَا كَمَا يَنْفِي
الْكَبِيرُ حَبْثَ الْحَدِيدِ *

مدینہ میں آباد کروے گا، خوب سن لو، مدینہ لوہار کی بھٹی کی
طرح ہے، میل کچیل کو باہر نکال دیتا ہے، اور قیامت اس وقت
تک قائم نہ ہوگی، جب تک مدینہ شریہ لوگوں کو نکال کر باہر نہ
کروے گا، جیسا بھٹی لوہے کے میل کچیل کو دور کر دیتی ہے۔

۸۵۹۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، یحییٰ بن سعید، ابو حباب،
سعید بن یسار، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے
ایسی بھٹی کی طرف (ہجرت کا) حکم ہو اے جو تمام بستیوں کو کھا
جاتی ہے، لوگ اسے شرب کہتے ہیں، اور وہ مدینہ منورہ ہے، اور
مدینہ شریف لوگوں کو ایسا چھانٹتا ہے، کہ جیسے لوہار کی بھٹی
لوہے کے میل کو چھانفتی ہے۔

(قائد) یعنی فکر اسلام مدینہ ہی میں جمع ہو کر چاروں طرف پھیلے گا، اور تمام بلاد کو مسخر کرے گا (نودی، عمدہ القاری)۔

۸۶۰۔ عمرو ناقد، ابن ابی عمر، سفیان (دوسری سند) ابن شثلی،
عبد الوہاب، یحییٰ بن سعید، سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل
کرتے ہیں، باقی اس میں "مما سخطی الکبیر الخبث" کا لفظ ہے اور
(لوہے) کا ذکر نہیں ہے۔

۸۶۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، محمد بن منکدر، حضرت جابر بن
عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ ایک دیہاتی آدمی
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی، اس اعرابی کو
مدینہ میں شدت سے بخار آنے لگا، وہ فوراً رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں آیا، اور عرض کیا، کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ
وسلم) میری بیعت واپس کر دو، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے انکار کر دیا، پھر آیا، اور کہا، کہ میری بیعت واپس کر دو، آپ
نے پھر انکار کر دیا، اس کے بعد وہ پھر آیا، اور کہا محمد (صلی اللہ
علیہ وسلم) میری بیعت واپس کر دو (۱)، آپ نے انکار فرمایا، وہ

۸۵۹۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ
أَنَسٍ وَمِمَّا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ
سَمِعْتُ أَبَا حَبَابٍ سَعِيدَ ابْنَ يَسَارٍ يَقُولُ
سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْفَرَى
يَقُولُونَ يَثْرَبُ وَهِيَ الْمَدِينَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا
يَنْفِي الْكَبِيرُ حَبْثَ الْحَدِيدِ *

۸۶۰۔ وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ وَأَبْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْوَهَّابِ حَبِيبًا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ
وَقَالَا كَمَا يَنْفِي الْكَبِيرُ الْحَبْثَ لَمْ يَذْكُرَا الْحَدِيدَ *

۸۶۱۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى عَنْ جَابِرِ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصَابَ الْأَعْرَابِيَّ وَعْكَ
بِالْمَدِينَةِ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَقْلِنِي يَتَّعِنِي فَأَنَّى رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقْلِنِي
يَتَّعِنِي فَأَنَّى ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقْلِنِي يَتَّعِنِي فَأَنَّى
فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

(۱) فتح مکہ سے پہلے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کرنا ضروری تھا۔ اس شخص نے بھی مدینہ کی طرف ہجرت کی تھی اور مدینہ میں رہنے پر
حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی اور اب اس بیعت کو ختم کر کے مدینہ سے واپس جانا چاہتا تھا اور یہ جائز نہ تھا تو اس معصیت کے
کام میں تعاون سے بچنے کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت کو ختم نہیں فرمایا۔

اعرابی مدینہ سے چلا گیا۔ تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مدینہ تو پاک بجٹی کی طرح ہے، اپنے میل کو دور کر دیتا ہے، اور پاک کو خالص اور صاف کر لیتا ہے۔

۸۶۲۔ عبید اللہ بن معاذ عمری، بواسطہ اپنے والد شعبہ، عدی بن ثابت، عبد اللہ بن یزید، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا یہ یعنی مدینہ طیبہ ہے، اور میل کیل دور کر دیتا ہے، جیسا کہ آگ چاندی کے میل کو صاف کر دیتی ہے۔

۸۶۳۔ قتیبہ بن سعید اور ہناد بن سری اور ابو بکر بن ابی شیبہ، ابوالاحوص، سہاک، حضرت جابر بن سرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما رہے تھے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے مدینہ منورہ کا نام طایہ رکھا ہے۔

باب (۱۲۰) مدینہ منورہ والوں کو ایذا پہنچانے والے کی ہلاکت و بربادی۔

۸۶۴۔ محمد بن حاتم و ابراہیم بن دینار، حجاج بن محمد (دوسری سند) محمد بن رافع، عبد الرزاق، ابن جریج، عبد اللہ بن عبد الرحمن بن عکس، ابو عبد اللہ القراط بیان کرتے ہیں، کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، کہ جو شخص اس شہر یعنی مدینہ شریف والوں کو تکلیف دینا چاہے گا، تو اللہ تبارک و تعالیٰ اسے اس طرح پھیلا دے گا، جس طرح نمک پانی میں پھسل جاتا ہے۔

۸۶۵۔ محمد بن حاتم، ابراہیم بن دینار، حجاج (دوسری سند)، ابن رافع، عبد الرزاق، ابن جریج، عمرو بن لُحی بن عمار، ابو

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْمَدِينَةُ كَالْكَبِيرِ تَنْفِي حَيْثَهَا وَيَنْصَعُ طَيْبَهَا *

۸۶۶۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ وَهُوَ الْعُمَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا طَيِّبَةٌ بَغْيِي الْمَدِينَةَ وَإِنَّهَا تَنْفِي الْحَبَثَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ حَيْثُ الْفِضَّةُ *

۸۶۷۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَهَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ مِمَّاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى سَمَّى الْمَدِينَةَ طَايَةً *

(۱۲۰) بَاب مَنْ أَرَادَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ بِسُوءٍ أَذَاهُ اللَّهُ *

۸۶۸۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ حُرَيْجٍ أَجْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ يَحْسَنَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْقُرَاطِ أَنَّهُ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَرَادَ أَهْلَ هَذِهِ الْبَلَدِ بِسُوءٍ بَغْيِي الْمَدِينَةَ أَذَاهُ اللَّهُ كَمَا يَذُوبُ الْعِلْعُ فِي الْمَاءِ *

۸۶۹۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ ح وَحَدَّثَنِي

عبداللہ القراط، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جو شخص مدینہ شریف کے رہنے والوں کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا، تو اللہ تعالیٰ اسے اس طرح پچھلے گا، جس طرح کہ نمک پانی میں پچھلتا ہے، ابن حاتم نے محسن کی روایت میں سوء کے بجائے شر کا لفظ بولا ہے۔

۸۶۶۔ ابن ابی عمر، سفیان، ابو ہارون موسیٰ بن ابی عیسیٰ (دوسری سند) و دارودی، محمد بن عمرو، ابو عبد اللہ القراط سے روایت ہے، کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کی ہے۔

۸۶۷۔ قتیبہ بن سعید، حاتم بن اسماعیل، عمر بن منہ، دینار قراط، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جو مدینہ کے رہنے والوں کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا، تو اللہ تعالیٰ اسے پچھلے گا جیسا کہ نمک پانی میں پچھلتا ہے۔

۸۶۸۔ قتیبہ، اسماعیل بن جعفر، عمر بن منہ کعبی، ابو عبد اللہ القراط، حضرت سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اور حسب سابق روایت منقول ہے، مگر یہ کہ ”وہم یأسوہ“ کے الفاظ بیان کئے ہیں۔

۸۶۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن موسیٰ، اسماء بن زید، ابو عبد اللہ القراط، حضرت ابو ہریرہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ اے اللہ مدینہ والوں کے مد میں برکت

مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ جَمِيعًا عَنْ أَبِي حُرَيْرَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنُ عُمَارَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الْقَرَّاطَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَرَادَ أَهْلَهَا يَسُوءَ يُرِيدُ الْمَدِينَةَ أَذَانَهُ اللَّهُ كَمَا يَذُوبُ الْمَلْحُ فِي الْمَاءِ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ فِي حَدِيثِ ابْنِ مُحَسَّنٍ بَدَلُ قَوْلِهِ يَسُوءَ شَرًّا*

۸۶۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي هَارُونَ مُوسَى بْنُ أَبِي عِيسَى ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو جَمِيعًا سَمِعَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ الْقَرَّاطَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ*

۸۶۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا حَاتِمُ بْنُ عَمْرِو بْنِ مُنْهٍ قَالَ أَخْبَرَنِي دِينَارُ الْقَرَّاطُ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَرَادَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ يَسُوءَ أَذَانَهُ اللَّهُ كَمَا يَذُوبُ الْمَلْحُ فِي الْمَاءِ*

۸۶۸۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُنْهٍ الْكَعْبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْقَرَّاطِ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ يَذْهَبُ أَوْ يَسُوءُ*

۸۶۹۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ نَا أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْقَرَّاطِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَسَعْدَ يَقُولَانِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

عطا فرما، اور بقیہ حدیث بیان کی، اور پھر فرمایا، جو مدینہ والوں کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا، تو اللہ تعالیٰ اسے ایسے پھلے گا، جیسا تمک پانی میں پھل جاتا ہے۔

باب (۱۲۱) فتوحات کے زمانہ میں مدینہ منورہ میں رہنے کی ترغیب!

۸۷۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، ہشام بن عروہ بواسطہ اپنے والد، عبد اللہ بن زبیر، سفیان بن ابی زبیر بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ ملک شام فتح ہوگا اور بعض لوگ اپنے متعلقین کو لے کر مدینہ سے حمزہ کے ساتھ نکل کر وہاں پہنچ جائیں گے، حالانکہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہوگا، کاش کہ وہ جان لیں، پھر یمن فتح ہوگا، تو بعض لوگ اپنے متعلقین کو لے کر مدینہ سے حمزہ سے نکل جائیں گے، اور مدینہ ہی ان کے لئے بہتر ہوگا، کاش کہ وہ جانتے، پھر عراق فتح ہوگا، تو لوگ اپنے متعلقین کو لے کر مدینہ سے چلے جائیں گے، حالانکہ مدینہ ہی ان کے لئے بہتر تھا، کاش کہ وہ جانتے۔

۸۷۱۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، ابن جریر، ہشام بن عروہ بواسطہ اپنے والد، عبد اللہ بن زبیر، سفیان بن ابی زبیر سے بیان کرتے ہیں، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے، یمن فتح ہوگا، تو لوگ وہاں سے اپنے انوٹوں کو ہانکتے ہوئے جائیں گے اور اپنے گھروالوں کو اور جوان کی بات مانے گا، اسے لے جائیں گے، اور مدینہ ان کے حق میں بہتر ہوگا، کاش کہ وہ اس کو جانتے، پھر شام فتح ہوگا، اور وہاں بھی لوگ اپنے انوٹوں کو ہانکتے ہوئے لے جائیں گے، اور اپنے گھر والوں کو، اور جوان کی بات پر عمل کر لے، اسے لے جائیں گے، اور مدینہ ان کے لئے بہتر ہوگا، کاش کہ یہ جانیں، پھر عراق فتح ہوگا، اور وہاں بھی لوگ اپنے گھر والوں کو، اور جوان کی بات مان لے اسے لے جائیں گے، اور مدینہ ہی ان کے لئے بہتر ہوگا

وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ فِي مَدِينِهِمْ
وَسَاقِ الْحَدِيثِ وَفِيهِ مَنْ أَرَادَ أَهْلَهَا بِسُوءِ آدَابِهِ
اللَّهُ كَمَا يَذُوبُ الْمَلْحُ فِي الْمَاءِ *

(۱۲۱) بَابُ الْفَتْوحِ فِي الْمَدِينَةِ عِنْدَ
فَتْحِ الْأَمْصَارِ *

۸۷۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
وَكَيْعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ سَفْيَانَ بْنِ أَبِي زُبَيْرٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَفْتَحُ
الشَّامُ فَيَخْرُجُ مِنَ الْمَدِينَةِ قَوْمٌ بِأَهْلِيهِمْ يَسُوءُونَ
وَالْمَدِينَةَ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ثُمَّ تَفْتَحُ
الْيَمَنُ فَيَخْرُجُ مِنَ الْمَدِينَةِ قَوْمٌ بِأَهْلِيهِمْ يَسُوءُونَ
وَالْمَدِينَةَ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ثُمَّ تَفْتَحُ
الْعِرَاقُ فَيَخْرُجُ مِنَ الْمَدِينَةِ قَوْمٌ بِأَهْلِيهِمْ
يَسُوءُونَ وَالْمَدِينَةَ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ *

۸۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ حُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ
عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ
سَفْيَانَ بْنِ أَبِي زُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَأْتِي
قَوْمٌ يَسُوءُونَ فَيَحْتَمِلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ
وَالْمَدِينَةَ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ثُمَّ يَفْتَحُ
الشَّامُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يَسُوءُونَ فَيَحْتَمِلُونَ بِأَهْلِيهِمْ
وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةَ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا
يَعْلَمُونَ ثُمَّ يَفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يَسُوءُونَ
فَيَحْتَمِلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةَ
خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ *

کاش وہ جانتے۔

باب (۱۳۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک کہ لوگ مدینہ منورہ کو اس کے خیر ہونے کے باوجود چھوڑ دیں گے!

۸۷۲۔ زہیر بن حرب، ابو صفوان، یونس بن یزید (دوسری سند) حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کے متعلق ارشاد فرمایا، کہ اس کو لوگ بہتر اور خیر ہونے کے باوجود بارودک ٹوک درندوں اور پرندوں کے کھانا چھوڑ دیں گے، امام مسلم فرماتے ہیں، کہ ابو صفوان عبد اللہ بن عبد الملک اموی شیم تھے، انہوں نے ابن جریج کی گود میں دس برس پرورش پائی۔

(۱۲۲) بَابُ إِخْبَارِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَرْكِ النَّاسِ الْمَدِينَةَ عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ *

۸۷۲۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ أَبِي صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ ح وَحَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ وَهَبُ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمَدِينَةِ لَيْسَ كُنْهَا أَهْلُهَا عَلَى خَيْرٍ مَا كَانَتْ مُذَلَّةً لِلْعَوَاقِبِ يَعْنِي السَّبَاحَ وَالطَّيْرَ قَالَ مُسْلِمٌ أَبُو صَفْوَانَ هَذَا هُوَ عَنِ اللَّهِ ثُمَّ عَنِ الْمَلِكِ يَزِيدَ ابْنِ حَرْجِجٍ عَشْرَ سِنِينَ كَانَ فِي حَضْرِهِ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، کہ آپ کی یہ چشیں کوئی قیامت کے قریب پکی ہو گی، باقی قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ یہ مجرہ بھی آپ کا ظاہر ظاہر ہو چکا، کہ خلافت مدینہ منورہ کو چھوڑ کر ملک شام منتقل ہو گئی، جبکہ مدینہ منورہ دین و دنیا پر ایک اعتبار سے خیر ہی خیر تھا، باقی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ صورت قیامت کے قریب پیش آئے گی، اور اسی کی تائید بخاری کی حدیث سے ہوتی ہے، واللہ اعلم۔

۸۷۳۔ عبد الملک بن شعیب، لیث، عقیل بن خالد، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے، کہ لوگ مدینہ منورہ کو اس کی بہترین حالت کے باوجود چھوڑ دیں گے، درندے اور پرندے ہی اس میں سکونت اختیار کریں گے، کچھ مدت کے بعد قبیلہ حزیہ کے دو چرواہے مدینہ منورہ میں پہنچنے کے ارادے سے اپنی بکریوں کو ہانکتے ہوئے آئیں گے، اور مدینہ کو دیران پائیں گے، جب عقیہ اوداع کے پاس پہنچیں گے تو منہ کے بل گر پڑیں گے۔

۸۷۳۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ ابْنُ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَتْرُكُونَ الْمَدِينَةَ عَلَى خَيْرٍ مَا كَانَتْ لَا يَغْشَاهَا إِلَّا الْعَوَاقِبُ يُرِيدُ عَوَاقِبِ السَّبَاحِ وَالطَّيْرِ ثُمَّ يَخْرُجُ رَاعِيَانِ مِنْ مَرْبَعَةِ يُرِيدَانِ الْمَدِينَةَ يَتَعَفَّانِ بَعْضُهُمَا فَيَحْدِثَانِهَا وَخَشَا حَتَّى إِذَا نَلَعَا نَبَّيَا الْوَدَاعَ خَرَا عَلَى وَحْوهِمَا *

(فائدہ) بخاری کی روایت سے معلوم ہوا ہے کہ جن کا یہ حشر ہو گا، یہ ان میں سب سے آخر میں ہوں گے اور ان ہی پر قیامت قائم کی جائے گی۔

باب (۱۲۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک اور منبر کی درمیان جگہ کی فضیلت اور مقام منبر کی بزرگی۔

۸۷۴۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، عبد اللہ بن ابی بکر، عباد بن حمیم، حضرت عبد اللہ بن زید مازنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

۸۷۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، عبد الحزیز بن محمد مدنی، یزید بن ابی بکر، عباد بن حمیم، حضرت عبد اللہ بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، کہ آپ فرما رہے تھے کہ میرے منبر اور میرے گھر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

۸۷۶۔ زبیر بن حرب اور محمد بن ثقی، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ، ضحیٰ بن عبد الرحمن، حفص بن عاصم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے، اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔

باب (۱۲۴) کوہ احد کی فضیلت!

۸۷۷۔ عبد اللہ بن مسدد، قسطنطین، سلیمان بن بلال، عمر بن یحییٰ، عباس بن سہل ساعدی، حضرت ابو حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی

۸۷۴۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عُبَادِ بْنِ حُمَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمَنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ *

۸۷۵۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْغَزِيرِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عُبَادِ بْنِ حُمَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمَنْبَرِي وَبَيْتِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ *

۸۷۶۔ وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ غَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمَنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمَنْبَرِي عَلَى حَوْصِي *

(فائدہ) اتاحہ ربیعہ جنت میں منتقل کر دیا جائے گا، مترجم کے نزدیک یہی معنی زیادہ معتبر ہیں۔

باب (۱۲۴) بَابُ فَضْلِ أُحُدٍ *

۸۷۷۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ عَاصِمِ بْنِ سَهْلٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ

اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک کے لئے نکلے، اور بقیہ حدیث بیان کی اور اس کے آخر میں ہے، کہ جب ہم واپس آئے، اور وادی القرئی میں پہنچے، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ میں جلدی جانا چاہتا ہوں، جو شخص چاہے میرے ساتھ جلدی چل دے، اور جس کی مرضی ہو رکا رہے، چنانچہ ہم آپ کے ساتھ چل دیے، مدینہ کے سامنے پہنچے، تو فرمایا یہ طالبہ ہے، اور یہ کوہ احد اور یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے، اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔

۸۷۸۔ عبد اللہ بن معاذ یواسطہ اپنے والد، قرہ بن خالد، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ احد پہاڑ ایسا ہے، کہ ہمیں دوست رکھتا ہے، اور ہم اسے دوست رکھتے ہیں۔

۸۷۹۔ عبید اللہ بن عمر قواریری، حری بن عمارہ، قرہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوہ احد کی طرف دیکھا، اور فرمایا کہ احد ایسا پہاڑ ہے، کہ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔

باب (۱۲۵) مسجد حرام اور مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کی فضیلت!

۸۸۰۔ عمر و ناقدہ اور زبیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، کہ میری اس مسجد میں ایک نماز پڑھنا سو اس کے مسجد حرام (یعنی بیت اللہ شریف) کے اور مسجدوں میں ہزار نماز پڑھنے سے زیادہ افضل ہے۔

۸۸۱۔ محمد بن رافع اور عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری،

فَالْحَرَجَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ ثُمَّ أَقْبَلْنَا حَتَّى قَدِمْنَا وَادِيَ الْقُرَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي مُسْرِعٌ لَكُمْ شَاءَ مِنْكُمْ فَلْيَسْرِعْ مَعِيَ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَمْكُثْ فَعَرَحْنَا حَتَّى أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ هَذِهِ حَنَاءٌ وَهَذَا أَحَدٌ وَهَذَا حَتْلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ *

۸۷۸۔ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ حَالِبٍ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَدًا حَتْلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ *

۸۷۹۔ وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنِي حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَحَدٍ فَقَالَ إِنَّ أَحَدًا حَتْلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ *

(۱۲۵) بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ بِمَسْجِدِي مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ *

۸۸۰۔ وَحَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ النَّاقِدِ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِعُمَرُو قَالَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يُلْقِي بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ *

۸۸۱۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ

ابن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ میری اس مسجد میں ایک نماز پڑھنا، سوائے مسجد حرام (یعنی بیت اللہ شریف) کے اور مسجدوں میں ہزار نماز پڑھنے سے زیادہ افضل ہے۔

۸۸۲۔ اسحاق بن منصور، عیسیٰ بن منذر حمصی، محمد بن حرب، زبیدی، زہری، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، ابو عبد اللہ الاغر، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں ایک نماز پڑھنی مسجد حرام کے علاوہ مساجد میں ہزار نماز پڑھنے سے بہتر ہے، اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر انبیاء ہیں، اور آپ کی مسجد بھی آخری مسجد ہے، ابو مسلم اور ابو عبد اللہ بولے، کہ جاشعہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے بیان کی ہوگی، اور اسی وجہ سے ہم نے اس حدیث کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سند کے ساتھ معلوم نہیں کیا، یہاں تک کہ جب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہو گئی، تو ہم نے آپس میں اس کا تذکرہ کیا، اور ایک دوسرے کو ملامت کی، کہ کیوں ہم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس حدیث کے متعلق دریافت نہ کیا، تاکہ اگر انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی، تو آپ سے سند کے ساتھ بیان کر دیتے، غرضیکہ ہم اسی گفت و شنید میں تھے، کہ عبد اللہ بن ابراہیم بن قارظ کے پاس جا بیٹھے، اور ان سے اس حدیث کا تذکرہ کیا، اور جو کچھ ہم سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کرنے میں چوک ہو گئی، وہ بھی بیان کی، تب عبد اللہ بن ابراہیم بن قارظ نے ہم سے کہا، میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، فرمایا کرتے تھے، کہ

حُمَيْدٌ قَالَ عَنِ أَحْمَرٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِي غَيْرِهِ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ *

۸۸۲۔ وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ الْمُنْبِيرِ الْجَمْعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرَجِ مَوْلَى الْمُحَنَّبِينَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ يَمَّا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرُ النَّبِيِّاءِ وَإِنَّ مَسْجِدَهُ أَخْبَرُ النَّاسِ أَنْ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ عَنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْنَا ذَلِكَ أَنْ تَسْتَبِثَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ ذَلِكَ الْحَدِيثِ حَتَّى إِذَا تَوَقَّيْتُ أَبُو هُرَيْرَةَ تَذَكَّرْنَا ذَلِكَ وَتَلَاوَمْنَا أَنْ لَا نَكُونَ كَلَمْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ فِي ذَلِكَ حَتَّى يُسَيِّدَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كَانَ سَمِعَهُ مِنْهُ فَبَيْنَا نَخُوضُ عَلَى ذَلِكَ جَالِسًا عِنْدَ اللَّهِ نُنْزِلُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ قَارِظٍ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ الْحَدِيثَ وَالَّذِي فَرَطْنَا فِيهِ مِنْ نَصِّ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْهُ فَقَالَ لَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَتَمَّهْتُ أُنِي سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ میں آخر انبیاء ہوں، اور میری مسجد بھی آخر مساجد ہے۔

۸۸۳۔ محمد بن قثم، ابن ابی عمر، ثقیفی، عبد الوہاب، یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں، کہ میں نے ابو صالح سے دریافت کیا، کہ تم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا ہے؟ کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت بیان کرتے تھے، انہوں نے کہا نہیں، لیکن میں نے عبد اللہ بن ابراہیم بن قارظ سے سنا، فرماتے تھے، کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرما رہے تھے، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ میری اس مسجد میں ایک نماز پڑھنی، مسجد حرام کے علاوہ اور مساجد میں ایک ہزار نمازیں پڑھنے سے بہتر ایمان کے برابر ہے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أَخِيرُ النَّبِيِّينَ وَإِنَّ مَسْجِدِي أَخِيرُ الْمَسَاجِدِ *

۸۸۳۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ حَمِيصًا عَنِ الثَّقَفِيِّ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ سَأَلْتُ أَبَا صَالِحٍ هَلْ سَمِعْتَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرُ فَضْلَ الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا وَلَكِنْ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنُ قَارِظٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ أَوْ كَأَلْفِ صَلَاةٍ وَمِمَّا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامَ *

۸۸۴۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۸۸۵۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ وَمِمَّا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ *

۸۸۶۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أَسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۸۸۷۔ وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ عَنْ نَافِعٍ

۸۸۳۔ زہیر بن حرب اور عبید اللہ بن سعید اور محمد بن قثم، یحییٰ قطان، یحییٰ بن سعید سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل فرماتے ہیں۔

۸۸۵۔ زہیر بن حرب اور محمد بن قثم، یحییٰ قطان، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا، میری اس مسجد میں ایک نماز پڑھنی، مسجد حرام کے علاوہ اور مسجدوں میں ہزار نمازیں پڑھنے سے افضل ہے۔

۸۸۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، ابو اسامہ (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد (تیسری سند) محمد بن قثم، عبد الوہاب، عبید اللہ سے اسی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں۔

۸۸۷۔ ابراہیم بن موسیٰ، ابن ابی زائدہ، موسیٰ، جہنی، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم سے حسب سابق نقل کرتے ہیں۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمِثْلِهِ *

۸۸۸- وَحَدَّثَنَا عَنْ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۸۸۹- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ حَبِيبًا عَنْ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُودٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ لِمَرْأَةٍ اشْتَكَتْ شَكْوَى فَقَالَتْ إِنَّ سَفَافِي اللَّهِ لَأَخْرُجَنَّ فَلِأَصْلَحِينَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَبَرَأَتْ ثُمَّ تَحَهَّرَتْ تَرِيدُ الْحُرُوجَ فَجَاءَتْ مِثْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهَا فَأَخْبَرَتْهَا ذَلِكَ فَقَالَتْ أَخْلِسِي فَكُلِّي مَا صَعَتِ وَصَلِّي فِي مَسْجِدِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ صَلَاةٌ فِيهِ أَفْضَلُ مِنَ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِنَّا مَسْجِدُ الْكَعْبَةِ *

(۱۲۶) بَابُ فَضْلِ الْمَسَاجِدِ الثَّلَاثَةِ *

۸۹۰- وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ النَّعْدِ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَبِيبًا عَنْ أَبِي عُثَيْبَةَ قَالَ عَمْرُو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُشَدُّ الرَّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِي هَذَا وَمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى *

۸۸۸- ابن ابی عمر، عبدالرزاق، معمر، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۸۸۹- قتیبہ بن سعید اور محمد بن رج، لیث بن سعد، نافع، ابراہیم بن عبد اللہ معبد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک عورت کچھ بیمار ہو گئی، کہنے لگی اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے صحت عطا فرمائی تو میں بیت المقدس میں جا کر نماز پڑھوں گی، کچھ دنوں کے بعد وہ اچھی ہو گئی، اور اس نے وہاں جانے کی تیاری کی اور ام المومنین حضرت میمونہ زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، اور سلام کرنے کے بعد انہیں اس چیز کی اطلاع کی، انہوں نے فرمایا بیٹھ کر تو نے جو کھانا تیار کیا ہے، وہ کھالے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں نماز پڑھ لے، اس لئے کہ میں نے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما رہے تھے کہ اس میں ایک نماز پڑھنا کعبہ کے علاوہ دیگر مساجد میں ہزار نمازیں پڑھنے سے افضل ہے۔

باب (۱۳۶) خصوصیت کے ساتھ صرف تین مسجدوں کی فضیلت!

۸۹۰- عمرو ناقد، زہیر بن حرب، ابن عیینہ، زہری، سعید، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، تین مسجدوں کے علاوہ اور کسی مسجد کی طرف سے کجاوے نہ کے جائیں، میری یہ مسجد (یعنی مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم) اور مسجد حرام (یعنی بیت اللہ شریف) اور مسجد اقصیٰ۔

۸۹۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد الاعلیٰ، معمر، زہری، سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی اس میں یہ الفاظ ہیں، کہ تین مسجدوں کی طرف کباہ کے جائیں۔

۸۹۲۔ ہارون بن سعید الجلی، ابن وہب، عبد الحمید بن جعفر، عمران بن ابی النضر، سلیمان ابن اغرہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ تین مسجدوں کی طرف سفر کر کے جاسکتے ہیں، مسجد کعبہ، (یعنی بیت اللہ شریف) اور میری مسجد (یعنی مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم) اور مسجد ایلیا (یعنی بیت المقدس)۔

باب (۱۲۷) اس مسجد کا بیان جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے!

۸۹۳۔ محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، حمید خراط، ابو سلمہ بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں، کہ میرے پاس سے عبد الرحمن بن ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ گزرے تو میں نے ان سے کہا کہ آپ نے اپنے والد سے کیا سنا، وہ اس مسجد کا تذکرہ کرتے تھے، کہ جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہو، انہوں نے کہا میرے والد نے فرمایا، کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ کی ہر اوج طہرات میں سے کسی کے گھر گیا، اور میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ وہ کون سی مسجد ہے، جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے، سو آپ نے ایک مٹی ٹکڑیوں کی لی، اور اسے زمین پر مارا، پھر ارشاد فرمایا، وہ یہی تمہاری مسجد ہے، یہی مدینہ منورہ کی مسجد (۱) میں نے کہا تو میں بھی گواہی

۸۹۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَنْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ تَمْنَعُ الرَّحَالَ إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ *

۸۹۲۔ وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْبَلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ حَفْصٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ أَبِي آسَمٍ حَدَّثَهُ أَنَّ سَلْمَانَ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُخْبِرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا يُسَافَرُ إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْمَكَّةِ وَمَسْجِدِي وَمَسْجِدِ إِلِيلَاءَ *

(۱۲۷) بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْمَسْجِدَ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى *

۸۹۳۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدِ الْخَرَّاطِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ مَرَّ بِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيُّ قَالَ قُلْتُ لَهُ كَيْفَ سَمِعْتَ أَبَاكَ يَذْكُرُ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى قَالَ قَالَ أَبِي دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتٍ بَعْضُ بَنَاتِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْمَسْجِدَيْنِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى قَالَ فَأَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصْبَاءٍ فَصَرَبَ بِهِ الْأَرْضَ ثُمَّ قَالَ هُوَ مَسْجِدُكُمْ هَذَا لِمَسْجِدِ الْمَدِينَةِ قَالَ

(۱) قرآن کریم کی آیت "المسجد اسس علی التقوی من اول یوم" میں مسجد سے مسجد قبا مراد ہے یا مسجد نبوی، جمہور کی رائے یہ ہے کہ مسجد قبا مراد ہے اور بہت سے حضرات کی رائے میں مسجد نبوی مراد ہے۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی کی رائے یہ ہے کہ یہ آیت اپنے مقہوم کے اعتبار سے دونوں مسجدوں کو شامل ہے اس لئے کہ ان دونوں مسجدوں کی بنیاد اول دن ہی سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے البتہ مسجد نبوی کو اول اور مسجد قبا کو ثانی شامل ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود اللہ کی وجہ سے مسجد نبوی اس وصف کے ساتھ متصف ہونے میں حق استیفاء رکھتی ہے۔

دیتا ہوں، کہ میں نے تمہارے والد سے سنا ہے، وہ اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، اس حدیث سے صاف ظاہر ہو گیا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے جس مسجد کو فرمایا ہے کہ اس کی بقا و تقویٰ پر رکھی گئی ہے، وہ مسجد نبوی ہے، نہ مسجد قبا، جیسا کہ بعض مفسرین نے بیان کیا ہے۔

۸۹۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور سعید بن عمرو اشعثی، حاتم بن اسماعیل، حید، ابو سلمہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت نقل فرماتے ہیں، باقی عبدالرحمن بن سعید کا اس روایت میں تذکرہ نہیں ہے۔

۸۹۵۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَسَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ قَالَ سَعِيدٌ أَخْبَرَنَا وَقَالَ أَبُو نَكْرٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ عِنْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ فِي الْإِسْنَادِ *

باب (۱۲۸) مسجد قبا اور وہاں نماز پڑھنے کی فضیلت، اور اس کی زیارت کرنے کا بیان!

(۱۲۸) بَابُ فَضْلِ مَسْجِدِ قَبَاءٍ وَفَضْلِ الصَّلَاةِ فِيهِ وَزِيَارَتِهِ *

۸۹۵۔ ابو جعفر احمد بن منیع، اسماعیل بن ابراہیم، ابوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا کی زیارت فرمایا کرتے تھے، کبھی سوار ہو کر، کبھی پیدل۔

۸۹۵۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَزُورُ قَبَاءَ رَاكِبًا وَمَاشِيًا *

۸۹۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبداللہ نمیر، ابو اسامہ، عبید اللہ (دوسری سند) ابن نمیر بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا میں پیدل بھی آتے، اور پیادہ بھی تشریف لاتے، اور اس میں اگر دو رکعت نماز پڑھتے۔

۸۹۶۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي مَسْجِدَ قَبَاءَ رَاكِبًا وَمَاشِيًا فَيُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي رَوَاتِهِ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فَيُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ *

۸۹۷۔ محمد بن عثمان، یحییٰ، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا میں سوار بھی اور پیادہ بھی تشریف لاتے

۸۹۷۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَحْمَرُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تھے (۱)۔

۸۹۸۔ ابو معن الرقاشی زید بن یزید ثقفی، خالد بن حارث، ابن عجلان، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں، اور بقیہ حدیث یحییٰ قطان کی روایت کی طرح منقول ہے۔

۸۹۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، عبد اللہ بن دینار، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبائیں سوار بھی اور پیادہ بھی تشریف لایا کرتے تھے۔

۹۰۰۔ یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، عبد اللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو کر بھی اور پیادل چل کر مسجد قبائیں تشریف لایا کرتے تھے۔

۹۰۱۔ زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، عبد اللہ بن دینار بیان کرتے ہیں، کہ حضرت ابن عمر ہر ہفتہ مسجد قبائیں تشریف لایا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ہر ہفتہ قبا جاتے ہوئے دیکھا ہے۔

۹۰۲۔ ابی ابن عمر، سفیان، عبد اللہ بن دینار، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہفتہ مسجد قبا میں تشریف لایا کرتے تھے اور وہاں سوار بھی اور پیادہ بھی آتے تھے، ابن دینار بیان کرتے ہیں، کہ حضرت ابن عمر بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

كَانَ يَأْتِي قُبَاءَ رَاكِبًا وَمَاشِيًا *

۸۹۸۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ زَيْدُ بْنُ يَزِيدَ الثَّقَفِيُّ نَصْرِيُّ بَقَّةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْبِلِ حَلِيبٍ يَحْيَى الْقَطَّانُ *

۸۹۹۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِي قُبَاءَ رَاكِبًا وَمَاشِيًا *

۹۰۰۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقَتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ ابْنُ أَبِي حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ حُفَظٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي قُبَاءَ رَاكِبًا وَمَاشِيًا *

۹۰۱۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ سَفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَأْتِي قُبَاءَ كُلِّ سَبْتٍ وَكَانَ يَقُولُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيهِ كُلُّ سَبْتٍ *

۹۰۲۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِي قُبَاءَ يَحْيَى كُلِّ سَبْتٍ كَانَ يَأْتِيهِ رَاكِبًا وَمَاشِيًا قَالَ ابْنُ دِينَارٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ *

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا میں کبھی پیادل بھی سوار ہو کر آتے تھے اور ہفتہ والے دن آنے کا معمول اس لئے تھا کیونکہ باقی دن لوگوں کے امور میں مشغول رہتے تھے تو ہفتے کا دن اپنی ذات کے لئے فارغ کیا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا میں جا کر نوافل اور افراماتے اس لئے کہ دوسری روایات میں مسجد قبا میں نفل ادا کرنے کو اجر کے اعتبار سے عمرہ کی طرح قرار دیا گیا ہے۔ (فتح المبین ص ۳۲۵ ج ۳)

۹۰۳- وَحَدَّثَنِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا
وَكَعْبٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ابْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ
وَلَمْ يَذْكُرْ كُلَّ مَسْنَدٍ *
۹۰۳- عبد اللہ بن ہاشم، وکیع، سفیان، ابن دینار سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، اور اس میں ہر ہفتہ کا ذکر نہیں ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ النِّكَاحِ (۱)

(۱۲۹) بَابُ اسْتِحْبَابِ النِّكَاحِ لِمَنْ
اسْتَطَاعَ *
باب (۱۲۹) جس شخص میں طاقت و قوت ہو وہ نکاح کرے!

۹۰۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو
تَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ
حَمِيصًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَالْأَلْقَطِيِّ لِيَحْيَى أَخْبَرَنَا
أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ
عَلْقَمَةَ قَالَ كُنْتُ أُمْنِيًّا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
مَلِيْقَةَ عُمَانُ فَقَامَ مَعَهُ يُحَدِّثُهُ فَقَالَ لَهُ عُمَانُ
يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَلَا نَزَوَّلُكَ حَارِيَةَ شَاةٍ
لَعَلَّهَا تَذْكُرُكَ بَعْضُ مَا مَضَى مِنْ زَمَانِكَ قَالَ
لَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَيْسَ قُلْتُ ذَلِكَ لَقَدْ قَالَ لَنَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ
الشُّبَّانِ مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ
أَغْضَى لِلْبَصْرِ وَأَخْصَصَ لِلْفَرْحِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ
فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وَجَاءٌ *
۹۰۴- یحییٰ بن یحییٰ التمیمی، محمد بن العلاء، ہمدانی اور ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، اعمش، ابراہیم، علقمہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ کے ساتھ ممیٰ میں جا رہا تھا، کہ حضرت عبد اللہ سے حضرت عثمان کی ملاقات ہوئی، اور ان سے کھڑے ہو کر باتیں کرنے لگے، حضرت عثمان نے ان سے فرمایا کہ اے عبد الرحمن ہم تمہارا نکاح ایسی لڑکی سے نہ کر دیں، جو تمہیں تمہاری گزری ہوئی عمر میں سے کچھ یاد دلاوے، تو عبد اللہ بن مسعود نے کہا، کہ اگر تم یہ کہتے ہو، تو ہم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اے گروہ جواناں جو تم میں سے نکاح کرنے کی طاقت رکھتا ہو، وہ نکاح کرے، کیونکہ نکاح آنکھوں کو بہت زیادہ نیچے رکھنے والا اور زمانے سے محفوظ کر دینے والا ہے، اور جس میں نکاح کی طاقت نہ ہو تو وہ روزے رکھا کرے کیونکہ یہ ان کے لئے خاصی ہوتا ہے۔

۹۰۵- عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، ابراہیم، علقمہ بیان

(۱) لغت میں لفظ نکاح کا اطلاق عقد پر بھی ہوتا ہے اور وہی پر بھی، اس لئے یہ عقد اور وہی دونوں ہی اس کے لغوی معنی ہیں۔ شریعت مطہرہ نے بہت ساری حکمتوں کے پیش نظر نکاح کو مشروع فرمایا ہے۔ نکاح گھریلو اجتماعی زندگی کی بنیاد ہے دین پر چلنے میں نکاح معین ہوتا ہے، اولاد کے حاصل ہونے کا سبب ہے، کثرت امت جو قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے باعث فخر ہو گا اس کا نکاح ہی ذریعہ ہے اور سب سے بڑھ کر نکاح پاکدامنی کا ذریعہ ہے۔

کرتے ہیں، کہ میں منیٰ میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے ساتھ جا رہا تھا، راستہ میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان سے ملے، اور فرمایا کہ ابو عبد الرحمن لاہر آؤ، چنانچہ حضرت ابن مسعودؓ کو حضرت عثمان علیہ السلام لے گئے، حضرت ابن مسعودؓ نے جب دیکھا کہ حضرت عثمانؓ کا کوئی خاص کام نہیں ہے، تو مجھ سے فرمایا، عاتقہ تم بھی آجاء، چنانچہ میں بھی چلا گیا، حضرت عثمانؓ نے حضرت ابن مسعودؓ سے فرمایا، ابو عبد الرحمن کیا ہم تمہارا نکاح کسی نوجوان دوشیزہ لڑکی سے نہ کرادیں، کہ ایام گزشتہ کی یاد تمہیں پھر تازہ ہو جائے، پھر بقیہ حدیث ابو معاویہ کی روایت کی طرح منقول ہے۔

۹۰۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، عمارہ بن عمیر، عبد الرحمن بن یزید، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا، کہ اے گروہ جواناں، تم میں سے جسے نکاح کرنے کی طاقت ہو، وہ نکاح کرے، کیونکہ نکاح نظر کو نیچے رکھنے والا، اور زنا سے محفوظ کر دینے والا ہے اور جس میں نکاح کی طاقت نہ ہو، تو وہ روزے رکھے کیونکہ یہ اس کے لئے خصی ہونے کے برابر ہے۔

۹۰۷۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، عمارہ بن عمیر، عبد الرحمن بن یزید سے روایت کرتے، انہوں نے بیان کیا کہ میں اور میرے چچا عاتقہ اور اسود، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس گئے، میں اس زمانہ میں جوان تھا، غالباً ایک حدیث حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میری ہی وجہ سے بیان کی، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، النکاح، بانی اقتدار ہے کہ عبد الرحمن بیان کرتے ہیں، کہ پھر میں نے نکاح میں کچھ تاخیر نہ کی، اور نکاح کر لیا۔

۹۰۸۔ عبداللہ بن سعید اشجی، وکیع، اعمش، عمارہ، ابن عمیر، عبد الرحمن بن یزید، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

حَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ إِنِّي لَأَمْسِي مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ بِمَنَى إِذْ لَقِيَهُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ فَقَالَ هَلَمْ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ فَاسْتَحْضَاهُ فَلَمَّا رَأَى عَبْدُ اللَّهِ أَنَّهُ لَيْسَتْ لَهُ حَاجَةٌ قَالَ قَالَ لِي نَعَالٌ يَا عَلْقَمَةُ قَالَ فَحَلَلْتُ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ أَلَا نَزَوَّحُكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ جَارِيَةً بَكَرًا لَعَلَّهُ يَرْجِعَ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ مَا كُنْتَ نَعْفُهُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَوْ كُنْتُ قُلْتُ ذَلِكَ فَذَكَرَ بِمَنْثِلِ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ *

۹۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كَرَيْسٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ النِّسَاءَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغْضَى لِلْبَصَرِ وَأَحْصَى لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ رِجَاءٌ *

۹۰۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعَمِّي عَلْقَمَةُ وَالْأَسْوَدُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالُوا أَنَا شَابٌ يَوْمِيذٍ فَذَكَرَ حَدِيثًا رُبِمْتُ أَنَّهُ حَدَّثَ بِهِ مِنْ أَهْلِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْثِلِ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَزَادَ قَالَ فَلَمْ أَكُنْ حَتَّى نَزَوَّحْتُ *

۹۰۸۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ الْأَشْجَعِيُّ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ

روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا اور حسب سابق روایت بیان کی، لیکن اس بات کا اس میں تذکرہ نہیں ہے، کہ میں نے کچھ تاخیر نہ کی، اور نکاح کر لیا۔

۹۰۹۔ ابو بکر بن نافع عہدی، بہز، حماد بن سلمہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ صحابہ کرام کی ایک جماعت نے ازواجِ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کے اندرونی اعمال دریافت کئے، معلوم ہونے کے بعد کوئی کہنے لگا کہ میں عورتوں کے پاس نہیں جاؤں گا، کسی نے کہا میں گوشت نہیں کھاؤں گا، کوئی بولا میں بستر پر نہیں سوؤں گا، آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا، کیا وجہ ہے کہ لوگوں نے ایسا ایسا کہا، میں تو نماز بھی پڑھتا ہوں، اور سوتا بھی ہوں، روزہ بھی رکھتا ہوں، اور افطار بھی کرتا ہوں، لہذا جو میری سنت سے اعراض کرے وہ مجھ سے نہیں۔

(نافعہ) آپ کا یہ فرمان جماع الکلم میں سے ہے، کہ ہزاروں بدعات و محدثات کو رد کرتا ہے، اور اہل بدعت کی قطع جیدہ کے لئے سیف قاطع اور معراجِ سنت کے لئے برہانِ صالح ہے۔

۹۱۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن مبارک (دوسری سند) ابو کریب، محمد بن حلاء، ابن مبارک، معمر، زہری، سعید بن مسیب، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ حضرت عثمان بن مظعون نے جب عورتوں سے جدارہنے کا ارادہ کیا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بات رد کر دی، اور اگر آپ اس کی اجازت دے دیتے تو ہم سب خصی ہو جاتے۔

۹۱۱۔ ابو عمران محمد بن جعفر بن زیاد، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب زہری، سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں، کہ میں نے حضرت سعدؓ سے سنا، بیان کر رہے تھے کہ عثمان بن مظعون کے عورتوں سے جدارہنے کے ارادہ کو حضور نے رد کر دیا، اور اگر آپ اس کو اجازت دیتے تو ہم سب خصی ہو جاتے۔

عُمَيْرُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَيْهِ وَأَنَا أَخَذْتُ الْقَوْمَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ فَلَمْ أَلْبَسْ حَتَّى تَرَوْحْتُ * ۹۰۹ - وَحَدَّثَنِي أَبُو نَكْرٍ هُنُ نَافِعُ الْغُلْدِيّ حَدَّثَنَا نَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوا أَرْوَاحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَمَلِهِ فِي السَّرِّ فَقَالَ نَعُصُهُمْ لَا أَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ وَقَالَ نَعُصُهُمْ لَا أَكُلُ اللَّحْمَ وَقَالَ نَعُصُهُمْ لَا أَنَامُ عَلَى بَرَأْسِي فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَنَّى عَلَيْهِ فَقَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ قَالُوا كَذًا وَكَذَا لَكِنِّي أَصْلَى وَأَنَامُ وَأَصُومُ وَأَعْطِرُ وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَجَعْتَ عَنْ سُبِّي فَلَيْسَ مِنِّي *

۹۱۰ - وَحَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ هُنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَالْقَطَطُ لَهُ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ رَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ مَفْطُوعٍ الْبَتْلَ وَلَوْ أَدْنَى لَهُ لَأَخْتَصِمْنَا *

۹۱۱ - وَحَدَّثَنِي أَبُو عِمْرَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ هُنُ رِبَادٌ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ رَدَّ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ مَفْطُوعٍ الْبَتْلَ وَلَوْ أَدْنَى لَهُ لَأَخْتَصِمْنَا *

۹۱۲۔ محمد بن رافع، حنین بن شعیب، عقیل، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عثمان بن مظعون (۱) نے عورتوں سے طہیدگی کا ارادہ کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس چیز سے منع کر دیا، اگر آپ انہیں اس چیز کی اجازت دے دیجئے، تو ہم ضعیف ہو جاتے۔

باب (۱۳۰) اگر کسی عورت کو دیکھ کر نفس کا میلان ہو، تو اپنی بیوی یا اپنی لونڈی سے ہم بستری کرنے کا بیان!

۹۱۳۔ زہیر بن حرب، عبد الصمد بن عبد الوارث، حرب بن ابی العالیہ، ابو الزہیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک عورت پر نظر پڑ گئی، تو آپ فوراً اپنی بیوی حضرت زینب کے پاس تشریف لائے، وہ اس وقت کھال کو دھات دے رہی تھیں، آپ نے ان سے صحبت کی، اور پھر صحابہ سے فرمایا، کہ عورت کی آمد شیطانی صورت میں ہوتی ہے اور وہی بھی شیطانی صورت میں ہوتی ہے، اگر تم میں سے کسی کی عورت پر نظر پڑ جائے تو اپنی بیوی کے پاس آجائے، تو اس فعل سے اس کا خیال جاتا رہے گا۔

۹۱۴۔ زہیر بن حرب، عبد الصمد بن عبد الوارث، حرب بن ابی العالیہ، ابو الزہیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو دیکھا (۲)، اور پہلے کی

۹۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ أَبِي شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ يَقُولُ أَرَادَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ أَنْ يَتَّخِلَ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ أَخَارَهُ ذَلِكَ لَأَخْطَيْنَا *

(۱۳۰) بَابُ نَذْبِ مَنْ رَأَى امْرَأَةً فَوَقَعَتْ فِي نَفْسِهِ إِلَى أَنْ يَأْتِيَ امْرَأَتَهُ أَوْ حَارِيتَهُ فَيُؤَاقِعَهَا *

۹۱۳۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ تَنَا عِنْدَ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ نَا حَرْبُ بْنُ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ نَا أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى امْرَأَةً فَآتَى امْرَأَتَهُ زَيْنَبَ وَهِيَ تَمْعَسُ مَبِيتَةً لَهَا فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ حَرَّحَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَةً تَقْبَلُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ وَتَذْهَبُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ فَإِذَا أَبْصَرَ أَحَدُكُمْ امْرَأَةً فَلْيَأْتِ أَهْلَهُ فَإِنَّ ذَلِكَ يَرُدُّ مَا فِي نَفْسِهِ *

۹۱۴۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عِنْدَ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ أَبِي الْعَالِيَةِ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى امْرَأَةً

(۱) حضرت عثمان بن مظعون پہلے پہل اسلام لانے والے صحابہ کرام میں سے ہیں، ان کا انتقال ذی الحجہ ۲ ہجری میں ہوا اور جنت البقیع میں دفن کئے جانے والے سب سے پہلے شخص ہیں۔

(۲) اس عورت پر نظر پڑنے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عورتوں کی طرف میلان ہوا تو اپنی زوجہ مطہرہ سے اپنی حاجت پوری فرمائی خاص اس عورت کی طرف میلان نہیں ہوا تھا۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے یازدہ میں کوئی پھل وغیرہ دیکھ کر اپنے گھر میں رکھا ہوا پھل یاد آجائے اور آدمی گھر جا کر کھائے۔ لہذا یہ کوئی ایسی بات نہیں جو آپ کی اعلیٰ شان اور مرتبہ کے منافی ہو۔

طرح حدیث بیان کی، اور کہا کہ آپ اپنی بیوی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئے اور وہ کمال کو داغت دے رہی تھیں اور یہ ذکر نہیں کہ عورت شیطانی سورت میں جاتی ہے۔

۹۱۵۔ سلمہ بن عبید، حسن بن امین، معقل، ابو الثیر، حضرت ہابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے، کہ جب کسی کو کوئی عورت اچھی معلوم ہو، اور دل میں اس کا خیال پیدا ہو تو اپنی عورت سے صحبت کر لینی چاہئے، تاکہ اس کے دل سے اس کا خیال جاتا رہے۔

باب (۱۳۱) نکاح متعہ پہلے مباح تھا، پھر منسوخ ہو گیا، پھر مباح کیا گیا، پھر منسوخ ہو گیا، اور اب قیامت تک کے لئے حرام اور منسوخ ہو گیا!

۹۱۶۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر ہمدانی، بواسطہ اپنے والد، وکیع، ابن بشر، اسماعیل، قیس، حضرت عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد پر جا رہے تھے، اور عورتیں ہمارے پاس نہیں ہوتی تھیں، ہم نے خدمت گرائی میں عرض کیا، یا رسول اللہ ہم تھیں نہ ہو جائیں؟ آپ نے ہم کو اس سے منع کر دیا، بعد میں اجازت دیدی، کہ عورتوں سے میعاد نکاح کپڑوں کے عوض کر لیں، پھر حضرت عبد اللہ نے یہ آیت پڑھی، يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ۔

۹۱۷۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اسماعیل بن ابی خالد سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، اور اس میں ہے کہ پھر ہمارے سامنے یہ آیت پڑھی، اور عبد اللہ کے پڑھنے کا تذکرہ نہیں ہے۔

فَذَكَرَ بِمَنْعِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَأَتَانِي امْرَأَتُهُ زَيْنَبُ وَهِيَ تَمْعَسُ مَبِينَةً وَلَمْ يَذْكُرْ تَذَهُرُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ *

۹۱۵۔ وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَتَقِينَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ قَالَ قَالَ جَابِرٌ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَحَدُكُمْ أَحْبَبَتْهُ الْمَرْأَةُ فَوَقَعَتْ فِي قَلْبِهِ فَلْيُعْطِ إِلَى امْرَأَتِهِ فَلْيُؤَفِّقْهَا فَإِنَّ ذَلِكَ يُرَدُّ مَا فِي نَفْسِهِ *

(۱۳۱) بَابُ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ وَبَيَانُ أَنَّهُ أُبِيحَ ثُمَّ نُسِخَ ثُمَّ أُبِيحَ ثُمَّ نُسِخَ وَاسْتَفْرَفَ نَحْرُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ *

۹۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي وَكَيْعٌ وَابْنُ بَشَرَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ يَقُولُ كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَّ لَمْ يَسَأْ فَقُلْنَا أَلَا نَسْتَخْصِي فَنَهَانَا عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ رَحَصَ لَنَا أَنْ نَلْجِجَ الْمَرْأَةَ بِالْثَوْبِ إِلَى أَجَلٍ ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللَّهِ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ) *

۹۱۷۔ وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَالِدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا هَذِهِ آيَةً وَلَمْ يَقُلْ قَرَأَ عِنْدَ اللَّهِ *

۹۲۲- محمد بن رافع، عبد الرزاق، ابن جریج، ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم چند روز کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی، اور حضرت ابو بکر صدیق کے زمانہ میں بھی، ایک مٹھی چھوہاروں یا ایک مٹھی آٹے کے عوض متعہ کر لیا کرتے تھے، لیکن حضرت عمر نے عمرو بن حریث کے واقعہ سے اس کی ممانعت کا اعلان فرمادیا۔

(قائد) یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت الوداع میں جو نسخہ کا حکم صادر فرمایا تھا، حضرت عمر فاروق نے اس کا کلی طور پر اعلان فرما دیا، تاکہ کوئی فرد بشر بھی اس منصوصیت سے غافل نہ رہ جائے۔

۹۲۳- حاد بن حمزہ، عبد الواحد بن زیاد، عاصم، ابو نضرہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آنے والا آیا، اور کہا کہ ابن عباس اور ابن زبیر کے درمیان دونوں صحابوں (متعہ حج و متعہ نکاح) کے بارے میں اختلاف ہو گیا، جابر بولے، ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یہ دونوں صحابہ کئے تھے، پھر ان دونوں سے حضرت عمرؓ نے منع کر دیا، اس کے بعد دونوں کو ہم نے نہیں کیا۔

۹۲۴- ابو بکر بن ابی شیبہ، یونس بن محمد، عبد الواحد بن زیاد، ابو عیسیٰ، ایاس بن سلمہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جنگ اوٹاس کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تین مرتبہ متعہ کرنے کی اجازت دی تھی، پھر اس سے منع کر دیا۔

(قائد) اس میں تصریح آگئی کہ متعہ حج کے دن مہاج ہو اور وہی اوٹاس کا دن ہے۔

۹۲۵- حقیہ بن سعید، لیث، ریح بن سہرہ، جہنی، سہرہ، جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں متعہ کرنے کی اجازت دی تو، میں اور ایک اور شخص بنی عامر کی ایک عورت کے پاس گئے، عورت نوجوان اور دراز گردن والی تھی، سو ہم نے اپنے آپ کو اس پر پیش کیا، وہ بولی کیا

۹۲۲- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَحْمَدُ ابْنُ حَرْثٍ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كُنَّا نَسْتَمْتِعُ بِالْمُتَعَةِ مِنَ الثَّمَرِ وَالذَّقِيقِ الْيَتِيمِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى نَكْرَ حَتَّى نَهَى عَنْهُ عُمَرُ فِي شَأْنِ عُمَرُو بْنِ حَرْثٍ *

(قائد) یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت الوداع میں جو نسخہ کا حکم صادر فرمایا تھا، حضرت عمر فاروق نے اس کا کلی طور پر اعلان فرما دیا، تاکہ کوئی فرد بشر بھی اس منصوصیت سے غافل نہ رہ جائے۔

۹۲۳- حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بَعْبِيُّ ابْنِ زَبَادٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي لَصْرَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَأَتَاهُ ابْنُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَبْنُ الزُّبَيْرِ اِخْتَلَفَا فِي الْمُتَعَةِ فَقَالَ جَابِرٌ فَعَلْنَاهُمَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَهَيَا عَنْهُمَا عُمَرُ فَلَمْ نَعُدْ لَهَيَا *

۹۲۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زَبَادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ أُوتَاسٍ فِي الْمُتَعَةِ ثَلَاثًا ثُمَّ نَهَى عَنْهَا *

(قائد) اس میں تصریح آگئی کہ متعہ حج کے دن مہاج ہو اور وہی اوٹاس کا دن ہے۔

۹۲۵- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْهَجَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ سَبْرَةَ أَنَّهُ قَالَ أَذِنَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُتَعَةِ فَأَنْطَلَقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ إِلَى امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ كَانَتْ تَكْرَهُ عِبْطَاءَ فَعَرَضْنَا عَلَيْهَا أَنْفُسَنَا

دو گے؟ میں نے کہا میری چادر حاضر ہے، میرا ساتھی بولا میری بھی چادر حاضر ہے، اور میرے ساتھی کی چادر میری چادر سے اچھی تھی، مگر میں اس سے زیادہ جوان تھا، عورت جب میرے ساتھی کی چادر کو دیکھتی تو وہ اسے پسند آتی، اور جب مجھے دیکھتی تو میں اسے پسند آتا تھا، پھر بولی کہ تو اور میری چادر مجھے کافی ہے، پھر میں اس کے پاس تین دن رہا، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمادیا، کہ اگر کسی کے پاس میعاد کی نکاح والی عورتیں ہوں، جن سے وہ فائدہ اٹھاتا تھا، تو انہیں آزاد کر دے۔

۹۲۶۔ ابو کمال فضیل بن حسین ححدری، بشر بن مفضل، عمارہ بن غزیہ، ربیع بن سبرہ، اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فتح مکہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا، اور ہم نے مکہ مکرمہ میں چند روز یعنی رات دن ملا کر۔ تمیں دن رات قیام کیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عورتوں سے متعہ کرنے کی اجازت دے دی، میں اپنی قوم کے ایک آدمی کے ساتھ مکہ مکرمہ سے نکل کر چل دیا، میں خوبصورتی میں اس سے زیادہ تھا، اور وہ بد صورتی کے قریب قریب تھا، ہم دونوں میں سے ہر ایک کے پاس ایک ایک چادر تھی، مگر میری چادر پرانی تھی، اور اس کی چادر نئی اور اچھی تھی، جب ہم مکہ کے بائیں جانب پہنچے، تو ایک عورت سے ملاقات ہوئی، عورت نو جوان، طاقتور اور دلاور گردن تھی، ہم نے اس سے کہا کیا تم ہم میں سے کسی کے ساتھ متعہ کر سکتی ہو، بولی تم دونوں کیا دو گے؟ ہم نے اپنی اپنی چادر کھول کر دکھادی، تو وہ ہم دونوں کو غور سے دیکھنے لگی، اور میرا ساتھی اس کے میدان طبع کا امیدوار تھا، اس لئے کہنے لگا کہ اس شخص کی چادر پرانی ہے، اور میری چادر نئی اور عمدہ ہے، مگر عورت نے دو تین مرتبہ کہا اس کی چادر میں کوئی نقصان نہیں ہے، بالآخر میں نے اس کے ساتھ متعہ کر لیا، اور اس کے پاس سے اس وقت تک نہیں آیا، جب

قَالَتْ مَا تُعْطِي فَقُلْتُ رِذَائِي وَقَالَ صَاحِبِي رِذَائِي وَكَانَ رِذَاءُ صَاحِبِي أَخُوهُ مِنْ رِذَائِي وَكَانَتْ أَشْبَهُ مِنْهُ إِذَا نَظَرْتُ إِلَى رِذَاءِ صَاحِبِي أَعْجَبْتُهَا وَإِذَا نَظَرْتُ إِلَيَّ أَعْجَبْتُهَا ثُمَّ قَالَتْ أَنْتَ وَرِذَاؤُكَ يَكْفِيَانِي فَمَكَنْتُ مَعَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ عَبْدُهُ شَيْءٌ مِنْ هَذِهِ النِّسَاءِ الَّتِي يَتَمَتَّعُ فَلْيَحْلُ سَبِيلَهَا *

۹۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْحَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ مَفْضُلٍ حَدَّثَنَا عَمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ أَنَّ نَبَاهَ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَتَحَ مَكَّةَ قَالَ فَأَقَمْنَا بِهَا خَمْسَ عَشْرَةَ ثَلَاثِينَ نِجْلًا لَيْلَةً وَنَوْمًا فَأَذِنَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مُتَعَةِ النِّسَاءِ فَحَرَجْتُ أَنَا وَرَحُلٌ مِنْ قَوْمِي وَلِيَّ عَلَيْهِ فَضْلٌ فِي الْحِمَالِ وَهُوَ قَرِيبٌ مِنَ الدَّمَامَةِ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنَّا بُرْدٌ مُرْدِي حَلَقٍ وَأَمَّا بُرْدُ ابْنِ عَمِّي مُرْدٌ جَدِيدٌ غَضٌّ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِأَسْفَلِ مَكَّةَ أَوْ بِأَعْلَاهَا قَلَلْنَا فَنَاءَ مِثْلَ الْبَكْرَةِ الْغَنَطَلَةِ فَقُلْنَا هَلْ لَكَ أَنْ يَسْتَمْتَعَ مِنْكَ أَحَدُنَا قَالَتْ وَمَادَا تَبْدُلَانِ فَشَرَّ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَّا بُرْدَهُ فَحَبَلْتُ تَنْظُرُ إِلَيَّ الرَّجُلَيْنِ وَبَرَاها صَاحِبِي تَنْظُرُ إِلَيَّ عِطْفُهَا فَقَالَ إِنَّ بُرْدَ هَذَا حَلَقٌ وَبُرْدِي حَدِيدٌ غَضٌّ فَتَقُولُ بُرْدُ هَذَا لَا يَأْسُ بِهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ اسْتَمْتَعْتُ مِنْهَا فَلَمْ أَخْرُجْ حَتَّى حَرَمَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو میرے لئے حرام نہیں کر دیا۔

۹۲۷۔ احمد بن سعید بن صخر الداری، ابو نعمان، وہیب، عمارہ بن غزیہ، ربیع بن سرہ جہنی، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم رکاب فتح مکہ کے سال نکلے، اور بقیہ حدیث حسب سابق روایت کی، اور اس میں اتنا زیادہ ہے کہ عورت نے کہا، کیا یہ درست ہے، اور اس کے رفیق نے کہا، کہ اس کی چادر پرانی گئی گزری ہے۔

۹۲۸۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد عبد العزیز بن عمر، ربیع بن سرہ جہنی، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، آپ نے ارشاد فرمایا کہ لوگو! میں نے پہلے تمہیں حد کرنے کی اجازت دے دی تھی، مگر اب اللہ تعالیٰ نے اسے قیامت تک حرام کر دیا ہے، اگر کسی کے پاس میعاد النکاح کی عورت ہو تو اسے آزاد کر دے اور جو کچھ اسے دے دیا ہے، اس میں سے کچھ واپس نہ لے۔

۹۲۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد بن سلیمان، عبد العزیز بن عمر اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، کہ آپ رکن اور باب کعبہ کے درمیان کھڑے ہو کر فرما رہے تھے، اور ابن نمیر کی حدیث کی طرح روایت بیان کی۔

۹۳۰۔ اسحاق بن ابراہیم، یحییٰ بن آدم، ابراہیم بن سعد، عبد الملک بن ربیع بن سرہ جہنی اپنے والد سے وہ اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے سال جب ہم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حد کرنے کی اجازت دے دی، اور مکہ سے نکلے بھی نہ پائے تھے کہ ہمیں اس سے منع فرما دیا۔

۹۲۷۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ صَخْرٍ لَدَارِمِي حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ عَرَبَةَ حَدَّثَنِي الرَّبِيعُ بْنُ سَبْرَةَ الْحُفَيفِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَرَّحَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ إِلَى مَكَّةَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ بَشَرٍ وَرَأَدَ قَالَتْ وَهَلْ يَصْلُحُ ذَلِكَ وَفِيهِ قَالَ إِنْ نَزَدَ هَذَا حَلَقَ مَعَهُ *

۹۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي الرَّبِيعُ بْنُ سَبْرَةَ الْحُفَيفِيُّ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قَدْ كُتِبَتْ أَدْنَتْ لَكُمْ فِي الْإِسْتِمَاعِ مِنَ النِّسَاءِ وَإِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ ذَلِكَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْهُنَّ شَيْءٌ فَلْيَحْلِلْ سَبِيلَهُ وَلَا تَأْخُذُوا بِمَا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا *

۹۲۹۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا تَيْنِ الرُّكْنَيْنِ وَالْقَابِ وَهُوَ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ *

۹۳۰۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْحُفَيفِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَدِّهِ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُنْعَةِ عَامَ الْفَتْحِ حِينَ دَخَلْنَا مَكَّةَ ثُمَّ لَمْ نَخْرُجْ مِنْهَا حَتَّى نَهَانَا عَنْهَا *

۹۳۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، عبد العزیز بن ربیع بن ہبرہ بن معبد، ربیع بن ہبرہ، ہبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام کو فتح مکہ کے سال حج کرنے کی اجازت دے دی تھی، اجازت کے بعد میں اور قبیلہ بنی سلیم کا ایک شخص مکہ سے باہر نکلے، ہمیں قبیلہ بنی عامر کی ایک عورت جو نوخیز، شباب آورہ دراز گردن معلوم ہوتی تھی ملی، ہم نے اس سے حج کرنے کی درخواست کی اور اس کے سامنے اپنی چادریں پیش کیں، وہ عورت کبھی تو مجھ کو غور سے دیکھتی تھی، کیونکہ میں اپنے ساتھی سے زیادہ حسین تھا اور کبھی ساتھی کی چادر کو دیکھتی تھی، کیونکہ اس کی چادر میری چادر سے اچھی تھی، تھوڑی دیر تک اس نے سوچا، اور پھر مجھے پسند کر لیا، اور وہ عورتیں ہمارے ساتھ تین دن رہیں، اس کے بعد آپؐ نے ہمیں ان کے چھوڑنے کا حکم دے دیا۔

۹۳۲۔ عمرو نامہ، ابن نمیر، سفیان بن عیینہ، ربیع بن ہبرہ، حضرت ہبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح حج سے منع فرمایا تھا۔

۹۳۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن علیہ، معمر، زہری، ربیع بن ہبرہ، حضرت ہبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح حج سے منع فرمایا۔

۹۳۴۔ حسن حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح، ابن شہاب، ربیع بن ہبرہ جہنی، اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن عورتوں سے نکاح حج کرنے کی ممانعت فرمادی، اور ان کے والد نے (اس ممانعت سے قبل) دوسرے چادروں کے عوض حج کیا

۹۳۱۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَنْ الْعَزِيزِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبُدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي رَبِيعَ بْنِ سَبْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبُدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ أَمَرَ أَصْحَابَهُ بِالْمُتَمَتِّعِ مِنَ النِّسَاءِ قَالَ فَخَرَجْتُ أَنَا وَصَاحِبُ لِي مِنَ بَنِي سُلَيْمٍ حَتَّى وَحَدَّثَنَا حَارِثَةُ بْنُ بَنِي عَامِرٍ كَأَنَّهَُا بِكَرَّةٍ عِظَاءُ فَحَطَبْنَاَهَا إِلَى نَفْسِهَا وَعَرَضْنَا عَلَيْهَا نُرْدِيْنَا فَحَعَلَتْ تَنْظُرُ فَرَأَى أَحْمَلُ مِنْ صَاحِبِي وَفَرَى بُرْدُ صَاحِبِي أَحْسَنَ مِنْ نُرْدِي فَآمَرَتْ نَفْسَهَا سَاعَةً ثُمَّ اخْتَارَنِي عَلَى صَاحِبِي فَكُنَّا مَعًا ثَلَاثًا ثُمَّ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِرَاقِهِنَّ *

۹۳۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ وَأَبُو نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ نِكَاحِ الْمُتَمَتِّعِ *

۹۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْبَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ الْفَتْحِ عَنِ مُتَمَتِّعِ النِّسَاءِ *

۹۳۴۔ وَحَدَّثَنِي حَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُتَمَتِّعِ رَمَانَ الْفَتْحِ مُتَمَتِّعِ النِّسَاءِ وَأَنَّ أَبَاهُ كَانَ نَمَتَّعَ

تھا۔

۹۳۵۔ حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے ایک روز مکہ مکرمہ میں کھڑے ہو کر خطبہ کی حالت میں ایک اور شخص پر طر کرتے ہوئے فرمایا، کہ بعض لوگوں کی آنکھوں کو جس طرح اللہ تعالیٰ نے ناپا کر دیا ہے، اسی طرح ان کے قلوب کو بھی اندھا کر دیا ہے، وہ متعہ کو جائز قرار دیتے ہیں، یہ سن کر انہوں نے آواز دے کر کہا، تم یہوقوف، کم علم، اور نا فہم ہو، میری جان کی قسم متعہ امام المتقین یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کیا جاتا تھا، ابن زبیرؓ نے فرمایا، کہ اچھا تم خود اپنے اوپر حجر یہ کر کے دیکھ لو، خدا کی قسم! اگر تم نے متعہ کیا تو میں تمہیں پتھروں سے سنگسار کر دوں گا، ابن شہابؓ راوی بیان کرتے ہیں کہ خالد بن مہاجر بن سیف اللہ نے مجھے خبر دی ہے کہ ایک شخص کے پاس میں بیٹھا ہوا تھا، ایک اور آدمی آیا، اور ان سے متعہ کا حکم دریافت کیا، تو انہوں نے متعہ کی اجازت دے دی، ابن ابی عمرہ انصاریؓ بولے، کہ ظہرو، خالد نے کہا کیا بات ہے، خدا کی قسم! میں نے امام المتقین (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) کے زمانے میں کیا ہے، ابن ابی عمرہؓ نے جواب دیا، شروع دور اسلام میں بے شک مجبور آدمی کے لئے اس کی اجازت تھی، جیسا کہ مردار، خون، اور سور کے گوشت کھانے کی بحالت مجبوری اجازت ہے، پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو مضبوط و مستحکم کر دیا، اور اس کی ممانعت فرمادی، ابن شہابؓ راوی بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے ربیع بن سبرہؓ جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد سے روایت کیا ہے، انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بنی عامر کی ایک عورت سے دوسرخ چادروں کے عوض متعہ کیا تھا، اور پھر اس کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں متعہ کرنے سے منع فرمادیا، ابن شہابؓ زہری بیان کرتے ہیں، کہ

بِرُفْدِي أَحْمَرَيْنِ *

۹۳۵۔ وَحَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَىٰ أَصْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَحْمَرَيْنِ يُونُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الرُّبَيْعِ أَنَّ عِنْدَ اللَّهِ بْنِ الرُّبَيْعِ قَامَ مَسَكَةً فَقَالَ إِنَّ قَامَا أَعْمَى اللَّهُ قُلُوبَهُمَا كَمَا أَعْمَى أَبْصَارَهُمَا يُفْتَوْنَ بِالْمُنْعَةِ يُعَرِّضُ رَجُلٌ صَادَاهُ فَقَالَ إِنَّكَ لَحَلَفْتَ جَاهِبَ فَلَعَمْرِي لَقَدْ كَانَتْ الْمُنْعَةُ تَفْعَلُ عَلَىٰ عَهْدِ إِمَامِ الْمُتَّقِينَ يُرِيدُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ الرُّبَيْعِ فَحَرِّبْ نَفْسَكَ فَوَاللَّهِ لَيَنْ فَعَلْتَهَا لَأَرْحَمَكَ بِأَخْخَارِكَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي خَالِدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ بْنِ سَيْفٍ اللَّهُ أَنَّهُ بَيْنَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ رَجُلٍ حَاءَهُ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَاهُ فِي الْمُنْعَةِ فَأَمَرَهُ بِهَا فَقَالَ لَهُ ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْأَنْصَارِيُّ مَهْلًا قَالَ مَا هِيَ وَاللَّهِ لَقَدْ فَعَلْتُ فِي عَهْدِ إِمَامِ الْمُتَّقِينَ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ إِنَّهَا كَانَتْ رُحْصَةً فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ لَمَّا اضْطُرَّ إِلَيْهَا كَالْمَيْتَةِ وَالْذَّمِّ وَلَحْمِ الْعِزِيرِ ثُمَّ أَحْكَمَ اللَّهُ الدِّينَ وَهَلَّى عَنْهَا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي رَبِيعُ بْنُ سَبْرَةَ الْهَجَمِيُّ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ قَدْ كُنْتُ اسْتَمْتَعْتُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي عَامِرٍ بِرُفْدِي أَحْمَرَيْنِ ثُمَّ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُنْعَةِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَسَمِعْتُ رَبِيعَ بْنَ سَبْرَةَ يُحَدِّثُ ذَلِكَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَنَا جَالِسٌ *

میں نے ربیع بن سبرہ سے سنا، وہ اس حدیث کو عمر بن عبدالعزیز سے نقل کرتے تھے، اور میں یقیناً ہوا تھا۔

۹۳۶۔ سلمہ بن شیب، حسن بن امین، معتقل، ابن ابی عتبہ، عمر بن عبدالعزیز، ربیع بن سبرہ جہنی، اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متحدہ کی ممانعت فرمادی، اور ارشاد فرمایا کہ آگاہ ہو جاؤ، تمہارے آج کے دن سے لے کر قیامت تک کے لئے متحدہ حرام ہے، اور جس نے متحدہ کے لئے کچھ دے دیا ہو، وہ اس میں سے کچھ واپس نہ لے۔

۹۳۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، عبداللہ بن محمد بن علی، حسن بن محمد بن علی، بواسطہ اپنے والد، حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر کے دن عورتوں کے ساتھ متحدہ کرنے سے، اور خانگی گدحوں کا گوشت کھانے سے منع فرمادیا تھا۔

۹۳۸۔ عبداللہ بن محمد بن اسماء ضعیف، جویریہ، مالک، اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ایک شخص سے فرمایا کہ تو ایک آدمی ہے، جو سیدھے راستہ سے بڑھا ہوا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے، اور بقیہ حدیث یحییٰ عن مالک کی طرح روایت کی۔

۹۳۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، انیس، نمیر، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، زہری، حسن بن محمد بن علی، عبداللہ بن محمد بن علی، بواسطہ اپنے والد، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر کے دن عورتوں سے متحدہ کرنے، اور خانگی گدحوں کا گوشت کھانے سے ہمیں منع فرمادیا تھا۔

۹۴۰۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبداللہ، ابن

۹۳۶۔ وَحَدَّثَنِي سَلْمَةُ بْنُ شَيْبَةَ الْحُسَيْنِيُّ بْنُ أَعْيَنٍ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ ابْنِ أَبِي عَتْبَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُرَّةٍ الْهَجَمِيُّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُتَعَةِ وَقَالَ أَلَا إِنَّهَا حَرَامٌ مِنْ يَوْمِكُمْ هَذَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ كَانَ أَغْطَى شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْهُ *

۹۳۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَالْحُسَيْنِ ابْنَيْ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ مُتَعَةِ الْمَسَاءِ يَوْمَ حَبِيرٍ وَعَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَةِ *

۹۳۸۔ وَحَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَسْمَاءَ الضَّبْعِيِّ حَدَّثَنَا حُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ سَمِعَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ لِقُلَادٍ بَلَغَ رَجُلٌ تَابَهُ تَهَانًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حَبِيرٍ حَدِيثَ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ *

۹۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ الْحُسَيْنِ وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنَيْ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ بِنِكَاحِ الْمُتَعَةِ يَوْمَ حَبِيرٍ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ *

۹۴۰۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ

شہاب، حسن بواسطہ محمد بن علی، عبد اللہ بواسطہ محمد بن علی، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا، وہ یسعادی نکاح کے بارے میں فری کر رہے ہیں، تو انہوں نے فرمایا، تمہارے جاد، ابن عباس! اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن اس سے اور گھریلو گدھوں کے کھانے سے منع فرمایا ہے۔

۹۳۱۔ ابو الطاہر اور حرمہ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حسن بن محمد بن علی، بواسطہ اپنے والد، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا، کہ خیبر کے دن رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے ساتھ حصہ (نکاح یسعادی) کرنے سے اور پلے ہوئے گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا تھا۔

(فائدہ) ان روایات سے پلے ہوئے گدھوں کے گوشت کی حرمت ثابت ہو گئی، اور یہی تمام علمائے کرام کا مسلک ہے (نودی جلد ۱ صفحہ ۳۵۴)

باب (۱۳۲) بھتیجی، اور پھوپھی، بھانجی اور خالہ کو نکاح میں جمع کرنا حرام ہے!

۹۳۲۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، مالک، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بھتیجی اور پھوپھی کو، اور بھانجی اور خالہ کو نکاح میں ایک ساتھ جمع نہ کیا جائے۔

۹۳۳۔ محمد بن ریح بن مہاجر، لیث، یزید بن ابی حبیب، عراق، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چار قسم کی عورتوں کو نکاح میں ایک ساتھ جمع کرنے سے منع فرمایا ہے، بھتیجی اور اس کی پھوپھی، بھانجی اور اس کی خالہ۔

حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ الْحَسَنِ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُلْكِنُ فِي مُعْتَمَةِ النِّسَاءِ فَقَالَ مَهْلًا يَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهَا يَوْمَ حَيْبَرٍ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ *

۹۴۱۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ الْحَسَنِ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِيهِمَا أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ لِابْنِ عَبَّاسٍ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مُعْتَمَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ حَيْبَرٍ وَعَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ *

(۱۳۲) بَابُ قَحْرِهِمُ الْجَمْعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا أَوْ خَالَئِهَا فِي النِّكَاحِ *

۹۴۲۔ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْزَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَئِهَا *

۹۴۳۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ عَنْ ابْنِ الْمُهَاجِرِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِرَاقٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَرْبَعِ نِسْوَةٍ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَهُنَّ الْمَرْأَةُ وَعَمَّتُهَا وَالْمَرْأَةُ وَخَالَئُهَا *

(فائدہ) جمہور علمائے کرام کا یہی مسلک ہے، اور یہی صحیح درست ہے۔

۹۴۴۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، عبد الرحمن بن عبد الحزیز، ابی امامہ بن سہل بن حنیف، ابن شہاب، قبیصہ بن ذؤیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے، کہ بھتیجی کے نکاح میں ہوتے ہوئے اس کی پھوپھی سے نکاح نہ کیا جائے، اور خالہ کے نکاح میں ہوتے ہوئے اس کی بھائی سے نکاح نہ کیا جائے۔

۹۴۵۔ حرملہ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، قبیصہ بن ذؤیب کہتی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہے، کہ انسان کسی عورت کے نکاح میں ہوتے ہوئے اس کی پھوپھی سے، یا اس کی خالہ سے نکاح کرے، ابن شہاب زہری بیان کرتے ہیں، کہ ہم یزیدی کے باپ کی پھوپھی اور اس کی خالہ کو اسی حکم میں خیال کرتے ہیں۔

۹۴۶۔ ابو معن الرقاشی، خالد بن حارث، ہشام، یحییٰ، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کسی عورت سے اس کی پھوپھی اور اس کی خالہ کے نکاح میں ہوتے ہوئے نکاح نہ کیا جائے۔

۹۴۷۔ اسحاق بن منصور، عبید اللہ بن موسیٰ، شیبان، یحییٰ، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اور حسب سابق روایت منقول ہے۔

۹۴۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، ہشام، محمد بن سیرین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ دے، اور نہ اپنے بھائی کے فرخ پر فرخ کرے، اور نہ کسی عورت سے اس کی پھوپھی اور

۹۴۹۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ ابْنُ مَسْلَمَةَ مَدَنِيٌّ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ وَلَدِ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ أَبِي شَهَابٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُوَيْبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُنْكَحُ الْعَمَةُ عَلَى نَسَبِ الْأَخِ وَلَا أُمَةُ الْأَخِ عَلَى الْحَالَةِ *

۹۴۵۔ وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي قَبِيصَةُ بْنُ ذُوَيْبٍ الْكُتَيْبِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْحَمَعَ الرَّحْلُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَبَيْنَ الْمَرْأَةِ وَحَالَتِهَا قَالَ ابْنُ شَهَابٍ فَتَرَى حَالَةَ أُمِّيَا وَعَمَّةَ أُمِّيَا يَبْلُغُكَ الْمَنْزِلَةَ *

۹۴۶۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا عَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى أَنَّهُ كَتَبَ إِلَيْهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى حَالَتِهَا *

۹۴۷۔ وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۹۴۸۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا أَبُو أَسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْحَمِلُ الرَّحْلُ عَلَى جِطْنَةٍ أَجْبِهِ وَلَا يُسَوِّمُ عَلَى سَوِّمٍ أَجْبِهِ وَلَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ

خالہ پر نکاح کیا جائے، اور نہ کوئی عورت اپنی بہن (سوکن) کو اس لئے طلاق دوانے کی خواہش رکھے ہو، کہ اس کے برتن کو اپنے لئے لوٹ لے، بلکہ نکاح کرے، کیونکہ اس کو وہی ملے گا جو اللہ نے اس کے لئے لکھ دیا ہے۔

(فائدہ) یعنی یہ نہ کہے کہ فلاں عورت تیرے نکاح میں ہے، اسے طلاق دے دے، تب تجھ سے شادی کروں گی۔

۹۴۹۔ محرز بن عون بن ابی عون، علی بن مسهر، داؤد بن ابی ہند، ابن سیرین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی ممانعت فرمائی ہے، کہ کسی عورت سے اس کی پھوپھی یا خالہ کے ہوتے ہوئے نکاح کیا جائے، یا عورت اپنی بہن کو اس لئے طلاق دوانا چاہتی ہے، کہ جو کچھ اس کے پیالہ میں ہو اسے اپنے لئے لوٹ لے، کیونکہ اس کا رازق اللہ تعالیٰ ہے۔

۹۵۰۔ ابن شعیبہ اور ابن ہشام اور ابو بکر بن نافع، ابن ابی عدی، شعبہ، عمرو بن دینار، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی ممانعت فرمائی ہے کہ کسی عورت کو اس کی پھوپھی اور اس کی خالہ کے ساتھ نکاح میں جمع کیا جائے۔

۹۵۱۔ محمد بن حاتم، شاہد، عمرو بن دینار سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

باب (۱۳۳) حالت احرام (۱) میں نکاح اور پیغام نکاح کا بیان!

۹۵۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، منہب بن وہب، بیان کرتے ہیں،

عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَئِهَا وَلَا نَسَائِلِ الْمَرْأَةِ طَلَاقِ أَحْبَبَتِهَا لِنِكَاحِي، صَحَفَتِهَا وَلَا لِشَيْءٍ فَاتَمَّا لَهَا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهَا *

۹۴۹۔ وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ عَنْ أَبِي عَوْفٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي سَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا أَوْ خَالَئِهَا أَوْ أَنْ تُسَاقَ الْمَرْأَةُ طَلَاقِ أَحْبَبَتِهَا لِنِكَاحِي مَا فِي صَحَفَتِهَا فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ رَافَقَهَا *

۹۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى وَأَبِي نَافِعٍ قَالُوا أَخْبَرَنَا أَبُو أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَبَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَئِهَا *

۹۵۱۔ وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانَةُ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

(۱۳۳) بَابُ تَحْرِيمِ نِكَاحِ الْمُحْرِمِ وَكَرَاهَةِ حُطْبَتِهِ *

۹۵۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى

(۱) حالت احرام میں نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں، اس مسئلہ میں صحابہ کرام، تابعین اور فقہاء مجتہدین کی آراء مختلف ہیں۔ حنفیہ کی رائے یہ ہے کہ حالت احرام میں نکاح کرنا جائز ہے البتہ وہی مل کر ناجائز نہیں ہے۔ یہی موقف حضرت ابن مسعود، ابن عباس، انس، معاذ بن جبل اور جہور تابعین کا بھی ہے۔ حنفیہ کا استدلال حضرت میمونہ کے نکاح والے واقعہ سے ہے کیونکہ حضرت ابن عباس، حضرت عائشہ اور حضرت ابو ہریرہ یہی روایت فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں حضرت میمونہ سے نکاح فرمایا تھا۔

کہ عمر بن عبید اللہ نے طلحہ بن عمر کا شیبہ بنت جبیر سے نکاح کرنے کا ارادہ کیا تو ابان بن عثمان کے پاس قاصد بھیجا، وہ آئے اور اس وقت وہ امیر حج تھے، انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، فرما رہے تھے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، کہ محرم نہ اپنا نکاح کرے، اور نہ کسی دوسرے کا اور نہ نکاح کا پیغام دے۔

۹۵۳۔ محمد بن ابی بکر مقدسی، حماد بن زید، ایوب، نافع، منہ بن وہب بیان کرتے ہیں کہ مجھے عمر بن عبید اللہ بن معمر نے بھیجا، اور وہ اپنے لڑکے کا پیغام نکاح شیبہ بن عثمان کی بیٹی کو دینا چاہتے تھے، اس لئے مجھے ابان بن عثمان کے پاس مسئلہ دریافت کرنے کے لئے بھیجا، اور وہ حجاج کے امیر تھے، انہوں نے فرمایا، میں انہیں دیہاتی سمجھتا ہوں، اس لئے کہ محرم نہ اپنا نکاح کر سکتا ہے، اور نہ دوسرے کا کر سکتا ہے، اس چیز کی ہمیں حضرت عثمان نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خبر دی ہے۔

۹۵۴۔ ابو غسان سمعی، عبد اللہ الحلی (دوسری سند) ابو خطاب زیاد بن یحییٰ، محمد بن سواد، سعید، مطر، یحییٰ بن حکیم، نافع، نبیہ بن وہب، ابان بن عثمان، حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ محرم نہ اپنا نکاح کر سکتا ہے اور نہ کسی اور کا نکاح کر سکتا ہے، اور نہ نکاح کا پیغام دے سکتا ہے۔

۹۵۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور عمرو ناقد اور زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، ایوب بن موسیٰ، نبیہ بن وہب، ابان بن عثمان، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے، کہ آپ نے فرمایا، محرم نکاح نہ کرے، اور نہ پیغام نکاح دے۔

مَالِكُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ نُسَيْبٍ بْنِ وَهْبٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَرَادَ أَنْ يُزَوِّجَ طَلْحَةَ بْنَ عُمَرَ بِنْتَ شَيْبَةَ بْنِ جُبَيْرٍ فَأَرْسَلَ إِلَى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ يَحْضُرُ ذَلِكَ وَهُوَ أَمِيرُ الْحَجِّ فَقَالَ أَبَانُ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يَنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ *

۹۵۳۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدِّسِيُّ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ حَدَّثَنِي نُسَيْبُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ بَعَثَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى مَعْمَرِ بْنِ عَبِيدَةَ بْنِ عُمَرَ وَكَانَ يَخْطُبُ بِنْتَ شَيْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ عَلَى أَبِيهِ فَأَرْسَلَنِي إِلَى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ عَلَى الْمَوْسِمِ فَقَالَ أَلَا أَرَاهُ أَعْرَافِيًا إِنَّ الْمُحْرِمَ لَا يَنْكِحُ وَلَا يَنْكِحُ أَخْبَرَنَا بِذَلِكَ عُثْمَانُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۹۵۴۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمُسَمِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ح وَحَدَّثَنِي أَبُو الْخَطَّابِ زَيْدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَّاءَ قَالَ حَمِيصٌ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ مَطَرٍ وَيَعْلَى بْنُ حَكِيمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ نُسَيْبِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يَنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ *

۹۵۵۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَمِيصٌ عَنْ أَبِي عِيْنَةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ نُسَيْبِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَانَ بِهَذَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُحْرِمُ لَا يَنْكِحُ

وَلَا يَحْطُبُ *

۹۵۶۔ عبد الملک بن شعیب بن لیث، خالد بن یزید، سعید بن ابی ہلال، عبید بن وہب بیان کرتے ہیں، کہ عمر بن عبید اللہ بن معمر چاہتے تھے کہ حج کی حالت میں اپنے بیٹے کا نکاح شیبہ بن جبیر کی بیٹی سے کرویں، اور ابان بن عثمان اس زمانہ میں امیر حج تھے، چنانچہ ابان کی خدمت میں یہ عرض کرنے کے لئے بھیجا، کہ میں طلحہ کا نکاح کرنا چاہتا ہوں، اور آپ سے آنے کی درخواست ہے تو حضرت ابان نے فرمایا، میں اس عراقی کو نا فہم سمجھتا ہوں، میں نے خود حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، کہ آپ فرما رہے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، محرم نکاح نہ کرے۔

۹۵۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابن نمیر اور اسحاق خطلی، سفیان بن عیینہ، عمرو بن دینار، ابوالشعثاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں حضرت میمونہؓ سے نکاح فرمایا، اور ابن نمیر نے اپنی روایت میں یہ زیادتی بیان کی ہے کہ میں نے زہری سے یہ حدیث بیان کی، تو انہوں نے مجھے یزید بن اصم سے خبر دی، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا، اور آپ حلال تھے۔

۹۵۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، داؤد بن عبد الرحمن، عمرو بن دینار، جابر بن زید ابوالشعثاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا۔

(فائدہ) میں کہتا ہوں، کہ اس حدیث سے جواز اور سابقہ احادیث سے کراہت ثابت ہوتی ہے، اور کشف میں حضرت اعلام مفتی اشفاق الرحمن مرحوم بذل مجہود کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں، کہ یہ بیویں اسور جن کی سابقہ احادیث میں ممانعت آئی ہے، علماء حنفیہ کے نزدیک کراہت تنزیہ پر محمول ہیں، اور باقی فرماتے ہیں کہ عمر بن عبید اللہ کا ابان بن عثمان کو بلاناکس بات پر دلالت کرتا ہے، کہ نکاح میں علمائے

۹۵۶۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ أَبِي حَالَةَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ حَدَّثِي حَدَّثَنِي حَالَةَ بْنِ يَزِيدَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي هِلَالٍ عَنْ لُبَيْدِ بْنِ وَهَبٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ أَرَادَ أَنْ يَنْكِحَ ابْنَةَ طَلْحَةَ بِنْتِ شَيْبَةَ بْنِ خُبَيْرٍ فِي الْحَجِّ وَأَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ يَوْمَئِذٍ أَمِيرُ الْحَجِّ فَأَرْسَلَ إِلَى أَبَانٍ بِأَنِّي قَدْ أَرَدْتُ أَنْ يَنْكِحَ طَلْحَةَ بْنُ عُمَرَ فَأَجَبَهُ أَنْ تَحْضُرَ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ أَنَا أَلَا أُرَاكَ عِرَافًا جَابِيًا إِنِّي سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ *

۹۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَرَّرٌ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنِ نُمَيْرٍ وَإِسْحَاقَ الْخَطَلِيِّ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الشَّعَثَاءِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهِيَ مُحْرِمَةٌ زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ الزُّهْرِيُّ فَقَالَ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ أَنَّهُ نَكَحَهَا وَهِيَ حَلَالٌ *

۹۵۸۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ حَابِرِ بْنِ زَيْدٍ أَبِي الشَّعَثَاءِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ وَهِيَ مُحْرِمَةٌ *

کرام، اور اس فضل اور یدار حضرات کو تشریف آوری کی دعوت دینی چاہیے، واللہ اعلم (کشف المغطا عن وجہ الموعظہ)۔

۹۵۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن آدم، جریر بن حازم، ابو خزیمہ، یزید بن اسلم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ مجھ سے حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے شادی کی اور آپ حلال تھے، اور حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، میری اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خالہ تھیں۔

۹۵۹۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا خَرِيرُ بْنُ حَارِمٍ حَدَّثَنَا ثَوْفَرَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِ حَدَّثَنِي مَيْمُونَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ قَالَ وَكَانَتْ حَالَتِي وَخَالَاتِي أُمِّ عَسَّابٍ *

(فائدہ) نام بخاری نے عدم احرام کی روایت نقل کی ہے، بلکہ دو مقام پر صحیح بخاری میں نکاح محرم کا باب پانچا ہے، اس سے پتہ چلتا ہے، کہ ان کے نزدیک حضرت ابن عباس کی روایت ہی صحیح نہیں ہے، اور حضرت ابن عباس کی صحت تمام محدثین نے بیان کیا ہے، اور اپنی اپنی کتابوں میں اسے نقل کیا ہے، اور یہی مضمون حضرت مائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں موجود ہے، کہ جسے امام طحاوی نے اسناد صحیحہ سے نقل کیا ہے، اور پھر حضرت ابن عباس کی روایت کو بہت سے طرق سے ترجیح حاصل ہے، جیسا کہ شیخ ابن ہمام نے ان وجوہات کی ترجیح کو بیان کیا ہے، اس لئے حضرت ابن عباس کی روایت ہی قابل عمل ہے، اور جن روایات میں منافقت آچکی ہے، وہ کراہت تخریج پر محمول ہیں۔

باب (۱۳۴) ایک کے پیغام نکاح پر جب تک وہ جواب نہ دے دے، دوسرے کو پیغام دینا صحیح نہیں ہے!

(۱۳۴) بَابُ تَحْرِيمِ الْمُحْطَبَةِ عَلَى حِطْبَةِ أُخْبِيهِ حَتَّى يَأْذَنَ أَوْ يَتَرَكَ *

۹۶۰۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن رج، لیث، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، کہ تم میں سے کوئی ایک دوسرے کی بیچ پر بیچ نہ کرے، اور نہ تم میں سے کوئی دوسرے کی منگنی پر منگنی کرے۔

۹۶۰۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ رَجٍّ وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمَيْعٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ بِنَفْسِكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا يَحْطُبُ بِنَفْسِكُمْ عَلَى حِطْبَةِ بَعْضٍ *

۹۶۱۔ زہیر بن حرب اور محمد بن ثقی، یحییٰ نقان، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، کہ کوئی شخص اپنے بھائی کی بیچ پر بیچ نہ کرے، اور نہ ہی کسی کے پیغام نکاح پر اپنا پیغام نکاح دے، مگر یہ کہ وہ اس بات کی اجازت دے دے۔

۹۶۱۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُثَيْدٍ أَنَّ اللَّهَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ الرَّحُلُ عَلَى بَيْعِ أُخْبِيهِ وَلَا يَحْطُبُ عَلَى حِطْبَةِ أُخْبِيهِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُ *

(فائدہ) اس حدیث شریف کے مضمون پر تمام علمائے کرام کا اتفاق ہے۔

۹۶۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، عبید اللہ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے۔

۹۶۳۔ ابو کمال، حماد، ایوب، نافع سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے۔

۹۶۴۔ عمروۃ اور زبیر بن حرب اور ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، زہری، سعید، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے، کہ شہر والا، گاؤں والے کمال فروخت کرے اور بغیر ارادہ خریداری کے مال کی قیمت بڑھانے سے منع کیا ہے، اور اس بات سے بھی منع فرمایا ہے کہ کوئی اپنے بھائی کے پیغام پر نکاح کا پیغام دے، یا اپنے بھائی کی بیع پر بیع کرے، اور نہ کوئی عورت اس غرض سے اپنی بہن کو طلاق دلوانے کی طلب گار ہو، کہ جو کچھ اس کے برتن میں ہے خود اٹھ لے لے، اور عمرو نے اپنی روایت میں زیادہ کیا کہ نہ کوئی اپنے بھائی کے بھاء پر بھاء کرے۔

۹۶۵۔ حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بغیر ارادہ خریداری کے دوسروں کو ترغیب دینے کے لئے قیمت نہ بڑھاؤ، اور نہ کوئی اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرے، اور شہری دیہاتی کی طرف سے مال نہ بیچے، اور نہ کوئی اپنے بھائی کی مفتی پر پیغام بھیجے، اور نہ کوئی عورت اس غرض سے اپنی بہن کی طلاق کی خواستگار نہ ہو، کہ جو کچھ اس کے برتن میں ہے، اسے خود اٹھ لے لے۔

۹۶۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدالاعلیٰ (دوسری سند) محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے، باقی معمر کی روایت میں یہ الفاظ ہیں، کہ کوئی آدمی اپنے بھائی کے سودے پر قیمت بڑھانے کے لئے سودا نہ کرے۔

۹۶۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى الْإِسْطَاقِ *

۹۶۳۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْحَذْرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۹۶۴۔ وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْقَافِذِ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَبِيعَ حَاصِرٌ لِبَادٍ أَوْ يَتَخَشَّشُوا أَوْ يَحْطُلَ الرَّحْلُ عَلَى حِطْلَةِ أَحِبِّهِ أَوْ يَبِيعَ عَلَى نَيْعِ أَحِبِّهِ وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أَحْتَبَا لِنِكَاحِي مَا فِي إِيَّاهَا أَوْ مَا فِي صَحْفَتَيْهَا رَأَى عَمْرُو بْنُ رَوَاحٍ وَلَا يَسْمُ الرَّحْلُ عَلَى سَوْمِ أَحِبِّهِ *

۹۶۵۔ وَحَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى أَحْمَرُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَخَاشُوا وَلَا يَبِيعَ الْمَرْءُ عَلَى نَيْعِ أَحِبِّهِ وَلَا يَبِيعَ حَاصِرٌ لِبَادٍ وَلَا يَحْطُلُ الْمَرْءُ عَلَى حِطْلَةِ أَحِبِّهِ وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ الْأُخْرَى لِنِكَاحِي مَا فِي إِيَّاهَا *

۹۶۶۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَمِيصًا عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ وَلَا يَرُدُّ الرَّحْلُ عَلَى نَيْعِ أَحِبِّهِ *

۹۶۷۔ یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ بن سعید اور ابن حجر اسما عیسیٰ بن جعفر، علاء، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کے نرخ پر نرخ نہ کرے، ورنہ اس کے پیغام نکاح پر پیغام نکاح بھیجے۔

۹۶۸۔ احمد بن ابراہیم وورقی، عبد الصمد، شعبہ، علاء، بواسطہ اپنے والد اور سکیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے حسب سابق روایت کرتے ہیں۔

۹۶۹۔ محمد بن شعیب، عبد الصمد، شعبہ، اعمش، صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی آدمی اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے، ورنہ ہی اس کے پیغام نکاح پر پیغام نکاح بھیجے۔

۹۷۰۔ ابو طاہر، عبد اللہ بن وہب، لیث، یزید بن ابی حبيب، عبد الرحمن بن شامہ سے بیان کرتے ہیں، کہ انہوں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منبر پر فرماتے ہوئے سنا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، کہ مومن، مومن کا بھائی ہے، اس لئے کہ کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرے، یا اس کے پیغام نکاح پر پیغام بھیجے، تاؤ فکیک وہ چھوڑ دے۔

باب (۱۳۵) نکاح شغار کا بطلان، اور اس کی حرمت کا بیان!

۹۷۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح شغار سے منع فرمایا ہے، اور شغار یہ ہے، کہ کوئی شخص اپنی بیٹی کا

۹۶۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِبْنِ سَعِيدٍ بْنِ خُفَيْرٍ قَالَ أُنْصِبُ أَبُوهُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَحْمَرِي الْعَدَنِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسْمُ الْمُسْلِمُ عَلَى سَوْمٍ أَحَبٍّ وَلَا يَحْطُبُ عَلَى حِطْبِيهِ *

۹۶۸۔ وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْعَدَنِيِّ وَسُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۹۶۹۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنَّهُمْ قَالُوا عَلَى سَوْمٍ أَحَبٍّ وَحِطْبِيهِ أَحَبٍّ *

۹۷۰۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَرًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ اللَّيْثِ وَغَيْرِهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شَيْمَانَ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ غَامِرٍ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ فَلَا يَحِلُّ لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَتَنَاقَشَ عَلَى بَيْعِ أَحَبٍّ وَلَا يَحْطُبَ عَلَى حِطْبِيهِ أَحَبٍّ حَتَّى يَذَرَ *

(۱۳۵) بَابُ تَحْرِيمِ نِكَاحِ الشَّغَارِ وَبَطْلَانِهِ *

۹۷۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشَّغَارِ

اس شرط پر نکاح کر دے، کہ وہ شخص بھی اپنی بیٹی سے اس کا نکاح کر دے، اور دونوں کے درمیان حق مہر مقرر نہ کیا جائے۔

۹۷۲۔ زبیر بن حرب، محمد بن یحییٰ اور عبید اللہ بن سعید اور یحییٰ، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق نقل کرتے ہیں، باقی عبید اللہ کی روایت میں ہے کہ میں نے نافع سے دریافت کیا کہ نکاح شغار کیا ہے؟

۹۷۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، حماد بن زید، عبد الرحمن، سراج، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح شغار سے منع فرمایا ہے۔

۹۷۴۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ اسلام میں نکاح شغار نہیں ہے۔

۹۷۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابن نمیر اور ابو اسامہ، عبید اللہ، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سے منع فرمایا ہے، اور ابن نمیر کی روایت میں یہ زیادتی ہے کہ شغار یہ ہے کہ کوئی شخص کسی سے کہے، کہ تم اپنی بیٹی مجھے بیاہو، اور میں اپنی لڑکی تم سے بیاہ دوں، یا مجھے اپنی بہن دو، کہ میں تم سے اپنی بہن کی شادی کر دوں۔

۹۷۶۔ ابو کریب، عہدہ، عبید اللہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی ابن نمیر کی زیادتی نہ کوہ نہیں ہے۔

۹۷۷۔ ہارون بن عبد اللہ، حجاج بن محمد، ابن جریج (دوسری

وَالشَّغَارُ أَنْ يُزَوِّجَ الرَّحْلُ ابْنَهُ عَلَى أَنْ يُزَوِّجَهُ ابْنُهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ *

۹۷۲۔ وَحَدَّثَنِي وَهَبُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَنْبِلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ فِي حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ لِنَافِعٍ مَا الشَّغَارُ *

۹۷۳۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّرَّاجِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشَّغَارِ *

۹۷۴۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا شَغَارَ فِي الْإِسْلَامِ *

۹۷۵۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي الرَّزَّادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشَّغَارِ رَأَى ابْنُ نُمَيْرٍ وَالشَّغَارُ أَنْ يَقُولَ الرَّحْلُ لِلرَّحْلِ زَوِّجِي ابْنَكَ وَأَزْوَاجُكَ ابْنَتِي أَوْ زَوِّجِي ابْنَكَ وَأَزْوَاجُكَ ابْنَتِي *

(فائدہ) حدیث میں ممانعت بالذوق علماء عدم مشروعیت پر دل ہے، لیکن اگر ایسا نکاح کر لے گا، تو نکاح صحیح ہو جائے گا، اور مہر محض واجب ہو گا۔

۹۷۶۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو مُرْثِدَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ عُمَرَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ رِبَادَةَ ابْنِ نُمَيْرٍ *

۹۷۷۔ وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

سند) اسحاق بن ابراہیم، محمد بن رافع، عبد الرزاق، ابن جریج، ابو الزہیر سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، فرما رہے تھے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و آلہ و بارک وسلم نے نکاح شغار سے ممانعت فرمائی ہے۔

باب (۱۳۶) شرائط نکاح کا پورا کرنا!

۹۷۸- یحییٰ بن ایوب، ہشیم (دوسری سند) ابن نمیر، وکیع (تیسری سند)، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو خالد احمر (چوتھی سند)، عمر بن شئی، یحییٰ القطان، عبد الحمید بن جعفر، یزید بن ابی حبیب، مریم بن عبد اللہ زینی، حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سب سے زیادہ پورا کرنے کے لائق وہ شرط ہے، جس کے ذریعہ سے عورتوں کی شرم گاہوں کو تم نے اپنے لئے حلال کیا ہے، یعنی نکاح کی شرائط، یہ الفاظ حدیث ابو بکر اور ابن شعیبہ کے ہیں، محمد بن شعیبہ کی روایت میں "شرط" کا لفظ ہے۔

(فائدہ) علمائے کرام کے نزدیک جو شرطیں مقاصد نکاح میں سے ہوں جیسے مہر، نفقہ، حسن معاشرت جیسی شرطیں، انہیں پورا کرنا چاہئے، باقی اس کے علاوہ دیگر شرائط جو کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہوں، ان کا پورا کرنا ضروری نہیں ہے۔

باب (۱۳۷) بیوہ کا اذن زہانی اور دو شیزہ کا اذن سکوت ہے!

۹۷۹- عبید اللہ بن عمر بن میسرہ قناری، خالد بن حاتم، ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، بیوہ کا بغیر اس سے مشورہ لئے ہوئے نکاح نہ کیا جائے، اور نہ دو شیزہ کا بغیر اس کے اذن کے، صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! اذن (اجازت) کیسا ہے؟ فرمایا اس کا اذن خاموش رہنا ہے۔

حَسَّاحُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ حُرَيْثٍ ح وَ حَدَّثَنَا بِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ حُرَيْثٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الرَّزَّازِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ بَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الشَّغَارِ *

(۱۳۶) بَابُ الْوُقَاءِ بِالشَّرْوَطِ فِي النِّكَاحِ *

۹۷۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو حَالِدٍ الْأَحْمَرُ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْفَقَطَانُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَزْجِيِّ عَنْ عُقَّةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَقَّ الشَّرْطِ أَنْ يُوفَى بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْعُرُوجَ هَذَا لَفْظُ حَلِيبِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَأَبْنِ الْمُثَنَّى غَيْرَ أَنَّ ابْنَ الْمُثَنَّى قَالَ الشَّرْوَطِ *

(فائدہ) علمائے کرام کے نزدیک جو شرطیں مقاصد نکاح میں سے ہوں جیسے مہر، نفقہ، حسن معاشرت جیسی شرطیں، انہیں پورا کرنا چاہئے، باقی اس کے علاوہ دیگر شرائط جو کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہوں، ان کا پورا کرنا ضروری نہیں ہے۔

(۱۳۷) بَابُ اسْتِئْذَانِ الثَّيِّبِ فِي النِّكَاحِ بِالْإِطْلَاقِ وَالْمَكْرُ بِالسُّكُوتِ *

۹۷۹- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْكِحُ الْيَتَامَ حَتَّى تَسْتَأْذِنَ وَتَأْتِيَهُ الْكُرْ حَتَّى تَسْتَأْذِنَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ إِذْهَا قَالَ أَنْ تَسْكُتَ *

۹۸۰- وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا بِشْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْحُجَّاجُ بْنُ أَبِي عُمَرَ ح وَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يَعْقِبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ح وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ ح وَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْفَافِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَنْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ ح وَ حَدَّثَنَا عَنْدُ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ خُسَّانٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ كُلُّهُمُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِمِثْلِ مَعْنَى حَدِيثِ هِشَامٍ وَإِسْنَادِهِ وَأَنفَقَ لَفْظَ حَدِيثِ هِشَامٍ وَشَيْبَانَ وَمُعَاوِيَةَ بْنِ سَلَامٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ *

۹۸۱- وَ حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَنْدُ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي حَرْبٍ ح وَ حَدَّثَنَا بِشْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَبِيبًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَالْفُفْطُ لَابْنِ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَنْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ قَالَ ذَكَرَ ابْنُ مَوَالِي عَائِشَةَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَارَةِ يُنَكِّحُهَا أَهْلُهَا أَسْتَأْمَرُ أَمْ لَا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ تَسْتَأْمَرُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لَهُ فَإِنِّي تَسْتَحْجِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَلَكَ إِذْنُهَا إِذَا هِيَ سَكَتَتْ *

۹۸۲- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَفَقِيهٌ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَالْفُفْطُ لَهُ قَالَ قُلْتُ لِمَالِكٍ حَدَّثَكَ عَنْدَ اللَّهِ بْنِ الْقُضَلِيِّ عَنْ نَافِعٍ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ ابْنِ

۹۸۰- زبیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، حجاج بن ابی عثمان۔ (دوسری سند) ابراہیم بن موسیٰ، عیسیٰ بن یونس، اوزاعی۔ (تیسری سند) زبیر بن حرب، حسین بن محمد، شیبان۔ (چوتھی سند) عمرو ناقد اور محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر۔ (پانچویں سند) عبداللہ بن عبد الرحمن دارمی، یحییٰ بن حسان، معاویہ، یحییٰ بن ابی کثیر ہشام کی روایت کی طرح اور اسی سند سے حدیث کی روایت کرتے ہیں، اور ہشام، شیبان، معاویہ بن سلام، سب کے الفاظ اس حدیث میں ایک دوسرے سے متفق ہیں۔

۹۸۱- ابوبکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن ادریس، ابن جریج (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، محمد بن رافع، عبدالرزاق ابن جریج، ابن ابی ملیک، ذکوان موطیٰ حضرت عائشہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، کہ اگر کسی لڑکی کا نکاح اس کے گھر والے کرادیں، تو کیا اس سے اجازت لینی چاہئے یا نہیں، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے ان سے فرمایا، ہاں لینی چاہئے، حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں، کہ میں نے عرض کیا وہ تو شرماتی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس وقت اس کی اجازت خاموش رہنا ہی ہے۔

۹۸۲- سعید بن منصور اور قحیہ بن سعید، مالک (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، مالک، عبداللہ بن فضل، نافع بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بیوہ بہ نسبت

اپنے ولی کے اپنے نفس کی زائد حقدار ہے، اور دو شیزہ سے بھی اجازت لی جائے، اور اس کی اجازت خاموش رہنا ہے۔

۹۸۳۔ قتیبہ بن سعید، سفیان، زیاد بن سعید، عبد اللہ بن فضال، نافع بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ بیوہ اپنے ولی سے زائد اپنے نفس کی حقدار ہے، اور دو شیزہ سے بھی اجازت لی جائے گی، اور اس کی اجازت خاموش رہنا ہے۔

۹۸۴۔ ابن ابی عمر، سفیان سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، کہ آپ نے فرمایا بیوہ اپنے ولی سے زائد اپنے نفس کی حقدار ہے، اور دو شیزہ سے بھی اس کا باپ اجازت لے، اور اس کی اجازت خاموش رہنا ہے، اور کبھی کہا، کہ اس کی خاموشی ہی اس کا اقرار ہے۔

(فائدہ) بالغہ سے اجازت لینا واجب اور ضروری ہے، خواہ بیوہ ہو یا کنواری۔

(۱۳۸) بَابُ تَزْوِيجِ الْأَبْلِ الْبَكْرِ الصَّغِيرَةِ *

۹۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ عَنْ أَبِي نَبِيَّةٍ قَالَ وَ حَدَّثَتْ فِي كِتَابِي عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَسْتُ مِثِينَ وَبَنَى بِي وَأَنَا بَشْتُ نِسْعَ مِثِينَ قَالَتْ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَوُعِدْتُ شَهْرًا فَوَفَّى شُعْرِي حُبْمَةً فَأَتَيْتُ أُمَّ رُومَانَ وَأَنَا عَلَى أَرْحُوحٍ وَمَعِيَ صَوَاحِبِي فَصَرَحَتْ بِي فَأَنْشَيْتُهَا وَمَا أَذْرِي مَا تُرِيدُ بِي فَأَحْدَثَ بِيْدِي فَأَوْفَقْتَنِي عَلَى الْأَبْلِ فَقُلْتُ هَ هَ حَتَّى ذَهَبَ نَفْسِي فَأَذْعَلَنِي نَيْتًا فَإِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقُلْنَ عَلَى الْحَبْرِ

۹۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ عَنْ أَبِي نَبِيَّةٍ قَالَ وَ حَدَّثَتْ فِي كِتَابِي عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَسْتُ مِثِينَ وَبَنَى بِي وَأَنَا بَشْتُ نِسْعَ مِثِينَ قَالَتْ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَوُعِدْتُ شَهْرًا فَوَفَّى شُعْرِي حُبْمَةً فَأَتَيْتُ أُمَّ رُومَانَ وَأَنَا عَلَى أَرْحُوحٍ وَمَعِيَ صَوَاحِبِي فَصَرَحَتْ بِي فَأَنْشَيْتُهَا وَمَا أَذْرِي مَا تُرِيدُ بِي فَأَحْدَثَ بِيْدِي فَأَوْفَقْتَنِي عَلَى الْأَبْلِ فَقُلْتُ هَ هَ حَتَّى ذَهَبَ نَفْسِي فَأَذْعَلَنِي نَيْتًا فَإِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقُلْنَ عَلَى الْحَبْرِ

داخل کر دیا، وہاں انصار کی کچھ عورتیں بھی تھیں، ”وہ بولیں“
اللہ خیر و برکت عطا فرمائے، اور بھلائی و خیر سے حصہ لے،
والدہ نے مجھے ان کے سپرد کر دیا، انہوں نے میرا سر دھویا، اور
بناؤ سنگھار کیا، مگر مجھے خوف اس وقت ہوا جب چاشت کے
وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اچانک میرے پاس تشریف
لائے، اور انھوں نے مجھے حضور کے سپرد کر دیا۔

۹۸۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو معاویہ، ہشام بن عروہ (دوسری سند)،
ابن نمیر، عہدہ، ہشام بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میری
چھ برس کی عمر تھی، تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ
سے نکاح کیا، اور نو سال کی عمر تھی، تو مجھ سے خلوت کی۔

۹۸۷۔ عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، عروہ، حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میری سات سال کی
عمر تھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے نکاح کیا،
اور نو سال کی عمر میں زفاف ہوا، اس وقت میری گڑیاں میرے
ساتھ ہی تھیں، اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے
وقت میری عمر اٹھارہ سال کی تھی۔

(فائدہ) چھ سال سے کچھ زیادہ عمر ہونے کے بعد نکاح ہوا، تو کہیں زیادتی کو حذف کر کے چھ سال فرمایا اور کہیں کی کو پورا کر کے سات سال
بیان کر دیے، اس لئے روایت میں کوئی اختلاف نہیں، اور باپ و دادا بچپن میں لڑکی کا نکاح کر سکتے ہیں، بلوغ کے بعد فسخ کا اختیار نہیں ہے،
تمام علماء کرام کا یہی مسلک ہے، اور گڑیاں جو ساتھ تھیں، اس وقت تک تصاویر کی حرمت کا اعلان نہیں ہوا تھا، اور پھر ان کی صورتیں
بھی بنی ہوئی نہیں تھیں، اللہ اعلم و علامہ ائمہ۔

۹۸۸۔ یحییٰ بن یحییٰ اور اسحاق بن ابراہیم، اور ابو نکر بن ابی شیبہ،
ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، ابن نمیر، اسود، حضرت عائشہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ
میری عمر چھ برس کی تھی، تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
مجھ سے نکاح کیا، اور میری نو سال کی عمر ہوئی تو میرے ساتھ
خلوت کی، اور میری عمر اٹھارہ برس کی تھی، تو آپ نے وفات

وَالنَّوْكَاءِ وَعَلَىٰ خَيْرٍ طَائِفٍ فَأَسْلَمْتَنِي إِلَيْهِمْ
فَعَسَلَنَ رَأْسِي وَأَصْلَحَتَنِي فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا
وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَمَنِي
فَأَسْلَمْتَنِي إِلَيْهِ *

۹۸۶۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو
مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ
نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَدَدُهُ هُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ
عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا بِنْتُ سِتٍّ
سَبْعِينَ وَبَنَى بِي وَأَنَا بِنْتُ سَبْعٍ سَبْعِينَ *

۹۸۷۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سَبْعٍ سَبْعِينَ وَزَفَّتْ إِلَيْهِ
وَهِيَ بِنْتُ سَبْعٍ سَبْعِينَ وَنَعَّشَهَا مَعَهَا وَمَاتَ
عِنَهَا وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانَ عَشْرَةَ *

۹۸۸۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْحَاقُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ وَأَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ
يَحْيَى وَإِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو
مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهِيَ بِنْتُ سِتٍّ وَبَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ سَبْعٍ

پائی۔

باب (۱۳۹) ماہ شوال (۱) میں نکاح کرنے کے استحباب کا بیان!

۹۸۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور زبیر بن حرب، وکیع، سفیان، اسماعیل بن امیہ، عبد اللہ بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے شوال ہی میں شادی کی، اور شوال ہی میں غلوت فرمائی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں مجھ سے زیادہ خوش نصیب اور محبوب حضور کی نظر میں اور کون تھا، اور حضرت عائشہ ہمیشہ اس چیز کو پسند کرتی تھیں کہ ان کے قبیلہ کی عورتوں سے ماہ شوال ہی میں غلوت کی جائے۔

۹۹۰۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، سفیان سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، اور حضرت عائشہ کے فعل کا تذکرہ نہیں ہے۔

باب (۱۴۰) جو شخص کسی عورت سے نکاح کا ارادہ کرے تو مٹگنی سے پہلے مستحب ہے، کہ عورت کا چہرہ اور ہاتھ، بھر دیکھ لے!

۹۹۱۔ ابن ابی عمر، سفیان، یزید بن کيسان، ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا، کہ ایک شخص نے آکر عرض کیا کہ میں نے انصاری عورت سے نکاح کر لیا ہے، آپ نے فرمایا، کیا تم نے اسے دیکھ لیا ہے، اس نے عرض کیا، نہیں، فرمایا جاؤ دیکھ لو، اس لئے کہ

وَمَاتَ عَلَيْهَا وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانَ عَشْرَةَ *

(۱۳۹) بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّزْوُجِ فِي شَوَّالٍ وَاللُّحُولِ فِيهِ *

۹۸۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَالْقَلْبِيُّ لُزْهَيْرُ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَوَّالٍ وَتَنِي بِي فِي شَوَّالٍ فَأَيُّ بَسَاءٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَحْظَى عِنْدَهُ مِنِّي قَالَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَسْتَحِبُّ أَنْ تُدْجَلَ بِسَاءَهَا فِي شَوَّالٍ *

۹۹۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو نُعْمٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِعْلَ عَائِشَةَ *

(۱۴۰) بَابُ نَذْبٍ مَنْ أَرَادَ نِكَاحَ امْرَأَةٍ إِلَى أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهَا وَجْهَهَا وَكَفَّيْهَا قَبْلَ حِفْظِهَا *

۹۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنَاءَهُ رَجُلٌ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْظُرْتُ إِلَيْهَا قَالَ لَا قَالَ فَاذْهَبْ فَأَنْظُرْ

(۱) اہل عرب کا گمان یہ تھا کہ شوال میں ہونے والا نکاح منحوس ہوتا ہے اور زوجین کے مابین بغض اور جھگڑا پیدا ہو جاتا ہے۔ حضرت عائشہؓ اس روایت میں اس نظریہ کا غلط ہونا بیان فرمادی ہیں کہ میرا نکاح شوال میں ہوا تھا اس کے باوجود میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے محبوب بیوی ہوں۔

انصار کی عورتوں کی آنکھوں میں کچھ ہوتا ہے۔

۹۹۲۔ یحییٰ بن معین، مروان بن معاویہ نواری، یزید بن کيسان، ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور کہا کہ میں نے انصار کی ایک عورت کے ساتھ شادی کر لی ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا، کیا تم نے اسے دیکھ لیا ہے، اس لئے کہ انصاری عورتوں کی آنکھوں میں کچھ ہوتا ہے، اس نے عرض کیا، جی ہاں، دیکھ لیا ہے، آپؐ نے فرمایا کتنے مہر پر نکاح کیا ہے؟ اس نے عرض کیا چار اوقیہ چاندی پر، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چار اوقیہ پر، معلوم ہوتا ہے، کہ تم اس پیلا کے کنارے چاندی حاصل کرتے ہو، ہمارے پاس تو تمہیں دینے کے لئے کچھ موجود نہیں، البتہ ہم تمہیں اپنے آدمیوں کے ساتھ بھیجتے ہیں، تاکہ تمہیں کچھ مل جائے، چنانچہ حضور نے قبیلہ بن عس پر ایک لشکر روانہ فرما دیا، جن میں اس آدمی کو بھی شامل کر کے بھیجا۔

باب (۱۴۱) حق مہر کا بیان، اور یہ کہ قرآن کی تعلیم دینی، اور لوہے کی انگوٹھی بھی حق مہر میں دی جاسکتی ہے!

۹۹۳۔ قتیبہ بن سعید ثقفی، یحیٰ بن عبد الرحمن قاری، ابو حازم، سہیل بن سعد (دوسری سند) قتیبہ، عبد العزیز بن ابی حازم، بواسطہ اپنے والد، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں اپنے نفس کے اختیارات حضور کو دینے آئی ہوں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر اٹھا کر اسے اوپر سے نیچے تک دیکھا، اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر

إِلَيْهَا فَإِنَّ فِي أَعْيُنِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا *

۹۹۲۔ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْقَارِيُّ حَدَّثَنَا يُرَيْدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَارِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَاءَ رَحُلٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي نَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَظَرْتُ إِلَيْهَا فَإِنَّ فِي عَيْنِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا قَالَ قَدْ نَظَرْتُ إِلَيْهَا قَالَ عَلَى كَمْ نَزَوَّجْتَهَا قَالَ عَلَى أَرْبَعِ أَوْاقٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَرْبَعِ أَوْاقٍ كَأَنَّمَا تَحْبُونَ الْفِصَّةَ مِنْ عَرْضِ هَذَا الْحَبْلِ مَا عَدَدْنَا مَا نَعْطِيكَ وَلَكِنْ عَسَى أَنْ نَعْتِكَ فِي نَعْتٍ نَعْبُ مِنْهُ قَالَ فَعَتَ بَعَثَ إِلَى نَبِيِّ عَسَى بَعَثَ ذَلِكَ الرَّحُلَ بِهِمْ *

(۱۴۱) بَابُ الصَّدَاقِ وَجَوَازِ كَوْنِهِ تَعْلِيمُ قُرْآنٍ وَحَائِمٍ حَدِيدٍ وَعَبْرَ ذَلِكَ *

۹۹۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيُّ عَنْ أَبِي حَارِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَارِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ خَاءَتْ امْرَأَةً إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَنْتُ أَهْبَ لَكَ نَفْسِي فَظَلَرْتُ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مہارک جہا نکالیا، جب عورت نے دیکھا کہ میرے متعلق حضور نے کچھ فیصلہ نہیں کیا، تو وہ بیٹھ گئی، ایک صحابی نے کھڑے ہو کر عرض کیا، یا رسول اللہ اگر حضور کو اس کی ضرورت نہیں، تو اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجئے، آپ نے فرمایا تیرے پاس کچھ چیز ہے، اس نے عرض کیا، یا رسول اللہ ا خدا کی قسم میرے پاس کچھ نہیں ہے، آپ نے فرمایا، گھر جا کر دیکھ شاید کچھ مل جائے، حسب الحکم وہ شخص گھر جا کر واپس آیا، اور عرض کیا، خدا کی قسم کچھ بھی نہیں ملا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر دیکھ لے، اگرچہ نوپے کی انگوٹھی ہی مل جائے، چنانچہ وہ پھر گیا، اور جا کر واپس آیا، اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! بوسے کی انگوٹھی بھی نہیں ہے، صرف یہی تہ بند ہے (سہل بیان کرتے ہیں، کہ اس کے پاس چادر بھی نہ تھی) میں اسے اس میں سے آدھا دے سکتا ہوں، حضور نے فرمایا، یہ تیرے ہتھ بند کا کیا کرے گی، اگر تو پچن لے گا تو اس کے پاس کچھ نہ رہے گا، مجبوراً وہ بیٹھ گیا، جب بیٹھے بیٹھے دیر ہو گئی، تو اٹھ کھڑا ہوا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جاتے ہوئے دیکھ کر حکم فرمایا، اسے بلا لاؤ، اسے بلا لیا گیا، جب وہ حاضر ہو گیا تو آپ نے فرمایا، کہ تجھے قرآن کریم بھی آتا ہے، اس نے عرض کیا کہ مجھے فلاں فلاں سورتیں یاد ہیں، اور کئی سورتوں کو گنا، آپ نے فرمایا تو ان کو زبانی پڑھ سکتا ہے، اس نے کہا ہاں، فرمایا، اچھا تو جا اس عورت کا تجھے اس قرآن کی تعلیم کے عوض جو تجھے یاد ہیں، مالک کر دیا گیا، یہ روایت ابن ابی حازم کی ہے اور یعقوب کی روایت کے الفاظ اس کے قریب قریب ہیں۔

۹۹۳۔ علف بن ہشام، حماد بن زید (دوسری سند) زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ (تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، دراوردی (چوتھی سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، حسین بن علی، زاکو، ابو حازم، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کچھ کمی اور زیادتی کے ساتھ حدیث کا یہی مضمون روایت کیا ہے،

فَصَعَّدَ النَّظَرَ فِيهَا وَصَوَّهَ ثُمَّ طَاطَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَتْ الْمَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَقْبَضْ فِيهَا شَيْئًا حَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَرَوَّجْ لَهَا فَقَالَ فَبَلَغَ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ أَذْهَبُ إِلَى أَهْلِكَ فَأَنْظُرُ هَلْ تَحْدُ شَيْئًا فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ مَا وَحَدْتُ شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْظُرْ وَلَوْ خَاتِمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا خَاتِمًا مِنْ حَدِيدٍ وَلَكِنْ هَذَا إِزَارِي فَإِنْ سَهَلْ مَا لَهُ رِذَاءٌ فَلَهَا بِصَفْعَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصْنَعُ يَا زَارِكُ إِنْ لَيْسَتْ لَكَ بِشَيْءٌ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا بِهِ شَيْءٌ وَإِنْ لَيْسَتْ لَكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ بِهِ شَيْءٌ فَحَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى إِذَا طَالَ مَحَلِسُهُ قَامَ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَأَمَرَ بِهِ فَذُعِيَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ مَعِيَ سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا عَدَدَهَا فَقَالَ تَفَرَّوْهُنَّ عَنْ طَهْرٍ قُلْتُكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَذْهَبَ فَقَدْ مُلْكْتُمَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ هَذَا حَدِيثُ ابْنِ أَبِي حَازِمٍ وَحَدِيثُ يَعْقُوبَ بِقَارِبَةٍ فِي اللَّفْظِ *

۹۹۴۔ وَحَدَّثَنَا حَلْفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ زَائِدَةَ

اور زائدہ کی روایت میں ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا، جا میں نے
تیرا نکاح اس سے کر دیا، اور تو اسے قرآن کریم سکھا۔

كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي حَارِمٍ عَنْ مَهْلٍ بْنِ سَعْدٍ بِهَذَا
الْحَدِيثِ يَرِيدُ تَعْظِيمَهُ عَلَى نَحْوِ غَيْرِ أَنْ فِي
حَدِيثِ رَافِدَةَ قَالَ انْطَلِقْ فَقَدْ رَوَّحْتُكَهَا
فَعَلَّمَهَا مِنَ الْقُرْآنِ *

(قائدہ) جس میر پر زوجین راخی ہوں اور دوس در ہم سے کم نہ ہو، وہ میر ہو سکتا ہے، سلف سے لے کر خلف تک علمائے کرام کا یہی مسلک
ہے، باقی قرآن کریم کی تعلیم میر نہیں بن سکتی، مگر اس طرح نکاح کیا جائے گا تو نکاح تو صحیح ہو جائے گا، مگر اس کا حکم اس شخص کی طرح ہے،
جس نے کچھ میر تعین نہیں کیا، اور امام طحاوی فرماتے ہیں، کہ یہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے، اور کسی کے لئے
اس طرح نکاح کرنا درست نہیں ہے (عمدة القاری جلد ۲۰ صفحہ ۱۳۹)۔

۹۹۵۔ اسحاق بن ابراہیم، عبد العزیز بن محمد، یزید بن عبد اللہ
بن اسامہ بن البہاد (دوسری سند) محمد بن ابی عمر کی، عبد العزیز،
یزید، محمد بن ابراہیم، ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت کرتے
ہیں، کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا،
زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کا کتنا مہر تھا؟
انہوں نے فرمایا، کہ آنحضرت کی ازواج مطہرات کا مہر بارہ
اوقیہ اور ایک نش ہو تا تھا، اور تم کو معلوم ہے، کہ نش کتنا ہوتا
تھا، میں نے عرض کیا نہیں، انہوں نے فرمایا، نش نصف اوقیہ کا
ہوتا ہے تو اس حساب سے پانچ سو درہم ہو گئے، اور یہی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کا مہر تھا۔

۹۹۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَنْ
الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
أَسَمَةَ بْنِ الْهَادِ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي
عُمَرَ الْمَكِّي وَاللَّمْعُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ
يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَوْحَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ كَانَ صَدَاقُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ
صَدَاقُهُ لِأَزْوَاجِهِ بَقِيَّةَ عَشْرَةِ أَوْقِيَةٍ وَنَشًا قَالَتْ
أَتَذَرِي مَا النَّشُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَتْ يَصْفُ
أَوْقِيَةً فَبَلَغَتْ حَمْسُ مِائَةٍ دِرْهَمٍ فَهَذَا صَدَاقُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَزْوَاجِهِ *

۹۹۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، اور ابو الراح سلیمان بن داؤد عسکری، قتیبہ
بن سعید، حماد بن زید، ثابت، حضرت انس بن مالک رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن بن عوف کے
بدن پر زرد خوشبو کے اثرات ملاحظہ فرما کر دریافت کیا، کہ یہ
کیا بات ہے؟ انہوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ میں نے ایک
عورت سے سمجھو کی گھٹلی کے ہم وزن سونے کا مہر مقرر کر کے
نکاح کیا ہے، فرمایا، اللہ برکت کرے، ولیمہ کرو، اگرچہ ایک

۹۹۶۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو
الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعُكْبِيُّ وَقَتَيْبَةُ بْنُ
سَعِيدٍ وَاللَّمْعُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ
الْأَخْرَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ نَاسٍ عَنْ
أَنْسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَأَى عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَثَرَ صَفْرَةٍ
فَقَالَ مَا هَذَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي تَرَوُحْتُ
اغْرَأَةً عَلَى وَرْدٍ نَوَاقٍ مِنْ دَهَبٍ قَالَ فَتَرَكَ اللَّهُ

بکری ہی کا ہو۔

لَکْ أَوْلَمَ وَلَوْ بِشَاةٍ *

(فائدہ) اولیہ کی عمت کے لئے کوئی خاص کھانا متعین نہیں، جو بھی ہو، حضرت عئیدہ کا ولیمہ بغیر گوشت کے ہوا تھا، اور حضرت زید بن ولیمہ میں گوشت اور روٹی تھی۔

۹۹۷۔ محمد بن عبید غیری، ابو عوانہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک عورت سے کھجور کی گٹھلی کے برابر سو پے کر نکاح کیا تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا کہ ولیمہ کرو چاہے ایک بکری کا ہی کیوں نہ ہو۔

۹۹۷۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ وَزْنَ نَوَافٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَمَ وَلَوْ بِشَاةٍ *

۹۹۸۔ اسحاق بن ابراہیم، وکیع، شعبہ، قتادہ، حمید، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی عورت سے کھجور کی گٹھلی کے ہم وزن سونا پے کر نکاح کیا تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا، ولیمہ کرو، خواہ ایک ہی بکری کا ہو۔

۹۹۸۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَحَمِيدٍ عَنْ أَنَسِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَافٍ مِنْ ذَهَبٍ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ أَوْلَمَ وَلَوْ بِشَاةٍ *

۹۹۹۔ ابن شنی، ابوداؤد، (دوسری سند) محمد بن رافع، ہارون بن عبد اللہ، وہب بن جریر (تیسری سند) احمد بن خراش، شباب، شعبہ حمید سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، مگر وہب کی روایت میں ہے کہ عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، کہ میں نے ایک عورت سے شادی کی ہے۔

۹۹۹۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كُلُّهُمُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَمِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِ وَهْبٌ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً *

۱۰۰۰۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن قدامہ، نضر بن شہیل، شعبہ، عبدالعزیز بن صہیب، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شادی کی مسرت کے آثار مجھ پر ملاحظہ فرمائے، میں نے عرض کیا، کہ میں نے ایک انصاری عورت سے شادی کر لی ہے، آپ نے فرمایا، مہر کیا باندھا ہے، میں نے عرض کیا،

۱۰۰۰۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَا أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شَهِيلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلِيَّ تَشَافَهُ الْعُرْسَ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ كَمْ أَصْدَقَهَا فَقُلْتُ نَوَافٍ وَفِي

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ ذَهَبٍ *

ایک کھنٹی کے بقدر، اسحاق کی روایت میں ہے، کھجور کی کھنٹی کے برابر سوٹ۔

۱۰۰۱۔ ابن شثلی، ابو داؤد، شعبہ، ابو حزمہ، عبدالرحمن بن ابی عبداللہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک عورت سے کھجور کی کھنٹی کے ہم وزن سوٹ سے کر نکاح کیا تھا۔

۱۰۰۲۔ ابن رافع، وہب، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں، مگر یہ کہ راوی نے بیان کیا، کہ عبدالرحمن بن عوف کے لڑکوں میں سے ایک نے ”من ذہب“ کے الفاظ کہے ہیں۔

باب (۱۴۲) اپنی باندی آزاد کر کے پھر اس کے ساتھ نکاح کرنے کی فضیلت!

۱۰۰۳۔ زبیر بن حرب، اسماعیل بن علیہ، عبدالعزیز، حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر پر جہاد کیا، اور ہم سب نے وہاں بہت سویرے صبح کی نماز پڑھی، نماز کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور ابو طلحہ بھی سوار ہوئے، اور میں ابو طلحہ کا ردیف تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے کوچوں میں دوڑ لگائی شروع کر دی، اور میرا زانو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ران سے چھو جاتا تھا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہند بھی، آپ کی ران سے کھسک گیا تھا، اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ران کی سفیدی دیکھتا تھا، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آبادی میں گئے تو فرمایا، اللہ اکبر، خیبر ویران ہو گیا، ہم جس میدان میں اترتے ہیں، تو ان کی صبح ہی بری ہو جاتی ہے، جن کو ڈرایا جاتا ہے، یہ الفاظ حضور نے تین مرتبہ فرمائے، لوگ اس وقت اپنے کار و بار کو نکلے جا رہے تھے، انہوں نے کہا

۱۰۰۱ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَزْمَةَ قَالَ شُعْبَةُ وَاسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَافٍ مِنْ ذَهَبٍ *

۱۰۰۲ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ وَلَدِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ مِنْ ذَهَبٍ *

(۱۴۲) بَابُ فَضِيلَةِ إِعْتَاْفِهِ أَمَتَهُ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا *

۱۰۰۳ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بِعَنِي ابْنِ عُثَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا خَيْبَرَ قَالَ فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلَاةَ الْغَدَاةِ بَعَثَ فَرَكَبَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبَ أَبُو طَلْحَةَ وَأَنَا رَدِيفُ أَبِي طَلْحَةَ فَأَخْبَرَنِي نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زُفَاقِ خَيْبَرَ وَإِنَّ رُكْبَتِي لَتَمَسُّ فَعَجَزَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْحَمَرَ الْإِزَارُ عَنْ فَعَجَزَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي لَأَرَى بَيَاضَ فَعَجَزِ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ اللَّهُ أَكْثَرُ حَرَبَتْ خَيْبَرَ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ (فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُتَنَذِرِينَ) فَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ وَقَدْ حَرَّجَ الْقَوْمُ إِلَى أَعْمَالِهِمْ

کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آچکے ہیں، عبدالعزیز نے بیان کیا کہ ہمارے اصحاب نے یہ بھی کہا کہ لشکر بھی آچکا ہے، الغرض ہم نے جبراً مخبر کو قتل کیا، اور قیدیوں کو جمع کیا گیا، وجہ حاضر ہوئے، اور عرض کیا، یا نبی اللہ مجھے ان قیدیوں میں سے ایک باندی عنایت کر دیجئے، فرمایا، اچھا ایک باندی لے لو، انہوں نے صفیہ بنت حبیبہ کو لے لیا، اس نے ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا یا نبی اللہ آپ نے وجہ کو صفیہ بنت حبیبہ عنایت کر دی، جو بنی قریظہ اور بنی النضیر کی سردار ہے، اور وہ آپ کے علاوہ اور کسی کے شایان شان نہیں، آپ نے فرمایا، مع اس باندی کے ان کو بلاؤ، چنانچہ وہ اسے لے کر آئے، حضور نے صفیہ کو دیکھ کر ارشاد فرمایا، تم اس کے علاوہ قیدیوں میں سے اور کوئی باندی لے لو، راوی نے کہا، کہ پھر آپ نے صفیہ کو آزاد کیا، اور اس سے شادی کر لی، ثابت نے دریافت کیا، اسے ابو حمزہ، ان کا کیا مہر باندھا، انہوں نے کہا، یہی مہر تھا کہ ان کو آزاد کر کے نکاح کر لیا، جب راستہ میں پہنچے، تو ام سلمہ نے بنا سنوار کر رات کو خدمت اقدس میں بھیج دیا، چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بحالت عروسی صبح کی، پھر آپ نے فرمایا، جس کے پاس جو کچھ ہو، وہ لے آئے، اور خود چمڑے کا ایک دسترخوان بچھو دیا، حسب الحکم بعض حضرت بنیر لے کر اور بعض چھوہارے اور بعض آدمی لے کر حاضر ہوئے، چنانچہ سب نے ان سب چیزوں کو آپس میں ملا دیا، اور یہی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ و ہارک وسلم کا ولیمہ ہو گیا۔

۱۰۰۳۔ ابو الریح زہرائی، حماد بن زید، ثابت، عبدالعزیز بن صہیب، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، حماد ثابت، شعیب بن حمباب، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (تیسری سند) قتیبہ، ابو عوانہ، قتادہ، عبدالعزیز، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (چوتھی سند) محمد بن عبید عبری، ابو عوانہ، ابی عثمان، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فَقَالُوا مُحَمَّدٌ وَاللَّهِ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ وَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا مُحَمَّدٌ وَالْحَمِيسُ قَالَ وَأَصْبَنَاهَا غَنَوَةً وَجَمِيعَ السَّيِّ فَحَاءَهُ دِحْيَةُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغْطِيَنِي جَارِيَةً مِنَ السَّيِّ فَقَالَ اذْهَبْ فَخُذْ جَارِيَةً فَأَخَذَ صَفِيَّةَ بِنْتُ حُصَيٍّ فَحَاءَ رَجُلٌ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَغْطِيَتِ دِحْيَةُ صَفِيَّةَ بِنْتُ حُصَيٍّ سَيِّدَ قَرِيزَةَ وَالنُّضَيْرِ مَا تَصْلُحُ إِلَّا لَكَ قَالَ اذْعُوهُ بِهَا قَالَ فَحَاءَ بِهَا فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُذْ جَارِيَةً مِنَ السَّيِّ غَيْرَهَا قَالَ وَأَعْتَقَهَا وَزَوَّجَهَا فَقَالَ لَهُ ثَابِتٌ يَا أَبَا حَمْرَةَ مَا أَصْدَقَهَا قَالَ نَفْسَهَا أَعْتَقَهَا وَزَوَّجَهَا حَتَّى إِذَا كَانَ بِالطَّرِيقِ حَمْرَتُهَا لَهُ أُمُّ سَلِيمٍ فَأَهْدَتْهَا لَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَأَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوسًا فَقَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ فَلْيُحْيِي بِهِ قَالَ وَبَسَطَ يَدَهُمَا قَالَ فَحَمَلَ الرَّجُلُ يَحْيَى بِالْأُفْطِ وَحَمَلَ الرَّجُلُ يَحْيَى بِالنُّمْرِ وَحَمَلَ الرَّجُلُ يَحْيَى بِالسَّمْنِ فَحَاسُوا حَيْثَا فَكَانَتْ وَلِيمَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۰۰۴۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّيِّعِ الزُّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ وَعَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ وَشُعَيْبِ بْنِ حَبَّابٍ عَنْ أَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَعَبْدِ الْعَزِيزِ

(پانچویں سند) زبیر بن حرب، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، شعیب بن حباب، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (چھٹی سند) محمد بن رافع، یحییٰ بن آدم، عمر بن سعید، عبدالرزاق، سفیان، یونس بن عبید، شعیب بن حباب، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (۱) کو آزاد کیا، اور ان کی آزادی ہی ان کا مہر بنادیا، حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بواسطہ اپنے والد روایت کرتے ہیں کہ آپ نے حضرت صفیہ سے شادی کی، اور ان کا مہر ان کی آزادی کو بنایا۔

عَنْ أَنَسٍ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْعَبْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ أَنَسٍ ح وَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحِجَابِ عَنْ أَنَسٍ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ وَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ وَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَمِيصًا عَنْ سَفْيَانَ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحِجَابِ عَنْ أَنَسٍ كُلُّهُمْ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَعْتَقَ صَفِيَّةً وَ جَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا وَ فِي حَدِيثٍ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ نَزَّوْجَ صَفِيَّةً وَ أَصَدَقَهَا عِتْقَهَا *

(فائدہ) یہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت تھی، کہ بغیر مہر متعین کے آپ نے نکاح کر لیا، آپ نے بذات خود بہت سے مصالح کے پیش نظر حضرت صفیہ سے شادی کی۔

۱۰۰۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، خالد بن عبد اللہ، مطرف، عامر، ابی برد، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ۔ جو اپنی باندی کو آزاد کرے اور پھر اس سے شادی کرے تو اس کو دو گنا اجر ہے۔

۱۰۰۵۔ وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِي يَزِيدَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِي يُعْتِقُ جَارِيَتَهُ ثُمَّ يَنْزُوْجُهَا لَهُ أَجْرَانِ *

۱۰۰۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عفان، حماد بن سلمہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خبیر کے دن میں ابو طلحہ حماد و یف تھا، اور میرا قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم کو چھو جاتا تھا، سورج نکلے ہم خبیر جا نکلے، اس وقت ان لوگوں نے اپنے مونٹیاں باہر نکالے تھے، اور وہ لوگ اپنی نوکریاں، کدال، اور پھاوڑے لے کر نکلے تھے، کہنے لگے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی ہیں اور لنگر بھی ہے، آنحضرت صلی

۱۰۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ رَدَفَ أَبِي طَلْحَةَ يَوْمَ خَبَرَ وَقَدِمَ تَسْرُ قَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَتَيْنَاهُمْ حِينَ نَزَعَتِ الشَّمْسُ وَقَدْ أَحْرَجُوا مَوَاسِيَهُمْ وَخَرَجُوا بِفُؤُوسِهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ وَمُرُورِهِمْ فَقَالُوا مُحَمَّدٌ وَالْحَمِيسُ

(۱) حضرت صفیہ جس قبیلہ سے تعلق رکھتی تھیں اس کا سلسلہ نسب حضرت ہارون علیہ السلام تک پہنچتا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں واپس جانے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ کی زوجہ مطہرہ بن کر رہنے میں اختیار دیا تھا انہوں نے آپ کے پاس رہنے کو ترجیح دی۔

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خیر بر باد ہو گیا، ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں، تو ان کی صحیح بری ہو جاتی ہے، جن کو ذرا پایا جاتا ہے، بالآخر اللہ تعالیٰ نے انہیں شکست دے دی، حضرت وحیدؓ کے حصہ میں ایک خوبصورت باندی آئی، مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سات باندیوں کے عوض خرید لیا، اور ام سلیم کے سپرد کر دیا، کہ ام سلیم اسے بنا سوار کر تیار کر دیں۔ راوی بیان کرتے ہیں، کہ میرا گمان ہے کہ آپ نے اس لئے ان کے سپرد کر دیا، تاکہ ان کے گھر عدت پوری کریں، اور یہ باندی صفیہ بنت حکیم ہے، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ولیمہ میں چھوہارے، پنیر اور گھی کا کھانا تیار کیا، اور زمین پر کسی قدر گڑھے کھود کر چڑے کے دسترخوان ان میں بچھا کر خیر اور گھی ان میں بھرا گیا، اور سب نے خوب سیر ہو کر کھلایا، اور لوگ کہنے لگے، کہ ہم نہیں جانتے، کہ آپ نے ان سے شادی کی ہے یا انہیں ام ولد بنایا ہے، سب نے کہا، اگر حضور انہیں پرہیز کرائیں تو سمجھو آپ کی بیوی ہیں، اور اگر پردہ نہ کرائیں تو ام ولد ہیں، چنانچہ جب حضور نے سوار ہونے کا ارادہ کیا، تو ان کے لئے پردہ لگوا دیا، وہ اونٹ کے چھلے حصہ پر بیٹھ گئیں، جس سے سب نے پہچان لیا کہ آپ نے ان سے شادی کر لی ہے، جب سب مدینے کے قریب پہنچے، تو حضور نے اونٹنی دوڑانی شروع کر دی، اور ہم نے بھی تیز چلنا شروع کیا، حضور کی عصا اونٹنی نے خوک کھائی، آپ گر پڑے اور حضرت صفیہ بھی گریں، چنانچہ آپ اٹھے اور ان سے پردہ کر لیا، عورتیں دیکھنے لگیں، اور کہنے لگیں، اللہ تعالیٰ یہودیہ کو دور کرے، راوی کہتے ہیں کہ میں نے کہا، اسے ابو حزرہ کیا حضور گر پڑے، انہوں نے کہا ہاں ا خدا کی قسم آپ گر پڑے، اس کہتے ہیں، میں حضرت زینب کے ولیمہ میں حاضر تھا، اور آپ نے لوگوں کو روٹی اور گوشت سے سیر کر دیا تھا، اور مجھے بھیجتے تھے، کہ میں لوگوں کو بلا لاؤں، جب آپ فارغ ہوئے، تو اٹھ کھڑے ہوئے، میں بھی پیچھے پیچھے ہو لیا،

قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَبْتُ حَبِيرُ إِنَّا إِذَا لَزَمْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ (فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ) قَالَ وَهَزَمَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَوَفَّعَتْ فِي سَنِهِمْ دَحِيَّةَ جَارِيَّةٍ جَمِيلَةٍ فَأَشْرَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعَةِ أَرُؤُسٍ ثُمَّ دَفَعَهَا إِلَى أُمِّ سُلَيْمٍ تَصْنَعُهَا لَهُ وَتَهَيِّئُهَا قَالَ وَأَحْبَبُهَا قَالَ وَتَعْتَدُ فِي بَيْتِهَا وَهِيَ صَيِّغَةٌ بِنْتُ حَبِيٍّ قَالَ وَحَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَتْهَا النَّسْرُ وَالْأَيْطُ وَالسَّمْنُ فَجَصَبَ الْأَرْضَ أَفَاحِيصَ وَحِيءٍ بِالْأَنْطَاعِ فَوُصِفَتْ فِيهَا وَحِيءٌ بِالْأَيْطِ وَالسَّمْنِ فَشَبَّعَ النَّاسُ قَالَ وَقَالَ النَّاسُ لَا نَدْرِي أَتَزَوَّجُهَا أَمْ اتَّحَدَهَا أَمْ وَلَدَ فَالَوْا إِنْ حَبَّبَهَا فِيهِ أَمْرَانَهُ وَإِنْ لَمْ يَحَبِّبْهَا فِيهِ أَمْ وَلَدَ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَبَ حَبَّبَهَا فَقَعَدَتْ عَلَى عَمْرِ الْقَبِيرِ فَعَرَفُوا أَنَّهُ قَدْ تَزَوَّجَهَا فَلَمَّا دَنَوْا مِنَ الْمَدِينَةِ دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَفَعْنَا قَالَ فَعَثَرَتِ الْهَافَةُ الْعُضْبَاءُ وَنَذَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَذَرَتْ فَفَاقَمَ فَسَنَرَهَا وَقَدْ أَشْرَفَتِ النِّسَاءُ فَقُلْنَ أَبْعَدَ اللَّهُ الْيَهُودِيَّةَ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا حَزْمَةَ أَوْفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِي وَاللَّهِ لَقَدْ وَقَعَ قَالَ أَنَسٌ وَشَهِدْتُ وَلَيْمَةً زَيْنَبَ فَأَشَبَّعَ النَّاسَ حَبِيرًا وَلَحْمًا وَكَانَ يَنْحَبِي فَأَدْعُو النَّاسَ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ وَتَبِعْتُهُ فَتَحَلَّفَ رَجُلَانِ اسْتَأْنَسَ بِهِمَا الْحَدِيثُ لَمْ يَخْرُجَا فَجَعَلَ يَمُرُّ عَلَى نِسَائِهِ فَيَسْلُمُ عَلَى كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ سَلَامًا عَلَيْكُمْ كَيْفَ أَنتُمْ يَا أَهْلَ الْاَيْتِسِ فَيَقُولُونَ

بَحِيرَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ وَحَدَّثَتْ أَهْلُكَ
فَيَقُولُ بَحِيرٌ فَلَمَّا فَرَغَ رَجَعَ وَرَحَعَتْ مَعَهُ
فَلَمَّا بَلَغَ الْبَابَ إِذَا هُوَ بِالرَّجُلَيْنِ قَدْ اسْتَأْنَسَ
بِهِمَا الْحَدِيثُ فَلَمَّا رَأَاهُ قَدْ رَجَعَ قَامَا
فَمَحَرَجَا مَوْلَاهُ مَا أَذْرِي أَنَا أَخْبَرْتُهُ أَمْ أَنْزَلَ
عَلَيْهِ الْوَحْيُ بِأَنَّهُمَا قَدْ حَرَجَا فَرَجَعَ وَرَحَعَتْ
مَعَهُ فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي أَسْكَنِ الْبَابِ أَرْخَى
الْحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى هَذِهِ
الْآيَةُ (لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ
لَكُمْ) الْآيَةُ *

کھانے کے بعد دو آدمی بیٹھے باتیں کر رہے تھے، کاشانہ نبوت
سے باہر نہیں گئے، آپ اپنی ازواج کے پاس تشریف لے گئے،
اور جس بیوی کے پاس سے گزرتے، اسے سلام کرتے اور
فرماتے السلام علیکم، گھر والو تمہارا کیا حال ہے، اہل خانہ کہتے یا
رسول اللہ ہم بھڑ ہیں، آپ نے اپنی بیوی کو کیسا پایا، آپ
فرماتے اچھی ہے، جب آپ سب کی خیریت دریافت کرنے
سے فارغ ہو کر لوٹے تو میں بھی آپ کے ساتھ واپس ہوا،
جب دروازہ پر پہنچے تو دیکھا کہ وہ دونوں شخص باتوں میں
مصروف ہیں، جب انہوں نے دیکھا کہ آپ لوٹ آئے ہیں،
کھڑے ہو گئے اور باہر نکلے، بخدا مجھے یاد نہیں رہا، کہ میں نے
ان کے چلے جانے کی خبر دی یا آپ پر وحی نازل ہوئی، کہ وہ چلے
گئے، بالآخر حضور اقدس واپس آئے اور میں بھی آپ کے
ساتھ واپس آیا، جب آپ نے دروازہ کی چوکھٹ پر قدم رکھا تو
میرے اور اپنے درمیان پر وہ چھوڑ دیا، تب اللہ نے یہ آیت
نازل فرمائی، "لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ"۔

۱۰۰۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، شاہد، سلیمان، طاہر، انس رضی اللہ
تعالیٰ عنہ (دوسری سند) عبد اللہ بن ہاشم بن حیان، بہزہ،
سلیمان بن مغیرہ، طاہر، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
کرتے ہیں کہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت وحیدہ
کے حصہ میں آئی تھیں، اور لوگ ان کی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے سامنے تعریف کرنے لگے کہ ہم نے قیدیوں میں
ایسی عورت نہیں دیکھی، آنحضرت نے وحیدہ کو بلا بھیجا، اور
انہوں نے جو عوض مانگا، وہ حضرت وحیدہ کو دے دیا، اور حضرت
صفیہ کو میری والدہ کے حوالے کر کے فرمایا، کہ اسے بنا سنوار
کر درست کر دو، اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیر
سے روائہ ہوئے، یہاں تک کہ خیر پس پشت رہ گیا، تو آپ
اترے، اور حضرت صفیہ کے واسطے ایک خیمہ گلوایا، صبح ہو
جانے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جس

۱۰۰۷۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
حَدَّثَنَا شَيْبَانَةُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ
أَنْسِ ح وَ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ بْنُ
حِيَّانٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا بِهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ
الْمُعِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا أَنْسٌ قَالَ صَارَتْ
صَفِيَّةٌ لِدُخْيَةٍ فِي مَقْسَبِهِ وَجَعَلُوا يَمْدَحُونَهَا
عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
وَيَقُولُونَ مَا رَأَيْنَا فِي السَّيِّئِ مِثْلَهَا قَالَ فَبَعَثَ
إِلَى دُخْيَةٍ فَأَعْطَاهَا بِهَا مَا أَرَادَ ثُمَّ دَفَعَهَا إِلَى
أُمِّي فَقَالَ أَصْلِحِيهَا قَالَ ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْمِهِ حَتَّى إِذَا
جَعَلَهَا فِي ظَهْرِهِ نَزَلَ ثُمَّ ضَرَبَ عَلَيْهَا الْقَبَّةَ
فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

کے پاس بچا ہوا کھانے پینے کا سامان ہو وہ ہمارے پاس لے آئے، حسبِ اہکم بعض معضرات بچے ہوئے چھوڑے لائے اور بعض بچے ہوئے ستوے کے حاضر ہوئے، سب نے مل کر حبس کا ایک ذمہ لگا دیا، اور سب نے مل کر وہی حبس کھایا، اور بازو میں بارش کے پانی کے جو حوض بھرے تھے، ان میں سے پینے لگے، اُس بیان کرتے ہیں کہ یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ولیمہ تھا، حضرت صفیہؓ کی شادی پر، بیان کرتے ہیں، کہ پھر ہم چلے یہاں تک کہ مدینہ منورہ کی دیواریں نظر آنے لگیں، اور ہم اس کے مشتاق ہوئے، تو ہم نے اپنی سواریاں دوڑائیں، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری نے ٹھوکر کھائی، اور آپ بھی اور حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا گر پڑیں، اور کوئی بھی آدمی اس وقت نہ آپ کی طرف دیکھتا تھا، اور نہ حضرت صفیہؓ کی جانب، یہاں تک کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے نہ ہو گئے، پھر آپ نے حضرت صفیہ سے پردہ کر لیا، تو ہم حاضر خدمت ہوئے، آپ نے فرمایا کہ ہمیں کوئی تکلیف نہیں پہنچی ہے، الغرض ہم مدینہ منورہ میں داخل ہوئے، اور امہات المؤمنین میں سے جو کم سن تھیں، وہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھنے لگیں، اور ان کے گرنے پر انہیں طعن و ملامت کرنے لگیں۔

باب (۱۴۳) حضرت زینبؓ کا نکاح، اور نزول حجاب اور ولیمہ کا بیان!

۱۰۰۸۔ محمد بن حاتم بن میمون، ہمزہ (دوسری سند) محمد بن رافع، ابو انضر ہاشم بن قاسم، سلیمان بن مغیرہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے (یہ حدیث ہمزہ راوی کی ہے) کہ جب حضرت زینبؓ کی عدت پوری ہو گئی، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زیدؓ سے ارشاد فرمایا، کہ ان سے میرا ذکر کرو، چنانچہ حضرت زیدؓ گئے، اور ان کے پاس پہنچے، اور وہ اپنے

وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ فَصَلَّ زَادَ فَلْيَأْتِنَا بِهِ قَالَ فَحَقَلَ الرَّجُلُ يَحْيَىٰ بِفَضْلِ النَّعْمِ وَفَضْلِ السَّوْبِقِ حَتَّى جَعَلُوا مِنْ ذَلِكَ سَوَادًا حَبَسُوا فَحَقَلُوا بِأَكْلُونِ مِنْ ذَلِكَ الْحَبْسِ وَيَتَضَرَّثُونَ مِنْ حِيَاظِ إِلَى حَبِيبِهِمْ مِنْ مَاءِ السَّمَاءِ قَالَ فَقَالَ أَنَسُ فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيمَةً رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا قَالَ فَانْطَلَقْنَا حَتَّى إِذَا رَأَيْنَا حُدُورَ الْمَدِينَةِ هَبِشْنَا إِلَيْهَا فَرَفَعْنَا مَطْبِنًا وَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطْبِنَهُ قَالَ وَصَفِيَّةُ حَلَفَتْ قَدْ أَرَدْنَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَغَضَرَتْ مَطْبِيَّةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصُرْعَ وَصُرْعَتْ قَالَ فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَلَا إِلَيْهَا حَتَّى قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَرَّهَا قَالَ فَأَتَيْنَاهُ فَقَالَ لَمْ نُضَرَّ قَالَ فَدَحَلْنَا الْمَدِينَةَ فَخَرَجَ حَوَارِي نِسَائِهِ يَتَرَاءَيْنَهَا وَيَتَشَمَّنْنَ بِصُرْعَتِهَا *

(۱۴۳) بَاب زَوَاجِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَنَزُولِ الْحِجَابِ وَإِيَابِ وَلِيمَةِ الْعُرْسِ *

۱۰۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا يَهُزَّحُ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو النُّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُعِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ وَهَذَا حَدِيثٌ يَهُزَّحُ قَالَ لَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتُ زَيْنَبَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَزَيْنَبَ

فَذَكَرَهَا عَلَيَّ قَالَ فَاَنْطَلَقَ رَيْدٌ حَتَّى اَنَاهَا
وَهِيَ تُحَمَّرُ عَجِينَهَا قَالَ فَلَمَّا رَأَيْتُهَا غَطَمْتُ
فِي صَدْرِي حَتَّى مَا اسْتَطِيعُ اَنْ اَنْظُرَ اِلَيْهَا اَنْ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَهَا
فَوَلَّيْتُهَا طَهْرِي وَنَكَصْتُ عَلَى عَقْبِي فَقُلْتُ يَا
رَيْدُ اُرْسِلْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَذْكُرْكَ قَالَتْ مَا اَنَا بِصَابِعَةٍ شَيْئًا حَتَّى اُوَامِرَ
رَبِّي فَقَامَتْ اِلَى مَسْجِدِهَا وَنَزَلَ الْقُرْآنُ وَجَاءَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا
بَعِيرٌ اِذْ قَالَ فَقَالَ وَلَقَدْ رَأَيْتُ اَنْ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اطْعَمَنَا الْحَبْزَ وَاللَّحْمَ
حِينَ امْتَدَّ النَّهَارُ فَحَرَّحَ النَّاسُ وَتَفَيَّ رَجُلًا
يَتَحَدَّثُونَ فِي الْبَيْتِ بَعْدَ الطَّعَامِ فَحَرَّحَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاتَّبَعْتُهُ فَجَعَلَ يَتَّبِعُ
حُحْرَ نِسَائِهِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِنَّ وَيَقُلْنَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
كَيْفَ وَحَدَّثَتْ اَهْلَكَ قَالَ فَمَا اُدْرِي اَنَا
اُخْبِرْتُهُ اَنْ الْقَوْمَ قَدْ سَخَرُوا اَوْ اُخْبِرْتَنِي قَالَ
فَاَنْطَلَقَ حَتَّى دَخَلَ الْبَيْتَ فَذَهَبَتْ اَدْخُلُ مَعَهُ
فَاتَّقَى السَّرَّ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَنَزَلَ الْحِجَابُ قَالَ
وَوُعِظَ الْقَوْمُ سَمًا وَعُظُوا بِهِ زَادَ اِنْ رَافِعٌ فِي
حَدِيثِهِ (لَا تَدْخُلُوا بَيْتَ النَّبِيِّ اِلَّا اَنْ يُؤْذَنَ
لَكُمْ اِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَافِلَيْنِ اِنَّهُ) اِلَى قَوْلِهِ
(وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ) "

آنے کا غیر کر رہی تھیں، رید بیان کرتے ہیں، کہ جب میں نے
انہیں دیکھا، تو میرے دل میں ان کی بڑائی اس قدر آئی کہ میں
ان کی طرف نظر نہ کر سکا، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے ان کا ذکر کیا تھا، غرضیکہ میں نے اپنی پشت پھیری، اور
ایہیوں کے بل لونا، پھر عرض کیا، کہ اسے زینب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو پیغام بھیجا ہے، اور حضور صلی اللہ
علیہ وسلم آپ کو یاد کرتے ہیں، وہ بولیں کہ جب تک میں اپنے
پروردگار سے مشورہ نہیں لے لیتی کوئی کام نہیں کرتی، اور وہ اسی
وقت اپنی نماز کی جگہ پر کھڑی ہو گئیں، قرآن کریم نازل ہوا، اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس بغیر ان کے داخل
ہو گئے، راوی بیان کرتے ہیں، ہم نے دیکھا کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے ہمیں روٹی اور گوشت خوب کھلایا، یہاں تک
کہ دن چڑھ گیا، اور لوگ کھانے پر باہر چلے گئے، اور کئی آدمی
کھانے کے بعد گھر میں باقیں کرتے ہوئے رہ گئے، اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نکلے، اور میں بھی آپ کے ساتھ
تھا، اور آپ ازواج مطہرات کے حجروں پر تشریف لے جاتے
تھے اور انہیں سلام کرتے تھے، اور وہ عرض کرتیں کہ یاد رسول
اللہ! آپ نے اپنی بیوی کو کیسا پایا؟ راوی بیان کرتے ہیں، کہ مجھے
یاد نہیں، کہ میں نے آپ کو خبر دی یا آپ نے مجھے خبر دی، کہ وہ
لوگ چلے گئے، پھر آپ تشریف لے گئے، حتیٰ کہ گھر میں داخل
ہوئے، اور میں بھی آپ کے ساتھ داخل ہونے لگا، مگر آپ
نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال دیا، اور پردہ کا حکم نازل
ہو گیا، اور لوگوں کو جو نصیحت کرنی تھی، کی گئی، امین رافع نے اپنی
روایت میں یہ نپا دی بیان کی ہے کہ "لَا تَدْخُلُوا" سے "لَا
يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ" تک آیت نازل ہوئی (یعنی نبی کے گھروں
میں داخل نہ ہو، مگر جب کہ تمہیں کھانے کی اجازت دی جائے،
آخر میں فرمایا، اللہ حق بات سے نہیں شرماتا۔

(قائد) امام المومنین حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح اللہ رب العزت نے آسمانوں پر پردہ اوار جبریل امین اس کی خبر لائے، جیسا کہ ارشاد فرمایا، رو چنکھا لکھی لا یكون الخ، اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس عہم کے نازل ہوتے ہی حضرت زینب کے پاس تشریف لے گئے، اور نیز اس حدیث سے ولیمہ بھی ثابت ہوا کہ یہ سنت ہے، صاحب روایت نے اس کی تصریح کی ہے، اور پردہ عجم الہی ہر ایک مسلمان عورت پر فرض اور ضروری ہے، اس پر متعدد آیات کلام اللہ شریف اور بکثرت احادیث نبویہ شہاد ہیں، چنانچہ بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ترمذی، مستدرک حاکم، طبرانی اور بیہقی وغیرہ میں اس حکم کی احادیث موجود ہیں، جن کی تفصیل کی اس مقام پر محتاج نہیں، اور اس کے علاوہ روایات بالا خود فریث پر وہ پر شہاد ہیں، اور امام بخاری نے سورہ احزاب کی تفسیر میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے، جس سے فریث پر وہ ثابت ہوتی ہے، بس جسے اللہ تعالیٰ ہدایت اور توفیق عطا فرمائے، اس کیلئے اتنا ہی کافی ہے۔

۱۰۰۹۔ ابو الریح زہرائی اور ابو کامل فضیل بن حسین اور قتیبہ، حماد بن زید، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت میں ہے، کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، بیان کرتے تھے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب کے نکاح پر جیسا ولیمہ کیا، ایسا کسی بیوی کے نکاح پر ولیمہ نہیں کیا، حضور نے ایک بکری ذبح کی تھی۔

۱۰۱۰۔ محمد بن عمرو بن عباد بن جبلة، بن ابی رواد، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عبد العزیز بن صہیب، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بڑھ کر اور عمدہ اپنی ازواج مطہرات میں سے کسی کا بھی ولیمہ نہیں کیا، ثابت بنانی (راوی حدیث) نے دریافت کیا، کہ ولیمہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا چیز کھلائی تھی، انہوں نے فرمایا لوگوں کو روٹی اور گوشت اتا کھلایا، کہ انہوں نے خود کھانا چھوڑ دیا۔

۱۰۱۱۔ یحییٰ بن حبیب حارثی اور عاصم بن غفر تمیمی اور محمد بن عبد الاعلیٰ، معمر بن سلیمان بواسطہ والد، ابو مجاز، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا، تو لوگوں کو بڑا

۱۰۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الرَّهْرَانِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ نَاسٍ عَنْ أَنَسٍ وَهِيَ رَوَايَةٌ أَبِي كَامِلٍ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَمَ عَلَى امْرَأَةٍ وَقَالَ أَبُو كَامِلٍ عَلَى مَنِيٍّ مِنْ بَنَاتِهِ مَا أَوْلَمَ عَلَى زَيْنَبَ فَإِنَّهُ ذَبَحَ شَاةً

۱۰۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ عَبَادِ بْنِ جَلَّةَ بْنِ أَبِي رَوَادٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صَهْبَبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ مَا أَوْلَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ بَنَاتِهِ أَكْثَرَ أَوْ أَفْضَلَ مِنَّا أَوْلَمَ عَلَى زَيْنَبَ فَقَالَ نَاسٌ الْبَنَاتِيُّ بِنَا أَوْلَمَ قَالَ أَطْعَمَهُمْ خُبْزًا وَلَحْمًا حَتَّى تَرَكُوهُ

۱۰۱۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ وَعَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّمِيمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى كُلُّهُمْ عَنْ مُعْتَمِرٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ مُثَلِّمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو مِحْزَلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا

کر کھانا کھلایا، اس کے بعد بیٹھ کر وہ باتیں کرنے لگے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اٹھنے کے لئے کچھ کسمائے، مگر پھر بھی وہ لوگ نہیں اٹھے، جب آپ نے یہ دیکھا تو آپ کھڑے ہو گئے، اور ان لوگوں میں سے بھی کچھ اور حضرات کھڑے ہو گئے، عاصم اور عبدالاعلیٰ نے اپنی روایت میں یہ زیادتی بیان کی ہے کہ تین آدمی ان میں سے بیٹھے رہے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، تاکہ اندر جائیں، تو وہ لوگ بیٹھے تھے، پھر وہ لوگ کھڑے ہوئے اور چلے گئے اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آکر اطلاع دی، کہ وہ لوگ چلے گئے، آپ تشریف لائے، اور گھر میں داخل ہو گئے، میں بھی آپ کے ساتھ جانے لگا، آپ نے اپنے اور میرے درمیان پردہ ڈال دیا، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، اے ایمان والو، نبی کے گھروں میں مت داخل ہو، مگر جب جنہیں کھانے کی اجازت ملے، اور اس کے کچنے کا انتظار نہ کرتے رہو، آخر آیت تک۔

۱۰۱۲۔ عمرو بن قنعد، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح، ابن شہاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حجاب (پردہ) کے متعلق سب لوگوں سے زیادہ واقف ہوں، اور حضرت ابی بن کعبؓ بھی مجھ سے دریافت کیا کرتے تھے، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینبؓ کے دولہا بنے ہوئے صبح کی، اور آپ نے ان سے مدینہ منورہ میں نکاح کیا تھا، اور دن چڑھ جانے کے بعد لوگوں کو کھانے کے لئے بلایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی بیٹھے اور آپ کے ساتھ کچھ اور حضرات بھی بیٹھے رہے، اس کے بعد کہ سب لوگ جا چکے تھے، یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے، آپ چلے تو میں بھی آپ کے ساتھ چلا، حتیٰ کہ حضرت عائشہؓ کے حجرے کے دروازے پر پہنچے، پھر خیال کیا کہ لوگ چلے گئے

نَزَّوَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ ذَعَا الْقَوْمَ فَطَلَعُوا ثُمَّ خَلَسُوا يَتَحَدَّثُونَ قَالَ فَاحْذَرُوا كَأَنَّهُ بَنِيهَا لِلْفَيْمِ فَلَمْ يَقُومُوا فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَامَ فَلَمَّا قَامَ قَامَ مِنْ قَامٍ مِنَ الْقَوْمِ زَادَ عَاصِمٌ وَابْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى يَحْدِثُهَا قَالَ فَقَعَدَ ثَلَاثَةً وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَدْخُلَ فَإِذَا الْقَوْمُ جُلُوسٌ ثُمَّ إِنَّهُمْ قَامُوا فَانْطَلَفُوا قَالَ فَجَحَّتْ فَأَحْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدِ انْطَلَفُوا قَالَ فَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ فَدَعَبْتُ أَدْخُلُ فَأَلْقَى الْحِجَابَ فَنَظَرْتُ وَبَيَّنَّهُ قَالَ وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرِ نَاطِرِينَ إِنَّهُ إِلَى قَوْلِهِ بِإِذْنِ اللَّهِ عَظِيمًا) *

۱۰۱۲۔ وَحَدَّثَنِي عَمْرُو الْبَاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ إِنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ النَّاسَ بِالْحِجَابِ لَقَدْ كَانَ أَبِي بْنُ كَعْبٍ يَسْأَلُنِي عَنْهُ قَالَ أَنَسُ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوسًا بِزَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ قَالَ وَكَانَ نَزَّوَجَهَا بِالْمَدِينَةِ فَذَعَا النَّاسَ لِلطَّعَامِ بَعْدَ ارْتِفَاعِ النَّهَارِ فَخَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ وَجَلَسَ مَعَهُ رَجَالٌ بَعْدَ مَا قَامَ الْقَوْمُ حَتَّى قَامَ رَسُولُ اللَّهِ فَمَشَى فَمَشَتْ مَعَهُ حَتَّى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ ثُمَّ ظَنَّ أَنَّهُمْ قَدْ خَرَجُوا فَرَجَعَ وَرَجَعَتْ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ مَكَانَهُمْ فَرَجَعَ فَرَجَعْتُ الثَّانِيَةَ حَتَّى

ہوں گے، چنانچہ آپ لوٹے اور میں بھی آپ کے ساتھ لوٹا، دیکھتے کیا ہیں کہ وہ حضرات اپنی ہی جگہ پر بیٹھے ہیں، آپ پھر لوٹے اور میں بھی دوبارہ آپ کے ساتھ لوٹا، حتیٰ کہ حضرت عائشہ کے حجرہ تک پہنچے، آپ پھر لوٹے اور میں بھی آپ کے ساتھ لوٹا، دیکھا تو وہ لوگ جا چکے تھے، آپ نے میرے اور اپنے درمیان پر دو ڈال دیا اور آیت حجاب نازل ہوئی۔

(فائدہ) سبحان اللہ یہ آپ کے کمال اخلاق تھے، کہ اتنی تکلیف برداشت کی مگر زبانِ اقدس سے اب تک نہ فرمایا، اس تکلیف کا احساس اللہ رب العزت نے فرما کر اپنا حکم نازل فرمایا۔

۱۰۱۳۔ قتیبہ بن سعید، جعفر بن سلیمان، جعد ابی عثمان، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے نکاح کیا، اور اپنی زوجہ مطہرہ کے پاس تشریف لے گئے، میری والدہ ام سلیم نے جو لمبیہ تیار کیا، اور اسے ایک طباق میں رکھ کر کہا، کہ انسؓ اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جا، اور جا کر عرض کر یہ میری ماں نے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے اور سلام عرض کیا ہے، اور عرض کرتی ہیں، کہ یا رسول اللہ یہ آپ کی خدمت میں ہماری جانب سے بہت تھوڑا ہی ہے، فرماتے ہیں کہ میں کھانا لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور میں نے کہا کہ میری والدہ آپ کو سلام کہتی ہیں اور عرض کرتی ہیں کہ یہ آپ کی خدمت میں ہماری طرف سے بہت تھوڑا ہی ہے، آپ نے فرمایا، رکھ دو، اور جاؤ فلاں فلاں حضرات کو، اور جو تمہیں مل جائیں، چند حضرات کا نام لیا، انہیں بلا لاؤ، سو جن کا آپ نے نام لیا تھا، میں ان کو بلا لایا جو مجھے مل گیا، میں نے انسؓ سے پوچھا، کہ کتنی تعداد تھی، فرمایا تین سو کے بقدر، اس کے بعد آنحضرت نے مجھ سے فرمایا، انسؓ وہ طباق لے آؤ، اور وہ لوگ اندر گئے، حتیٰ کہ صفہ اور حجرہ بھر گیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، دس دس آدمی حلقہ بناتے جائیں، اور ہر ایک آدمی اپنے سامنے سے کھائے، چنانچہ ان لوگوں نے اتنا کھایا کہ سیر ہو گئے، اور

نَلَعُ حُحْرَةً غَالِيَةً فَرَجَعَ فَرَجَعَتْ فَإِذَا هُمْ قَدْ قَامُوا فَصَرَّتْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ بِالسُّرْرِ وَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ الْحِجَابِ *

۱۰۱۳۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ الْحَفْظِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَخَلَ بِأَهْلِيهِ قَالَ قَصَصْتُ أُمِّي أُمَّ سَلَمَةَ حَتَّى فَحَفَلَتْهُ فِي تَوْرٍ فَقَالَتْ يَا أَنَسُ اذْهَبْ بِهَذَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْ نَعْتُ بِهَذَا إِلَيْكَ أُمِّي وَهِيَ تُفَرِّئُكَ السَّلَامَ وَتَقُولُ إِنَّ هَذَا لَكَ مِنَّا قَلِيلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ أُمِّي تُفَرِّئُكَ السَّلَامَ وَتَقُولُ إِنَّ هَذَا لَكَ مِنَّا قَلِيلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ضَعْفُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَأَدْعُ لِي قُلَانًا وَقُلَانًا وَقُلَانًا وَمَنْ لَقَيْتَ وَسْئِي رَجُلًا قَالَ فَذَعَعْتُ مَنْ سَمِعَ وَمَنْ لَقَيْتُ قَالَ قُلْتُ لِأَنِّي عَذَذْتُكُمْ كَمَا كَانُوا قَالَ رُحَاءَ ثَلَاثَ مِائَةٍ وَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَنَسُ هَاتِ التَّوْرَ قَالَ فَذَخَلُوا حَتَّى امْتَلَأَتِ الصَّفَةُ وَالْحُحْرَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَتَخَلَّفَنَّ عَشْرَةُ عَشْرَةَ وَلْيَأْكُلْ كُلُّ إِنْسَانٍ مِمَّا يَلِيهِ قَالَ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا قَالَ فَحَرَّحْتُ طَائِفَةً وَذَخَلْتُ طَائِفَةً حَتَّى

ایک گروہ کھانا کھاتا تھا تو دوسرا آجاتا تھا، حتیٰ کہ سب لوگ کھا چکے تو مجھ سے فرمایا، انس! اس طباق کو اٹھاؤ، میں نے اس برتن کو اٹھایا، تو پتہ نہیں چلتا تھا کہ جب میں نے رکھا تھا تب اس میں کھانا زیادہ تھا یا جب اٹھایا اس وقت زیادہ تھا، اور بعض حضرات نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان میں بیٹھ کر باتیں کرنا شروع کر دیں، اور حضور بھی تشریف فرما تھے، اور آپ کی زوجہ مطہرہ دیوار کی طرف پشت کئے ہوئے بیٹھی تھیں، اور ان حضرات کا بیٹھنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر گراں تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے، اور اپنی ازواج مطہرات کو سلام کیا، اور پھر لوٹ آئے، جب ان لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ لوٹ آئے ہیں، تو سمجھے کہ آپ پر ہمارا بیٹھنا گراں ہے، جلدی کے ساتھ سب دروازہ کی طرف چلے گئے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، اور یہ آیتیں نازل ہوئیں، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باہر تشریف لا کر انہیں لوگوں کے سامنے بڑھا دے ایماندار و انبی کے گھروں میں مت داخل ہو، مگر یہ کہ تمہیں اجازت دی جائے، نہ کھانے کے پکینے کا انتظار کرنے والے ہو، لیکن جب بلائے جاؤ تو اندر آؤ، اور جب کھانا کھا چکو تو نکل جاؤ، باتوں میں مشغول نہ ہو جاؤ، کیونکہ اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف ہوتی ہے، آخر آیت تک، جہد راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس نے فرمایا، سب سے پہلے یہ آیتیں میں نے سنی ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات پردہ میں رہنے لگیں۔

(فائدہ) اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا معجزہ مذکور ہے، کہ ایک دو آدمیوں کے کھانے میں تین صد آدمی سر ہو گئے۔

۱۰۱۳۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ابو عثمان، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح فرمایا، تو ام سلیم نے ایک حجر کے برتن میں آپ کے لئے لمبیدہ دہیہ میں بیجھا، حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی

أَكَلُوا كُلُّهُمْ فَقَالَ لِي يَا أَنَسُ ارْفَعْ قَالَ فَرَفَعْتُ فَمَا أَذْرِي حِينَ وَصَعْتُ كَانَ أَكْثَرُ أَمْ حِينَ رَفَعْتُ قَالَ وَحَلَسَ طَوَائِفُ مِنْهُمْ يَتَخَذَتُونَ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَالِسٌ وَزَوْجَتُهُ مُؤْتِيَةٌ وَحُجَّتُهَا إِلَى الْخَائِطِ فَتَقَلُّوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَسَاتِينِهِ ثُمَّ رَخَعَ فَمَتَا رَأَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَرَعَهُ طُؤًا أَنَّهُمْ فَذَرَعُوا فَقَالُوا عَلَيْهِ قَالَ فَانْتَدَرُوا النَّابَ فَحَرَجُوا كُلُّهُمْ وَحَاءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَرَحَى السُّتْرَ وَدَحَلَ وَأَنَا جَالِسٌ فِي الْحُجْرَةِ فَلَمَّ بَلْبَيْتٌ إِلَّا نَسِيمًا حَتَّى عَرَجَ عَلَيَّ وَأَنْزَلْتُ هَذِهِ الْآيَةَ فَحَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَرَأَهُمْ عَلَى النَّاسِ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاطِلِينَ إِنَاءَهُ وَلَكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَبِرُوا وَلَا مُسْتَأْذِنِينَ خَدِيبَ إِنَّ ذَلِكَ كُنْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ الْحَفَظُ قَالَ أَنَسُ نُنْ مَالِكٍ أَنَا أَخَذْتُ النَّاسَ عَهْدًا بِهَذِهِ الْآيَاتِ وَحُجَّتِ بِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

(فائدہ) اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا معجزہ مذکور ہے، کہ ایک دو آدمیوں کے کھانے میں تین صد آدمی سر ہو گئے۔

۱۰۱۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَّوَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْبَتْ أَهْدَتْ لَهُ أُمُّ سَلِيمٍ حَيْثَا فِي نَوْرٍ مِنْ جِمَارَةٍ فَقَالَ أَنَسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، جاؤ اور مسلمانوں میں سے جو تمہیں مل جائے اسے بلا لاؤ، چنانچہ جو مجھے ملا، میں اسے بلا لایا، وہ سب داخل ہونے لگے، اور کھانے لگے، اور نکلنے جاتے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک کھانے پر رکھا، اور اس میں دعا کی اور جو منظور خدا تھا، وہ پڑھا اور مجھے بھی جو ملا، میں نے کسی کو نہیں چھوڑا، ضرور بلا لایا، یہاں تک کہ سب نے کھایا، اور سب سیر ہو کر چلے گئے اور ایک جماعت ان میں سے بیٹھی رہی اور بہت لمبی قیام شروع کر دیں، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انہیں کچھ فرمانے سے شرم رہے تھے، چنانچہ آپ باہر تشریف لے آئے، اور انہیں مکان میں ہی چھوڑ دیا، جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل فرمائیں، اے ایمان والو! انہی کے گھروں میں (بن بلائے) مت جایا کرو مگر جس وقت تمہیں کھانے کی اجازت دی جائے، ایسے طور پر کہ اس کی تیاری کے منتظر نہ ہو، لیکن جب تم کو بلا لیا جائے (کہ کھانا تیار ہے) تب جایا کرو، پھر کھانا کھا چکو تو اٹھ کر چلے جایا کرو، آخر آیت تک۔

باب (۱۳۴) قبول دعوت کا حکم!

۱۰۱۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جب تم میں سے کسی کو ولیمہ میں بلا لیا جائے تو ضرور جائے۔

۱۰۱۶۔ محمد بن ثنی، خالد بن حارث، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا، کہ جب کوئی تم میں سے کسی کو ولیمہ پر بلائے تو جانا چاہئے، خالد بیان کرتے ہیں، کہ عبید اللہ اس سے ولیمہ نکاح مراد لیتے ہیں۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ فَادْعُ لِيْ مَنْ لَقِيتَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَدَعَوْتُ لَهُ مَنْ لَقِيتُ فَحَفَلُوا يَدْخُلُونَ عَلَيْهِ فَيَأْكُلُونَ وَيَخْرُجُونَ وَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى الطَّعَامِ فَدَعَا فِيهِ وَقَالَ فِيهِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ وَلَمْ أَذْغْ أَحَدًا لَقِيْتُهُ إِلَّا دَعَوْتُهُ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا وَخَرَجُوا وَبَقِيَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَأَطَالُوا عَلَيْهِ الْحَدِيثَ فَحَفَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسُحْبِي مِنْهُمْ أَنْ يَقُولَ لَهُمْ شَيْئًا فَخَرَجَ وَتَرَكَهُمْ فِي الْبَيْتِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاطِرِينَ إِنَّهُ قَالَ مُنَادٍ غَيْرُ مُنَحْنِيْنَ طَعَامًا) وَلَكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا) حَتَّى تَلْغَ (ذَلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ) *

(۱۴۴) بَابُ الْأَمْرِ بِالْحَابَةِ الدَّاعِي إِلَى دَعْوَةٍ *

۱۰۱۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيَأْتِهَا *

۱۰۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا حَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيَحْبِ قَالَ حَالِدٌ فَإِذَا دُعِيَ اللَّهُ يَنْزِلُهُ عَلَى الْعُرْسِ *

۱۰۱۷۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم سے کسی کو شادی کے ولیمہ کی دعوت دی جائے تو ضرور قبول کرے۔

۱۰۱۸۔ ابوالرائح، ابوالکامل، حماد، ایوب (دوسری سند) قتیبہ، حماد، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب دعوت میں بلائے جاؤ تو آؤ۔

۱۰۱۹۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی دعوت کرے تو ضرور قبول کرے، خواہ شادی کی ہو یا کسی اور چیز کی۔

۱۰۲۰۔ اسحاق بن منصور، عیسیٰ بن منذر، بقیہ، زبیدی، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جس کسی کی شادی یا اور کسی چیز کی دعوت کی جائے، تو اسے قبول کرے۔

۱۰۲۱۔ حمید بن مسعود، ہاشمی، بشر بن مفضل، اسماعیل بن امیہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ اگر دعوت دی جائے تو دعوت میں جاؤ۔

۱۰۲۲۔ ہارون بن عبد اللہ، حجاج بن محمد، ابن جریج، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ اگر تمہاری دعوت کی جائے تو قبول کرو، اور حضرت ابن عمرؓ روزہ دار ہونے کی حالت میں بھی

۱۰۱۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى وَلِيمَةٍ عُرْسٍ فَلْيَجِبْ *

۱۰۱۸۔ حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُوا الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ *

۱۰۱۹۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ أَحَاهُ فَلْيَجِبْ عُرْسًا كَانَ أَوْ نَحْوَهُ *

۱۰۲۰۔ وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنِي عَيْسَى بْنُ الْمُثَنِّيرِ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دُعِيَ إِلَى عُرْسٍ أَوْ نَحْوِهَا فَلْيَجِبْ *

۱۰۲۱۔ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ مَسْعُودَةَ النَّاهِلِيُّ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُوا الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ *

۱۰۲۲۔ وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجِبُوا هَذِهِ الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ لَهَا

دعوت میں جاتے تھے، خواہ شادی کی ہوتی یا اور کسی بات کی۔

۱۰۲۳۔ حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، عمر بن محمد، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اگر تمہیں بکری کے کھر کی بھی دعوت دی جائے، تو قبول کرو۔

(فائدہ) بشرطیکہ طحال کا ہو، بدعات، رسومات، نایق اور گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے پاک ہو، نیز وہ کھانا نذر غیر اللہ بھی نہ ہو، جیسے بڑے بکری کی گیارہویں، یا عبدالحق کا گوشہ یا کندوری وغیرہ دیگر خرافات، کہ ایسی دعوتوں کا قبول کرنا اور ان کی شرکت کرنا حرام ہے، ہائی دعوت صحیحہ جو کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مصیبت سے پاک ہو، اس کا قبول کرنا مسنون ہے۔

۱۰۲۴۔ محمد بن غثی، عبد الرحمن بن مہدی، (دوسری سند) محمد بن عبد اللہ بن نمیر، یونس بن ابی اسحاق، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم میں سے کسی کی کھانے کی دعوت کی جائے تو ضرور قبول کر لے، پھر چاہے کھائے یا نہ کھائے، ابن غثی نے طعام کا لفظ نہیں بولا۔

۱۰۲۵۔ ابن نمیر، ابو عاصم، ابن جریج، ابو الزبیر سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت ہے۔

۱۰۲۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حفص بن غیاث، ہشام، ابن سیرین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم میں سے کسی کی دعوت کی جائے تو ضرور قبول کرے، اگر روزہ دار ہو تو دو عاکر دے، اور اگر روزہ دار نہ ہو تو کھالے۔

(فائدہ) معلوم ہوا کہ دعوت میں حاضر ہونا چاہئے اور کھانے میں قنار ہے، مگر دعوت میں امور محمدیہ نہ ہو تو ایسی شکل میں حاضری ضروری نہیں ہے، میں کہتا ہوں کہ اگر خرافات اور امور محمدیہ ہوتے ہوں تو ایسی صورت میں عدم حاضری واجب اور ضروری ہے۔

۱۰۲۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن یحییٰ، ابن شہاب، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے

قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَأْتِي الدُّعْوَةَ فِي الْغُرَسِ وَغَيْرِ الْغُرَسِ وَيَأْتِيهَا وَهُوَ صَائِمٌ *

۱۰۲۳۔ وَحَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيتُمْ إِلَى كُرَاعٍ فَأَجِيبُوا *

(فائدہ) بشرطیکہ طحال کا ہو، بدعات، رسومات، نایق اور گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے پاک ہو، نیز وہ کھانا نذر غیر اللہ بھی نہ ہو، جیسے بڑے بکری کی گیارہویں، یا عبدالحق کا گوشہ یا کندوری وغیرہ دیگر خرافات، کہ ایسی دعوتوں کا قبول کرنا اور ان کی شرکت کرنا حرام ہے، ہائی دعوت صحیحہ جو کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مصیبت سے پاک ہو، اس کا قبول کرنا مسنون ہے۔

۱۰۲۴۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ خَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ فَلْيَجِبْ فَإِنْ شَاءَ طَعِمَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ وَلَمْ يَذْكُرْ ابْنُ الْمُثَنَّى إِلَى طَعَامٍ *

۱۰۲۵۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ بِهَذَا الْإِسَادِ بِسَبِيلِهِ *

۱۰۲۶۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجِبْ فَإِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيَصِلْ وَإِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيَطْعَمْ *

(فائدہ) معلوم ہوا کہ دعوت میں حاضر ہونا چاہئے اور کھانے میں قنار ہے، مگر دعوت میں امور محمدیہ نہ ہو تو ایسی صورت میں عدم حاضری واجب اور ضروری ہے۔

۱۰۲۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ

بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ برا کھانا اس ولیمہ کا ہے جس میں امیر بلائے جائیں، اور مساکین کو نہ بلایا جائے، جو دعوت میں نہ جائے، اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔

۱۰۲۸۔ ابن ابی عمر، سفیان بیان کرتے ہیں کہ میں نے زہری سے دریافت کیا کہ یہ حدیث کس طرح ہے، کہ بدترین کھانا امیروں کا کھانا ہے، تو وہ ہنسے اور بولے وہ کھانا بدترین نہیں ہے، سفیان کہتے ہیں کہ میرے والد امیر تھے، اس لئے مجھے اس حدیث سے بڑی پریشانی لاحق ہوئی، جب میں نے یہ سنی تو زہری سے اس کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے عبد الرحمن اعرجی کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ سب سے برا کھانا ولیمہ کا کھانا ہے اور مالک کی روایت کی طرح حدیث بیان کی۔

۱۰۲۹۔ محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، سعید بن مسیب، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے روایت کیا کہ سب سے برا کھانا ولیمہ کا کھانا ہے، اور مالک کی روایت کی طرح منقول ہے۔

۱۰۳۰۔ ابن ابی عمر، سفیان، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس طرح روایت کرتے ہیں۔

۱۰۳۱۔ ابن ابی عمر، سفیان، زیاد بن سعد، ثابت، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، بدترین کھانا اس ولیمہ کا کھانا ہے، کہ جو اس میں آتا ہے، روک دیا جاتا ہے، اور جو نہیں آتا اسے ہلاتے پھرتے ہیں، اور جو دعوت میں نہ آیا، اس نے اللہ رب العزت اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے۔

أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ بِشَرِّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُدْعَى إِلَيْهِ الْأَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْمَسَاكِينُ فَمَنْ لَمْ يَأْتِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ*

۱۰۲۸۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ يَا أَبَا بَكْرٍ كَيْفَ هَذَا الْحَدِيثُ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْأَغْنِيَاءِ فَصَحِّحَكَ فَقَالَ لَيْسَ هُوَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْأَغْنِيَاءِ قَالَ سُفْيَانُ وَكَانَ أَبِي غَبِيًّا فَأَقْرَعَنِي هَذَا الْحَدِيثُ جِبْنٌ سَمِعْتُ بِهِ فَسَأَلْتُ عَنْهُ الزُّهْرِيَّ فَقَالَ حَدَّثَنِي عَنْهُ الرَّحْمَنُ الْأَعْرَجُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ ثُمَّ ذَكَرَ بَعْثَ حَدِيثِ مَالِكٍ*

۱۰۲۹۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَحْمَرًا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ ح وَعَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ*

۱۰۳۰۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الرَّزَّادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَ ذَلِكَ*

۱۰۳۱۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ زِيَادَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتًا الْأَعْرَجَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُسْتَعْبَأُ مَنْ يَأْتِيهَا وَيُدْعَى إِلَيْهَا مَنْ يَأْتِيهَا وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ*

باب (۱۳۵) جس عورت کو تین طلاقیں دی گئیں، وہ طلاق دینے والے کے لئے حلال نہیں ہے، حتیٰ کہ کسی دوسرے خاوند سے نکاح کے بعد جدائی واقع ہو۔

۱۰۳۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور عمر و ناقد، سفیان، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رفاع کی بیوی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، اور عرض کیا، یا رسول اللہ میں رفاع کے نکاح میں تھی، انہوں نے مجھے تین طلاقیں دے دیں، اس کے بعد میں نے عبدالرحمن بن زبیر سے نکاح کر لیا لیکن اس کے پاس تو کپڑے کے دامن کی طرح ہے (یعنی جماع کے قائل نہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے، اور فرمایا کیا تو رفاع کے پاس بچہ واپس جانا چاہتی ہے، آپ نے فرمایا، یہ نہیں ہو سکتا، جب تک کہ تو اس کی لذت سے آشنا ہو، اور وہ تیری لذت نہ چکھ لے، ابو بکر حضور کے پاس تھے، اور خالد بن سعید دروازے پر مختصر کہ اجازت ہو تو میں اندر جاؤں، خالد نے دروازے پر آواز دی، ابو بکر آپ نہیں سنتے کہ یہ حضور کے سامنے کیا زور زور سے کہہ رہی ہے۔

۱۰۳۳۔ ابوطاہر اور حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رفاع قرظی نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں، اس کے بعد انہوں نے عبدالرحمن بن زبیر سے نکاح کر لیا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں رفاع کے نکاح میں تھی، انہوں نے مجھے تین طلاقیں دے دیں، اس کے بعد میں نے عبدالرحمن بن زبیر سے نکاح کر لیا، اور خدا کی قسم! عبدالرحمن کے پاس تو کپڑے کے دامن کی طرح ہے،

(۱۴۵) بَابُ لَا تَحِلُّ الْمُطْلَقَةُ ثَلَاثًا لِمُطْلَقِهِمَا حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ وَيَطَّأَهَا ثُمَّ يُفَارِقَهَا وَتَقْضِيَ عِدَّتَهَا *

۱۰۳۲- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ وَاللَّفْظُ لِعَمْرُو قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةٌ رِفَاعَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَمُطْلَقَتِي فَبَتَّ طَلْقًا فَمَزَّوَجْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَإِنَّ مَا مَعَهُ مِثْلُ هَذِهِ الثَّوْبِ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتَّى نَذُوفِي عَمَلَتَهُ وَيَذُوقَ عَمَلَتِكَ قَالَتْ وَأَبُو بَكْرٍ عِنْدَهُ وَخَالِدٌ بَالْبَابِ يَنْتَظِرُ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ فَنَادَى يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّا نَسْمَعُ هَذِهِ مَا تَحْهَرُّ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۰۳۳- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لِحَرَمَةَ قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا وَقَالَ حَرَمَةُ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ وَهَبٌ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رِفَاعَةَ الْفَرَطِيَّ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَبَتَّ طَلْقَهَا فَمَزَّوَجَتْ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزُّبَيْرِ فَجَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا كَانَتْ تَحْبُ رِفَاعَةَ فَمُطْلَقَتَا

اور عورت نے اپنے کپڑے کا دامن پکڑ کر دکھایا (مطلب یہ تھا، کہ وہ جماع کے قابل نہیں) راوی بیان کرتے ہیں، کہ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور ارشاد فرمایا، کہ شاید تم رفاہ کے پاس پھر جانا چاہتی ہو، مگر یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا، جب تک کہ وہ تیری لذت سے واقف نہ ہو جائے، اور تو اس کی لذت سے آشنا نہ ہو، اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت خالد بن سعید بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ جبرے کے دروازے پر تھے، انہیں اندر آنے کی اجازت نہیں ملی تھی، تو حضرت خالد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہیں سے آواز دے کر کہا، ابو بکر صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تم اس عورت کو جھڑکتے اور ڈانتے کیوں نہیں، کہ یہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کہہ رہی ہے۔

۱۰۳۴۔ عہد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رفاہ قرظی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، انہوں نے حضرت عبد الرحمن بن زہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح کر لیا، پھر وہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! رفاہ نے اسے تین طلاقیں دے دی ہیں، بقیہ روایت یونس کی روایت کی طرح ہے۔

۱۰۳۵۔ محمد بن علاء ہمدانی، ابو اسامہ، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا گیا کہ اگر کسی عورت سے کوئی شخص نکاح کرے اور پھر اسے طلاق دے دے، عورت طلاق کے بعد کسی اور سے نکاح کرے اور دوسرا غیر اس سے دخول کے طلاق دیدے تو کیا وہ اپنے پہلے خاوند کے لئے حلال ہے؟، فرمایا نہیں، تاو فتیکہ یہ دوسرا اس کی لذت سے

آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ فَتَزَوَّجْتُ بَعْدَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الزُّبَيْرِ وَإِنَّهُ وَاللَّهِ مَا مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ الْهَدْيَةِ وَأَخَذَتْ بِهَدْيَةٍ مِنْ حَبَابِهَا قَالَتْ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا فَقَالَ لَعَلَّكَ قُرَيْدِيْنِ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتَّى يَذُوقَ عُسْبَتَيْكَ وَتَذُوقِي عُسْبَتَهُ وَأَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ جَالِسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ الْعَاصِ جَالِسٌ بِبَابِ الْحُجْرَةِ لَمْ يُؤْذَنْ لَهُ قَالَ فَطَفِيقُ خَالِدٍ يُبَادِي أَبَا بَكْرٍ أَلَا تَرَاهُ هَذِهِ عَمَّا تَحَهُرُ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ*

۱۰۳۶۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَنْهُ الرِّزَاقُ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رِفَاعَةَ الْفَرَطِيَّ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَتَزَوَّجَهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَخَافَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ*

۱۰۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْمَرْأَةِ يَتَزَوَّجُهَا الرَّجُلُ فَيُطْلِقُهَا فَتَتَزَوَّجُ رَجُلًا فَيُطْلِقُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا أَتَجِلُّ لِبِزْوَجِهَا الْأَوَّلِ قَالَ لَا حَتَّى يَذُوقَ عُسْبَتَيْهَا*

آشنا ہو جائے۔

۱۰۳۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن فضیل (دوسری سند) ابو کریم، ابو معاویہ، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۱۰۳۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسیر، عبید اللہ بن عمر، قاسم بن محمد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں، اس نے دوسرے شخص سے نکاح کر لیا، مگر صحبت سے قبل اس نے طلاق دے دی، پہلے شوہر نے پھر اس سے نکاح کرنا چاہا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا، آپ نے ارشاد فرمایا، نہیں، جب تک کہ شوہر ثانی اس سے جماع کی لذت نہ پائے، جیسے کہ شوہر اول نے حاصل کی تھی۔

۱۰۳۸۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد (دوسری سند) محمد بن ثنی، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے، اور یحییٰ کی حدیث میں عبید اللہ بواسطہ قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔

باب (۱۳۶) جماع کے وقت کی دعا!

۱۰۳۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، سالم، کریم، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی سے قربت کرنے کا ارادہ کرے، تو یہ دعا پڑھ لے، ”بسم اللہ اللہم حبیبنا الشیطان و حبب الشیطان ما رزقنا“ تو اس صحبت میں اگر کوئی اولاد اس کے مقدر میں ہوگی تو شیطان اس کو کبھی ضرر نہیں پہنچائے گا۔

۱۰۴۰۔ محمد بن ثنی، ابن ہشام، محمد بن جعفر، شعبہ (دوسری

۱۰۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضَالٍ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَبِيبًا عَنْ هِشَامِ بِهِذَا الْإِسْنَادُ *

۱۰۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَتَزَوَّجَهَا رَجُلٌ ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَأَرَادَ زَوْجُهَا الْأَوَّلُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا فَسُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَا حَتَّى يَذُوقَ الْآخِرَ مِنْ عُسْلَيْهَا مَا ذَاقَ الْأَوَّلُ *

۱۰۳۸۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ حَبِيبًا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهِذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَفِي حَدِيثِ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ *

(۱۴۶) بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يَقُولَهُ عِنْدَ الْجَمَاعِ *

۱۰۳۹۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاسْنَحِقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ قَالَ بِاسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ حَبِيبَنَا الشَّيْطَانُ وَحَبَّبِ الشَّيْطَانُ مَا رَزَقْنَا فَإِنَّهُ إِنْ يَفْدَرُ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذَلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا *

۱۰۴۰۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ هِشَامٍ

(سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد (تیسری سند) عبد بن حمید، عبد الرزاق منصور سے جریر کی روایت کی طرح حدیث مقبول ہے، باقی شعبہ کی روایت میں بسم اللہ کا لفظ نہیں ہے، باقی عبد الرزاق عن الثوری کی روایت میں ”بسم اللہ“ کا لفظ موجود ہے، کہ میرے خیال میں ”بسم اللہ“ بھی کہا ہے۔

قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ جَمِيعًا عَنْ الثَّوْرِيِّ كِلَاهُمَا عَنْ مَتَّصُورٍ بِمَعْنَى حَدِيثِ جَرِيرٍ غَيْرَ أَنَّ شُعْبَةَ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِ ذِكْرُ بِاسْمِ اللَّهِ وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ الثَّوْرِيِّ بِاسْمِ اللَّهِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ قَالَ مَتَّصُورٌ أَرَاهُ قَالَ بِاسْمِ اللَّهِ *

(فائدہ) تمام صحابہ کرام، تابعین اور ائمہ مجتہدین کا یہی مسلک ہے۔

باب (۱۴۷) اپنی عورت سے دیر کے علاوہ قبل میں، اگلی یا پچھلی جانب سے جس طرح چاہے جماع کرے!

(۱۴۷) بَابُ جَوَازِ جَمَاعِهِ أَمْرَأَتِهِ فِي قُبْلِهَا مِنْ قُدَامِهَا وَمِنْ وَرَائِهَا مِنْ غَيْرِ نَعْرِضٍ لِلدُّبُرِ *

۱۰۴۱۔ قتیبہ بن سعید، ابو بکر بن ابی شیبہ، اور عمرو ناقد، سفیان، ابن منکدر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ یہود کہا کرتے تھے، اگر کوئی عورت کے پیچھے ہو کر شرم گاہ میں جماع کرتا ہے، تو بچہ بھیگا پیدا ہوتا ہے، جس پر یہ آیت نازل ہوئی، نَسَاؤُكُمُ الْآلِيَّةِ، یعنی تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں، تو اپنی کھیتی میں جس طرف سے چاہے آؤ۔

۱۰۴۱ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ كَانَتْ الْيَهُودُ تَقُولُ إِذَا أُنِيَ الرَّحُلُ أَمْرَأَتَهُ مِنْ دُبُرِهَا فِي قُبْلِهَا كَانَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ فَتَوَلَّتْ (نَسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ قَالُوا حَرْثُكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ) *

۱۰۴۲۔ محمد بن رحم، لیث، ابن ابی الہاد، ابو حازم، محمد بن المنکدر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ یہود اس بات کے قائل تھے، کہ اگر عورت کے پیچھے ہو کر اس کی شرم گاہ میں جماع کیا جائے، اور وہ عورت حاملہ ہو جائے، تو بچہ بھیگا پیدا ہوتا ہے، اس پر یہ آیت نازل کی گئی، کہ نَسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ قَالُوا حَرْثُكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ الْآلِيَّةِ۔

۱۰۴۲ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ يَهُودَ كَانَتْ تَقُولُ إِذَا أُنِيَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ دُبُرِهَا فِي قُبْلِهَا ثُمَّ حَمَلَتْ كَانَ وَلَدُهَا أَحْوَلَ فَتَوَلَّتْ (نَسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ قَالُوا حَرْثُكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ) *

۱۰۴۳۔ قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ (دوسری سند) عبد الوارث بن عبد الصمد، بواسطہ اپنے والد، ابوب (تیسری سند) محمد بن

۱۰۴۳ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ

ثقی، وہب بن جریر، شعبہ (چوتھی سند) محمد بن ثقی، عبد الرحمن، سفیان (پانچویں سند)، عبد اللہ بن سعید، ہارون بن عبد اللہ، ابو معن رقاشی، وہب بن جریر، بواسطہ اپنے والد، نعمان بن راشد، زہری (چھٹی سند) سلیمان بن معبد، معلى بن اسد، عبد العزیز بن مختار، سمیل بن ابی صالح، محمد بن منکدر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، باقی نعمان کی روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ، زہری نے بیان کیا، کہ شوہر چاہے اپنی بیوی کو اوندھا لاکر جماع کرے، یا سیدھا لاکر صحبت کرے، مگر ہمارے ایک ہی سوراخ یعنی قمل میں کرے۔

حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ حَدَّثِي عَنْ ثَوْبٍ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَ هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَ أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ رَاشِدٍ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبُدٍ حَدَّثَنَا مَعْلَى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ وَ هُوَ أَنَّ الْمُخْتَارَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ كُلُّ هَذَلَاءَ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُثَنَّى عَنْ جَابِرٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَ زَادَ فِي حَدِيثِ النُّعْمَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ إِنْ شَاءَ مُحِبَّةٌ وَإِنْ شَاءَ عَيْرٌ مُحِبَّةٌ غَيْرَ أَنَّ ذَلِكَ فِي صِمَامٍ وَاحِدٍ *

(فقہ) باتفاق علمائے کرام دہر میں جہاں گناہ پر ہے، دائرہ ایسا کرنے پر حدیث شریف میں لعنت آئی ہے۔

باب (۱۴۸) عورت کو اپنے شوہر کا بستر چھوڑنے کی ممانعت!

۱۰۳۳۔ محمد بن ثقی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قانہ، زرارہ بن اوفی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، کہ جب کوئی عورت اس حالت میں رات گزارے کہ اپنے شوہر کا بستر چھوڑے رہے، تو صبح ہونے تک فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔

۱۰۳۵۔ یحییٰ بن حبیب، عاری، خالد بن عمار، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، کہ جب تک شوہر کے بستر پر واپس نہ ہو (فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں)۔

۱۰۳۶۔ ابن ابی عمر، مروان، یزید بن کيسان، ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی

(۱۴۸) بَابُ تَحْرِيمِ امْتِنَاعِهَا مِنْ فِرَاشِ زَوْجِهَا *

۱۰۴۴۔ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ ابْنُ بَشَّارٍ وَ اللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَنَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ خَاصِرَةً فِرَاشِ زَوْجِهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تَصْبِيحَ *

۱۰۴۵۔ وَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ حَتَّى تَرْجِعَ *

۱۰۴۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ

اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، کہ کوئی شخص بھی ایسا نہیں، کہ جو اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے، اور وہ آنے سے انکار کر دے تو اس پر وہ پروردگار، جو کہ آسمان پر ہے، اس وقت تک غضبناک رہتا ہے جب تک کہ شوہر اس سے راضی نہ ہو۔

۱۰۴۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، (دوسری سند) ابو سعید خشک، وکیع، (تیسری سند) زبیر بن حرب، جریر، اعمش، ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اگر مرد اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے، اور وہ نہ آئے، اور مرد اس سے ناراض رہے، تو فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں، یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے۔

باب (۱۳۹) عورت کا راز ظاہر کرنے کی ممانعت!
۱۰۴۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، مروان بن معاویہ، عمر بن حمزہ العمری، عبد الرحمن بن سعد، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، قیامت کے دن اللہ رب العزت کے نزدیک سب سے برا مرتبہ میں وہ آدمی ہے کہ اپنی عورت سے غلط کرے اور عورت مرد سے کرے، پھر وہ اس کا مجید (۱) افشا کرنا پھرے۔

۱۰۴۹۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر اور ابو کریب، ابو اسامہ، عمر بن حمزہ، عبد الرحمن بن سعد، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ رب العزت کے نزدیک سب سے بڑی لعنت یہ ہے کہ مرد اپنی عورت سے صحبت کرے، اور عورت مرد سے، پھر وہ اس کا مجید

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْخُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهَا فَتَأْتِيهِ عَلَيْهِ إِلَّا كَانَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ سَاحِطًا عَلَيْهَا حَتَّى يَرْضَى عَنْهَا *

۱۰۴۷۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجُعُ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا خَرِيرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاسِهِ فَلَمْ تَأْتِهِ مَبَاتٌ عَضْبَانٌ عَلَيْهَا لَعْنَتُهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تَصْبِحَ *

(۱۴۹) بَابُ تَحْرِيمِ إِفْشَاءِ سِرِّ الْمَرْأَةِ *
۱۰۴۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ الْغُمَرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَشْرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَنْزِلَةَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ الرَّجُلُ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَيُفْضِي إِلَيْهِ ثُمَّ يُبَشِّرُ سِرَّهَا *

۱۰۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَغْظَمِ الْأَمَانَةِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلُ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَيُفْضِي

إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ إِنَّ أَعْظَمَ *
 (فائدہ) یعنی اہانت میں خیانت کرے، تو سب سے بڑا خائن ہے، ان امور کا افشاء کرنا حرام ہے، اس لئے کہ خلاف مروت اور بے حیائی ہے۔

باب (۱۵۰) عزل کا بیان!

۱۰۵۰۔ یحییٰ بن ابیوب اور قتیبہ بن سعید اور علی بن حجر، اسماعیل بن جعفر، ربیعہ، محمد بن یحییٰ بن حبان، ابن محرز بیان کرتے ہیں کہ میں اور ابو صرہ دونوں حضرت ابو سعید خدریؓ کے پاس گئے، ابو صرہ نے ان سے دریافت کیا، کہ اے ابو سعید خدریؓ آپ نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عزل کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے، انہوں نے فرمایا، ہاں! ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ بنی مصطلق کی، اور عرب کی بڑی عمدہ شریف عورتوں کو قیدی بنایا، عورتوں سے علیحدہ ہوئے بھی مدت گزر گئی، اور ہمارا ارادہ ہوا کہ ان عورتوں کے بدلے کفار سے کچھ مال وصول کریں، اور یہ بھی ارادہ ہوا کہ ان سے نفع بھی حاصل کریں، اور عزل کر لیں (یعنی انہیں ازلی شرم گاہ کے باہر کریں، تاکہ حمل قائم نہ ہو) پھر ہم نے کہا، کہ ہم عزل کرتے ہیں، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان موجود ہیں، اور ہم آپ سے اس کے متعلق دریافت نہ کریں، چنانچہ ہم نے آپ سے اس کے متعلق دریافت کیا، آپ نے فرمایا، اگر تم ایسا نہ بھی کرو، تب بھی کوئی حرج نہیں کیونکہ جس روح کا پیدا ہونا قیامت تک خدا نے مقرر کر دیا ہے تو وہ ضرور پیدا ہوگی۔

۱۰۵۱۔ محمد بن فرج مولیٰ بنی ہاشم، محمد بن زبیر قان، موسیٰ بن عقبہ، محمد بن یحییٰ بن حبان سے اسی سند کے ساتھ ربیعہ کی حدیث کی طرح روایت کرتے ہیں، مگر اس میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے، جسے وہ قیامت تک پیدا کرنے والا ہے۔

۱۰۵۲۔ عبد اللہ بن محمد بن اسماء الضبی، جویریہ، مالک، زہری، ابن محرز، حضرت ابو سعید خدریؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ ہم کوبجک میں کچھ قیدی عورتیں مل گئیں، ہم

(۱۵۰) بَابُ حُكْمِ الْعَزْلِ *

۱۰۵۰۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي وَثِيكَةَ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا رَبِيعَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانٍ عَنْ ابْنِ مُحَرَّرٍ أَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو صِرْمَةَ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ فَسَأَلَهُ أَبُو صِرْمَةَ فَقَالَ يَا أَبَا سَعِيدٍ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الْعَزْلَ فَقَالَ نَعَمْ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةً بِأَلْمُصْطَلِقِ فَسَبَّحْنَا كَرَامَةَ الْعَرَبِ فَطَلَّاتُ عَلَيْنَا الْغُرَبَاءُ وَرَغَبْنَا فِي الْفِدَاءِ فَأَرَدْنَا أَنْ نَسْتَمْتِعَ وَنَعْرَلَ فَقُلْنَا نَفْعَلُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا لَا نَسْأَلُهُ فَسَأَلَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ خَلْقَ نَسَمَةٍ هِيَ كَائِنَةٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِنْ سَكُنُوا *

۱۰۵۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ مَوْلَى نَبِيِّ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزُّرْقَانِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي مَعْنَى حَدِيثِ رَبِيعَةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ كَتَبَ مَنْ هُوَ خَالِقٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ *

۱۰۵۲۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ مُحَرَّرٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

ان سے عزل کرتے تھے۔ پھر ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا، تم ضرور ایسا کرتے ہو، تم ضرور ایسا کرتے ہو، تم ضرور ایسا کرتے ہو، مگر جو روح قیامت تک پیدا ہونے والی ہے، وہ تو ضرور پیدا ہوگی۔

(فائدہ) صحابہ کرام اور تابعین اور ائمہ مجتہدین عزل کی کراہت کے قائل ہیں، باقی شیخ زین الدینؒ فرماتے ہیں، کہ اس کے متعلق اجماع کا نقل کرنا صحیح نہیں، تاہم جو اذیخیر بھی ثابت ہے، شیخ ابن ہمام نے اور صاحب رد المحتار نے اس کی تصریح کی ہے، اور ان احادیث میں موجود دور کے حضرات کو بھی عبرت حاصل کرنا چاہئے کہ ان انتظامات اور پابندیوں سے کچھ نہیں ہوتا جسے پیدا ہوتا ہے، وہ ہو کر رہے گا ہاں ممکن ہے، کہ ایسا کرنے والے اس دولت سے علم الہی میں محروم ہو چکے ہوں (عمدة القاری جلد ۲ صفحہ ۱۹۵)۔

۱۰۵۳۔ نصر بن علی ہضمی، بشر بن مفضل، شعبہ، انس بن سیرین، معبد بن سیرین، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، شعبہ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے اس سے کہا کیا تم نے حضرت ابو سعیدؓ سے سنا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں، اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا، اگر تم عزل نہ کرو تو کوئی حرج نہیں، اس لئے کہ یہ مقدر شدہ امر ہے۔

۱۰۵۴۔ محمد بن عثمانؒ اور ابن بشار، محمد بن جعفر، (دوسری سند) یحییٰ بن حبیب، خالد بن حارث (تیسری سند) محمد بن حاتم، عبد الرحمن، ہنزہ، شعبہ، حضرت انس بن سیرین سے اسی سند کے ساتھ حسب سابق روایت منقول ہے لیکن اس روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عزل کے متعلق ارشاد فرمایا، کہ اگر نہ کرو تو کوئی حرج نہیں ہے، اس لئے کہ یہ تو مقدر شدہ امر ہے، اور ہنزہ کی روایت میں ہے کہ شعبہ نے کہا میں نے ان سے پوچھا، کہ کیا آپ نے ابو سعیدؓ سے سنا ہے، انہوں نے کہا ہاں۔

۱۰۵۵۔ ابو الربیع زہرائیؒ اور ابو کامل جحدری، حماد بن زید، ابوبہ، محمد، عبد الرحمن بن بشر بن مسعود، حضرت ابو سعید

الخدیریؒ اَنَّهُ أَخْبَرَهُ قَالَ أَصَبْنَا سَبَابًا فَكُنَّا نَعْزِلُ ثُمَّ سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَنَا وَإِنِّكُمْ لَتَفْعَلُونَ وَإِنِّكُمْ لَتَفْعَلُونَ وَإِنِّكُمْ لَتَفْعَلُونَ مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَاتِبَةٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا هِيَ كَاتِبَةٌ *

۱۰۵۳۔ وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْتُ لَهُ سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَعَمْ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ *

۱۰۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ نَشَارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا حَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَتَهْزُ قَالُوا جَمِيعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْعَزْلِ لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا ذَاكُمْ فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ وَفِي رِوَايَةِ تَهْزُ قَالَ شُعْبَةُ قُلْتُ لَهُ سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَعَمْ *

۱۰۵۵۔ حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَائِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ الْحَدْرِيُّ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كَامِلٍ قَالَا

خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے متعلق دریافت کیا گیا، تو آپ نے ارشاد فرمایا، اگر نہ کرو تو کوئی حرج نہیں، اس لئے کہ یہ تو مقدر شدہ امر ہے، محمد راوی بیان کرتے ہیں، کہ آپ کا یہ فرمان نبی کے زیادہ قریب ہے۔

۱۰۵۶۔ محمد بن ثنی، معاذ بن معاذ، ابن عون، محمد، عبد الرحمن بن بشر الانصاری، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عزل کا تذکرہ کیا گیا، آپ نے فرمایا تم یہ کیوں کرتے ہو، صحابہ نے عرض کیا، کسی وقت آدمی کے پاس ایک عورت ہوتی ہے، اور وہ دودھ پلاتی ہے، اور وہ اس سے صحبت کرتا ہے مگر حمل قائم ہونے سے ڈرتا ہے، اور کسی کے پاس باندی ہوتی ہے، اور وہ اس سے صحبت کرنا چاہتا ہے، مگر حمل قائم ہوتا اسے اچھا معلوم نہیں ہوتا، فرمایا کیا مضائقہ ہے، اگر تم عزل نہ کرو، کیونکہ یہ تو ایک طے شدہ امر ہے، ابن عون کہتے ہیں، میں نے یہ حدیث حسن سے بیان کی، تو انہوں نے کہا، خدا کی قسم اس میں عزل کرنے سے مشتبہ کرنا ہے۔

۱۰۵۷۔ حجاج بن شاعر، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ابن عون بیان کرتے ہیں، کہ میں نے محمد سے ابراہیم کے واسطے سے عبد الرحمن کی عزل والی حدیث بیان کی، تو انہوں نے کہا کہ مجھ سے بھی عبد الرحمن بن بشر نے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۵۸۔ محمد بن ثنی، عبد الاعلیٰ، ہشام، محمد، معبد بن سیرین بیان کرتے ہیں، کہ ہم نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا، کہ تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، کہ عزل کا ذکر کرتے ہوں، انہوں نے فرمایا، جی ہاں، پھر بقیہ روایت ابن عون کی روایت کی طرح بیان کی

حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَشَرَ بْنِ مَسْعُودٍ رَدَّ إِلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا ذَاكُمْ فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَوْلُهُ لَا عَلَيْكُمْ أَقْرَبُ إِلَيَّ النَّهْيِ *

۱۰۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَشَرَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ فَرَدَّ الْحَدِيثَ حَتَّى رَدَّ إِلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ ذَكَرَ الْعَزْلُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَمَا ذَاكُمْ قَالُوا الرَّجُلُ تَكُونُ لَهُ الْمَرْأَةُ تَرْضِعُ فَيَصِيبُ مِنْهَا وَيَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ مِنْهُ وَالرَّجُلُ تَكُونُ لَهُ الْأَمَةُ فَيَصِيبُ مِنْهَا وَيَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ مِنْهُ قَالَ فَلَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا ذَاكُمْ فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ الْحَسَنَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَكَأَنَّ هَذَا زَجَرَ *

۱۰۵۷۔ وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثْتُ مُحَمَّدًا عَنْ إِبْرَاهِيمَ بِحَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَشَرَ بَعِيهِ حَدِيثَ الْعَزْلِ فَقَالَ لِأَبِي حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشَرَ *

۱۰۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَبَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ قُلْنَا لِأَبِي سَعِيدٍ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ فِي الْعَزْلِ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى

ہے۔

۱۰۵۹۔ عبد اللہ بن قواریری، احمد بن عبدہ، سفیان بن عیینہ، ابن ابی شیبہ، مجاہد، قزعة، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عزل کا تذکرہ کیا گیا، تو آپ نے ارشاد فرمایا، یہ کیوں کرتے ہو، اور یہ نہیں فرمایا، کہ تم میں سے کوئی ایسا نہ کیا کرے، اس لئے کہ کوئی جان ایسی نہیں ہے، جو پیدا ہونے والی ہے، مگر اللہ تعالیٰ اس کو پیدا کرنے والا ہے۔

(فائدہ) یعنی جسے پیدا ہونا ہے وہ تو ضرور پیدا ہوگا، چاہے تم ہرگز عزل کرو واللہ اعلم۔

۱۰۶۰۔ ہارون بن سعید ایللی، عبد اللہ بن وہب، معاویہ بن صالح، علی بن ابی طلحہ، ابو الوداک، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا، منیٰ کے تمام پانی سے لڑکا نہیں بنتا، اور جس چیز کو اللہ میاں پیدا کرنا چاہتا ہے اسے کوئی چیز روک نہیں سکتی۔

۱۰۶۱۔ احمد بن منذر البصری، زید بن حباب، معاویہ، علی بن ابی طلحہ ہاشمی، ابو الوداک، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت کرتے ہیں۔

۱۰۶۲۔ احمد بن عبد اللہ بن یوسف، زہیر، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا، کہ میری ایک باندی ہے، جو ہمارا کام کاج کرتی ہے، اور ہمارا پانی لاتی ہے، اور میں اس سے صحبت کرتا ہوں مگر اس کا حاملہ ہونا پسند نہیں کرتا، آپ نے فرمایا مگر تو چاہے عزل کر لے، اس لئے کہ جو اس

حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ إِلَى قَوْلِهِ الْقَدْرُ *

۱۰۵۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدَةَ قَالَ ابْنُ عُبَيْدَةَ أَخْبَرَنَا وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي نَحِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ قَزْعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ ذَكَرَ الْعَزْلُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَلِمَ تَفْعَلُ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ وَلِمَ تَفْعَلْ فَلَا تَفْعَلْ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ فَإِنَّهُ لَيْسَتْ نَفْسٌ مَخْلُوقَةٌ إِلَّا اللَّهُ خَالِقُهَا *

۱۰۶۰۔ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي الْوَدَّاعِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ سَمِعَهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ مَا مِنْ كُلِّ الْمَاءِ يَكُونُ الْوَلَدُ وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ خَلْقَ شَيْءٍ لَمْ يَمْنَعْهُ شَيْءٌ *

۱۰۶۱۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حَبَابٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ الْهَاشِمِيُّ عَنْ أَبِي الْوَدَّاعِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۰۶۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَدْنٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ رَجُلًا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ لِي حَارِيَةً هِيَ حَامِيَةٌ وَمَا بَيْنَنَا وَأَنَا أَطُوفُ عَلَيْهَا وَأَنَا أَمْرُهُ أَنْ نَحْمِلَ فَقَالَ اعْزَلْ عَنْهَا إِنْ شِئْتَ فَإِنَّهُ سَيَأْتِيهَا مَا قَدَّرَ لَهَا فَلَيْتَ

الرَّحُلُ ثُمَّ أَنَاهُ فَقَالَ إِنَّ الْخَارِئَةَ قَدْ حَبَلَتْ
فَقَالَ قَدْ أَحْصَرْتُكَ أَنَّهُ سَيَأْتِيهَا مَا قُدِّرَ لَهَا *

۱۰۶۳- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الشَّعْبِيُّ
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ حَسَنَانَ
عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عِيَّاضٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ إِنَّ عِنْدِي خَارِئَةً لِي وَأَنَا أَعْزَلُ عَنْهَا
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
ذَلِكَ لَنْ يَمْنَعَ شَيْئًا أَرَادَهُ اللَّهُ قَالَ فَخَاءَ
الرَّحُلُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْخَارِئَةَ النَّبِيُّ
كُنْتُ ذَكَرْتُهَا لَكَ حَمَلَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ *

۱۰۶۴- وَحَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا
أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ حَسَنَانَ
قَاصُ أَهْلِ مَكَّةَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ عِيَّاضٍ بِنِ
عَبْدِ بْنِ الْحَبَّارِ التَّمِيمِيُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ
اللَّهِ قَالَ خَاءَ رَجُلٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ سُفْيَانَ *

۱۰۶۵- حَدَّثَنَا أَبُو تَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ
أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ
عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ زَادَ
إِسْحَقُ قَالَ سُفْيَانُ لَوْ كَانَ شَيْئًا يَنْهَى عَنْهُ
لَنَهَانَا عَنْهُ الْقُرْآنُ *

۱۰۶۶- وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَغْقِلٌ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ
سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ لَقَدْ كُنَّا نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ

کی تقدیر میں لکھا ہے، وہ آجائے گا، کچھ عرصہ بعد وہ آدمی واپس
آیا، اور عرض کیا باندی حاملہ ہو گئی، آپ نے فرمایا، میں نے تجھے
بتادیا تھا، کہ جو اس کے مقدر میں آنا لکھا ہے، وہ آئی جائے گا۔

۱۰۶۳- سعید بن عمر، اشعثی، سفیان بن عیینہ، سعید بن حسان،
عروہ بن عیاض، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
بیان کرتے ہیں، کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے دریافت کیا، کہ میری ایک باندی ہے، اور میں اس
سے عزل کرتا ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ
چیز تو جس کا اللہ تعالیٰ نے ارادہ کر رکھا ہے، اسے روک نہیں
سکتی، پھر وہ شخص آیا اور عرض کیا، یا رسول اللہ جس باندی کا میں
نے آپ سے تذکرہ کیا تھا، وہ حاملہ ہو گئی، رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں اس کا رسول
ہوں۔

۱۰۶۴- حجاج بن شاعر، ابو احمد زبیری، سعید بن حسان، عروہ
بن عیاض نو فلی، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک آدمی رسالت
مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور سفیان کی
روایت کی طرح حدیث منقول ہے۔

۱۰۶۵- ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، سفیان، عروہ
عطاء، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں،
انہوں نے بیان کیا کہ ہم عزل بھی کرتے تھے، اور قرآن بھی
نازل ہوتا تھا، اسحاق نے اتنی زیادتی بیان کی ہے، کہ سفیان نے
کہا، کہ اگر عزل برا ہوتا، تو قرآن کریم میں اس کی ممانعت
نازل ہوتی۔

۱۰۶۶- سلمہ بن شیبہ، حسن بن عیینہ، معقل، عطاء سے
روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت جابر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، فرماتے تھے کہ ہم آنحضرت کے

زمانہ میں عزل کیا کرتے تھے۔

۱۰۶۷۔ ابو غسان مسمی، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، ابو زبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عزل کیا کرتے تھے، آپ کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپ نے ہمیں اس سے منع نہیں فرمایا۔

باب (۱۵۱) قیدی حاملہ عورتوں سے مجامعت کرنے کی ممانعت!

۱۰۶۸۔ محمد بن قتی، محمد بن ہشام، محمد بن جعفر، شعبہ، یزید بن ضمیر، عبدالرحمن بن جبیر، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ ایک عورت جس کا زمانہ ولادت بالکل قریب تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کی گئی، آپ نے فرمایا وہ شخص اس سے مجامعت کرنا چاہتا ہے، صحابہ نے عرض کیا جی ہاں، آپ نے فرمایا، میں چاہتا ہوں کہ اس پر ایسی لعنت کروں جو قبر میں بھی اس کے ساتھ جائے، وہ کیونکر اس بچہ کا وارث ہو سکتا ہے، حالانکہ یہ اس کے لئے حلال نہیں، اور کیونکر اس بچہ کو غلام بنا سکتا ہے، حالانکہ یہ اس کے لئے حلال نہیں۔

(فائدہ) جب قیدی عورت حاملہ ہے، تو اس سے جماع حرام ہے، اب اگرچہ ماہ سے قبل لڑکا پیدا ہو گا تو شبہ ہو گا کہ یہ لڑکا اس مسلمان کا ہے یا اس کا فرکا ہے، کہ جس کی یہ عورت تھی، لہذا ان خرابیوں سے بچنے کے لئے ضروری ہے، کہ وضع حمل تک اس سے صحبت حرام رہے۔

۱۰۶۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون (دوسری سند) محمد بن ہشام، ابو داؤد، شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث روایت کرتے ہیں۔

باب (۱۵۲) مرضعہ کے ساتھ صحبت کا جواز اور عزل کی کراہت!

۱۰۷۰۔ خلف بن ہشام، مالک بن انس (دوسری سند) یحییٰ بن

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۰۶۷۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو عَسَاةٍ الْمُسَمِّيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُلْغِ ذَلِكَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَنْهَنَا *

(۱۵۱) بَابُ تَحْرِيمِ وَطْءِ الْحَامِلِ الْمُسَيَّبَةِ *

۱۰۶۸۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حُزَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ عِنْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ حُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَتَى بِامْرَأَةٍ مُجَحِّ عَلَى نَابٍ فَطَطَاطُ فَقَالَ لَعَلَّهُ يُرِيدُ أَنْ يُلْمَ بِهَا فَقَالُوا نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَلْعَنَهُ لَعْنًا يَدْخُلُ مَعَهُ قَبْرُهُ كَيْفَ يُورَثُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ كَيْفَ يَسْتَحْدِمُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ *

(۱۵۲) بَابُ حَوَازِ الْغِيلَةِ وَهِيَ وَطْءُ الْمَرْضُوعِ وَكَرَاهَةُ الْعَزْلِ *

۱۰۷۰۔ وَحَدَّثَنَا حَلْفٌ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ

یجی، مالک، محمد بن عبدالرحمن بن نوفل، عروہ، عائشہ، جدامہ بنت وہب الاسدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ ارشاد فرما رہے تھے کہ میں نے اس بات کا ارادہ کیا تھا کہ غیلہ سے منع کر دوں، پھر مجھے یاد آیا کہ روم اور فارس والے غیلہ کرتے ہیں، اور یہ چیز ان کی اولاد کو کسی قسم کا نقصان نہیں دیتی، خلفہ راوی نے جدامہ اسدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا ہے، باقی امام مسلم فرماتے ہیں، کہ صحیح وہ ہے جو یحییٰ راوی نے بیان کیا ہے، یعنی جدامہ اسدیہ، مال کے ساتھ۔

(فائدہ) غیلہ دودھ پلانے والی عورت سے محبت کرنے کو کہتے ہیں اور اکثر ایام شرع میں مجامعت کرنے سے دودھ کم ہو جاتا ہے جس سے بچہ کو نقصان ہوتا ہے، اور وہی سے اس عورت کے حاملہ ہونے کا بھی امکان ہوتا ہے اور حمل سے دودھ صحیح نہیں رہتا تو اس میں بچہ کا نقصان ہو اگرچہ کہ اس کا ضرر یقینی نہیں، اس لئے آپ نے اس سے منع فرمایا، اور پھر مرد بے چارہ کو بھگ سہا کر رہا۔

۱۰۷۱۔ عبد اللہ بن سعید، محمد بن ابی عمر، مقرئ، سعید بن ابی ایوب، ابوالاسود، عروہ، عائشہ، جدامہ بنت وہب، عکاشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ میں کچھ آدمیوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، آپ اس وقت فرما رہے تھے میں نے ارادہ کیا تھا کہ غیلہ سے منع کر دوں، مگر میں نے روم اور فارس کو دیکھا کہ وہ حالت رضاعت میں اپنی بیویوں سے محبت کرتے ہیں، اور یہ چیز ان کی اولاد کو کسی قسم کا نقصان نہیں دیتی، اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے متعلق دریافت کیا گیا، آپ نے فرمایا یہ تو درپردہ زہرہ درگور ہوتا ہے، عبید اللہ نے اپنی روایت میں مقرئ سے یہ زیادہ نقل کیا ہے، کہ یہی موؤدۃ ہے، جس سے سوال کیا جائے گا۔

۱۰۷۲۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن اسحاق، یحییٰ بن ایوب، محمد بن عبدالرحمن، عروہ، عائشہ، جدامہ بنت وہب الاسدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ

نُنْ أَنَسَ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نُوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ جَدَامَةَ بَسْتٍ وَهَبِ الْأَسَدِيَّةِ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهِيَ عَنِ الْغَيْلَةِ حَتَّى ذَكَرْتُ أَنَّ الرُّومَ وَفَارِسَ يَصْنَعُونَ ذَلِكَ فَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ وَأَمَّا خَلْفٌ فَقَالَ عَنْ جَدَامَةَ الْأَسَدِيَّةِ قَالَ مُسْلِمٌ وَالصَّحِيحُ مَا قَالَهُ يَحْيَى بِالذَّالِ غَيْرَ مَنْقُوطَةٍ *

۱۰۷۱۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا الْمُقَرَّرِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ جَدَامَةَ بَسْتٍ وَهَبِ الْأَحْبَبِ عَكَّاشَةَ قَالَتْ حَضَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَنَسٍ وَهُوَ يَقُولُ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهِيَ عَنِ الْغَيْلَةِ فَضَرْتُ فِي الرُّومِ وَفَارِسَ فَإِذَا هُمْ يُعْمَلُونَ أَوْلَادَهُمْ فَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ ذَلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَأَلُوهُ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ الزَّوَادُ الْحَبِيُّ رَأَى عُبَيْدُ اللَّهِ فِي حَدِيثِهِ عَنِ الْمُقَرَّرِيِّ وَهِيَ (وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سِيلَتْ) *

۱۰۷۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نُوْفَلٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ

میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور بقیہ حدیث سعید بن ابی ایوب کی روایت کی طرح عزل اور غیلہ کے بارے میں بیان کی، لیکن اس میں ”غیلہ“ کی بجائے ”غیال“ کا لفظ روایت کیا ہے۔

۱۰۷۳۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر و زہیر بن حرب، عبد اللہ بن یزید، حیو، عیاش بن عباس، ابو انضر، عامر بن سعد، اسامہ بن زید، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا، کہ میں اپنی بیوی سے عزل کرتا ہوں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیوں، اس آدمی نے عرض کیا، عورت کے بچے کو ضرر پہنچنے کے ڈر سے ایسا کرتا ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اگر یہ فعل ضرر رساں ہو تا تو فارس اور روم والوں کو ضرر رساں ہو تا، اور زہیر نے اپنی روایت میں بیان کیا ہے، کہ اگر ایسا ہو تا تو فارس اور روم والوں کو تکلیف دہ اور ضرر رساں ثابت ہوتا۔

عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ خُدَامَةِ سُبِّ وَهَبِ الْأَسَدِيَّةِ أَنَهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ فِي الْعَزْلِ وَالْغِيلَةِ عِزُّهُ أَنَّهُ قَالَ الْعِيَالُ *

۱۰۷۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَيْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقَرِّي حَدَّثَنَا حَبِيبُ حَدَّثَنِي عِيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَا النَّصْرِ حَدَّثَهُ عَنْ غَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَ وَالِدَهُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أُعْزِلُ عَنْ أَمْرَائِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ تَفْعَلُ ذَلِكَ فَقَالَ الرَّجُلُ أَشْفِقُ عَلَى وَلَدِيهَا أَوْ عَلَى أَوْلَادِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ ذَلِكَ ضَارًّا ضَرًّا فَارِسَ وَالرُّومَ وَقَالَ زُهَيْرُ فِي رَوَاتِهِ إِنْ كَانَ لِذَلِكَ فَلَا مَا ضَارَ ذَلِكَ فَارِسَ وَلَا الرُّومَ *

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ الرِّضَاعِ

۱۰۷۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، عبد اللہ بن ابی بکر، عمرو، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف فرما تھے، میں نے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مکان پر ایک آدمی کی آواز سنی، جو اندر آنے کا خواستگار تھا، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ یہ شخص آپ کے مکان میں آنے کی اجازت چاہتا

۱۰۷۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَإِنَّا سَمِعْنَا صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَأْذِنُ فِي نَيْبِ حَفْصَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے خیال میں یہ فلاں شخص ہے، یعنی حضرت حصہ کا رضائی چچا، حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں، کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ میرا رضائی چچا زندہ ہوتا تو وہ میرے پاس آسکتا، آپ نے فرمایا، جی ہاں! رضاعت بھی وہی حرمت پیدا کر دیتی ہے، جو کہ ولادت سے حرمت پیدا ہوتی ہے۔

۱۰۷۵۔ ابو کریب، ابو اسامہ، (دوسری سند) ابو صمر اسامی بن ابی ابراہیم ہذلی، علی بن ہاشم بن برید، ہشام بن عروہ، عبد اللہ بن ابی بکر، عمرو، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ ولادت سے جو حرمت پیدا ہوتی ہے وہی حرمت رضاعت سے بھی ثابت ہو جاتی ہے۔

۱۰۷۶۔ اسحاق بن منصور، عبد الرزاق، ابن جریج، عبد اللہ بن ابی بکر سے اسی سند کے ساتھ ہشام بن عروہ کی روایت کی طرح حدیث منقول ہے۔

۱۰۷۷۔ یحییٰ بن یحییٰ مالک، ابن شہاب، عروہ بن زہر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ میرے رضائی چچا فلح ابو قعیس کے بھائی آئے، اور مجھ سے اندر آنے کی اجازت چاہی، بعد ازیں پردہ کا حکم نازل ہو چکا تھا، میں نے انہیں اجازت دینے سے انکار کر دیا، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، تو اپنے فعل کی آپ کو اطلاع دی تو آپ نے مجھے حکم دیا، انہیں آنے کی اجازت دے دوں۔

۱۰۷۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میرے پاس میرا رضائی چچا فلح بن ابی قعیس آیا، اور بقیہ حدیث مالک کی روایت کی طرح منقول ہے، اور

وَسَلَّمَ أَرَاهُ فَلَمَّا لَعِمَ حَفْصَةَ مِنَ الرِّضَاعَةِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ كَانَ فَلَانٌ حَيًّا لَعِمَهَا مِنَ الرِّضَاعَةِ ذَلَعَلْ عَلَيَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِنَّ الرِّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ *

۱۰۷۵۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَةَ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْهَذَلِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ بْنُ الْبَرِيدِ جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَرِّمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا يُحَرِّمُ مِنَ الْوِلَادَةِ *

۱۰۷۶۔ وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَنْ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ *

۱۰۷۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّهَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ فُلْحَ بْنَ أَبِي قُعَيْسٍ جَاءَ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا وَهُوَ عَمُّهَا مِنَ الرِّضَاعَةِ بَعْدَ أَنْ أَنْزَلَ الْحِجَابُ قَالَتْ فَأَيُّتُ أَنْ أَدْنَى لَهُ فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ بِالَّذِي صَنَعْتُ فَأَمَرَنِي أَنْ أَدْنَى لَهُ عَلَيَّ *

۱۰۷۸۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَنَا بِي عَمِّي مِنَ الرِّضَاعَةِ أَفْلَحُ بْنُ أَبِي قُعَيْسٍ فَلَذَكَرَ بَعْنِي حَدِيثِ

اتنی زیادتی ہے کہ میں نے عرض کیا، مجھے عورت نے دودھ پلایا ہے، مرد نے تمھاری پلایا ہے، آپ نے فرمایا تیرے دونوں میں یاد اپنے ہاتھ میں خاک بھرے۔

(فائدہ) جیسا کہ کسی کو نادران یا بے عقل کہہ دیا جاتا ہے، اسی طرح یہ بھی عرب کا محاورہ ہے۔

۱۰۷۹۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ نزول جناب کے بعد ابراہیم قیس کے بھائی آئے، اور میرے پاس آنے کی اجازت چاہی، اور ابراہیم قیس حضرت عائشہ کے رضائی باپ تھے، حضرت عائشہ نے فرمایا، میں نے کہا، خدا کی قسم فلاں کو اجازت نہ دوں گی، یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہ طلب کروں، اس لئے کہ ابراہیم قیس نے مجھے دودھ نہیں پلایا ہے بلکہ ان کی بیوی نے دودھ پلایا ہے، حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ فلاں ابراہیم قیس کے بھائی میرے پاس آئے تھے، اور اندر آنے کی اجازت طلب کرتے تھے، سو میں نے مناسب نہ سمجھا کہ بغیر آپ سے دریافت کئے ہوئے، انہیں اجازت دیدوں، یہ سن کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انہیں اجازت دو، عروہ بیان کرتے ہیں، اسی بنا پر حضرت عائشہ فرمایا کرتی تھیں جو چیزیں نسب سے حرام ہوتی ہیں، انہیں رضاعت سے بھی حرام سمجھو۔

۱۰۸۰۔ عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، ذہری سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، کہ ابراہیم قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھائی، اور وہ حضرت عائشہ سے اجازت طلب کرتے تھے، باقی اس میں اتنی زیادتی ہے، کہ آپ نے فرمایا وہ تمہارا چچا ہے، تمہارے دائیں ہاتھ میں خاک بھرے اور ابراہیم قیس اس عورت کے شوہر تھے، جنھوں نے حضرت عائشہ کو دودھ پلایا تھا۔

۱۰۸۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریب، ابن نمیر، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ

مَالِكٍ وَرَادَ قُلْتُ إِنَّمَا أَرْضَعْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرَضِّعْنِي الرَّحْلُ قَالَ تَرَبَّتْ يَدَاكَ أَوْ يَمِينُكَ *

۱۰۷۹۔ وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ جَاءَ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا بَعْدَ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ وَكَانَ أَبُو الْقُعَيْسِ أَبَا عَائِشَةَ مِنَ الرِّضَاعَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَدُّنُ لِأَفْلَحٍ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ أَبَا الْقُعَيْسِ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعْنِي وَلَكِنْ أَرْضَعْنِي امْرَأَتُهُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ جَاءَنِي يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ فَكَرِهْتُ أَنْ أَدُّنَ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَكَ قَالَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْنِي لَهُ قَالَ عُرْوَةُ قَبْلَ ذَلِكَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ حَرِّمُوا مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا تُحَرِّمُونَ مِنَ النَّسَبِ *

۱۰۸۰۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ جَاءَ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا يَسْأَلُو حَدِيثَهُمْ وَبِهِ فَإِنَّهُ عَمَلُكَ تَرَبَّتْ يَمِينُكَ وَكَانَ أَبُو الْقُعَيْسِ زَوْجَ الْمَرْأَةِ الَّتِي أَرْضَعَتْ عَائِشَةَ *

۱۰۸۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ

میرے رضاعی چچا آئے اور اندر آنے کے خواہاں ہوئے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے بغیر اجازت دینے سے انکار کر دیا، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے عرض کیا، کہ یا رسول اللہ! میرے رضاعی چچا آئے تھے، اور مجھ سے اندر آنے کی اجازت مانگ رہے تھے، مگر میں نے انہیں اجازت دینے سے انکار کر دیا، آپ نے فرمایا تمہارے چچا، تمہارے پاس اندر آ جایا کریں، میں نے عرض کیا کہ مجھے عورت نے دودھ پلایا ہے، مرد نے تو نہیں پلایا، فرمایا وہ تمہارے چچا ہیں، تمہارے پاس اندر آ جایا کریں۔

ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، کہ ابو قیس کے بھائی نے حضرت عائشہؓ سے اجازت چاہی، اور اسی طرح روایت کیا۔

۱۰۸۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو معاویہ، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، فرق یہ ہے کہ اس میں ہے، ابو قیس نے اجازت چاہی۔

۱۰۸۳۔ حسن بن علی حلونی، محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، عطاء، عروہ بن زہیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ میرے پاس آنے کی میرے رضاعی چچا ابو الجعد نے اجازت مانگی، میں نے انکار کر دیا، ہشام بیان کرتے ہیں، ابو الجعد، ابو القیس ہی ہیں، غرضیکہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ کو اس بات کی خبر دی، آپ نے فرمایا تم نے انہیں کیوں نہ آنے دیا، تمہارے واسطے ہاتھ یا تمہ میں خاک بھرے۔

۱۰۸۴۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن ریح، لیث، یزید بن ابی حبیب، عراق، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ ان کے رضاعی چچا جن کا نام قحط تھا، انہوں نے آنے کی اجازت طلب کی، میں نے ان سے پردہ کر لیا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ واقعہ بیان کیا، حضور

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ عَمِّي مِنَ الرِّضَاعَةِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ فَأَيُّتُ أَنْ أَذِنَ لَهُ حَتَّى اسْتَأْمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ إِذْ عَمِّي مِنَ الرِّضَاعَةِ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ فَأَيُّتُ أَنْ أَذِنَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَلِجْ عَلَيْكَ عَمُّكَ قُلْتُ إِنَّمَا أَرْضَعُنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يَرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَ إِنَّهُ عَمُّكَ فَلْيَلِجْ عَلَيْكَ *

عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ أَبَا أَبِي الْقَعْنَسِ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهَا فَذَكَرَ نَحْوَهُ *

۱۰۸۲۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهَا أَبُو الْقَعْنَسِ *

۱۰۸۳۔ وَحَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَوَاتِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَنْهُ الرَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ حُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ عَمِّي مِنَ الرِّضَاعَةِ أَبُو الْجَعْدِ فَرَدَدْتُهُ قَالَ لِي هِشَامُ إِنَّمَا هُوَ أَبُو الْقَعْنَسِ فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ قَالَ فَمَا أَذِنْتَ لَهُ تَرَبَّتْ بِعَمِّكَ أَوْ يَذَلِكِ *

۱۰۸۴۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِرَّاءَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عَمَّهَا مِنَ الرِّضَاعَةِ يُسَمَّى أَقْلَحَ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهَا فَحَبَّيْتُهُ فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

نے فرمایا، تم ان سے پردہ نہ کرو کیونکہ جو حرمت رب سے ثابت ہوتی ہے، وہی رضاءت سے ہوتی ہے۔

۱۰۸۵۔ عید اللہ بن معاذ خبری، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، حکم، عراق بن مالک، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ انس بن قیس نے مجھ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی، تو میں نے اجازت دینے سے انکار کر دیا (۱)، اس نے کہلا بھیجا کہ میں تمہارا چچا ہوں، میرے بھائی کی بیوی نے تمہیں دودھ پلایا تھا، میں نے پھر بھی ان دینے سے انکار کر دیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، تو میں نے یہ واقعہ آپ سے بیان کیا، آپ نے فرمایا، وہ تمہارے پاس آسکتے ہیں، کیونکہ وہ تمہارے چچا ہیں۔

۱۰۸۶۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، زبیر بن حرب، محمد بن علاء، ابو معاویہ، اعمش، سعد بن جبیدہ، ابو عبد الرحمن، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میں نے خدمت اقدس میں عرض کیا، یا رسول اللہ کیا وجہ ہے، کہ آپ کا میلان خاطر (دیگر) قریش کی جانب ہے اور ہمیں چھوڑے جاتے ہیں، آپ نے فرمایا، کیا تمہارے پاس کوئی ہے، میں نے عرض کیا، حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لڑکی ہے، آپ نے فرمایا، وہ میرے لئے حلال نہیں ہے، اس لئے کہ وہ میری رضائی بیٹی ہے۔

۱۰۸۷۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد (تیسری سند) محمد بن ابوبکر مقدی، عبد الرحمن بن مہدی، سفیان، اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا لَا تَحْجِي مِنْهُ فَإِنَّهُ يَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ *

۱۰۸۵۔ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ عِرَاقِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَأْذَنَ عَلِيٌّ أَفْلَحَ بْنَ فُعَيْسٍ فَأَيُّتُ أَنْ أَدَنَ لَهُ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ عَمَلُكَ أَرْضَعْنِي امْرَأَةً أَحَبَّي فَأَيُّتُ أَنْ أَدَنَ لَهُ فَحَاءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا كَرَنَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لِيَدْخُلْ عَلَيْكَ فَإِنَّهُ عَمَلُكَ *

۱۰۸۶۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَالْقَفْطُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ تَوَقَّى فِي فُرْشِي وَتَدْعُنَا فَقَالَ وَعِنْدَكُمْ شَيْءٌ قُلْتُ نَعَمْ بَلْتُ حَمْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا لَا تَجِلُّ لِي إِنَّهَا أُمَّةٌ أَحَبِّي مِنَ الرِّضَاعَةِ *

۱۰۸۷۔ وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَرْبٍ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

(۱) اس حدیث سے یہ آداب معلوم ہوئے (۱) جب تک کسی مسئلے کا حکم معلوم نہ ہو یا اس میں شک ہو تو جب تک علماء سے معلوم نہ کر لیا جائے اس وقت تک عمل کرنے میں توقف کرنا چاہئے۔ (۲) عورت کو چاہئے کہ اپنے خاوند کے گھر میں اس کی اجازت کے بغیر کسی کو داخل نہ ہونے دے۔ محرم کے لئے بھی گھر میں واسطے کے لئے اجازت لینا شروع ہے۔

۱۰۸۸۔ پراب بن خالد، ہمام، قتادہ، جابر بن زید، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا، کہ آپ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لڑکی سے نکاح کر لیجئے، فرمایا وہ میرے لئے حلال نہیں ہے، وہ میرے رضاعی بھائی کی لڑکی ہے، اور نسب سے جو چیز حرام ہوتی ہے، وہی رضاعت سے حرام ہوتی ہے۔

۱۰۸۹۔ زہیر بن حرب، یحییٰ قطان (دوسری سند) محمد بن یحییٰ بن مہران قطعی، بشر بن عمر، شعبہ، (تیسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ سے ہمام کی سند کے ساتھ روایت مذکور ہے، مگر شعبہ کی روایت وہیں ختم ہو جاتی ہے کہ آپ نے فرمایا، کہ وہ میری رضاعی بہن ہے، اور سعید کی روایت میں یہ بھی ہے، کہ نسب سے جو رشتے حرام ہوتے ہیں، رضاعت سے بھی وہی رشتے حرام ہو جاتے ہیں، اور بشر بن عمر کی روایت میں ہے، کہ میں نے جابر بن زید سے سنا ہے۔

۱۰۹۰۔ ہارون بن سعید ابی، احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، مخزمہ بن کبیر، بواسطہ اپنے والد، عبد اللہ بن مسلم، محمد بن مسلم، حمید بن عبد الرحمن، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا، کہ آپ کو حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی کا خیال نہیں ہے، یا عرض کیا گیا، کہ آپ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی کو کیوں پیغام نہیں دیتے، آپ نے فرمایا، کہ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے رضاعی بھائی ہیں۔

۱۰۹۱۔ ابو کریم، محمد بن العلاء، ابو اسامہ، ہشام بواسطہ اپنے والد، زعنب بنت ام سلمہ، حضرت ام حبیبہ بنت سفیان رضی اللہ

۱۰۸۸۔ وَحَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ عَلَى ابْنَةِ حَمْزَةَ فَقَالَ إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي إِنَّهَا أُمُّ أَحَبِّي مِنَ الرِّضَاعَةِ وَيَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الرَّحِمِ *

۱۰۸۹۔ وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ يَزِيدَ الْقَطَّاعِيُّ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ عَمْرٍو جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادٍ هَمَامٍ سَوَاءٌ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ شُعْبَةَ انْتَهَى عِنْدَ قَوْلِهِ إِنَّهُ أَحَبِّي مِنَ الرِّضَاعَةِ وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ وَإِنَّهُ يَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الرَّحِمِ وَفِي رِوَايَةِ بَشَرٍ بْنُ عَمْرٍو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ *

۱۰۹۰۔ وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْبَلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عِنْدَ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ مُسْلِمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ حَمِيدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ قَبْلَ إِرْسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَنْ ابْنَةِ حَمْزَةَ أَوْ قَبْلَ أَلَّا تَحْطُبُ بَنَاتِ حَمْزَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّ ابْنَةَ حَمْزَةَ أَحَبِّي مِنَ الرِّضَاعَةِ *

۱۰۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَةَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ أَخْبَرَنِي أَبِي

تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کو میری بہن یعنی ابوسفیان کی بیٹی کی طرف رغبت ہے؟ فرمایا کیا مقصد؟ میں کیا کروں؟ میں نے عرض کیا آپ اس سے نکاح کر لیں، فرمایا کیا تم اس بات کو پسند کرو گی؟ میں نے کہا آپ میرے لئے تو مخصوص نہیں ہیں، تو اگر خیر میں میرے ساتھ میری بہن بھی شریک ہو جائے تو بہتر ہے، فرمایا وہ میرے لئے حلال نہیں ہے، میں نے عرض کیا مجھے خبر ملی ہے، کہ آپ نے درہ بنت ابو سلمہ کو پیغام دیا ہے، فرمایا ام سلمہ کی بیٹی کو، میں نے کہا جی ہاں، فرمایا اگر وہ میری گود کی پروردہ نہ ہوتی، تب بھی میرے لئے حلال نہ تھی، وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے، مجھے اور اس کے باپ کو ثویبہ نے دودھ پلایا ہے، سو تم مجھے اپنی بیٹیوں اور بہوؤں کا پیغام نہ دیا کرو۔

۱۰۹۲۔ سوید بن سعید، یحییٰ بن ابی زائدہ، (دوسری سند) عمرو ناقد، اسود بن عامر، زبیر، حضرت ہشام بن عروہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۱۰۹۳۔ محمد بن ریح بن مہاجر، لیث، یزید بن ابی حمیب، محمد بن شہاب، عروہ، زعنب بنت ابی سلمہ، حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ میری بہن عروہ سے نکاح کر لیجئے، فرمایا، کیا تم اس بات کو پسند کرو گی؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ، میں ہی تو آپ کے لئے مخصوص نہیں ہوں، پھر میں خیر میں شریک ہونے کے لئے میری بہن ہی میرے لئے بہت بہتر ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ میرے لئے حلال نہیں ہے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ، ہمیں اطلاع ملی ہے کہ آپ درہ ابو سلمہ کی صاحبزادی سے نکاح کرنا چاہتے

عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ هَلْ لَكَ فِي أُخْتِي بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ فَقَالَ أَفْعَلُ مَاذَا قُلْتُ تَنْكِحُهَا قَالَ أَوْ تَحِبِّينَ ذَلِكَ قُلْتُ لَسْتُ لَكَ بِمُحَلِّبَةٍ وَأَحَبُّ مِنْ شَرِكَتِي فِي الْخَيْرِ أُخْتِي قَالَ فَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي قُلْتُ فَإِنِّي أَخْبَرْتُ أَنَّكَ تَخْطُبُ دُرَّةَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ بِنْتُ أُمِّ سَلَمَةَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَوْ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَيْسَتِي فِي جِحْرِي مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا ابْنَةُ أُخْتِي مِنَ الرِّضَاعَةِ أَرْضَعَنِي وَأَبَاهَا ثَوَيْبَةُ فَلَا تَرْضَأُ عَلَيَّ بَنَاتُكَ وَلَا أَحْوَابُكَ *

۱۰۹۲۔ وَحَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّاءُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ أَخْبَرَنَا زُهَيْرٌ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ سَوَاءً *

۱۰۹۳۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ عَنْ الْمُتَاهِرِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ شِهَابٍ كَتَبَ يَذْكُرُ أَنَّ عُرْوَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهَا أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ انْكِحْ أُخْتِي عُرَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْحَبِينَ ذَلِكَ فَقَالَتْ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَسْتُ لَكَ بِمُحَلِّبَةٍ وَأَحَبُّ مِنْ شَرِكَتِي فِي الْخَيْرِ أُخْتِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ ذَلِكَ لَا

ہیں، آپ نے ارشاد فرمایا، کیا ام سلمہؓ کی لڑکی سے امیں نے عرض کیا جی ہاں! آپؐ نے فرمایا، اگر وہ میری پروردہ نہ ہوتی، تب بھی وہ میرے لئے حلال نہ تھی، وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے، مجھے اور اس کے باپ ابو سلمہ (رضی اللہ عنہ) کو تو یہ نے دودھ پلایا ہے، اس لئے تم مجھ پر اپنی بہنیں اور بیٹیاں نہ پیش کیا کرو، اس لئے کہ وہ میرے لئے حلال نہیں ہیں، نہ میں ان سے نکاح کر سکتا ہوں۔

(فاکوہ) حضرت ام حبیبہؓ کو ان رشتوں کی حرمت معلوم نہ ہوگی، اس لئے حضورؐ کے سامنے پیش کیا، اور اسی بنا پر بعد میں حضورؐ نے متنبہ فرمادیا۔ ۱۰۹۴۔ عبد الملک، شعیب، لیث، عقیل بن خالدہ (دوسری سند) عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم زہری، محمد بن عبد اللہ بن مسلم، زہری سے ابن ابی حبیب کی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں، اور یزید بن ابی حبیب کے علاوہ کسی نے اپنی حدیث میں عذر کا نام نہیں لیا ہے۔

۱۰۹۵۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم (دوسری سند) محمد بن عبد اللہ بن نمیر، اسماعیل (تیسری سند) سوید بن سعید، معتمر بن سلیمان، ایوب، ابن ابی ملیک، عبد اللہ بن زہیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اور سوید کی روایت میں ہے، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ایک مرتبہ یا دو مرتبہ دودھ پونے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

۱۰۹۶۔ یحییٰ بن یحییٰ اور عمرو بن قنقلہ اور اسحاق بن ابراہیم، معتمر بن سلیمان، ایوب، ابو الخلیل، عبد اللہ بن حارث، حضرت ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور آپؐ میرے گھر میں تشریف فرما تھے، اس

یَحِلُّ لِي قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَا نَحَدِّثُ أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ ذُرَّةَ بَنْتِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ بَنْتُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رِيسِي فِي جِحْرِي مَا حَلَّتْ لِي بِهَا ابْنَةُ أُخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ أَرْضَعْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثَوْبَةً فَلَا نَرْضَعُنَّ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَعْوَانِكُنَّ *

۱۰۹۴۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ حَدَّثِي حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنَا عَنْهُ بْنُ حَبِيبٍ أَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ كِلَاهُمَا عَنْ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادٍ مِنْ أَبِي حَبِيبٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ وَلَمْ يَسْمُ أَحَدٌ مِنْهُمْ فِي حَدِيثِهِ عَزَّةَ غَيْرَ يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ *

۱۰۹۵۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ ح وَحَدَّثَنَا سُؤْدَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي ثَوْبٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سُؤْدَةُ وَزُهَيْرُ ابْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةَ وَالْمَصَّانَ *

۱۰۹۶۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَعَمْرُو بْنُ الْقَافِلِ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كُلُّهُمْ عَنْ الْمُعْتَمِرِ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى أَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي ثَوْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْحَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ دَخَلَ أَعْرَابِيٌّ

چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

۱۰۱۔ احمد بن سعید داری، حبان، جہام، قتادہ، ابو الخلیل، عبد اللہ بن حارث، حضرت ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، کہ کیا ایک دوسرے چوسنے سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے، فرمایا نہیں۔

۱۰۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، عبد اللہ بن ابی بکر، عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ پہلے قرآن کریم نازل ہوا تھا، کہ دس بار دودھ کا چوسنا حرمت ثابت کر دیتا ہے اور پھر وہ منسوخ ہو گیا، اور پڑھا جانے لگا، کہ پانچ مرتبہ دودھ چوسنا حرمت کا باعث ہے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک اس کی تلاوت قرآن کریم میں کی جاتی تھی۔

(قتادہ) پانچ مرتبہ چوسنے کی منسوخیت بالکل آخری وقت میں نازل ہوئی، اس لئے اس کے نسخ کے متعلق کسی کو معلوم نہ ہو سکا، پھر نسخ کے مشہور ہو جانے کے بعد سب نے اس بات پر اجماع کر لیا کہ اسے قرآن کریم میں نہ پڑھا جائے، اب رہا یہ مسئلہ کہ حرمت رضاعت کتنی مرتبہ چوسنے سے ثابت ہوتی ہے، تو جمہور علمائے کرام کا یہی مسلک ہے، کہ ایک مرتبہ چوسنے سے بھی حرمت ثابت ہو جاتی ہے، اور اسی کی جانب امام بخاری نے باب بامدھہ کا اشارہ کیا ہے، اور اسی قول کو ابو الزناد نے حضرت علی، ابن مسعود، ابن عباس، عطاء طاؤس اور ابن مسیب، حسن، زہری، قتادہ، حکم اور حماد مالک اور لوزاعی، ثوری کے بعد امام ابو حنیفہ سے نقل کیا ہے، اور امام احمد کا بھی مشہور مذہب یہی ہے، کیونکہ آیت کلام اللہ ان بارے میں مطلق ہے، اور مقدار جو بیان کی ہے وہ مختلف ہے، اس لئے سب سے اونچی درجہ ایک مرتبہ چوسنا ہے، اسی سے حرمت ثابت ہو جائے گی (یعنی جلد ۲۰ صفحہ ۹۶، نووی جلد ۱ صفحہ ۳۶۰)۔

۱۰۳۔ عبد اللہ بن مسلمہ، قعنی، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید، عمرہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا، وہ اس رضاعت کا ذکر کر رہی تھیں کہ جس سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے، عمرہ بیان کرتی ہیں، کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، پہلے قرآن کریم میں دس مرتبہ دودھ کا چوسنا نازل ہوا، پھر اس کے بعد پانچ مرتبہ نازل ہوا۔

۱۰۴۔ محمد بن قتی، عبد الوہاب، یحییٰ بن سعید، عمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا، اور حسب سابق

وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْإِمْلَاجَةُ وَالْإِمْلَاجَتَانِ *

۱۱۰۱۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَانٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي لَحْلِيلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ سَأَلَتْ رَجُلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُحَرِّمُ الْمَصَّةَ فَقَالَ لَا *

۱۱۰۲۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ فِيمَا أُنْزِلُ مِنَ الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ يُحَرِّمْنَ ثُمَّ نُسِخَ بِخَمْسٍ مَعْلُومَاتٍ فَوَقَفِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُنَّ فِيمَا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ *

(۱۱۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ أَبُو سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ وَهِيَ تَذْكُرُ الَّذِي يُحَرِّمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ قَالَتْ عُمَرَةُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ نَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ ثُمَّ نَزَلَ أَيْضًا خَمْسُ مَعْلُومَاتٍ *

۱۱۰۴۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ أَحْمَرْتُ عُمَرَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ

بجیلہ *

روایت بہان کی۔

۱۱۰۵۔ عمروناقد، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، عبد الرحمن بن قاسم، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ سہلہ بنت سہیل رضی اللہ تعالیٰ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، اور عرض کیا، یا رسول اللہ! سالم کے آنے سے میں ابو حذیفہ کے چہرے پر کچھ ناگواری کے اثرات دیکھتی ہوں اور وہ ان کا حلیف ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم اسے دودھ پلا دو (۱)، انہوں نے عرض کیا، میں اسے کس طرح دودھ پلاؤں، اور وہ جوان مرد ہے، یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے، اور فرمایا میں جانتا ہوں، کہ وہ جوان مرد ہے، عمرو نے اپنی روایت میں اضافہ کیا ہے، کہ وہ غزوہ بدر میں شریک تھے، اور ابن عمر کی روایت میں ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ و آلہ وسلم بیٹے۔

۱۱۰۶۔ اسحاق بن ابراہیم خللی، محمد بن ابی عمر، ثقیفی، ابوب، ابن ابی ملیک، قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا آزاد کردہ غلام سالم ابو حذیفہ کے مکان ہی میں ان کے گھر والوں کے ساتھ رہا کرتا تھا تو سہلہ بنت سہیل رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا، یا رسول اللہ! سالم دوسرے مردوں کی طرح جوان ہو گیا، اور جن باتوں کو دوسرے جوان مرد سمجھتے ہیں، وہ بھی سمجھتا ہے، اور میرا خیال ہے، کہ اس کے آنے سے ابو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر کچھ برا اثر ہوتا ہے، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ تم اسے اپنا دودھ پلا دو، تاکہ تم اس

۱۱۰۵۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو النَّاقِذُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ سَهْلَةَ بِنْتُ سَهْلٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَرَى فِي وَجْهِ أَبِي حَذِيفَةَ مِنْ دُخُولِ سَالِمٍ وَهُوَ خَلِيفُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضِعِيهِ قَالَتْ وَكَيْفَ أَرْضِيعُهُ وَهُوَ رَجُلٌ كَبِيرٌ فَتَسَمَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ رَجُلٌ كَبِيرٌ رَأَى عُمَرُو فِي حَدِيثِهِ وَكَانَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَهِيَ رِوَايَةُ ابْنِ أَبِي عُمَرَ فَطُصِّحَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۱۰۶۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ الثَّقَفِيِّ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ ابْنِ أَبِي مَرْثُومٍ عَنْ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ سَالِمًا مَوْلَى أَبِي حَذِيفَةَ كَانَ مَعَ أَبِي حَذِيفَةَ وَأَهْلِهِ فِي بَيْتِهِمْ فَأَتَتْ تَعْبَى ابْنَةَ سَهْلٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ سَالِمًا قَدْ نَلَعَ مَا يَلْعُ الرُّحَالُ وَعَقَلَ مَا عَقَلُوا وَإِنَّهُ يَدْخُلُ عَلَيْنَا وَإِنِّي أَطُنُّ أَنَّ فِي نَفْسِ أَبِي حَذِيفَةَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضِعِيهِ تَحْرِمِي عَلَيْهِ وَيَذْهَبِ

(۱) یعنی دودھ نکال کر اسے دیا جائے اور وہ بی لے تو تمہارا رضاعی رشتہ دار بن جائیگا۔ حضرت عائشہ، حضرت حفصہ، حضرت عبد اللہ بن زبیر، قاسم بن محمد اور عمرو وغیرہ بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ بڑی عمر میں دودھ پینے سے بھی حرمت رضاعت ثابت ہو جاتی ہے جبکہ جمہور حضرات کے نزدیک صرف بچپن میں پینے سے حرمت ثابت ہوتی ہے بڑے ہو کر پینے سے نہیں۔ تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو محکمہ دلائل و تحقیقات، ص ۵۰۔

پر حرام ہو جاؤ، اور وہ کراہت جو ابو حذیفہ کے دل میں ہے وہ جاتی رہے گی، پھر وہ حاضر خدمت ہوئیں اور عرض کیا کہ میں نے انہیں دودھ پلایا، اور ابو حذیفہ کی کراہت جاتی رہی۔

۱۰۷- ابوالسحاق بن ابراہیم، محمد بن رافع، عبد الرزاق، ابن جریر، ابن ابی ملیک، قاسم بن محمد بن ابی بکر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ سہلہ بنت سہیل بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں، اور عرض کیا یا رسول اللہ! اسلام، حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہمارے ساتھ ہمارے مکان میں رہتا ہے، اور وہ بالغ ہو گیا ہے، اور وہی باتیں سمجھنے لگا جو کہ مرد سمجھتے ہیں، آپ نے فرمایا تم اسے دودھ پلا دو، اس کی محرم بن جاؤ گی، ابن ابی ملیک بیان کرتے ہیں، کہ ایک سال تک ڈر کی وجہ سے میں نے یہ روایت کسی سے بیان نہیں کی، پھر میری قاسم سے ملاقات ہوئی، ان سے میں نے کہا، تم نے مجھ سے ایک حدیث بیان کی، وہ آج تک ڈر کی وجہ سے میں نے کسی سے بیان نہیں کی، انہوں نے کہا وہ کون سی ہے، میں نے بیان کیا، فرمایا، کہ اب مجھ سے روایت کرو، اور بیان کرو کہ حضرت عائشہ نے خبر دی ہے۔

۱۰۸- محمد بن عثمان، محمد بن جعفر، شعبہ، حمید بن نافع، زہب بنت ام سلمہ بیان کرتی ہیں، کہ حضرت ام سلمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا، کہ تمہارے پاس ایک لڑکا آتا ہے، جو جوانی کے قریب ہے، میں تو اس کا اپنے پاس آنا پسند نہیں کرتی، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی تمہارے لئے بہتر نہیں ہے، حالانکہ حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی نے عرض کیا تھا، یا رسول اللہ! میں میرے پاس آتا جاتا ہے اور وہ جوان مرد ہے، اور حضرت ابو حذیفہ کے دل میں اس کے آنے

الَّذِي فِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ فَرَحَعَتْ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُهُ فَذَهَبَ الَّذِي فِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ *

۱۱۰۷- وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَحْبَرَنَا ابْنُ حُرَيْجٍ أَحْبَرَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ بْنَ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ سَهْلَةَ بِنْتَ سَهْلٍ بِنْتِ عَمْرِو جَاءَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ سَالِمًا لِسَالِمٍ مَوْلِي أَبِي حُذَيْفَةَ مَعًا فِي بَيْتِنَا وَقَدْ بَلَغَ مَا يَتَلَعُ الرِّجَالُ وَعَلِمَ مَا يَعْلَمُ الرِّجَالُ قَالَ أَرْضِعِيهِ تَحْرُمِي عَلَيْهِ قَالَ فَمَكَثَتْ سَنَةً أَوْ قَرِيبًا مِنْهَا لَمْ أُحْدِثْ بِهِ وَهَيْئَةً ثُمَّ لَقِيتُ الْقَاسِمَ فَقُلْتُ لَهُ لَقَدْ حَدَّثْتَنِي حَدِيثًا مَا حَدَّثْتُهُ بَعْدُ قَالَ فَمَا هُوَ فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ فَحَدَّثْتُهُ عَنِّي أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ *

۱۱۰۸- وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَمِيدٍ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ لِعَائِشَةَ إِنَّهُ يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْغُلَامُ النَّافِعُ الَّذِي مَا أَحْبَبُّ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيَّ قَالَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَمَا لَكَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْوَةٌ قَالَتْ إِنَّ امْرَأَةً أَبِي حُذَيْفَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ سَالِمًا يَدْخُلُ عَلَيَّ وَهُوَ رَجُلٌ وَفِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْهُ شَيْءٌ فَقَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضَعِيهِ حَتَّى يَدْخُلَ غَلِيظٌ * سے کراہت ہے، تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسے دودھ پلا دو تاکہ وہ تمہارے پاس آ سکے۔

(قائد) قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں، مقصود یہ ہے کہ کچھ دودھ نکال کر پلا دو، تاکہ پستانوں کو چھوٹا نہ پڑے، اور یہ واقعہ صرف ان کی خصوصیت ہے، کیونکہ قرآن کریم میں ہے، وَالْوَالِدَاتُ بِرُضْعِ الْوِلَادَةِ حَوْلَيْسَ كَامِلِينَ، اس لئے تمام صحابہ کرام و ائمہ مجتہدین اس بات کے قائل ہیں، کہ مدت رضاعت جو دو سال بیان کی گئی ہے، اس میں حرمت رضاعت ثابت ہو سکتی ہے، اور امام ابو حنیفہؒ نے آیت ”فَالْأَرَادَافُ لَا عِن تَرَاصْ مِنْهُمَا وَتَشَاوَرُ وَفَلَا حِجَابَ عَلَيْهِمَا إِلَّا بِرُضْعٍ“ کو پیش نظر رکھتے ہوئے رضاعت کے لئے تین مہینہ کی گنجائش دے دی ہے، کیونکہ ایک دم دودھ چھڑا کر مشکل ہو تا ہے۔ (یعنی جلد ۲۰ صفحہ ۹۵ و نووی جلد ۱ صفحہ ۳۶۸)۔

۱۱۰۹۔ ابو طاہر اور ہارون بن سعید ابی، ابن وہب و محمد بن کبیر، بواسطہ اپنے والد، حمید بن نافع، زینب بنت ابی سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کیا، کہ خدا کی قسم مجھے یہ بات پسند نہیں، کہ جو لڑکار رضاعت سے مستغنی ہو چکا ہے پھر وہ مجھے دیکھے، حضرت عائشہؓ نے فرمایا کیوں؟ سہلہ بنت سہیل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ کی خدمت میں آکر عرض کیا تھا، کہ یا رسول اللہ! سالم کے آنے کی وجہ سے میں ابو حذیفہ کے چہرے پر کچھ ناگواری کے اثرات دیکھتی ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم اسے دودھ پلا دو، سہلہ نے عرض کیا، حضور وہ تو دواڑھی والا ہے، فرمایا اسے دودھ پلا دو، ابو حذیفہ کے چہرے پر ناگواری کے اثرات جاتے رہیں گے، فرماتی ہیں، کہ پھر مجھے ابو حذیفہ کے چہرے پر ناگواری کے اثرات محسوس نہیں ہوئے۔

۱۱۱۰۔ عبد الملک، شعیب، لیث، عقیل بن خالد، ابن شہاب، ابو عبید اللہ بن عبد اللہ بن زمرہ، زینب بنت ابی سلمہ، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج مطہرات اس کا انکار کرتی تھیں کہ کوئی اس طرح دودھ پی کر ان کے گھروں میں آئے، اور سب نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا، کہ خدا کی قسم ہماری

۱۱۰۹۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْبَلِيُّ وَالْقَطُوفُ لِهَارُونُ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَحْبَرَنِي مُحَرَّمَةُ بْنُ نُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ بْنَ نَافِعٍ يَقُولُ سَمِعْتُ زَيْنَبَ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ تَقُولُ سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ رَوْحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ لِعَائِشَةَ وَاللَّهِ مَا نَطِيبُ نَفْسِي أَنْ يَرَانِي الْعَلَامُ قَدْ اسْتَفْتَى عَنِ الرِّضَاعَةِ فَقَالَتْ لِمَ قَدْ حَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَأَرَى فِي وَجْهِ أَبِي حَذِيفَةَ مِنْ دُخُولِ سَالِمٍ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضَعِيهِ فَقَالَتْ إِنَّهُ ذُو لِحْيَةٍ فَقَالَ أَرْضَعِيهِ يَذْهَبُ مَا فِي وَجْهِ أَبِي حَذِيفَةَ فَقَالَتْ وَاللَّهِ مَا عَرَفْتُهُ فِي وَجْهِ أَبِي حَذِيفَةَ *

۱۱۱۰۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ الْمُسَيَّبِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ أَحْبَرَنِي أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ أَنَّ أُمَّهُ زَيْنَبَ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ أَحْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّهَا أُمَّ سَلَمَةَ رَوْحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تَقُولُ أَبِي سَائِرُ أَرَوَّاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهِنَ

رائے میں تو یہ ایک رخصت تھی، جو حضور نے سالم کے لئے خصوصیت سے دی تھی اور حضور ایسا دودھ پلا کر ہمارے سامنے کسی کو نہیں لائے، اور نہ ہمیں کسی کے سامنے کیا۔

۱۱۱۱۔ ہناد بن سری، ابوالاحوص، اشعث بن ابی اشعث، بواسطہ اپنے والد، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، اور میرے پاس ایک آدمی بیٹھا تھا، آپ کو یہ بات بہت ناگوار ہوئی اور میں نے آپ کے چہرہ اور پرنا گواری کے اثرات دیکھے، حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! یہ میرا رضاعی بھائی ہے، آپ نے فرمایا، رضاعی بھائیوں کو دیکھ لیا کرو کیونکہ رضاعت وہی معتبر ہے جو بھوک کے وقت یعنی ایام رضاعت میں ہو۔

۱۱۱۲۔ محمد بن ثنی اور ابن بشار، محمد بن جعفر (دوسری سند) عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ (تیسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع (چوتھی سند)، زہیر بن حرب، عبدالرحمن بن مہدی، سفیان، (پانچویں سند) عبد بن حمید، حسین ہعفی، زائدہ، اشعث بن ابی اشعث، سے احوص کی روایت اور سند کی طرح حدیث مروی ہے، سوائے اس کے کہ اس روایت میں ”من الجماعہ“ کے الفاظ ہیں۔

باب (۱۵۳) استبراء کے بعد ہاندی سے صحبت کرنا جائز ہے (۱)، اگرچہ اس کا شوہر موجود ہو، اور قید ہو جانے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے!

أَخَذَ بِحِلِّكَ الرُّضَاعَةِ وَقُلْنَ لِعَائِشَةَ وَاللَّهِ مَا نَرَى هَذَا إِلَّا رُحَصَةً أُرْخَصَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَالِمٍ حَاصَّةً فَمَا هُوَ بِدَائِلٍ عَلَيْنَا أَخَذَ بِهَذِهِ الرُّضَاعَةِ وَلَا رَأْيَا *

۱۱۱۱۔ وَحَدَّثَنَا هَذَا نُسُ الْمَرْي حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي رَحْلٌ فَأَعِدْتُ فَأَشْنَدْتُ ذَلِكَ عَلَيْهِ وَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ أَحَبُّ مِنِّي الرُّضَاعَةِ قَالَتْ فَقَالَ انْظُرُونِ إِنْ خَوْتُمْ مِّنَ الرُّضَاعَةِ فَإِنَّمَا الرُّضَاعَةُ مِنَ الْمَخَاجَةِ *

۱۱۱۲۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ جَبِيْعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَبِيْعًا عَنْ سَفْيَانَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ نُسُ حَمِيْدٌ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْخُفَيْيُّ عَنْ زَائِدَةَ كُلُّهُمْ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ بِإِسْنَادِ أَبِي الْأَحْوَصِ كَمَعْنَى حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّهُمْ قَالُوا مِنَ الْمَخَاجَةِ *

(۱۵۳) بَابُ جَوَازِ وَطْءِ الْمَسْنُونَةِ بَعْدَ الْإِسْتِبْرَاءِ وَإِنْ كَانَ لَهَا زَوْجٌ أَنْفَسَخَ نِكَاحُهَا بِالسَّنِيِّ *

(۱) اگر کوئی عورت مسلمانوں کی قید میں آکر اور الاسلام آجائے اور اس کا خاوند اور الحرب میں ہی ہو تو باجماع امت اس کا سابقہ نکاح ختم ہو جائے گا اور استبراء کے بعد اس ہاندی سے اس کے مالک کے لئے وطی کرنا جائز ہے بشرطیکہ وہ ہاندی کتابیہ ہو یا قید کے بعد مسلمان ہو گئی ہو۔

۱۱۱۳۔ عبید اللہ بن عمر بن میسرہ قواریری، یزید بن زریج، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، صالح ابو ظلیل، ابو علقمہ ہاشمی، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے دن ایک فوج اداس کی طرف روانہ کی، وہ دشمن سے مقابل ہوئے، اور ان سے قتال کیا، اور ان پر غالب آئے، اور ان کی عورتیں قید کر لائے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب نے ان سے صحبت کرنے کو اچھا نہ سمجھا، اس وجہ سے کہ ان کے شوہر مشرکین موجود تھے، تب اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، ”وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ“ یعنی شوہروں والی عورتیں تم پر حرام ہیں، مگر جن کے تم مالک ہو گئے ہو، یعنی قید میں وہ تم پر حلال ہیں، جب ان کی عدت گزر جائے۔

(فائدہ) یعنی ایک حیض آجائے، جس سے معلوم ہو جائے کہ حمل نہیں ہے، اور حاملہ سے وضع حمل کے بعد صحبت کی جائے گی۔

۱۱۱۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابن عثی، ابن بشار، عبدالاعلیٰ، سعید، قتادہ، ابو ظلیل، علقمہ ہاشمی، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے دن ایک لشکر بھیجا، اور بقیہ حدیث یزید بن زریج کی روایت کی طرح بیان کی ہے، مگر یہ کہ انہوں نے بیان کیا، مگر وہ جن کے مالک ہیں تمہارے دائیں ہاتھ ان میں سے، وہ تمہارے لئے حلال ہیں، باقی اس میں یہ ذکر نہیں ہے، کہ جب ان کی عدت پوری ہو جائے۔

۱۱۱۵۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد بن حارث، شعبہ، حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۱۱۱۶۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد بن حارث، شعبہ، قتادہ، ابو ظلیل، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

۱۱۱۳۔ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عُرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحِ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي عُلْقَمَةَ الْهَاشِمِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ بَعَثَ حَتِيشًا إِلَى أَوْطَاسٍ فَلَقُوا عَدُوًّا فَقَاتَلُوهُمْ فَظَهَرُوا عَلَيْهِمْ وَأَصَابُوا لَهُمْ سَبَاقًا فَكَانَ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرُوا مِنْ عَشَائِهِمْ مِنْ أَجْلِ أَرْوَاحِهِمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ (وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ) أَيْ فَهُنَّ لَكُمْ حَلَالٌ إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ *

۱۱۱۴۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ أَنَّ أَبَا عُلْقَمَةَ الْهَاشِمِيِّ حَدَّثَنَا أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ يَوْمَ حُنَيْنٍ سَرِيَّةً بِمَعْنَى حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْجٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِنْهُنَّ فَحَلَالٌ لَكُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ *

۱۱۱۵۔ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْخَارِثِيُّ حَدَّثَنَا حَالِدُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ الْخَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۱۱۱۶۔ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْخَارِثِيُّ حَدَّثَنَا حَالِدُ بْنُ الْخَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جنگ بوطاس میں مسلمانوں کو کچھ قیدی عورتیں ہاتھ آئیں، جن کے شوہر موجود تھے، صحابہ کرام نے ان سے صحبت میں گناہ کا خوف کیا، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ۔

۱۱۱۷۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد بن حارث، سعید، حضرت قتادہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

باب (۱۵۴) بچہ صاحب فراش کا ہے اور شبہات سے بچنا چاہئے!

۱۱۱۸۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن ریح، لیث، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمرہ دونوں میں ایک لڑکے کے بارے میں جھگڑا ہو گیا، حضرت سعد بولے یا رسول اللہ یہ میرے بھائی عبد بن ابی وقاص کا لڑکا ہے، بھائی نے مجھے وصیت کی تھی، کہ یہ لڑکا میرا ہے، حضور اس کا نقشہ ملاحظہ فرمائیں، عبد بن زمرہ بولے یا رسول اللہ یہ لڑکا میرا بھائی ہے، میرے باپ کے بستر پر ان کی باندی کے بطن سے پیدا ہوا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نقشہ دیکھا، تو کھلی ہوئی مشابہت عبد کے ساتھ پائی، لیکن ارشاد فرمایا، عبد بن زمرہ لڑکا تمہارا ہے، بچہ صاحب فراش ہی کا ہے، اور زانی کے لئے جہیز ہیں، اے سودہ بنت زمرہ تم اس سے پردہ کرو، اس حکم کے بعد حضرت سودہ کو اس لڑکے نے کبھی نہیں دیکھا، محمد بن ریح نے ”یا عبد“ کا لفظ نہیں بولا۔

۱۱۱۹۔ سعید بن منصور اور ابوبکر بن ابی شیبہ، عروہ ناقد، سفیان بن عیینہ (دوسری سند) عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں،

قَدَاةٌ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَصَابُوا سَيِّئًا يَوْمَ أَوْطَاسَ لَهُنَّ أَرْوَاحٌ فَتَحَوُّوا فَأَنْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ) *

۱۱۱۷۔ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَدَاةٍ هَذَا الْإِسْنَادَ لَحْوَةً *

(۱۵۴) بَابُ الْوَلَدِ لِلْفِرَاشِ وَتَوْفِي الشُّبُهَاتِ *

۱۱۱۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَنْدُ بْنُ زَمْرَةَ فِي عِلَامٍ فَقَالَ سَعْدُ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ أُحَيٍّ عَشْتَةُ نِسَاءٍ أَبِي وَقَّاصٍ عَهْدَ إِلَيَّ أَنَّهُ أَنَّهُ انْطَرَفَ إِلَى شَتْبِهِ وَقَالَ عَنْدُ بْنُ زَمْرَةَ هَذَا أُحَيٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَدْتُ عَلَى فِرَاشِ أَبِي مِنْ وَلِيدَتِهِ فَظَنَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ شَتْبَهُ فَرَأَى شَتْبًا نِسَاءً بَعْثَةً فَقَالَ هُوَ لَكَ يَا عَنْدُ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاقِرِ الْحَحَرُ وَاخْتَصَمِي بِهِ يَا سَوْدَةُ بَنْتُ زَمْرَةَ قَالَتْ فَلَمْ يَرِ سَوْدَةُ فَظَنَرَسُولُ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَوْلَهُ يَا عَنْدُ *

۱۱۱۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعُثْمَرُ النَّاقِدُ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَنْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَنْدُ الرَّزَّاقِ

محمّد بن معمر اور ابن عیینہ کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں، کہ بچہ صاحب فراش کا ہے، اور زانی کے لئے پتھر ہیں۔

۱۱۲۰۔ محمد بن رافع اور عبد بن حمید و عبد الرزاق، معمر، زہری، ابن مسیب، حضرت ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ لڑکا صاحب فراش کا ہے، اور زانی کے لئے پتھر ہیں۔

(فائدہ) فراش جس سے صحبت کی جائے، خواہ بزرگ یا کمزیر، جب ایسی عورت سے ایسی مدت میں لڑکا پیدا ہو، کہ اس کا الحاق اس کے شوہر یا مالک سے ممکن ہو تو اسی کا تصور کیا جائے گا اور ملک نکاح میں صرف عقد ہی سے عورت فراش ہو جاتی ہے، اللہ اعلم۔

۱۱۲۱۔ سعید بن منصور اور زہیر بن حرب، عبد الاعلیٰ بن حماد و عمرو ناقد، سفیان، زہری، ابن منصور، سعید، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عبد الاعلیٰ، ابی سلمہ، سعید، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، زہیر، سعید، ابی سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عمرو، سفیان، زہری، سعید، ابی سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معمر کی حدیث کی طرح روایت کرتے ہیں۔

أَحْبَرْنَا مَعْمَرًا كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ عَنِ أَنَّهُ مَعْمَرًا وَأَنَّ عَيْنَةَ فِي حَدِيثِهِمَا الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَوَّلَ لُغَايِهِ الْحَحَرُ*

۱۱۲۰۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَحَرُ*

۱۱۲۱۔ وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ وَعَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَمَّا ابْنُ مَنْصُورٍ فَقَالَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَمَّا عَبْدُ الْأَعْلَى فَقَالَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَوْ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَالَ زُهَيْرٌ عَنْ سَعِيدٍ أَوْ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَخَذَهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَالَ عَمْرُو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ مَرَّةً عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ وَمَرَّةً عَنْ سَعِيدٍ أَوْ أَبِي سَلَمَةَ وَمَرَّةً عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغُلِّ حَدِيثٍ مَعْمَرٌ*

(فائدہ) اس حدیث کی سند میں امام مسلم نے بہت خوبی و سلاست کے ساتھ رجال سند کو بیان کیا ہے، جس کا انکبار ترجمہ سے نہیں ہو سکتا، صرف اہل علم اور اصحابِ ذوق ہی اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

باب (۱۵۵) الحاق ولد میں قیادہ شناس کا اعتبار کرنا

(۱۵۵) نَابِ الْعَمَلِ بِالْحَاقِ الْقَائِفِ الْوَلَدُ*

۱۱۲۲۔ یحییٰ بن یحییٰ اور محمد بن ریح، لیث، (دوسری سند) حقیقہ بن سعید، لیث، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ

۱۱۲۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمَيْحٍ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ

سَعِيدٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيَّ مَسْرُورًا تَرَفُّقُ أَسَادِيرُ وَجْهِهِ فَقَالَ أَلَمْ تَرَيَ أَنَّ مُحْجَرًا نَظَرَ آفِئًا إِلَى زَيْنِ بْنِ حَارِثَةَ وَأَسَامَةَ بْنِ زَيْنٍ فَقَالَ إِنَّ بَعْضَ هَذِهِ الْأَفْدَامِ لَمِنْ بَغْضٍ *

۱۱۲۳- وَحَدَّثَنِي عُمَرُو النَّاقِذُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِعُمَرُو قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مَسْرُورًا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَلَمْ تَرَيَ أَنَّ مُحْجَرًا الْمَدْلِيحِي دَخَلَ عَلَيَّ فَرَأَى أَسَامَةَ وَزَيْنًا وَعَلَيْهِمَا فَطِيفَةٌ فَذُ عَطِيًّا رُعُوسُهُمَا وَبَدَتْ أَفْدَامُهُمَا فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ الْأَفْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَغْضٍ *

۱۱۲۴- وَحَدَّثَنَا مَتَّصُورُ بْنُ أَبِي مَرْجَمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدًا وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْنٍ وَزَيْنُ بْنُ حَارِثَةَ مُضْطَلَجَعَانِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ الْأَفْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ فَسَرُّ بِذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْجَبَهُ وَأَحْزَنَهُ *

۱۱۲۵- وَحَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَابْنُ حُرَيْجٍ كُلُّهُمَا عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ وَرَأَى فِي حَدِيثِ يُونُسَ وَكَانَ مُحْجَرًا قَائِفًا *

عنها سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک روز آنحضرت خوش خوشی میرے پاس تشریف لائے، آپ کا چہرہ مبارک چمک رہا تھا، فرمایا کیا تم نے نہیں دیکھا کہ مجز قیافہ شناس نے ابھی زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے قدموں کو دیکھ کر بتلایا، کہ ان میں سے ایک قدم دوسرے قدم کا جڑ ہے۔

۱۱۲۳- عمر و الناقذ اور زہیر بن حرب، ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس خوش خوشی تشریف لائے، اور فرمایا، اے عائشہ! کیا تم کو معلوم نہیں کہ مجز مد لگی میرے پاس آیا تھا، اور اسامہ اور زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا، اور یہ دونوں ایک چادر اس طرح اوڑھے ہوئے تھے کہ ان کے سر ڈھکے ہوئے تھے، اور قدم کھلے ہوئے تھے، تو دیکھ کر کہنے لگا، یہ قدم ایک دوسرے کا جڑ ہیں۔

۱۱۲۴- منصور بن ابی مزاحم، ابراہیم بن سعد، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے، ایک قیافہ شناس آیا، اور اسامہ بن زید اور زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما لیٹے ہوئے تھے، تو کہنے لگا کہ یہ قدم ایک دوسرے کا جڑ معلوم ہوتے ہیں، یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے، اور آپ کو یہ بات بہت پسند آئی، چنانچہ پھر اس بات کی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اطلاع دی۔

۱۱۲۵- حرملة بن یحییٰ، ابن وہب، یونس (دوسری سند) عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، ابن جریر، زہری اسی سند کے ساتھ اسی طرح سے حدیث روایت کرتے ہیں، اور یونس کی حدیث میں ان الفاظ کی زیادتی بیان کی ہے ”وكان مجز قافًا“۔

(فائدہ) ماری بیان کرتے ہیں، کہ جاہلیت کے لوگ حضرت اسماءؓ کے نسب میں طعن کرتے تھے، کیونکہ حضرت اسماءؓ مکہ کے اور حضرت زیدؓ مکہ کے تھے، جب اس قیافہ شناس نے یہ بات بیان کی تو حضورؐ کو اس کی وجہ سے خوش ہوئی، کیونکہ ان لوگوں کا منہ بند ہو گیا، ابوداؤد نے احمد بن صالح سے یہی چیز بیان کی ہے، اب رہا یہ مسئلہ کہ الحاق ولد میں قیافہ شناس کا قول مستبر ہے یا نہیں، تو امام ابو حنیفہؒ اور ابو ثور اور اسحاق کے نزدیک قیافہ شناس کا الحاق ولد میں معتبر نہیں ہے، میں تو کہتا ہوں کہ یہاں تو پہلے ہی الحاق ولد تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشی اس وجہ سے ہوئی کہ مطاعین کا منہ بند ہو جائے گا کیونکہ وہ اس چیز کے قائل تھے، واللہ اعلم۔

(۱۵۶) بَابُ قَدَرِ مَا تَسْتَحِقُّهُ الْبَكْرُ وَالْثِيَبُ
مِنْ إِقَامَةِ الزَّوْجِ عِنْدَهَا غَقَبَ الزَّوْفَانِ *
۱۱۲۶ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَبَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي نَكْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَانَ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي نَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي نَكْرٍ نِسْ عِنْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا زَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا وَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ بِلَكَ عَلَى أَهْلِكَ هَوَانٌ إِنْ شِئْتَ سَعَتُ لَكَ وَإِنْ سَعَتُ لَكَ سَعَتُ لَيْسَانِي *
باب (۱۵۶) زفاف کے بعد دو شیرہ (کنواری) اور شیبہ (بیوہ) کے پاس شوہر کو کتنا ٹھہرنا چاہئے!

۱۱۲۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن حاتم، یعقوب بن ابراہیم، یحییٰ بن سعید، سفیان، محمد بن ابی بکر، عبد الملک بن ابی بکر بن عبد الرحمن بن الحارث بن ہشام، یواسطہ اپنے والد، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان سے نکاح کیا تو آپ تین دن ان کے پاس رہے، پھر ارشاد فرمایا کہ تم اپنے شوہر کے یہاں کوئی حقیر نہیں، اگر تم چاہو، تو تمہارے پاس ایک ہفتہ قیام کرو، اور اگر ایک ہفتہ تمہارے پاس رہا تو اپنی تمام ازادان کے پاس ایک ایک ہفتہ قیام کرو گے۔

۱۱۲۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، عبد اللہ بن ابی بکر، عبد الملک بن ابی بکر، حضرت ابو بکر بن عبد الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت ام سلمہ سے نکاح کیا، اور انہوں نے آپ کے پاس صبح کی، تو فرمایا تمہاری کوئی توہین نہیں ہے، اگر تمہاری منشا ہو تو میں تمہارے پاس ایک ہفتہ قیام کروں اور چاہو تو تین روزہ، پھر دور کروں، انہوں نے عرض کیا تین روزہ قیام فرمائیے۔

۱۱۲۸۔ عبد اللہ بن مسلمہ، سلیمان بن بلال، عبد الرحمن بن حمید، عبد الملک بن ابی بکر، حضرت ابو بکر بن عبد الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت ام سلمہ سے

۱۱۲۸ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ أَبِي نَكْرٍ عَنْ أَبِي نَكْرٍ نِسْ عِنْدَ الرَّحْمَنِ ابْنِ رَسُولِ

نکاح کیا، اور ان کے پاس تشریف لائے اور جانے کا ارادہ کیا تو انہوں نے حضور کا دامن کا پکڑا پکڑ لیا، تو آپ نے فرمایا، اگر تم چاہو تو تمہارے پاس اس سے زیادہ قیام کروں، اور اس مدت کا حساب رکھوں، دو شیرہ کے پاس سات راتیں، اور شیبہ کے پاس تین راتیں قیام کرنا چاہئے۔

۱۱۲۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو ضرہ، عبد الرحمن بن حمید سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

۱۱۳۰۔ ابو کریم، محمد بن علاء، حفص بن غیاث، عبد الواحد بن ایمن، ابو بکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس وقت کی کئی چیزیں بیان کیں، جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا، اسی میں ذکر کیا کہ آپ نے فرمایا، اگر تم چاہو تمہارے پاس ایک ہفتہ پورا کروں، اور دوسری ازواج کے پاس بھی ایک ہفتہ بسر کروں، کیونکہ اگر تمہارے پاس ایک ہفتہ رہوں گا تو اپنی دوسری ازواج کے پاس بھی ایک ایک ہفتہ قیام کروں گا۔

۱۱۳۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، خالد، ابو قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ اگر شیبہ کے اوپر دو شیرہ سے نکاح کرے تو اس کے پاس سات سات رات قیام کرے اور اگر دو شیرہ پر شیبہ سے نکاح کرے تو اس کے پاس تین رات رہے، خالد راوی بیان کرتے ہیں، اگر میں اس روایت کو مرفوع کہوں تو بھی درست ہے مگر حضرت انس نے فرمایا یہی سنت ہے۔

۱۱۳۲۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، سفیان، ابوب اور خالد ہذا، ابو قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ سنت یہی ہے کہ دو شیرہ کے پاس سات راتیں قیام کرنا چاہئے، خالد راوی بیان کرتے ہیں، کہ اگر میں چاہوں تو اس قول کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے منسوب کر دوں۔

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْنَ نَزْوَحَ أَمْ سَلَمَةَ فَدَحَلَ عَلَيْهَا فَأَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَحَدَتْ بَنُوهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَيْنَ زَيْنِكَ وَحَاسِنِكَ بِهِ إِلْبَكْرُ سَعٌ وَلَيْسَ ثَلَاثُ *

۱۱۲۹۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو صَمْرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مَعْلُومٌ *

۱۱۳۰۔ حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عِيَّاتٍ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَيْمَنَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَّوَحَهَا وَذَكَرَ أَنْبَاءَ هَذَا فِيهِ قَالَ إِنَّ بَيْنَ أَنْ أَسْعَ لَكَ وَأَسْعَ لَيْسَانِي وَإِنْ سَبَعْتُ لَكَ سَبَعْتُ لَيْسَانِي *

۱۱۳۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُثَيْمٌ عَنْ حَالِدِ بْنِ أَبِي قَلَانَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ إِذَا نَزَّوَحَ الْبَكْرُ عَلَى النَّبِيِّ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَإِذَا نَزَّوَحَ النَّبِيُّ عَلَى الْبَكْرِ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا قَالَ حَالِدٌ وَلَوْ قُلْتُ إِنَّهُ رَفَعَهُ لَصَدَقْتُ وَلَكِنَّهُ قَالَ السُّنَّةُ كَذَلِكَ *

۱۱۳۲۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي وَحَالِدٍ الْأَحْدَاءِ عَنْ أَبِي قَلَانَةَ عَنْ أَنَسِ قَالَ مِمَّنِ السُّنَّةُ أَنَّ بَيْنَ الْبَكْرِ سَبْعًا قَالَ حَالِدٌ وَلَوْ نَفِضْتُ قُلْتُ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

(۱۵۷) بَابُ الْقَسَمِ بَيْنَ الزَّوْجَاتِ وَبَيَانِ
أَنَّ السَّنَةَ أَنْ تَكُونَ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ لَيْلَةٌ مَعَ
يَوْمِهَا *

۱۱۳۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
حَدَّثَنَا شَيْبَانَةُ بْنُ سُورٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ
الْمُعْبِرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ لِلنَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْغُ بِسَنَةٍ فَكَانَ إِذَا
قَسَمَ نِسْفَهُمْ لَا يَنْتَهِي إِلَى الْمَرْأَةِ الْأُولَى إِلَّا فِي
يَسْغٍ فَكَانَ بِحُتْمِغٍ كُلِّ لَيْلَةٍ فِي يَسْغٍ النَّبِيِّ
بِأَيِّهَا فَكَانَ فِي يَسْغٍ عَائِشَةَ فَخَافَتْ رَبَّنَا
فَمَدَّ يَدَهُ إِلَيْهَا فَقَالَتْ هَذِهِ رَبَّنَا فَكَفَّ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فَتَفَاوَلْنَا حَتَّى
اسْتَحَبْنَا وَأَقْبَسَ الصَّلَاةَ فَمَرَّ أَبُو نَكْرٍ عَلَى
ذَلِكَ فَسَمِعَ أَصْوَاتَهُمَا فَقَالَ اخْرُجْ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِلَى الصَّلَاةِ وَاحْضُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ
فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ
عَائِشَةُ الْآنَ يَقْضِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلَاتَهُ فَتَحِيءُ أَبُو نَكْرٍ فَيَفْعَلُ بِي وَيَفْعَلُ فَلَمَّا
قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ أَتَاهَا
أَبُو نَكْرٍ فَقَالَ لَهَا قَوْلًا شَدِيدًا وَقَالَ أَنْصَبِي
هَذَا *

باب (۱۵۷) سنت طریقہ یہی ہے کہ ایک رات
دن ہر بیوی کے پاس رہے، اور تقسیم ایام میں
برابری رکھے!

۱۱۳۳- ابو بکر بن ابی شیبہ، شہابہ بن سوار، سلیمان بن مغیرہ،
ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نو بیویاں تھیں، (۱) حضور ان کی
باری تقسیم فرماتے، تو پہلی بیوی کے پاس نویں دن سے پہلے نہ
بہنچ سکتے تھے، اس لئے ہر رات تمام ازواج اس بیوی کے مکان
میں جمع ہو جاتی تھیں، جہاں آپ قیام فرما ہوتے تھے، ایک دن
حضور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مکان میں تھے کہ
حضرت زینب تشریف لائیں، آپ نے دست مبارک ان کی
طرف بڑھایا، حضرت عائشہ نے فرمایا، یہ زینب ہیں، آپ نے
دست مبارک کھینچ لیا، اور دونوں بیویوں میں لوٹ پھیر ہوئے
گئی، اور دونوں کی آوازیں بلند ہونے لگیں، اسی جھگڑے میں
نماز کی اقامت ہو گئی، حضرت ابو بکر اور سرے گزرے، دونوں
کی آوازیں سن کر عرض کیا، یا رسول اللہ، نماز کو تشریف لائیے
اور ان کے منہ میں خاک ڈال دیجئے، حضور والا نماز کو تشریف
لے گئے، حضرت عائشہ بولیں، اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نماز ختم کر کے تشریف لائیں گے، اور مجھے برا بھلا کہیں
گے، چنانچہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے، تو
حضرت ابو بکر ان کے پاس آئے، اور انہیں بہت سخت ست
کہا، اور فرمایا کہ تو ایسا کر رہی ہے۔

(۱) ایک وقت چار سے زیادہ عورتوں سے ٹکرا جائز ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے کسی اور کے لئے جائز نہیں ہے اور آپ
کے لئے اس کثرت ازواج کے جواز والے حکم میں ایک اہم حکمت یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہر چیز میں امت کے لئے
نمونہ بنائی گئی ہے تاکہ زندگی کے ہر شعبے میں آپ کی امت آپ کی اقتداء کرے۔ ایک گھر سے باہر کی زندگی ہوتی ہے دوسری گھر کے اندر کی
زندگی ہوتی ہے تو آپ کو کثرت ازواج کی اجازت ہوئی تاکہ ازواج مطہرات کے ذریعے گھر کے اندر کے آپ کے اقوال و افعال امت تک
پہنچ سکیں۔

(فائدہ) یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں بلند آواز سے بولتی ہے، اور آپ کی ازواج مطہرات کے اسماء گرامی یہ ہیں، حضرت عائشہ، حضرت طلحہ، حضرت سودہ، حضرت زینب، حضرت ام سلمہ، حضرت ام حبیبہ، حضرت یحییٰ، حضرت جبریلہ، حضرت صفیہ، اور ازواج کی باری حقین کرنے میں برابری ضروری ہے، کیونکہ احادیث مذکورہ کے علاوہ اور کثرت احادیث اس بات پر شاہد ہیں، کہ عورتوں کے درمیان تقسیم ایام میں برابری ضروری ہے اور صاف طور پر ایوداؤ، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ میں حدیث موجود ہے، حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں، کہ حضور تقسیم ایام میں ازواج میں برابری اور عدل فرمایا کرتے تھے، (عمدۃ القاری جلد ۲)۔

(۱۵۸) بَابُ جَوَازِ هَيْبَتِهَا نَوَيْبِهَا يَاب (۱۵۸) اپنی باری سوگن کو ہبہ کرنے کے جواز کا بیان!

۱۱۳۳۔ زہیر بن حرب، جریر، ہشام، بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے زیادہ اپنے لئے عزیز ترین عورت میں نے نہیں دیکھی، مجھے یہ آرزو تھی، کہ میں ان کے جسم میں ہوتی، سودہ کے مزاج میں بڑی تیزی تھی، جب وہ بوڑھی ہو گئیں تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے دن کی باری حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دے دی اور عرض کیا، کہ یا رسول اللہ! میں نے اپنی باری حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دے دی، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ کے پاس دو روز رہتے تھے، ایک دن حضرت عائشہ کا، اور ایک دن حضرت سودہ کا۔

۱۱۳۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عقبہ بن خالد (دوسری سند) عمرو ناقد، اسود بن عامر، زہیر (تیسری سند) مجاہد بن موسیٰ، یونس بن محمد، شریک، ہشام سے جریر کی حدیث کی طرح روایت منقول ہے، باقی شریک کی روایت میں یہ زیادتی ہے، کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان کیا، کہ میرے بعد حضورؐ نے سب سے پہلے جس عورت سے نکاح کیا، وہ حضرت سودہ تھیں۔

۱۱۳۶۔ ابو کریم، محمد بن علاء، ابو اسامہ، ہشام بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ مجھے ان عورتوں سے غیرت آتی تھی، جو

۱۱۳۴۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ امْرَأَةً أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَكُونَ فِيهَا مِثْلًا لَهَا مِنْ سَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ مِنْ امْرَأَةٍ فِيهَا حِدَّةٌ قَالَتْ فَلَمَّا كَبُرَتْ حَقَعْتُ يَوْمَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَائِشَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ حَقَعْتُ يَوْمِي مِنْكَ لِعَائِشَةَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لِعَائِشَةَ يَوْمَئِذٍ يَوْمَهَا وَيَوْمَ سَوْدَةَ *

۱۱۳۵۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَقِبَةُ بْنُ خَالِدٍ وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ غَامِرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ وَحَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَبْدِ الْإِسْلَامِ أَنَّ سَوْدَةَ لَمَّا كَبُرَتْ بَغَنَى حَدِيثِ جَرِيرٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ شَرِيكٍ قَالَتْ وَكَانَتْ أَوَّلَ امْرَأَةٍ تَزَوَّجَهَا بَعْدِي *

۱۱۳۶۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغَارُ عَلَى اللَّائِي وَهَبْنِ

اپنے اختیارات آغضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کر دیتی تھیں، اور میں کہتی تھی، کہ عورت بھی اپنے آپ کو بہہ کرتی ہے، لیکن جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، اے نبی جسے تو چاہے، اپنے سے دور کر، اور جسے تو چاہے ان میں سے اپنے پاس جگہ دے، تو میں نے کہا، خدا کی قسم آپ کا رب تو آپ کی خواہش پوری کرنے میں آپ سے بہت فرماتا ہے۔

۱۱۳۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدہ بن سلیمان، ہشام بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ میں کہتی تھی، کہ کیا عورت کو غیرت نہیں آتی، کہ مرد کو اپنا لمس بہہ کرتی ہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "نُرْجِي مَنْ نَشَاءُ مِنْهُمْ وَنُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ نَشَاءُ" میں نے عرض کیا، آپ کا رب تو آپ کی خواہش پوری کرنے میں آپ سے بہت فرماتا ہے۔

۱۱۳۸۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن حاتم، محمد بن بکر، ابن جریر عطاء بیان کرتے ہیں، کہ ہم مقام سرف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جنازے میں حاضر ہوئے، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، خیال رکھنا، یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ محترمہ کا جنازہ ہے، ان کا جنازہ مبارک اٹھاتے وقت حرکت نہ دینا، اور نہ زیادہ بلانا، اور بہت نرمی کے ساتھ لے چلنا، اور بات یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نو بیویاں تھیں، جن میں سے آٹھ کے لئے ہاری مقرر تھی اور ایک نے ہاری مقرر نہیں کی تھی، عطاء بیان کرتے ہیں کہ جن کی ہاری مقرر نہ تھی، وہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں۔

أَفْسَهُنَّ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقُولُ وَتَهَبُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا فَلَمَّا أُنْزِلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (نُرْجِي مَنْ نَشَاءُ مِنْهُمْ وَنُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ نَشَاءُ وَمَنْ اشْتَعَيْتَ مِنْ عَزَلْتُ) قَالَ قُلْتُ وَاللَّهِ مَا أَرَى رَبَّكَ إِلَّا مُسَارِعَ لَكَ فِي هَوَاكَ *

۱۱۳۷۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَدْنَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ أَمَا تَسْتَحْشِي امْرَأَةً تَهَبُ نَفْسَهَا لِرَحْلِ حَتَّى أُنْزِلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (نُرْجِي مَنْ نَشَاءُ مِنْهُمْ وَنُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ نَشَاءُ) فَقُلْتُ إِنْ رَبَّكَ لِمُسَارِعَ لَكَ فِي هَوَاكَ *

۱۱۳۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ قَالَ حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ حَنَازَةَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَرَفٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَذِهِ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فإِذَا رَفَعْتُمْ نَعَشَهَا فَلَا تُزْغِرُوهَا وَلَا تُزَلِّزُوهَا وَارْقُفُّوهَا فَإِنَّهُ كَانَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْسَعُ فَكَانَ يَقْسِمُ لِمَنْ وَلَا يَقْسِمُ لِمُؤَاخِذَةٍ قَالَ عَطَاءُ النَّبِيُّ لَا يَقْسِمُ لَهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حَبِيبٍ ابْنِ أَحْطَبَ *

(فائدہ) علماء نے بیان کیا ہے کہ یہ حضرت سوہہ تھیں، جن کی ہاری مقرر نہ تھی، اور اس روایت میں ابن جریر کو وہم ہو گیا ہے، اور اس بارے میں علماء کا اختلاف ہے، کہ وہ بی بی کون تھیں، جنہوں نے اپنی جان آغضرت کو بہہ کر دی تھی، مڑہری نے کہا ہے کہ، حضرت میمونہ تھیں، اور ام شریک اور زینب کے بارے میں بھی قول نقل کیا گیا ہے (نووی جلد ۱ صفحہ ۴۳۳)۔

۱۱۳۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ عَطَاءٌ كَانَتْ آخِرُهُنَّ مَوْتًا مَاتَتْ بِالْمَدِينَةِ *

۱۱۳۹- محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ روایت مذکور ہے، باقی عطاء کا اتنا قول زیادہ ہے، کہ حضرت میمونہ نے تمام امہات المؤمنین کے بعد مدینہ میں وفات پائی۔

(فائدہ) ۶۳ھ، ۶۶ھ، ۷۵ھ میں حسب اختلاف روایات حضرت میمونہ نے انتقال فرمایا، اللہ وانا الیہ راجعون۔

(۱۵۹) بَابُ اسْتِحْبَابِ نِكَاحِ ذَاتِ الدِّينِ *

باب (۱۵۹) دیندار عورت سے نکاح کرنے کا استحباب!

۱۱۴۰- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا نَا بَخْسِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِحَمَالِهَا وَلِدِينِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرُبَّتْ بِذَلِكَ *

۱۱۴۰- زہیر بن حرب، محمد بن ثقی، عبد اللہ بن سعید، عبید اللہ، سعید بن ابی سعید، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا عورت سے چار اسباب کی بنا پر نکاح کیا جاتا ہے، اس کے مال کی وجہ سے، شرافت نفسی کی وجہ سے، جمال کی وجہ سے، اور دینداری کی وجہ سے، تیرے دونوں ہاتھ خاک آلود ہوں، تو دیندار عورت حاصل کرنے میں کامیابی (۱) حاصل کر۔

(۱۶۰) بَابُ اسْتِحْبَابِ نِكَاحِ الْبُكَرِ *

باب (۱۶۰) دو شیرہ (کنواری) سے نکاح کرنے کا استحباب۔

۱۱۴۱- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ أَخْبَرَنِي جَاهِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَزَّوْحَتْ أَمْرَأَةٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۱۴۱- محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبد الملک بن ابی سلیمان، عطاء، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا، تو آپ نے دریافت فرمایا، جابر شادی کر لی؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! فرمایا دو شیرہ سے یا شیبہ سے، میں نے کہا شیبہ سے، فرمایا

(۱) ان احادیث کا یہ معنی نہیں ہے کہ نکاح میں خوبصورتی بالکل مطلوب نہیں ہے بلکہ معنی یہ ہے سب سے مقدم دین کو رکھو نہ کہ جمال اور مال کو۔ محض مال یا جمال کی وجہ سے کسی عورت کی طرف رغبت نہ ہو۔ دین کو اول درجہ میں رکھو، جتنا جمال بھی دیکھ لیا جائے اس لئے کہ عفت اور نظری پاکیزگی پورے طور پر بھی حاصل ہوتی ہے جب آدمی اپنی بیوی سے مطمئن ہو۔ احادیث سے چند صفات معلوم ہوتی ہیں جو بیوی میں مطلوب ہوتی چاہئیں (۱) وہ نیک دیندار ہو (۲) اچھے حسب و نسب والی ہو (۳) پاکرہ (کنواری) ہو (۴) ولود، دود ہو (۵) گھر کے امور کا بہتر انتظام کرنے والی ہو (۶) خداوند کی مطیع ہو (۷) پاکدامن ہو (۸) خوبصورت ہو وغیرہ۔

دو شیرہ سے کیوں نہ کیا، کہ تم اس کے ساتھ کھیلتے، اور وہ تمہارے ساتھ کھیلتی، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ میری چند کنیتیں ہیں، مجھے اندیشہ ہوا، کہ وہ کہیں مجھے ان کی پرورش سے مانع نہ ہو جائے، آپ نے فرمایا، اگر یہ خیال ہے تو ٹھیک ہے، عورت سے اس کے دین اور مال، اور جمال کی بنا پر نکاح کیا جاتا ہے، سو تو دین کو مقدم رکھ، تیرے دونوں ہاتھ خاک آلود ہوں۔

۱۱۴۲- عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد شعبہ، محارب، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے ایک عورت سے نکاح کیا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو نے نکاح کر لیا؟ میں نے عرض کیا، جی ہاں، فرمایا، دو شیرہ سے یا شیبہ سے، میں نے عرض کیا شیبہ سے، فرمایا، دو شیرہ عورتوں کی حالت اور دل لگی سے کیوں غافل رہے، شعبہ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے یہ حدیث عمرو بن دینار کے سامنے بیان کی، انہوں نے کہا میں نے بھی حضرت جابرؓ سے سنی ہے، کہ آپؐ نے فرمایا، کہ تم نے کسی لڑکی سے کیوں نہ شادی کی، کہ تم اس سے کھیلتے، اور وہ تم سے کھیلتی۔

۱۱۴۳- یحییٰ بن یحییٰ، ابو الرقیع زہرانی، حماد بن زید، عمرو بن دینار، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ حضرت عبد اللہ انتقال کر گئے، اور نو لڑکیاں، یا سات لڑکیاں چھوڑیں، میں نے ایک شیبہ عورت سے نکاح کر لیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، جابر نکاح کر لیا؟ میں نے کہا، جی ہاں، آپؐ نے فرمایا، دو شیرہ سے یا شیبہ سے، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ شیبہ (بیوہ) سے کیا ہے، آپؐ نے فرمایا، کسی کنواری لڑکی سے نکاح کیوں نہ کر لیا، تو اس سے کھیتا اور وہ تجھ سے کھیلتی، یا یہ فرمایا کہ تو اس سے ہنستا اور وہ تجھ سے ہنستی، میں نے عرض کیا، کہ حضرت عبد اللہ نے شہادت پائی، اور نو یا سات لڑکیاں چھوڑیں، اس لئے میں نے مناسب نہ سمجھا کہ ان ہی جیسی ایک اور لڑکی ان کے پاس لے آؤں، اور

فَقَالَ يَا خَابِرُ تَزَوَّجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَكَرًا أَمْ نَيْبًا قُلْتُ نَيْبًا قَالَ فَهَلَّا يَكُونُ تِلْكَ نَيْبًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لِي أَحْوَابٌ فَحَسِبْتُ أَنْ تَدْخُلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُنَّ قَالَ فَذَاكَ إِذْ إِنَّ الْمَرْأَةَ تَنْكَحُ عَلَى دِينِهَا وَمَالِهَا وَحَمَالِهَا فَعَلَيْكَ بِذَلِكَ الَّذِي تَرْتِ بِذَلِكَ *

۱۱۴۲- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ عَنْ خَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَزَوَّجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَبْكَرًا أَمْ نَيْبًا قُلْتُ نَيْبًا قَالَ فَأَيْنَ آتَتْ مِنَ الْعِدَارَى وَلِغَايَهَا قَالَ شُعْبَةُ فَذَكَرْتُ لِعَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ فَقَالَ قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ خَابِرٍ وَإِنَّمَا قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تِلْكَ نَيْبًا قُلْتُ نَعَمْ *

۱۱۴۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو الرَّقِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ عَنْ خَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ عِنْدَ اللَّهِ هَلَكَ وَتَرَكَ بَسْعَ بَنَاتٍ أَوْ قَالَ سَبْعَ فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً نَيْبًا فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا خَابِرُ تَزَوَّجْتَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَبِكْرًا أَمْ نَيْبًا قُلْتُ نَلْ نَيْبًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ تِلْكَ نَيْبًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تِلْكَ نَيْبًا قُلْتُ لَهْ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ هَلَكَ وَتَرَكَ بَسْعَ بَنَاتٍ أَوْ سَبْعَ وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ آتِيَهُنَّ أَوْ أَحْبَبْتُهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَجِيءَ بِامْرَأَةٍ نَقُومَ عَنْهُنَّ

وَتُصْلِحُهُنَّ قَالَ فَبَارَكَ اللَّهُ لَكَ أَوْ قَالَ لِي
حَيْرًا وَفِي رَوَاةِ أَبِي الرَّبِيعِ نُلَاعِيهَا وَتُلَاعِيكَ
وَتُضَاجِكُنَّ وَتُضَاجِكَ *

مناسب سمجھا کہ ایک ایسی عورت لاؤں کہ جو ان کی خدمت
کرے، اور ان کی خبر گیری رکھے، حضور نے فرمایا، اللہ تعالیٰ
تجھے برکت عطا کرے، یا آپؐ نے میرے لئے اور کوئی خیر و
برکت کی دعا فرمائی۔

۱۱۴۴- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ
نَكَحْتَ يَا جَابِرُ وَسَاقَ الْحَدِيثُ إِلَى قَوْلِهِ
امْرَأَةٌ تَقُومُ عَلَيْهِمْ وَتَمَشُّطُهُمْ قَالَ أَصَبْتُ وَلَمْ
يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ *

۱۱۴۴- حقیقہ بن سعید، سفیان، عمرو، حضرت جابر بن عبد اللہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، کہ مجھ سے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے جابر کیا تو نے نکاح کر لیا، اور بقیہ
حدیث بیان کی، اور آخر میں ہے، کہ میں نے ایسی عورت سے
نکاح کیا جو ان کی خدمت کرے، اور ان کی کنگھی کرے، آپ
نے فرمایا بہت اچھا کیا، اور بعد کا حصہ مذکور نہیں۔

۱۱۴۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ سَيَّارِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ خَابِرِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَزَافٍ فَلَمَّا أَقْبَلْنَا تَعَحَّلْتُ عَلَى
نَعِيرٍ لِي قَطُوفٍ فَلَحِقَنِي رَاكِبٌ خَلْفِي فَتَحَسَّ
نَعِيرِي بَعِزَّةً كَانَتْ مَعَهُ فَأَنْطَلَقَ بَعِيرِي
كَأَخَوْدٍ مَا أَنْتَ رَاءَ مِنَ الْإِبِلِ فَالْتَفَتُ فَإِذَا أَنَا
بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا
بُعِجَلْتُ يَا خَابِرُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي
حَدِيثُ عَهْدٍ بَعُورَسُ فَقَالَ أَبْكُرَا تَزَوَّجْتَهَا أَمْ
يَبُكَا قَالَ قُلْتُ بَلْ يَبُكَا قَالَ هَذَا جَارِيَةٌ نُلَاعِيهَا
وَتُلَاعِيكَ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ دَهَبْنَا لِنَدْخُلَ
فَقَالَ أَمُوهَلُوا حَتَّى نَدْخُلَ لَبْنَا أَيْ عِشَاءَ كَيْ
تَمَشُّطُ الشَّعْبَةَ وَتَسْتَجِدَّ الْمُعْبِيَةَ قَالَ وَقَالَ إِذَا
قَدِمْتَ فَالْكَيسُ الْكَيسُ *

۱۱۴۵- یحییٰ بن یحییٰ، شیبان، سیار، شعبی، خابر بن عبد اللہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ ہم رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جہاد میں تھے، جب لوٹے تو میں نے
اپنے اونٹ کو تیز چلایا وہ بدست تھا، ایک سوار پیچھے سے آیا،
اپنی چمڑی سے میرے اونٹ کو ایک کو نچا ہار، اور میرا اونٹ
اس وقت ایسا چلنے لگا کہ دیکھنے والے نے اس سے بہتر نہیں
دیکھا، میں نے پلٹ کر دیکھا، تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تھے، آپ نے فرمایا، اے جابر تمہیں کیا جلدی ہے، میں نے
عرض کیا، یا رسول اللہ میری ٹی ٹی شادی ہوئی ہے، آپ نے
فرمایا دوشیزہ سے نکاح کیا ہے، یا شیبہ سے، میں نے عرض کیا شیبہ
سے، آپ نے فرمایا، کنواری لڑکی سے کیوں نہ کر لیا، کہ وہ
تمہارے ساتھ کھیتی، اور تم اس کے ساتھ کھیلتے، حضرت جابر
بیان کرتے ہیں، کہ جب ہم مدینہ منورہ پہنچے، اور اندر داخل
ہونا چاہا، تو آپ نے فرمایا، ٹھہر جاؤ، یہاں تک کہ عشاء کا وقت
آجائے، تاکہ پریشان پاؤں والی سر میں کنگھی کر لے، اور استرو
لے لے، جس کا شوہر باہر گیا ہو، پھر آپؐ نے فرمایا، جب تو
جائے گا، تو پھر جماع ہی جماع ہے۔

(فائدہ) اس سے نکھیرا اور پر آمادہ کرنا مقصود ہے منہ کہ نکھیر لذت پر آمادہ کرنا، واللہ اعلم۔

بھی لے جاؤ، اور قیمت بھی تمہارے ہی لئے ہے (سبحان اللہ)۔
 ۱۱۳۷۔ محمد بن عبد اللہ بن علی، معتمر، بواسطہ اپنے والد، ابو نصرہ،
 حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ
 ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے،
 اور میں ایک پانی لانے والے اونٹ پر سوار تھا، جو سب لوگوں
 کے پیچھے تھا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مار دیا، کہا،
 کہ اسے چلایا، میرا خیال ہے کسی ایسی شے سے مارا، جو آپ کے
 پاس تھی، پھر تو وہ سب لوگوں سے آگے چل نکلا، اور مجھ سے
 لڑتا تھا، اور میں اسے روکتا تھا، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا، اتنی اتنی قیمت پر کیا تم اسے میرے ہاتھ
 فروخت کرتے ہو، اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے، میں نے
 عرض کیا یا نبی اللہ وہ تو آپ ہی کا ہے (دو مرتبہ) اس کے بعد
 آپ نے فرمایا، کیا تم نے اپنے باپ کے بعد نکاح کر لیا، میں نے
 عرض کیا، جی ہاں! آپ نے ارشاد فرمایا، شیبہ (بیوہ) سے یا
 دو شیرہ (کنواری) سے، میں نے عرض کیا، بیوہ سے، آپ نے
 فرمایا، دو شیرہ سے کیوں نہ کر لیا، کہ وہ تمہارے ساتھ نہ تھی، اور
 تم اس کے ساتھ ہستے، اور وہ تمہارے ساتھ کھیتی اور تم اس
 کے ساتھ کھیتے، ابو نصرہ راوی حدیث بیان کرتے ہیں، کہ یہ
 مسلمانوں کا نیک کلام ہے، کہ تم ایسا کرو، اللہ رب العزت
 تمہاری مغفرت فرمائے۔

باب (۱۶۱) عورتوں کے ساتھ حسن خلق کا بیان!
 ۱۱۳۸۔ عمرو ناقدہ، ابن ابی عمر، سفیان، ابو زناد، اعرج، حضرت
 ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے
 بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ
 عورت پہلی کی ہڈی سے پیدا کی گئی ہے، اور وہ تجھ سے کبھی
 سیدھی نہیں چل سکتی، سو اگر تم اس سے فائدہ اٹھانا چاہے تو
 اٹھالے، وہ میڑھی کی میڑھی رہے گی، اور اگر تو اس کو سیدھا کرنا
 چاہے تو توڑ ڈالے گا، اور اس کا توڑ اس کا طلاق دینا ہے۔

۱۱۴۷۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْلَى
 حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو
 نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا فِي
 مَسِيرٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَأَنَا عَلَى نَاضِحٍ إِنَّمَا هُوَ فِي أَحْرِيَاتِ النَّاسِ
 قَالَ فَضَرَبَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَوْ قَالَ لَحَسَهُ أَرَاهُ قَالَ بِشْيَاءٍ كَانَ مَعَهُ قَالَ
 فَحَقَلَ بَعْدَ ذَلِكَ يَنْقُذُ النَّاسَ يُنَازِعُنِي حَتَّى
 إِنِّي يَأْكُمُهُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَبِيبِي بِكَذَا وَكَذَا وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَكَ
 قَالَ قُلْتُ هُوَ لَكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ أَتَبِيبِي بِكَذَا
 وَكَذَا وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَكَ قَالَ قُلْتُ هُوَ لَكَ يَا نَبِيَّ
 اللَّهِ قَالَ وَقَالَ لِي أَتَزَوَّجُكَ بَعْدَ أَبِيكَ قُلْتُ
 نَعَمْ قَالَ نَبِيَّ أُمِّ بَكْرٍ قَالَ قُلْتُ نَبِيَّ قَالَ فَهَلَّا
 تَزَوَّجْتُ بَكْرًا نَضَاجُكَ وَنَضَاجُكِهَا
 وَتَلَاعِبُكَ وَتَلَاعِبُهَا قَالَ أَبُو نَضْرَةَ فَكَانَتْ
 كَلِمَةً يَقُولُهَا الْمُسْلِمُونَ أَفْعَلْ كَذَا وَكَذَا وَاللَّهُ
 يَغْفِرُ لَكَ *

(۱۶۱) بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالنِّسَاءِ *

۱۱۴۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ الْقَافِذِ وَأَبُو أَبِي عُمَرَ
 وَاللَّفْظُ لِأَبِي أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ
 أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَرْأَةَ
 خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ لَنْ تَسْتَقِيمَ لَكَ عَلَى طَرِيقَةٍ
 فَإِنْ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَبِهَا عَوَجٌ
 وَإِنْ ذَهَبْتَ نَفِيسَهَا كَسَرْتَهَا وَكَسَرُهَا طَلَاقُهَا *

۱۱۴۹- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي حَارِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَإِذَا شَهِدَ أَمْرًا فَلْيَتَكَلَّمْ بِخَيْرٍ أَوْ لَيْسَ كُنْتَ وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَإِنْ أَغْوَجَ شَيْءٌ فِي الضِّلَعِ أَغْلَاهُ إِنْ ذَهَبَتْ نَفْسُهُ كَسَرَتْهُ وَإِنْ نَرَسَتْهُ لَمْ يَزَلْ أَغْوَجَ اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ حَبْرًا *

۱۱۴۹- ابو بکر بن ابی شیبہ، حسین بن علی، زائدہ، میسرہ، ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، اس کے لئے ضروری ہے کہ جب کوئی بات پیش آئے، تو خیر کی بات کہے، یا خاموش رہے، اور عورتوں کے ساتھ خیر خواہی کرو، کیونکہ عورت پہلی سے پیدا کی گئی ہے، اور پہلی میں اوپر کا حصہ سب سے زیادہ نیر حاسب، اگر تو اس کو سیدھا کرنے کی فکر کرے گا تو اسے توڑ ڈالے گا، اور اگر یوں ہی چھوڑ دیا، تو ہمیشہ نیر ہی رہے گی، غرضیکہ عورتوں کے سات خیر خواہی کرو۔

۱۱۵۰- ابراہیم بن موسیٰ رازی، عیسیٰ بن یونس، عبد الحمید بن جعفر، عمران بن ابی انس، عمر بن حکم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ کوئی مومن مرد، کسی مومن عورت کو دشمن نہ رکھے، اگر ایک عادت اس کی ناپسندیدہ ہوگی تو دوسری اس کی عادت پسند ہوگی، یا اس کے علاوہ اور کچھ فرمایا۔

۱۱۵۱- محمد بن ثنی، ابو عاصم، عبد الحمید بن جعفر، عمران بن ابی انس، عمر بن حکم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ و ہادک وسلم سے حسب سابق حدیث روایت کی ہے۔

۱۱۵۲- بارون بن معروف، عبد اللہ بن وہب، عمرو بن حارث، ابو یونس مولى، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، اگر خواتین ہو تیں تو کوئی عورت زندگی بھر اپنے خاوند سے خیانت نہ کرتی۔

۱۱۵۳- محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منہ ان چند احادیث میں سے بیان کرتے ہیں، جو ان سے حضرت ابو ہریرہ

۱۱۵۰- وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَفْرُقُ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً إِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا آخَرَ أَوْ قَالَ غَيْرَهُ *

۱۱۵۱- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۱۵۲- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَرْوَفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا يُونُسَ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا حَوَاءُ لَمْ تَخُنْ أُنْتِ وَوَحَايَ الدَّهْرُ *

۱۱۵۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرمائیں آپؐ نے ارشاد فرمایا، کہ اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے، تو کبھی کوئی کھانا اور گوشت خراب نہ ہوتا، اور اگر حواء (علیہا السلام) نہ ہوتیں تو زندگی بھر کوئی عورت اپنے خاوند سے خیانت نہ کرتی۔

(فائدہ) بنی اسرائیل نے من و سلویٰ بپا کر رکھا، وہ سڑنے لگا، اور حضرت حواء نے شجرہ ممنوعہ کھانے کی ترغیب دی، اور حواء، کو حواء اس لئے کہتے ہیں، کہ وہ ہرجی کی ماں ہیں، بعض علماء نے فرمایا، کہ انہیں جنت کے باہر پیدا کیا گیا، اور بعض کا خیال ہے کہ جنت ہی میں پیدا کیا گیا۔ ۱۱۵۳۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر ہمدانی، عبد اللہ بن یزید، حیوۃ، شریح بن شریک، ابو عبد الرحمن حبلی، حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ تمام دنیا متاع یعنی سامان ہے، اور دنیا میں سب سے بہترین متاع نیک اور پرہیزگار عورت ہے۔

۱۱۵۵۔ حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عورت پہلی کی طرح ہے، اگر تو اس کو سپد حاکم نہ کی فکر کرے گا، تو توڑ ڈالے گا، اور اگر اس کے حال پر چھوڑ دے، تو تیرا کام نکلا رہے (۱)، اور وہ ٹیز حمی ہی رہے۔

۱۱۵۶۔ زبیر بن حرب، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، ابن ابی زہری، زہریؒ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا بَنُو إِسْرَائِيلَ لَمْ يَحْبَسِ الطَّعَامُ وَلَمْ يَحْتَبِزِ اللَّحْمُ وَلَوْلَا حَوَاءَ لَمْ تَعْنِ أَثَى زَوْجَهَا الذَّهْرَ *

۱۱۵۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ أَخْبَرَنِي شُرَحْبِيلُ بْنُ شَرِيكٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَبْلِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَغَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ *

۱۱۵۵۔ وَحَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَرْأَةَ كَالضِّلْعِ إِذَا ذُقْتَ نَقِيْمَتَهَا كَسَرْتَهَا وَإِنْ تَرَكْتَهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَفِيهَا عِوَجٌ *

۱۱۵۶۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَنْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمِّهِ بِهِذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ سَرَاءَ *

(۱) معنی یہ کہ اپنی بیوی کی تربیت اور کچھ نہ کچھ تادیب تو کر لی جائے لیکن اس کی مکمل اصلاح کرنا اور اس کو مردوں والے اخلاق پر لانے کی کوشش کرنا بے سود ہے۔ اگر اس کوشش میں پڑو گے تو گھر کا کھانا سدھرنے کے بجائے حریہ خراب ہو گا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ الطَّلَاقِ

۱۱۵۷۔ یحییٰ بن یحییٰ حمی، مالک بن انس، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی، تو حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ انہیں حکم دہ کہ دہر جوع کر لیں، اور پھر اسی حال پر رہنے دیں، یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائیں، اس کے بعد چاہے رکھیں، اور چاہے طلاق دیں، اس سے قبل کہ اسے ہاتھ لگائیں، اور یہی عدت ہے جس کے حساب سے اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو طلاق دینے کا حکم دیا ہے۔

۱۱۵۸۔ یحییٰ بن یحییٰ اور قتیبہ بن سعید، ابن ربیع، لیث بن سعد، نافع، حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں ایک طلاق دے دی، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ رجوع کر لیں، اور حیض سے پاک ہونے تک اپنے پاس رکھیں، پھر جب وہ ان کے پاس دوسری مرتبہ حاضر ہوں، تو انہیں پاک ہونے تک مہلت دیں، اب اگر طلاق کا ارادہ ہے، تو پاک ہوتے ہی جماع سے قبل طلاق دے دیں۔ غرضیکہ یہی عدت ہے، کہ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے، کہ اس کے حساب سے عورتوں کو طلاق دی جائے، اور ابن ربیع نے اپنی روایت میں یہ زیادتی بیان کی ہے، کہ حضرت عبد اللہ سے جب مسئلہ دریافت کیا جاتا تو وہ فرماتے، تو نے اپنی عورت کو ایک یا دو طلاقیں دی ہیں، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے

۱۱۵۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ مَرْءٌ فَلْيَرَاغِبْهَا ثُمَّ لِيَتْرُكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ نَحِيضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ بِغَدٍ وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمْسَ فَبَلَكَ الْعِدَّةَ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُطَلِّقَ لَهَا النِّسَاءَ *

۱۱۵۸۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَفَقِيهَةٌ وَأَبُو رُمَيْحٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ فَتَبَيَّنَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ وَقَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَةً وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيقَةً وَاحِدَةً فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرَاغِبَهَا ثُمَّ يُتْرِكَهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ نَحِيضَ عِنْدَهُ حَيْضَةً أُخْرَى ثُمَّ يُتْمَلِّهَا حَتَّى تَطْهُرَ مِنْ حَيْضَتِهَا فَإِنْ أَرَادَ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيَطْلُقْهَا حِينَ تَطْهُرُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُجَامِعَهَا فَبَلَكَ الْعِدَّةَ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ يُطَلِّقَ لَهَا النِّسَاءَ وَرَأَى ابْنُ رُمَيْحٍ فِي رَوَايَتِهِ وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ إِذَا سُئِلَ عَنْ ذَلِكَ قَالَ لِأَحَدِهِمْ أَمَا أَنْتَ طَلَّقْتَ امْرَأَتَكَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ فَإِنْ رَسُولُ

اسی چیز کا حکم دیا تھا، اور اگر تین طلاقیں دی ہیں تو وہ عورت تجھ پر حرام ہو گئی، تاوقتیکہ وہ دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے، اور تو نے اللہ تعالیٰ کی اس طلاق کے بارے میں نافرمانی کی، جس کا تیری بیوی کے لئے اللہ نے حکم دیا تھا، امام مسلم کہتے ہیں، کہ اس روایت میں لیٹ نے ایک طلاق کا لفظ خوب کہا ہے۔

۱۱۵۹- محمد بن عبد اللہ، عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس چیز کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تذکرہ کیا، آپ نے فرمایا، انہیں حکم دو کہ وہ رجوع کر لیں، پھر اسے حیض سے پاک ہونے تک چھوڑ دیں، اس کے بعد جب ایک اور حیض آجائے، اور وہ اس سے بھی پاک ہو جائے، پھر چاہے اسے جماع سے قبل طلاق دیدیں یا اسے روک لیں، کیونکہ یہ وہی عدت ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے، کہ اس سے عورتوں کو طلاق دی جائے، عبید اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے نافع سے کہا، اس طلاق کا کیا ہوا جو کہ عدت کے وقت دی گئی، بولے ایک شمار کی گئی۔

۱۱۶۰- ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابن شثلی، عبد اللہ بن ادریس، عبید اللہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے، باقی عبید اللہ نے جو نافع سے دریافت کیا ہے، وہ مذکور نہیں، ابن شثلی نے اپنی روایت میں ”قلیرہا“ کے الفاظ بیان کئے ہیں، اور ابو بکر نے ”قلیرہا“ کے لفظ روایت کئے ہیں۔

۱۱۶۱- زبیر بن حرب، اسماعیل، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، آپ نے رجوع کا حکم دیا، اور فرمایا، کہ دوسرے حیض کے آنے تک اسے مہلت

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَمَرَنِي بِهَذَا وَإِنْ كُنْتُ طَلَقْتُهَا ثَلَاثًا فَقَدْ حُرِّمْتُ عَلَيْكَ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ وَعَصَيْتَ اللَّهَ فِيمَا أَمَرَكَ مِنْ طَلَاقِ امْرَأَتِكَ فَإِنَّ مُسْلِمَ جَوْذَ اللَّيْثِ فِي قَوْلِهِ تَطْلِيقُهُ وَاجِدَةٌ *

۱۱۵۹- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ طَلَقْتُ امْرَأَتِي عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ عُمَرُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرَّةٌ فَلْيَرَاغِبْهَا ثُمَّ لِيَدْعُهَا حَتَّى تَطْهَرُ ثُمَّ تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى فَإِذَا طَهَّرَتْ فَلْيُطْلِقْهَا قَبْلَ أَنْ يُحَامِلَهَا أَوْ يُمَسِّكَهَا فَإِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ يُطْلَقَ لَهَا النِّسَاءُ قَالَ عُثَيْدُ اللَّهِ قُلْتُ لِنَافِعٍ مَا صَعَتِ التَّطْلِيقَةُ قَالَ وَاجِدَةٌ اَعْتَدْ بِهَا *

۱۱۶۰- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْإِسْمَعِيلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسَادِ لَحْوُهُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ عُثَيْدِ اللَّهِ لِنَافِعٍ قَالَ ابْنُ الْإِسْمَعِيلِيِّ فِي رِوَايَتِهِ فَلْيَرَاغِبْهَا وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَلْيَرَاغِبْهَا *

۱۱۶۱- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَرَاغِبَهَا ثُمَّ يُمَهِّلَهَا حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى ثُمَّ يُمَهِّلَهَا حَتَّى

دیں، پھر اتنی مہلت دیں کہ وہ پاک ہو جائے، اس کے بعد چھوٹے سے قبل طلاق دے دیں، کیونکہ یہی وہ عدت ہے کہ جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے، کہ اس کے ذریعے سے عورتوں کو طلاق دی جائے، چنانچہ جب حضرت ابن عمرؓ سے اس کے بارے میں دریافت کیا جاتا، کہ جس نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی، تو فرماتے کیا ایک طلاق دی ہے، یا دو طلاقیں دے دیں، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے، کہ اس سے رجوع کرے، اور پھر اتنی مہلت دیدے، کہ وہ اس سے پاک ہو جائے، اور پھر چھوٹے سے قبل اسے طلاق دے دے، اور اگر تو نے اسے تین طلاقیں دی ہیں، تو تو نے اس چیز میں جس کا اللہ نے تجھے تیری بیوی کی طلاق کے بارے میں حکم دیا تھا، مافرمائی کی، اور تیری بیوی تجھ سے جدا ہو گئی۔

۱۱۶۲- عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم، محمد، زہری، سالم بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس چیز کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تذکرہ کر دیا، یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غصہ میں بھر گئے، اور فرمایا، اسے حکم دو کہ رجوع کرے، یہاں تک کہ اس حیض کے علاوہ جس میں اس نے طلاق دی ہے، مستقل دوسرا حیض نہ آجائے، اب اگر طلاق دینا مناسب سمجھیں، تو چھوٹے سے قبل اسے اس حال میں طلاق دیں کہ وہ اپنے حیض سے پاک ہو، یہی عدت کے لئے بھی طلاق ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس چیز کا حکم دیا ہے، اور حضرت عبد اللہ نے ایک ہی طلاق دی تھی، جو کہ شمار کر لی گئی تھی، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رجوع کر لیا تھا۔

۱۱۶۳- اسحاق بن منصور، یزید بن عبد ربہ، محمد بن حرب، زہری، زہری، سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی

نَظْهَرُ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَمْسَهَا فَيَبْلُغَ الْجِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ يُطَلِّقَ لَهَا النِّسَاءُ قَالَ فَكَانَ مِنْ عُمَرَ إِذَا سُئِلَ عَنِ الرَّحْلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ يَقُولُ أَمَا أَنْتَ طَلَّقْتَهَا وَاجِدَّةٌ أَوْ اثْنَتَيْنِ إِذْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يَرْجِعَهَا ثُمَّ يُمْسِيهَا حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى ثُمَّ يُمْسِيهَا حَتَّى تَنْظُوهَ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَمْسَهَا وَأَمَا أَنْتَ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ غَضِبْتَ رَثْلَكَ لِمَا أَمَرَكَ بِهِ مِنْ طَلَاقِ امْرَأَتِكَ وَتَأْتَتْ مِنْكَ *

۱۱۶۲- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَحْمَرِي يَقُولُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ أُجَيِّ الزُّهْرِي عَنْ عَمِّهِ أَخْبَرَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَرَّةً فَلْيَرْجِعَهَا حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى مُسْتَقْلَةً سَوَى حَيْضَتِهَا الَّتِي طَلَّقَهَا فِيهَا فَإِنْ نَدَا لَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقَهَا طَاهِرَةً مِنْ حَيْضَتِهَا قَبْلَ أَنْ يَمْسَهَا فَذَلِكَ الطَّلَاقُ لِلْبَيْتَةِ كَمَا أَمَرَ اللَّهُ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ طَلَّقَهَا تَطْلِيفَةً وَاجِدَةً فَحَمِيتُ مِنْ طَلَاقِهَا وَرَاجَعَهَا عَبْدُ اللَّهِ كَمَا أَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۱۶۳- وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَحْمَرِي يَقُولُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ بْنُ حَرْبٍ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ قول بھی موجود ہے، کہ میں نے اس سے رجوع کر لیا، اور جو طلاق دی تھی اسے شمار کر لیا۔

۱۱۶۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب، ابن نمیر، وکیع، سفیان، محمد بن عبد الرحمن مولیٰ ابی طلحہ، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا تذکرہ کر دیا، آپ نے ارشاد فرمایا، کہ انہیں حکم دیں، اس سے رجوع کر لیں، اور پھر طہریہ حمل کی حالت میں اسے طلاق دیدیں۔

(فائدہ) علماء امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ حالت حیض میں بغیر عورت کی رضامندی کے طلاق دینا حرام، اگر ایسا کرے گا تو گناہ گار ہوگا، باقی طلاق واقع ہو جائے گی، اور حضرت ابن عمر کی روایت کے پیش نظر اسے رجوع کا حکم دیا جائے گا (نووی جلد ۱، صفحہ ۴۵)۔

۱۱۶۵۔ احمد بن عثمان بن حکیم ابودی، خالد بن مخلد، سلیمان بن باہل، عبد اللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی، حضرت عمر فاروق نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کے متعلق دریافت کیا، تو آپ نے حکم فرمایا، انہیں حکم دیں، کہ رجوع کر لیں، حتیٰ کہ پاک ہو جائیں، اور پھر دوسرا حیض آ جائے، اور اس سے بھی پاک ہو جائیں، اس کے بعد طلاق دے دیا جائے۔

۱۱۶۶۔ علی بن حجر سعدی، اسماعیل بن ابراہیم، ابوب، حضرت ابن سیرین بیان کرتے ہیں کہ میں بیس سال تک مجھ سے ایک راوی بیان کرتا رہا، کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں اور وہ حیض سے تھیں، اور میں مقیم نہ سمجھتا تھا، اور پھر اس نے روایت کیا، کہ انہیں رجوع کا حکم دیا گیا، اور میں اس کے راوی کو نہ مقیم کرتا تھا، اور حدیث کو بخوبی جانتا تھا، یہاں تک کہ میری ملاقات ابو غلاب یونس بن جبیر باہلی سے ہوئی، اور وہ بہت ہی معتبر آدمی تھے، انہوں نے مجھ

حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَرَأَجَعْتُهَا وَحَسَبْتُ لَهَا التَّطْلُقَ الَّذِي طَلَقْتُهَا *

۱۱۶۴۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبْنُ نُمَيْرٍ وَالْأَلْفَطُ لَأَبِي بَكْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ عُمرُ لِلسَّيِّ صُلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرَّةً فَلْيَرَا جَعَلَهَا ثُمَّ يُطَلِّقُهَا طَاهِرًا أَوْ حَائِضًا *

۱۱۶۵۔ وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ حَدَّثَنَا حَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنِي سَلِيمَانُ وَهُوَ ابْنُ بَاهِلٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَأَلَ عُمرُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرَّةً فَلْيَرَا جَعَلَهَا حَتَّى تَطْهَرَ ثُمَّ تَحِيضُ حَيْضَةً أُخْرَى ثُمَّ تَطْهَرَ ثُمَّ يُطَلِّقُ بَعْدَ أَوْ يُسَمِّكُ *

۱۱۶۶۔ وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ مَيْمُونٍ قَالَ مَكُنْتُ عِشْرِينَ سَنَةً يُحَدِّثُنِي مَنْ لَا أَتُهُمْ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا وَهِيَ حَائِضٌ فَأَمَرَ أَنْ يُرَاجَعَهَا فَفَعَلْتُ لَا أَتُهُمْ وَلَا أَعْرِفُ الْحَدِيثَ حَتَّى لَقِيتُ أَبَا غَلَابٍ يُونُسَ بْنَ جَبْرِ النَّاهِلِيَّ وَكَانَ ذَا نَبْتٍ فَحَدَّثَنِي أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ فَحَدَّثَهُ أَنَّهُ طَلَّقَ

سے بیان کیا، کہ میں نے حضرت ابن عمرؓ سے دریافت کیا، انہوں نے کہا، کہ میں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں ایک طلاق دی تھی، پھر حضورؐ نے رجوع کا حکم فرمایا، یونسؑ نے کہا کہ میں نے ان سے کہا، کہ پھر تم نے وہ طلاق بھی شمار کی، کہا کیوں نہیں کیا، (میں) عاجز ہو گیا! حق۔

۱۱۶۷۔ ابو الریح، قتیبہ، حواء، ابوب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کرتے ہیں اور اس میں یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، تو آپ نے انہیں حکم دیا۔

۱۱۶۸۔ عبد الوارث بن عبد الصمد، بواسطہ اپنے والد، ابوب سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، اور اس حدیث میں ہے، کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، تو آپ نے فرمایا کہ انہیں حکم دیں، کہ اس سے رجوع کریں اور طہر کی حالت میں بغیر جماع کے عدت کے شروع میں طلاق دیں۔

۱۱۶۹۔ یعقوب بن ابراہیم دورق، ابن علیہ، یونس، محمد بن سیرین، یونس بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا، کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی، تو وہ بولے کہ تمہیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے متعلق معلوم نہیں تھا، کہ اس نے بھی اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی تھی، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور آپ سے دریافت کیا، کہ جب کسی نے حیض میں طلاق دی، تو وہ طلاق بھی شمار کی جائے گی، انہوں نے فرمایا، کیوں نہیں، کیا وہ عاجز ہو گیا! حق جو اسے شمار نہ کرے۔

۱۱۷۰۔ ابن ثنیٰ اور ابن ہشام، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، یونس بن جبیر بیان کرتے ہیں، کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا، فرما رہے تھے کہ میں نے اپنی بیوی کو حیض کی

امراتہ تطلیقاً وہی حایض فأمر أن يرجعها قال قلت ألتحیض علیہ قال فمہ أو إن عجز واستحقی *

۱۱۶۷۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّيْحِ وَقْتِيبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ *

۱۱۶۸۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ حَدِيثِ أَبِي أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْجِعَهَا حَتَّى يَطْلُقَهَا طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ وَقَالَ يَطْلُقُهَا فِي قُبُلِ عِدَّتِهَا *

۱۱۶۹۔ وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورَقِيُّ عَنْ ابْنِ عُثَيْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جَبْرِ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَحُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ أَتَعْرِفُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْجِعَهَا ثُمَّ تَسْتَقْبِلُ عِدَّتُهَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ إِذَا طَلَّقَ الرَّحُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ اتَّعَدْتُ بِبِلَاقِ التَّطْلِيقَةِ فَقَالَ فَمَهْ أَوْ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحَقِيَ *

۱۱۷۰۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ

حالت میں طلاق دیدی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا، آپ نے فرمایا، کہ رجوع کر لیں، جب دوپاک ہو جائے، تو طلاق دینا چاہیں تو ویدیں، میں نے عرض کیا، آپ نے اس طلاق کو بھی شمار کیا، کہنے لگے، اس میں کیا مانع موجود تھا، کیا تمہاری رائے میں ابن عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) عاجز اور احمق ہو گیا تھا۔

۱۱۷۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، خالد بن عبد اللہ، عبد الملک، انس بن سیرین بیان کرتے ہیں، کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ان کی بیوی کی طلاق کے متعلق دریافت کیا، انہوں نے کہا کہ، میں نے حیض کی حالت میں طلاق دے دی تھی، پھر اس کا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تذکرہ کیا، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا، آپ نے فرمایا رجوع کا حکم دے دو، جب دوپاک ہو جائے تو پھر طہر میں طلاق دیں، چنانچہ میں نے ان سے رجوع کر لیا، اور طہر آنے پر پھر طلاق دے دی، میں نے عرض کیا، حیض کے زمانہ میں جو آپ نے طلاق دی تھی، اس کو بھی شمار کیا، بولے کہ مجھے کیا ہوا، جو میں اسے شمار نہ کر رہا، کیا میں عاجز اور احمق ہو گیا تھا۔

۱۱۷۲۔ محمد بن غثی اور ابن ابی شامہ، محمد بن جعفر، شعبہ، انس بن سیرین بیان کرتے ہیں، کہ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا، فرمایا ہے تھے، کہ میں نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور اس کا اطلاع دی، آپ نے فرمایا، انہیں حکم دو، کہ رجوع کر لیں، جب اسے طہر آئے پھر طلاق دیں، میں نے حضرت ابن عمر سے دریافت کیا، پھر تم نے اس طلاق کا شمار کیا، بولے کیوں نہیں۔

۱۱۷۳۔ یحییٰ بن حبیب، خالد بن حارث (دوسری سند) عبد الرحمن بن بشر، بہز، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت

جَبْرِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتَانِي عُمَرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَرَاغِبَهَا فَإِذَا طَهَّرَتْ فَإِنْ شَاءَ فَلْيُطَلِّقْهَا قَالَ فَقُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ أَفَأَحْسَبُتُ بِهَا قَالَ مَا يَنْتَعُهُ أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ *

۱۱۷۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ امْرَأَتِهِ الَّتِي طَلَّقَ فَقَالَ طَلَّقْتُهَا وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِعُمَرَ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرَّةً فَلْيَرَاغِبَهَا فَإِذَا طَهَّرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا لِيُطَهِّرَهَا قَالَ فَرَاغِبْتُهَا ثُمَّ طَلَّقْتُهَا لِيُطَهِّرَهَا قُلْتُ فَأَعْتَدْتُ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ الَّتِي طَلَّقْتُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ مَا لِي لَأُعْتَدُ بِهَا وَإِنْ كُنْتُ عَجِزْتُ وَاسْتَحْمَقْتُ *

۱۱۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ قَالَ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتَانِي عُمَرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ مَرَّةً فَلْيَرَاغِبَهَا ثُمَّ إِذَا طَهَّرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ أَفَأَحْسَبُتُ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ قَالَ قَمَّةً *

۱۱۷۳۔ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ

منقول ہے، مگر یہ کہ اس میں ”لیرجھا“ کا لفظ ہے، اور یہ بھی ہے کہ میں نے ان سے کہا، کہ پھر آپ نے وہ طلاق بھی شمار کر لی، وہ بولے کیوں نہیں۔

۱۷۴ھ۔ اسحاق بن ابراہیم، عبد الرزاق، ابن جریر، ابن طاؤس، طاؤس بیان کرتے ہیں، کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس شخص کا حکم دریافت کیا گیا، جس نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی، فرمایا کیا تم عبد اللہ بن عمر کو پہچانتے ہو، اس نے بھی اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی تھی، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور آپ سے واقعہ عرض کیا، حضور والا نے رجوع کرنے کا حکم فرمایا، ابن طاؤس بیان کرتے ہیں، کہ میں نے یہ حدیث اپنے والد (طاؤس) سے نہیں سنی۔

۱۷۵ھ۔ ہارون بن عبد اللہ، حجاج بن محمد، ابن جریر، ابو الزہر، عبد الرحمن بن ابیمن مولى عزہ سے روایت نقل کرتے ہیں، اور عبد الرحمن، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کر رہے تھے، اور ابو الزہر بن رہے تھے، کہ جس شخص نے اپنی عورت کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی ہو، اس کا کیا حکم ہے، حضرت ابن عمر بولے، کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بھی اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں طلاق دے دی تھی، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، اور عرض کیا، کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا، کہ رجوع کر لیں، اور جب عورت پاک ہو جائے، تو یا طلاق دے دیں یا روک لیں، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، اس کے بعد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ ”يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا

بُنْ بَشَرٌ حَدَّثْنَا بَهْرًا قَالَا حَدَّثْنَا شَعْبَةً بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمَا لِيَرْجِعَهَا وَفِي حَدِيثِهِمَا قَالِ قُلْتُ لَهُ أَتَحْسِبُ بِهَا قَالِ قَمَةً*

۱۷۴- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْرَافِيلَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يُسْأَلُ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا فَقَالَ أَتَعْرِفُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالِ نَعَمْ قَالِ فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا فَذَهَبَ عُمَرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَشْرَفَ الْخَبِيرَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْاجِعَهَا قَالِ لَمْ أَسْمَعْهُ يَزِيدُ عَلَيَّ ذَلِكَ لِأَبِيهِ *

۱۷۵- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ أَيْمَنَ مَوْلَى عَرَّةَ يُسْأَلُ ابْنَ عُمَرَ وَأَبُو الزُّبَيْرِ يَسْمَعُ ذَلِكَ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا فَقَالَ طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عُمَرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ عِنْدَ اللَّهِ بَيْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَرْاجِعَهَا فَرَدَّهَا وَقَالَ إِذَا طَهَّرْتَ فَلْيُطَلِّقْ أَوْ لِيُتَسَلِّطْ قَالِ ابْنُ عُمَرَ وَقَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلَّقُوهُنَّ فِي قُبُلِ عَدَّتِهِنَّ *

طَلَقْتُمُ الْمَسَاءَ فَطَلَقُوهُنَّ أَيْ لَا۔

۱۱۷۶۔ ہارون بن عبداللہ، ابو عاصم، ابن جریج، ابو الزبیر، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی قصہ کی طرح روایت منقول ہے۔

۱۱۷۷۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، ابو الزبیر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عبدالرحمن بن ابی بن مویٰ عروہ کو سنا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کر رہے تھے، اور ابو الزبیر سنتے تھے، بقیہ حدیث حجاج کی روایت کی طرح ہے، اور اس میں کچھ زیادتی ہے، امام مسلم فرماتے ہیں، راوی نے مویٰ عروہ کہنے میں غلطی کی ہے، حقیقت میں وہ مویٰ عروہ ہیں۔

باب (۱۶۲) تین (۱) طلاقوں کا بیان!

۱۱۷۸۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ابن طاؤس، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں، اور حضرت ابو بکر صدیق کے زمانہ خلافت میں، اور حضرت عمرؓ کی خلافت میں بھی دو سال تک ایسا تھا، کہ جب کوئی ایک مرتبہ تین طلاقیں دیتا تھا، تو وہ ایک ہی شمار کی جاتی تھی، پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، کہ لوگوں کو اس بات میں جس میں انہیں مہلت دی گئی تھی، جلدی کرنا شروع کر دی ہے، سو اگر ہم تین ہی کو نافذ کر دیں تو مناسب ہے، چنانچہ انہوں نے تین ہی واقع ہو جانے کا حکم دے دیا۔

۱۱۷۹۔ اسحاق بن ابراہیم، روح بن عباد، ابن جریج (دوسری سند) ابن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، ابن طاؤس، طاؤس بیان کرتے ہیں، کہ ابو الصہبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا، کیا آپ کو معلوم ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ

۱۱۷۶۔ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَ هَذِهِ الْقِصَّةِ *۔

۱۱۷۷۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي مَوْيَةَ عُرْوَةَ يَسْأَلُ ابْنَ عُمَرَ وَأَبُو الزُّبَيْرِ يَسْمَعُ بِمِثْلِ حَدِيثِ حَجَّاجٍ وَفِيهِ بَعْضُ الزِّيَادَةِ قَالَ مُسْلِمٌ أَعْطَا حَيْثُ قَالَ عُرْوَةُ إِنَّمَا هُوَ مَوْيَةُ عُرْوَةُ *۔

بَابُ طَلَاقِ الثَّلَاثِ *

۱۱۷۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الطَّلَاقُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَكْرٍ وَتَيْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ طَلَاقُ الثَّلَاثِ وَاحِدَةٌ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِنَّ النَّاسَ قَدْ اسْتَعْجَلُوا فِي أَمْرِ قَدْ كَانَتْ لَهُمْ فِيهِ أَثَاةٌ فَلَوْ أَمْضَيْنَاهُ عَلَيْهِمْ فَأَمْضَاهُ عَلَيْهِمْ *۔

۱۱۷۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَا

(۱) اگر ایک مجلس میں یا ایک گھر سے تین طلاقیں دی جائیں تو انہیں ایک ہی جہود علماء و تابعین، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما پر مبنی مسعود اور حضرت انس وغیرہ حضرات کے ہاں تینوں واقع ہو جاتی ہیں۔ جمہور کے تفصیلی دلائل کے لئے ملاحظہ ہو مجلد فتح المکرم ص ۱۵۳ ج ۱۔

علیہ وسلم کے زمانے میں، اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں، اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں بھی تین سال تک تین طلاق ایک کر دی جاتی تھیں، تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جواب دیا، ہاں!

۱۱۸۰۔ اسحاق بن ابراہیم، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب سختیانی، ابراہیم بن میسر، طاؤس بیان کرتے ہیں، کہ ابو الصہبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عرض کیا، کہ اپنے علم کا اٹھاد کیجئے، کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تین طلاق دینے کا ایک شمار نہیں کیا جاتا تھا، حضرت ابن عباس نے فرمایا ایسا تھا، لیکن جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں لوگوں نے متواتر طلاقیں دینا شروع کر دیں، تو فاروق اعظمؓ نے تین طلاقیں واقع ہو جانے کا ان پر حکم نافذ کر دیا۔

باب (۱۶۳) اس شخص پر کفارہ کا وجوب جو اپنی عورت کو اپنے اوپر حرام کرے، اور طلاق دینے کی نیت نہ ہو!

۱۱۸۱۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، ہشام و ستوائی، یحییٰ بن ابن کثیر، یحییٰ بن حکیم، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جب کوئی عورت سے کہے، تو مجھ پر حرام ہے، تو یہ قسم ہے، اس میں کفارہ دینا ضروری ہے، اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، "لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ"۔

۱۱۸۲۔ یحییٰ بن بشر حریری، محاذیہ بن سلام، یحییٰ ابن ابی کثیر، (فائدہ) اب اگر طلاق کی نیت ہے تو ایک طلاق پانچ واقع ہوگی، اور اگر تین کی نیت کی، تو تین، اور اگر دو کی نیت کی، تو ایک واقع ہوگی، اور اگر کچھ بھی نیت نہیں، تو یحییٰ اور قسم شمار کی جائے گی، اور اگر جھوٹ کہہ رہا ہے، تو یہ کہنا لغو ہو جائے گا، تفصیل کتب فقہ سے معلوم کر لی جائے۔ (عمدة القاری جلد ۲، صفحہ ۲۳، نووی جلد ۷ صفحہ ۷۸۷)۔

الصَّهْبَاءُ قَالَ لِبْنِ عَبَّاسٍ اَتَعْلَمُ اَنَّمَا كَانَتْ الثَّلَاثُ تَحْضَلُ وَاحِدَةً عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَثَلَاثًا مِنْ إِسَارَةِ عُمَرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ *

۱۱۸۰۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَّانِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُسْرَةَ عَنْ طَاوُسٍ أَنَّ أَبَا الصَّهْبَاءِ قَالَ لِبْنِ عَبَّاسٍ هَاتِ مِنْ هَذَاكَ أَلَمْ يَكُنِ الطَّلَاقُ الثَّلَاثَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَاحِدَةً فَقَالَ قَدْ كَانَ ذَلِكَ فَلَمَّا كَانَ فِي عَهْدِ عُمَرَ تَتَابَعَ النَّاسُ فِي الطَّلَاقِ فَأَجَازَهُ عَلَيْهِمْ *

(۱۶۳) بَابُ وَجُوبِ الْكَفَّارَةِ عَلَى مَنْ حَرَّمَ امْرَأَتَهُ وَلَمْ يَنْوِ الطَّلَاقَ *

۱۱۸۱۔ وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو الدَّسْتَوَائِيِّ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ يُحَدِّثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْحَرَامِ يَوْمِينَ يُكْفَرُهَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ) *

۱۱۸۲۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَشِيرٍ الْحَرِيرِيُّ (فائدہ) اب اگر طلاق کی نیت ہے تو ایک طلاق پانچ واقع ہوگی، اور اگر تین کی نیت کی، تو تین، اور اگر دو کی نیت کی، تو ایک واقع ہوگی، اور اگر کچھ بھی نیت نہیں، تو یحییٰ اور قسم شمار کی جائے گی، اور اگر جھوٹ کہہ رہا ہے، تو یہ کہنا لغو ہو جائے گا، تفصیل کتب فقہ سے معلوم کر لی جائے۔ (عمدة القاری جلد ۲، صفحہ ۲۳، نووی جلد ۷ صفحہ ۷۸۷)۔

یعنی بن حکیم، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ جب کوئی آدمی اپنے اوپر اپنی بیوی کو حرام کر لے، تو یہ عین یعنی قسم ہے، اس پر اس کا کفارہ واجب ہے، اور حضرت ابن عباس نے فرمایا "لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ"۔ یعنی اللہ کے رسول میں تمہارے لئے اچھا نمونہ ہے۔

۱۸۳ھ۔ محمد بن حاتم، حجاج بن محمد، ابن جریج، عطاء، عیینہ بن عمیر بیان کرتے ہیں، کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا فرمادی تھیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت زینب بن قحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ٹھہرا کرتے تھے، اور ان کے پاس شہد پیتے تھے، بیان کرتی ہیں کہ میں نے اور حفصہؓ نے اتفاق کیا، کہ ہم میں سے جس کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں، تو کہیں، میں آپ سے مغافیر کی بو پاتی ہوں، کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے، چنانچہ جب آپ ہم سے ایک کے پاس تشریف لائے، اور انہوں نے آپ سے وہی کہا، تو آپ نے فرمایا، میں نے زینب بنت جحش کے پاس شہد پیا ہے، اور اب کبھی نہ پیوں گا، تب یہ آیت نازل ہوئی، کہ اسے نبی اس چیز کو اپنے لہر کیوں حرام کرتے ہو، جسے اللہ نے آپ کے لئے حلال فرمایا ہے، اور فرمایا، اگر یہ دونوں توپہ کر لیں (یعنی عائشہ اور حفصہ) تو ان کے دل جھک گئے، اور یہ جو فرمایا، کہ چپکے سے نبی نے ایک بات اپنی کسی بیوی سے کہی، اس سے مقصود یہ ہے کہ آپ نے جو فرمایا، کہ میں نے شہد پیا ہے۔

۱۸۴ھ۔ ابو کریب، محمد بن العلاء اور ہارون بن عبد اللہ، ابو اسامہ، ہشام، یواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طہور اور شہد پسند فرمایا کرتے تھے، اور عصر کی نماز کے بعد اپنی بیویوں کا چکر لگاتے اور ان کے پاس تشریف لایا کرتے تھے، ایک روز حضرت حفصہ کے پاس تشریف لے گئے، اور معمول سے زیادہ ان کے

حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ سَلَامٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ يَحْيَى بْنَ حَكِيمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا حَرَّمَ الرَّجُلُ عَلَى امْرَأَتِهِ فَبَيِّنْ يُكْفَرُهَا وَقَالَ (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ) *

۱۸۳ھ۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ عَيْنَةَ بْنَ عُمَرَ يُخْبِرُ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تُخْبِرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا قَالَتْ فَتَوَاطَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَنَّ أَبَيْنَا مَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَمَلُ إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرٍ أَكَلْتِ مَغَافِيرَ فَدَخَلَ عَلَيَّ إِحْذَاهُمَا فَقَالَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَنْ أَعُوذَ لَهُ فَنَزَلَ (لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ) إِلَى قَوْلِهِ (إِنْ تَوَنَّا) لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ (وَإِذَا أَمَرَ النَّبِيُّ إِلَى نَعْصِ أَرْوَاجِهِ حَدِيثًا) يَقُولُهُ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا *

۱۸۴ھ۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجِبُّ الْخُلُوءَ وَالْعَسَلَ فَكَانَ إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ دَارَ عَلَى بَنَاتِهِ فَيَدْنُو مِنْهُنَّ فَدَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ فَاحْتَسَنَ

پاس رکے رہے، میں نے لوگوں سے وجہ دریافت کی تو معلوم ہوا کہ حصّہ کے خاندان میں سے کسی عورت نے حضرت حصّہؓ کو شہد کی پکی بھیجی تھی، اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شہد کا شربت پلایا تھا، میں نے کہا، خدا کی قسم اب ہم بھی ایک تدبیر کریں گے، چنانچہ میں نے اس کا تذکرہ حضرت سوڈہ سے کیا، اور ان سے کہہ دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں، اور تم سے قریب ہوں، تو کہنا یا رسول اللہ! آپ نے مغایرہ کھایا ہے، حضور فرمائیں گے نہیں، تو تم کہنا، پھر یہ بو کیسی آ رہی ہے، چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات سخت ناگوار ہے، کہ آپ کی طرف سے کوئی بدبو کا احساس کرے، تو لا محالہ فرمائیں گے، حصّہؓ نے مجھ کو شہد کا شربت پلایا ہے، تم کہنا شاید ان شہد کی کھیموں نے عرفہ و رخت کا رس چوسا ہے، میں بھی یہی کہوں گی، اور صفیہؓ تم بھی یہی کہنا، اس مشورہ کے بعد جب حضور والا حضرت سوڈہ کے پاس تشریف لائے، تو سوڈہ بیان کرتی ہیں، قسم ہے خدا کے وحدہ لا شریک کی تمہارے خوف سے میں نے ارادہ کیا تھا، کہ میں حضور سے وہی بات جو تم نے مجھ سے کہی تھی، جب آپ دروازہ پر تھے کہہ دوں، سوڈہ نے کہا یا رسول اللہ! کیا آپ نے مغایرہ کھایا ہے، آپ نے فرمایا نہیں، سوڈہ بولیں، تو پھر یہ بو کیسی آ رہی ہے، آپ نے فرمایا حصّہؓ نے مجھے شہد کا شربت پلایا تھا، سوڈہ بولیں، شاید ان شہد کی کھیموں نے رخت عرفہ کا رس چوسا ہوگا، اس کے بعد جب آپ میرے پاس تشریف لائے، تو میں نے بھی یہی کہا، حضرت صفیہؓ کے پاس تشریف لے گئے، تو انہوں نے بھی یہی کہا، نتیجہ یہ نکلا کہ جب دوبارہ حضورؐ حضرت حصّہؓ کے پاس تشریف لے گئے، اور انہوں نے شہد کا شربت پلانے کے لئے کہا، تو آپ نے فرمایا مجھے اس کی ضرورت نہیں، حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں، کہ حضرت سوڈہ نے کہا، سبحان اللہ! ہم نے حضور کو شہد پینے سے روک دیا، میں

عِنْدَهَا أَكْثَرَ مِمَّا كَانَ يَحْتَسِبُ فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ فَقِيلَ لِي أَهْذَتْ لَهَا امْرَأَةٌ مِنْ قَوْمِهَا عُكَّةً مِنْ عَسَلٍ فَسَقَتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَرْبَةً فَقُلْتُ أَمَا وَاللَّهِ لَتَحْتَالَنَّهُ لَوْ فَدَكْرَتُ ذَلِكَ لِسَوْدَةَ وَقُلْتُ إِذَا دَخَلَ عَلَيْكَ فَإِنَّهُ سَيَذْنُو مِنْكَ فَقُولِي لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَلْتُ مَغَايِرَ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكَ لَا فَقُولِي لَهُ مَا هَذِهِ الرِّيحُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَشَدَّدُ عَلَيْهِ أَنْ يُوحِذَ مِنْهُ الرِّيحُ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكَ سَقَتَنِي حَفْصَةُ شَرْبَةً عَسَلٍ فَقُولِي لَهُ حَرَسْتُ نَحْلَهُ الْعُرْفُطُ وَسَأَقُولُ ذَلِكَ لَهُ وَقُولِيهِ أَنْتَ يَا صَفِيَّةُ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى سَوْدَةَ قَالَتْ تَقُولُ سَوْدَةُ وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَقَدْ كَذَبْتُ أَنْ أَتَادِيَهُ بِالَّذِي قُلْتَ لِي وَإِنَّهُ لَعَلِّي الْبَاسَ فَرَقًا مِنْكَ فَلَمَّا دَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَلْتُ مَغَايِرَ قَالَ لَا قَالَتْ فَمَا هَذِهِ الرِّيحُ قَالَ سَقَتَنِي حَفْصَةُ شَرْبَةً عَسَلٍ قَالَتْ حَرَسْتُ نَحْلَهُ الْعُرْفُطُ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيَّ قُلْتُ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَى صَفِيَّةَ فَقَالَتْ بِمِثْلِ ذَلِكَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَسْقِيكَ مِنْهُ قَالَ لَا حَاجَةَ لِي بِهِ قَالَتْ تَقُولُ سَوْدَةُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهُ لَقَدْ حَرَمْتَاهُ قَالَتْ قُلْتُ لَهَا اسْكُبِي قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ الْوَرَاهِمِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَةَ بِهَذَا سَوَاءً *

نے کہا کہ چنکی رو، ابو اسحاق ابراہیم بیان کرتے ہیں، کہ ہم سے
بشر نے اسامہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

(فائدہ) پہلی روایت میں ہے، کہ حضرت زینبؓ نے شہد پایا تھا، یہی زیادہ صحیح ہے، چنانچہ امام نسائی اور اصمعی نے اس کی تصریح کی ہے۔
۱۱۸۵۔ سوید بن مسعد، علی بن مسہر، ہشام بن عروہ سے اسی سند
کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

باب (۱۶۴) تنخیر سے بغیر نیت کے طلاق واقع
نہیں ہوتی!

۱۱۸۶۔ ابو طاہر، ابن وہب (دوسری سند) حرمہ بن یحییٰ صحیحی،
عبد اللہ بن وہب، یونس بن یزید، ابن شہاب، ابو سلمہ بن
عبد الرحمن بن عوف، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ جب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا کہ اپنی بیویوں کو اختیار دے دو، کہ
وہ دنیا چاہیں تو دنیا لے لیں، اور آخرت چاہیں، تو آخرت لے
لیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کو پہلے مجھ سے
بیان کیا، اور فرمایا کہ میں تم سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں، تم
اس کے جواب میں جلدی نہ کرنا، تاوقتیکہ اپنے والدین سے
مشورہ نہ لے لو، اور حضور کو معلوم تھا، کہ میرے والدین کبھی
حضور کو چھوڑنے کا مشورہ نہیں دیں گے، چنانچہ پھر آپؐ نے
فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، اے نبی اپنی بیویوں سے کہہ دو، اگر وہ
دنیا اور اس کی زیب و زینت چاہیں تو آؤ، میں تم کو خود
برخوردار کر دوں، اگر تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی
رضامندی چاہو، اور دار آخرت کی طالب ہو، تو بے شک اللہ
تعالیٰ نے تم میں سے یک بختوں کے لئے بہت بڑا ثواب تیار کر
رکھا ہے، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں، کہ میں نے عرض کیا، اس
میں کون سی ایسی بات ہے جس کے متعلق میں اپنے والدین
سے مشورہ کروں، میں تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی

۱۱۸۵۔ وَحَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا
الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

(۱۶۴) بَابُ بَيَانِ أَنَّ تَخْيِيرَ امْرَأَتِهِ لَا
يَكُونُ طَلَقًا إِلَّا بِالنِّيَّةِ *

۱۱۸۶۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ
وَهْبٍ وَحَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى التَّحِيْبِيُّ
وَالْلَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي
يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو
سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ عَائِشَةَ
قَالَتْ لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِتَخْيِيرِ أَزْوَاجِهِ بَدَأَ بِي فَقَالَ إِنِّي ذَاكِرٌ
لَكَ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكَ أَنْ لَا تَعْجَلَنِي حَتَّى
تَسْتَأْمِرَ أَبِي أَوْ يَكُونَ قَدْ عَلِمَ أَنَّ أَبَوَيْ لَمْ
يَكُونَا يَلِأُمْرَائِي بِفِرَاقِهِ قَالَتْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ
عَزَّ وَجَلَّ قَالَ (يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ
كُنْتُمْ تُرِيدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزَيِّنَاتِهَا فَمَنْعُكُنَّ
أَمْتَعُكُنَّ وَأَسْرَحُكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا وَإِنْ كُنْتُمْ
تُرِيدْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالذَّارَ الْآخِرَةَ فَإِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ
لِ الْمُحْسِنَاتِ مِنْكُمْ أَجْرًا عَظِيمًا) قَالَتْ فَقُلْتُ
فِي أَيِّ هَذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيْ فَلَانِي أُرِيدُ اللَّهَ
وَرَسُولَهُ وَالْآخِرَةَ قَالَتْ ثُمَّ فَعَلَ أَزْوَاجُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا
فَعَلْتُ *

رضامندی اور وار آخرت کی غالب ہوں، بیان کرتی ہیں، پھر آپ کی تمام ازواج (۱) نے ایسا ہی کیا، جیسا میں نے کیا تھا۔

۱۱۸۷۔ سر تاج بن یونس، عباد بن عباد، عامر، معاذہ عدویہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب ہم میں سے کسی عورت کی باری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لایا کرتے تھے تو ہم سے اجازت مانگا کرتے تھے، اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی، کہ آپ ان میں سے جسے چاہیں الگ رکھیں، اور جسے چاہے اپنے پاس جگہ دیں، معاذہ نے حضرت عائشہ سے دریافت کیا، کہ جب حضور آپ سے اجازت طلب کرتے تھے، تو آپ کیا جواب دیتی تھیں، فرمایا، میں کبھی تھی کہ اگر مجھے اختیار ہوتا تو میں اپنی ذات پر کسی کو ترجیح نہ دیتی۔

۱۱۸۸۔ حسن بن یسعی، ابن مہارک، عامر سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۱۸۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، عبثہ، اسماعیل بن ابی خالد، فہمی، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (جب) ہمیں اختیار دیا تھا تو ہم نے اس اختیار کو طلاق شمار نہیں کیا۔

۱۱۹۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسر، اسماعیل بن ابی خالد، فہمی، مسروق بیان کرتے ہیں، کہ مجھے کوئی خوف نہیں کہ میں اپنی بیوی کو ایک بار یا سو مرتبہ، یا بار بار اختیار دوں، جبکہ وہ مجھے پسند کرے، اور میں نے حضرت عائشہؓ سے دریافت کر چکا ہوں، انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اختیار دیا تھا، تو یہ طلاق ہو گئی تھی؟ (نہیں)۔

۱۱۸۷- حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِبَادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُعَاذَةَ الْغَدَوِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْذِنُنَا إِذَا كَانَ فِي يَوْمِ الْمَرْأَةِ مِنَّا نَعْدُ مَا نَزَلَتْ (تُرْجِي مَنْ نَشَاءُ مِنْهُمْ) وَنُؤَيِّ بِإِلَيْكَ مَنْ نَشَاءُ) فَقَالَتْ لَهَا مُعَاذَةُ فَمَا كُنْتُ تَقُولِينَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَكَ قَالَتْ كُنْتُ أَقُولُ إِنْ كَانَ ذَلِكَ إِلَيَّ لَمْ أُؤَيِّرْ أَحَدًا عَلَى نَفْسِي *

۱۱۸۸- وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۱۱۸۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْثَرُ عَنْ إسماعيل بن أبي خالد عن الشعبي عن مسروق قال قالت عائشة قد خيرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم نعد طلاقاً *

۱۱۹۰- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ إسماعيل بن أبي خالد عن الشعبي عن مسروق قال ما أهابني خيرت امرأتني واحدة أو مائة أو ألفاً بعد أن تختارني ولقد سألت عائشة فقالت قد خيرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ألو كان طلاقاً *

(۱) اس واقعہ سے کئی اعتبار سے حضرت عائشہؓ کی منقبت اور فضیلت معلوم ہوتی ہے۔ (۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات کو اختیار دینے میں ابتدا حضرت عائشہؓ سے فرمائی۔ (۳) حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ سے جدا ہو گئے پسند نہیں فرماتے تھے اس لئے آپؐ نے حضرت عائشہؓ کو اپنے والدین سے مشورہ کرنے کا فرمایا۔ (۴) اختیار لینے کے بعد حضرت عائشہؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار کرنے میں ذرا بھی توقف نہیں فرمایا یہ ان کی کمال عقل کی دلیل ہے۔

۱۱۹۱۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عاصم، شعبی، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کو اختیار دیا تھا، مگر طلاق نہیں ہوئی۔

۱۱۹۲۔ اسحاق بن منصور، عبد الرحمن، سفیان، عاصم الاحول اور اسماعیل بن ابی خالد، شعبی، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے ہمیں اختیار دیا تھا، سو ہم نے آپ کو پسند کر لیا، سو یہ طلاق نہیں گئی تھی۔

۱۱۹۳۔ یحییٰ بن یحییٰ اور ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، مسلم، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اختیار دیا تھا، ہم نے آپ کو ہی اختیار کر لیا، تو حضور نے اس کو کچھ بھی شمار نہیں فرمایا۔

۱۱۹۴۔ ابو الربیع زہرانی، اسماعیل بن زکریا، اعمش، ابراہیم، اسود، عائشہ اور اعمش، مسلم، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حسب سابق روایت منقول ہے۔

۱۱۹۵۔ زہیر بن حرب، روح بن عبادہ، زکریا بن اسحاق، ابو الریر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضری کی اجازت چاہی، اور لوگوں کو دیکھا کہ آپ کے دروازہ پر جمع ہیں، اور کسی کو اندر آنے کی اجازت نہیں ملتی، حضرت ابو بکر صدیق کو اجازت دی گئی، وہ اندر تشریف لے گئے، اس کے بعد حضرت عمر آئے اور اجازت طلب کی، انہیں بھی اجازت مل گئی، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا، کہ آپ تشریف فرما ہیں،

۱۱۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَّرَ بَسَاءَهُ فَلَمْ يَكُنْ طَلَقًا *

۱۱۹۲۔ وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ وَإِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَيَّرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَنَا فَلَمْ يَعُدَّهُ طَلَقًا *

۱۱۹۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْأَحْزَابُ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَيَّرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَنَا فَلَمْ يَعُدَّهَا عَلَيْنَا شَيْئًا *

۱۱۹۴۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزُّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكْرِيَاءَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ بِمِثْلِهِ *

۱۱۹۵۔ وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عَدَادَةَ حَدَّثَنَا زَكْرِيَاءُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ حَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ يَسْأَلُنِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ النَّاسَ جُلُوسًا بِبَابِهِ لَمْ يُؤْذَنْ لِأَحَدٍ مِنْهُمْ قَالَ فَأَذِنَ لِأَبِي بَكْرٍ فَدَخَلَ ثُمَّ أَقْبَلَ عُمَرُ فَمَسْأَلُنِي فَأَذِنَ لَهُ فَوَجَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا حَتَّى نَسَاؤُهُ وَاجِمًا سَاكِمًا قَالَ فَقَالَ لَأَقُولَنَّ شَيْئًا أَضْحِكُ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
لَوْ رَأَيْتَ نِسَاءً خَارِجَةً سَأَلْتَنِي النِّفَاقَ فَقُضِيَ
إِلَيْهَا فَوَحَّاتٌ عُنْفَهَا فَضَجَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ هُنَّ حَوَالِي كَمَا نَرَى
يَسْأَلُنِي النِّفَاقَ فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى عَابِثَةَ يَحًا
عُنْفَهَا فَقَامَ عُمَرُ إِلَى حَفْصَةَ يَحًا عُنْفَهَا
كِلَاهُمَا يَقُولُ تَسْأَلُنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَيْسَ عِنْدَهُ فَقُلْنَا وَاللَّهِ لَا تَسْأَلُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا أَهَذَا
لَيْسَ عِنْدَهُ ثُمَّ اعْتَزَلَهُنَّ شَهْرًا أَوْ نِسْفًا
وَعِشْرِينَ ثُمَّ نَزَلَتْ عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةُ (يَا أَيُّهَا
النَّبِيُّ قُلْ لَأَزْوَاجُكُمْ) حَتَّى يَبْلُغَ (لِلْمُحْصَنَاتِ
مِثْلُكُمْ أَجْرًا عَظِيمًا) قَالَ فَبَدَأَ بِعَابِثَةَ فَقَالَ يَا
عَابِثَةُ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَعْرِضَ عَلَيْكَ امْرَأً أَحِبُّ
أَنْ لَا تَعْلَجِي بِهِ حَتَّى تَسْتَشِيرِي أَبَوَيْكَ فَالْتِ
وَمَا هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَلَا عَلَيْهَا الْآيَةَ فَالْتِ
أَفِيكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَسْتَشِيرُ أَبَوَيَّ بَلْ أَخْتَارُ
اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالْذَّارَ الْآخِرَةَ وَأَسْأَلُكَ أَنْ لَا
تُخَيِّرَ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِكَ بِالَّذِي قُلْتَ قَالَ لَا
تَسْأَلُنِي امْرَأَةً مِنْهُنَّ إِلَّا أَعْبَرْتُهَا إِنَّ اللَّهَ لَمْ
يَنْعِنِّي مَعْنًا وَلَا مُنْعَنًا وَلَكِنْ نَعْنِي مَعْلَمًا
مُبِينًا *

اور آپ کے گرد آپ کی ازواج ہیں، کہ غلمیں اور خاموش
بیٹھی ہیں، حضرت عمرؓ نے کہا کہ میں ایسی بات کہوں، کہ حضور
کو ہنسداؤں، چنانچہ وہ بولے، یا رسول اللہ کاش کہ آپ خارجہ کی
بیٹی کو دیکھتے (بہ ان کی بیوی ہیں) اس نے مجھ سے خرچ مانگا، تو
میں اس کے پاس کھڑا ہوا کہ اس کا گلا گھونٹنے لگا، آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم ہنسنے لگے، اور فرمایا یہ سب میرے گرد بیٹھی ہیں،
جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو، اور مجھ سے خرچ مانگتی ہیں (۱)، حضرت
ابو بکر صدیقؓ کھڑے ہوئے اور حضرت عائشہؓ کا گلا گھونٹنے لگے،
اور حضرت عمرؓ حضرت حفصہؓ کا، اور دونوں کہنے لگے، کہ تم
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ چیز مانگتی ہو، جو آپ کے
پاس نہیں ہے، اور وہ کہنے لگیں، کہ خدا کی قسم ہم آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی ایسی چیز نہیں مانگیں گی، جو آپ
کے پاس نہیں ہے، پھر آپ ان سے ایک ماویا اتیس دن جدا
رہے، اس کے بعد آپ پر یہ آیت نازل ہوئی، "یا ایہا النبی قل
لازواجکم سے اجرا عظیمًا" تک (ترجمہ پہلے گزر چکا) چنانچہ
آپ نے پہلے حضرت عائشہؓ سے اس کی تفسیل شروع کی، اور ان
سے فرمایا، اے عائشہؓ میں چاہتا ہوں، کہ تم سے ایک بات
کہوں، اور چاہتا ہوں، کہ تم اس میں جلدی نہ کرو، تاوقتیکہ اپنے
والدین سے مشورہ نہ لے لو، انہوں نے کہا عرض کیا، یا رسول
اللہ، وہ کیا بات ہے، پھر آپ نے ان کے سامنے یہ آیت
علاوت کی، تو بولیں، یا رسول اللہ! کیا میں آپ کے متعلق اپنے
والدین سے مشورہ کروں گی، بلکہ میں تو اللہ تعالیٰ اور اس کے
رسول اور دار آخرت کو اختیار کرتی ہوں، اور آپ سے
درخواست کرتی ہوں، کہ آپ اپنی ازواج میں سے کسی کو اس
بات کی خبر نہ کریں، جو کہ میں نے آپ سے کہی ہے، آپ نے
فرمایا، ان میں سے جو بھی مجھ سے دریافت کرے گی میں ضرور

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات کو سال بھر کا نفقہ اکٹھے ہی دے دیا کرتے تھے یہاں مراد یہ ہے کہ عام مسلمانوں میں خوشحالی
ہونے کے بعد یہ خواتین بھی زائد نفقہ کا مطالبہ نہ کر رہی تھیں۔

بتا دوں گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دشواری، انگیز اور سختی کرنے والا نہیں بنایا، بلکہ مجھے آسانی کے ساتھ تعلیم دینے والا بنا کر بھیجا ہے۔

۱۱۹۶۔ زبیر بن حرب، عمر بن یوسف حنفی، عکرمہ بن عمار، سہاک، ابوہریرہ، حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات سے طلاق فرمائی، تو میں مسجد میں گیا، اور لوگوں کو دیکھا کہ وہ کنکریاں الٹ پلٹ رہے ہیں، اور کہہ رہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی، اور ابھی تک انہیں پردہ میں رہنے کا حکم نہیں ہوا تھا، حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے اپنے دل میں سوچا، کہ میں آج کا حال معلوم کروں، چنانچہ میں حضرت عائشہؓ کے پاس گیا، اور ان سے کہا، اے ابو بکر صدیق کی بیٹی! تمہارا یہ حال ہو گیا ہے، کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دینے لگیں، وہ بولیں، اے ابن خطاب! مجھے تم سے اور تم کو مجھ سے کیا کام، تم اپنی گھڑی (یعنی حصہ) کی خبر لو، چنانچہ میں حصہ کے پاس گیا، اور ان سے کہا، اے حصہ! تمہارا یہ حال ہو گیا ہے، کہ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دینے لگی ہو، اور خدا کی قسم تم جانتی ہو، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں نہیں چاہتے اور میں نہ ہوتا، تو ابھی تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں طلاق دے چکے ہوتے، یہ سن کر وہ زار و قطار رونے لگیں، میں نے ان سے کہا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں، وہ بولی اپنے بالا خاند میں گودام میں ہیں، میں وہاں پہنچا تو دیکھا کہ حضرت ربیعؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام بالا خاند کی چوکھٹ پر بیٹھا ہوا ہے، اور اپنے دونوں سر اوپر کی ایک کھدی ہوئی لکڑی پر کہ وہ کھجور کا ڈنڈا تھا لٹکائے ہوئے ہیں، اور اس لکڑی پر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چڑھتے اترتے تھے، میں نے بلند آواز سے کہا، کہ اے ربیعؓ

۱۱۹۶۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَنْ نُبَيْسِ بْنِ يُونُسَ الْحَنْفِيِّ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ زُمَيْلٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا اعْتَزَلَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا النَّاسُ يَنْكَبُونَ بِالْحَصَى وَيَقُولُونَ طَلَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُؤْمَرَ بِالْحِجَابِ فَقَالَ عُمَرُ فَقُلْتُ لَأَعْلَمَنَّ ذَلِكَ الْيَوْمَ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ أَفَدَّ بَلَغَ مِنْ شَأْنِكَ أَنْ تُؤْذِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا لِي وَمَا لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ عَلَيْكَ بِعَيْتِكَ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ فَقُلْتُ لَهَا يَا حَفْصَةُ أَفَدَّ بَلَغَ مِنْ شَأْنِكَ أَنْ تُؤْذِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَفَدَّ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحِبُّكَ وَلَوْ أَنَا لَطَلَعْتُكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَكَتْ أَشَدَّ الْبُكَاءِ فَقُلْتُ لَهَا أَيْنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ هُوَ فِي حِجْرَاتِهِ فِي الْمَشْرِيقِ فَدَخَلْتُ فَإِذَا أَنَا بِرَبَاحِ غُلَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا عَلَى أَسْكَنِةِ الْمَشْرِيقِ مَذَلَّ رَجُلًا عَلَى تَقِيرٍ مِنْ عَشَّابٍ وَهُوَ جَذَعٌ يَرْقَى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَنْحَدِرُ فَنَادَيْتُ يَا رَبَّاحُ اسْتَاذِنِ

لِي عِنْدَكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنْظُرَ رِبَاحًا إِلَى الْغُرْفَةِ ثُمَّ نَظَرَ إِلَيَّ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قُلْتُ يَا رِبَاحُ اسْتَأْذِنِي لِي عِنْدَكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنْظُرَ رِبَاحُ إِلَيَّ الْغُرْفَةِ ثُمَّ نَظَرَ إِلَيَّ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ رَفَعْتُ صَوْتِي فَقُلْتُ يَا رِبَاحُ اسْتَأْذِنِي لِي عِنْدَكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَبِثْتُ أَطْلُ أَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَنُّ أَنِّي جِئْتُ مِنْ أَجْلِ حَفْصَةَ وَاللَّهُ لَيِّنُ أَمْرِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَرْبِ عُنُقِهَا لِأَضْرِبَنَّ عُنُقَهَا وَرَفَعْتُ صَوْتِي فَأَوْتَمًا إِلَيَّ أَنْ أَرْفَعَهُ فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى حَصِيرٍ فَجَلَسْتُ فَأَذْنَى عَلَيَّ إِزَارَهُ وَكَلَسَ عَلَيَّ غَيْرُهُ وَإِذَا الْحَصِيرُ قَدْ أَثَرُ فِي جَنْبِهِ فَتَظَنَرْتُ بِيَصْرِي فِي خِزَانَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَنَا بِقَبْضَةٍ مِنْ شَعِيرٍ نَحْوِ الصَّاعِ وَمِثْلِهَا قَرَطًا فِي نَاحِيَةِ الْغُرْفَةِ وَإِذَا أُبَيْقُ مُعَلَّقٌ قَالَ فَاثْبَرْتُ عَيْنَايَ قَالَ مَا يَكْبِكَ يَا ابْنَةَ الْخَطَّابِ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَمَا لِي لَا أَتُكْبِي وَهَذَا الْحَصِيرُ قَدْ أَثَرُ فِي جَنْبِكَ وَهَذِهِ خِزَانَتُكَ لَا أَرَى فِيهَا إِلَّا مَا أَرَى وَذَلِكَ فَحِصْرُ وَكَسَرَتْنِي فِي الثَّمَارِ وَالْأَنْهَارِ وَأَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفْوَتُهُ وَهَذِهِ خِزَانَتُكَ فَقَالَ يَا ابْنَةَ الْخَطَّابِ أَلَا تَرْضَى أَنْ تَكُونِ لَنَا الْآخِرَةُ وَلَهُمُ الدُّنْيَا قُلْتُ بَلَى قَالَ وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ حِينَ دَخَلْتُ وَأَنَا أَرَى فِي وَجْهِهِ الْغَضَبَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يَشُقُّ عَلَيْكَ

میرے لئے اجازت لو، کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں، رباح نے بالا خانے کی طرف نظر کی، اور پھر مجھے دیکھا، اور کچھ نہ کہا، پھر میں نے کہا، اے رباح میرے لئے اپنی جانب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لو تاکہ میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں، پھر رباح نے غرقہ کی جانب نظر کی، پھر میری طرف دیکھا، اور کچھ نہ کہا، میں نے پھر بلند آواز کے ساتھ کہا، کہ اے رباح میرے لئے اپنی طرف سے اجازت لو تاکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں، اور میں گمان کرتا ہوں کہ شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیال فرمایا ہے، کہ میں حفصہ کے لئے آیا ہوں، اور خدا کی قسم! اگر مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کی گردن مارنے کا حکم دیں، تو میں اس کی گردن مار دوں، اور میں نے اپنی آواز بلند کی، سو اس نے اشارہ کیا، کہ چڑھ آؤ تو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے، اور میں بیٹھ گیا، آپ نے اپنی ازار اوپر کر لی، اور اس کے علاوہ اور کوئی کپڑا آپ کے پاس نہ تھا، اور چٹائی کا نشان آپ کے بازو پر ہو گیا، اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خزانہ میں نظر دوڑائی تو اس میں چند مٹی جو تھے، ایک صابن یا اس کے بقدر سم کے بچے ایک کونے میں پڑے تھے، اور ایک کچا چمڑا جس کی دباغت اچھی نہیں ہوئی تھی، لٹکا ہوا تھا، میری آنکھیں یہ منظر دیکھ کر بھر آئیں، اور میں روئے لگا، آپ نے فرمایا، ابن خطاب تمہیں کس چیز نے رلایا ہے، میں نے عرض کیا یا نبی اللہ میں کیوں نہ روؤں، جبکہ حالت یہ ہے کہ یہ چٹائی آپ کے بازو پر اثر کر گئی ہے، اور یہ آپ کا خزانہ ہے، اور میں نہیں دیکھتا اس میں کچھ مگر جو سامنے ہے، اور قیصر و کسریٰ ہیں، کہ پھلوں اور نہروں میں زندگی بسر کر رہے ہیں، اور آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور اس کے برگزیدہ بندے، اور آپ کا

یہ خزانہ ہے، فرمایا اسے ابن خطاب تم اس پر راضی نہیں، کہ ہمارے لئے آخرت ہے، اور ان کے لئے دنیا ہے، میں نے عرض کیا، کیوں نہیں، اور جب میں داخل ہوا تھا، تو اس وقت چہرہ انور پر غصہ کے اثرات تھے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو اپنی الزواج کے متعلق پریشانی کی کیا ضرورت ہے، اگر آپ انہیں طلاق دے چکے ہیں، تو اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہے، اور اس کے فرشتے اور جبرائیل و میکائیل اور میں اور ابو بکرؓ اور تمام مومنین آپ کے ساتھ ہیں، اور اکثر جب میں کلام کر رہا تھا، اور اللہ تعالیٰ کے کلام کی تعریف کرتا تھا تو امید رکھتا تھا، کہ اللہ تعالیٰ مجھے سچا کر دے گا، اور میری کہی ہوئی بات کی تصدیق کر دے گا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت تجھ پر نازل فرما دی، عسی ربہ ان یطلقنک، یعنی اس (نبی کا) پروردگار قریب ہے، کہ اگر وہ تمہیں طلاق دیدے، تو اللہ تعالیٰ اسے تم سے بہتر بیویاں بدل دے گا، اور اگر تم دونوں اس پر زور دو گے، تو اللہ تعالیٰ اس کا رنسی ہے، اور جبرائیل اور مومنوں میں سے نیک لوگ اور تمام فرشتے اس کے بعد اس کی پشت پناہ ہیں، حضرت عائشہؓ بنت ابی بکر صدیقؓ اور حضرت حفصہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام الزواج پر زور ڈالا تھا، پھر میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ نے انہیں طلاق دیدی ہے، فرمایا نہیں، یا رسول اللہ جب میں مسجد میں داخل ہوا تھا تو مسلمان کنگریاں الٹ پلٹ کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی الزواج کو طلاق دے دی ہے، سو میں اتروں اور ان کو اطلاع کر دوں، کہ آپ نے اپنی الزواج کو طلاق نہیں دی ہے، آپ نے فرمایا کر دو، اگر تمہاری مرضی ہو، سو میں آپ سے باتیں کرتا رہا، حتیٰ کہ غصہ آپ کے چہرہ مبارک سے ڈال کر ہو گیا، یہاں تک کہ آپ نے وہ دن مبارک کھولے اور منے، اور ہشتے وقت سب لوگوں سے زیادہ خوبصورت معلوم ہوتے تھے، اس کے بعد آپ اترے اور میں بھی اترنا اور میں اس کھجور کے ٹھنکے کو کچڑ بنا ہوا اترنا

مِنْ شَأْنِ النِّسَاءِ فَإِنْ كُنْتَ طَلَقْتَهُنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مَعَكَ وَمَلَائِكَتُهُ وَجِبْرِيلُ وَمِيكَائِيلُ وَأَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَالْمُؤْمِنُونَ مَعَكَ وَقَلَمْنَا نَكَلْتُمْ وَأَحْمَدُ اللَّهُ بِكَلَامِ إِيَّا رَحُوتُ أَنْ يَكُونَ اللَّهُ بِصَدَقِ قَوْلِي الَّذِي أَقُولُ وَنَزَلَتْ هَذِهِ آيَةُ التَّخْيِيرِ (عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنْ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكَ) (وَإِنْ تَطَاهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَلِكَ ظَهِيرٌ) وَكَانَتْ عَائِشَةُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ وَحَفْصَةُ تَطَاهَرَانِ عَلَى سَائِرِ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَطَلَقْتَهُنَّ قَالَ لَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي دَعَلْتُ الْمُسْحَدَ وَالْمُسْلِمُونَ يَنْكَحُونَ بِالْحَصَى يَقُولُونَ طَلَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ أَفَأَنْزِلُ فَأُخْبِرَهُمْ أَنَّكَ لَمْ تَطْلُقْهُنَّ قَالَ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ فَلَمْ أَزَلْ أَخَذْتُهُ حَتَّى تَحْشَرَ الْعُضْبُ عَنْ وَجْهِهِ وَخَفَى كَشَرُ فَضْجِكَ وَكَانَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ ثَغْرًا ثُمَّ نَزَلَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَزَلَتْ فَتَرَلْتُ أَنَشِئْتُ بِالْجُدِّعِ وَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاتِمًا يَسْتَبِي عَلَى الْأَرْضِ مَا يَمْسُهُ يَدُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا كُنْتُ فِي الْعُرْفَةِ بِنِسْعَةٍ وَعِشْرِينَ قَالَ إِنْ الشَّهْرَ يَكُونُ بِنِسْعَةٍ وَعِشْرِينَ فَقُمْتُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ فَدَائِبْتُ بِأَعْلَى صَوْتِي لَمْ يُطْلَقْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ وَنَزَلَتْ هَذِهِ آيَةُ (وَإِذَا حَاغَهُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى أُولِي

اور آپ اس طرح بے تکلف اترے، گویا زمین پر چل رہے ہیں، اور ہاتھ تک بھی نہ لگایا، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ آپ بالا خانے میں انتیس روز رہے، فرمایا مہینہ انتیس کا بھی ہوتا ہے، اور میں مسجد کے دروازہ پر کھڑا ہوا، اور بلند آواز سے پکارا، کہ آپ نے اپنی ازواج کو طلاق نہیں دی، اور یہ آیت نازل ہوئی، کہ جب ان کے پاس امن کی یا خوف کی کوئی خبر آتی ہے تو اسے مشہور کر دیتے ہیں، اور اگر اسے رسول کے پاس اور مسلمانوں میں سے صاحب امر کے پاس لے جائیں تو جان لیں، جو لوگ کہ جن لیتے ہیں، اس میں سے، غرضیکہ اس امر کی حقیقت کو میں نے چنا، اور اللہ تعالیٰ نے آیت تنخیر نازل فرمائی۔

۱۱۹۷- ہارون بن سعید ابی، عبد اللہ بن وہب، سلیمان بن ابی، یحییٰ، عید بن حنین، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ میں ایک سال تک ارادہ کرتا رہا، کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس آیت کے متعلق سوال کروں، لیکن ان کے ڈر کی وجہ سے سوال نہ کر سکا، کہ وہ حج کے ارادہ سے نکلے، اور میں بھی ان کے ساتھ تھا، پھر جب لوٹے اور کسی راستہ پر تھے تو ایک بار پھر بیلو کے درختوں کی جانب حاجت کے لئے جگے، اور میں ان کے انتظار میں رکھا رہا، حتیٰ کہ وہ اپنی حاجت سے فارغ ہوئے اور میں ان کے ساتھ چلا، اور عرض کیا، اے امیر المؤمنین، وہ دونوں عورتیں کون ہیں، جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کی ازواج میں سے زور ڈالا، انہوں نے فرمایا، وہ حضرت طلحہ اور حضرت عائشہ ہیں، پھر میں نے عرض کیا، خدا کی قسم میں ان کے متعلق آپ سے ایک سال سے پوچھنا چاہتا تھا، مگر آپ کی مہبت کی وجہ سے پوچھ نہ سکا، انہوں نے فرمایا، ایسا مت کرو، جس بات کے متعلق تمہیں خیال ہو، وہ تم مجھ سے دریافت کر لیا کرو، اگر میں جانتا ہوں گا تو تمہیں بتا دوں گا، پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا، خدا کی قسم ہم پہلے جاہلیت میں گرفتار تھے، اور عورتوں کی کچھ حقیقت نہ سمجھتے تھے، یہاں

النَّامِرُ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمْ) فَكَنتُ أَنَا اسْتَنْبَطْتُ ذَلِكَ النَّامِرَ وَأَنزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ آيَةَ التَّنْخِيرِ *

۱۱۹۷- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بَغِيٍّ ابْنُ بَلَالٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنِي عُثَيْدُ بْنُ حُثَيْنٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يُحَدِّثُ قَالَ مَكُنْتُ سَنَةً وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ آيَةِ فَمَا اسْتَطِيعُ أَنْ أَسْأَلَهُ هَيْبَةً لَهُ حَتَّى خَرَجَ حَاحًا فَخَرَجْتُ مَعَهُ فَلَمَّا رَجَعَ فَكُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ عَدَلُ إِلَى الْأَرَاكِ لِحَاجَةٍ لَهُ فَوَقَفْتُ لَهُ حَتَّى قَرَعَ ثُمَّ مَبَرْتُ مَعَهُ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ اللَّتَانِ نَظَاهَرْتَنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ لُزَا جِهٍ فَقَالَ بَلْكَ خَلِصَةٌ وَعَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قُلْتُ لَهُ وَاللَّهِ إِنْ كُنْتُ لَأُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ هَذَا مُنْذُ سَنَةٍ فَمَا اسْتَطِيعُ هَيْبَةً لَكَ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ مَا طَلَسْتُ أَنْ عَبْدِي مِنْ عِلْمٍ فَسَلْنِي عَنْهُ فَإِنْ كُنْتُ أَعْلَمُهُ أَخْبَرْتُكَ قَالَ وَقَالَ عُمَرُ وَاللَّهِ إِنْ كُنَّا مِى الْحَاوِلَةِ مَا نَعُدُّ لِلنِّسَاءِ أَقْرًا حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِنَّ مَا أَنْزَلَ وَقَسَمَ لَهُنَّ مَا قَسَمَ

قَالَ قَبِينَمَا أَنَا فِي أَمْرِ انْتِمَرُهُ إِذْ قَالَتْ لِي أَمْرَانِي لَوْ
صَنَعْتَ كَمَا وَخَّلْتُ لَهَا وَ مَا لَكَ أَنْتَ وَلِمَا
هَلُنَا وَ مَا تَكْفُلُكَ فِي أَمْرِ أُرِيدُهُ فَقَالَتْ لِي عَجَبًا
لَكَ يَا ابْنَ الْعَطَابِ مَا تُرِيدُ أَنْ تُرَاجِعَ أَنتَ وَ إِنْ
ابْتَنَيْتَ لَتُرَاجِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَتَّى يَنْظُرَ يَوْمَهُ غَضَبَانَا قَالَ عُمَرُ فَأَخْلَعُوا ذَاتِي ثُمَّ
أَخْرَجُ مَكَانِي حَتَّى أَذْخُلَ عَلَى حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهَا فَقُلْتُ لَهَا يَا بَنِيَّةُ إِنَّكَ لَتُرَاجِعِينَ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَنْظُرَ يَوْمَهُ
غَضَبَانَا فَقَالَتْ حَفْصَةُ وَاللَّهِ إِنَّا لَتُرَاجِعُهُ فَقُلْتُ
تَعْلَمِينَ إِنِّي أَحْبَبْتُكَ غُفْرَةً وَغَضَبَ رَسُولِهِ يَا
بَنِيَّةُ لَا تَغُرَّنَا هَلِيهِ الْغَى قَدْ أَغْضَبَنَا حُسْنُهَا
وَحُبَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هُمُ
خَرَجَتْ حَتَّى أَذْخُلَ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ لِغَرَابَتِي مِنْهَا
فَكُلَعْنَهَا فَقَالَتْ لِي أُمِّ سَلَمَةُ عَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ
الْعَطَابِ قَدْ دَخَلْتُ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى تَبْتَغِيَ أَنْ
تَدْخُلَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَبَيْنَ أَزْوَاجِهِ قَالَ فَأَعَدْتَنِي أَخَذًا كَسَرْتَنِي عَنْ
بَعْضِ مَا كُنْتُ أَحَدٌ فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهَا وَكُنْتُ
لِي صَاحِبَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِذَا غِبْتُ أَتَانِي بِالْخَبَرِ
وَإِذَا غَابَ كُنْتُ أَنَا ابْنَةُ بِالْخَبَرِ وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ
نَخْشَوْفُ مَلِكًا مِنْ مُلُوكِ عَسَانٍ ذُكِرَ لَنَا أَنَّهُ يُرِيدُ
أَنْ يُسَبِّحَ إِلَيْنَا فَقَدْ امْتَلَأْتُ صُدُورُنَا مِنْهُ فَاتَى
صَاحِبُ الْأَنْصَارِ بِذِي الْبَابِ وَقَالَ اقْتَعِ فَقُلْتُ
حَيَّ الْعَسَانِيُّ فَقَالَ أَشَدُّ مِنْ ذَلِكَ اعْتَزَلَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَزْوَاجَهُ قَالَ فَقُلْتُ
رَغِمَ أَنْتَ حَفْصَةُ وَغَائِبَةُ ثُمَّ أَخَذَ نَوْبِي فَأَخْرَجُ
حَتَّى جِئْتُ قَبَادَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ادائے حقوق میں استبراء جو کچھ اتارا،
اور ان کی ہماری مقرر کی جوئی، چنانچہ ایک دن ایسا ہوا کہ میں کسی
کام میں مشغور کر رہا تھا، تو میری عورت نے کہا تم ایسا کرتے دیا
کرتے تو خوب ہوتا، میں نے اس سے کہا تجھے میرے کام میں کیا
دغل! جس چیز کا میں ارادہ کروں، اس نے مجھ سے کہا، ابن
خطاب تعجب ہے تم چاہتے ہو، کہ تمہیں کوئی جواب ہی نہ دے،
اور تمہاری صاحبزادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب
دے دیتی ہے، یہاں تک کہ وہ سارے دن غصہ میں رہتے ہیں،
حضرت عمرؓ نے بیان کیا، کہ پھر میں نے چادر لی، اور گھر سے نکلا،
اور حضرت حفصہؓ کے پاس داخل ہوا، اور اس سے کہا اے میری
چھوٹی بیٹی! تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دیتی ہے، کہ
جس سے آپ سارے دن ناراض رہتے ہیں، حضرت حفصہؓ نے
کہا، خدا کی قسم! میں تو آپ کو جواب دیتی ہوں، تو میں نے اس
سے کہا، اے میری بیٹی! تو جان لے، کہ میں تجھے اللہ تعالیٰ کے
عذاب اور اس کے رسول کے غصہ سے ڈراتا ہوں، تو اس کی
بیوی کے دھوکہ میں نہ رہ، جو اپنے حسن اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی محبت پر اتراتی ہے، پھر میں وہاں سے نکلا، اور ام سلمہؓ
کے پاس بسبب قرابت کے گیا، اور میں نے ان سے گفتگو کی، تو
وہ بولیں، ابن خطاب تم پر تعجب ہے، کہ تم ہر معاملہ میں دغل
دہتے ہو، اور چاہتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی
ازواج کے معاملہ میں بھی دغل دو، مجھے ان کی اس بات سے اس
قدر افسوس ہوا، کہ مجھے اس غم نے اس فصاحت سے بھی روک
دیا، جو میں انہیں کرنا چاہتا تھا، اور میں ان کے پاس سے چلا آیا، اور
میرا انصار میں سے ایک رفیق تھا، کہ جب میں (مجلس رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے) غائب رہتا، تو وہ مجھے خبر دیتا، اور جب وہ
غائب رہتا، تو میں اسے خبر دیتا، اور ہم ان دونوں عثمان کے
بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ کا خوف رکھتے تھے، اور ہم میں
شور تھا، کہ وہ ہماری طرف آنے والا ہے اور ہمارے بیٹے اس

کے خوف سے بھرے ہوئے تھے، کہ اسنے میں میرا فیصلہ آیا، اور اس نے دروازہ کھٹکھٹایا، اور کہا کہ کھولو! میں نے کہا، کیا غسانی آگیا، اس نے کہا نہیں، مگر اس سے بھی زیادہ ایک پریشانی کی چیز ہے، وہ یہ کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج سے علیحدگی اختیار کر لی، میں نے کہا خدشہ اور عاشقی ناک میں خاک بھر دو، چٹاچٹے میں نے اپنے کپڑے لئے اور نکلا، حتیٰ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور آپ ایک بالاخانے میں تھے کہ اس پر ایک کھجور کی جڑ سے چڑھتے تھے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک سیاہ قام غلام اس میز می کے سرے پر تھا، میں نے کہا، یہ مڑ ہے، مجھے اجازت دو، اس نے کہا عمر ہیں، میں نے سارا واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کیا، جب میں ام سلمہ کی بات پر پہنچا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے، اور آپ ایک چٹائی پر تھے، کہ چٹائی اور آپ کے درمیان کوئی میز نہ تھا، اور آپ کے سر کے نیچے چڑے کا ایک ٹکڑہ تھا، کہ اس میں کھجور کا چھلکا بھرا ہوا تھا، اور آپ کے پیروں کی جانب کچھ مسلم (جس سے چڑے کو دباغت دی جاتی ہے) کے پتے پڑے تھے، اور آپ کے سر ہانے، ایک کچا چھڑا لٹکا ہوا تھا، اور میں نے چٹائی کے نشان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بازو پر دیکھے تو میں رونے لگا، آپ نے فرمایا، تمہیں کس نے دلایا ہے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ قیصر و کسریٰ کیسے پیش میں ہیں، اور آپ اللہ کے رسول ہیں، تب آپ نے ارشاد فرمایا، کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو، کہ ان کے لئے دنیا ہے اور تمہارے لئے آخرت۔

۱۹۸ھ محمد بن ثنی، عثمان، حماد بن سلمہ، یحییٰ بن سعید، سعید بن حمین، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں مرثد بن ابی اسلمہ میں پہنچا، اور بقیہ حدیث بطولہ روایت کی، باقی اس میں اتنی زیادتی ہے کہ حضرت ابن عباس نے کہا، کہ میں نے پوچھا دو عورتیں کون ہیں تو

فِي مَشْرِئَةٍ لَهُ يَرْتَفِعُ إِلَيْهَا بِعَجَلِهَا وَعَلَامٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْوَدُ عَلَى رَأْسِ الدَّرَجَةِ فَقُلْتُ هَذَا عُمَرُ فَلَاذَنْ لِي قَالَ عُمَرُ فَقَصَصْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْحَدِيثَ فَلَمَّا بَلَغْتُ حَدِيثَ أُمِّ سَلَمَةَ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّهُ لَعَلِي حَصِيرٌ مَا بَيْنَهُ شَيْءٌ وَتَحْتَ رَأْسِهِ وَسَادَةٌ مِنْ أَدَمٍ حَشَوَهَا لَيْفٌ وَإِنْ عِنْدَ رِجْلَيْهِ قَرَطًا مَضْبُورًا وَعِنْدَ رَأْسِهِ أَهْبَاءٌ مُعَلَّقَةٌ قَرَأْتُ آثَرَ الْحَصِيرِ فِي حَنْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَيْفَ فَقَالَ مَا يَبْكِيكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كَسَرِي وَ قِصَرَ بَيْنَا هُمَا فَبَيْنَهُ وَأَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَكَ الْآخِرَةُ *

۱۹۸ھ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى قَالَ نَا عَفَّانُ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَتْمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ أَقْبَلْتُ مَعَ عُمَرَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِمَرِّ الظُّهْرَانِ وَسَأَلَ الْحَدِيثَ بَطَوِيلِهِ فَخَنَخُو حَدِيثَ

حضرت عمرؓ نے فرمایا، حضرت حصہؓ اور حضرت ام سلمہؓ، اور یہ بھی زیادہ ہے، کہ حضرت عمرؓ کہتے ہیں، جب میں حجروں کی طرف آیا تو ہر گھر میں رونا تھا، اور آپؐ نے ایک ماہ تک ان سے نہ ملنے کی قسم کھائی تھی، جب انیس روز پورے ہو گئے تو آپؐ ان کی جانب تشریف لے گئے۔

۱۱۹۹- ابو بکر بن ابی شیبہ اور زبیر بن حرب، سلیمان بن عیینہ، یحییٰ بن سعید، عبید بن حنین مولیٰ عباس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ میرا ارادہ تھا کہ میں حضرت عمرؓ سے ان دو عورتوں کے متعلق دریافت کروں، کہ جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں زور ڈالا تھا، تو میں ایک سال تک رکا رہا اور اس میں کوئی گنجائش نہیں ملی، یہاں تک کہ مکہ جاتے ہوئے میرا اور ان کا ساتھ ہو گیا، جب مرا الظہر ان پر پہنچے تو حضرت عمرؓ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔ اور مجھ سے فرمایا کہ تم پانی کا لونٹالے کر آؤ، میں پانی کا برتن لے کر آیا، تو قضائے حاجت کے بعد فاروق اعظمؓ لوٹ کر آئے، تو میں پانی ڈالنے لگا، اور مجھے یاد آگیا، اور میں نے عرض کیا، امیر المؤمنین وہ دونوں عورتیں کون ہیں، ابھی میں اپنا کلام پورا کرنے بھی نہیں پایا تھا، کہ آپؐ نے فرمایا، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت حصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

۱۲۰۰- اسحاق بن ابی ابراہیم خلّعی و محمد بن ابی عمر، اسحاق، عبد الرزاق، معمر، عبید اللہ بن عبد اللہ بن ابی ثور، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں عرصہ دراز سے حریص تھا، کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازدواج میں سے ان دو بیویوں کا حال دریافت کروں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، کہ اگر تم توبہ کرو، تو تمہارے دل جھک جائیں، تا آنکہ انہوں نے رج کیا، اور میں نے بھی ان کے ساتھ رج کیا، چنانچہ جب ہم ایک راستہ

سَلِمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنِ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ شَأْنُ الْمَرْأَتَيْنِ قَالَ حَفْصَةُ وَ أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَ زَادَ فِيهِ فَأَنْتِ الْحَجَرُ فَإِذَا فِي كُلِّ نَيْتٍ بُكَاءٌ وَ زَادَ أَيْضًا وَ كَانَ إِلَى مِنْهُنَّ شَهْرًا فَلَمَّا كَانَ بَسْعًا وَ عَشْرِينَ نَزَلَ إِلَيْنِ *

۱۱۹۹- وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ رُوَيْحُ بْنُ حَرْبٍ وَ اللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ حَنْبَلٍ وَ هُوَ مَوْلَى الْعَبَّاسِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ كُنْتُ أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَفْظَاهِرَتَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْتُ سَنَةً مَا أَحَدٌ لَهُ مَوْضِعًا حَتَّى صَبَّغْتُهُ إِلَى مَكَّةَ فَلَمَّا كَانَ بِمَرِّ الظُّهْرَانِ ذَهَبَ بِقَضِي حَاجَتِهِ فَقَالَ أَذْرِكْنِي بِإِذَاوَةٍ مِنْ مَاءٍ فَأَنْتُهُ بِهَا فَلَمَّا قَضَيْ حَاجَتَهُ وَ رَجَعَ ذَهَبَتْ أَصْبُ عَلَيْهِ وَ ذَكَرْتُ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْمَرْأَتَايَا فَمَا قَضَيْتُ كَلَامِي حَتَّى قَالَ عَابَسَتْ وَ حَفْصَةُ *

۱۲۰۰- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ وَ قَازِبَا فِي اللَّفْظِ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَ قَالَ إِسْحَاقُ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مُعَمَّرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ لَمْ أَزَلْ حَرِيصًا أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنْ تَوْنَا إِلَى اللَّهِ

پر تھے، تو حضرت عمرؓ رات پر سے کنارہ پر ہوئے، اور میں بھی ان کے ساتھ رات کے ایک طرف پانی کا برتن لے کر ہو گیا، انہوں نے قضاء حاجت کی، پھر میرے پاس تشریف لائے، اور میں نے ان کے ہاتھوں پر پانی ڈالا، اور انہوں نے وضو کیا، پھر میں نے عرض کیا، اے امیر المؤمنین! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے وہ کون سی دو عورتیں ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، اگر تم اللہ تعالیٰ سے توبہ کرو، تو تمہارے دل جھک رہے ہیں، حضرت عمرؓ بولے، اے ابن عباسؓ بڑے قویٰ کی بات ہے، زہری بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کو ان کا اتنی مدت تک نہ پوچھا، اور اسے چھپائے رکھنا پسند نہ آیا، پھر فرمایا، وہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں، اس کے بعد حدیث بیان کرنے لگے، اور فرمانے لگے، ہم قریش کی جماعت ایسی جماعت تھی، جو عورتوں پر غالب رہتی تھی، لیکن جب ہم مدینہ میں آئے تو ایسی جماعت کو بولیا، کہ ان کی عورتیں ان پر غالب ہیں، سو ہماری عورتیں ان کی خصالتیں اختیار کرنے لگیں، اور میرا مکان ان دنوں مدینہ کی بلندی پر بنو امیہ کے قبیلہ میں تھا، ایک روز میں نے اپنی بیوی پر کچھ غصہ کیا، وہ مجھے جواب دینے لگی، اور میں نے اس کے جواب دینے کو برائیا، وہ بولی تم میرے جواب دینے کو برا سمجھتے ہو، خدا کی قسم! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات آپ کو جواب دیتی ہیں، اور ان میں سے ایک آپ کو چھوڑ دیتی ہے، کہ دن سے رات ہو جاتی ہے، سو میں چلا اور حضرت حفصہؓ کے پاس آیا، اور کہا کہ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دیتی ہو، وہ بولی ہاں! میں نے کہا کہ تم میں ایک ایک آپ کو دن سے رات تک چھوڑ دیتی ہے، انہوں نے کہا ہاں! میں نے کہا کہ تم میں سے جس نے ایسا کیا وہ محروم ہوئی اور بڑا نقصان اٹھایا، کیا تم میں سے ہر ایک اس بات سے ڈرتی نہیں، کہ اللہ تعالیٰ اس کے رسول کے غصہ دلانے سے اس پر غصہ

فَقَدْ صَعَتْ قُلُوبُكُمَا حَتَّى حَجَّ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَحَجَّحْتُ مَعَهُ فَلَمَّا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ عَذَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَعَذَلْتُ نَعْمَ بِالْإِذَاوَةِ فَبَرَزَ ثُمَّ أَتَانِي فَسَكَبْتُ عَلَى يَدَيْهِ فَتَوَضَّأَ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْمَرَاتِبِ مِنْ زَوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّقَابُ قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ لِهَمَّا إِنْ تَوُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَاعْتَجِبَا لَكَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ كَمَرَةٍ وَاللَّهُ مَا سَبِيلُهُ عَنْهُ وَلَمْ تَحْكَمْ قَالَ هِيَ حَفْصَةُ وَعَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا ثُمَّ أَخَذَ يَسُوقُ الْحَدِيثَ قَالَ كُنَّا مَعَهُمْ قَرْنِي قَوْمًا تَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَجَدْنَا قَوْمًا نَعْلِيهِمْ نِسَاءؤُهُمْ فَطَلَقُوا نِسَاءَنَا يَتَعَلَّمُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ قَالَ وَكَانَ مَرْثِي فِي نِسْئِ أُمِّيَةِ ابْنِ زَيْدٍ بِالْعَوَالِي فَتَغَضَّبْتُ يَوْمًا عَلَى امْرَأَتِي فَإِذَا هِيَ تَرُاجِعُنِي فَأَنْكَرْتُ أَنْ تُرَاجِعَنِي فَقُلْتُ مَا تَنْكِرُ أَنْ تُرَاجِعَكَ قَوْلَ اللَّهِ إِنْ زَوَّاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَاجِعْنَهُ وَتَنْهَرُهُ إِحْدَاهُنَّ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ فَاطْلُقْتُ فَقَدْ خَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ أَتُرَاجِعِينَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقُلْتُ أَتَنْهَرُهُ إِحْدَاكُنَّ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ قَدْ خَابَ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ مِنْكُمْ وَحَسِرَ أَقْقَامُنْ إِحْدَاكُنْ أَنْ يَغْضَبَ اللَّهُ عَلَيْهَا لِيُغْضِبَ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هِيَ قَدْ هَلَكَتْ لَا تُرَاجِعِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَسْلِيهِ شَيْئًا وَسَلِّينِي مَا بَدَا لَكَ وَلَا يَغُرِّلَكَ إِنْ كُنَّا تَ جَارَتِكَ هِيَ أَوْ سَمَ وَأَحَبَّ إِلَي رَسُولِ اللَّهِ

فرمائے، اور ناگہان وہ ہلاک ہو جائے، پھر میں نے کہا کہ ہرگز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب نہ دے، اور نہ ان سے کسی چیز کو طلب کر، اور جس چیز کو تیری طبیعت چاہے، وہ مجھ سے مانگ، اور تو اس بیوی سے دھوکہ نہ کھا، جو تیری ہمسایہ یعنی سوتن ہے، کہ وہ تجھ سے زیادہ حسین ہے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ نسبت حیرے زیادہ پہاری ہے، اس سے مقصود حضرت عائشہ تھیں، پھر حضرت عمر بیان کرتے ہیں کہ میرا ایک انصاری ساتھی تھا، کہ میں اور وہ باری باری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے، ایک دن وہ آتا تھا، اور ایک دن میں، اور وہ مجھے وحی وغیرہ کی خبر دیتا تھا اور میں اسے، اور ہم میں چرچا ہو رہا تھا، کہ غسان کا بادشاہ اپنے گھوڑوں کے نعل لگوا رہا ہے، تاکہ ہم سے لڑے، سو ایک روز میرا ساتھی مدینہ کے نعلے مجھے میں گیا (یعنی حضرت کے پاس) اور پھر عشاء کے وقت میرے پاس آیا اور میرے دروازے پر دستک کی، میں نکلا، وہ بولا بڑا غضب ہو گیا، میں نے کہا کیا ملک غسان آیا؟ اس نے کہا نہیں، بلکہ اس سے بھی اہم بات پیش آگئی، اور بہت لمبی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی، میں بولا حصہ بے نصیب ہو گئی، اور بہت بڑے نقصان میں آگئی، اور مجھے پہلے سے یقین تھا کہ ایک دن ایسا ہونے والا ہے، چنانچہ جب میں نے صبح کی نماز پڑھی، اپنے کپڑے پہنے اور نیچے اتر آیا، اور حصہ کے پاس گیا، اسے دیکھا تو وہ رو رہی تھی، میں نے دریافت کیا، کیا تمہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طلاق دے دی، وہ بولی مجھے کچھ معلوم نہیں، اور آپ علیحدگی اختیار کئے ہوئے ہیں، اور وہاں بالا خانہ میں موجود ہیں، میں حضرت کے غلام کے پاس آیا، جو کہ سیاہ فام تھا، اور اس سے کہا کہ عمر کے لئے اجازت لو، چنانچہ وہ اندر گیا، پھر نکلا اور کہا کہ میں نے تمہارا ذکر کیا، تو آپ خاموش رہے، پھر میں چلا اور منبر تک پہنچا، اور وہاں جا کر بیٹھ گیا، اور منبر کے پاس کچھ حضرات بیٹھے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ رُبُندٌ عَابِثَةٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَ وَكَانَ لِي خَارٌ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ فَكُنَّا تَتَنَاقَشُ الرُّؤُوفُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْزِلُ بَوْمًا وَرَاقِلٌ بَوْمًا فَيَأْتِيَنِي بِخَبَرِ الْوَحْيِ وَغَيْرِهِ وَإِيَّاهُ بِمِثْلِ ذَلِكَ فَكُنَّا تَتَحَدَّثُ أَنَّ عَسَانَ تُعْبَلُ الْخَيْلُ لِنَغْزُوَنَا فَزَلَّ صَاحِبِي ثُمَّ أَتَانِي عِشَاءً فَضَرَبْتُ بَابِي ثُمَّ نَادَانِي فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ حَدَّثَ أَمْرٌ عَظِيمٌ قُلْتُ مَاذَا جَاءَكَ عَسَانُ قَالَ لَا بَلْ أَعْطَلَكُمْ مِنْ ذَلِكَ وَأَهْلُوهُ طَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ هُ فَقُلْتُ فَمَا حَبَبُ حَقِصَةٍ وَخَبِيرَتْ وَقَدْ كُنْتُ أَظُنُّ هَذَا كَاثِبًا حَتَّى إِذَا صَلَّيْتُ الصُّبْحَ شَدَّدْتُ عَلَى بَابِي ثُمَّ نَزَلْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى حَقِصَةٍ وَهِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ أَطْلَفَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَا أَذْرِي هَاهُوَذَا مُعْتَرِلٌ فِي هَذِهِ الْمَشْرُبَةِ فَأَتَيْتُ غُلَامًا لَهُ أَسْوَدٌ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنْ لِعَمْرٍ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمْتُ فَأَنْطَلَقْتُ حَتَّى أَتَيْتُهُ إِلَى الْمَسِيرِ فَجَلَسْتُ فَإِذَا عِنْدَهُ زَهْطٌ حُلُوسٌ يَبْكِي بَعْضُهُمْ فَجَلَسْتُ فَلَبَلَا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَحَدٌ ثُمَّ أَتَيْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنْ لِعَمْرٍ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمْتُ فَأَتَيْتُ مُدِيرًا فَإِذَا الْغُلَامُ يَدْعُونِي فَقَالَ ادْخُلْ فَقَدْ أُذِنَ لَكَ فَدَخَلْتُ فَسَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ مُتَبَكِّئٌ عَلَى رَمْلِ خَصِيرٍ فَذُكِّرْتُ فِي حَتْبِهِ فَقُلْتُ أَطْلَقْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ نِسَاءَكَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيَّ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَوْ رَأَيْتَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكُنَّا مَعْشَرُ قُرَيْشٍ فَوَمَا تَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا

الْمَدِينَةِ وَجَدْنَا قَوْمًا نَغْلِبُهُمْ يَسْأَلُهُمْ فَطْلَقُوا
 نِسَاءَهُمْ لَا يَتَعَلَّمْنَ مِنْ نِسَاءِهِمْ فَتَغَضَّبْتُ عَلَى
 لَمْرَأَتِي يَوْمًا فَإِذَا هِيَ تُرَاجِعُنِي فَأَنْكَرْتُ أَنْ
 تُرَاجِعَنِي فَقَالَتْ مَا تَنْكُرُ أَنْ أُرَاجِعَكَ قَوْلَ اللَّهِ إِنَّ
 الرِّوَاحَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرَاجِعُنِي
 وَتَهْجُرُهُ إِحْدَاهُنَّ الْيَوْمَ إِلَى الْبَيْتِ فَقُلْتُ قَدْ حَابَ
 مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ مِنْهُمْ وَحَسِرَ أَقْتَامُنْ إِحْدَاهُنَّ أَنْ
 يَغْضَبَ اللَّهُ عَلَيْهَا لِيُغْضِبَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هِيَ قَدْ هَلَكْتَ فَتَيْسَمُ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ
 دَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَا يَغْرُوكَ إِنْ كَانَ
 حَارَتِكَ هِيَ أَوْ سَمِ مِنْكَ وَأَحْسَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ فَتَيْسَمُ أُخْرَى فَقُلْتُ
 أَسْتَأْنِسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ فَحَلَسْتُ فَرَفَعْتُ
 رَأْسِي فِي النَّبِيِّ قَوْلَ اللَّهِ مَا رَأَيْتُ فِيهِ شَيْئًا يَرُدُّ
 الْبَصَرَ إِلَّا أَهْمًا ثَلَاثَةً فَقُلْتُ ادْعُ اللَّهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 أَنْ يُوسِعَ عَلَيَّ امْتِنِكَ فَقَدْ وَسَّعَ عَلَيَّ فَارِسَ
 وَالرُّومَ وَهُمْ لَا يَغْتَبُونَ اللَّهَ عَزَّ وَحَلَّ فَاسْتَوَى
 خَالِسًا ثُمَّ قَالَ أَفَبِي شَلَتْ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ
 أُولَئِكَ قَوْمٌ عَجَلَتْ لَهُمْ طَبِيبَاتُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
 فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَلَّانَ أَقْسَمُ أَنْ لَا
 يَدْخُلَ عَلَيْهِمْ شَهْرًا مِنْ شَيْءٍ مُوجِبَةٍ عَلَيْهِمْ
 حَتَّى عَابَهُ اللَّهُ قَالَ الرَّهْرَهِيُّ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ
 عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا مَضَى
 تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَا بِنْتِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ
 أَقْسَمْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَإِنَّكَ دَخَلْتَ
 مِنْ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ أَعْدَهُنَّ فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ

تھے اور بعض ان میں سے رو رہے تھے، میں کچھ دیر بیٹھا، پھر
 میرے اوپر اسی خیال کا غلبہ ہوا جو کہ میرے دل میں قہار میں
 پھر اس غلام کے پاس آیا، اور کہا کہ عمر کے لئے اجازت حاصل
 کرو، وہ اندر گیا اور پھر آیا، بولا کہ میں نے تمہارا ذکر کیا تھا، مگر
 آپ خاموش رہے، میں پھر چلا، تاں کہاں غلام مجھے بلانے آیا، اور
 بولا کہ تمہارے لئے اجازت ہو گئی، بالآخر میں داخل ہوا اور
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا، اور آپ ایک پورے
 کی بناوٹ پر ٹپک لگائے ہوئے تھے، کہ اس کی بناوٹ کے آپ
 کے بازو پر نشان پڑ گئے تھے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ
 نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے، آپ نے میری طرف سر
 اٹھایا، اور فرمایا نہیں، میں نے کہا اللہ اکبر! یا رسول اللہ! آپ
 دیکھئے، کہ ہم قریش ہیں اور ایسی قوم ہیں کہ عورتوں پر غالب
 رہتے تھے، جب مدینہ منورہ آئے تو ہم نے ایسی قوم کو پایا، کہ ان
 کی عورتیں ان پر غالب ہیں، اور ہماری عورتیں بھی ان کے طور
 طریقہ سیکھنے لگیں، ایک دن میں اپنی عورت پر غصہ ہوا تو وہ مجھے
 جواب دینے لگی، اور میں نے اس کے جواب کو بہت برا سمجھا، اس
 نے کہا، کہ میرے جواب دینے کو کیا برا سمجھتے ہو، خدا کی قسم!
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج آپ کو جواب دیتی ہیں،
 اور ایک ایک ان میں سے آپ کو دن سے رات تک چھوڑ دیتی
 ہے، میں نے کہا جس نے ایسا کیا، وہ محروم ہو گئی، اور نقصان میں
 مبتلا ہو گئی، کیا ان میں سے ہر ایک اس بات سے بے خوف ہو گئی
 ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے رسول کے غصہ کی وجہ سے اپنا غصہ
 نازل فرمائے، اور وہ اسی وقت ہلاک ہو جائے، یہ سن کر
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے، اور میں نے عرض کیا، یا
 رسول اللہ میں غصہ کے پاس گیا، اور اس سے کہا تم اپنی سوکن کی
 حالت سے دھوکہ نہ کھا جانا، وہ تم سے زیادہ حسین اور تم سے زیادہ
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری ہے، آپ پھر دوبارہ
 مسکرائے، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کچھ جی بہلانے کی

پاتیں کروں، آپ نے فرمایا! میں بیٹھ گیا اور میں نے اپنا سر
گھر کی طرف لوٹھا کیا، خدا کی قسم میں نے وہاں کوئی چیز ایسا نہ
دیکھی، کہ جسے دیکھ کر میری نظر میری طرف پھرتی، علاوہ تین
چیزوں کے، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے
دعا فرمائیے، کہ آپ کی امت کے لئے فرائض اور کشادگی عطا
فرمائے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے قارس اور روم کو بڑی کشادگی
دے رکھی ہے، حالانکہ وہ عبادت نہیں کرتے، یہ سن کر آپ
اٹھ بیٹھے، اور فرمایا، امین خطاب کیا تم ملک میں ہو، ان لوگوں کی
طیبات انہیں دینا ہی میں وی تمہیں، میں نے عرض کیا، یا رسول
اللہ میرے لئے اللہ سے مغفرت مانگئے، اور آپ نے قسم کھائی
تھی کہ بیویوں کے پاس ایک ماہ تک نہ جائیں گے، اور یہ قسم ان
پر بہت غصہ کی وجہ سے کھائی تھی، حتیٰ کہ اللہ نے آپ پر عتاب
فرمایا، زہری بیان کرتے ہیں، کہ مجھے عروہ نے حضرت عائشہ
سے خبر دی، کہ جب انتیس راتیں ہو گئیں تو آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، اور پہلے مجھ سے بیان
کرنا شروع کیا، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ نے تو قسم
کھائی تھی، کہ ایک ماہ تک ہمارے پاس تشریف نہیں لائیں گے،
آپ ہمارے پاس انیسویں دن تشریف لے آئے اور میں برابر
دن گن رہی ہوں، آپ نے فرمایا، مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا
ہے، پھر فرمایا، اے عائشہ! میں تم سے ایک بات کہتا ہوں، تم اس
کے جواب دینے میں جلدی نہ کرنا، اور اپنے والدین سے مشورہ
لے لو، تو کوئی حرج نہیں، پھر آپ نے یہ آیت ”ہاتھما النسی
فل لازواحلک سے احراً عظیماً“ تک پڑھی، حضرت عائشہ
فرماتی ہیں، کہ آپ کو معلوم تھا کہ میرے والدین کبھی آپ سے
جدوا ہونے کا مشورہ نہیں دیں گے، میں نے عرض کیا، اس چیز
میں اپنے والدین سے کیا مشورہ کروں، یقیناً میں اللہ تعالیٰ اور اس
کے رسول اور دار آخرت کو اختیار کرتی ہوں، معمر بیان کرتے
ہیں، کہ مجھ سے ایوب نے کہا، آپ اپنی ازواج میں سے کسی کو

وَ عَشْرُونَ ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ إِنِّي ذَا كِرْلِكَ أَمْرًا فَلَا
عَلَيْكَ أَنْ لَا تَعْلَجِي فِيهِ حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكَ ثُمَّ
قَرَأَ عَلَيَّ الْآيَةَ بِأُتَاهَا النَّبِيُّ قُلْ لِيَ زَوَاجِكَ حَتَّى يَلْغَ
أَجْرًا عَظِيمًا قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا
قَدْ عَلِمَ وَاللَّهِ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا لِيَأْمُرَانِي بِفِرَاقِي
قَالَتْ فَقُلْتُ أَوْفِي هَذَا اسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ فَإِنِّي أُرِيدُ
اللَّهِ وَرَسُولَهُ وَالْذَّارَ الْآخِرَةَ قَالَ مَعْمَرٌ فَأَخْبَرَنِي
أَبُو بَرْزَاءُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَا تُخْبِرُ نِسَاءَكَ إِنِّي
إِخْتَرْتُكَ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
اللَّهَ أَرْسَلَنِي مُبَلِّغًا وَلَمْ يُرْسِلْنِي مُتَعَبِّتًا قَالَ فَتَادَهُ
صَعَتْ فَلَوْ بُكْمًا قَالَ مَا لَكَ فَلَوْ بُكْمًا *

اس چیز کی خبر نہ کریں، کہ میں نے آپ کو اختیار کیا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے مجھے پیغام پہنچانے والا بنا کر بھیجا ہے، تکالیف میں ڈالنے والا بنا کر نہیں بھیجا، قتادہ بیان کرتے ہیں، "صفت قلوبکما" کے معنی ہیں، کہ تمہارے دل جھک رہے ہیں۔

باب (۱۶۵) مطلقہ بابتہ کے لئے نفقہ نہیں ہے!

۱۲۰۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، عبد اللہ بن یزید مولیٰ، اسود بن سفیان، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت فاطمہ بنت قیسؓ بیان کرتی ہیں کہ ابو عمر بن حفص نے انہیں طلاق پانے دے دی، اور وہ شہر میں نہ تھے، اور اپنی چاہ سے ایک اور وکیل بھیج دیا، اور کچھ جو روانہ کئے، فاطمہؓ اس پر ناراض ہوئیں، تو اس کے وکیل نے کہا، خدا کی قسم! تمہارے لئے ہم پر کچھ واجب نہیں، پھر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور اس کا تذکرہ کیا، تو آپ نے فرمایا، تمہارے لئے ان کے ذمہ کچھ واجب نہیں ہے، پھر فاطمہؓ کو حکم دیا، کہ تمام شریک کے مکان میں عدت گزارو، پھر فرمایا کہ وہ ایسی عورت ہے جہاں ہمارے اصحاب بہت جمع رہتے ہیں، اس لئے تم امن مکتوم کے پاس عدت گزارو، وہ ناجنا آدمی ہیں، وہاں تم اپنے کپڑے اتار سکتی ہو، جب تمہاری عدت پوری ہو جائے تو مجھے اطلاع دے دینا، جب میری عدت پوری ہو گئی، تو میں نے آپ سے اس کا تذکرہ کیا، کہ مجھے معاویہ بن ابوسفیان اور ابو جہم نے نکاح کا پیغام بھیجا ہے، آپ نے فرمایا ابو جہم تو اپنی لاٹھی اپنے کندھے سے نہیں اتارتا، اور معاویہ مطلق آدمی ہے، تم اسامہ بن زید سے نکاح کر لو، مجھے یہ امر پسند ہوا، فرمایا تم اسامہ سے نکاح کر لو، چنانچہ میں نے ان سے نکاح کر لیا، اور اللہ نے اسی میں خیر و خوبی عطا فرمائی، کہ عورتیں رشک کرنے لگیں۔

۱۲۰۲۔ قتیبہ بن سعید، عبد العزیز، ابن ابی حازم، یعقوب بن عبد الرحمن قاری، ابو سلمہ، حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ

(۱۶۵) بَابُ الْمُطْلَقَةِ ثَلَاثًا لَا نَفَقَةَ لَهَا *

۱۲۰۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سَفْيَانَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ أَبَا عُمَرَ بْنُ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا وَكَيْلُهُ بِشَعِيرٍ فَسَجِطَتْهُ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا لَكَ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ فَجَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ فَأَمَرَهَا أَنْ تَعْتَدَ فِي بَيْتِ أُمِّ شَرِيكٍ ثُمَّ قَالَ بَلِّغْكِ امْرَأَةً بَغَضَافَا أَصْحَابِي اعْتَدِي عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ رَجُلٌ أَعْمَى تَضَعِينَ بَيْتَكَ فَإِذَا خَلَّتْ فَأَذِلِّي قَالَتْ فَلَمَّا خَلَّتْ ذَكَرْتُ لَهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سَفْيَانَ وَأَبَا جَهْمٍ عَطَّيَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا أَبُو جَهْمٍ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ غَائِقِهِ وَأَمَا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوكٌ لَا مَالَ لَهُ أَنْكِحِي أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَكَرِهَتْهُ ثُمَّ قَالَ أَنْكِحِي أَسَامَةَ فَتَكَحَّتْ فَجَعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا وَاعْتَبَطَتْ *

۱۲۰۲- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يُعْنِي ابْنَ أَبِي حَازِمٍ وَقَالَ قُتَيْبَةُ أَهْضًا حَدَّثَنَا

تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ان کے شوہر نے انہیں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں طلاق دے دی، اور کچھ تھوڑا سا نفقہ دیا، جب انہوں نے دیکھا تو کہا خدا کی قسم! میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع دوں گی، پھر اگر میرے لئے نفقہ ہو تو جتنا کفایت کرے، اتنا لوں گی، اور اگر میرے لئے نفقہ نہ ہو گا تو اس میں سے کچھ نہ لوں گی، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا، تو آپ نے ارشاد فرمایا، کہ نہ تمہارے لئے نفقہ ہے نہ مکان (۱)۔

۱۲۰۳۔ قتیبہ بن سعید، لیث، عمران بن ابی انس، ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت فاطمہ بنت قیس سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا، کہ ان کے شوہر مخزومی نے انہیں طلاق دے دی، اور نفقہ دینے سے انکار کیا، پھر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئیں، اور آپ کو اطلاع دی تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تمہارے لئے نفقہ نہیں ہے، تم ابن مکثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر چلی جاؤ، وہ ناجناب ہیں، وہاں تم اپنے کپڑے اتار سکتی ہو، اور انہی کے پاس رہو۔

۱۲۰۴۔ محمد بن رافع، حسین بن محمد، شیبان، یحییٰ بن کثیر، ابو سلمہ، حضرت فاطمہ بنت قیس اخت شہاک بن قیس بیان کرتی ہیں، کہ ابو حفص نے انہیں تین طلاقیں دیں اور وہ یمن چلا گیا، اس کے آدمیوں نے کہا، تیرے لئے ہم پر کوئی نفقہ واجب نہیں ہے، اور خالد چند آدمیوں کو لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت میمونہ کے گھر آئے، اور عرض کیا کہ ابو حفص نے تین طلاقیں دے دیں، تو کیا اس کی عورت کے لئے نفقہ ہے؟ نور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم و آہ

يَعْقُوبُ يَغْيِي ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِي كِلَاهِمَا عَنْ أَبِي حَارَمٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّهَا طَلَّقَتْهُ زَوْجَهَا فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَتَقَى عَلَيْهَا نَفَقَةً ذَوْنَ فَلَمَّا رَأَتْ ذَلِكَ قَالَتْ وَاللَّهِ لَا أُعْلِمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ كَانَ لِي نَفَقَةٌ أَحَدْتُ الَّذِي يُصَلِّحُنِي وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لِي نَفَقَةٌ لَمْ أَخْذُ مِنْهُ شَيْئًا قَالَتْ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا نَفَقَةَ لَكَ وَلَا سَكَنِي *

۱۲۰۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ سَأَلْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ فَأَخْبَرَتْنِي أَنَّ زَوْجَهَا الْمَخْزُومِي طَلَّقَهَا فَأَبَى أَنْ يُنْفِقَ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَفَقَةَ لَكَ فَانْطَلِقِي فَادْخُلِي إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْثُومٍ فَاكْرَبِي عِنْدَهُ فَإِنَّ رَجُلَ أَغْمَى تَضَعِينَ يَبْأَلُكَ عِنْدَهُ *

۱۲۰۴۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَخْبَرَتْنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ أَخَذَتْ الصَّخَّارَةَ ابْنَ قَيْسٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أَبَا حَفْصٍ ابْنَ الْمُغِيرَةِ الْمَخْزُومِي طَلَّقَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ انْطَلَقَ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ لَهَا أَهْلُهُ لَيْسَ لَكَ عَلَيْنَا نَفَقَةٌ فَانْطَلِقِي خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فِي بَقَرٍ فَأَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۱) مطلقہ باندہ اور مطلقہ ہاٹ کے لئے دوران عدت نفقہ اور سکنی واجب ہے یہی رائے متعدد صحابہ کرام اور حضرات حنفیہ کی ہے۔ ان حضرات کا استدلال متعدد آیات قرآنیہ، احادیث اور آثار صحابہ سے ہے۔ ملاحظہ ہو (مکمل فقہ الکلم ص ۴۰۲ ج ۱)

و بارک وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ اس کے لئے نفقہ نہیں ہے، اور اس پر عدت ہے، اور اس سے کہلا بھیجا، کہ تم اپنے نکاح میں بغیر میرے سبقت نہ کرنا، اور انہیں حکم دیا، کہ ام شریک کے گھر آجائیں، پھر کہلا بھیجا کہ ام شریک کے مکان پر مہاجرین اولین جمع ہوتے ہیں، تم ابن مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان پر چلی جاؤ، اگر وہاں تم اپنا دوپٹہ استروگی تو کوئی نہیں دیکھے گا، چنانچہ میں وہاں چلی گئی، جب میری عدت پوری ہو گئی تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کی شادی کر دی۔

۱۲۰۵۔ یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ بن سعید اور ابن حجر، اسحاق بن جعفر، محمد بن عمرو، ابو سلمہ، حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، محمد بن عمرو، ابو سلمہ، حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں قبیلہ بنی مخزوم کے ایک آدمی کے نکاح میں تھی، تو اس نے مجھے طلاق بتہ دے دی، میں نے اس کے گھروالوں کے پاس آدمی بھیج کر نفقہ کا مطالبہ کیا، اور یحییٰ بن ابی کثیر کی روایت کی طرح حدیث منقول ہے۔

۱۲۰۶۔ حسن بن علی الحلوانی اور عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ وہ ابو عمرو کے نکاح میں تھیں، اس نے انہیں تین طلاقیں دے دیں، حضرت فاطمہ بیان کرتی ہیں، کہ پھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، اور آپ سے گھر سے نکلنے کے

فِي بَيْتٍ مَثْمُونَةٍ فَقَالُوا إِنَّ أَبَا حَنْظَلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَهَلْ لَهَا مِنْ نَفَقَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَسَتْ لَهَا نَفَقَةٌ وَعَلَيْهَا لُعْبَةٌ وَأَرْسَلَ إِلَيْهَا أَنْ لَا تَسْبِقْنِي بِتَفْسِيلِكَ وَأَمَرَهَا أَنْ تَنْتَقِلَ إِلَيَّ أَمْ شَرِيكَ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْهَا أَنْ أَمْ شَرِيكَ يَأْتِيهَا الْمُهَاجِرُونَ الْأَوَّلُونَ فَأَنْطَلِقِي إِلَيَّ إِنْ أَمْ مَكْتُومُ الْأَعْمَى فَإِنَّكَ إِذَا وَصَعْتَ خِمَارَكَ لَمْ يَرْكَ فَإِنْطَلَقْتَ إِلَيْهِ فَلَمَّا مَضَتْ عِدَّتُهَا أَتَتْكَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ بِنَ حَارِثَةَ *

۱۲۰۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقَتِيبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حَجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ كَتَبْتُ ذَلِكَ مِنْ فِيهَا كِتَابًا قَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ فَطَلَّقَنِي النِّسَاءَ فَأَرْسَلْتُ إِلَى أَهْلِي أَنْتَبِخِي لِنَفَقَةٍ وَاقْتَصُوا الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو لَا تَقُولِينَ سَفْسِيكَ *

۱۲۰۶۔ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَبِيبًا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ أَبِي عَمْرٍو بْنِ حَفْصِ بْنِ الْمُعْبِرَةِ فَطَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ فَرَعَسَتْ أَنَّهَا خَاءَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

ہارے میں دریافت فرمایا، آپ نے انہیں حکم دیا کہ ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر چلی جاؤ (جو کہ تاریخاً صحیح) مروان نے مطلقہ کے گھر سے نکلنے کے بارے میں، ان کی تصدیق نہیں کی، اور عروہ نے بیان کیا، کہ حضرت عائشہؓ نے بھی فاطمہ بنت قیسؓ کی اس بات کو قابل انکار سمجھا۔

(تاکہ) انہیں طہر کی وجہ سے اجازت دی گئی ہوگی، ورنہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، ”وَلَا تَحْرُجُوْهُنَّ مِنْ بَيْتِهِنَّ“ اور اکثر علمائے کرام کا یہی مسلک ہے (یعنی جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۸)۔

۱۲۰۷۔ محمد بن رافع، حنین، لیث، عقیل، ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں، اور عروہ کا یہ قول بھی بیان کیا ہے، کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس بات کا قاطعہ پر انکار کیا ہے۔

۱۲۰۸۔ اسحاق بن ابراہیم اور عبد بن حمید، عبد الرزاق معمر، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، ابو عمرو بن حفص بن مغیرہ، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ یمن گئے، اور اپنی بیوی کو ان کی طلاقوں میں سے جو ایک طلاق باقی تھی، وہ بھی دیدی، اور حارث بن ہشام، اور عیاش بن ابی ربیعہ دونوں کو کہلا بھیجا کہ اسے نفقہ دینا، ان دونوں نے کہا جب تک تو حاملہ نہ ہو، تجھے نفقہ نہیں پہنچتا، تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، اور آپ سے حارث وغیرہ کی گفتگو کا تذکرہ کیا، آپ نے فرمایا تمہارے لئے نفقہ نہیں ہے اور انہوں نے گھر میں چلے جانے کی اجازت طلب کی، آپ نے اجازت دے دی، انہوں نے کہا یا رسول اللہ کہاں جاؤں، آپ نے فرمایا، ابن مکتوم کے گھر، کیونکہ وہ ناجانہ تھے، تاکہ وہاں اپنے کپڑے وغیرہ اتار سکے، اور وہ انہیں دیکھے بھی نہیں، جب ان کی عدت پوری ہو گئی، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ بن زیدؓ سے ان کا نکاح کر دیا، مروان (حاکم مدینہ) نے حضرت فاطمہؓ کے پاس قبیصہ بن ذویب کو بھیجا کہ ان سے یہ حدیث پوچھ کر آئے، حضرت

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْتَفِيهِ فِي خُرُوجِهَا مِنْ بَيْتِهَا فَأَمَرَهَا أَنْ تَقْبَلَ إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى فَأَتَى مَرْوَانَ أَنْ يُصَدِّقَهُ فِي خُرُوجِ الْمُطَلَّاقَةِ مِنْ بَيْتِهَا وَقَالَ عُرْوَةُ إِنَّ عَائِشَةَ أَنْكَرَتْ ذَلِكَ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ *

۱۲۰۷۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُحَيْنٌ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ مَعَ قَوْلِ عُرْوَةَ إِنَّ عَائِشَةَ أَنْكَرَتْ ذَلِكَ عَلَى فَاطِمَةَ *

۱۲۰۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَالْقَعَطُ لِعَبْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَنْهُ الرَّزَّاقُ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا عَمْرٍو بْنَ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ حَرَجَ مَعَ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ إِلَى الْيَمَنِ فَأَرْسَلَ إِلَى امْرَأَتِهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ بِتَطْلِيقٍ كَانَتْ يَقْبِضُ مِنْ طَلَاقِهَا وَأَمَرَ لَهَا الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ وَعِيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ بِنَفَقَةٍ فَقَالَا لَهَا وَاللَّهِ مَا لَكَ نَفَقَةٌ إِلَّا أَنْ تَكُونِي حَامِلًا فَأَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ لَهُ فَوَلَّيَهُمَا فَقَالَ لَا نَفَقَةَ لَكَ فَاسْتَأْذَنَتْهُ فِي الْإِئْتِفَالِ فَأَذِنَ لَهَا فَقَالَتْ أَنِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ وَكَانَ أَعْمَى نَضَعَ بَيْنَاهَا وَعَيْنَهُ وَلَا يَرَاهَا فَلَمَّا مَضَتْ عِدَّتُهَا أَنْكَحَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا مَرْوَانَ قَبِصَةَ بْنَ ذُوَيْبٍ يَسْأَلُهَا عَنِ الْحَدِيثِ فَحَدَّثَتْهُ بِهِ فَقَالَ

فاطمہ نے جیسا حدیث بیان کر دی، مروان بولا ہم نے یہ حدیث ایک عورت کے علاوہ اور کسی سے نہیں سنی، اور ہم ایسا قوی اور معتبر امر کیوں نہ اختیار کریں کہ جس پر سب کو پاتے ہیں، جب فاطمہ کو مروان کی یہ بات پہنچی، کہ ہمارے اور تمہارے درمیان قرآن ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، انہیں ان کے گھروں سے نہ نکالو، فاطمہ بولیں یہ حکم تو اس کے لئے ہے جس سے رجعت ہو سکتی ہے، اور تین طلاقیں کے بعد پھر کو کسی نئی بات پیدا ہو سکتی ہے، پھر تم کیوں کہتے ہو، جبکہ وہ حاملہ نہ ہو، تو اس کے لئے نفقہ نہیں، اور اس کے باوجود کس بھروسے پر اسے روکتے ہو۔

۱۲۰۹۔ زہیر بن حرب، ہشیم، سیار، حصین اور مغیرہ اور اشعث اور مجالد اور اسماعیل بن ابی خالد اور داؤد، شعبی بیان کرتے ہیں، کہ میں حضرت فاطمہ بنت قیس کے پاس گیا اور ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ ان کے مقدمہ کے بارے میں دریافت کیا، انہوں نے کہا، کہ مجھے میرے شوہر نے تین طلاقیں دے دیں، اور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنا جھگڑا مکان اور نفقہ کے بارے میں لے گئی، تو آپ نے مجھے نہ مکان دلایا، اور نہ نفقہ، اور حکم دیا کہ ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان پر عدت گزاروں۔

۱۲۱۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، حصین، داؤد اور مغیرہ اور اسماعیل اور اشعث، شعبی سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، بقیہ حدیث حسب سابق روایت کرتے ہیں۔

۱۲۱۱۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد بن حارث تھمی، قرۃ، سیار، ابوالحکم، شعبی سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ حضرت فاطمہ بنت قیس کے پاس گئے، اور انہوں نے ہمیں ابن طاب کی ترکیبوں میں کھلائیں اور جو اس کا ستو چایا، اور میں نے ان سے مظاہرہ عشا کا حکم دریافت کیا، وہ بولیں کہ مجھے

مَرْوَانُ لَمْ نَسْمَعْ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا مِنْ امْرَأَةٍ سَنَأْخُذُ بِالْعِصْمَةِ الَّتِي وَجَدْنَا النَّاسَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ حِينَ بَلَغَهَا قَوْلُ مَرْوَانَ قَبْنِي وَتَبْنِكُمُ الْفُرَانَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ) الْآيَةَ قَالَتْ هَذَا لِمَنْ كَانَتْ لَهُ مُرَاجَعَةٌ فَأَيُّ أَمْرٍ يَحْدُثُ نَعْدُ الثَّلَاثَ فَكَيْفَ تَقُولُونَ لَا نَفَقَةَ لَهَا إِذَا لَمْ تَكُنْ حَامِلًا فَعَلَامَ نَحْسِبُونَهَا *

۱۲۰۹۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَحْبَرَنَا سَيَّارٌ وَحُصَيْنٌ وَمُغِيرَةُ وَأَشْعَثُ وَمُجَالِدٌ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي حَالِدٍ وَدَاوُدُ كُلُّهُمْ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَسَأَلْتُهَا عَنْ قَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَيْتَةَ فَقَالَتْ فَحَاصِمَتُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّكْنَى وَالنَّفَقَةِ قَالَتْ فَلَمْ يَجْعَلْ لِي سَكْنَى وَلَا نَفَقَةً وَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَدَ فِي بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ *

۱۲۱۰۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَحْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ وَدَاوُدَ وَمُغِيرَةَ وَإِسْمَاعِيلَ وَأَشْعَثَ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ بِمَثَلِ حَدِيثِ زُهَيْرٍ عَنْ هُشَيْمٍ *

۱۲۱۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا حَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ الْهَيْثَمِيُّ حَدَّثَنَا قُرَّةٌ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ أَبُو الْحَكَمِ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَاتَّخَفْنَا بِرُطْبِ ابْنِ طَابٍ وَتَقَفْنَا سَوِيْقَ سُلُوسٍ فَسَأَلْتُهَا عَنِ الْمُطَلَّاقَةِ ثَلَاثًا

میرے شوہر نے طلاق دے دی، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت دی، کہ میں اپنے لوگوں میں جا کر عدت گزاروں۔

۱۲۱۲- محمد بن ثنیٰ اور ابن بشار، عبد الرحمن بن مہدی سفیان، سلمہ بن کبیل، شعبی، فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتی ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، کہ مطلقہ ثلاثہ کے لئے نہ مکان ہے اور نفقہ ہے۔

۱۲۱۳- اسحاق بن ابراہیم حنبل، یحییٰ بن آدم، عمار بن زریق، ابو اسحاق، شعبی، حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میرے شوہر نے مجھے تین طلاقیں دیں اور میں نے وہاں سے منتقل ہونے کا ارادہ کیا، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، آپ نے فرمایا تم اپنے چچا زاد بھائی عمرو بن ام مکتوم کے گھر میں چلی جاؤ، اور وہیں عدت گزارو۔

۱۲۱۴- محمد بن عمرو بن جہلہ، ابو احمد، عمار بن زریق، ابو اسحاق بیان کرتے ہیں، کہ ہم مسجد اعظم میں اسود بن یزید کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور ہمارے ساتھ شعبی بھی تھے، شعبی نے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث بیان کی، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے سکنی اور نفقہ کچھ تعیین نہیں فرمایا، اسود نے ایک مٹھی کنکریاں لیں اور شعبی کی طرف پھینکیں، اور فرمایا افسوس ہے، کہ تم ایسی حدیث بیان کرتے ہو، حالانکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا، کہ ہم اللہ کی کتاب، اور اپنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ایک عورت کے قول پر نہیں چھوڑ سکتے، معلوم نہیں، کہ اس نے یاد رکھا یا بھول گئی، ایسی عورت کے لئے گھر بھی ہے اور خرچہ بھی، اللہ رب العزت فرماتا ہے، کہ انہیں ان کے گھروں سے مت نکالو، تاؤ فیکہ دو کھلی بے حیائی نہ کریں۔

أَيْنَ تَعُدُّ قَالَتْ طَلَّقَنِي بَعْلِي ثَلَاثًا فَأَذِنَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَعُدَّ فِي أَهْلِي *

۱۲۱۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَبِيلٍ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُطَلَّغَةِ ثَلَاثًا قَالَ لَيْسَ لَهَا سُكْنَى وَلَا نَفَقَةٌ *

۱۲۱۳- وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَحْمَرًا بِحَسْبِي بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ طَلَّقَنِي رُؤُوسِي ثَلَاثًا فَأَرَدْتُ الْفَقْلَةَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اتَّقِلِّي إِلَى بَيْتِ ابْنِ عَمَلٍ عَمْرٍو بْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَأَعْتَدِي عِنْدَهُ *

۱۲۱۴- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ حَلَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ كُنْتُ مَعَ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ خَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ الْأَعْظَمِ وَمَعَنَا الشَّعْبِيُّ فَحَدَّثَ الشَّعْبِيُّ بِحَدِيثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحْمِلْ لَهَا سُكْنَى وَلَا نَفَقَةً ثُمَّ أَخَذَ الْأَسْوَدُ كَفًّا مِنْ حَصَى فَحَصَبَهُ بِهِ فَقَالَ وَتِلْكَ تَحَدَّثُ بِمِثْلِ هَذَا قَالَ عُمَرُ لَا تَبْرُكُ كِتَابَ اللَّهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّنا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِ امْرَأَةٍ لَا نَذَرِي لَعَلَّهَا حَفِظَتْ أَوْ نَسِيَتْ لَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (لَا تَغْرَحُوهُمْ مِنْ يَوْمِئِذٍ وَلَا يَحْرَحْنَ إِلَا أَنْ يَأْتِيَنَّ بِفَاحِشَةٍ مُبِينَةٍ) *

(قائدہ) مطلقہ ثلاثہ کے لئے نفقہ اور رکھی دونوں واجب ہیں، جیسا کہ روایات بالا میں حضرت عمرؓ کا فرمان اس پر شاہد ہے، اور یہی حادہ، شریعہ، نفی، ثوری، ابن ابی لیلیٰ، ابن شبرمہ، حسن بن صالح، ابو حنیفہ، ابو یوسف، امام محمد، حضرت عمرؓ، حضرت عہد اللہ بن مسعودؓ کا مسلک ہے (یعنی جلد ۲ صفحہ ۳۰۷)۔

۱۲۱۵۔ احمد بن عبدہ فضی، ابو داؤد، سلیمان بن معاذ یواسطہ اپنے والد، ابو اسحاق سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح، عمار بن رزق سے روایت منقول ہے۔

۱۲۱۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، ابو بکر بن ابی انجم بن صفیر عدوی سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میں نے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا، وہ بیان کرتی ہیں، کہ ان کے شوہر نے انہیں تین طلاقیں دیں، حضورؐ نے نہ انہیں گھر دلویا، اور نہ نفقہ فاطمہؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ جب تمہاری عدت پوری ہو جائے، تو مجھے اطلاع کرنا، چنانچہ میں نے آپ کو خبر دی، اور مجھے حضرت معاویہؓ، حضرت ابو جہمؓ، اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے پیغام دیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، معاویہؓ تو مفلس آدمی ہیں، ان کے پاس مال نہیں، اور ابو جہم عورتوں کو بہت مارتا ہے، لیکن اسامہؓ تو فاطمہؓ نے اپنے ہاتھ سے (بطور انکار) اشارہ کرتے ہوئے کہا، اسامہؓ! اسامہؓ! تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا، کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت تمہارے لئے بہتر ہے، چنانچہ میں نے ان سے نکاح کر لیا، اور عورتیں مجھ پر رشک کرنے لگیں۔

۱۲۱۷۔ اسحاق بن منصور، عبد الرحمن، سفیان، ابو بکر بن ابی جہم سے روایت کرتے ہیں، کہ میں نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا وہ کہتی ہیں، کہ میرے شوہر ابو عمرو بن حفص نے عیاش بن ربیعہ کے ذریعہ مجھے طلاق کہلا کر بھیجی، اور عیاش کے ہمراہ پانچ صاع چھوہارے اور پانچ صاع جو بھی

۱۲۱۵۔ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّمِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رَزِيقٍ بِمِثْلِهِ *

۱۲۱۶۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي نَكْرٍ بْنِ أَبِي الْهَظْمِ بْنِ صَخِيرِ الْعَدَوِيِّ قَالَ سَمِعْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ تَقُولُ إِنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَلَمْ يَحْضَرْ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُكْنًى وَلَا نَفَقَةً قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَلَلْتُ فَأَذِيبِي فَأَذَتْهُ فَخَطَبَهَا مُعَاوِيَةُ وَأَبُو جَهْمٍ وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ قَرِيبٌ لَنَا مَالٌ لَهُ وَأَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَرَجُلٌ ضَرَّابٌ لِلنِّسَاءِ وَلَكِنْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَتْ بَيْنَهُمَا هَكَذَا أُسَامَةُ أُسَامَةُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَاعَةُ اللَّهِ وَطَاعَةُ رَسُولِهِ خَيْرٌ لَكَ قَالَتْ فَتَزَوَّجْتُهُ فَأَغْنَيْتُنِي *

۱۲۱۷۔ وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي نَكْرٍ بْنِ أَبِي الْهَظْمِ قَالَ سَمِعْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ تَقُولُ أُرْسِلَ إِلَيَّ زَوْجِي أَبُو عَمْرٍو بْنُ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عِيَّاشُ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ بِطَلَاقِي وَأُرْسِلَ

بیچے، میں نے کہا، کیا اس کے علاوہ میرا اور کوئی نفقہ لازم نہیں ہے، اور میں عدت کا زمانہ بھی تمہارے گھر میں نہ گزاروں گی، عیاش نے کہا نہیں، میں کپڑے پہن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، آپ نے ارشاد فرمایا، تمہیں کتنی طلاقیں دی ہیں، میں نے کہا تین، آپ نے فرمایا، عیاش نے سچ کہا، تمہارے لئے نفقہ لازم نہیں ہے، تم اپنے چچا زاد بھائی ابن ام مکتوم کے پاس عدت گزارو، وہ ٹاہینا ہیں، ان کے سامنے تم اپنے کپڑے اتار سکو گی، اور جب تمہاری عدت کا زمانہ پورا ہو جائے، تو مجھے اطلاع دے دینا، پھر میرے پاس چند آدمیوں نے نکاح کے پیغام بھیجے، جن میں سے معاویہ اور ابو جہم رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا، کہ معاویہ تو نادر اور کمزور حال ہیں، اور ابو جہم کا برتاؤ عورتوں کے ساتھ بہت سخت ہے، یعنی انہیں مارتے ہیں، تم اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اختیار کر لو۔

۱۲۱۸۔ اسحاق بن منصور، ابو عاصم، سفیان ثوری، ابو بکر بن ابی حنیم بیان کرتے ہیں، کہ میں اور ابو سلمہ بن عبدالرحمن دونوں، حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئے، اور ان سے وثق طلاق وغیرہ کا واقعہ دریافت کیا، انہوں نے کہا، کہ میں ابو عمرو بن حفص بن مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں تھی، اور وہ غزوہ نجران میں گئے، بقیہ حدیث حسب سابق ہے، مگر یہ زیادتی ہے، کہ میں نے ان سے نکاح کر لیا، تو اللہ رب العزت نے مجھے ابی زید سے نکاح کرنے میں شرافت اور بزرگی عطا فرمائی۔

۱۲۱۹۔ عبید اللہ بن معاذ عنبری، بواسطہ اپنے والد، ابو بکر بیان کرتے ہیں، کہ میں اور ابو سلمہ، حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئے، تو انہوں نے ہم سے بیان کیا، کہ ان کے خاوند نے انہیں تین طلاقیں دی تھیں، اور بقیہ حدیث سفیان

مَعَهُ بِحَسْبَةِ أَصْعِ تَمْرٍ وَحَسْبَةِ أَصْعِ شَعِيرٍ قُلْتُ أَمَا لِي نَفَقَةٌ إِلَّا هَذَا وَلَا أَغْتَدِي فِي مَرْزُوكُمْ قَالَ لَا قَالَتْ فَسَدَدْتُ عَلَيَّ بَيْتِي وَأَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَمْ طَلَّقَكَ قُلْتُ ثَلَاثًا قَالَ صَدَقَ لَيْسَ لَكَ نَفَقَةٌ أَغْتَدِي فِي بَيْتِ ابْنِ عَمَلِكِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ ضَرِبَ الْبَصَرَ فَلَقِي ثَوْبَكَ عِنْدَهُ فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُكَ فَأَذِنِي قَالَتْ فَطَحَطَنِي حُطَاتٍ مِنْهُمْ مُعَاوِيَةُ وَأَبُو الْحُجَّهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مُعَاوِيَةَ تَرَبَّ حَبِيبُ الْحَالِ وَأَبُو الْحُجَّهِمْ مِمَّنْ شِئْنَا عَلَى النِّسَاءِ أَوْ يَضْرِبُ النِّسَاءَ أَوْ نَحْوَ هَذَا وَلَكِنْ عَلَيْكَ بِأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ *

۱۲۱۸۔ وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ الثَّوْرِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي الْحُجَّهِمْ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ تَسْأَلُنَاهَا فَقَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَمْرٍو بْنِ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ فَخَرَجَ فِي غَزْوَةِ نَجْرَانَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بَنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ مَهْدِيٍّ وَزَادَ قَالَتْ فَتَزَوَّجْتُهُ فَشَرَفَنِي اللَّهُ بِأَبِي زَيْدٍ وَكَرَّمَنِي اللَّهُ بِأَبِي زَيْدٍ *

۱۲۱۹۔ وَحَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي أَبُو نَكْرٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو سَلَمَةَ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ زَمَنَ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَحَدَّثَنَا أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا طَلَاقًا ثَلَاثًا بَنَحْوِ حَدِيثِ سَفْيَانَ *

کی حدیث کی طرح روایت کی۔

۱۲۲۰۔ حسن بن علی طوائفی، یحییٰ بن آدم، حسن بن صالح، سدی، یحییٰ، حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میرے شوہر نے مجھے تین طلاقیں دے دیں، تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے گھر اور خرچہ کچھ مقرر نہیں فرمایا۔

۱۲۲۱۔ ابو کریب، ابو اسامہ، ہشام، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، کہ یحییٰ بن سعید بن عاص نے عبدالرحمن بن الحکم کی بیٹی سے نکاح کیا اور اسے طلاق دے کر اپنے پاس سے نکال دیا، عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے اس فعل کو قابل عیب سمجھا تو انہوں نے جواب دیا کہ حضرت فاطمہؓ بھی تو چلیں گئی تھیں، عروہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آیا، اور ان سے بیان کیا، انہوں نے فرمایا کہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اس حدیث کا بیان کرنا اچھا نہیں ہے۔

۱۲۲۲۔ محمد بن ثنی، حفص بن غیاث، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ میرے شوہر نے مجھے تین طلاقیں دیدی ہیں، اور مجھے خوف ہے کہ لوگ میرے ساتھ سختی اور بد مزاجی کریں، آپ نے حکم دیا کہ وہ دوسری جگہ چلی جائے۔

۱۲۲۳۔ محمد بن ثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، عبدالرحمن بن قاسم، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اس کہنے میں کوئی اچھائی نہیں، کہ جس کو تین طلاقیں دی گئی ہوں، اس کے لئے نہ مکان ہے نہ نفقہ۔

۱۲۲۴۔ اسحاق بن منصور، عبدالرحمن، سفیان، عبدالرحمن بن

۱۲۲۰۔ وَحَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ السُّدِّيِّ عَنِ ابْنِهِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ طَلَّقَنِي زَوْجِي ثَلَاثًا فَلَمْ يَجْعَلْ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكْنً وَلَا نَفَقَةً *

۱۲۲۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ تَزَوَّجَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَكَمِ فَطَلَّقَهَا فَأَعْرَحَهَا مِنْ عِنْدِهِ فَعَابَ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ عُرُوَّةٌ فَقَالُوا إِنَّ فَاطِمَةَ قَدْ عَرَحَتْ قَالَ عُرُوَّةٌ فَاتَيْتُ عَائِشَةَ فَأَخْبَرْتُهَا بِذَلِكَ فَقَالَتْ مَا لِفَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ خَيْرٌ فِي أَنْ تَذْكُرَ هَذَا الْحَدِيثَ *

۱۲۲۲۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عِيَادٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ زَوْجِي طَلَّقَنِي ثَلَاثًا وَأَخَافُ أَنْ يُفْتَحَمَ عَلَيَّ قَالَ فَأَمْرَهَا فَتَحَوَّلَتْ *

(فائدہ) اس باوجودی جگہ کی اجازت دی گئی۔
۱۲۲۳۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا لِفَاطِمَةَ خَيْرٌ أَنْ تَذْكُرَ هَذَا قَالَ نَعْبِي قَوْلُهَا لَا مَكْنَ وَلَا نَفَقَةً *

۱۲۲۴۔ وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا

قائم بیان کرتے ہیں، کہ عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کیا، دیکھئے حکم کی بیٹی کو کہ اس کے شوہر نے اسے طلاق بائنہ دے دی، اور وہ نکل کر چلی گئی، تو حضرت عائشہ نے فرمایا، اس نے برا کیا، حضرت عروہ نے کہا، آپ نے حضرت فاطمہ کی بات نہیں سنی، وہ کیا کہتی ہیں، انہوں نے فرمایا، اس قول کے بیان کرنے میں کوئی فائدہ نہیں۔

باب (۱۶۶) جو عورت طلاق بائنہ کی عدت گزار رہی ہو، اور جس کا شوہر مر گیا ہو، وہ دن میں ضرورت کے لئے نکل سکتی ہے!

۱۲۲۵۔ محمد بن حاتم بن میمون، یحییٰ بن سعید، ابن جریج (دوسری سند) محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، (تیسری سند)، ہادون بن عبداللہ، حجاج بن محمد، ابن جریج، ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میری خالہ کو طلاق دے دی گئی، تو انہوں نے چاہا کہ اپنے ہاں کی کھجوریں توڑ کر لائیں، تو ایک شخص نے انہیں ان کے باہر نکلنے پر مجبور کیا، اور دوہرہ ساتھ باب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، آپ نے فرمایا، تم تم جاؤ، اور اپنے ہاں کی کھجوریں توڑ لاؤ، اس لئے کہ شاید تم اس میں سے صدقہ دو، یا نیکی کرو۔

تو کسی ضرورت کے پیش آجانے پر دن میں اپنے گھر سے نکل سکتی ہے (یعنی جلد ۲ صفحہ ۳۰۸)۔

باب (۱۶۷) حاملہ کی عدت وضع حمل سے پوری ہو جاتی ہے!

۱۲۲۶۔ ابو طاہر، حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس بن یزید، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بیان کرتے ہیں، کہ ان کے والد نے عمر بن عبداللہ بن ارتقم زہری کو لکھا کہ وہ سیّد بنت حارث اسمیہ کے پاس جائیں، اور ان سے جا کر دریافت

عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُبَّانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ لِعَائِشَةَ أَلَمْ تَرَيَا إِلَى فُلَانَةٍ بَنَتْ الْحَكَمَ طَلَفَهَا وَجْهَهَا الثَّنَةَ فَحَرَّجَتْ فَقَالَتْ بَسْمًا صَنَعْتُ فَقَالَ أَلَمْ تَسْمَعِي إِلَى قَوْلِ فَاطِمَةَ فَقَالَتْ أَمَا إِنَّهُ لَا حَبَرَ لَهَا فِي ذِكْرِ ذَلِكَ *

(۱۶۶) بَابُ جَوَازِ خُرُوجِ الْمُعْتَدَةِ الْبَائِنِ وَالْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا فِي النَّهَارِ لِحَاجَتِهَا *

۱۲۲۵۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ طَلَّقْتُ خَالَتِي فَأَرَادَتْ أَنْ تَحْدُثَ لَحْيَهَا فَرَحَرَهَا رَجُلٌ أَنْ تَخْرُجَ فَأَنْتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلَى فَحَدَّثَنِي لَحْدُكَ فَإِنَّكَ عَسَى أَنْ تَصْدَقِي أَوْ تَفْعَلِي مَعْرُوفًا *

(فائدہ) جس عورت کا شوہر مر گیا ہو، اور وہ عدت وقت گزار رہی ہو، تو کسی ضرورت کے پیش آجانے پر دن میں اپنے گھر سے نکل سکتی ہے (یعنی جلد ۲ صفحہ ۳۰۸)۔

(۱۶۷) بَابُ انْقِصَاءِ عِدَّةِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَغَيْرَهَا بِوَضْعِ الْحَمْلِ *

۱۲۲۶۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى وَفَارَاتُ فِي اللَّفْظِ قَالَ حَرَمَةُ حَدَّثَنَا وَ قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

کریں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کیا فرمایا تھا۔ جب انہوں نے فتویٰ طلب کیا تھا، عمر بن عبد اللہ نے عبد اللہ بن عتبہ کو لکھا، کہ میں نے حضرت سیدہ سے جا کر دریافت کیا تھا، انہوں نے فرمایا کہ میرا نکاح سعد بن خولہ عامری سے ہوا تھا، حضرت سعد جنگ بدر میں حاضر ہوئے تھے، اور جنتہ الوداع میں انتقال کر گئے، اور اس وقت میں حاملہ تھی، اور میرے شوہر کی وفات کے بعد ابھی زیادہ دن نہیں گزرے پائے تھے کہ وضع حمل ہو گیا، نفاس سے فراغت ہو جانے کے بعد میں نے منگنی والوں کے لئے بنایا سنگھار کیا، اتنے میں ایک شخص ابو السناہل بن بعلک نامی قبیلہ بنو عبد واد کے آگئے، اور وہ کہنے لگے، کہ تم نے کیوں بنایا سنگھار کیا ہے، غالباً تم نکاح کی امید وار ہو، خدا کی قسم تم نکاح نہیں کر سکتیں، جب تک تمہارے چار ماہ اور دس روز پورے نہ ہو جائیں، جب ابو السناہل نے یہ بات کہی، تو میں اپنے کپڑے سنہال کر شام کو درسات مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، اور آپ سے اس بارے میں دریافت کیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، حمل وضع ہو جانے کے بعد تم آزاد ہو گئیں، اور مجھے حکم فرمایا، اگر تم چاہو تو نکاح کر سکتی ہو، ابن شہاب زہری بیان کرتے ہیں، کہ اگر وہ وضع حمل ہوتے ہی نکاح کر لے، تو میری رائے میں کوئی حرج نہیں ہے، خواہ نفاس کا خون جاری ہو، مگر تاؤ فیکہ پاک نہ ہو، شوہر اس سے قربت نہ کرے۔

۱۲۲۷۔ محمد بن ثنیٰ غزالی، عبد الوہاب، یحییٰ بن سعید، سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں، کہ ابو سلمہ بن عبد الرحمن، اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما، دونوں حضرات ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے اس عورت کا تذکرہ کر رہے تھے، جس کو شوہر کی وفات کے چند روز بعد وضع حمل ہو گیا، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرما رہے تھے کہ اس کی عدت وہ مدت ہے جو دونوں میں لمبی ہے، اور ابو سلمہ کہہ رہے

عُتْبَةُ بْنُ مَسْعُودٍ أَنَّ أَبَاهُ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْوَلَدِ الرَّهْرِيِّ بِأَمْرِهِ أَنْ يَدْخُلَ عَلَى سَيْبَةَ سَبِّ الْحَارِثِ الْأَسْلَمِيَّةِ فَيَسْأَلَهَا عَنْ حَدِيثِهَا وَعَمَّا قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اسْتَفْتَاهُ فَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ يُخْبِرُهُ أَنَّ سَيْبَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتُ سَعْدَ بْنِ خَوْلَةَ وَهُوَ فِي بَيْتِ عَامِرِ بْنِ لُؤْيٍ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ نَدْرًا فَتَوَفَّى عَنْهَا فِي حُجَّةِ الْوَدَاعِ وَهِيَ حَامِلٌ فَلَمْ تَلِدْ أَنْ وَضَعَتْ حَمْلُهَا نَعْدًا وَقَاتِهِ فَلَمَّا نَعَلَتْ مِنْ نَفَاسِهَا تَحَمَّلَتْ لِلْحَطَابِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا أَبُو السَّنَاهِلِ بْنُ بَعْلَكٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ فَقَالَ لَهَا مَا لِي أَرَاكِ مُتَحَمِّلَةً لَعَلَّكَ تَرْجِينَ النِّكَاحَ بِلَدِي وَاللَّهِ مَا أَنْتِ بِنَاكِحٍ حَتَّى تَمُرَّ عَلَيْكَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ قَالَتْ سَيْبَةَ فَلَمَّا قَالَ لِي ذَلِكَ جَمَعْتُ عَلَى بَنِي جِبْرِ أَمْسَيْتُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَأَقْبَابِي بِأَنِّي قَدْ خَلَلْتُ جِبْرَ وَضَعْتُ حَمْلِي وَأَمَرَنِي بِالزَّوْجِ إِنْ نَدَا لِي قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَلَا أَرَى نَاسًا أَنْ تَرْوِجَ جِبْرَ وَضَعْتَ وَإِنْ كَانَتْ فِي ذِمَّتِهَا غَيْرُ أَنْ لَا يَفْرُغَهَا زَوْجُهَا حَتَّى تَطْهُرَ *

۱۲۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْغَزَالِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَابْنَ عَبَّاسٍ اخْتَمَعَا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهُمَا يَذْكُرَانِ الْمَرْأَةَ تَفَقَّسَتْ نَعْدًا وَقَاتِهِ زَوْجَهَا بِلَيْلٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِدَّتُهَا آخِرُ اللَّاحِلِينَ وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَدْ خَلَّتْ فَجَعَلَا

تھے کہ عورت وضع حمل کے بعد آزاد ہو گئی، اس چیز پر دونوں میں جھگڑا ہو رہا تھا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے کہ میں اپنے بھتیجے یعنی ابو سلمہ کے ساتھ ہوں، بالآخر سب نے کریب مولیٰ ابن عباسؓ کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں یہ مسئلہ دریافت کرنے کے لئے بھیجا، قاصد نے آکر بتایا، ام المومنین حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں، کہ سیدہ اسلمیہ کے شوہر کے انتقال کے چند روز بعد وضع حمل ہو گیا، اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا تذکرہ کیا، تو آپ نے اسے نکاح کرنے حکم دے دیا۔

(ناکہ) آیت کلام اللہ شریف ”اولات الاحمال احملھن ان بعضھن حملھن“ اور احادیث بالا کے پیش نظر سلف سے لے کر خلف تک تمام علمائے کرام کا یہی مسلک ہے، کہ حاملہ کی عدت وضع حمل سے پوری ہو جاتی ہے، خواہ شوہر کے انتقال کے کچھ دیر بعد ہی وضع حمل ہو جائے۔

۱۲۲۸۔ محمد بن رج، لیث (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، یزید بن ہارون، یحییٰ بن سعید سے حسب سابق روایت منقول ہے، لیکن لیث نے اپنی حدیث میں یہ بیان کیا ہے، کہ انہوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں روا نہ کیا، اور کریب کا ذکر نہیں کیا۔

باب (۱۶۸) جس کا شوہر انتقال کر جائے، وہ زینت ترک کر سکتی ہے، باقی کسی حال میں تین دن سے زیادہ سوگ کرنا جائز نہیں، بلکہ حرام ہے!

۱۲۲۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، عبد اللہ بن ابی بکر، حید بن نافع، زینب بنت ابی سلمہؓ نے یہ تینوں حدیثیں بیان کی ہیں، چنانچہ فرماتی ہیں، کہ جب ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والد ابو سفیان کا انتقال ہو گیا، تو میں حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی، ام المومنین نے خوشبو طلب کی، جس میں کچھ زردی کے اثرات

بَنَازَعَانَ ذَلِكَ قَالَ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَا مَعَ ابْنِ أَبِي بَعْنَى أَبَا سَلَمَةَ فَبَعَثُوا كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ يَسْأَلُهَا عَنْ ذَلِكَ فَجَاءَهُمْ فَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ إِنَّ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ بَسِطَتْ تَغْدًا وَفَافًا زَوْجَهَا بَلْبَالًا وَإِنَّمَا ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَتَرَوَّجَ *

۱۲۲۸- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَحْمَرَنَا اللَّيْثُ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ اللَّيْثَ قَالَ فِي حَدِيثِهِ فَأَرْسَلُوا إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ وَلَمْ يُسَمَّ كُرَيْبًا *

(۱۶۸) بَابُ وَجُوبِ الْإِحْدَادِ فِيْ عِدَّةِ الْوُفَاةِ وَتَحْرِيمِهِ فِيْ غَيْرِ ذَلِكَ إِلَّا ثَلَاثَةً أَبَام *

۱۲۲۹- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ هَذِهِ الْأَحَادِيثُ الثَّلَاثَةَ قَالَتْ زَيْنَبُ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَوَفَّيَ أَبُوَهَا أَبُو سُفْيَانَ

تھے، خلو ق تھی، یا اور کچھ، بہر حال خوشبو طلب کر کے اسے لگایا، اور دونوں رخساروں پر بھی اسے ملا، پھر فرمایا، خدا کی قسم مجھے خوشبو کی کوئی ضرورت نہ تھی، مگر یہ کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا، کہ آپ منبر پر تشریف فرما ہونے کی حالت میں فرما رہے تھے، کہ کسی عورت کے لئے بھی حلال نہیں، جو کہ اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتی ہو، کہ کسی مرد پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے، مگر جس کا شوہر انتقال کر جائے، وہ چار ماہ دس روز ترک زینت کرے، زینت بیان کرتی ہیں، کہ اس واقعہ کے بعد جب حضرت زینب بنت جحش کے بھائی کا انتقال ہوا تو میں ان کے پاس گئی، حضرت زینب نے بھی خوشبو طلب فرما کر لگائی، پھر فرمایا، خدا کی قسم! مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں تھی، مگر یہ کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ منبر پر تشریف رکھنے کی حالت میں فرما رہے تھے، کہ جو عورت اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہو، اس کے لئے حلال نہیں ہے کہ علاوہ شوہر کے کسی میت کا تین رات سے زیادہ سوگ کرے، البتہ شوہر کے مرنے پر چار ماہ دس روز ترک زینت کرے، زینب بیان کرتی ہیں کہ میں نے اپنی والدہ حضرت ام سلمہ سے سنا فرمایا کہ تھیں کہ ایک عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر عرض کیا، یا رسول اللہ میری بیٹی کے شوہر کا انتقال ہو گیا ہے اور میری بیٹی کی آنکھیں دکھ رہی ہیں، کیا ہم اس کے سرمہ لگا دیں، آپ نے فرمایا دو مرتبہ یا تین مرتبہ، فرمایا نہیں، یہ تو چار ماہ دس روز ہیں، جاہلیت کے زمانہ میں تو تم میں سے ایک سال کے پورا ہو جانے پر بیٹنی پیمہ کا کرتی تھیں، حمید راوی بیان کرتے ہیں، کہ میں نے حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ بیٹنی پیمہ کیا مطلب ہے، حضرت زینب نے فرمایا (جاہلیت کے زمانہ میں) جب کسی عورت کا شوہر انتقال کر جاتا تھا، تو وہ ایک تنگ مکان

فَدَعَتْ أُمَّ حَبِيبَةَ بِطَيْبٍ فِيهِ صَفْرَةٌ خَلَقَ أَوْ غَيْرُهُ فَذَهَبَتْ مِنْهُ حَارِبَةٌ ثُمَّ مَسَتْ بِغَارِ ضَيْفِهَا ثُمَّ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا لِي بِالطَّيِّبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمَيِّتِ لَا يَجِلُّ لِامْرَأَةٍ تَوَمَّنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُجِدُّ عَلَى مَيْتٍ قَوْفَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ ثُمَّ ذَحَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ بَنَتْ جَحْشَ حِينَ تُوُفِّيَ أَخُوهَا فَدَعَتْ بِطَيْبٍ فَمَسَتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا لِي بِالطَّيِّبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمَيِّتِ لَا يَجِلُّ لِامْرَأَةٍ تَوَمَّنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُجِدُّ عَلَى مَيْتٍ قَوْفَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ سَمِعْتُ أُمِّي أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ انْتَبَى تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدْ امْتَسَكَتْ عَنْهَا أَفَنُكْحِلُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَرْتِنِينَ أَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ لَا ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ وَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْحَاثِلَةِ تَرْمِي بِالْبَغْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ قَالَ حَبِيبَةُ فَلَنْ لَزَيْنَبَ وَمَا تَرْمِي بِالْبَغْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ فَقَالَتْ زَيْنَبُ كَانَتْ امْرَأَةٌ إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا ذَحَلَتْ جَفْشًا وَلَبَسَتْ شَرَّ ثِيَابِهَا وَلَمْ تَمَسْ طَيِّبًا وَلَا شَيْئًا حَتَّى تَمُرَّ بِهَا سَنَةٌ ثُمَّ تُوُفِّيَ بِذَاتِ جِمَارٍ أَوْ شَاوٍ أَوْ طَبَرٍ فَتَعْتَضُ بِهِ فَقَلَمًا تَعْتَضُ بِشَيْءٍ إِلَّا مَاتَ ثُمَّ تَخْرُجُ فَتَعْتَضُ

بَعْرَةً فَتَرْمِي بِهَا ثُمَّ تُرَاجِعُ بَعْدَ مَا شَاءَتْ مِنْ طَبِيبٍ أَوْ غَيْرِهِ *

میں چلی جاتی تھی، اور برے برے کپڑے پہن لیتی تھی، اور خوشبو وغیرہ کچھ نہ لگاتی تھی، جب اس طرح ایک سال کامل ہو جاتا تھا، تو اس کے پاس کوئی جانور، گدھا، بکری یا اور کوئی پرندہ لایا جاتا تھا، وہ اس پر ہاتھ پھیرتی تھی، اور اکثر ایسا ہوتا تھا کہ جس پر ہاتھ پھیرتی تھی، وہ مر جاتا تھا، اس کے بعد وہ اس مکان سے باہر آتی تھی، اور اسے ایک بیگنی دی جاتی، اور وہ اسے پھر اس کے بعد جو چاہے کرتی، خواہ خوشبو کا استعمال ہو یا کسی اور چیز کا۔

۱۲۳۰۔ محمد بن ثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، حمید بن نافع، حضرت زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کسی رشتہ دار کا انتقال ہو گیا، تو انہوں نے زرد خوشبو لگائی، اور ہاتھوں پر لگائی، پھر فرمایا یہ اس لئے کرتی ہوں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما رہے تھے، کہ اس عورت کے لئے جو اللہ تعالیٰ آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو، طہال نہیں ہے، کہ وہ تین دن سے زیادہ سوگ کرے، مگر شوہر کے مر جانے پر چار ماہ اس دن تک ترک زینت کرے، حضرت زینب نے یہی حدیث اپنی والدہ سے اور ام المومنین حضرت زینب زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یا اور کسی زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی۔

۱۲۳۱۔ محمد بن ثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، حمید بن نافع بیان کرتے ہیں، کہ میں نے حضرت زینب بنت ام سلمہ سے سنا، وہ اپنی والدہ سے روایت کر رہی تھیں، کہ ایک عورت کا شوہر انتقال کر گیا، اور اس کی آنکھوں کا لوگوں کو ڈر ہوا، تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور آپ سے سرمہ لگانے سے متعلق اجازت طلب کی، آپ نے فرمایا، تم میں سے ہر ایک عورت بدترین کو غڑی میں چلی جاتی تھی، اور بدترین کھلی کا لباس تک پہنے رہتی، اور ایک سال بعد

۱۲۳۰۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ تَوَفَّيْتُ حَبِيبِي لَأُمِّ حَبِيبَةَ فَدَعَعْتُ بِصُفْرَةٍ فَمَسَحْتُهُ بِذِرَاعَيْهَا وَقَالَتْ إِنَّمَا أَصْنَعُ هَذَا لِأَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَجِلُّ لِامْرَأَةٍ تَوَفَّى بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُجِدَّ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَحَدَّثَنِي زَيْنَبُ عَنْ أُمِّهَا وَعَنْ زَيْنَبَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ عَنْ امْرَأَةٍ مِنْ نَعَصِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۲۳۱۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ تَحَدَّثُ عَنْ أُمِّهَا أَنَّ امْرَأَةً تَوَفَّيَ زَوْجَهَا فَحَافُوا عَلَى عَيْنَيْهَا فَاتَّوَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاذَنُوهُ فِي الْكُحْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ نَكَوْتُ فِي شَرِّ بَيْتِهَا فِي أَحْلَاسِهَا أَوْ فِي شَرِّ أَحْلَاسِهَا فِي

جب کوئی کتا گزرتا، تو وہ اس پر بیٹھتی ماری اور عدت سے باہر آتی تھی، تو کیا اب چار مہینے دس دن بھی عدت نہیں ہو سکتی۔

۱۲۳۲۔ عبد اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، حمید بن نافع، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے، یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی دوسری زوجہ محترمہ سے دونوں حدیثیں حسب سابق روایت کرتے ہیں، لیکن اس میں محمد بن جعفر کی حدیث کی طرح حضرت زینب کے نام کا ذکر نہیں ہے۔

۱۲۳۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور عمرو ناقد، یزید بن ہارون، یحییٰ بن سعید، حمید بن نافع، زینب بنت ابی سلمہ، حضرت ام سلمہ اور حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کرتی ہیں، کہ ایک عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر عرض کیا، کہ یا رسول اللہ! میری لڑکی کے شوہر کا انتقال ہو گیا ہے، اور اس کی آنکھ دکھ رہی ہے اور وہ سرمہ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے (تو کیا اسے اجازت ہے؟) رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ پہلے تو تم اختتام سال پر بیٹھتی پھینکا کرتی تھیں، اور اب تو یہ صرف چار مہینے دس دن ہیں (گویا کہ سرمہ لگانے کی اجازت نہیں دی گئی)۔

۱۲۳۴۔ عمرو ناقد، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، ایوب بن موسیٰ، حمید بن نافع، حضرت زینب بنت ابی سلمہ بیان کرتی ہیں، کہ جب ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے باپ ابو سفیان کے انتقال کی خبر آئی، تو آپ نے تیسرے دن خوشبو منگ کر اپنے دونوں ہاتھوں اور دونوں رخساروں پر ملی، اور فرمایا، کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں تھی، مگر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، فرما رہے تھے، کہ جس عورت کا اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان ہو، اس کے لئے حلال نہیں ہے، کہ علاوہ شوہر کے اور کسی میت کا تین دن سے زیادہ سوگ کرے، البتہ شوہر کے انتقال پر چار ماہ دس

بَیْنَهَا حَوْلًا فَإِذَا مَرَّ كَلْبٌ رَمَتْ وَتَمَّتْ بِعَمْرٍو فَحَرَحَتْ أَفَلَا أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا *

۱۲۳۲۔ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ بِالْحَدِيثَيْنِ جَمِيعًا حَدِيثُ أُمِّ سَلَمَةَ فِي الْكَلْبِ وَحَدِيثُ أُمِّ سَلَمَةَ وَأُخْرَى مِنْ أَرْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ تَسْمَعْهَا زَيْنَبُ نَحْوَ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ *

۱۲۳۳۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ تَحَدَّثُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَأُمِّ حَبِيبَةَ تَذْكُرَانِ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ لَهُ أَنَّ بَنَاتِهَا تُوَفِّي عَنْهَا رَوْحَهَا فَاشْتَكَتْ عَلَيْهَا فَهِيَ تُرِيدُ أَنْ تَكْثُلَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنِ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عِنْدَ رَأْسِ الْحَوْلِ وَإِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا *

۱۲۳۴۔ وَحَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَالْأَفْطُ لِعَمْرٍو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا أَتَى أُمِّ حَبِيبَةَ بَعِيُّ أَبِي سُفْيَانَ دَعَتْ فِي الْيَوْمِ الثَّلَاثِ بِصُفْرَةٍ فَمَسَحَتْ بِهِ ذِرَاعَيْهَا وَعَارَضَتْهَا وَقَالَتْ كُنْتُ عَنْ هَذَا غَيِّبَةً سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَجُلُ لِامْرَأَةٍ تَوْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُجِدَّ قَوْفٌ ثَلَاثَ أَلْفًا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّمَا تُجِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا *

روز تک ترک زینت کرے۔

۱۲۳۵۔ یحییٰ بن یحییٰ اور حقیہ اور ابن ریح، لیث، نافع، صفیہ بنت ابی عبید، حضرت حصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا یا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا یا دونوں سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جس عورت کا اللہ تعالیٰ اور قیامت کے روز پر ایمان ہو، یا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان ہو، اس کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ کسی میت پر تمس دن سے زیادہ غم کا اظہار کرے، مگر اپنے شوہر پر۔

۱۲۳۶۔ شیمان بن فروخ، عبدالعزیز بن مسلم، عبد اللہ بن دینار، نافع سے لیث کی حدیث کی سند کی طرح روایت منقول ہے۔

۱۲۳۷۔ ابو حسان مسمیٰ، محمد بن ثنیٰ، عبد الوہاب، یحییٰ بن سعید، نافع، صفیہ بنت ابی عبید سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے حضرت حصہ بنت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ محترمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، اور وہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے روایت نقل فرماتی ہیں، جس طرح لیث اور ابن دینار نے روایت بیان کی ہے، باقی اس میں اتنا اضافہ ہے، کہ عورت اپنے شوہر کی عدت چار ماہ دس دن پوری کرے۔

۱۲۳۸۔ ابو الریح، حماد، ایوب (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ، نافع، صفیہ بنت عبید سے روایت کرتے ہیں، اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض ازواج مطہرات سے، اور وہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت منقول ہے۔

۱۲۳۹۔ یحییٰ بن یحییٰ اور ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زبیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ

۱۲۳۵- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَفَيْصَةُ وَأَبْنُ رُمَيْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ أَبِي عُبَيْدٍ حَدَّثَتْهُ عَنْ حَفْصَةَ أَوْ عَنْ عَائِشَةَ أَوْ عَنْ كِلْتَابِهِمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَوْ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ أَنْ تَجِدَ عَلَى مَيِّتٍ قَوْفٌ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِلَّا عَلَى زَوْجِهَا *

۱۲۳۶- وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ نَافِعٍ بِإِسْنَادٍ حَدِيثِ اللَّيْثِ مِثْلَ رِوَايَتِهِ *

۱۲۳۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمُسَمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّهَا سَمِعَتْ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِنْدِ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَأَبْنِ دِينَارٍ وَزَادَ قَائِلُهَا تَجِدُ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا *

۱۲۳۸- وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ جَمِيعًا عَنْ نَافِعٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ *

۱۲۳۹- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّافِذُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ و آلہ و سلم نے ارشاد فرمایا ہے، کہ جو عورت اللہ رب العزت پر اور قیامت کے دن پر ایمان نہ رکھتی ہو، اس کے لئے حلال نہیں ہے، کہ علاوہ اپنے شوہر کے اور کسی میت کا تین دن سے زیادہ سوگ کرے۔

۱۲۳۰۔ حسن بن ربیع، ابن اور لیس، ہشام، حفصہ، حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی عورت شوہر کے علاوہ کسی میت کا تین رات سے زیادہ سوگ نہ کرے، مگر شوہر کا چار ماہ دس دن کرے، اور رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے، مگر جو ناوٹی رنگا ہو (سین کی دھاریاں چادر) اور نہ سرمہ لگائے، اور نہ خوشبو ہاں طہارت کے وقت قطع خوشبو یا اظفار کا تھوڑا سا حصہ استعمال کر سکتی ہے۔

۱۲۳۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر، (دوسری سند) عمرو نامہ، یزید بن ہارون، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت ہے کہ اپنے پاک ہونے کے وقت کے قریب قطع خوشبو، یا اظفار استعمال کر لینی تھی۔

۱۲۳۲۔ ابو الربیع زہرائی، حماد، ایوب، حفصہ، حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ علاوہ شوہر کے کسی میت کا سوگ تین رات سے زیادہ نہ کریں، ہاں شوہر کے انتقال پر چار ماہ دس روز ترک زینت کریں، اور سرمہ نہ لگائیں، اور رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے، البتہ طہر کے وقت جبکہ عورت غسل حیض کرے، تو قطع، یا اظفار کا ایک ٹکڑا استعمال کرنے کی اجازت دے دی تھی۔

سَعْيَانُ بْنُ عُبَيْدَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ غُرُورَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُجِلُّ لِمَرْأَةٍ تَوَمَّنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُجِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجِهَا *

۱۲۴۰۔ وَحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُجِدُّ امْرَأَةٌ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوعًا إِلَّا ثَوْبَ عَصَبٍ وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَمْسُ طَبِيبًا إِلَّا إِذَا طَهَّرَتْ نَبْدَةً مِنْ قُسْطٍ أَوْ أَظْفَارٍ *

۱۲۴۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ عَبْدُ أَدْنَى طَهَّرَهَا نَبْدَةً مِنْ قُسْطٍ وَأَظْفَارٍ *

۱۲۴۲۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزُّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كُنَّا نَنْهَى أَنْ تُجِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَطَّكِبُ وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوعًا وَقَدْ رُحِصَ لِلْمَرْأَةِ فِي طَهْرِهَا إِذَا اغْتَسَلَتْ إِحْدَانَا مِنْ مَجِيضِهَا فِي نَبْدَةٍ مِنْ قُسْطٍ وَأَظْفَارٍ *

(فائدہ) باتفاق علمائے کرام جس عورت کا شوہر انتقال کر جائے، تو اسے چار ماہ دس روز تک ترک زینت کرنا واجب ہے، جس میں رنگے ہوئے کپڑے، اور زیورات پہننا درست نہیں ہے، موطا امام مالک کی ایک حدیث میں سرمہ لگانے کی اجازت آئی ہے، اس لئے کہ اگر تکلیف ہو تو رات کو سرمہ لگا سکتی ہے، باقی نہ لگانا ہی بہتر ہے، اور قطع و اظفار ایک قسم کی خوشبو ہے، جو ازالہ و م کے وقت لگائی جاتی ہے، وہ بھی زینت کے لئے نہیں، واللہ اعلم۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کِتَابُ اللَّعَانِ

۲۳۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، حضرت سہل بن سعد ساعدی (۱) بیان کرتے ہیں، کہ عویمیر عجمانی، عاصم بن عدی انصاری کے پاس آیا، اور ان سے عرض کیا، کہ اے عاصم اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو دیکھے، تو کیا اسے مار ڈالے، پھر تم اسے مار ڈالو گے، یا کیا کرو گے، اس کے متعلق میرے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرو، چنانچہ حضرت عاصم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے مسائل کو برا سمجھا، اور ان کی برائی بیان کی، یہاں تک کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی بات حضرت عاصم پر شاق گزری، چنانچہ جب وہ اپنے لوگوں میں واپس آئے تو عویمیر ان کے پاس آئے، اور دریافت کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ارشاد فرمایا ہے، عاصم نے عویمیر سے کہا، کہ تم میرے پاس کوئی اچھی بات نہ لائے، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو تیرا یہ مسئلہ پوچھنا ناگوار گزرا ہے، عویمیر بولے خدا کی قسم! میں تو جب تک آپ سے یہ مسئلہ دریافت نہ کر لوں، باز نہ آؤں گا، چنانچہ عویمیر رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تمام لوگوں کی موجودگی میں آئے، اور عرض کیا یا رسول اللہ! فرمائیے، اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کے پاس کسی غیر مرد کو دیکھے، تو کیا اسے قتل کر ڈالے، اور پھر آپ اسے (قصاص) میں قتل کر دیں گے، یا وہ کیا کرے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے اور تیری بیوی کے متعلق حکم الہی (آیت لعان) نازل ہوا ہے، تو تہا اور

۱۲۴۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُوَيْمِرَ الْعَجْمَانِيَّ حَمَاهُ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيِّ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ لَهُ أَرَأَيْتَ يَا عَاصِمُ لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَبْغَضَهُ فَتَقَتَّلُوهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَسَلَّ لِي عَنْ ذَلِكَ يَا عَاصِمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَاصِمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَانَهَا حَتَّى كَبَّرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ حَمَاهُ عُوَيْمِرُ فَقَالَ يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَاصِمٌ لِعُوَيْمِرٍ لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتُهُ عَنْهَا قَالَ عُوَيْمِرُ وَاللَّهِ لَا أَتْنَبِي حَتَّى أَسْأَلَهُ عَنْهَا فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرُ حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَطَّ النَّاسُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَبْغَضَهُ فَتَقَتَّلُوهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَزَلَ فِيكَ وَفِي صَاحِبِيكَ فَادْهَبْ فَأْتِ بِهَا قَالَ

(۱) حضرت سہل بن سعد ساعدی مشہور صحابہ میں سے ہیں۔ ان کا اصل نام حزن تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بدل کر سہل رکھا۔ مدینہ

منورہ میں سب سے آخر میں وفات پانے والے صحابی ہیں۔

اپنی بیوی کو لے کر آ، کہل بیان کرتے ہیں، کہ پھر ان دونوں (میاں بیوی) نے لعان کیا، اور میں لوگوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا، جب یہ دونوں فارغ ہوئے، تو عمر بن ابی سلمہ نے کہا، اب اگر میں اس عورت کو اپنے پاس رکھوں، تو میں جھوٹا ہوں گا، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم صادر فرمانے سے قتل ہی انہوں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدیں، ابن شہاب بیان کرتے ہیں، پھر لعان کرنے والوں کا یہی طریقہ ہو گیا۔

۱۲۴۴- حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حضرت کہل بن سعد بیان کرتے ہیں، کہ عمر بن انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بنی عکلمان سے تھے، وہ حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے، اور بقیہ روایت مالک کی روایت کی طرح بیان، اور حدیث میں ابن شہاب کا قول کہ "پھر زوجین کی جدائی لعان کرنے والوں میں سنت ہو گئی" داخل کر دیا، اور اس روایت میں اتنی زیادتی ہے، کہ حضرت سہل نے بیان کیا، کہ وہ عورت حاملہ تھی، اور اس کے لاکے کومال کی طرف منسوب کر کے پکارتے تھے، اس کے بعد یہ طریقہ جاری ہو گیا، کہ ایسا لڑکا اپنی ماں کا وارث ہو گا، اور اس کی ماں اس کی وارث ہو گی، اس کے حصہ کے مطابق جو اللہ نے اس کے لئے مقرر کر دیا ہے۔

۱۲۴۵- محمد بن رافع، عبد الرزاق، ابن جریج، بیان کرتے ہیں، کہ مجھ سے ابن شہاب نے لعان کرنے والوں کا حال اور ان کا طریقہ حضرت کہل بن سعد ساعدی کی روایت سے بیان کیا، کہ انصار میں سے ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا، یا رسول اللہ! اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو دیکھے، اور پھر پوری حدیث بیان کی، باقی اتنی زیادتی ہے، کہ پھر دونوں نے مسجد میں لعان کیا، اور میں وہاں موجود تھا، اور اس میں یہ بھی زیادتی ہے، کہ اس شخص نے اپنی بیوی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں

سَهْلٌ قَلَاعَنَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَعَا قَالَ غَوَيْتُ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَعَلَقْتُهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ شِهَا بِفَكَانَتْ سُنَّةَ الْمُتَلَاعِنِينَ *

۱۲۴۶- وَحَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ غَوَيْتُ أَنْ أَنْصَارِيٍّ مِنْ بَنِي الْعَقْلَانِ أَنَّى عَاصِمٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَسَاقِي الْحَدِيثِ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَأَذْرَجَ فِي الْحَدِيثِ قَوْلَهُ وَكَانَ فِرَاقُهُ إِيَّاهَا نَعْدُ سُنَّةً فِي الْمُتَلَاعِنِينَ وَزَادَ فِيهِ قَالَ سَهْلٌ فَكَانَتْ حَامِلًا فَكَانَ ابْنُهَا يُدْعَى إِلَى أُمِّهِ ثُمَّ حَرَبَ السُّنَّةَ أَنَّهُ يَرُبُّهَا وَتَرِثُ مِنْهُ مَا فَرَضَ اللَّهُ لَهَا *

۱۲۴۷- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَنْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ الْمُتَلَاعِنِينَ وَعَنِ السُّنَّةِ فِيهِمَا عَنْ حَدِيثِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَخْبَرَنِي سَاعِدَةُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ وَزَادَ فِيهِ قَلَاعَنَا فِي الْمَسْحِدِ وَأَنَا شَاهِدٌ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَعَلَقْتُهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ

ہی جدا کر دیا، تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہی
جدائی ہے، ہر ایک لعان کرنے والے کے لئے۔

۱۳۴۶۔ محمد بن عبد اللہ نمیر، بواسطہ اپنے والد (دوسری سند)
ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر، عبد الملک بن ابی سلیمان،
حضرت سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں، کہ مجھ سے مصعب بن
نزیر کے زمانہ خلافت میں لعان کرنے والوں سے متعلق
دریافت کیا گیا، میں حیران رہ گیا، کہ کیا جواب دوں، چنانچہ میں
کہ مکرمہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مکان کی
طرف گیا، اور ان کے غلام سے کہا کہ میرے لئے اجازت
طلب کرو، وہ بولا کہ حضرت ابن عمر آرام فرما رہے ہیں، انہوں
نے میری آواز سن لی، بولے ابن جبیر ہیں، میں نے عرض کیا،
جی ہاں، فرمایا اندر آ جاؤ، خدا کی قسم تم کسی کام کے لئے آئے
ہو گے، میں اندر گیا وہ ایک کبل بچھائے ہوئے تھے، اور ایک
تکیہ پر ٹیک لگا رکھی تھی، جس میں سمجھور کی چھال بھری ہوئی
تھی، میں نے عرض کیا، اے عبد الرحمن! کیا لعان کرنے والوں
میں تفریق کرو دی جائے؟ وہ بولے سبحان اللہ! بلاشبہ جدائی کر
دی جائے، اور اس مسئلہ کے متعلق سب سے پہلے فلاں بن
فلاں نے دریافت کیا، اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ کا کیا خیال
ہے، کہ اگر ہم میں سے کوئی اپنی عورت کو برا کام کراتے ہوئے
دیکھے، تو کیا کرے، اگر اس چیز کو بیان کرے، تو بہت ہی بری
بات بیان کرے گا، اور اگر خاموشی اختیار کرے، تو ایسی بات پر
کیسے خاموش رہ سکتا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر
خاموش ہو گئے، اور کوئی جواب نہ دیا، اس کے بعد پھر وہ شخص
آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا، یا رسول اللہ جس
چیز کے متعلق میں نے آپ سے دریافت کیا تھا، میں خود ہی اس
میں گرفتار ہو گیا، تب اللہ تعالیٰ نے سورۃ نور کی یہ آیات نازل
فرمائیں، والذین یرمون ازواجہم ارج، آپ نے یہ آیتیں اسے

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَارَ قَهَا عِنْدَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّی اللہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاکُمْ التَّفْرِیقُ بَیْنَ کُلِّ مُتَلَاعِنَیْنِ *
۱۲۴۶۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللہِ بْنِ نُمَیْرٍ
حَدَّثَنَا أَبُو ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَکْرٍ بْنُ أَبِي شَیْبَةَ
وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللہِ بْنُ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْمَلِکِ بْنُ أَبِي سُلَیْمَانَ عَنْ سَعِیدِ بْنِ جُبَیْرٍ
قَالَ سَمِعْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَیْنِ مِیْ امْرَءٍ مُصْغَبٍ
أَهْفَرُ قُ بَیْنَهُمَا قَالَ فَمَا ذَرِیْتُ مَا أَقُولُ
فَمَضِیْتُ إِلَى مَنْزِلِ ابْنِ عُمَرَ بِمَكَّةَ فَقُلْتُ
لِلْغُلَامِ اسْتِأْذِنْ لِي قَالَ إِنَّهُ قَائِلٌ فَسَمِعَ صَوْتِي
قَالَ ابْنُ جُبَیْرٍ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ادْخُلْ فَوَاللَّهِ مَا
جَاءَ بَلَ هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا حَاجَةٌ فَدَخَلْتُ فَإِذَا
هُوَ مُفْتَرِشٌ بِرِذَآءَةٍ مُتَوَسِّدٌ وَسَادَةٌ حَشَوْنَهَا
لِیْفٍ قُلْتُ أَمَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمُتَلَاعِنَانِ أَهْفَرُ
بَیْنَهُمَا قَالَ سُبْحَانَ اللہِ نَعَمْ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ سَأَلَ
عَنْ ذَلِكَ فُلَانٌ بْنُ فُلَانٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللہِ
أَرَأَيْتَ أَنْ لَوْ وَحَدَّ أَحَدُنَا امْرَأَتَهُ عَلَیْ فَاحِشَةٍ
كَيْفَ یَصْنَعُ إِنْ تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ بِأَمْرٍ عَظِیمٍ وَإِنْ
سَكَتَ سَكَتَ عَلَیْ مِثْلِ ذَلِكَ قَالَ فَسَكَتَ
النَّبِيُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یُجِبْهُ فَلَمَّا
كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ أَنَا فَقَالَ إِنَّ الَّذِیْ سَأَلْتُكَ عَنْهُ
قَدْ أَتَيْتُ بِیْ فَانْزَلِ اللہُ عَزَّ وَجَلَّ هَؤُلَاءِ
الْآیَاتِ فِی سُوْرَةِ النُّوْرِ (وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ
أَزْوَاجَهُمْ) فَلَمَّا هُنَّ عَلَیْہِ وَوَعظَهَا وَذَكَرَهَا
وَأَخْبَرَهَا أَنَّ عَذَابَ الدُّنْیَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ
الْآخِرَةِ قَالَ لَا وَالَّذِیْ بَعَثْتُ بِالْحَقِّ مَا كَذَبْتُ
عَلَيْهَا ثُمَّ دَعَاَهَا فَوَعظَهَا وَذَكَرَهَا وَأَخْبَرَهَا أَنَّ

عَذَابُ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ قَالَتْ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنَّهُ لَكَاذِبٌ فَدَأَّ بِالرَّجُلِ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ثُمَّ نَثَى بِالْمَرْأَةِ فَشَهِدَتْ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا *

پڑھ کر سنائیں، اور وعظ و نصیحت فرمائی، اور فرمایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے آسان ہے، اس نے عرض کیا، نہیں قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، میں نے اس عورت پر بہتان نہیں لگایا ہے، اس کے بعد آپ نے عورت کو بلایا، اور اسے چند نصیحت کی، اور فرمایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے سہل ترین ہے، وہ بولی قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، یہ جھوٹا ہے، چنانچہ آپ نے مرد سے ابتداء کی، اور اس نے اللہ تعالیٰ کے نام کی چار مرتبہ گواہی دی، کہ وہ سچا ہے، اور پانچویں مرتبہ یہ کہا کہ اگر وہ جھوٹا ہو، تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو، پھر عورت کو طلب کیا، اور اس نے اللہ تعالیٰ کے نام کی چار گواہیاں دیں، کہ یہ جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ کہا، کہ اگر مرد سچا ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہو، اس کے بعد آپ نے دونوں کے درمیان جدا کر دی۔

(فائدہ) ان گواہیوں کا نام لعان ہے، جب شوہر اپنی بیوی پر تہمت لگائے، اور اس کے پاس چار گواہ موجود نہ ہوں تو اس وقت لعان کیا جائے گا، اور نفس لعان سے جدا کی واقع نہیں ہوتی، جو قبیحہ کہ قاضی جدا کی اور تفریق کا حکم صادر نہ کرے، جیسا کہ اس مقام پر لعان کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے درمیان تفریق کر دی، یہی امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک ہے۔

۱۲۴۷- وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السُّعْلَفِيُّ حَدَّثَنَا عِمْسَى بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَنْ الْمُتَلَاءِمَيْنِ زَمَنَ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ قُلْتُ مَا أَذْرَ مَا أَقُولُ فَأَنْتِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قُلْتُ أَرَأَيْتَ الْمُتَلَاءِمَيْنِ أَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ *

۱۲۴۸- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَالْأَلْفَظِيُّ يَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ

۱۲۳۸- یحییٰ بن یحییٰ اور ابو نکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، عمرو، سعید بن جبیر حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کرنے والوں سے ارشاد

فرمایا، تمہارا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے، اور تم دونوں میں سے ایک جھوٹا ہے، اور تیرا اب اس عورت پر کوئی بس نہیں ہے، اس نے عرض کیا، یا رسول اللہ میرا مال! آپ نے فرمایا، حیرا مال تجھے نہیں مل سکتا، کیونکہ اگر تو سچا ہے تو مال اس کا بدلہ ہے، جو اس کی شرم گاہ تیرے لئے حلال ہو چکی، اور اگر تو جھوٹا ہے تو اس سے مال ملنے کی سبیل اور دور ہو گئی، زہیر نے اپنی روایت میں ”عن“ کے بجائے یہ الفاظ روایت کئے ہیں، ”عن عمر وسمع سعید بن جبیر یقول سمعت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔“

۱۲۴۹۔ ابو الربیع زہرانی، حماد، ایوب، سعید بن جبیر، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی تمیلان کے دو میاں بیوی کے درمیان تفریق کرا دی اور فرمایا اللہ تعالیٰ بخوبی واقف ہے، کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے، کیا تم میں سے کوئی توبہ کرنے والا ہے۔

(قاہدہ) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہیں تھا، اور نہ ہی آپ حاضر ناظر ہیں، ورنہ اولاً تو آپ کو لعان کرانے کی حاجت نہ تھی، پہلے ہی فرمادیے کہ ان دونوں میں سے یہ جھوٹا ہے، اور اگر آپ لعان بھی کرتے، تو پھر بعد میں فرمادیے، کہ یہ جھوٹا ہے، اس کو توبہ کر لینی چاہئے، دوسرے الزومین اور اس احتمال کی گنجائش ہی نہ تھی۔

۱۲۵۰۔ ابن ابی عمر، سفیان، ایوب، حضرت سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے لعان کے متعلق دریافت کیا، تو انہوں نے حسب سابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کی۔

۱۲۵۱۔ ابو عثمان سمعی اور محمد بن شعیب اور ابن بشر، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد قتادہ، عزرو، حضرت سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں، کہ حضرت مصعب بن زبیرؓ نے لعان کرنے والوں کے درمیان تفریق نہیں کرائی، سعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس چیز کا تذکرہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کیا، تو انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی تمیلان کے دو میاں بیوی کے درمیان ہدائی اور

ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للْمُتَلَاعِنَيْنِ حِسَابُكُمَا عَلَى اللَّهِ أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَالِي قَالَ لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَخْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَلِكَ أَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا قَالَ زُهَيْرٌ فِي رَوَاتِهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ عَنْ عُمَرَ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ * ۱۲۴۹- وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزُّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ أَبِي أُوْبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَحْوَيْ بَنِي الْعَمَلَانِ وَقَالَ اللَّهُ يَعْلَمُ أُنْ أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا نَابٍ *

۱۲۵۰- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ عَنْ أَبِي أُوْبَ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ اللَّعَانِ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْزِلِهِ *

۱۲۵۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو عَسَاةٍ الْيَمَنِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِلْيَمَنِيِّ وَابْنُ الْمُثَنَّى قَالُوا حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ لَمْ يُفَرِّقِ الْمُصْطَفَى بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ قَالَ سَعِيدٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ فَرَّقَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَحْوَيْ بَنِي

تفریق کراوی تھی۔

۱۲۵۲۔ سعید بن منصور اور قتیبہ بن سعید، مالک، (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص نے اپنی بیوی سے لعان کیا، چنانچہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کے درمیان تفریق کرا دی، اور بچہ کا نسب اس کی ماں کے ساتھ ملا دیا۔

۱۲۵۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری اور اس کی بیوی کے درمیان لعان کرایا، اور دونوں میں تفریق کرا دی۔

۱۲۵۴۔ محمد بن ثقی، عبید اللہ بن سعید، یحییٰ قطان، عبید اللہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۱۲۵۵۔ زبیر بن حرب اور عثمان بن ابی شیبہ اور اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، ابراہیم، علقمہ، عبد اللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں جمعہ کی شب کو مسجد میں تھا، اسے میں ایک انصاری شخص آیا، اور عرض کیا اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو پائے، اور وہ اس چیز کو بیان کرے، تو تم اس کو کوڑے لگاؤ گے، اور اگر وہ اس کو قتل کر دے، تو تم اسے قتل کر ڈالو گے، اور اگر خاموشی اختیار کرے، تو بہت عرصہ کے بعد خاموش رہے، خدا کی قسم! میں اس مسئلہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کروں گا، چنانچہ جب دوسرا روز آیا تو وہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس بات کو دریافت کیا، اور بیان کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر

الْعَجَلَانِ *

۱۲۵۲۔ وَحَدَّثَنَا سَعِيدٌ بْنُ مَنْصُورٍ وَقَتِيبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا مَالِكٌ ج وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قُلْتُ لِمَالِكٍ حَدَّثَكَ نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا لَاعَنَ امْرَأَتَهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا وَالْحَقُّ الْمَوْلَدُ بِأُمِّهِ *

۱۲۵۳۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ج وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَاعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَامْرَأَتِهِ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا *

۱۲۵۴۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْثَى وَغَيْبُهُ اللَّهُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْفُطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهِذَا الْإِسْنَادِ *

۱۲۵۵۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِرُحْمِةٍ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْأَعْوَانُ حَدَّثَنَا حَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ إِنَّا كُنَّا لِنُجْمِعُ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَتَكَلَّمَ حَدَّثْتُمُوهُ أَوْ قَتَلَ فَتَلْتُمُوهُ وَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى غَيْبِهِ وَاللَّهِ لَأَسْأَلَنَّ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَدِ أَنَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَتَكَلَّمَ حَدَّثْتُمُوهُ أَوْ قَتَلَ فَتَلْتُمُوهُ أَوْ

مرد کو پائے اور اس کو بیان کرے، تو تم اسے کوڑے لگاؤ گے، اور اگر وہ اسے قتل کر دے، تو تم ان کو مار ڈالو گے، یا خاموشی اختیار کرے، تو بہت سی غصہ کے بعد خاموشی اختیار کرے گا، حضور نے فرمایا اے اس کی مشکل کو کھول دے، اور آپ دعا کرنے لگے، جب لعان کی آیتیں نازل ہوئیں، والذین یرمون ازواجہم، تب اس کے ذریعہ سے اس مرد کو لوگوں کے سامنے امتحان لگایا گیا، اور وہ اس کی بیوی دونوں نے لعان کیا، اولاً چار مرتبہ مرد نے گواہی دی کہ وہ سچا ہے، اور پانچویں مرتبہ میں لعنت کے ساتھ کہا کہ اگر وہ جھوٹا ہو، تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت نازل ہو، اس کے بعد عورت لعان کے لئے چلی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا ذرا ٹھہر (سوچ کر لعان کر) لیکن اس نے نہ مانا، اور انکار کیا، اور لعان کیا، جب دونوں پشت پھیر کر چلے گئے، تو آپ نے فرمایا، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس عورت کا بچہ سیاہ فام گھونٹھریا لے بالوں والا ہو گا چنانچہ وہ سیاہ فام گھونٹھریا لے بالوں والا بچہ پیدا ہوا۔

(فائدہ) مترجم کہتا ہے، کہ اس مرد کی شکل و صورت دیکھتے ہوئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ خیال تھا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اس خیال کو سچا کر دکھایا، ورنہ آپ کو علم غیب نہیں تھا، ورنہ اس طرح کے واقعہ کو دہرا کرنے کی کوئی حاجت ہی نہ تھی۔

۱۲۵۶۔ اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، عہدہ بن سلیمان، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۱۳۵۷۔ محمد بن حنفی، عبد اللہ علی، ہشام، محمد بیان کرتے ہیں، کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا، یہ سمجھتے ہوئے کہ انہیں معلوم ہے، انہوں نے فرمایا کہ ہلال بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بیوی پر شریک بن حماد کے ساتھ زنا کرنے کا الزام لگایا، اور یہ شخص براہ بن مالک کا اخیانی بھائی، اور سب سے پہلا آدمی تھا جس نے اسلام میں لعان کیا تھا، غرضیکہ اس نے اپنی بیوی سے لعان کیا، اس کے

سَكَتَ سَكَتًا عَلَى غَيْظٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ افْتَحْ وَجْعَلْ يَدْعُو فَفَرَزْتُ أَمَةً اللَّعَانِ (وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شَهَادَةٌ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ) هَذِهِ آيَاتُ قَابِلِي بِهِ ذَلِكَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْنِ النَّاسِ فَخَاءَ هُوَ وَأَمْرَأَتُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا عَلِمَا أَنَّ الرَّجُلَ أَرَبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ثُمَّ لَعَنَ الْخَامِسَةَ أَنْ لَعَنَ اللَّهُ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ فَذَهَبَتْ لِلنَّعْنِ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ فَأَبَتْ فَلَعَنَتْ فَلَمَّا أَذْبَرَا قَالَ لَعَلَّهَا أَنْ نَجِيءَ بِهِ أَسْوَدَ جَعَلَا فَخَاءَتِ بِهِ أَسْوَدَ جَعَلَا *

۱۲۵۶۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ جَمِيعًا عَنْ الْأَعْمَشِ يَهْدَى الْإِسْنَادُ نَحْوَهُ *

۱۲۵۷۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَأَنَا أَرَى أَنَّ عِنْدَهُ مِنْهُ عِلْمًا فَقَالَ إِنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَدَفَ أَمْرَأَتَهُ بِشَرِكٍ ابْنِ سَحْمَاءَ وَكَانَ أَخَا الزُّرَّاءِ بْنِ مَالِكٍ لَأُمِّهِ وَكَانَ أَوَّلَ رَجُلٍ لَعَنَ فِي الْإِسْلَامِ قَالَ فَلَمَّا عَلِمَا أَنَّ الرَّجُلَ أَرَبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ثُمَّ لَعَنَ الْخَامِسَةَ أَنْ لَعَنَ اللَّهُ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ فَذَهَبَتْ لِلنَّعْنِ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ فَأَبَتْ فَلَعَنَتْ فَلَمَّا أَذْبَرَا قَالَ لَعَلَّهَا أَنْ نَجِيءَ بِهِ أَسْوَدَ جَعَلَا فَخَاءَتِ بِهِ أَسْوَدَ جَعَلَا *

وَسَلَّمَ أَنْبِرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَيْضًا سَبَطَا
فَقَصِيءَ الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لِهَذَا بِنِ أُمِّيَّةٍ وَإِنْ جَاءَتْ
بِهِ أَكْحَلَ جَعْدًا حَمَشَ السَّاقِبَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيكِ
أَبْنِ سَحْمَاءَ قَالَ فَأُثْبِتُ أَنَّهَا جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ
جَعْدًا حَمَشَ السَّاقِبَيْنِ *

۱۲۵۸- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ بْنُ
الْمُهَاجِرِ وَعِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْبِصْرِيُّانِ وَالْقَلْفُ
لِابْنِ رُمْحٍ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ
سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ
بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ ذَكَرَ الثَّلَاثُونَ
عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
عَاصِمُ بْنُ عَبْدِ فِي ذَلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ
فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ يَشْكُو إِلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَ مَعَ
أَهْلِهِ رَجُلًا فَقَالَ عَاصِمُ مَا أَثْبَلْتُ بِهِذَا إِلَّا
لِقَوْلِي فَلَهَبَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ أَمْرَائِهِ
وَكَانَ ذَلِكَ الرَّجُلُ مُصَفَّرًا قَلِيلَ اللَّحْمِ سَبَطَ
الشَّعْرَ وَكَانَ الَّذِي ادَّعَى عَلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَ عِنْدَ
أَهْلِهِ حَدَّثَنَا آدَمُ كَثِيرَ اللَّحْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ بَيْنَ فَوَضَعَتْ
شَبِيهَا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجَهَا أَنَّهُ وَجَدَهُ
عِنْدَهَا فَلَاغِنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَيْنَهُمَا فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ
أَهِيَ إِلَيَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَوْ رَحِمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ نِيَّةٍ رَحِمْتُ هَذِهِ
فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا بَلَّكَ أَمْرًا كَانَتْ تُظْهِرُ فِي

بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، دیکھتے رہو،
اگر اس عورت کے سفید رنگ کا سیدھے بال والا، لال آنکھوں
والا بچہ پیدا ہوا تو وہ بلال بن امیہ کا ہے، اور اگر سر گھٹین
آنکھوں، گھونگھریالے بالوں، اور پتلی پنڈلی والا بچہ پیدا ہو تو وہ
شریک بن عماء کا ہے، حضرت انس بیان کرتے ہیں، کہ مجھے
اطلاع ملی، کہ اس عورت کے سر گھٹیں چشم، گھونگھریالے بالوں
اور پتلی پنڈلی والا بچہ پیدا ہوا ہے۔

۱۲۵۸۔ محمد بن ریح بن مہاجر اور عیسیٰ بن حماد، لیث، یحییٰ بن
سعید، عبد الرحمن بن قاسم، قاسم بن محمد، حضرت ابن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لعان کا تذکرہ کیا
گیا، اور عاصم بن عدی نے اس کے متعلق کچھ کہا تھا، تب وہ پٹلے
گئے ان ہی کی قوم میں سے ایک آدمی ان کے پاس آیا، اور ان
سے آکر شکایت کی، کہ میں نے اپنی بیوی کے پاس ایک انجی
مرد پایا ہے، حضرت عاصم کہنے لگے میں اپنی بات کی بنا پر اس بلا
میں گرفتار ہوا، الفرض عاصم اس شخص کو لے کر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اس نے حضور
کو وہ حالت بتلائی جس میں اپنی بیوی کو پایا تھا، اور یہ شخص زرد
رود، لاغر اندام و لاڑ مو تھا، اور جس آدمی پر اس نے زنا کا الزام
لگایا تھا، وہ قرعہ ساق، گندم گوں، اور پر گوشت تھا، تو رسالت
مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ تو اس چیز کو واضح فرما
دے، چنانچہ جب اس عورت کے بچہ پیدا ہوا، تو وہ اس شخص
کے مشابہ تھا، جس پر اس نے زنا کا الزام لگایا تھا، بالآخر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں میں لعان کرا دیا،
حاضرین میں سے ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا، کیا یہ وہی عورت تھی، جس کے
بارے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا، کہ
اگر بغیر گواہوں کے میں کسی عورت کو سنگسار کراتا، تو اس

الإِسْلَامِ السُّوءِ *

عورت کو کرتا، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نہیں، وہ عورت تو وہ تھی، جس نے علی الاعلان اسلام میں بدکاری کا افتراء کیا تھا۔

۱۲۵۹۔ احمد بن یوسف ازوی، اسماعیل بن ابی الویس، سلیمان بن بلال، یحییٰ، عبد الرحمن بن قاسم، قاسم بن محمد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لعان کرنے والوں کا تذکرہ کیا گیا، اور لہجہ کی روایت کی طرح منقول ہے، اتنا اضافہ ہے، کہ وہ شخص جس کے ساتھ تہمت لگائی گئی تھی، وہ فریب جسم، سخت گھونکھریا لے ہالوں والا تھا۔

۱۲۶۰۔ عمر و ناقد، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، ابو زناہد، قاسم بن محمد، حضرت عبد اللہ بن شداد سے روایت ہے، کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے سامنے دو لعان کرنے والوں کا تذکرہ آیا، تو عبد اللہ بن شداد نے دریافت کیا، کیا ان میں سے عورت تھی جس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا، کہ اگر میں کسی کو بغیر گواہوں کے سنگسار کرتا، تو اس عورت کو سنگسار کرتا، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نہیں وہ دوسری عورت تھی، جس نے اسلام میں علانیہ طور پر بدکاری کی تھی، ابن ابی عمر نے اپنی روایت میں عبد اللہ بن شداد کا واسطہ بیان نہیں کیا، بلکہ ”عن القاسم بن محمد قال سمعت ابن عباس“ کے الفاظ کہے ہیں۔

۱۲۶۱۔ قتیبہ بن سعید، عبد العزیز و درودوی، سمیع بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ حضرت سعد بن عبادہ انصاری نے عرض کیا، یا رسول اللہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو پائے، تو کیا اسے قتل کر ڈالے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نہیں، حضرت سعد بولے کیوں نہیں، ایسے شخص کو مار ڈالنا چاہئے، قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ

۱۲۵۹۔ وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ ذَكَرَ الْمُتَلَاعِنَانِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَثَلِ حَدِيثِ الثَّبَثِ وَزَادَ فِيهِ بَعْدَ قَوْلِهِ كَثِيرَ اللَّحْمِ قَالَ جَعْدًا قَطَطًا *

۱۲۶۰۔ وَحَدَّثَنَا عُمَرُو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَالْفَقُّو يَعْمُرُو قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَادٍ وَذَكَرَ الْمُتَلَاعِنَانِ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ ابْنُ شَدَادٍ أَهْمَا اللَّذَنَانِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ رَاجِعًا أَحَدًا بَغِيرَ بَيْتِهِ لَرَجَعْتُهَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا بَلْتُكَ امْرَأَةً أَعْلَنْتُ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي رَوَاتِهِ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ *

۱۲۶۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي الدَّرَاوَرْدِيِّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يَحْدُ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيْفَنَّهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَالَ سَعْدُ بَلَى وَالَّذِي أَكْرَمَكَ بِالْحَقِّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسْمَعُوا إِلَيَّ مَا يَقُولُ سَيِّدُكُمْ *

عزت دے کر مبعوث فرمایا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا، سنو تمہارے سردار کیا کہتے ہیں۔

۱۲۶۲۔ زہیر بن حرب، اسحاق بن عیسیٰ، مالک، اسماعیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو پاؤں، تو کیا اسے اتنی مہلت دوں، کہ چار گواہ لے کر آؤں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہاں۔

۱۲۶۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، خالد بن خالد، سلیمان بن بلال، اسماعیل بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر میں اپنی عورت کے ساتھ کسی اجنبی مرد کو پاؤں تو کیا اسے ساتھ تک نہ لگاؤں، تاوقتیکہ چار گواہ فراہم کر کے نہ لے آؤں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جی ہاں! سعدؓ بولے ہرگز نہیں، قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حقانیت کے ساتھ بھیجا ہے میں تو فوراً اس سے پہلے تمکواریں اس کا کام تمام کر دوں گا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنو تمہارے سردار کیا کہتے ہیں، وہ بہت غیرت والے ہیں، اور میں ان سے زیادہ غیرت والا ہوں، اور اللہ تعالیٰ مجھ سے بھی زیادہ غیرت مند ہے۔

(فائدہ) یعنی اللہ جل شانہ اپنے بندوں کو گناہوں سے روکتا ہے اور ان امور کو برا سمجھتا ہے۔

۱۲۶۴۔ عبید اللہ بن عمر قواریری و ابو کامل فضیل بن حسین جحدری، ابو عوانہ، عبد الملک بن عمیر، واد کاتب مغیرہ، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تھا کہ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو پاؤں، تو تمکواریں دھار سے اس کا سر قلم کر دوں گا، چنانچہ رسول

۱۲۶۲- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُهَيْلِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عَبَادَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ وَجَدْتُ مَعَ امْرَأَتِي رَجُلًا أَوْ مِثْلَهُ حَتَّى آتِي بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ قَالَ نَعَمْ *

۱۲۶۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ مُكَلِّمَانَ بْنِ بِلَالٍ حَدَّثَنِي سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عَبَادَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ وَجَدْتُ مَعَ أَهْلِي رَجُلًا لَمْ أَمْسَهُ حَتَّى آتِي بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ كَلَّا وَاللَّيِّ يَغْلُكُ بِالْحَقِّ إِنْ كُنْتُ لَأَعَاخِلُهُ بِالسَّيْفِ قُلْتُ ذَلِكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَعُوا إِلَيَّ مَا يَقُولُ سَيِّدُكُمْ إِنَّهُ لَغَيُورٌ وَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللَّهُ أَغْيَرُ مِنِّي *

۱۲۶۴- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو الْقَوَارِيرِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ عَنْ وَرَادٍ كَاتِبِ الْمُعَوَّرَةِ عَنِ الْمُعَوَّرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عَبَادَةَ لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَصَرَفْتُهِ بِالسَّيْفِ

غَيْرُ مُصْفَحٍ عَنْهُ فَلَمَّحَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَغْشَوْنَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ مَوْلَاهُ لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللَّهُ أَغْيَرُ مِنِّي بَيْنَ أَجَلٍ غَيْرَةِ اللَّهِ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا شَحَصَ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ وَلَا شَحَصَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْعُدُوُّ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَجَلِ ذَلِكَ بَعَثَ اللَّهُ الْمُرْسَلِينَ مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ وَلَا شَحَصَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمُدْحَخَةُ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَجَلِ ذَلِكَ وَعَدَّ اللَّهُ الْحَنَّةَ *

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس چیز کی خبر ہو گئی، فرمایا کیا تمہیں سعد کی غیرت سے تعجب معلوم ہوتا ہے، خدا کی قسم میں اس سے بھی زیادہ غیرت مند ہوں، اور اللہ تعالیٰ مجھ سے بھی زیادہ غیرت والا ہے، اسی غیرت کی بنا پر اللہ تعالیٰ نے ہر ایک ظاہری اور باطنی بدکاری کو حرام کر دیا ہے، اور کوئی شخص خدا تعالیٰ سے زیادہ غیرت مند نہیں، اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی شخص معذرت پسند نہیں ہے، اسی بنا پر اللہ رب العزت نے رسولوں کو خوشخبری دینے والے، اور ڈرانے والے بنا کر مبعوث فرمایا ہے اور نہ کسی شخص کو اللہ تعالیٰ سے زیادہ تعریف پسند ہے، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے (ایسے لوگوں کے لئے) جنت کا وعدہ فرمایا ہے۔

۱۲۶۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حسین بن علی، زائد، عبد الملک بن عمیر سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں، باقی غیر متشخص تو کہا لیکن ”عنہ“ نہیں کہہ۔

۱۲۶۵- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ غَيْرُ مُصْفَحٍ وَلَمْ يَقُلْ عَنْهُ *

۱۲۶۶۔ قتیبہ بن سعید اور ابو بکر بن ابی شیبہ اور عمر و ناقد، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ بنی فزارہ کا ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا کہ میری بیوی کے کالے رنگ کا بچہ پیدا ہوا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تیرے پاس اونٹ ہیں، اس نے عرض کیا، جی ہاں آپ نے فرمایا، کس رنگ کے ہیں، اس نے کہا سرخ رنگ کے، آپ نے فرمایا، کیا اس میں کوئی خاکی رنگ کا بھی ہے، اس نے کہا ہاں خاکی رنگ کے بھی ہیں، آپ نے فرمایا، تو پھر یہ رنگ کہاں سے آگیا، اس نے کہا شاید (آباد اجداد کی) کسی رنگ نے تھپٹ لیا ہو، آپ نے فرمایا، تو تیرے بچے میں بھی کسی رنگ نے یہ رنگ تھپٹ لیا ہو گا۔

۱۲۶۶- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ حَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي فِزَارَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا أَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْزُقٍ قَالَ إِنَّ فِيهَا لَوْزُقًا قَالَ فَأَنَّى أَتَانَا ذَلِكَ قَالَ عَسَى أَنْ يَكُونَ نَزْعُهُ عَرُوقٌ قَالَ وَهَذَا عَسَى أَنْ يَكُونَ نَزْعُهُ عَرُوقٌ *

(ناقد)، یعنی صرف رنگ کے اختلاف سے اس بات کا یقین نہیں ہو سکتا کہ لڑکا اس کا نہیں کبھی آب و ہوا اور ملک کے اختلاف کی بنا پر بھی رنگ تبدیل ہو جاتا ہے۔

۱۲۶۷۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر (دوسری سند)، ابن رافع، ابن ابی فدیك، ابن ابی ذؤب، زہری سے اسی سند کے ساتھ، اسی طرح ابن عیینہ کی روایت کی طرح حدیث منقول ہے، مگر معمر کی روایت میں یہ زیادتی ہے، کہ ایک شخص نے درپردہ اپنے لڑکے کا انکار کرتے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ میری بیوی نے ایک سیاہ قام لڑکا جنا ہے، اور اس حدیث کے آخر میں یہ اضافہ ہے، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے انکار کی اجازت نہیں دی۔

۱۲۶۸۔ ابو الطاہر اور حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا یا رسول اللہ! میری بیوی نے کالا بچہ جنا ہے، اور میں اس کا انکار کرتا ہوں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا، کیا تیرے پاس اونٹ ہیں، اس نے عرض کیا، جی ہاں! آپ نے دریافت کیا، ان کے کیا رنگ ہیں، بولا سرخ، آپ نے فرمایا، ان میں کوئی خاکی رنگ کا بھی ہے، اس نے عرض کیا، جی ہاں! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو یہ رنگ کہاں سے آگیا، اعرابی بولا، یا رسول اللہ! کسی رنگ نے گھسیٹ لیا ہوگا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا، یہاں بھی شاید کسی رنگ نے گھسیٹ لیا ہوگا (۱)۔

۱۲۶۹۔ محمد بن رافع، ثقیف، عقیل، ابن شہاب بواسطہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، اور

۱۲۶۷۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ أَخْبَرَنَا عَنْهُ الرَّزَاقِيُّ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَحَدَّثَنِي ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فَدَيْكٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذَوْبٍ جَمِيعًا عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَدَتِ امْرَأَتِي غُلَامًا أَسْوَدَ وَهُوَ جَيِّدٌ بَعْرَضُ بَأَنَ بَقِيَّةٍ وَزَادَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ وَلَمْ يُرَخَّصْ لَهُ فِي الْإِنْتِفَاءِ مِنْهُ *

۱۲۶۸۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتِ غُلَامًا أَسْوَدَ وَإِنِّي أَنْكَرُهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا أَلْوَأْنَهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ فَهَلْ فِيهَا مِنْ أَوْزُقٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى هُوَ قَالَ لَعَلَّهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَكُونُ نَزْعُهُ عِرْفُ لَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا لَعَلَّهُ يَكُونُ نَزْعُهُ عِرْفُ لَهُ *

۱۲۶۹۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُحَيْنٌ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

(۱) اس حدیث سے چند مسائل معلوم ہوتے ہیں (۱) محض گمان سے خلاصہ کے لئے اپنے بچے کے نسب کی اپنے سے نفی کرنا صحیح نہیں ہے بلکہ بچے کا نسب باپ ہی سے ثابت ہوگا اگرچہ اس کا رنگ باپ کے رنگ سے مختلف ہو (۲) رنگ کی مشابہت بخت شرمیہ نہیں ہے اور نہ ہی نسب کے معاملے میں قیافہ شناسی بخت ہے (۳) اس حدیث سے قیاس کرنے کا جواز بھی معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسئلے کو انہوں پر قیاس فرمایا (۴) آدمی کو اپنے بچے کی یا ستارے سے اپنے گھر کیلئے امور کے بارے میں بھی مشورہ کر لینا چاہئے۔

وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و آلہ و سلم سے سابقہ روایتوں کے مطابق حدیث نقل کرتے ہیں۔

أَنَّهُ قَالَ بَلَّغْنَا أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْوِ حَدِيثِهِمْ*

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ الْعِتْقِ

۱۲۷۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ کسی شخص کا غلام میں حصہ ہو، اور وہ اپنے حصہ کو آزاد کر دے، اور اس کے پاس اتنا مال ہو، کہ غلام کی قیمت کو پہنچتا ہو، غلام کی متوسط قیمت لگا کر دیگر شریکوں کو ان کے حصہ کی قیمت دی جائے، اور غلام اس کی جانب سے آزاد ہو جائے گا اور اگر وہ مالدار نہ ہو، تو جتنا حصہ اس نے اس غلام کا آزاد کیا، اتنا ہی آزاد ہو جائے گا۔

۱۲۷۰۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قُلْتُ لِمَالِكٍ حَدَّثَكَ نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قَوْمَ عَلَيْهِ فِيمَا الْعَدْلُ فَأَعْطَى شُرَكَاءَهُ حَصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدَ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ*

۱۲۷۱۔ قتیبہ بن سعید اور محمد بن ریح، لیث بن سعد (دوسری سند) شیبان بن فروخ، جریر بن حازم۔ (تیسری سند) ابوالریح، ابوالکامل حماد، ابوہب۔ (چوتھی سند) ابن نمیر بواسطہ اپنے والد عبید اللہ۔ (پانچویں سند) محمد بن ثنی، عبد الوہاب، یحییٰ بن سعید۔ (چھٹی سند) اسحاق بن منصور، عبدالرزاق، ابن جریر، اسماعیل بن امیہ۔

۱۲۷۱۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ جَمِيعًا عَنْ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبِيدُ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ ح وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَلْبَلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَسَامَةُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْلٍ عَنْ ابْنِ أَبِي ذُنَبٍ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ*

(ساتویں سند) ہارون بن سعید، ابی، ابن وہب، اسامہ۔ (آٹھویں سند) محمد بن رافع، ابن ابی قحطیبہ، ابن ابی ذئب، نافع، حضرت ابن عمر سے مالک عن نافع کی روایت کی طرح حدیث منقول ہے۔

۱۲۷۲۔ محمد بن یحییٰ اور ابن ہشام، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، نضر بن انس، بشیر بن ہبیک، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے اس غلام کے متعلق فرمایا، جو دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو، اور پھر ان میں سے ایک (اپنے حصہ کو) آزاد کر دے، فرمایا وہ (دوسرے کے حصہ کا) ضامن ہوگا۔

۱۲۷۳۔ عمرو ناقدہ، اسماعیل بن ابراہیم، ابن ابی عروبہ، قتادہ، نضر بن انس، بشیر بن ہبیک، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ و ہمارک وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کا غلام میں حصہ ہو، وہ اور اپنا حصہ آزاد کر دے، تو اگر اس کے پاس مال ہوگا، تو غلام کی آزادی کا بار اس کے مال پر پڑے گا، اور اگر مال نہ ہوگا، تو غلام سے آسانی کے ساتھ کمائی کرائی جائے گی، اور اس پر کسی قسم کی زیادتی نہیں کی جائے گی۔

۱۲۷۴۔ علی بن خشرم، یحییٰ بن یونس، سعید بن ابی عروبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی اتنی زیادتی ہے کہ اگر آزاد کرنے والے کے پاس مال نہ ہوگا، تو غلام کی مصفاۃ قیمت لگا کر غلام سے آسانی کے ساتھ کمائی کرا کے اس شخص کو واپس لائی جائے گی، جس نے اپنا حصہ آزاد نہیں کیا ہے۔

۱۲۷۵۔ ہارون بن عبد اللہ، وہب بن جریر، بواسطہ اپنے والد، حضرت قتادہ، ابن عروبہ کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں، اور اس حدیث میں یہ بھی ذکر ہے، کہ مصفاۃ قیمت لگائی جائے گی۔

باب (۱۶۹) دلاء صرف آزاد کرنے والے کو ہی ملے گی!

۱۲۷۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، ابن عمر، حضرت عائشہؓ نے ایک باندی کو خرید کر آزاد کرنا چاہا، باندی کے مالکوں نے کہا، ہم یہ باندی آپ کے ہاتھ اس شرط پر فروخت کرتے ہیں، کہ

۱۲۷۲۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ نَشَارٍ وَاللَّفْظُ لِبْنِ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْيَلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمَمْلُوكِ تَيْنِ الرَّاحِلَيْنِ فَيُعْتَقُ أَحَدُهُمَا قَالَ بَعْضُ

۱۲۷۳۔ وَحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا إِسْنَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُرْوَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْيَلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ تَيْفَسًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَخَلَّصَهُ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ اسْتَسْعَى الْعَبْدُ غَيْرَ مُشْتَقٍ عَلَيْهِ *

۱۲۷۴۔ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ عَمِيٍّ ابْنُ يُونُسَ عَنْ سَجِيدِ بْنِ أَبِي عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ قَوْمٌ عَلَيْهِ الْعَبْدُ فِيمَا عَدَلَ ثُمَّ مُسْتَسْعَى فِي تَصْيِيبِ الَّذِي لَمْ يُعْتَقِ غَيْرَ مُشْتَقٍ عَلَيْهِ *

۱۲۷۵۔ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ حَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عُرْوَةَ وَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ قَوْمٌ عَلَيْهِ فِيمَا عَدَلَ * (۱۶۹) بَابُ إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ *

۱۲۷۶۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تُشْتَرِيَ جَارِيَةً تُغْنِيهَا فَقَالَ

حق و لاء ہم کو حاصل ہوگا، حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں، کہ میں نے اس بات کا تذکرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا، آپ نے فرمایا، اس بات سے تم خریدنے سے نہ روکو، کیونکہ حق و لاء آزاد کرانے والے ہی کا ہوتا ہے۔

۱۲۷۷- قتیبہ بن سعید، لیث، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ بریرہ، حضرت عائشہ کے پاس اپنے بدل کتابت میں ان سے مدد طلب کرنے کے لئے آئیں، اور ابھی تک انہوں نے اپنے بدل کتابت میں سے کچھ ادا نہیں کیا تھا، حضرت عائشہ نے فرمایا، تو اپنے لوگوں کے پاس جا، مگر وہ منظور کریں، تو کتابت کا سارا وہ یہی میں ادا کر دوں گی، مگر شرط یہ ہے کہ حیر و لاء مجھے ملے گی، بریرہ نے اپنے مالکوں سے بیان کیا، مگر وہ اس پر راضی نہ ہوئے، اور بولے، کہ اگر حضرت عائشہ چاہیں تو بوجہ اللہ تیرے ساتھ سلوک کریں، مگر و لاء ہماری ہوگی، حضرت عائشہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بات کا تذکرہ کیا، تو حضرت عائشہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تو خرید کر آزاد کروے، کیونکہ و لاء آزاد کرنے والے ہی کو ملے گی، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا، کہ کیا حال ہو گیا ہے لوگوں کا جو ایسی شرطیں لگاتے ہیں، جو اللہ کی کتاب میں موجود نہیں ہیں، جو شخص اس قسم کی شرط لگائے، تو وہ لغو ہے، اگرچہ سو مرتبہ شرط لگائے، اللہ رب العزت کی لگائی ہوئی شرط سب سے زیادہ مضبوط اور درست ہے۔

(فائدہ) کتابت، غلام یا لونڈی سے کچھ روپیہ مقرر کر کے اس کی آزادی کو اس کی ادائیگی پر موقوف کر دینے کا نام ہے، کہ اگر احتمال ادا کر دے، تو تو آزاد ہے، اب اس رقم کو بدل کتابت کہیں گے، اور غلام مکاتب کہلائے گا اور یہ معاملہ کتابت۔

۱۲۷۸- ابوالطاهر ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ زوجہ محترمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ بریرہ میرے پاس آئیں، اور عرض کیا، اے عائشہ میں نے اپنے مالکوں سے نو

أَهْلَهَا تَبِعَ عَلَيْهَا عَلَى أَنْ وَلَّاهَا لَنَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَمْتَلِكُ ذَلِكَ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَغْنَى *

۱۲۷۷- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَعْرَضَتْ أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ عَائِشَةَ تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ قَصَصَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ ارْجِعِي إِلَى أَهْلِكَ فَإِنْ أَحْسُوا أَنْ أَقْضِيَ عَنْكَ كِتَابَتَكَ وَتَكُونِ وَلَؤُكَ لِي فَعَلْتُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ بِرَبْرَةَ فَأَبَوْا وَقَالُوا إِنْ شَاءَتْ أَنْ نَحْتَمِبَ عَلَيْكَ فَلْنَفْعَلْ وَتَكُونِ لَنَا وَلَؤُكَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِي فَأَعْطِيهِ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَغْنَى ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ أَهْلِي يَشْتَرُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَنْ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَلَيْسَ لَهُ وَإِنْ شَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ شَرْطَ اللَّهِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ *

۱۲۷۸- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَتْ بَرِيرَةُ إِلَيَّ

اوقیہ چاندی پر کتابت کی ہے، ہر سال ایک اوقیہ، اور لیٹ کی روایت کی طرح حدیث بیان کی، لیکن اتنا اضافہ ہوا ہے، کہ آپ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا ان کے کہنے سے تو اپنے ارادے سے باز مت رہ، خرید لے، اور آزاد کر دے، اور اس حدیث کے آخر میں یہ بھی ہے، کہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے، اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا، اما بعد۔

۱۲۷۹۔ ابو کریم، محمد بن علاء، الہمدانی، ابو اسامہ، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ بریرہؓ میرے پاس آئیں، اور کہنے لگیں، کہ میرے مالکوں نے مجھے نواوقیہ چاندی پر مکاتب بنایا ہے، اور نو سال میں یہ رقم ادا ہوگی، ہر سال ایک اوقیہ، آپ میری مدد کیجئے، میں نے کہا، اگر تیرے مالک راضی ہوں، تو یک دم کل قیمت میں آزاد کروں، اور تمہیں آزاد کروں، لیکن تمہاری ولاء میں لوں گی، بریرہؓ نے اپنے مالکوں سے اس بات کا تذکرہ کیا، تو انہوں نے انکار کر دیا، اور کہا کہ نہیں ولاء ہم ہی لیں گے، پھر بریرہؓ میرے پاس آئیں، اور اس چیز کا تذکرہ کیا، میں نے انہیں جھڑکا، وہ بولیں خدا کی قسم ایسا نہیں ہوگا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا تو مجھ سے دریافت کیا، میں نے سارا واقعہ بیان کیا، آپ نے فرمایا، تو خرید لے اور آزاد کر دے، اور ان کی شرط رہے دے، اس لئے کہ ولاء آزاد کرنے والے ہی کے لئے ہے چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا، اس کے بعد شام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا، اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا جو اس کے شایان شان تھی، بیان کی، پھر فرمایا اما بعد! کیا حال ہو گیا لوگوں کا، وہ ایسی شرطیں لگا لیتے ہیں جو کتاب میں موجود نہیں ہیں، جو شرط بھی اللہ رب العزت کی کتاب میں موجود نہیں ہے، تو وہ باطل ہے، اگرچہ سو مرتبہ وہ شرط لگائی گئی ہو، کتاب اللہ زیادہ درست اور اللہ کی

فَقَالَتْ يَا عَائِشَةُ إِنِّي كَاتِبْتُ أَهْلِي عَلَى بَسْعِ أَوْاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ أَوْقِيَّةٌ بِمَعْنَى حَدِيثِ اللَّيْلِ وَرَأَيْتُ فَقَالَ لَا يَمْنَعُنِي ذَلِكَ مِنْهَا إِنِّي أَتَّعِظِي وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَتَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ *

۱۲۷۹۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَدَاءِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ ذَلَّلْتُ عَلِيَّ بَرِيرَةَ فَقَالَتْ إِنَّ أَهْلِي كَاتِبُوا عَلَيَّ بَسْعَ أَوْاقٍ فِي بَسْعِ سِنِينَ فِي كُلِّ سَنَةٍ أَوْقِيَّةٌ فَأَعِيبَنِي فَقُلْتُ لَهَا إِنْ شَاءَ أَهْلُكِ أَنْ أُعْطَا لَهُمْ عَدَّةٌ وَاحِدَةٌ وَأُعْطِلَكَ وَيَكُونُ الْوَلَاءُ لِي فَقُلْتُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَهْلِهَا فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَأَتَنَنِي فَذَكَرْتُ ذَلِكَ قَالَتْ فَأَتَنَّهُنَّ فَقَالَتْ لَأَمَّا اللَّهُ إِذَا قَالَتْ فَسَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَنِي فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اشْتَرِيهَا وَأَعِظِيهَا وَاشْتَرِي لَهُمُ الْوَلَاءَ فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ فَعَعَلْتُ قَالَتْ ثُمَّ حَطَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَتَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَمَا بَانَ أَقْوَامٌ يَشْتَرِطُونَ شَرْطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ بِإِلَاقَةِ شَرْطٍ كِتَابُ اللَّهِ أَحَقُّ وَشَرْطُ اللَّهِ أَوْثَقُ مَا بَانَ رِحَالُ مِنْكُمْ يَقُولُ أَحَدُهُمْ أَعْتَقَ فَلَانَا وَالْوَلَاءُ لِي إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ *

شرط زیادہ مستحکم ہے، کیا حال ہے، لوگوں میں سے بعض کا کہ دوسرے سے کہتے ہیں، کہ آزاد تو کر دے اور حق ولاء میرے لئے ہے، حالانکہ ولاء کا حق اسی کے لئے ہے جو آزاد کرے۔

۲۸۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریب اور ابن نمیر، (دوسری سند) ابو کریب، کتب (تیسری سند) زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، جریر، ہشام، بن عروہ سے اسی سند کے ساتھ ابو اسامہ کی روایت کی طرح منقول ہے، باقی جریر کی روایت میں اتنا اضافہ ہے، کہ بریرہ کا شوہر غلام تھا، اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اختیار دے دیا، اور اگر وہ آزاد ہوتا تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بریرہ کو اختیار نہ دیتے، اور اس روایت میں ”ثابہ“ کا لفظ موجود نہیں ہے۔

۲۸۱۔ زہیر بن حرب، اور محمد بن عطاء، ابو معاویہ، ہشام بن عروہ، عبد الرحمن بن قاسم، بواسطہ اپنے والد، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ بریرہ کے مقدمہ میں تین باتیں پیش آئیں، ایک تو یہ کہ اس کے مالکوں نے اسے بیچنا چاہا، اور ولاء کی شرط اپنے لئے کرنا چاہی، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بات کا تذکرہ کیا، آپ نے فرمایا تو اسے خرید کے آزاد کر دے، کیونکہ ولاء آزاد کرنے والے ہی کو ملے گی، (دوسرے یہ کہ یہ آزاد کر دی گئیں، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ان کے شوہر کے بارے میں اختیار دے دیا، تو انہوں نے اپنے نفس کو پسند کیا (تیسری بات) اور لوگ بریرہ کو صدقہ دیتے تھے، اور وہ ہمیں دینے لگی تھیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا، آپ نے فرمایا وہ ان کے لئے صدقہ ہے اور تمہارے لئے دین ہے، اس لئے اسے کھاؤ۔

۲۸۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حسین بن علی، زائدہ، سہاک، عبد الرحمن بن قاسم، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ

۱۲۸۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو ثَمِيرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ ح وَحَدَّثَنَا زُهَيْرٌ بْنُ حَرْبٍ وَاسْتَحَقَّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَمِيصًا عَنْ حَبِيرٍ كُلُّهُمُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي أَسَمَةَ غَيْرَ أَنْ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ قَالَ وَكَانَ رَوْحُهَا عَبْدًا فَخَبَّرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَلَوْ كَانَ حُرًّا لَمْ يُخَيَّرْهَا وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمْ أَمَّا بَعْدُ *

۱۲۸۱۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ قَضِيَّاتٍ أَرَادَ أَهْلُهَا أَنْ يَبِيعُوهَا وَيَشْتَرُطُوا وَلَاعَنَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ قَالَتْ وَعَقَفْتُ فَخَبَّرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْتَارَتْ نَفْسَهَا قَالَتْ وَكَانَ النَّاسُ يَتَصَدَّقُونَ عَلَيْهَا وَتَهْدِي لَنَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَكُمْ هَدِيَّةٌ فَكُلُّوهُ *

۱۲۸۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سَيْمَانَ

تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے چند انصاریوں سے بریرہ کو خرید لیا، مگر انصار نے حق ولاء اپنے پاس محفوظ کرنے کی شرط کر لی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ولاء ولی نعمت (آزاد کرنے والے) کے لئے ہوتی ہے، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو اختیار دے دیا تھا، کیونکہ ان کا شوہر غلام تھا، اور بریرہ نے (ایک مرتبہ) حضرت عائشہؓ کی خدمت میں گوشت بھیجا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر اس گوشت میں سے ہمارے لئے بھی باتیں (تواضع) تھا، حضرت عائشہؓ نے عرض کیا، وہ بریرہ کو صدقہ میں ملا تھا، فرمایا وہ ان کے لئے صدقہ ہے، اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔

۱۲۸۳- محمد بن یحییٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، عبد الرحمن بن قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے آزاد کرنے کے لئے بریرہ کو خریدنا چاہا، مگر مالکوں نے حق ولاء کو اپنے لئے کر لینے کی شرط لگائی، تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا تذکرہ کیا، حضور نے فرمایا تم اسے خرید کر آزاد کرو، اس لئے کہ حق ولاء آزاد کرنے والے کا ہی ہوتا ہے، اور کچھ گوشت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا، حاضرین نے عرض کیا، یہ گوشت بریرہ کو صدقہ میں ملا ہے، آپ نے فرمایا، وہ اس کے لئے صدقہ ہے، اور ہمارے لئے ہدیہ ہے، بریرہ کو (ان کے شوہر کے بارے میں) اختیار دیا گیا، عبد الرحمن بن قاسم کہتے ہیں کہ بریرہ کا شوہر آزاد تھا، شعبہ بیان کرتے ہیں پھر میں نے عبد الرحمن بن قاسم سے ان کے شوہر کا حال دریافت کیا، تو انہوں نے کہا معلوم نہیں۔

(فائدہ) ہامدی کو آزادی کے بعد اختیار حاصل ہے، خواہ سابقہ نکاح کو باقی رکھے یا فسخ کر دے، خواہ اس کا شوہر آزاد ہو یا غلام، واللہ اعلم۔

۱۲۸۴- احمد بن عثمان بن قنبل، ابو داؤد، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

۱۲۸۵- محمد بن یحییٰ اور ابن بشر، ابو ہشام، مغیرہ بن سلمہ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا اشْتَرَتْ بَرِيرَةَ مِنْ أَنَسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَاشْتَرَطُوا الْوَلَاءَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ وَلِيَ النِّعْمَةَ وَحَبَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ زَوْجَهَا عَبْدًا وَأَهْذَتْ لِعَائِشَةَ لَحْمًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ صَنَعْتُمْ لَنَا مِنْ هَذَا اللَّحْمِ قَالَتْ عَائِشَةُ نَصْدُقُ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ *

۱۲۸۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عِنْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ بِلَبْنٍ فَاشْتَرَطُوا وَلَاءَهَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيهَا وَأَغْنِيهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَغْنَى وَأَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمٌ فَقَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا نَصْدُقُ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ وَخَيْرَتْ فَقَالَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ وَكَانَ زَوْجَهَا حُرًّا قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ سَأَلْتُهُ عَنْ زَوْجِهَا فَقَالَ لَا أَذْرِي *

۱۲۸۴- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ التَّوْفَلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۱۲۸۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبْنُ بَشَّارٍ

مخزومی، وہیب، عبید اللہ، یزید بن رومان، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ بریرہ کا شوہر غلام تھا۔

۱۲۸۶۔ ابوالطاهر، ابن وہیب، مالک بن انس، ربیعہ بن ابی عبد الرحمن، قاسم بن محمد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ بریرہ کے واقعہ میں تین سنتوں کا ظہور ہوا، (۱) بریرہ کے آزاد ہونے کے بعد اسے اختیار دیا گیا، (۲) کچھ گوشت میرے پاس بطور ہدیہ آیا، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، ہاڈی اس وقت آگ پر تھی، آپ نے کھانا طلب فرمایا، روٹی اور جو کچھ گھر میں سالن تھا، خدمت گرائی میں پیش کر دیا گیا، آپ نے فرمایا، مجھے معلوم ہو رہا ہے کہ ہاڈی آگ پر ہے، اور اس میں گوشت ہے، حاضرین نے عرض کیا یا رسول اللہ گوشت تو ضرور ہے، مگر یہ گوشت بریرہ کو صدقہ میں دیا گیا تھا، اس لئے ہم نے آپ کو اس کا کھانا مناسب نہ سمجھا، آپ نے فرمایا، وہ اس کے لئے صدقہ تھا، اور ہمارے لئے وہ اس کی طرف سے ہدیہ ہے، (۳) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کے معاملہ میں فرمایا، حق ولاء آزاد کرنے والے کے لئے ہے۔

۱۲۸۷۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، خالد بن خالد، سلیمان بن بلال، اسماعیل بن ابی صالح، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوبکر بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک باندی خرید کر آزاد کرنا چاہی، مگر مالکوں نے بغیر حق ولاء کے فروخت کرنے سے انکار کر دیا، حضرت عائشہ نے اس بات کا تذکرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا، آپ نے فرمایا، کہ تم اپنے ارادے سے باز نہ آؤ، اس لئے کہ ولاء آزاد کرنے والے ہی کو ملتی ہے۔

باب (۱۷۰) حق ولاء کو فروخت اور ہبہ کر دینے

جَمِيعًا عَنْ أَبِي هِشَامٍ قَالَ إِنَّ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعْبِرَةُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُخَزُومِيُّ أَبُو هِشَامٍ حَدَّثَنَا وَغَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ بَرِيرَةَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ غُلَامًا *

۱۲۸۶۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ الرَّحْمَنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سَنَنِ خَصِرْتُ عَلَى رَوْحِهَا حِينَ عَفَفْتُ وَأَهْدَيْتُ لَهَا لَحْمًا فَذَحَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالزُّرْمَةُ عَلَى النَّارِ فَذَعَا بَطْنًا بِخُبْرٍ وَأَذْمُ مِنْ أَذْمِ الثَّيْبِ فَقَالَ أَلَمْ أَرُ زُرْمَةً عَلَى النَّارِ قَبْلَهَا لَحْمًا فَقَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَلِكَ لَحْمٌ تُصَدِّقُ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَكَرِهْنَا أَنْ نَطْعَمَكَ مِنْهُ فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ مِنْهَا لَنَا هَدِيَّةٌ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ *

۱۲۸۷۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ حَدَّثَنِي سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَرَادَتْ عَائِشَةُ أَنْ تُشْتَرِيَ حَارِثَةَ تُغَيِّقُهَا فَأَنَّى أَهْلُهَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْوَلَاءُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَمْتَنَعُ ذَلِكَ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ *

(۱۷۰) بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ

کی ممانعت!

۱۲۸۸- یحییٰ بن یحییٰ التمیمی، سلیمان بن بلال، عبد اللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حق و باطل کو فروخت کرنے، اور اس کے بہہ کرنے سے منع فرمایا ہے، ابراہیم بیان کرتے ہیں، کہ میں نے امام مسلم بن حجاج سے سنا فرما رہے تھے، کہ اس حدیث میں تمام لوگ حضرت عبد اللہ بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ کے شاگرد ہیں۔

۱۲۸۹- ابو بکر بن ابی شیبہ اور زبیر بن حرب، ابن عیینہ۔ (دوسری سند) یحییٰ بن ایوب، قحط، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر۔ (تیسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، سفیان بن سعید۔ (چوتھی سند) ابن شثی، محمد بن جعفر، شعبہ۔ (پانچویں سند) ابن شثی، عبد الوہاب، عبید اللہ۔ (چھٹی سند) ابن رافع، ابن ابی فدیک، ضحاک بن عثمان حضرت عبد اللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، وہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں، عمر ثقفی بواسطہ عبید اللہ کی روایت میں اس کا تذکرہ ہے کہ کھانڈ کی جائے، اور بہہ کا ذکر نہیں ہے۔

باب (۱۷۱) آزاد شدہ کو اپنے آزاد کرنے والے کے علاوہ اور کسی طرف اپنے کو منسوب کرنے کی ممانعت!

۱۲۹۰- محمد بن رافع، عبد الرزاق، ابن جریج، ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا، ہر

وہیتہ *

۱۲۸۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هَيْتِهِ قَالَ مُسْلِمٌ النَّاسُ كُلُّهُمْ عِيَالٌ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ *

۱۲۸۹- وَحَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرٌ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي ثَوْبٍ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْزِلِهِ غَيْرَ أَنَّ التَّفْقِيَّ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ إِلَّا الْبَيْعُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْهَيْتَةَ *

(۱۷۱) بَابُ تَحْرِيمِ تَوَلِّيِ الْعَبْدِ غَيْرَ مَوْلَاهُ *

۱۲۹۰- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ حُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كَتَبَ

قبیلہ پر اس کی دیت ہے، کہ دوسرے مسلمان کے غلام کا بغیر اس کی اجازت کے مولیٰ بن جائے، بعد میں مجھے اس چیز کی بھی اطلاع ملی، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے والوں پر اپنی کتاب میں لعنت بھیجی ہے۔

۱۲۹۱۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبد الرحمن قاری، سمیع، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص کسی کو بغیر اپنے مالکوں کی اجازت کے مولیٰ بنائے تو اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کی لعنت ہے، نہ اس کا کوئی فریضہ قبول کیا جائے گا، اور نہ کوئی نفل۔

۱۲۹۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حسین بن علی عقی، زائدہ، سلیمان، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، جو شخص کسی قوم کو اپنے مالکوں کی اجازت کے بغیر مولیٰ بنائے تو اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت ہے، قیامت کے روز نہ اس کا کوئی فرض قبول کیا جائے گا، اور نہ نفل۔

۱۲۹۳۔ ابراہیم بن دینار، عبد اللہ بن موسیٰ، شیبان، اعش سے اسی سند کے ساتھ روایت مقول ہے، باقی الفاظ یہ ہیں ”مس والی غیر موالیہ بغیر ادلہم“ (ترجمہ وہی ہے جو پہلی حدیث میں گزر چکا ہے)۔

۱۲۹۴۔ ابو کریم، ابو محادیہ، اعش، ابراہیم حمی، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ہمارے سامنے خطبہ دیا، اور فرمایا کہ جو گمان کرتا ہے کہ ہمارے (اہل بیت) کے پاس اللہ تعالیٰ کی کتاب کے علاوہ اور کوئی کتاب ہے، کہ جسے ہم پڑھتے ہیں، یا اس صحیفہ کے علاوہ اور وہ ان کی تلواریں کے میان میں تھا، تو وہ جھوٹا ہے، اس صحیفہ میں تو اونٹوں کی عمروں کا بیان ہے، اور زخموں کی دیت کا تذکرہ ہے،

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كُلِّ بَطْنٍ عَقُوبَةٌ ثُمَّ كَتَبَ أَنَّهُ لَا يَجْعَلُ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُنَوَّلِيَ مَوْلَى رَجُلٍ مُسْلِمٍ بغيرِ إِذْنِهِ ثُمَّ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ عَنْ أَبِي صَحِيفَةٍ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ *

۱۲۹۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِي عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَوَّلِيَ قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ *

۱۲۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُمْمِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَوَّلِيَ قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ *

۱۲۹۳۔ وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَمَنْ وَالِي غَيْرَ مَوَالِيهِ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ *

۱۲۹۴۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَطَبْنَا عَلَيَّ نُسُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ مَنْ رَعِمَ أَنْ عِنْدَنَا شَيْئًا نَفَرُوهَ إِلَّا كِتَابَ اللَّهِ وَهَذِهِ الصَّحِيفَةُ قَالَ وَصَحِيفَةٌ مُعَلَّقَةٌ فِي قِرَابِ سَيْفِهِ فَقَدْ كَذَبَ فِيهَا أَسْنَانُ الْأَهْلِ وَأَشْيَاءُ مِنَ الْجَرَاحَاتِ وَفِيهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اور اس میں یہ بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مدینہ عیر سے لے کر ثور تک حرم ہے، جو شخص اس میں کسی نئی چیز کو ایجاد کرے یا کسی بدعتی کو پناہ دے تو اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت ہے، قیامت کے روز نہ اس کا کوئی فرض قبول ہو گا اور نہ نفل، اور مسلمانوں کا ذمہ ایک ہے، ان کا کوئی (۱) مسلمان بھی ذمہ لے سکتا ہے اور جو شخص اپنے باپ کے علاوہ اور کسی کو باپ بنالے، یا اپنے مولیٰ کے علاوہ کسی اور کو مولیٰ بنائے، تو اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں، اور تمام آدمیوں کی لعنت ہے، قیامت کے روز اس کا نہ کوئی فرض قبول کیا جائے گا، اور نہ کوئی نفل۔

(فائدہ) حدیث سے خصوصیت کے ساتھ شیعوں کی تردید اور بدعتیوں کا باعث طاعت ہونا، اور ان کی پشت پناہی کرنے والوں کا بھی برا حشر ہونا ثابت ہو گیا۔

(۱۷۲) بَابُ فَضْلِ الْعَقِيقِ *

۱۲۹۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنْزِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَبِيبٍ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَرْجَانَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً أَعْتَقَ اللَّهُ بِكُلِّ إِرْسٍ مِنْهَا إِرْسًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ *

۱۲۹۶ - حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْنٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ أَبِي عَسَّانٍ الْمَدَنِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَرْجَانَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً أَعْتَقَ اللَّهُ بِكُلِّ عَظْمٍ مِنْهَا عَظْمًا مِنْ أَعْضَائِهِ مِنَ النَّارِ حَتَّى فَرَحَهُ بِفَرَحِهِ *

باب (۱۷۲) غلام آزاد کرنے کی فضیلت! ۱۲۹۵۔ محمد بن یحییٰ، یحییٰ بن سعید، عبد اللہ بن سعید، اسماعیل بن ابی حکیم، سعید بن ابی مرجانہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، کہ جو شخص کسی مسلمان غلام کو آزاد کرے گا، اللہ رب العزت اس کے ہر عضو کے عوض اس کے ہر عضو کو جہنم سے آزاد کر دے گا۔

۱۲۹۶۔ داؤد بن رشید، ولید بن مسلم، محمد بن مطرف، ابی عسان مدنی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، جو کسی مسلمان غلام کو آزاد کرے گا تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلے اس کے ہر عضو کو دوزخ کی آگ سے آزاد کر دے گا، یہاں تک اس کی شرم گاہ بھی اس کی شرم گاہ کے بدلے (آزاد کر دے گا)۔

(۱) مبراویہ ہے کہ مسلمانوں میں کسی نے کسی کافر کو اس دے دیا تو کسی دوسرے کے لئے اسے توڑنا جائز نہیں ہے خواہ اس دے والا مسلمان مرتد ہو یا دوسروں سے کم ہو۔

۱۲۹۷۔ حبیہ بن سعید، لیث، ابن ہاد، عمر بن علی بن حسین، سعید بن مرجانہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرمایا ہے تجھے جو شخص کسی مسلمان غلام کو آزاد کرے اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کو غلام کے ہر عضو کے بدلے دوزخ سے آزاد کر دے گا، یہاں تک کہ اس کی شرم گاہ بھی غلام کی شرم گاہ کے عوض آزاد کر دے گا۔

۱۲۹۸۔ حمید بن مسعدہ، بشر بن منضل، عاصم بن محمد، عری، واقد، سعید بن مرجانہ صاحب علی بن حسین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جو مسلمان مرد کسی مسلمان آدمی کو آزاد کرے گا، خدا تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلے اس کے ہر عضو کو دوزخ سے محفوظ کر دے گا، حضرت سعید بیان کرتے ہیں، کہ جب میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ حدیث سنی تو علی بن حسین سے جا کر اس کا ذکر کیا تو انہوں نے فوراً اپنے اس غلام کو آزاد کر دیا جس کی قیمت ایک ہزار و پندرہ ہزار درہم حضرت ابن جعفر نے دے رہے تھے۔

باب (۱۷۳) اپنے والد کو آزاد کرنے کی فضیلت! ۱۲۹۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب، جریر، سمیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کوئی اولاد اپنے والد کا حق ادا نہیں کر سکتی، سوائے اس کے کہ باپ کو کسی کا غلام دیکھے، اور پھر اسے خرید کر آزاد کر دے، ابن ابی شیبہ کی روایت میں "ولد والدہ" کے الفاظ ہیں۔

۱۳۰۰۔ ابو کریب، وکیع (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد (تیسری سند) عمرو ناقد، ابو احمد زہیری، سفیان، سمیل سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے، باقی اس میں

۱۲۹۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَرْجَانَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً أَعْتَقَ اللَّهُ بِكُلِّ عَصَبٍ مِنْهُ عَصَبًا مِنَ النَّارِ حَتَّى يُعْتِقَ فَرْحَهُ بِفَرْحِهِ *

۱۲۹۸۔ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمَفْضَلِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْغُمَرِيُّ حَدَّثَنَا وَاقِدٌ يَعْنِي أَحَاهُ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ مَرْجَانَةَ صَاحِبُ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا امْرَأٍ مُسْلِمًا أَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا اسْتَفْتَدَ اللَّهُ بِكُلِّ عَصَبٍ مِنْهُ عَصَبًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ قَالَ فَأَنْطَلَقْتُ حِينَ سَمِعْتُ الْحَدِيثَ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَذَكَرْتُهُ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَأَعْتَقَ عَبْدًا لَهُ قَدْ أَعْطَاهُ بِهِ ابْنُ جَعْفَرٍ عَشْرَةَ أَلْفٍ دِرْهَمٍ أَوْ أَلْفَ دِينَارٍ *

(۱۷۳) بَابُ فَضْلِ عَتَقِ الْوَالِدِ * ۱۲۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْزِي وَلَدًا وَالِدًا إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيَهُ بِبُعْثَةٍ وَفِي رِوَايَةٍ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَلَدَ وَالِدَهُ *

۱۳۰۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنِي عُمَرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّهْرِيُّ كُلُّهُمْ

عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالُوا
بِهِ "وَلَدُ وَالِدِهِ" كَمَا لَفْظًا مُوجُودٌ هُنَا (ترجمہ ایک ہی ہے)
وَلَدٌ وَآلِدَةٌ *

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ الْبُيُوعِ

(۱۷۴) بَابُ إِبْطَالِ بَيْعِ الْمُلَامَسَةِ
بَابُ بَيْعِ مِلَامَسَةٍ اور منابذہ کا ابطال!

۱۳۰۱۔ یحییٰ بن یحییٰ حمی، مالک، محمد بن یحییٰ بن جان، اعرج،
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں،
انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک
وسلم نے بیع ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا ہے۔

۱۳۰۲۔ ابو کریم، ابن ابی عمر، وکیع سفیان، ابو الزناد، اعرج،
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں،
انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق
روایت بیان کی۔

۱۳۰۳۔ ابو یحییٰ بن ابی شیبہ، ابن نمیر، ابواسامہ (دوسری سند)،
محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد (تیسری سند) محمد بن
ثقی، عبد الوہاب، عبید اللہ بن عمر، خبیب بن عبد الرحمن، حفص
بن عاصم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کرتے ہیں، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
حسب سابق روایت بیان کی۔

۱۳۰۴۔ حمید بن سعید، یعقوب بن عبد الرحمن، سمیل بن ابی
صالح، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم حسب سابق روایت کیا۔

۱۳۰۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ
قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ
عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ *

۱۳۰۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ
قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ
عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ *

۱۳۰۳۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ
كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ غَاصِمٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۳۰۴۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
يَعْقُوبُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ
أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ *

۱۳۰۵- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ بْنِ مِينَاءَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ نَهَى عَنْ بَيْعَتَيْنِ الْمُمَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ أَمَّا الْمُمَامَسَةُ فَإِنَّ يُلْبَسُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ثَوْبٌ صَاحِبِهِ بَعِيرٌ تَأْمُلُ وَالْمُنَابَذَةُ أَنْ يَبْذُلَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ثَوْبَهُ إِلَى الْآخَرِ وَلَمْ يَنْظُرْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا إِلَى ثَوْبِ صَاحِبِهِ *

(فائدہ) اس قسم کی بیع کے ابطال کا اردو دھوکہ اور قمار ہے، کیونکہ ان میں بھی سراسر یہی چیزیں پائی جاتی ہیں (نووی و مینی جلد ۱۲، صفحہ ۲۶۶)۔

۱۳۰۶- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ بْنُ بَحْصٍ وَاللَّفْظُ لِحَرَمَلَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي وَقَاصٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَعْثَيْنِ وَلَيْسَتَيْنِ نَهَى عَنْ الْمُمَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ فِي الْبَيْعِ وَالْمُمَامَسَةُ لِمَسِّ الرَّجُلِ ثَوْبَ الْآخَرِ بِيَدِهِ بِاللَّيْلِ أَوْ بِالنَّهَارِ وَلَا يَقْبَلُ إِلَّا بِذَلِكَ وَالْمُنَابَذَةُ أَنْ يَبْذُلَ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ ثَوْبَهُ وَيَبْذُلَ الْآخَرُ إِلَيْهِ ثَوْبَهُ وَيَكُونُ ذَلِكَ بَيْنَهُمَا مِنْ غَيْرِ نَظَرٍ وَلَا تَرَاضٍ *

۱۳۰۶- ابو طاہر، حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، مامر بن سعد بن ابی وقاص، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو قسم کی بیع اور دو طرح کے لباس پہننے سے منع فرمایا ہے، آپ نے بیع ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا ہے، بیع ملامسہ تو یہ ہے عاقدین میں سے ہر ایک دن یا رات میں ایک دوسرے کے کپڑے کو ہاتھ لگا دے، اور اس کپڑے کو صرف اس بیع کے لئے لٹے، اور بیع منابذہ یہ ہے کہ عاقدین میں سے ہر ایک اپنے کپڑے کو دوسرے کی طرف پھینک دے، اور اس کپڑے کو پھینک دینے سے ہی دونوں کی بیع ہو جائے گی، نہ کوئی دوسرے کا کپڑا دیکھے اور نہ رضامندی کا اظہار کرے۔

۱۳۰۷- عمرو ناقد، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح، ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۳۰۷- وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

(۱۷۵) بَابُ بَطْلَانِ بَيْعِ الْحَصَاةِ وَالْبَيْعِ الْدَّيِّ فِيهِ غَرَرٌ *

باب (۱۷۵) کنکری اور دھوکے کی بیع باطل ہونے کا بیان!

۳۰۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن ادریس، یحییٰ بن سعید، ابو اسامہ، عبید اللہ (دوسری سند) زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ، ابو الزناد، اعرج، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ و ہارک وسلم نے نکاح کی حج سے منع فرمایا ہے۔

۱۳۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو أَسَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ وَحِيدٍ رُحْبِ بْنِ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْخَصَاةِ وَعَنْ بَيْعِ الْغُرَرِ *

(فائدہ) نکاح کی حج کا مطلب ہے، مثلاً خریدنے والا کہے، کہ جب تیری یہ چیز نکاح پر جا کرے، تو حج لازم ہے، یا نکاح پر بیچ کر بیچ کی تعمین کی جاتی یا بیع کی کاش کی جاتی۔ یہ حج ایام جاہلیت میں کی جاتی تھی، شریعت نے اس کی ممانعت کر دی، اور دھوکے کی حج تو ایک اصل عقلم ہے، جو بہت سی بیعوں کو شامل ہے، جیسا کہ چھٹی کی حج میں پائی، اور دودھ کی حج تھنوں میں وغیرہ وغیرہ، اس قسم کی تمام بیوع باطل ہیں، کیونکہ ان میں دھوکہ ہے۔

باب (۱۷۶) بیع جبل الجبلہ کی ممانعت!

۳۰۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، محمد بن ریح، لیث (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، لیث، نافع، حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ آپ نے بیع جبل الجبلہ سے منع فرمایا ہے۔

(۱۷۶) بَابُ تَحْرِيمِ بَيْعِ حَبْلِ الْجَبَلَةِ *

۱۳۰۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمَيْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ وَحِيدٍ رُحْبِ بْنِ حَرْبٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ثُبَّتٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ بَيْعِ حَبْلِ الْجَبَلَةِ *

۳۱۰۔ زہیر بن حرب، محمد بن قتی، یحییٰ قتان، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ جاہلیت کے زمانہ میں لوگ اونٹ کا گوشت جبل الجبلہ تک بیچتے تھے، اور جبل الجبلہ یہ ہے، کہ اونٹنی بچہ جنے، اور پھر اس کا بچہ حاملہ ہو، اور دودھنے، اس حج سے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ و ہارک وسلم نے منع فرمادیا ہے۔

۱۳۱۰۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لَزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَسْبِعُونَ لَحْمَ الْفُرُورِ إِلَى حَبْلِ الْجَبَلَةِ وَحَبْلُ الْجَبَلَةِ أَنْ تَصِلَ النَّاقَةُ ثُمَّ تَحْمِلَ الْبَنِي يُبْعَثُ قَهَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ *

(فائدہ) جبل الجبلہ کی جو کسی محل اختیار کر لی جائے، یا بیع معدوم ہے، یا بیع مجہول ہے، بہر صورت اس قسم کی حج باطل ہے۔

باب (۱۷۷) اپنے بھائی کی حج پر حج کرنے اور اس کے نرخ پر نرخ کرنے کی حرمت، اور دھوکہ

(۱۷۷) بَابُ تَحْرِيمِ بَيْعِ الرَّجُلِ عَلَى

بَيْعِ أَخِيهِ وَسَوْمِهِ عَلَى سَوْمِهِ وَتَحْرِيمِ

النَّحْسُ وَتَحْرِيمُ التَّصْرِیَةِ *

دینا، اور جانور کے تھنوں میں دودھ روک لینا بھی حرام ہے۔

۱۳۱۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تم میں سے کوئی دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرے۔

۱۳۱۲۔ زبیر بن حرب اور محمد بن ثنی، یحییٰ، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، کوئی تم میں سے اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے، اور نہ ہی اس کے پیام پر پیام دے مگر یہ کہ اس کے لئے اجازت دے دے (تو درست ہے)۔

۱۳۱۳۔ یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ بن سعید، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، علاء، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کوئی مسلمان کسی مسلمان کے نزع کرتے وقت اسی چیز کا نزع نہ کرے۔

۱۳۱۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ *

۱۳۱۲- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَالْأَلْفَطِيُّ إِيزُهَيْرُ قَالَمَا حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَحْمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ الرَّحْلُ عَلَى بَيْعِ أَحْيَةٍ وَلَا يَحْطُبُ عَلَى حِطْطَةِ أَحْيَةٍ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُ *

۱۳۱۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ حُفَظَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسْمُ الْمُسْلِمُ عَلَى سَوْمِ أَحْيَةٍ *

(تاکمہ) بالغ و مشتری راضی ہو چکے، ابھی بیع پوری نہیں ہوئی، اسے میں کوئی کہتا ہے، اس چیز کو میں خریدتا ہوں، یہ ناجائز ہے۔

۱۳۱۴۔ احمد بن ابراہیم دورق، عبد الصمد، شعبہ، بواسطہ اپنے والد، اسماعیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (دوسری سند) محمد بن ثنی، عبد الصمد، شعبہ، اعلمش، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (تیسری سند) عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، عدی بن ثابت، ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے (مسلمان) بھائی کے سودا کے ہوتے پر سودا کرنے سے منع

۱۳۱۴- وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْقُورَيْشِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَلَاءِ وَسُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَارِمٍ عَنْ أَبِي

فرمایا ہے، اور دور قی کی روایت میں ”سمیۃ اخیہ“ کا لفظ ہے۔

۱۳۱۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، قائلہ والوں سے جا کر بیچ کے لئے نہ ملو، اور نہ تم میں سے کوئی دوسرے کی بیچ پر بیچ کرے اور بیچ نجس بھی نہ کرو، اور شہر والا باہر والے کے مال کو فروخت نہ کرے، اور اونٹ یا بکری کے تھنوں میں دودھ نہ روکو، پھر اگر کوئی ایسے جانور کو خرید لے تو خریدنے والے کو اختیار ہے، دونوں باتوں میں سے جو اسے پہلے معلوم ہو، دودھ دہانے کے بعد اسے اختیار کرے، اگر پسند آئے تو رکھ لے ورنہ واپس کر دے اور ایک صاع بھجور کا اس دودھ کے عوض واپس کرے۔

(فائدہ) غش کے معنی ہیں، بغیر خریدنے کے ارادہ سے اگر قیمت کسی چیز کی زیادہ لگائے، کہ جس کی وجہ سے جو پہلے سے خرید رہا ہے، اسے زیادہ دینی پڑے، یہ صورت بھی ناجائز ہے، غرضیکہ مذکورہ بالا روایت میں جن چیزوں کی ممانعت کی گئی ہے، ان میں سراسر فریب اور دھوکہ ہے، واللہ اعلم۔

۱۳۱۶۔ عبید اللہ بن معاذ غمری، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، عدی بن ثابت، ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سواروں سے جا کر نٹے سے منع کیا ہے، اور ایسے ہی شہری کو باہر والے کا مال بیچنے سے اور ایک سو کن کو دوسری سو کن کی طلاق چاہنے سے اور دھوکہ دینے سے، اور تھنوں میں دودھ روکنے سے، اور ایک بھائی کے زرخ پر زرخ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۱۳۱۷۔ ابو بکر بن نافع، غندر (دوسری سند) محمد بن ثنی، وہب بن جریر (تیسری سند) عبد الوارث بن عبد الصمد، بواسطہ اپنے والد، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت موقوف ہے، غندر اور وہب کی روایت میں صرف ”نہی“ کا لفظ ہے، اور عبد الصمد کی حدیث میں ”ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی“ کے الفاظ

هُزِرَةٌ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَسْتَأْمَ الرَّحْلُ عَلَى سَوْمٍ أُخِيهِ وَفِي رَوَايَةِ الثَّوْرَقِيِّ عَلَى سَيْمَةِ أُخِيهِ *

۱۳۱۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتْلَقَى الرُّكْبَانُ يَبِيعُ وَلَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَسَاحَشُوا وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَصْرُوا الْبَابِلَ وَالنَّعَمَ فَمَنْ اِبْتَاعَهَا نَعَدَ ذَلِكَ فَهُوَ بِخَبَرِ النَّظَرَيْنِ نَعَدَ أَنْ يَحْلُبَهَا فَإِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ *

۱۳۱۶۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْغُمَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّلْقِي لِلرُّكْبَانِ وَأَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَأَنْ تَسَالَ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخِيهَا وَعَنِ النَّحْشِ وَالتَّصْرِيفِ وَأَنْ يَسْتَأْمَ الرَّحْلُ عَلَى سَوْمٍ أُخِيهِ *

۱۳۱۷۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غَنْدَرٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ حَرِيرٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا أَبِي قَالُوا جَمِيعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهِذَا الْإِسْنَادِ فِي حَدِيثِ غَنْدَرٍ وَوَهْبٍ نَهَى وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ

ہیں، جیسا کہ معاذ عن شعبہ کی حدیث میں روایت ہے۔

الصَّمَدِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى
بِعِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ عَنْ شُعْبَةَ *
۱۳۱۸ - وَحَدَّثَنَا بَحْثِيُّ بْنُ بَحْثِي قَالَ قَرَأْتُ
عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ النَّحْشِ *
(تاکو) نحش کا مطلب پہلے بیان کر چکا ہوں۔

باب (۱۷۸) تلقی جلب کی حرمت!

(۱۷۸) بَابُ تَحْرِيمِ تَلْقَى الْجَلْبِ *

۱۳۱۹ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
بَحْثِيُّ بْنُ بَحْثِي عَنْ ابْنِ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ
حَدَّثَنَا أَبِي كُلُّهُمَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ
عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى
أَنْ تَتَلْقَى السَّلْعُ حَتَّى تَبْلُغَ الْأَسْرَافَ وَهَذَا لَفْظُ
ابْنِ نُمَيْرٍ وَقَالَ الْآخَرَانِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّلْقَى *

۱۳۲۰ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَإِسْحَاقُ
بْنُ مَنْصُورٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ
نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِعِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ *

۱۳۲۱ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَبَارَكٍ عَنِ النُّعْمِيِّ عَنْ أَبِي
عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ تَلْقَى الْبُيُوعِ *

۱۳۲۲ - حَدَّثَنَا بَحْثِيُّ بْنُ بَحْثِي أَخْبَرَنَا

۱۳۱۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن ابی زائدہ (دوسری سند) ابن
ثنی، یحییٰ بن سعید (تیسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد،
عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
و سلم نے اسباب تجارت سے آگے جا کر ملنے کو تاؤ قلیلہ وہ بازار
میں نہ آئیں منع کیا ہے، یہ الفاظ ابن نمیر کی روایت کے ہیں،
باقی دوسرے دونوں حضرات کی روایت میں ہے، کہ آپ نے
آگے جا کر ملنے (۱) سے منع فرمایا ہے۔

۱۳۲۰۔ محمد بن حاتم، اسحاق بن منصور، ابن مہدی، مالک، نافع،
حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، وہ
رسالت مآب صلی اللہ علیہ و سلم سے ابن نمیر عن عبید اللہ کی
روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

۱۳۲۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن مبارک، یحییٰ، ابو عثمان،
حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ
و سلم سے نقل کرتے ہیں، کہ آپ نے آگے جا کر سودا گروں
سے ملنے کو منع فرمایا ہے۔

۱۳۲۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشام، ابن سیرین، حضرت ابو ہریرہ

(۱) تلقی جلب سے مراد یہ ہے کہ دیہاتوں سے بیچنے کے لئے قلعہ وغیرہ لانے والوں سے شہر سے باہر نکل کر کوئی شخص سارا سال خرید لے
اور انھیں شہر کی منڈی اور بازار میں آنے کا موقع نہ دے۔ چونکہ اس میں لانے والوں کے نقصان کا بھی اندیشہ ہے کہ خود بیچتے تو زیادہ فائدہ
مل جاتا اس خرید لے والے نے اصل بازار کی قیمت ظاہر کیے بغیر کم قیمت پر خرید لیا۔ اور شہر والوں کا بھی نقصان ممکن ہے کہ لانے والے
خود کم قیمت پر بیچ دیتے مگر اس خرید لے والے نے اپنا بھی فائدہ نظر رکھ کر زیادہ قیمت پر بیچا۔ اس ضرر کی وجہ سے اس چیز سے ممانعت فرمادی گئی۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے جا کر سوداگروں سے ملنے کو منع فرمایا ہے۔

۱۳۲۳۔ ابن ابی عمر، ہشام بن سلیمان، ابن جریج، ہشام قرطبی، ابن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مال والوں سے آگے جا کر نہ ملو، اگر کوئی آگے جا کر ملے، اور مال خریدے، پھر مال کا مالک بازار میں آئے (اور بھادو دریافت کرے) تو اسے اختیار ہے (کہ بیع منع کر دے)۔

۱۳۲۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، کہ کوئی شہری دیہاتی کا مال فروخت نہ کرے، زہیر سے بھی یہی روایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ الفاظ کے تغیر سے اسی طرح منقول ہے۔

۱۳۲۵۔ اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، ابن طاووس، طاووس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سواروں سے آگے جا کر ملنے کو منع کیا ہے، اور

هَشِمٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتْلَقَ الْحَلَبُ *

۱۳۲۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَلِيمَانَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي هِشَامُ الْقُرْظُوسِيُّ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا تَلَقُّوا الْحَلَبَ فَمَنْ تَلَقَّاهُ فَاشْتَرَى مِنْهُ فَإِذَا أَتَى سَيِّدَهُ السُّوقَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ *

۱۳۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِذُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَبِّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَتْلُقُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَقَالَ زُهَيْرٌ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ *

۱۳۲۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ طَاوُوسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَتْلُقَ الرُّكْبَانُ وَأَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ

(۱) شہری کسی دیہاتی کا وکیل بن کر اس کا سامان فروخت کرے یہ "بیع الحاضر للبای" کا مشہور معنی ہے۔ اس سے بھی منع فرمایا گیا شہروں والوں کے ضرر کے اندیشہ سے، کیونکہ اس وکیل کے درمیان میں آنے سے اس چیز کی قیمت زیادہ لگائی جائے گی کیونکہ یہ شخص اپنی بھی اجرت نکالے گا اور کسی چیز کی فروخت میں جتنے زیادہ ہاتھ اور واسطے ہوتے ہیں اتنی ہی اس چیز کی قیمت بڑھتی جاتی ہے۔

(۱) شہری کسی دیہاتی کا وکیل بن کر اس کا سامان فروخت کرے یہ "بیع الحاضر للبای" کا مشہور معنی ہے۔ اس سے بھی منع فرمایا گیا شہروں والوں کے ضرر کے اندیشہ سے، کیونکہ اس وکیل کے درمیان میں آنے سے اس چیز کی قیمت زیادہ لگائی جائے گی کیونکہ یہ شخص اپنی بھی اجرت نکالے گا اور کسی چیز کی فروخت میں جتنے زیادہ ہاتھ اور واسطے ہوتے ہیں اتنی ہی اس چیز کی قیمت بڑھتی جاتی ہے۔

فَقُلْتُ لِأَبْنِ عَبَّاسٍ مَا قَوْلُهُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ قَالَ لَا يَكُنْ لَهُ سِمَسَارًا *

شہری کو دیہاتی کا مال بیچنے سے منع کیا ہے، طاؤس کہتے ہیں، میں نے ابن عباس سے پوچھا اس کا کیا مطلب ہے، کہ شہری دیہاتی کا مال نہ بیچے، تو فرمایا اس کا دلال نہ بنے۔

(تاکد) ابن عباس کی روایت سے حدیث کے معنی خود واضح ہو گئے، لہذا اگر دلال بن کر بیچے گا تو اس سے اجرت بھی لے گا، یہ چیز ناجائز ہے، اور اگر بغیر دلال بنے فروخت کر دے، اور محض احسان کرے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں، حضرت ابن عباس کی یہ روایت صحیح بخاری میں بھی موجود ہے (عمدة القاری جلد ۱۲ صفحہ ۲۸۲)۔

۱۳۲۶- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو عِيْثَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ دَعَا النَّاسَ يَرْزُقُ اللَّهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ *

۱۳۲۶- یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، ابو عیثہ، ابو الزبیر، ابو اثریر، حضرت جابر (دوسری سند) احمد بن یونس، زہیر، ابو اثریر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی دیہاتی کسی شہری کا مال فروخت نہ کرے، لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ دو، اللہ رب العزت ایک کے ذریعہ سے دوسرے کو روزی دیتا ہے۔

۱۳۲۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۳۲۷- ابو بکر بن ابی شیبہ اور عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق بیان کرتے ہیں۔

۱۳۲۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَهَيْنَا أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ وَإِنْ كَانَ أَحَدُهُ أَوْ آبَاهُ *

۱۳۲۸- یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، یونس، ابن سیرین، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہمیں اس بات سے روک دیا گیا، کہ شہری دیہاتی کا مال فروخت کرے، اگرچہ اس کا بھائی یا باپ ہو۔

۱۳۲۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى قَالَ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُثَنَّى قَالَ نَا مَعَاذُ قَالَ نَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نَهَيْنَا أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ *

۱۳۲۹- محمد بن حنفی، ابن ابی عدی، ابن عون، محمد، حضرت انس (دوسری سند) ابن حنفی، معاذ، ابن عون، محمد، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہمیں اس بات سے روک دیا گیا ہے، کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کا مال فروخت کرے (یعنی اس کا دلال نہ بنے)۔

(۱۸۰) بَابُ حُكْمِ بَيْعِ الْمُصْرَاقِ *

باب (۱۸۰) بیع مصراق کا حکم!

۱۳۳۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ بْنِ

۱۳۳۰- عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، داؤد بن قیس، موسیٰ بن

یہاں، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جو شخص دودھ روکی ہوئی بکری خریدے، پھر چاکر اس کا دودھ نکالے، اگر اس کا دودھ پسند آجائے تو رکھ لے، ورنہ واپس کر دے، اور اس کے ساتھ ایک صاع کھجور کا بھی دے دے۔

۱۳۳۱۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبد الرحمن، قاری سمیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جو شخص دودھ چڑھی ہوئی (یعنی دودھ روکی ہوئی) بکری خریدے تو اسے رکھ اور اگر چاہے، اسے واپس کر دے، اور اس کے ساتھ ایک صاع کھجور کا بھی دیدے۔

۱۳۳۲۔ محمد بن عمرو بن جبلة بن ابی رزاة، ابو عامر عقدی، قرہ، محمد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، جو شخص دودھ چڑھی بکری خریدے، اسے تین دن تک اختیار ہے، پھر اسے واپس کرنا چاہے تو اس کے ساتھ ایک صاع گہوں کا بھی دے دے، مگر گہوں دینا ضروری نہیں ہے۔

۱۳۳۳۔ ابن ابی عمر، سفیان، ابویہ، محمد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جو شخص مصراۃ بکری خریدے، تو وہ دو باتوں میں سے بہتر کا مختار ہے، اگر چاہے تو اسے روک لے اور اگر چاہے، اس بکری کو واپس کر دے، اور اس کے ساتھ ایک صاع کھجور کا بھی دے دے، مگر گہوں دینا ضروری نہیں ہے۔

فَعَسَىٰ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ مُوسَى بْنِ بَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اشْتَرَى شَاةً مُصْرَاةً فَلْيَحْلُلْهَا فَإِنْ رَضِيَ حِلَابُهَا أَمْسَكَهَا وَإِلَّا رَدَّهَا وَمَعَهَا صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ *

۱۳۳۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْقَارِي عَنْ سَمِيلِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اشْتَاَعَ شَاةً مُصْرَاةً فَهُوَ فِيهَا بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا وَإِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ *

۱۳۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ جَبَلَةَ بْنُ أَبِي رَزَاةٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ يَعْنِي الْعَقْدِي حَدَّثَنَا قُرَّةٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اشْتَرَى شَاةً مُصْرَاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَاةً *

۱۳۳۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اشْتَرَى شَاةً مُصْرَاةً فَهُوَ بِخَيْرِ الظَّلْمَتَيْنِ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا وَإِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ لَا سَمْرَاةً *

(فائدہ) چونکہ عرب میں گہوں گراں ہیں، اس لئے آپ نے یہ فرمایا، اور مصراۃ اس جانور کو کہتے ہیں جس کا دودھ کئی وقت تک نہ نکالا جائے، تاکہ ختموں میں دودھ زیادہ معلوم ہو، اور لوگ دھوکہ میں مبتلا ہو کر زیادہ قیمت میں اسے خرید لیں، لہذا خریدنے والے کو اس جانور کے واپس کر دینے کا حق حاصل ہے، اور جو دودھ اس نے نکالا ہے، اس کی قیمت ادا کر دے، کھجور اور گہوں کا دینا ضروری نہیں ہے۔ (نووی جلد ۲، یعنی جلد ۱۲)۔

۱۳۳۴- وَحَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْوَهَّابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ
مَنْ اشْتَرَى مِنَ الْغَنَمِ فَهُوَ بِالْحَبَارِ *

۱۳۳۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ
هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَا
أَحَدُكُمْ اشْتَرَى لِفَحْهَ مُصْرَافَةً أَوْ شَاةً مُصْرَافَةً
فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ نَعْدَا أَنْ يَحْلُبَهَا إِمَّا هِيَ وَإِلَّا
فَلْيُرَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمَرٍ (۱) *

(۱۸۱) بَابُ بُطْلَانِ بَيْعِ الْمَبِيعِ قَبْلَ
الْقَبْضِ *

۱۳۳۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ
بْنُ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعُكْبِيُّ وَقُتَيْبَةُ
قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ
طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ابْتِاعَ طَعَامًا فَلَا يَبْعُهُ حَتَّى
يَسْتَوْفِيَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَحْسِبْ كُلَّ شَيْءٍ
مِثْلَهُ *

۱۳۳۷- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَأَحْمَدُ بْنُ
عَبْدَةَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ
بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ

۱۳۳۴- ابن ابی عمر، عبدالوہاب، ابوب سے اسی سند کے ساتھ
روایت منقول ہے، ہاں اتنا فرق ہے کہ اس حدیث میں "شاة"
کے بجائے "غنم" کا لفظ ہے۔

۱۳۳۵- محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہشام بن منبہ ان
مرویات میں سے روایت کرتے ہیں، جو انہوں نے آنحضرت سے
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور انہوں نے آنحضرت سے
نقل کی ہیں، ان میں سے ایک یہ بھی ہے، کہ رسالت مآب
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جب تم میں سے کوئی ایسی
اونٹنی خریدے، جس کا دودھ چڑھایا گیا ہو یا دودھ چڑھی ہوئی
بکری خریدے، تو دودھ دوہنے کے بعد اسے اختیار ہے، چاہے
اسے رکھ لے یا اسے واپس کر دے، اور ایک صاع کھجور کا بھی
اس کے ساتھ دے دے۔

باب (۱۸۱) قبضہ سے پہلے خریدار کو دوسرے کے
ہاتھ بیچنا باطل ہے۔

۱۳۳۶- یحییٰ بن یحییٰ، حماد بن زید (دوسری سند) ابو الربیع
عکبی، قتیبہ، حماد، عمرو بن دینار، طاووس، حضرت ابن عباس رضی
اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص کوئی
خریدے تو قبضہ کرنے سے قبل اسے فروخت نہ کرے،
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ میں
ہر ایک چیز کو اسی پر قیاس کرتا ہوں۔

(فائدہ) شغلات کی بیع قبضہ سے پہلے درست نہیں، ہاں غیر منقول کی بیع میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔
۱۳۳۷- ابن ابی عمر اور احمد بن عبدہ، سفیان (دوسری سند)
ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، وکیع، سفیان ثوری، عمرو بن دینار
سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

(۱) چونکہ تصریح میں زیادہ دودھ دکھا کر دوسرے شخص کو دھوکہ دیا جاتا ہے اور دوسرا اسی دھوکے میں مبتلا ہو کر جانور خرید لیتا ہے اس لئے
دینا وغلا ثابت ہونے والے کی ذمہ داری ہے کہ اگر خریدار اس جانور کو واپس کرنے کا کہے تو یہ اسے واپس لے لے۔

عَنْ سُفْيَانَ وَهُوَ الثَّوْرِيُّ كَلَاهُمَا عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ لَحْوَۃُ *

۱۳۳۸- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَ قَالَ الْأَحْزَانُ أَحْبَبْنَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ أَحْبَبْنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتْبَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبْعُهُ حَتَّى يَقْضِيَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأُخْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ بِمَنْزِلَةِ الطَّعَامِ *

۱۳۳۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَحْبَبْنَا وَ قَالَ الْأَحْزَانُ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتْبَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبْعُهُ حَتَّى يَكْتَالَهُ فَقُلْتُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ لِمَ فَقَالَ أَلَا تَرَاهُمْ يَتَابَعُونَ بِالذَّهَبِ وَالطَّعَامِ مُرْجَأًا وَلَمْ يَقُلْ أَبُو كُرَيْبٍ مُرْجَأًا *

۱۳۴۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَتْبَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبْعُهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ *

۱۳۴۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا فِي زَمَانٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَاعُ الطَّعَامِ فَيَبْعُ عَلَيْنَا مَنْ يَأْمُرُنَا بِاتِّفَالِهِ مِنْ

۱۳۳۸- اسحاق بن ابراہیم اور محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، ابن طاؤس، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جو شخص گیسوں خریدے تاہم قنیکہ اس پر قبضہ نہ کر لے، اسے فروخت نہ کرے، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ میں ہر ایک چیز کو گیسوں کے مرتبہ میں سمجھتا ہوں (یعنی اگر کوئی دوسری چیز ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہے)۔

۱۳۳۹- ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریب، اسحاق بن ابراہیم، وکیع، سفیان، ابن طاؤس، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص گیسوں خریدے تاہم قنیکہ اسے ناپ نہ لے، اسے نہ بیچے، طاؤس بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا، ایسا کیوں ہے، انہوں نے فرمایا، تم لوگوں کو نہیں دیکھتے، کہ اتاج سونے کے ساتھ مبادلہ پر بیچتے ہیں، لیکن الذکریب نے مبادلہ کا تذکرہ نہیں کیا۔

۱۳۴۰- عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی، مالک (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جو شخص اتاج خریدے تاہم قنیکہ اسے پورا وصول نہ کر لے، اسے فروخت نہ کرے۔

۱۳۴۱- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اتاج خریدتے تھے، پھر وہ ایک شخص کو ہمارے پاس بھیجتا تھا، جو اتاج کو ہمیں

اس جگہ سے جہاں سے خریداہے، اٹھا لینے کا اور دوسری جگہ منتقل کرنے کا بیچنے سے قبل حکم کرتا تھا۔

۱۳۴۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسیر، عبید اللہ، (دوسری سند) محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جو شخص اناج خریدے، تو اسے فروخت نہ کرے، تاوقتیکہ اس پر قبضہ نہ کرے، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ ہم سواروں سے ڈھیر کے ڈھیر اناج خرید کر لے کر آتے تھے، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و آلہ و سلم نے ہمیں اس کے فروخت کرنے سے منع فرمایا، تاوقتیکہ ہم اسے دوسری جگہ نہ لے جائیں۔

۱۳۴۳۔ حرمہ بن یحییٰ، عبد اللہ بن وہب، عمر بن محمد، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جو شخص اناج خریدے، تو اسے فروخت نہ کرے، تاوقتیکہ اسے پورا وصول نہ کر لے، اور اس پر قبضہ نہ کر لے۔

۱۳۴۴۔ یحییٰ بن یحییٰ اور علی بن حجر، اسماعیل بن جعفر، عبد اللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جو شخص اناج خریدے تو اسے نہ فروخت کرے، جب تک کہ اس پر پورا قبضہ نہ کر لے۔

۱۳۴۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن علی، معمر، زہری، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لوگوں کو اس بات پر اراجا تھا، کہ جب وہ اناج کے ڈھیر خریدتے، تو وہاں سے منتقل کرنے سے پہلے اسی جگہ پر

الْمَكَانَ الَّذِي ابْتِغَاهُ فِيهِ إِلَى مَكَانٍ سِوَاهُ قَبْلُ أَنْ يَبِيعَهُ *

۱۳۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اشْتَرَى طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ قَالَ وَكَانَا نَشْتَرِي الطَّعَامَ مِنَ الرُّمُكْبَانِ جَزَافًا فَهَئَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَهُ حَتَّى نَنْقُلَهُ مِنْ مَكَانِهِ *

۱۳۴۳۔ حَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اشْتَرَى طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ وَيَقْبِضَهُ *

۱۳۴۴۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ابْتَاغَ طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ *

۱۳۴۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُبْضِرُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَرَوْا طَعَامًا جَزَافًا أَنْ يَبِيعُوهُ فِي مَكَانِهِ حَتَّى

يُحَوَّلُوهُ *

انہیں بیچ ڈالتے تھے۔

۱۳۴۶- حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لوگوں کو اس بات پر مار پڑتی تھی، کہ وہ اثابوں کے ذریعہ خریدتے تھے اور اپنے مکالوں میں لے جانے سے قبل اسی مقام پر فروخت کر دیتے تھے، ابن شہاب بیان کرتے ہیں، کہ مجھ سے حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا، کہ ان کے والد اثاب کا ذریعہ خریدتے تھے، اور پھر اسے اپنے گھر لے آتے تھے۔

۱۳۴۷- ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابن نمیر اور ابو کریم، زید بن حباب، ضحاک بن عثمان، بکیر بن عبد اللہ بن ارج، سلیمان بن یسار، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو گھوڑوں خریدے تو اپنے سے قبل اسے فروخت نہ کرے، اور ابو بکر کی روایت میں ”اثاب“ کا لفظ ہے۔

۱۳۴۶- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ قَدْ رَأَيْتُ النَّاسَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ابْتِاعُوا الطَّعَامَ حَرَأَفًا يُضْرَبُونَ فِي أَنْ يَبِيعُوهُ فِي مَكَائِهِمْ وَذَلَّلُوا حَتَّى يُوْزُوهُ إِلَى رَحَالِهِمْ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَشْتَرِي الطَّعَامَ حَرَأَفًا فَيُحْمِلُهُ إِلَى أَهْلِهِ *

۱۳۴۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حَبَابٍ عَنْ الصَّحَّاحِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اشْتَرَى طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَكْتَالَهُ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ مَنِ ابْتِاعَ *

(۱۳۴۷) کہو کہ نہ اپنا اور وزن کر، یا اس جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا خود قبضہ کرنا ہے۔

۱۳۴۸- اسحاق بن ابراہیم، عبد اللہ بن حارث، مخزومی، ضحاک بن عثمان، بکیر بن عبد اللہ بن ارج، سلیمان بن یسار، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مروان حاکم مدینہ سے کہا، تو نے رہا کی بیع کو حلال کر دیا، مروان نے کہا، میں نے کیا کیا ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، تو نے سند (چھٹیوں) کی بیع جائز کر دی ہے، حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے توان کی بیع سے اس کے قبضہ کرنے سے پہلے منع فرمایا ہے، چنانچہ مروان نے خطبہ دیا، اور لوگوں کو اس کی بیع سے منع کیا، سلیمان راوی حدیث بیان کرتے ہیں، کہ میں نے چوکیداروں کو دیکھا کہ وہ لوگوں کے ہاتھوں سے چھٹیوں کو

۱۳۴۸- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا الصَّحَّاحُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ لِمَرْوَانَ أَخْلَلْتَ بَيْعَ الرِّبَا فَقَالَ مَرْوَانُ مَا فَعَلْتُ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَخْلَلْتَ بَيْعَ الصَّكَّاءِ وَقَدْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الطَّعَامِ حَتَّى يُسْتَوْفَى قَالَ فَخَطَبَ مَرْوَانُ النَّاسَ فَتَنَهَى عَنْ تَبِيعِهَا قَالَ سُلَيْمَانُ فَتَنَطَرْتُ إِلَى حَرَسٍ يَأْخُذُونَهَا مِنْ أَيْدِي

الناس *

تجین رہے تھے۔

(فائدہ) اس سے مراد وہ رسیدیں ہیں جن کے ذریعہ خرید و فروخت ہوتی تھی، اور مال پر قبضہ نہیں ہوتا تھا۔

۱۳۴۹- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا
رُوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ
سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا ابْتِغَتْ طَعَامًا
فَلَا تَبِعَهُ حَتَّى تَسْتَوْفِيَهُ *

(۱۸۲) بَابُ تَحْرِيمِ بَيْعِ صَبْرَةِ النَّمْرِ
الْمَحْهُوْلَةِ الْقَدْرِ بِتَمْرِ *

۱۳۵۰- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو
بْنُ سَرْحٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ
أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ
اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الصَّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَا يُعْلَمُ
مَكِيلُهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمًّى مِنَ التَّمْرِ *

۱۳۵۱- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا
رُوْحٌ بِنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو
الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ مِنَ التَّمْرِ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ *

(۱۸۳) بَابُ ثُبُوتِ خِيَارِ الْمُحْلِسِ
لِلْمُتَبَايِعَتَيْنِ *

۱۳۵۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ
عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّبَيُّعَانِ كُلُّ
وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلَى صَاحِبِهِ مَا لَمْ يَنْفَرَقَا

۱۳۴۹- اسحاق بن ابراہیم، روح، ابن جریج، ابو الزبیر سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا وہ بیان کرتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے، کہ جب تو کوئی اناج خریدے تو جب تک اس پر قبضہ نہ کر لے، اسے فروخت مت کر۔

باب (۱۸۲) جس کھجور کے ڈھیر کا وزن معلوم نہ ہو، تو اسے دوسری کھجوروں کے عوض بیچنا صحیح نہیں ہے۔

۱۳۵۰- ابو الطاہر، احمد بن عمرو، ابن وہب، ابن جریج، ابو الزبیر سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا، فرما رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کھجور کا ڈھیر فروخت کرنے سے جس کا وزن یا ماپ معلوم نہ ہو، اس کھجور کے ڈھیر کے بدلے جس کا وزن یا ماپ معلوم ہو، منع کیا ہے۔

۱۳۵۱- اسحاق بن ابراہیم، روح، ابن جریج، ابو الزبیر سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا وہ بیان کرتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے، اور حسب سابق روایت بیان کی، باقی حدیث کے آخر میں کھجوروں کا ذکر نہیں ہے۔

باب (۱۸۳) پہلے عاقدین کو خیار مجلس حاصل ہے!

۱۳۵۲- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ بائع اور مشتری کو جب تک جدا نہ ہوں اختیار (بیع صحیح) حاصل ہے، مگر اس بیع میں جس

میں اختیار کی شرط لگائی گئی ہو۔

إِلَّا تَبَعَ الْخِيَارَ *

(قائد) امام بدر الدین یعنی فرماتے ہیں، یہ اس شکل میں ہے، جبکہ عاقدین میں سے ایک نے بیع کو واجب کر دیا ہو یعنی ایجاب کر لیا ہو، اب دوسرے کو اختیار ہے، چاہے قبول کرے اور اگر چاہے تو رد کر دے، لیکن جب عاقدین میں ایجاب و قبول ہو گیا تو اب بیع تام ہو گئی، لہذا اس کے بعد کسی کو اختیار حاصل نہ ہو گا، ہاں اگر خیاری کی شرط لگائی ہو اس چیز میں کوئی عیب نکل آیا، تو خیاری عیب کا حق رہے گا، جیسا کہ حدیث سرہ بن جناب جو نائی میں مذکور ہے، اس پر سرحدیہ وال ہے (یعنی جلد ۱۲ صفحہ ۲۳۹)۔

۱۳۵۳۔ زبیر بن حرب اور محمد بن ثقی، یحییٰ قطان۔

(دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر۔

(تیسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔ (چوتھی سند) زبیر بن حرب اور علی بن حجر، اسماعیل۔

(پانچویں سند) ابوالرائح اور ابو کامل، حماد بن زید، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔ (چھٹی سند) ابن ثقی، ابن ابی عمر، عبد الوہاب، یحییٰ بن سعید۔

(ساتویں سند) ابن رافع، ابن ابی نذیع، ضحاک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ”مالک عن نافع“ کی روایت کی طرح حدیث بیان کرتے ہیں۔

۱۳۵۳۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي كُلُّهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ خَمِيعًا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ *

۱۳۵۴۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن ریح، لیث، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، جب دو آدمی خرید و فروخت کریں، تو ہر ایک کو اختیار ہے، جب تک دونوں جدانہ ہوں، اور ایک ہی مقام پر رہیں، یا ان میں سے ایک دوسرے کو اختیار دے، جب دونوں بیع کے نفاذ پر راضی ہو گئے، تو بیع واجب ہو گئی اور اگر دونوں میں سے کسی نے بھی بیع کو فسخ نہیں کیا، تب یہ بیع واجب ہو گئی۔

۱۳۵۴۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا تَبَايَعَ الرَّحْلَانِ فَكُلُّهُمَا وَاجِبٌ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَكَانَا خَمِيعًا أَوْ يُخَيَّرَ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَإِنْ خَيَّرَ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَتَابِعًا عَلَى ذَلِكَ فَفَدَى وَحَبَّ الْبَيْعِ وَإِنْ تَفَرَّقَا بَعْدَ أَنْ تَبَايَعَا وَلَمْ يَتْرُكْ وَاحِدٌ

مِنْهُمَا الْبَيْعُ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ *

(فائدہ) یعنی عقد بیع سے پہلے عاقدین کو خیار حاصل ہے، اور جب بیع منعقد ہو جائے تو پھر کسی قسم کا اختیار نہیں، خواہ انفرادی مجلس ہو، یا نہ ہو (مترجم)۔

۱۳۵۵۔ زہیر بن حرب، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، ابن جریج، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جب دو آدمی بیع و شراء کریں، تو ہر ایک کو اپنی بیع کے متعلق خیار حاصل ہے، جب تک کہ جدا نہ ہوں، یا ان کی بیع بشرط خیار ہو، اب اگر بیع کو اختیار کر لیں، تو بیع واجب ہو جائے گی، ابن ابی عمر نے اپنی روایت میں اتنی زیادتی بیان کی ہے کہ نافع نے بیان کیا، کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب بیع کرتے اور چاہتے کہ معاملہ فسخ نہ ہو تو کھڑے ہو کر کچھ دور تک چلتے، پھر اسی کے پاس لوٹ آتے۔

(فائدہ) میں کہتا ہوں، یہ ابن عمر کا عمل ہے اس سے کسی کو کوئی تعداد نہیں، اور یہ سب ایجاب بیع سے قبل ہے۔

۱۳۵۶۔ یحییٰ بن یحییٰ اور یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ اور ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ عاقدین کے درمیان کوئی بیع لازم نہ ہوگی، جب تک کہ وہ جدا نہ ہوں، مگر بیع خیار میں۔

(فائدہ) یعنی جس بیع میں بشرط کر لیا ہو، انفرادی مجلس کے ساتھ شتم نہ ہوگا، بلکہ باقی رہے گا، واللہ اعلم۔

۱۳۵۷۔ ابن شہاب، یحییٰ بن سعید، شعبہ (دوسری سند) عمرو بن علی، یحییٰ بن سعید، عبدالرحمن بن مہدی، شعبہ، قنادہ، ابوالخلیل، عبداللہ بن حارث، حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، فروخت کرنے والا، اور خریدنے والا دونوں کو اختیار ہے، جب تک کہ

۱۳۵۵۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَمَلْتُ عَلِيَّ نَافِعٍ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَبَايَعَ الْمُتَبَايِعَانِ بِالْبَيْعِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ مِنْ بَيْعِهِ مَا لَمْ يَفْرَقَا أَوْ يَكُونُ بَيْنَهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَإِذَا كَانَ بَيْنَهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَقَدْ وَجَبَ زَادَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي رَوَاتِهِ قَالَ نَافِعٌ فَكَانَ إِذَا تَبَايَعَ رَجُلًا فَأَرَادَ أَنْ لَا يَقْبِلَهُ قَامَ فَمَسَنَى هَيْبَةً ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ *

۱۳۵۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَيْعٍ لَا يَبِيعُ بَيْنَهُمَا حَتَّى يَفْرَقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ *

۱۳۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَنْدَ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْخَوَّارِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ

مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَإِنَّ صَدَقًا وَبَيْنَا نُورَكَ لَهْمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَذَبَا وَكُنْتُمَا مُحِقَّ بَرَكَةً بَيْنَهُمَا *

۱۳۵۸- وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ أَبِي النَّجَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْخَارِثِ يُحَدِّثُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جِزَامٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَثْلِهِ قَالَ مُسْلِمٌ بِنِ الْحَمَّاحِ وَلَدَ حَكِيمِ بْنِ جِزَامٍ فِي خَوْفِ الْكُفَّةِ وَعَاشَ مِائَةً وَعِشْرِينَ سَنَةً *

(۱۸۴) بَاب مَنْ يُحَدِّثُ فِي الْبَيْعِ *

۱۳۵۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَبَحْسَى بْنُ أَيُّوبَ وَقَتَيْبَةُ وَابْنُ حُزْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَحْمَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ ذَكَرَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُحَدِّثُ فِي الْبَيْعِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَافَةَ بَيْنَنَا إِذَا بَايَعْتَ يَقُولُ لَا خِلَافَةَ *

۱۸۴) کیونکہ اس شخص کی زبان سے لام نہیں نکلتا تھا اس لئے آپ کے ساتھ خلیفہ کہتا تھا، اور اس کی عمر ایک سو تیس سال کی ہو گئی تھی، اور کسی لڑائی میں اس کے سر میں چمچ لگ گیا، جس کی بنا پر اس کی عقل اور زبان میں فساد آ گیا تھا، اور یہ اختیار صرف ان ہی کے لئے خاص تھا، امام ابو حنیفہ، اور امام شافعی کا یہی مسلک ہے، اور امام مالک کی صحیح روایت بھی اسی طرح منقول ہے (نوی جلد ۲ صفحہ ۷، یعنی جلد ۲ صفحہ ۲۳۳)۔

(۱) حدیث میں اور اس باب کی دوسری احادیث میں جو فرمایا گیا ہے کہ بیع کرنے والے دونوں کو اختیار ہے کہ جب تک ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں، فقہاء حنفیہ و مالکیہ کی رائے یہ ہے کہ ان احادیث میں ایجاب و قبول مکمل کر کے فارغ ہونا مراد ہے کہ جب ایک نے ایجاب کیا تو دوسرے کو قبول کرنے نہ کرنے کا اختیار ہے اور دوسرے کے قبول کرنے سے پہلے اول کو اپنے ایجاب سے رجوع کرنے کا بھی حق حاصل ہے۔ ہاں جب ایجاب و قبول مکمل ہو گیا تو اب بیع لازم ہو گیا اب خیار شرط، خیار عیب، اور خیار ردیت کے بغیر کسی ایک کو دوسرے کی رضامندی کے بغیر بیع خارج اور ختم کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ یہ حضرات فقہاء متعدد دلائل سے استدلال کرتے ہیں جن میں آیات قرآنیہ، احادیث اور آجاری صحابہ تمام موجود ہیں۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو کلمۃ فتح المہم ص ۶۸ ج ۱۔

جدا (۱) نہ ہوں، پھر اگر دونوں بیچ بولیں اور عیوب کو بیان کر دیں تو ان کی بیع میں برکت کی جاتی ہے اور اگر جھوٹ بولیں اور (عیوب کو) چھپائیں، تو ان کی بیع کی برکت منادی جائے گی۔

۳۵۸- عمرو بن علی، عبد الرحمن بن مہدی، ہمام، ابو النجیح، عبد اللہ بن حارث، حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں، امام مسلم فرماتے ہیں، کہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ خاص کعبہ کے درمیان پیدا ہوئے، اور ایک سو تیس برس زندہ رہے۔

باب (۱۸۴) جو شخص بیع میں دھوکہ کھا جائے!

۳۵۹- یحییٰ بن یحییٰ اور یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، عبد اللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص نے تذکرہ کیا، کہ اسے بیع میں دھوکہ دے دیا جاتا ہے، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جب تو خرید و فروخت کیا کرے، تو کہہ دیا کہ کوئی دھوکہ نہیں، چنانچہ وہ شخص جب خرید و فروخت کرتا تو یہی کہہ دیتا، "لا خلیفہ" یعنی کوئی دھوکہ نہیں ہے۔

۱۳۶۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا فَكَانَ إِذَا بَاعَ يَقُولُ لَا عَيْبَةَ *

(۱۸۵) يَابَ النَّهْيُ عَنْ تَبِيعِ الثَّمَارِ قَبْلَ بُدْوِ صَلَاحِهَا بِغَيْرِ شَرْطِ الْقَطْعِ *

۱۳۶۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ تَبِيعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُبْتَاعَ *

۱۳۶۲- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا غُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۳۶۳- وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ تَبِيعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَزْهَوْا وَعَنِ السُّبَّالِ حَتَّى يَبْيَضَ وَيَأْمُرَ الْعَاةُ نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ *

۱۳۶۴- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا

۱۳۶۰- ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان (دوسری سند) محمد بن حنفی، محمد بن جعفر، شعبہ، حضرت عبداللہ بن دینار سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے، باقی اس حدیث میں یہ نہیں ہے کہ جب وہ خرید و فروخت کرتا تو کہہ دیتا، ”لا عیبہ“ یعنی وضو کہ نہیں ہے۔

باب (۱۸۵) پھلوں کو درختوں پر ان کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے بغیر کاٹنے کی شرط سے بچنا درست نہیں ہے۔

۱۳۶۱- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے (درختوں پر) پھلوں کے بیچنے سے ان کی صلاحیت ظاہر ہونے سے قبل منع کیا ہے، اور اس چیز سے بائع اور مشتری دونوں کو منع کیا ہے۔

۱۳۶۲- ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت بیان کرتے ہیں۔

۱۳۶۳- علی بن حجر سعدی، اور زہیر بن حرب، اسماعیل، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کے (درختوں پر) بیچنے سے منع فرمایا ہے، تاد ثلثہ و لال یازد نہ ہوں، اور ہالی کے بیچنے سے منع فرمایا، جب تک وہ سفید نہ ہو، اور آفت سے محفوظ نہ ہو جائے، اور بائع کو بیچنے اور مشتری کو خریدنے سے منع کیا ہے۔

۱۳۶۴- زہیر بن حرب، جریر، یحییٰ بن سعید، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پھلوں کو (درختوں

پر) نہ بیچا جائے، تاوقتیکہ اس کی صلاحیت ظاہر نہ ہو جائے، اور آفت اس سے رازگ نہ ہو جائے، اور صلاحیت کے ظاہر ہونے کا یہ مطلب ہے کہ اس پر سرخنی یا زردی آجائے۔

۱۳۶۵۔ محمد بن ثنی، ابن ابی عمر، عبد الوہاب، یحییٰ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، اور اس میں صرف صلاحیت کے ظاہر ہونے کا تذکرہ ہے، بعد کا حصہ مذکور نہیں۔

۱۳۶۶۔ ابن رافع، ابن ابی ندیک، ضحاک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عبد الوہاب کی روایت کی طرح حدیث مذکور ہے۔

۱۳۶۷۔ سدید بن سعید، حفص بن میسرہ، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، اور وہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے، مالک اور عبید اللہ کی روایت کی طرح حدیث بیان کرتے ہیں۔

۱۳۶۸۔ یحییٰ بن یحییٰ اور یحییٰ بن ایوب اور قحطہ اور ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، عبد اللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ بھلوں کو (درختوں پر) ان کی صلاحیت کے ظاہر ہونے سے پہلے فروخت نہ کرو۔

۱۳۶۹۔ زہیر بن حرب، عبد الرحمن، سفیان، (دوسری سند) ابن ثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، حضرت عبد اللہ بن دینار سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی شعبہ کی روایت میں یہ زیادتی ہے، کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا گیا، صلاحیت کے ظاہر ہونے کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا آفت جاتی رہے۔

۱۳۷۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو نعیم، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، مالک اور عبید اللہ کی روایت کی طرح حدیث بیان کرتے ہیں۔

تَبَاغُوا الشَّعْرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَتَذْهَبَ عَنْهُ
الْآفَةُ قَالَ يَبْدُوَ صَلَاحُهُ حُمْرُهُ وَصَفْرُهُ *

۱۳۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ أَبِي
عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ يَحْيَى بِهَذَا
الْإِسْنَادِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ لَمْ يَذْكُرْ مَا نَعْدُهُ *

۱۳۶۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي
فَدْلِكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ
عَبْدِ الْوَهَّابِ *

۱۳۶۷۔ حَدَّثَنَا سُؤْدَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ
نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَعَبِيدِ اللَّهِ *

۱۳۶۸۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَتَحْيَى بْنُ
أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى
أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ
ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ
عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَبِيعُوا الشَّعْرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ *

۱۳۶۹۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ
الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ
وَزَادَ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ فَقِيلَ لِابْنِ عُمَرَ مَا
صَلَاحُهُ قَالَ تَذْهَبُ عَافَتُهُ *

۱۳۷۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو
حَبِشَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح وَحَدَّثَنَا

عہدہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پھلوں کے بیچنے سے تاؤ فکیکہ وہ آفت سے پاک نہ ہو جائیں، منع کیا ہے۔

۱۳۷۱۔ احمد بن عثمان نوقلی، ابو عاصم (دوسری سند) محمد بن حاتم، روح، زکریا بن اسحاق، عمرو بن دینار، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ و ہارک وسلم نے پھلوں کے فروخت کرنے سے جب تک ان کی صلاحیت ظاہر نہ ہو جائے، منع کیا ہے (۱)۔

۱۳۷۲۔ محمد بن قتیبہ اور ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عمرو بن مرو، ابو البختری بیان کرتے ہیں، کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کھجوروں کے درختوں کی بیج کے متعلق دریافت کیا، تو حضرت ابن عباس نے فرمایا، کہ جب تک کھجوریں کھانے، اور وزن کے قابل نہ ہو جائیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ان کی بیج سے منع کیا ہے، میں نے عرض کیا، کہ وزن کے قابل ہو جانے کا کیا مطلب ہے، ابن عباس کے پاس ایک شخص تھا، دو بولہ، تاؤ فکیکہ وہ کٹ کر کھانے کے قابل نہ ہو جائیں۔

۱۳۷۳۔ ابو کریم، محمد بن العلاء، محمد بن فضیل، بواسطہ اپنے والد، ابن ابی نعیم، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، پھلوں کو مت فروخت کرو، تاؤ فکیکہ ان کی صلاحیت ظاہر نہ ہو جائے۔

(فائدہ) اگر پھلوں کو درختوں پر رہنے کی شرط کے ساتھ فروخت کیا، تو بالجماع بیع باطل ہے، کیونکہ پھل بھی آفت کی وجہ سے تلف بھی ہو جاتے ہیں، اور اگر بلا شرط بیچے، جب بھی یہی حکم ہے، البتہ صلاحیت کے ظہور کے بعد اگر فروخت کر لے تو بیع درست ہے۔

(۱) پھلوں کے ظاہر ہونے سے پہلے بالاجماع ان کی خرید و فروخت باطل ہے۔ اور پھلوں کے ظاہر ہونے کے بعد فوری کاٹنے اور اجارے کی شرط کے ساتھ بالاجماع صحیح ہے اور پھلوں کو پختے تک باقی رکھنے کی شرط کے ساتھ بالاتفاق فاسد ہے البتہ بغیر کوئی شرط لگائے جو کٹ کر جائے اس کے جواز عدم جواز میں ائمہ کی آراء مختلف ہیں۔ فقہاء حنفیہ کی رائے جو لڑکی ہے۔

أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى أَوْ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَطْلُبَ * ۱۳۷۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ النَّوْفَلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا زَوْجٌ قَالَا حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَتَذَوَّ صِلَاحُهُ *

۱۳۷۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرُو بْنِ مُرَّةٍ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يَأْكُلَ مِنْهُ أَوْ يُوَزَنَ وَحَتَّى يُوزَنَ قَالَ فَقُلْتُ مَا يُوزَنُ فَقَالَ رَحْلٌ عِنْدَهُ حَتَّى يُخْزَرَ *

۱۳۷۳- وَحَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَصِيلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ أَبِي نَعْمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْتَاعُوا الثَّمَارَ حَتَّى يَتَذَوَّ صِلَاحُهَا *

(۱۸۶) بَابُ تَحْرِيمِ بَيْعِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ
إِلَّا فِي الْغَرَايَا *

۱۳۷۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَحْمَرَنَا
سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ
نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لهُمَا قَالَا حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ
التَّمْرِ حَتَّى يَنْدُو صَلَاحُهُ وَعَنْ بَيْعِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ
قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَحَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ نَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ
الْغَرَايَا رَأَى ابْنُ نُمَيْرٍ فِي رِوَايَتِهِ أَنْ يُبَاعَ *

۱۳۷۵- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ
وَاللَّفْظُ لِحَرَمَلَةَ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَحْمَرَنِي
يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ
الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَبَايَعُوا التَّمَرَ حَتَّى يَنْدُو صَلَاحُهُ وَلَا
تَبَايَعُوا التَّمَرَ بِالتَّمْرِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِي
سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ سِوَاةَ *

۱۳۷۶- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا
حُحَيْنُ بْنُ الْمُسْتَنَى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ
ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَسُولَ

باب (۱۸۶) عرایا کے علاوہ ترکھور کو خشک کھجور
کے عوض فروخت کرنا حرام ہے!

۱۳۷۴- یحییٰ بن یحییٰ، سفیان بن عیینہ، زہری (دوسری سند)،
ابن نمیر اور زہیر بن حرب، سفیان، زہری، سالم، حضرت ابن
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، وہ نبی اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، کہ آپ نے پھلوں کے
فروخت کرنے سے منع کیا ہے، جب تک کہ ان کی صلاحیت
ظاہر نہ ہو جائے، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان
کرتے ہیں، کہ ہم سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کی بیع
میں رخصت دی ہے، ابن نمیر کی روایت میں "ان جاع" کا لفظ
بھی زائد ہے۔

۱۳۷۵- ابو الطاہر اور حرملہ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب،
سعید بن مسیب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ پھلوں کو
فروخت نہ کرو جب تک کہ ان کی صلاحیت ظاہر نہ ہو جائے اور
نہ ترکھوروں کو خشک کھجوروں کے عوض فروخت کرو، ابن
شہاب بیان کرتے ہیں، کہ مجھ سے سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی
اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے والد سے، انہوں نے رسالت مآب صلی
اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۱۳۷۶- محمد بن رافع، ححین، لیث، عقیل، ابن شہاب، سعید بن
مسیب بیان کرتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
مزائد اور محالہ (۱) سے منع کیا ہے، مزائد تو یہ ہے کہ کھجور

(۱) مزائد کا مفہوم یہ ہے کہ اترے ہوئے پھلوں کو درختوں پر لگے ہوئے پھلوں کے بدلے میں اندازے کے ساتھ بیچنا اور محالہ کا مفہوم
یہ ہے کہ کٹے ہوئے غلے کو لگے ہوئے غلے کے بدلے میں اندازے کے ساتھ بیچنا چونکہ ان دونوں قسموں کی بیچوں میں کمی زیادتی کا واضح
امکان ہے جو سود میں داخل ہے اس لئے ان دونوں سے منع فرمایا گیا۔

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْمُرَابَنَةِ وَالْمُخَافَلَةِ وَالْمُرَابَنَةِ أَنْ يُبَاعَ ثَمَرُ الثَّجَلِ بِالثَّمَرِ وَالْمُخَافَلَةِ أَنْ يُبَاعَ الزَّرْعُ بِالْقَمْحِ وَاسْتَكْرَاءُ الْأَرْضِ بِالْقَمْحِ قَالَ وَأَخْبَرَنِي سَالِمٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تَتَّبِعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَثْبُتَ صِلَاةُ وَلَا تَتَّبِعُوا الثَّمَرَ بِالثَّمَرِ وَ قَالَ سَالِمٌ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَخَّصَ بَعْدَ ذَلِكَ فِي بَيْعِ الْغَرِيبَةِ بِالرُّطْبِ أَوْ بِالثَّمَرِ وَلَمْ يُرَخَّصْ فِي غَيْرِ ذَلِكَ *

کے درخت پر لگے ہوئے پھل کھجوروں کے ساتھ فروخت کر دیئے جائیں، اور محافلہ یہ ہے، کہ کھیتی کو غلہ کے عوض فروخت کیا جائے، اور زمین کو گیہوں کے بدلے کرایہ پر لینے سے آپ نے منع کیا ہے، ابن شہاب بیان کرتے ہیں، اور مجھ سے سالم بن عبد اللہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کیا ہے، کہ جب تک پھلوں کی صلاحیت نہ ظاہر ہو جائے، انہیں فروخت نہ کرو اور نہ تر کھجوروں کو (جو درخت پر لگی ہوں) پکی ہوئی سے فروخت کرو، سالم بیان کرتے ہیں، کہ مجھ سے عبد اللہ نے زید بن ثابت سے نقل کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد درختوں پر لگی ہوئی، کھجوروں یا چھوہاروں کے عوض عربیہ میں اجازت دے دی، اور عربیہ کے علاوہ اور کسی صورت میں اجازت نہیں دی۔

(فائدہ) عربیہ یہ ہے، کہ پائے کا مالک اپنے درختوں میں سے کچھ درخت کسی غریب کو دے دے، اور ان درختوں پر ترمیم لگا ہو، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میوہ کو خشک میوہ کے بدلے فروخت کرنے کی اجازت دے دی، خواہ وہ غریب کسی اور کے ہاتھ فروخت کرے یا مالک کے ہاتھ، تاکہ غریبوں کو حرج نہ ہو، (واللہ اعلم بالصواب)۔

۱۳۷۷- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِصَاحِبِ الْغَرِيبَةِ أَنْ يَبِيعَهَا بِخَرِصِهَا مِنَ الثَّمَرِ *

۱۳۷۷- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عربیہ والے کو اجازت دی کہ وہ درخت پر لگی کھجوروں کو خشک کھجوروں کے ساتھ فروخت کر سکتا ہے۔

۱۳۷۸- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْغَرِيبَةِ بِأَحَدِهَا أَهْلُ الْبَيْتِ بِخَرِصِهَا ثَمَرًا يَأْكُلُونَهَا رُطْبًا *

۱۳۷۸- یحییٰ بن یحییٰ، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عربیہ میں اجازت دے دی، مطلب یہ کہ گھر والے اندازے کے ساتھ کھجوریں دیں اور اس کے عوض درخت پر لگی ہوئی تر کھجوریں کھانے کے لئے لیں۔

۱۳۷۹- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ

۱۳۷۹- محمد بن حنفی، عبد الوہاب، یحییٰ بن سعید، نافع سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

قَوْلُ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مَثْلَهُ *

۱۳۸۰- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ وَالْغَرَبَةُ النُّحْلَةُ تَخْغَلُ لِلْقَوْمِ فَيَبْغُونَهَا بِخَرَصِيهَا تَمْرًا *

۱۳۸۱- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ بْنُ الْمُهَاجِرِ حَدَّثَنَا الثَّيْتُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْغَرَبَةِ بِخَرَصِيهَا تَمْرًا قَالَ يَحْيَى الْغَرَبَةُ أَنْ يَشْتَرِيَ الرَّحْلُ ثَمَرِ النُّحْلَاتِ لِبَطْعَامِ أَهْلِهِ رَطْبًا بِخَرَصِيهَا تَمْرًا *

۱۳۸۲- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْغَرَبَةِ أَنْ تَبَاعَ بِخَرَصِيهَا كَيْلًا *

۱۳۸۳- وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ أَنْ تُوْخَذَ بِخَرَصِيهَا *

۱۳۸۴- وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ح وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْغَرَبَةِ بِخَرَصِيهَا *

۱۳۸۵- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ

۱۳۸۰- یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، یحییٰ بن سعید سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ عریہ کجور کا وہ درخت ہے، جو کسی (فقیر) کو دینا چاہئے، اور پھر وہ اندازہ کے ساتھ اس کے پھلوں کو خشک کجوروں کے ساتھ فروخت کروئے۔

۱۳۸۱- محمد بن رمح بن مہاجر، لیث، یحییٰ بن سعید، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بچ عریہ میں اندازہ کے ساتھ کجوروں کے ساتھ فروخت کرنے کی اجازت دی ہے، یحییٰ بیان کرتے ہیں، کہ عریہ یہ ہے کہ، ایک شخص اپنے گھر والوں کے کھانے کے لئے درختوں پر لگے ہوئے پھل خشک کجوروں کے عوض اندازے کے ساتھ خریدے۔

۱۳۸۲- ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عریا میں اندازہ کر کے کیل کے ساتھ فروخت کرنے کی اجازت دی ہے۔

۱۳۸۳- ابن مثنیٰ، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی الفاظ یہ ہیں کہ اندازے کے ساتھ لے سکتا ہے۔

۱۳۸۴- ابوالربیع اور ابوکامل، حماد (دوسری سند) علی بن حجر، اسماعیل، ایوب، نافع سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچ عریا کی اندازہ کے ساتھ اجازت دی ہے۔

۱۳۸۵- عبد اللہ بن مسلمہ، یحییٰ بن بلال، یحییٰ بن سعید، یحییٰ بن یسار ان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

روایت نقل کرتے ہیں، جو ان کے گھر میں رہتے تھے، ان میں سے حضرت سمیل بن ابی حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت پر لگی کھجوروں کو پختہ کھجوروں کے ساتھ فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے، اور فرمایا یہی سو دے، اور یہی مزائد ہے مگر آپ نے عریہ کی بیچ میں اجازت دی ہے، یعنی گھر والے کھجور کے ایک دو درختوں کا تخفیفی اندازہ کر کے گھروالوں کے لئے لے لیں اور ان کے عوض اندازہ سے اتنی ہی کھجوریں دے دیں۔

۱۳۸۶۔ حقیہ بن سعید علیہ (دوسری سند) ابن ربیع علیہ، یحییٰ بن سعید، بشر بن یار، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عریہ کے اندر خشک کھجوروں کے ساتھ اندازہ کر کے فروخت کرنے کی اجازت دی ہے۔

۱۳۸۷۔ محمد بن ثقی اور اسحاق بن ابراہیم اور ابن ابی عمر ثقفی، یحییٰ بن سعید، بشر بن یار، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض ان اصحاب سے جو ان کے گھر میں رہتے تھے، روایت کرتے ہیں، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا، اور سلیمان بن بلال عن یحییٰ کی روایت کی طرح حدیث بیان کی، مگر اتنا فرق ہے کہ اسحاق اور ابن ثقی نے ”ربا“ کی جگہ مزائد کا لفظ استعمال کیا ہے، اور ابن ابی عمر نے ”ربا“ یعنی سو کا لفظ بولا ہے۔

۱۳۸۸۔ عمرو ناقد اور ابن حمیر، سفیان بن عیینہ، یحییٰ بن سعید، بشر بن یار، حضرت سہل بن ابی حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ساتھ احادیث کی طرح بیان کرتے ہیں۔

۱۳۸۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور حسن علوانی، ابواسامہ، ولید بن

ابن سعید عن بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ مِنْ أَهْلِ دَارِهِمْ مِنْهُمْ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَنْظَلَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالثَّمَرِ وَقَالَ ذَلِكَ الرَّبَا بِلَا أَهْلِ الدَّارَةِ إِلَّا أَنَّهُ رَخِصٌ فِي بَيْعِ الْغَرَبِ النَّحْلَةِ وَالْحَلِثِينَ يَأْخُذُهَا أَهْلُ النَّبْتِ بِحَرَصِهَا ثَمَرًا يَأْكُلُونَهَا رَطْبًا *

۱۳۸۶۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمَيْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَالُوا رَخِصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْعِ الْغَرَبِ بِحَرَصِهَا ثَمَرًا *

۱۳۸۷۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ الثَّقَفِيِّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ دَارِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى فَلَذَكَرَ يَمِثِلَ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى غَيْرَ أَنَّ إِسْحَقَ وَابْنَ الْمُثَنَّى جَعَلَا مَكَانَ الرَّبَا الرِّبَا وَقَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ الرَّبَا *

۱۳۸۸۔ وَحَدَّثَنَا عَنْهُ عُمَرُو النَّاقِدُ وَابْنُ تَعْمِرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَنْظَلَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ *

۱۳۸۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ

کثیر، بشر بن یسار، رافع بن خدیج اور حضرت سہل بن ابی حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ مزانہ یعنی درخت پر لگی ہوئی کھجوروں کو خشک کھجوروں کے ساتھ فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے، مگر عریا والوں کو اس چیز کی اجازت دی گئی ہے۔ (۱)

۱۳۹۰۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، مالک (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، مالک، داؤد بن حصین، ابو سفیان مولیٰ ابن ابی احمد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عریا کی بیچ میں اندازہ کے ساتھ فروخت کرنے کی اجازت دی ہے، بشرطیکہ پانچ وسن سے کم ہو یا پانچ وسن ہو، داؤد راوی کو اس میں شک ہے۔

۱۳۹۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ مزانہ سے منع کیا ہے، اور مزانہ یہ ہے کہ درخت پر لگی ہوئی کھجوروں کو خشک کھجوروں کے ساتھ باعتبار کیل کے فروخت کرنا، یا درخت پر لگے ہوئے انگوروں کو خشک انگوروں سے کیلا پینا۔

۱۳۹۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور محمد بن عبد اللہ بن نسیف، محمد بن بشر، عبید اللہ، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ مزانہ سے منع کیا ہے، اور مزانہ درختوں پر لگی ہوئی کھجوروں کو خشک کھجوروں کے ساتھ ماپ کر پینا، اور ایسا ہی انگوروں کو

وَحَسَنُ الْمُحْلُوَانِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي بُشَيْرُ بْنُ نَسَارٍ مَوْلَى سَيِّ حَارِثَةَ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ وَسَهْلَ بْنَ أَبِي حَسَنَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمَزَانَةِ الثَّمَرِ بِالنَّمْرِ إِلَّا أَصْحَابَ الْعَرَابِ فَإِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَهُمْ *

۱۳۹۰۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ بْنُ قَعْبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قُلْتُ لِمَالِكٍ حَدَّثَكَ دَاوُدُ بْنُ الْحَصَنِ عَنْ أَبِي سُبَّانٍ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحَصَ فِي بَيْعِ الْعَرَابِ بِخَرَصِهَا فِيمَا دُونَ حَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ فِي حَمْسَةِ بَشْكٍ دَاوُدُ قَالَ حَمْسَةَ أَوْ دُونَ حَمْسَةِ قَالَ نَعَمْ *

۱۳۹۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمَزَانَةِ وَالْمَزَانَةِ بَيْعُ الثَّمَرِ بِالنَّمْرِ كَيْلًا وَبَيْعُ الْكُرْمِ بِالزَّرْبِ كَيْلًا *

۱۳۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمَزَانَةِ بَيْعِ ثَمَرِ النَّخْلِ بِالنَّمْرِ كَيْلًا

(۱) حدیث کے نزدیک عریا کا مفہوم یہ ہے کہ کسی باغ کا مالک اپنے باغ میں سے کسی درخت پر لگے ہوئے پھل کسی غریب کو دے دیتا ہے یا باراس کے آنے کو دے انھیں تکلیف ہوتی تو یہ مالک اس غریب سے یوں کہتا کہ اس درخت پر لگے ہوئے پھلوں کو میرے پاس رہے دو اور اس کے عوض میں تمہیں اتنے دے پھل دے دیتا ہوں تو ایسا کرنے کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جائز قرار دیا ہے۔

مذہ کے ساتھ کیلا بیچنا، اور ایسے ہی انداز آئیہوں کے کھیت کو
گیہوں کے ساتھ بیچنے کا نام ہے۔

۱۳۹۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن ابی زائدہ، عبد اللہ سے اسی سند
کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۳۹۴۔ یحییٰ بن معین اور یارون بن عبد اللہ اور حسین بن
یحییٰ، ابو اسامہ، عقیل اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید سے منع کیا ہے، اور مزید و رخت
پر لگی ہوئی کھجوروں کو خشک کھجوروں کے ساتھ باعتبار کیل کے
فروخت کرنا، اور ایسے ہی درختوں پر لگے ہوئے انگوروں کو
خشک انگوروں کے ساتھ ماپ کر بیچنا، اور اسی طرح ہر پھل کو
اندازہ کے ساتھ بیچنا۔

۱۳۹۵۔ علی بن حجر اور زہیر بن حرب، اسامہ بن ابراہیم،
ایوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے بیع مزید سے منع فرمایا ہے، اور مزید یہ ہے کہ درخت پر
لگی ہوئی کھجوروں کو خشک کھجوروں کے ساتھ متعین ماپ سے
اس شرط کے ساتھ فروخت کیا جائے، کہ اگر زیادہ نکلیں تو
میری ہیں، اور اگر کم ہوں، تب بھی میری نقصان ہوگا۔

۱۳۹۶۔ ابو الریح اور ابو کامل، حماد، ایوب سے اسی سند کے
ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۳۹۷۔ قتیبہ بن سعید، لیث، (دوسری سند) محمد بن ریح، لیث،
نافع، حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں،
انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید
سے منع کیا ہے، اور وہ یہ ہے کہ اپنے ہاتھ کا پھل اگر کھجور ہو، تو
خشک کھجوروں کے بدلے ماپ کر، اور اگر انگور ہو، تو خشک
انگوروں کے عوض باعتبار کیل کے اور ایسے ہی اگر نکلتی ہو، تو
سوکھے ہوئے اناج کے ساتھ بیچنا ہے، آپ نے ان تمام

وَبِيعَ الْعَسْبِ بِالزَّيْبِ كَيْلًا وَبِيعَ الزَّرْعَ
بِالْحِنْطَةِ كَيْلًا *

۱۳۹۳۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عَقِيلِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۳۹۴۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَهَارُونُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ وَحُسَيْنُ بْنُ عِيْسَى قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو
أَسَامَةَ حَدَّثَنَا عَقِيلُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
الْمَزَانَةِ وَالْمَزَانَةِ بَيْعَ ثَمَرِ النَّخْلِ بِالثَّمَرِ كَيْلًا
وَبِيعَ الزَّيْبِ بِالْعَسْبِ كَيْلًا وَعَنْ كُلِّ ثَمَرٍ
بِخَرْصِهِ *

۱۳۹۵۔ وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ
وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ
الْمَزَانَةِ وَالْمَزَانَةِ أَنْ يُبَاعَ مَا فِي رُغُوسِ
النَّخْلِ بِثَمَرٍ بِكَيْلٍ مُسَمًّى إِنْ زَادَ فَلِي وَإِنْ
نَقَصَ فَلِي *

۱۳۹۶۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا
حَدَّثَنَا حَمَادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۱۳۹۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ
ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ
عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَزَانَةِ أَنْ يَبِيعَ ثَمَرُ
خَاطِطِهِ إِنْ كَانَتْ نَخْلًا بِثَمَرِ كَيْلًا وَإِنْ كَانَ
كَرْمًا أَنْ يَبِيعَهُ بِزَيْبٍ كَيْلًا وَإِنْ كَانَ زَرْعًا أَنْ
يَبِيعَهُ بِكَيْلٍ طَعَامٍ نَهَى عَنْ ذَلِكَ كُلِّهِ وَفِي

رَوَاهُ قُتَيْبَةُ أَوْ كَانَ زَرْعًا *

صورتوں سے منع کیا ہے، اور حتمیہ کی روایت میں ”وان كان“ کے بجائے ”او كان زرعاً“ کا لفظ ہے۔

۱۳۹۸۔ ابو الطاہر، ابن وہب، یونس (دوسری سند) ابن رافع، ابن ابی نذیر، خماک (تیسری سند) سید بن سعید، حفص بن میسرہ، موسیٰ بن عقبہ، حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ سابقہ روایت کی طرح حدیث روایت کرتے ہیں۔

۱۳۹۸- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ ح وَحَدَّثَنِي ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مُدْلَيْكٍ أَخْبَرَنِي الصُّحَّاحُ ح وَحَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ *

(۱۸۷) مَنْ بَاعَ نَحْلًا وَعَلَيْهَا تَمْرٌ *

باب (۱۸۷) جو شخص کھجور کا درخت بیچے اور اس پر کھجوریں لگی ہوں!

۱۳۹۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جس نے قلمی کھجوروں کے درخت فروخت کئے تو اس پر لگے ہوئے پھل بائع کے ہیں، ہاں اگر خریدار ان کی شرط طے کر لے۔

۱۳۹۹- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاعَ نَحْلًا فَقَدْ اشْتَرَى لَهَا لِلْبَايِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ *

۱۴۰۰۔ محمد بن ثنی، یحییٰ بن سعید (دوسری سند) ابن نمیر، یواسطہ اپنے والد، عبید اللہ (تیسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جن درختوں کی چڑیاں خرید لی جائیں، اور درخت قلمی ہوں تو موجودہ پھل قلم باندھنے والے یعنی بیچنے والے کے ہیں، ہاں اگر خریدنے والا اس کی شرط طے کر لے۔

۱۴۰۰- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَمِيصًا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ حَدَّثَنَا عُيَيْنَةُ اللَّوْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا نَحْلٌ اشْتَرَيْتَ أَصُولَهَا وَقَدْ أَثَرَتْ فَإِنْ تَمَرَهَا لِلَّذِي أَثَرَهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الَّذِي اشْتَرَاهَا *

(فائدہ) کھجور کا درخت تراور ہوا ہوتا ہے، مادہ کے ہاں پھر کر کے ہاں اس میں پوندہ کرتے ہیں، تو خوب پھلتا ہے، عربی میں اسے تاجر کرنا کہتے ہیں۔

۱۴۰۱- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمَيْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ

۱۴۰۱۔ حتمیہ بن سعید، لیث (دوسری سند) ابن ریح، لیث، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں،

انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جس شخص نے کجور کے درختوں کا قلم لگایا ہو، اور پھر مع قلم کے ان درختوں کو فروخت کر دے، تو موجودہ پھل قلم لگانے والے کے ہوں گے، مگر یہ کہ خریدار شرط کرے۔

۱۳۰۲۔ ابو الریح، ابو کامل، حماد، (دوسری سند) زہیر بن حرب، اسماعیل، ابوب، حضرت نافع سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

۱۳۰۳۔ یحییٰ بن یحییٰ اور محمد بن ریح، لیث (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، لیث، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سنا، فرما رہے تھے، کہ جو شخص کجور کے درخت قلم لگانے کے بعد خریدے، اور تو موجودہ پھل بائع کے ہیں، ہاں اگر خریدار شرط کر لے، اور جس نے کوئی غلام خریدا، تو اس کا موجودہ مال بائع کا ہے، مگر یہ کہ خریدار اس چیز کی شرط کر لے۔

۱۳۰۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، اور ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

۱۳۰۵۔ حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ بن عمر، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما رہے تھے، اور حسب سابق بیان کیا۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، کہ امام شافعی کا حدیث قول، اور امام ابو حنیفہ کا حدیث یہ ہے، کہ غلام کسی چیز کا مالک نہیں ہوتا، لہذا وہ مال بائع کا ہوگا، غلام بیٹے کے کپڑے ہی کیوں نہ ہوں، اور ایسے ہی امام ابو حنیفہ کے نزدیک اس قسم کی بیع میں بہر صورت پھل بائع کے ہوں گے، واللہ اعلم بالصواب۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ امْرَأَةٌ تَحْلَلْنَا ثُمَّ بَاعَ أَصْلَهَا فَلِلَّذِي امْرَأَتُهَا تَحْلَلُ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ *

۱۴۰۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّيِّعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۱۴۰۳۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمَيْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ ابْتَاعَ نَحْلًا بَعْدَ أَنْ يُؤَبَّرَ فَشَرُّهَا لِلَّذِي بَاعَهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنْ ابْتَاعَ عَبْدًا فَمَالُهُ لِلَّذِي بَاعَهُ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ *

۱۴۰۴۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۴۰۵۔ وَحَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِعْتَلَبُ *

باب (۱۸۸) محافلہ، مزاہنہ اور مخابره کی ممانعت کا بیان، اور ایسے ہی پھلوں کو صلاحیت کے ظہور سے قبل فروخت کرنے اور چند سالوں کے لئے بیچنے کی ممانعت!

۱۳۰۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور محمد بن عبد اللہ بن نمیر اور زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، ابن جریج، عطاء، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محافلہ، مزاہنہ اور مخابره سے منع فرمایا ہے اور پھلوں کو ان کی صلاحیت کے ظاہر ہونے سے قبل فروخت کرنے سے منع کیا ہے، اور پھلوں کو صرف دینار اور درہم کے عوض نہ بیچا جائے، مگر حج عربیہ میں اس کی اجازت ہے۔

(فائدہ) محافلہ اور مزاہنہ کا بیان، اور اسی طرح پھلوں کی صلاحیت کے ظاہر ہونے سے قبل بیچ، اور عربیہ کا بیان پہلے گزر چکا ہے، مخابره اور حرارہ دونوں قریب قریب ایک ہی چیز ہیں، ان کی تفصیل آئندہ آتی ہے، اور رہا معاومہ، تو چند سالوں کے لئے اپنے درختوں کے پھلوں کا بیچنا ہے، اس میں ایک قسم کا دھوکہ ہے، کہ شاید وہ درخت پھل نہ لائیں، اور پھر حج معدوم بھی ہے، اس لئے پانچ علماء کرام یہ حج باطل ہے، ان میں مذکور اس کے بطلان پر علماء کا اجماع نقل کیا ہے (واللہ اعلم بالصواب)۔

۱۳۰۷۔ عہد بن حمید، ابو عاصم، ابن جریج، عطاء، اور ابو الزہیر سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا، وہ فرما رہے تھے، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے، اور حسب سابق روایت بیان کی۔

۱۳۰۸۔ اسحاق بن ابراہیم حنفی، محمد بن یزید جزری، ابن جریج، عطاء، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مخابره، محافلہ اور مزاہنہ اور پھلوں کی بیچ سے تاوان لکھتے وہ کھانے کے لائق نہ ہوں، منع فرمایا ہے، اور فرمایا، کہ دینار اور درہم کے علاوہ نہ بیچا جائے، البتہ عربیہ میں یہ چیز

(۱۸۸) بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمُحَافَلَةِ وَالْمُزَانَةِ وَعَنِ الْمُخَابَرَةِ وَبَيْعِ الثَّمَرَةِ قَبْلَ بُدُوِّ صَلَاحِهَا وَعَنْ بَيْعِ الْمُعَاوِمَةِ وَهُوَ بَيْعُ السَّيْنِ *

۱۴۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَبِيبًا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي حُرَيْرَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَافَلَةِ وَالْمُزَانَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَلَا تَبَاغَ إِلَّا بِالدِّنَارِ وَالْدِّرْهَمِ إِلَّا الْعَرَبِيَّ *

۱۴۰۷۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو غَاصِمٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَأَبِي الزُّبَيْرِ أَنَّهُمَا سَمِعَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ *

۱۴۰۸۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْحَزْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُحَافَلَةِ وَالْمُزَانَةِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى تَطْلُعَ وَلَا تَبَاغَ إِلَّا بِالدِّنَارِ وَالْدِّرْهَمِ إِلَّا الْعَرَبِيَّ *

درست ہے، عطاء بیان کرتے ہیں، کہ حضرت جابرؓ نے ہمارے سامنے، ان الفاظ کے معنی بیان کئے، چنانچہ فرمایا، عاخرہ تو یہ ہے کہ کوئی شخص خالی زمین کسی آدمی کو دے دے، اور اس میں خرچ کرے، اور یہ پیداوار میں سے حصہ لے لے، اور مزائد درخت پر لگی ہوئی کھجوروں کو خشک کھجوروں کے ساتھ بیانیہ سے فروخت کرنا، اور محافلہ کھیتی میں اسی طرح کرنے کو کہتے ہیں، یعنی کھڑا ہوا کھیت خشک غلہ کے عوض باعتبار کھل کے فروخت کر دینا ہے۔

۱۴۰۹۔ اسحاق بن ابراہیم اور محمد بن احمد بن ابی ظلف، زکریا بن عدی، عبد اللہ، زید بن ابی اسیر، ابوالولید ثقی، عطاء بن ابی رباح، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محافلہ، مزائد اور عاخرہ سے منع فرمایا، اور کھجور کے درخت خریدنے سے جب تک ان کا پھل سرخ یا زرد نہ ہو جائے، یا کھانے کے لائق نہ ہو، اور محافلہ یہ ہے کہ کھڑے کھیت کو غلہ کے کچھ مقررہ بیانیہ کے عوض فروخت کر دیا جائے، اور مزائد یہ ہے کہ درخت پر لگی ہوئی کھجوریں کچھ کھجوروں کے وقت کے بدلے فروخت کی جائیں، اور عاخرہ یہ ہے کہ تھائی اور چوتھائی پیداوار وغیرہ پر زمین دے دے، زید بیان کرتے ہیں، کہ میں نے عطاء بن ابی رباح سے دریافت کیا، کہ کیا تم نے یہ حدیث حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنی ہے، کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و ہارک وسلم سے روایت کرتے ہوں، انہوں نے جواب میں فرمایا، جی ہاں۔

۱۴۱۰۔ عبد اللہ بن ہاشم، بہز، سلیم بن حیان، سعید بن یزید، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے محافلہ، مزائد اور عاخرہ سے منع فرمایا ہے، اور جب تک کہ پھل سرخ یا زرد نہ ہو جائیں، اور کھانے کے قابل نہ بن جائیں

الْعَرَاہَا قَالَ عَطَاءٌ قَسَرَ لَنَا جَابِرٌ قَالَ أَمَّا الْمُخَايَرَةُ فَالْأَرْضُ الَّتِي يَنْفَعُهَا الرَّحْلُ إِلَى الرَّحْلِ فَيَنْفِقُ فِيهَا ثُمَّ يَأْخُذُ مِنَ الثَّمَرِ وَزَعَمَ أَنَّ الْمَزَائِدَ بَيْعُ الرُّطْبِ فِي النَّخْلِ بِالثَّمَرِ كَيْلًا وَالْمُحَافَلَةَ فِي الزَّرْعِ عَلَى نَحْوِ ذَلِكَ يَبِيعُ الزَّرْعَ الْقَائِمَ بِالْحَبِّ كَيْلًا *

۱۴۰۹۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي حَلْفٍ كُلُّهُمَا عَنْ زَكَرِيَّا قَالَ ابْنُ حَلْفٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ابْنُ عَدِيٍّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الْمَكِّيُّ وَهُوَ جَالِسٌ عِنْدَ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُحَافَلَةِ وَالْمَزَائِدِ وَالْمُخَايَرَةِ وَأَنْ تُشْتَرَى النَّخْلُ حَتَّى تُشْفَى وَالْبَاشَفَاءُ أَنْ يَخْمَرَ أَوْ يَصْفَرَّ أَوْ يُؤْكَلَ مِنْهُ شَيْءٌ وَالْمُحَافَلَةُ أَنْ يُبَاعَ الْحَقْلُ بِكَيْلٍ مِنَ الْعُطَامِ مَقْلُومٍ وَالْمَزَائِدُ أَنْ يُبَاعَ النَّخْلُ بِأَوْسَاقٍ مِنَ الثَّمَرِ وَالْمُخَايَرَةُ الثَّلَاثُ وَالرُّبْعُ وَأَشْبَاهُ ذَلِكَ قَالَ زَيْدٌ قُلْتُ لِعَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاحٍ أَسَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَذْكُرُ هَذَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ *

۱۴۱۰۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا بِهِ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَزَائِدِ وَالْمُحَافَلَةِ وَالْمُخَايَرَةِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى

ان کی خرید و فروخت سے بھی منع فرمایا ہے۔

نُشْتَقِحُ قَالَ قُلْتُ لِسَعِيدٍ مَا تُشْتَقِحُ قَالَ تَحْمَارٌ وَتَصْفَارٌ وَيُؤْكَلُ مِنْهَا *

۱۴۱۱۔ عبید اللہ بن عمر قواریری، محمد بن عبید الغمری، حماد بن زید، ایوب، ابو الزبیر، سعید بن جبہ، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محافلہ، حزیلہ اور مخابروہ سے منع فرمایا ہے، حدیث کے راویوں میں سے ایک نے کہا ہے کہ معاومہ چند سالوں کے لئے (درختوں کا پھل) فروخت کرنا ہے، اور آپ نے استثناء سے بھی منع فرمایا ہے، اور عربیہ کی رخصت دی ہے۔

۱۴۱۱- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْفَوَارِسِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ الْغُبَرِيِّ وَالْأَلْفَطِيُّ لِعُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ وَسَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْمُحَافَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَاوَمَةِ وَالْمُخَابَرَةِ قَالَ أَحَدُهُمَا بَيْعُ السَّيْنِ هِيَ الْمُخَاوَمَةُ وَعَنِ الثَّنْبَاءِ وَرَخَصَ فِي الْعَرَايَا *

(فائدہ) اشتہام ہے، کہ یہ کہے کہ چھو سے یہ ذخیرہ بچا ہوں، مگر اس میں سے کچھ میرا ہے، اگر بھول ہے، تو یہ چیز باطل ہے، اور اگر معلوم ہے، تو پھر کوئی مضائقہ نہیں، جامع ترمذی کی ایک روایت میں اس چیز کی تصریح موجود ہے، باقی اس مسئلہ کی بہت سی صورتیں ہیں، بعض باتفاق علماء صحیح ہیں، اور بعض باطل ہیں، جسے حاجت ہو، وہ علمائے حق سے ان کی تحقیق کر لے، تفصیل کی اس مقام پر مختصراً نہیں ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

۱۴۱۲- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ خُحْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَذْكُرُ بَيْعَ السَّيْنِ هِيَ الْمُخَاوَمَةُ *

(۱۸۹) بَابُ كِرَاءِ الْأَرْضِ *

۱۴۱۳- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا رِثَاحُ بْنُ أَبِي مَرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ وَعَنْ تَبِعَيْهَا السَّيْنِ وَعَنْ بَيْعِ الشَّرْحَى يَغْلِبُ *

۱۴۱۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور علی بن حجر، اسماعیل بن علیہ، ایوب، ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق بیان کرتے ہیں، مگر اس میں یہ ذکر نہیں ہے، کہ کئی سالوں کی بیع کا نام ہی بیع معاومہ ہے۔

باب (۱۸۹) زمین کو کرایہ پر دینا!

۱۴۱۳۔ اسحاق بن منصور، عبید اللہ بن عبد المجید، رباح بن ابی معروف، عطاء، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے، اور کئی سالوں کے لئے اس کی بیع کرنے سے اور (درختوں پر لگے ہوئے) پھلوں کے بیچنے سے تاؤ فتیکہ وہ گدرے نہ ہو جائیں۔

۱۴۱۴۔ ابو کامل جحدی، حماد بن زید، مطر الوراق، عطاء، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے

۱۴۱۴- وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْحَذَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ مَطَرِ الْوَرَّاقِ عَنْ عَطَاءِ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِبْرَاءِ الْأَرْضِ *

۱۴۱۵- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ لَقِيَهُ عَارِمٌ وَهُوَ أَبُو النُّعْمَانِ السَّدُوسِيُّ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا مَطَرُ الْوَرَّاقُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرِعْهَا فَإِنْ لَمْ يَزْرِعْهَا فَلْيُزْرِعْهَا أَحَاهُ *

ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے۔

۱۳۱۵- عبد بن حمید، محمد بن فضل عارم ابو النعمان سدوسی، مہدی بن یسوع، مطر وراق، عطاء، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جس شخص کے پاس زمین ہو، تو وہ اس میں کھیتی کرے، اور اگر خود کھیتی نہ کرے تو اپنے مسلمان بھائی کو اس میں کھیتی کراوے (یعنی بطور عاریت اسے دے دے)۔

(قائد) امام نووی فرماتے ہیں، کہ زمین کا سونے، چاندی اور دیگر اشیاء کے عوض کرایہ پر دینا امام شافعی، امام ابو حنیفہ اور اکثر علماء کرام کے نزدیک درست ہے، لیکن خود اسی زمین کی پیداوار کے کسی حصہ کے عوض دینا جس کو ہندی میں بٹائی اور عربی میں غابریہ کہتے ہیں، درست نہیں۔ مگر امام احمد اور قاضی ابو یوسف اور امام محمد اور مالکیہ کی ایک جماعت نے کہا ہے کہ بٹائی پر بھی دینا درست ہے، اور اسی کو حزار عت کہتے ہیں، امام نووی فرماتے ہیں، کہ ہمارے اصحاب محققین نے اسی کو اختیار کیا ہے، اور یہی رائے ہے، اور حدیث میں بھی کراہت تنزیہی پر محمول ہے۔

۱۳۱۶- حکم بن موسیٰ، معقل بن زیاد، اوزاعی، عطاء، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فارغ زمینیں تھیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جس شخص کے پاس ضرورت سے زیادہ زمین ہو، تو اس میں کھیتی کرے یا اپنے (مسلمان) بھائی کو دے دے، اور اگر وہ نہ لے تو اپنی زمین رکھ لے۔

۱۳۱۷- محمد بن حاتم، معقل بن منصور رازی، خالد، شیبانی، بکیر بن اخص، عطاء، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے، کہ کوئی شخص زمین کا حصہ یا کرایہ لے (بطور عاریت دے دے)۔

۱۳۱۸- ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبد الملک، عطاء، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں،

۱۴۱۶- حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى قَالَ نَا مَعْقِلَ بْنَ يَظْعَانَ ابْنِ زَيْدٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ لِرِجَالٍ فُضُولٌ أَرْضِينَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ فَضْلٌ أَرْضٍ فَلْيَزْرِعْهَا أَوْ لِيَسْخَرْهَا أَحَاهُ فَإِنْ أَنْتِ فَلْيَسْخَرْ أَرْضَهُ *

۱۴۱۷- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ أَخْبَرَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ ثَكْوِيرِ بْنِ الْأَحْنَسِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُؤَخَذَ لِلْأَرْضِ أَجْرٌ أَوْ حَقٌّ *

۱۴۱۸- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ قَالَ قَالَ

انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جس شخص کے پاس زمین ہو، وہ اس میں کھیتی کرے، اور اگر وہ اس میں کھیتی نہ کر سکے، اور اس سے عاجز ہو، تو اپنے مسلمان بھائی کو دے دے، اور اس سے کرایہ نہ لے۔

۱۴۱۹۔ شیمان بن فروخ، ہمام سے روایت ہے، کہ سلیمان بن موسیٰ نے عطاء سے دریافت کیا، کہ کیا تم سے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے یہ روایت بیان کی ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جس شخص کے پاس زمین ہو، تو وہ اس میں کھیتی کرے، یا اپنے مسلمان بھائی کو کھیتی کے لئے دیدے، اور اسے کرایہ پر نہ دے، انہوں نے فرمایا، جی ہاں۔

۱۴۲۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان، عمرو، حضرت جابر بن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے عمارہ سے منع کیا ہے۔

(فائدہ) عمارہ کے معنی میں اوپر بیان کر چکا ہوں۔ (مترجم)۔
۱۴۲۱۔ وحدثني حجاج بن الشاعر حدثنا عبيد الله بن عبد المحيد حدثنا سليمان بن حبان حدثنا سعيد بن ميثاق قال سميئاء قال سمعت جابر بن عبد الله يقول إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من كان له فضل أرض فليزرعها أو يزرعها أخاه ولا يبيعوها فقلت لسعيد ما قوله ولا يبيعوها يعني الكراء قال نعم*
۱۴۲۲۔ حدثنا أحمد بن يونس، زهير، ابو الزبير، حضرت جابر بن عبد الله رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ثانی کیا کرتے تھے، اور اس اثنا سے حصہ لیا کرتے تھے، جو کوئے کے بعد ہالیوں میں رہ جاتا ہے، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا، جی ہاں۔

۱۴۲۳۔ حدثنا أبو الزبير عن جابر قال كنا نحارب على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فنصيب من القصري ومن كذا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كانت له أرض

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرِعْهَا فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَزْرِعَهَا وَغَزَرَ عَنْهَا فَلْيَمْنَحْهَا أَخَاهُ الْمُسْلِمَ وَلَا يَؤَاجِرْهَا بِئَاءَهُ*

۱۴۱۹۔ وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ سَأَلَ سُلَيْمَانَ بْنُ مُوسَى عَطَاءً فَقَالَ أَعَدَّكَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرِعْهَا أَوْ يَزْرِعْهَا أَخَاهُ وَلَا يُكْرِهَا قَالَ نَعَمْ*

۱۴۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُبَّانُ عَنْ عَمْرِو عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمَخَاوِرَةِ*

(فائدہ) عمارہ کے معنی میں اوپر بیان کر چکا ہوں۔ (مترجم)۔
۱۴۲۱۔ وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَحِيدِ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَبَّانٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِثْقَالٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ فَضْلُ أَرْضٍ فَلْيَزْرِعْهَا أَوْ يَزْرِعْهَا أَخَاهُ وَلَا يَبِيعُوهَا فَقُلْتُ لِسَعِيدٍ مَا قَوْلُهُ وَلَا يَبِيعُوهَا يَعْنِي الْكِرَاءَ قَالَ نَعَمْ*

۱۴۲۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَحَارِبُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُصِيبُ مِنَ الْقَصْرِ وَمِنْ كَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ

فَلْيَزَعُهَا أَوْ فْلْيَحْرِثْهَا أَحَاهُ وَإِلَّا فَلْيَدْعُهَا *

و مسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کے پاس زمین ہو، تو وہ اس میں کھیتی کرے، یا اپنے بھائی کو کھیتی کے لئے دیدے، ورنہ پڑی رہنے دے۔

(قائدہ) یہ بطور زجر اور تنبیہ کے فرمایا، کہ اگر کسی کا قائدہ نہیں چاہتا، تو یہ کارہی رہنے دے۔

۱۴۲۳- ابو طاہر اور احمد بن حنبل، عبد اللہ بن وہب، و شام بن سعد، ابو الزبیر سکی، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بتایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں زمین کو تہائی یا چوتھائی پیداوار پر جو شہروں کے کناروں پر ہو، لیا کرتے تھے، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (خلیفہ دینے کے لئے) کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا، جس شخص کے پاس زمین ہو، تو وہ اس میں کھیتی کرے، اور اگر خود کھیتی نہیں کرتا، تو اپنے (مسلمان) بھائی کو (کاشت کے لئے) مفت دے، اور اگر اپنے بھائی کو مفت بھی نہیں دے سکتا تو رہنے دے۔

۱۴۲۴- محمد بن ثنی، یحییٰ بن حماد، ابو عوانہ، سلیمان، ابوسفیان، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے، کہ جس کے پاس زمین ہو تو وہ اسے بہہ کر دے، یا عاریتہ دے۔

۱۴۲۵- حجاج بن شاعر، ابوالجواب، عمار بن رزق، اعمش اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، لیکن اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا، خود کھیتی کرے، یا کسی اور شخص کو کھیتی کرادے۔

۱۴۲۶- ہارون بن سعید ابلی، ابن وہب، عمرو بن عمار، بکیر، عبد اللہ بن ابی سلمہ، نعمان بن ابی عیاش، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے، بکیر راوی بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے

۱۴۲۳- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى جَمِيعًا عَنْ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ ابْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ الْأَمْكِيُّ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كُنَّا فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَأْخُذُ الْأَرْضَ بِالثُّلُثِ أَوْ الرَّبْعِ بِالنَّازِبَاتِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ فَقَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزَعُهَا فَإِنْ لَمْ يَزَعْهَا فَلْيَمْنَحْهَا أَحَاهُ فَإِنْ لَمْ يَمْنَحْهَا أَحَاهُ فَلْيَسْكُهَا *

۱۴۲۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو سَفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَهَيِّئْهَا أَوْ لْيُزَعْهَا *

۱۴۲۵- وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا أَبُو الْخَوَّابِ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلْيَزَعُهَا أَوْ فَلْيَزَعُهَا رَجُلًا *

۱۴۲۶- وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعْدٍ الْأَكَلِيُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَهُ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ أَبِي عِيَاشٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ

نافع نے بیان کیا، اور انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا، وہ فرما رہے تھے، کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اپنی زمینیں کرایہ پر دیا کرتے تھے، مگر جب ہم نے رافع بن خدیج کی حدیث سنی، تو پھر ہم نے اس چیز کو چھوڑ دیا۔ ۱۴۲۷- یحییٰ بن یحییٰ، ابو حنیفہ، ابو الزہیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے خالی زمین کو دو یا تین سال کے لئے بیچنے سے منع فرمایا ہے۔

۱۴۲۸- سعید بن منصور اور ابو بکر بن ابی شیبہ اور عمرو بن قنقلہ، زبیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، حمید اعرج، سلیمان بن قتیبہ، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی سالوں کی بیچ سے منع فرمایا ہے، اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے، کہ کئی سالوں کے لئے پھلوں کی بیچ کرنے سے آپ نے منع فرمایا ہے۔

۱۴۲۹- حسن طوائفی، ابو توبہ، معاویہ، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے بیان کیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جس شخص کے پاس زمین ہو، تو خود کھیتی کرے، یا اپنے (مسلمان) بھائی کو مفت دے دے، اور اگر وہ نہ لے، تو اپنی زمین رہنے دے۔

۱۴۳۰- حسن طوائفی، ابو توبہ، معاویہ، یحییٰ بن ابی کثیر، یزید بن نعیم، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، کہ آپ مزایہ اور حقول سے منع فرماتے تھے، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا، کہ مزایہ قویہ ہے، کہ ان کھجوروں کو جو درختوں پر لگی ہوئی ہوں، خشک کھجوروں کے عوض فروخت کیا جائے، اور حقول زمین کو کرایہ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عن کراء الأرض قال یحییٰ وحدثنی نافع ابن سبيع عن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بقول کنا نکرئ ارضنا ثم ترکنا ذلک جبین سمعنا حدیث رافع بن خدیج * ۱۴۲۷- وحدثنا یحییٰ بن یحییٰ أخبرنا ابو حنیفہ عن ابی الزہیر عن جابر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع الارض البیضاء ستین أو ثلاثا *

۱۴۲۸- وحدثنا سعید بن منصور وأبو بکر بن ابی شیبہ وعمر بن النافذ وزہیر بن حرب قالوا حدثنا سفیان بن عیینہ عن حمید الاعرج عن سلیمان بن عقیق عن جابر قال نہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع السین وفي رواية ابن ابی شیبہ عن بیع النمر سین *

۱۴۲۹- وحدثنا حسن بن علی الحلوانی حدثنا ابو نوبہ حدثنا معاویہ عن یحییٰ بن ابی کثیر عن ابی سلمہ بن عبد الرحمن عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من كانت له أرض فليزرعها أو يئتمنها أخاه فإن ابی فليمسك أرضه *

۱۴۳۰- وحدثنا الحسن الحلوانی حدثنا ابو نوبہ حدثنا معاویہ عن یحییٰ بن ابی کثیر أن یزید بن نعیم أخبره أن جابر بن عبد اللہ أخبره أنه سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ينہی عن المزانة والحقول فقال جابر بن عبد اللہ المزانة الثمر بالتمر والحقول كراء الأرض *

پر بیٹا ہے۔

۱۴۳۱- حذیث ابن عبد الرحمن القاری، سہیل بن ابی صالح، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے محافلہ اور مزانہ سے منع فرمایا ہے۔

۱۴۳۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِي عَنْ سَهِيلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَافَلَةِ وَالْمَزَانَةِ *

(حاکمہ) محافلہ اور محول ایک ہی چیز کے دو نام ہیں، واللہ اعلم بالصواب (مترجم)۔

۱۴۳۲- ابو الظاہر، ابن وہب، مالک بن انس، داؤد بن حصین، ابو سفیان، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے بیان کیا، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مزانہ اور محافلہ سے منع فرمایا ہے، مزانہ تو ورختوں پر لگی ہوئی سمجوروں کا فروخت کرنا ہے، اور محافلہ زمین کو کرایہ پر دینا ہے۔

۱۴۳۲- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ أَنَّ أَبَا سَفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخَدْرِي يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَزَانَةِ وَالْمُحَافَلَةِ وَالْمَزَانَةِ أَشْيَاءُ الثَّمَرِ فِي رُغُوسِ النَّخْلِ وَالْمُحَافَلَةِ كِرَاءُ الْأَرْضِ *

۱۴۳۳- یحییٰ بن یحییٰ، ابو الریح عسکری، حماد بن زید، عمرو بیان کرتے ہیں، کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا، فرما رہے تھے، کہ ہم نماز پر (یعنی زمین کو کرایہ پر دینے) میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے، یہاں تک کہ جب پہلا سال ہوا تو حضرت رافع نے کہا، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔

۱۴۳۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو الرَّبِيعِ الْفُتَيْكِيُّ قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا وَقَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ كُنَّا لَا نَرَى بِالتَّخْيِيرِ بَأْسًا حَتَّى كَانَ عَامَ أَوَّلِ فَرَعَمَ رَافِعٌ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُ *

۱۴۳۴- ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان (دوسری سند) علی بن حجر اور ابراہیم بن دینار، اسماعیل بن علیہ، ایوب (تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، وکیع، سفیان، عمرو بن دینار سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے، لیکن ابن عیینہ کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ ہم نے اس حدیث کی وجہ سے نماز پر چھوڑ دیا۔

۱۴۳۴- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ ح وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي ثَوْبٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سَفْيَانٌ كُلُّهُمْ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَوْلَهُ مِنْ أَجْلِهِ *

۱۴۳۵- علی بن حجر، اسماعیل، ایوب، ابو اللیل، مجاہد سے

۱۴۳۵- وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا

روایت ہے، انہوں نے کہا، کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا کہ ہمیں رافع نے ہماری زمین کی آمدنی سے روک دیا ہے۔

۱۳۳۶- یحییٰ بن یحییٰ، یزید بن زریع، ایوب، نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی کاشت کی زمینیں آنحضرت صلی اللہ کے زمانہ میں، اور حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانہ خلافت میں اور امیر معاویہؓ کے ابتدائی زمانہ تک کرایہ پر دیا کرتے تھے، حتیٰ کہ حضرت معاویہ کی خلافت کے اخیر زمانہ میں انہیں اطلاع ملی، کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت سے اس چیز کی ممانعت بیان کرتے ہیں، تو ان کے پاس گئے، اور میں بھی ان کے ساتھ تھا، چنانچہ حضرت ابن عمر نے ان سے دریافت کیا، تو انہوں نے فرمایا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زراعت کی زمینوں کو کرایہ پر دینے سے منع کرتے تھے، چنانچہ اس کے بعد ابن عمر نے زمینوں کو کرایہ پر دینا چھوڑ دیا، پھر جب بھی ان سے اس کے متعلق دریافت کیا جاتا، تو فرماتے، رافع بن خدیج بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے۔

۱۳۳۷- ابوالریح، ابوکامل، حماد بن زید (دوسری سند) علی بن حجر، اسماعیل، ایوب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے، باقی ابن علیہ کی روایت میں یہ زیادتی ہے، کہ ابن عمرؓ نے اس کے بعد زمینوں کو کرایہ پر دینا چھوڑ دیا، اور پھر وہ زمین کو کرایہ پر نہیں دیتے تھے۔

۱۳۳۸- ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ میں حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا، حتیٰ کہ وہ ان کے پاس مقام بلاط میں آئے، تو انہوں نے فرمایا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کاشت کی زمینوں کو کرایہ پر دینے

إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ لَقَدْ مَنَعَنَا رَافِعٌ نَفْعَ أَرْضِنَا *

۱۴۳۶- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُكْرِي مَرَاعَةً عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي إِمَارَةِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ حَتَّى تَلْعَقَ فِي آخِرِ خِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يُحَدِّثُ فِيهَا بَنَاهِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ وَأَنَا مَعَهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَفَرَكَهَا ابْنُ عُمَرَ بَعْدُ وَكَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْهَا بَعْدُ قَالَ زَعَمَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهَا *

۱۴۳۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ ح وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُثَيْبَةَ قَالَ فَفَرَكَهَا ابْنُ عُمَرَ بَعْدُ ذَلِكَ فَكَانَ لَا يُكْرِيهَا *

۱۴۳۸- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ دَخَيْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ إِلَى رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ حَتَّى أَنَا بِالْبَلَّاطِ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ *

سے منع کیا ہے۔

۱۳۳۹۔ ابن ابی خلف، حجاج بن شاعر، ذکر بیان عدی، عبید اللہ بن عمر، زید، حکم، نافع سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت رافع بن خدیج کے پاس تشریف لائے، تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت بیان کی۔

۱۳۴۰۔ محمد بن ثنی، حسین بن حسن بن سيار، ابن عون، نافع بیان کرتے ہیں، کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما زمین کو کرایہ پر لیا کرتے تھے، پھر انہیں حضرت رافع بن خدیج سے ایک حدیث کی خبر دی گئی، وہ مجھے ساتھ لے کر رافع کے پاس گئے، حضرت رافع نے اپنے بعض چچاؤں سے نقل کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کے کرایہ سے منع کیا ہے، نافع بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت ابن عمرؓ زمین کو کرایہ پر لینا چھوڑ دیا۔

۱۳۴۱۔ محمد بن حاتم، یزید بن ہارون، ابن عون سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، کہ انہوں نے اپنے بعض چچاؤں سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا۔

۱۳۴۲۔ عبد الملک، شعیب، لیث، عقیل بن خالد، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی زمین کو کرایہ پر دیتے تھے، یہاں تک کہ اطلاع ملی، کہ حضرت رافع بن خدیج انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ زمین کے کرایہ سے منع کرتے ہیں، چنانچہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے ملاقات کی اور دریافت کیا کہ اے ابن خدیج تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زمین کے متعلق کیا بیان کرتے ہو، تو حضرت رافع بن خدیجؓ نے حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا، کہ میں نے اپنے دونوں چچاؤں سے

(فائدہ) باط مسند نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ایک مقام ہے۔

۱۴۳۹۔ وَحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي خَلْفٍ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَبْدِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَتَى رَافِعًا فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۴۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ يَعْنِي ابْنَ حَسَنِ بْنِ سَارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَأْجُرُ الْأَرْضَ قَالَ فَتَيَّيْتُ حَدِيثًا عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ فَانْطَلَقْتُ بِهِ مَعَهُ إِلَيْهِ قَالَ فَذَكَرَ عَنْ بَعْضِ عُمُومِيَّةٍ ذَكَرَ فِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ فَتَرَكَهُ ابْنُ عُمَرَ فَلَمْ يَأْجُرْ *

۱۴۴۱۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَحَدَّثَهُ عَنْ بَعْضِ عُمُومِيَّةٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۴۴۲۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ ابْنُ اللَّيْثِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ خَدِيِّ حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُكْرِي أَرْضِيهِ حَتَّى بَلَغَهُ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ الْأَنْصَارِيَّ كَانَ يَنْهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَلْيَبْئُ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ يَا ابْنَ خَدِيجٍ مَاذَا تَحَدَّثْتَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ لِعَبْدِ اللَّهِ

سنا، اور وہ دونوں غزوہ بدر میں شریک تھے، وہ گھروالوں سے حدیث بیان کرتے تھے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں بخوبی جانتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں زمین کرایہ پر دی جاتی تھی، مگر پھر عبداللہ ڈرے، کہ کہیں ایسا نہ ہو، کہ اس بات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نیا حکم دیا ہو، جس کی اطلاع انہیں نہ ہوئی ہو، چنانچہ پھر انہوں نے زمین کو کرایہ پر دینا چھوڑ دیا۔

۱۳۳۳- علی بن حجر سحی، یعقوب بن یراع، سلیمان بن یسار، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں زمین کو کرایہ پر دیا کرتے تھے، چنانچہ اسے تہائی اور چوتھائی، اور اناج کی ایک معین مقدار پر کرایہ پر دیا کرتے تھے، ایک روز میرے پاس میرے بچاؤں میں سے کوئی آیا، اور کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک ایسے کام سے منع کر دیا ہے، جو ہمارے لئے نافع تھا، باقی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت ہمارے لئے زیادہ مفید ہے، ہمیں زمین کو بیٹائی پر دینے سے منع کر دیا ہے، کہ ہم اسے چوتھائی یا تہائی پیدوار یا معین اناج پر دیں اور مالک زمین کو حکم دیا، کہ وہ خود اس میں کھیتی کرے، یا دوسرے کو کھیتی کے لئے دیدے اور کرایہ یا اور کسی طرح زمین کو دینا آپ نے اچھا نہ سمجھا۔

۱۳۳۴- یحییٰ بن یحییٰ، حماد بن زید، ایوب، یحییٰ بن حکیم، سلیمان بن یسار، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم زمین میں محافلہ کیا کرتے تھے، یعنی تہائی اور چوتھائی پر کرایہ پر دیا کرتے تھے، پھر بقیہ روایت ابن علیہ کی روایت کی طرح بیان کی ہے۔

سَمِعْتُ عُمَرَ وَكَانَا قَدْ شَهِدَا بِذُرٍّ يُحَدِّثَانِ أَهْلَ الدَّارِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَقَدْ كُنْتُ أَغْلَمُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْأَرْضَ تُكْرَى ثُمَّ حَشَيْتُ عَبْدُ اللَّهِ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذْتُ فِي ذَلِكَ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ فَرَكٌ كِرَاءِ الْأَرْضِ *

۱۴۴۳- وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُثَيْبٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ يَعْلَى ابْنِ حَكِيمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نُحَاقِلُ الْأَرْضَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتُكْرِيهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبْعِ وَالطَّعَامِ الْمُسَمَّى فَجَاءَنَا ذَاتَ يَوْمٍ رَجُلٌ مِنْ عُمُومِنِي فَقَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَطَوَاعِيَةً لِلَّهِ وَرَسُولِهِ أَنْفَعُ لَنَا نَهَانَا أَنْ نُحَاقِلَ بِالْأَرْضِ فَتُكْرِيهَا عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبْعِ وَالطَّعَامِ الْمُسَمَّى وَأَمَرَ رَبُّ الْأَرْضِ أَنْ يَزْرَعَهَا أَوْ يَزْرِعَهَا وَكَرِهَ كِرَاءَهَا وَمَا سِوَى ذَلِكَ *

۱۴۴۴- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ يَعْلَى بْنُ حَكِيمٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ ابْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نُحَاقِلُ بِالْأَرْضِ فَتُكْرِيهَا عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبْعِ ثُمَّ ذَكَرَ

بِوَثْلٍ حَدِيثُ ابْنِ عُثَيْبَةَ *

۱۴۴۵- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا عَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُهُ كُلُّهُمْ عَنْ ابْنِ أَبِي عُرْوَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۴۴۶- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَارِمٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْ عَنْ نَعِصٍ عُمُومَتِهِ *

۱۴۴۷- حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو مُشَيْرٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمْرَةَ حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ أَبِي النَّجَّاشِيِّ مَوْلَى رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ أَبِي ظَهْرٍ عَنْ رَافِعٍ وَهُوَ عَمُّهُ قَالَ أَتَانِي ظَهْرٌ فَقَالَ لَقَدْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرِ كَانِ بِنَا رَافِعًا فَقُلْتُ وَمَا ذَلِكَ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ حَقٌّ قَالَ سَأَلْتَنِي كَيْفَ تَصْنَعُونَ بِمَحَافِلِكُمْ فَقُلْتُ نَوَاحِرُهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَى الرَّبِيعِ أَوْ الْأَوْسُقِ مِنَ التَّمْرِ أَوْ الشَّعِيرِ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا ارْزَعُوهَا أَوْ ارْزَعُوهَا أَوْ أَمْسِكُوهَا *

۱۴۴۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي النَّجَّاشِيِّ عَنْ رَافِعِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا وَلَمْ يَذْكُرْ عَنْ عَمِّهِ ظَهْرٍ *

۱۴۴۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ

۱۳۳۵- یحییٰ بن حبیب، خالد بن حارث (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عہدہ ابن ابی عروبہ، یعلیٰ بن حکیم سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

۱۳۳۶- ابو الطاہر، ابن وہب، جریر بن حارم، یعلیٰ بن حکیم سے اسی سند کے ساتھ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کی ہے، مگر اس میں رافع بن خدیج کے بعض چچاؤں کا تذکرہ نہیں ہے۔

۱۳۳۷- اسحاق بن منصور، ابو مسر، یحییٰ بن حمزہ، ابو عمرو اوزاعی، ابو النجاشی، مولیٰ، رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت رافع بیان کرتے ہیں، کہ ظہیر بن رافع جو کہ ان کے چچا تھے، وہ میرے پاس آئے اور بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک ایسے کام سے منع کر دیا ہے جس میں ہمارا فائدہ تھا، میں نے عرض کیا وہ کیا ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کچھ بھی فرمایا ہے، وہ حق ہے، انہوں نے کہا کہ حضورؐ نے مجھ سے دریافت فرمایا، کہ تم اپنے کھیتوں کا کیا کرتے ہو، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ کرایہ پر دیتے ہیں، یعنی نالوں پر جو پیداوار ہوتی ہے، وہ لے لیتے ہیں، یا بھجور یا جو کے دس لے لیتے ہیں، آپؐ نے فرمایا، ایسا مت کرو، یا تم ان میں خود بھیجتی کرو یا دوسروں کو بھیجتی کے لئے دو یا پونے ہی رہنے دو۔

۱۳۳۸- محمد بن حاتم، عبدالرحمن بن مہدی، عکرمہ بن عمار، ابو النجاشی، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں، باقی اس میں ان کے چچا ظہیر کا ذکر نہیں ہے۔

۱۳۳۹- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ربیعہ بن ابی عبدالرحمن، حنظلہ بن

قیس بیان کرتے ہیں، کہ انہوں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زمین کے کرایہ کے متعلق دریافت فرمایا، تو انہوں نے جواب دیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے، میں نے عرض کیا کہ سونے اور چاندی کے عوض بھی ممانعت ہے، انہوں نے کہا کہ سونے اور چاندی کے عوض تو کوئی حرج نہیں۔

۱۳۵۰۔ اسحاق، یحییٰ بن یونس، اوزاعی، ربیعہ بن ابی عبد الرحمن، حنظلہ بن قیس انصاری بیان کرتے ہیں، کہ میں نے حضرت رافع بن خدیج سے زمین کو سونے اور چاندی کے بدلے میں کرایہ پر لینے کے متعلق دریافت کیا، انہوں نے فرمایا، اس میں کوئی حرج نہیں ہے، لوگ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہر کے کناروں اور ٹالوں پر پیداوار ہوتی تھی، اس کے بدلے میں زمین دیا کرتے تھے، اور متعین پیداوار دیتے تو بعض اوقات ایک چیز تلف ہو جاتی، اور دوسری بچ جاتی، اور یہ سالم رہتی اور وہ تلف ہو جاتی، اور پھر بعض کو کرایہ نہ ملتا، مگر جو بچ رہتا، اسی لئے آپ نے اس سے منع کیا، لیکن اگر کرایہ کے عوض کوئی معین چیز ہو، جس کی ذمہ داری ہو سکے، تو کوئی مضائقہ نہیں۔

۱۳۵۱۔ عمرو مائدہ، سفیان بن عیینہ، یحییٰ بن سعید، حنظلہ زرقی بیان کرتے ہیں، کہ انہوں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، وہ فرما رہے تھے، کہ انصار میں ہماری زمینیں سب سے زیادہ تھیں ہم زمین کو اس شرط پر کرایہ پر دیتے تھے، کہ اس جگہ کی پیداوار ہماری ہے، اور اس مقام کی ان کی، چنانچہ بسا اوقات اس حصہ میں پیداوار ہوتی اور اس میں نہ ہوتی، تو اس بنا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس چیز سے منع کر دیا لیکن چاندی کے عوض کرایہ پر دینا تو اس سے نہیں روکا۔

عَلَى مَالِكٍ عَنْ رِبْعَةَ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ الرَّحْمَنِ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ أَنَّهُ سَأَلَ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ فَقُلْتُ أَوَالِدُ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَقَالَ أَمَّا بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَلَا بَأْسَ بِهِ *

۱۴۵۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ رِبْعَةَ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي حَنْظَلَةُ بْنُ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَأَلْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ إِنَّمَا كَانَ النَّاسُ يُؤَاجِرُونَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَذْيَنَاتِ وَأَقْبَالِ الْحَدَاوِلِ وَأَشْيَاءَ مِنَ الزَّرْعِ فَبَيْلُكَ هَذَا وَيَسْلُمُ هَذَا وَيَسْلُمُ هَذَا وَيَهْلِكُ هَذَا فَلَمْ يَكُنْ لِلنَّاسِ كِرَاءٌ إِلَّا هَذَا فَلِذَلِكَ زُحِرَ عَنْهُ قَائِمًا شَيْءٌ مَعْلُومٌ مَضْمُونٌ فَلَا بَأْسَ بِهِ *

۱۴۵۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَنْظَلَةَ الزُّرَيْقِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَقُولُ كُنَّا أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ حَقْلًا قَالَ كُنَّا نَكْرِي الْأَرْضَ عَلَى أَنْ لَنَا هَذِهِ وَلَهُمْ هَذِهِ فَرُبَّمَا أَخْرَجَتْ هَذِهِ وَلَمْ تُخْرِجْ هَذِهِ فَهَبْنَا عَنْ ذَلِكَ وَأَمَّا الْوَرِقُ فَلَمْ يَنْهِنَا *

(تاکد) اس روایت میں صاف تصریح آگئی ہے کہ آپ نے اس سے کیوں منع کیا، اس لئے کہ اس شکل میں نقصان کا خدشہ ہے، جبکہ ہر ایک اپنے لئے ایک خاص حصہ زمین کرے گا، لیکن اگر جملہ پیداوار پر حصہ رکھا جائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں، احادیث میں ممانعت

سورۃ اول ہی کی آ رہی ہے، باقی مزارعت کے جواز میں کوئی شبہ نہیں، ابن خزیمہ نے مزارعت کے جواز پر ایک کتاب بھی تحریر فرمائی ہے، اور اس میں احادیث کا محل بخوبی واضح فرمایا، واللہ اعلم۔

۱۴۵۲- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ لَحْوَةً*

۱۴۵۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدُ بْنُ زِيَادٍ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ كِلَاهُمَا عَنْ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَعْقِلٍ عَنِ الْمُرَارَعَةِ فَقَالَ أَخْبَرَنِي ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُرَارَعَةِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ نَهَى عَنْهَا وَقَالَ سَأَلْتُ ابْنَ مَعْقِلٍ وَلَمْ يَسْمَعْ عَبْدَ اللَّهِ*

۱۴۵۴- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ فَسَأَلْنَاهُ عَنِ الْمُرَارَعَةِ فَقَالَ رَعِمَ ثَابِتٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُرَارَعَةِ وَأَمَرَ بِالْمُؤَاخَرَةِ وَقَالَ لَا تَأْسَ بِهَا*

۱۴۵۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُحَاذٍ قَالَ لِبَطَّوُسٍ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى ابْنِ رَافِعٍ بَيْنَ حَدِيثٍ فَاسْمَعْ مِنْهُ الْحَدِيثَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاتَّهَرَهُ قَالَ إِنِّي وَاللَّهِ لَوْ أَعْلَمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۴۵۲- ابو الربیع، حماد (دوسری سند) ابن شیبہ، یزید بن ہارون، یحییٰ بن سعید سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

۱۴۵۳- یحییٰ بن یحییٰ، عبد الواحد بن زیاد (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، شیبانی، حضرت عبد اللہ بن سائب سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن معقلؓ سے مزارعت کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے فرمایا، کہ مجھے حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزارعت سے منع فرمایا ہے، اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں ”نہی عنہا“ ہے، اور ابن معقل کا لفظ ہے، عبد اللہ کا لفظ نہیں ہے۔

۱۴۵۴- اسحاق بن منصور، یحییٰ بن حماد، ابو عوانہ، سلیمان، شیبانی، حضرت عبد اللہ بن سائبؓ بیان کرتے ہیں، کہ ہم حضرت عبد اللہ بن معقلؓ کے پاس گئے، اور ہم نے ان سے مزارعت کے متعلق دریافت کیا، انہوں نے فرمایا کہ حضرت ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزارعت یعنی بٹائی سے منع فرمایا ہے، اور مواجرت یعنی روپے وغیرہ کے عوض دینے کا حکم دیا، اور فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔

۱۴۵۵- یحییٰ بن یحییٰ، حماد بن زید، عمر سے روایت ہے، کہ مجاہد نے طاؤس سے کہا، کہ ہمارے ساتھ حضرت رافع بن خدیجؓ کے لڑکے کے پاس چلو، اور ان سے وہ حدیث سنو، جسے وہ اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، تو طاؤس نے مجاہد کو جھڑکا، اور کہا خدا کی قسم اگر میں جانتا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

۱۴۵۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُحَاذٍ قَالَ لِبَطَّوُسٍ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى ابْنِ رَافِعٍ بَيْنَ حَدِيثٍ فَاسْمَعْ مِنْهُ الْحَدِيثَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاتَّهَرَهُ قَالَ إِنِّي وَاللَّهِ لَوْ أَعْلَمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مزارعت سے منع فرمایا ہے، تو میں سمجھی نہ کرتا، لیکن مجھ سے اس شخص نے حدیث بیان کی جو صحابہ کرام میں اور حضرات سے زیادہ جانتا ہے، یعنی حضرت ابن عباسؓ نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، کہ اگر تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو اپنی زمین بطور ہبہ کے دیدے، تو یہ اس سے بہتر ہے، کہ اس سے کرایہ لے۔

(فائدہ) معلوم ہوا کہ مزارعت پر دینا ممنوع نہیں، لیکن مسلمان بھائی کے ساتھ سلوک کرنا افضل و بہتر ہے۔

۱۳۵۶۔ ابن ابی عمر، سفیان، عمرو اور ابن طاؤس سے روایت ہے، کہ طاؤس ثانی (مخابرہ) کیا کرتے تھے، تو عمرو نے کہا، اے ابو عبد الرحمن! اگر تم اس مخابرہ کو ترک کر دو تو بہتر ہے، کیونکہ لوگ کہتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مخابرہ سے منع فرمایا ہے، طاؤس بولے، اے عمرو! مجھ سے اس نے بیان کیا ہے، جو صحابہ کرام میں زیادہ جانتے والا تھا، یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخابرہ سے منع نہیں فرمایا، بلکہ یہ ارشاد فرمایا ہے، کہ اگر کوئی تم میں سے اپنے (مسلمان) بھائی کو مفت زمین دے دے تو متعینہ کرایہ لینے سے اس کے لئے یہ چیز بہتر ہے۔

۱۳۵۷۔ ابن ابی عمرو، ثقیفی، ایوب (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، بوکحج، سفیان (تیسری سند) محمد بن ریح، لیث، ابن جریج، (چوتھی سند) علی بن حجر، فضل بن موسیٰ، شریک، شعبہ، عمرو بن دینار، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ و آلہ و سلم سے سابقہ احادیث کی طرح روایت بیان کی ہے۔

۱۳۵۸۔ عبد بن حمید اور محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ابن طاؤس، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ

نہی عنہ ما فعلتہ وَلَکِنْ حَدَّثَنِي مَنْ هُوَ اَعْلَمُ بِهِ مِنْهُمْ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَآ اَنْ يَمْنَحَ الرَّجُلُ اَحَاةَ اَرْضَهُ خَيْرَ لَهُ مِنْ اَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا حَرْجًا مَعْلُومًا *

۱۴۵۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو وَابْنِ طَاوُسٍ عَنْ طَاوُسٍ اَنَّهُ كَانَ يُخَابِرُ قَالَ عَمْرُو فَقُلْتُ لَهُ يَا اَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ لَوْ تَرَكْتُ هَذِهِ الْمُخَابِرَةَ فَإِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُخَابِرَةِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ أَحْبَبْتُ أَنْ أَعْلَمَهُمْ بِذَلِكَ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ عَنْهَا إِنَّمَا قَالَ يَمْنَحُ أَحَدُكُمْ أَحَاةَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا حَرْجًا مَعْلُومًا *

۱۴۵۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ عَنْ سُفْيَانَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَمَضَانَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ شَرِيكِ عَنْ شُعْبَةَ كُلُّهُمْ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ *

۱۴۵۸۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ

علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ اگر کوئی تم سے اپنے بھائی کو حق زمین دے دے، تو یہ اس سے بہتر ہے کہ اس سے اتنا کرایہ لے، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ یہ حلال ہے، اور انصار کی زبان میں اس کو محاقلہ کہتے ہیں۔

۱۳۵۹۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی، عبد اللہ بن جعفر رقی، عبید اللہ بن عمرو، زید بن ابی نعیم، عبد الملک بن ابی یزید، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے، کہ اگر کسی کے پاس زمین ہو تو وہ اپنے بھائی کو مفت دے دے، تو یہ اس کے لئے بہتر ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتابُ الْمَسَاقَاةِ وَالْمُزَارَعَةِ

۱۳۶۰۔ احمد بن حنبل اور زہیر بن حرب، یحییٰ قطان، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر والوں سے جو بھی پھل اور اناج کی پیداوار ہو، اس میں نصف پر معاملہ فرمایا تھا۔

(فائدہ) مساقات یہ ہے کہ اپنے درخت کسی کو دیے، اور اس سے کہہ دے، کہ ان میں پانی دینا اور ان کی حفاظت کرنا، پھل جو ہو گا، وہ آپس میں تقسیم کر لیں گے، یہی صورت مزارعت کی ہے، بس مساقات درختوں میں اور مزارعت زمین میں ہے، دونوں کا حکم ایک ہے، کہ دونوں جائز ہیں۔

۱۳۶۱۔ علی بن حجر سعدی، ابن مسیر، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو اس شرط پر حوالہ کر دیا، کہ جو پھل یا اناج کی پیداوار ہو، وہ آدھی تمہاری، اور آدھی ہماری، چنانچہ آپ اپنی ازواج کو ہر سال سو سن

أَيُّهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ يَمْنَحَ أَحَدُكُمْ أَحَاهُ أَرْضَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا كَذًا وَكَذًا لِشَيْءٍ مَعْلُومٍ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ الْحَقْلُ وَهُوَ بِلِسَانِ الْأَنْصَارِ الْمُخَاقَلَةُ *

۱۴۵۹۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَإِنَّهُ أَنْ يَمْنَحَهَا أَحَاهُ خَيْرٌ *

۱۴۶۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِرُؤَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَامَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ *

(فائدہ) مساقات یہ ہے کہ اپنے درخت کسی کو دیے، اور اس سے کہہ دے، کہ ان میں پانی دینا اور ان کی حفاظت کرنا، پھل جو ہو گا، وہ آپس میں تقسیم کر لیں گے، یہی صورت مزارعت کی ہے، بس مساقات درختوں میں اور مزارعت زمین میں ہے، دونوں کا حکم ایک ہے، کہ دونوں جائز ہیں۔

۱۴۶۱۔ وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ جُبَيْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَسْهَرٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ فَكَانَ يُعْطِي أَزْوَاجَهُ كُلَّ

دیتے، (۱) اسی وسق کھجوروں کے اور بیس وسق جو کے، جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی خلافت میں خیبر کو تقسیم کر دیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو اختیار دے دیا، کہ یا تم بھی زمین اور پانی کا حصہ لے لو یا اپنے وسق لیتی رہو، تو انہوں نے آپس میں اختلاف کیا، بعض نے تو زمین اور پانی لے لیا، اور بعض وسق ہی لیتی رہیں، حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان میں سے تھیں، جنہوں نے زمین اور پانی لینا پسند کیا تھا۔

۱۳۶۲۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل خیبر سے کھجور اور اناج کی نصف پیداوار پر معاملہ کیا، بقیہ حدیث علی بن مسمر کی روایت کی طرح ہے، اور اس میں حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے زمین کے پانی کو پسند کرنے کا ذکر نہیں ہے، ہاں اس بات کا تذکرہ ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج نے زمین کے تقسیم کرنے کو پسند فرمایا، اور پانی کا تذکرہ نہیں ہے۔

۱۳۶۳۔ ابو الطاہر، عبد اللہ بن وہب، اسامہ بن زید لیشی، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جب خیبر فتح ہو گیا، تو یہود نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ ہمیں یہیں رہنے دیجئے، اس شرط پر کہ پھل اور اناج کی پیداوار چھٹی ہو، اس میں نصف آپ لے لیجئے، چنانچہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شرط پر تمہیں رہنے دیتا ہوں، کہ جب تک ہم چاہیں گے، چنانچہ بقیہ حدیث ابن نمیر اور ابن مسمر کی حدیث کی طرح روایت کی، باقی اس حدیث

سَنَةِ مِائَةٍ وَسِتِّ ثَمَانِينَ وَسَفَا مِنْ ثَمَرٍ وَعِشْرِينَ وَسَفَا مِنْ شَعِيرٍ فَلَمَّا وَلِيَ عُمَرُ قِسْمَ خَيْبَرَ خَيْرَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يُقْطِعَ لَهُنَّ الْأَرْضَ وَالْمَاءَ أَوْ يَضْمَنَ لَهُنَّ الْأَوْسَاقَ كُلَّ عَامٍ فَاحْتَلَفْنَ فَمِنْهُنَّ مَنْ اخْتَارَ الْأَرْضَ وَالْمَاءَ وَمِنْهُنَّ مَنْ اخْتَارَ الْأَوْسَاقَ كُلَّ عَامٍ فَكَانَتْ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ مِنْ اخْتَارَتَا الْأَرْضَ وَالْمَاءَ *

۱۴۶۲۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا خَرَجَ مِنْهَا مِنْ زَرْعٍ أَوْ ثَمَرٍ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثُ بَنَحْوِ حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فَكَانَتْ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ مِنْ اخْتَارَتَا الْأَرْضَ وَالْمَاءَ وَقَالَ خَيْرُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يُقْطِعَ لَهُنَّ الْأَرْضَ وَلَمْ يَذْكُرِ الْمَاءَ *

۱۴۶۳۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا افْتَتَحَتْ خَيْبَرُ سَأَلْتُ يَهُودَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقَرِّهَهُمْ فِيهَا عَلَى أَنْ يَعْمَلُوا عَلَى يَنْصِفَ مَا خَرَجَ مِنْهَا مِنَ الثَّمَرِ وَالزَّرْعِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَرَأَيْتُمْ فِيهَا عَلَى ذَلِكَ مَا شِئْنَا ثُمَّ سَأَلَ الْحَدِيثُ بَنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَابْنِ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ

(۱) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ازواج مطہرات کو سال بھر کا نفعہ اکٹھے ہی دے دیا کرتے تھے۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ضرورت کی چیز کا ذخیرہ کر کے رکھنا توکل کے معانی میں ہے۔

میں اتنی زیادتی ہے، کہ خیبر کے اس نصف بھل کے پھر دو حصے کئے جاتے تھے، اور اس میں سے پانچواں حصہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لے لیتے تھے۔

۱۳۶۳۔ ابن ریح، لیث، محمد بن عبد الرحمن، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کے یہود کو خیبر کے درخت اور اس کی زمین کو اس شرط پر دے دیا، کہ وہ اپنے مال سے اس کی خدمت کریں گے، اور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کے لئے اس کا نصف میوہ ہے۔

۱۳۶۵۔ محمد بن رافع، اسحاق بن منصور، عبد الرزاق، ابن جریج، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہود اور نصاریٰ کو ملک حجاز سے نکال دیا، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب خیبر پر غالب ہوئے تو آپ نے یہود کو وہاں سے نکال دینا چاہا، کیونکہ جب آپ اس زمین پر غالب ہوئے تو، وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہو گئی، اسی بنا پر آپ نے یہود کو وہاں سے نکال دینا چاہا، مگر یہود نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی، کہ آپ ہمیں اس شرط پر یہاں رہنے دیجئے، کہ ہم یہاں محنت کریں گے، اور نصف میوہ لے لیں گے، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا، اچھا اس شرط پر ہم تمہیں رہنے دیتے ہیں، جب تک کہ ہم چاہیں، چنانچہ وہ وہیں رہے، یہاں تک کہ حضرت عمرؓ نے انہیں جانا اور اریحاء کی طرف نکال دیا۔

(تادم) حجاز اور یامامہ دونوں گاؤں ہیں، اور گو ملک عرب میں ہیں، مگر حجاز میں نہیں، اور حضور کا مقصد بھی یہی تھا، کہ انہیں ملک حجاز سے نکال دیا جائے، چنانچہ حضرت عمرؓ نے ایسا ہی کیا۔

باب (۱۹۰) درخت لگانے اور کھیتی کرنے کی فضیلت۔

وَرَادَ فِيهِ وَكَانَ الثَّمَرُ يُقَسَّمُ عَلَى السَّهْمَانِ مِنْ يَصْنَعُ خَيْبَرَ فَيَأْخُذُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخُمْسَ *

۱۴۶۴۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمَيْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ دَفَعَ إِلَى يَهُودِ خَيْبَرَ نَحْلَ خَيْبَرَ وَأَرْضَهَا عَلَى أَنْ يَعْمَلُوهَا مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَلِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَطْرُ ثَمَرِهَا *

۱۴۶۵۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَالْقَطِيعُ ابْنُ رَافِعٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقُ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَجْلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا طَهَّرَ عَلَى خَيْبَرَ أَرَادَ إِخْرَاجَ الْيَهُودِ مِنْهَا وَكَتَبَ الْأَرْضَ حِينَ ظَهَرَ عَلَيْهَا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُسْلِمِينَ فَأَرَادَ إِخْرَاجَ الْيَهُودِ مِنْهَا فَسَأَلَتْ الْيَهُودُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعْرِضَهُمْ بِهَا عَلَى أَنْ يَكْفُوا عَمَلَهَا وَلَهُمْ يَصْنَعُ الثَّمَرُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرِضُكُمْ بِهَا عَلَى ذَلِكَ مَا شِئْنَا فَفَرُّوا بِهَا حَتَّى أَجْلَاهُمْ عُمَرُ إِلَى تَبَعَاءَ وَأَرِيحَاءَ *

(۱۹۰) بَابُ فَضْلِ الْغَرْسِ وَالزَّرْعِ *

۱۳۶۶۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبدالملک، عطاء، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ کوئی مسلمان بھی ایسا نہیں ہے، کہ جو کوئی درخت لگائے مگر جو کچھ بھی اس درخت میں سے کھایا جائے، وہ لگانے والے کے لئے صدقہ ہوگا، اور جو درخت کھا جائیں وہ بھی صدقہ ہے، اور جو پرندے کھائیں وہ بھی صدقہ ہے (۱)، اور اس میں سے کوئی کم نہیں کرے گا مگر یہ کہ اس کو صدقہ کا ثواب ملے گا۔

۱۳۶۷۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن روح، لیث، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام مبشر انصاریہ کے پاس ان کے کھجور کے باغ میں گئے، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا، یہ کھجور کے درخت کس نے لگائے، مسلمان نے یا کافر نے، انہوں نے عرض کیا مسلمان نے، تو آپ نے ارشاد فرمایا، کہ جو مسلمان بھی کوئی درخت لگائے، یا کھیتی کرے، اور اس میں سے کوئی انسان، یا جانور، یا اور کوئی چیز کھا جائے تو لگانے والے کو صدقہ کا ثواب ملے گا۔

۱۳۶۸۔ محمد بن حاتم، ابن ابی خلف، روح، ابن جریر، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے، کہ جو کوئی مسلمان درخت لگاتا ہے یا کھیتی کرتا ہے، اور اس میں سے کوئی چوپایہ یا پرندہ یا کوئی کچھ کھاتا ہے، تو یہ چیز بھی بونے والے کے لئے باعث اجر ہوتی ہے، ابن ابی خلف نے اپنی روایت میں "طائر شئ کذا" کا لفظ بڑھا ہے۔

۱۴۶۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا إِلَّا كَانَ مَا أَكَلَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ وَمَا سُرِقَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ مِنْهُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ وَمَا أَكَلَتِ الطَّيْرُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ وَلَا يَزُولُ أَحَدٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ *

۱۴۶۷۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أُمِّ مَيْمُونَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ فِي بَيْتِهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَرَسَ هَذَا الشَّجَرِ أَمْسَلِمٌ أَمْ كَافِرٌ فَقَالَتْ بَلْ مُسْلِمٌ فَقَالَ لَا يَغْرِسُ مُسْلِمٌ غَرْسًا وَلَا يَزُولُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ إِنْسَانٌ وَلَا ذَابَّةٌ وَلَا شَيْءٌ إِلَّا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةٌ *

۱۴۶۸۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَأَبْنُ أَبِي خَلْفٍ قَالَا حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَغْرِسُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ غَرْسًا وَلَا زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ شَيْءٌ أَوْ طَائِرٌ أَوْ شَيْءٌ إِلَّا كَانَ لَهُ فِيهِ أَجْرٌ وَقَالَ ابْنُ أَبِي خَلْفٍ طَائِرٌ شَيْءٌ كَذَا *

(۱) کوئی شخص جب کسی ایسی بھلائی کا سبب بنے جس سے دوسرے لوگ نفع حاصل کیں تو اس سبب بننے والے کو اس پر اجر عطا کیا جاتا ہے اگرچہ اس کی ثواب کی نیت نہ ہو۔ جیسے درخت لگانے والے کو اس درخت سے جتنے انسان یا جانور اور پرندے نفع اٹھائیں سب کی طرف سے یہ اجر کا مستحق ہوگا اگرچہ یہ درخت لگانے والا بعد میں وہ کسی کو بیچ دے یا کسی طریقہ سے اپنی ملک سے نکال دے اگرچہ بھی ملکہ ہے۔

۱۴۶۹۔ احمد بن سعید بن ابراہیم، روح بن عبادہ، زکریا بن اسحاق، عمرو بن دینار، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام مہدیہ کے پاس ان کے باغ میں تشریف لے گئے، تو آپ نے فرمایا، اے ام مہدیہ! درخت کس نے لگائے ہیں؟ مسلمان نے یا کافر نے، انہوں نے عرض کیا، نہیں بلکہ مسلمان نے، آپ نے ارشاد فرمایا، کہ جو مسلمان بھی کوئی درخت لگائے، اور اس میں سے کوئی انسان اور جانور اور پرندہ کھا جائے تو اس کو قیامت تک کے لئے صدقہ کا ثواب ملتا ہے۔

۱۴۷۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حفص بن غیاث (دوسری سند) ابو کریم، اسحاق بن ابراہیم، ابو معاویہ (تیسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن فضیل، اعلمش، ابو سفیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں، باقی عرو نے اپنی روایت میں عمار کا، اور ابو بکر نے اپنی روایت میں ابو معاویہ کا اضافہ بیان کیا ہے، اور پھر ان دونوں نے ”عن ام مبشر“ کے لفظ بیان کئے ہیں، اور ابن فضیل کی روایت میں ”امرأۃ بن عبد حارثہ“ کا لفظ ہے، اور اسحاق کی روایت میں ابو معاویہ نے بھی ”عن ام مبشر رضی اللہ تعالیٰ عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم“ کے الفاظ بیان کئے ہیں، اور ابھی ان کا نام نہیں لیا، باقی سب نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے، عطاء، ابو اضریر، اور عمرو بن دینار کی روایت کی طرح حدیث بیان کی ہے

۱۴۶۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُمِّ مَعْدِيَةَ حَاطِطًا فَقَالَ يَا أُمَّ مَعْدِيَةَ مَنْ غَرَسَ هَذَا النَّخْلَ أَمْسِلِمَ أَمْ كَافِرٌ فَقَالَتْ بَلْ مُسْلِمٌ قَالَ فَلَا يَغْرُسُ الْمُسْلِمُ غَرْسًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ إِنْسَانٌ وَلَا دَابَّةٌ وَلَا طَيْرٌ إِنَّا كُنَّا لَهُ صَدَقَةً إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ *

۱۴۷۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَاسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَمِيْعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِذُ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ مُحَمَّدٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ رَأَى عَمْرُو فِي رِوَايَةٍ عَنْ عَمَّارٍ ح وَأَبُو كُرَيْبٍ فِي رِوَايَةٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ فَقَالَا عَنْ أُمِّ مَبْشَرٍ فِي رِوَايَةِ ابْنِ فَضِيلٍ عَنْ امْرَأَةٍ زَيْدٍ بِنِ حَارِثَةَ وَفِي رِوَايَةِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ رُبَّمَا قَالَ عَنْ أُمِّ مَبْشَرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُبَّمَا لَمْ يَقُلْ وَكُلُّهُمْ قَالُوا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْحُو حَدِيثُ عَطَاءٍ وَأَبِي الزُّبَيْرِ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ *

۱۴۷۱۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُثَيْبٍ الْغُبَرِيُّ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْأَخْوَانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرُسُ

۱۴۷۱۔ یحییٰ بن یحییٰ اور حمید بن سعید اور محمد بن عبید غمری، ابو معاویہ، ابو قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جو مسلمان بھی کوئی درخت لگائے یا کھیت بونے، پھر اس میں سے کوئی پرندہ یا آدمی یا جانور کھا

جائے، تو اسے صدقہ کا ثواب ملے گا۔

۱۳۷۲- عہد بن حمید، مسلم بن ابراہیم، ابان بن زید، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، ام بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک انصاریہ کے ہاں میں تشریف لے گئے، تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ ان کھجوروں کے درختوں کو کس نے لگایا ہے؟ کسی مسلمان نے یا کافر نے، حاضرین نے کہا، مسلمان نے، بقیہ حدیث حسب سابق ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، ان احادیث سے درخت لگانے اور کھیتی کرنے کی فضیلت ثابت ہوئی، اور یہ کہ اس کا ثواب تا قیام قیامت باقی رہے گا، اور اس بارے میں علمائے کرام کا اختلاف ہے، کہ پاکیزہ کمانی کون سی ہے، بعض حضرات نے تجارت اور بعض نے صنعت اور بعض نے زراعت کہا ہے، مگر حقیقت یہ ہے کہ جو بھی بذریعہ دست ہو، وہی افضل ہے، خواہ تجارت ہو یا زراعت یا صنعت، بشرطیکہ حدود شروع سے متجاوز نہ ہو، اور نیت خالص اور توکل علی اللہ پایا جائے، چنانچہ امام حاکم نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت نقل کی ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا، کہ کوئی کمانی افضل ہے؟ فرمایا انسان کا اپنے ہاتھ سے کمانی کرنا، براہ بن عازبؓ اور رافع بن خدیجؓ سے بھی اسی کے ہم معنی روایت منقول ہے، اور نسائی نے حضرت عائشہؓ سے اور ابو داؤد نے عمرو بن شعیبؓ عن امیہ عن جدہ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ (عمدة القاری جلد ۱ صفحہ ۱۸۵)۔

(۱۹۱) بَابُ وَضْعِ الْحَوَائِجِ *

باب (۱۹۱) کسی آفت سے نقصان ہو جانے کا حکم! ۱۳۷۳- ابو الطاہر، ابن وہب، ابن جریج، ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ اگر تو اپنے بھائی کے ہاتھ پھل فروخت کرے (دوسری سند) محمد بن عباد، ابو ضمہ، ابن جریج، ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر تو اپنے بھائی کے ہاتھ پھل فروخت کر دے اور پھر اسے کوئی آفت لاحق ہو جائے، تو اب حیرے لئے اس سے کچھ لینا حلال نہیں، تو کس چیز کے عوض اپنے بھائی کا مال لے گا، کیا ناحق اس سے وصول کرے گا۔

۱۴۷۳- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ بَعْتَ مِنْ أَخِيكَ ثَمَرًا وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ بَعْتَ مِنْ أَخِيكَ ثَمَرًا فَأَصَابَتْهُ خَائِجَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا بِهِمْ تَأْخُذُ مَا لَ أَخِيكَ بِغَيْرِ حَقٍّ *

۱۳۷۴۔ حسن حلوانی، ابو عاصم، ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

(فائدہ) میوہ اگر صلاحیت کے بعد بیجا جائے، اور بائع و مشتری کے سپرد کر دے اور پھر وہ میوہ کسی آفت سے ہلاک ہو جائے، تو امام ابو حنیفہؒ اور شافعی کے نزدیک یہ نقصان خریدار پر رہے گا، بائع کو کچھ غرض نہیں، لیکن مستحب یہ ہے کہ بائع نقصان بھر کر دے۔

۱۳۷۵۔ یحییٰ بن ایوب اور قحیحہ، علی بن حجر اور اسماعیل بن جعفر، حمید، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درختوں پر کھجور کے پھل فروخت کرنے سے، تاؤ قتیقہ وہ رنگ نہ پکڑیں، منع کیا ہے، ہم نے انس سے پوچھا، رنگ پکڑنے کا کیا مطلب؟ فرمایا وہ لال چلی ہو جائیں، ذرا خیال کر، اگر اللہ میوہ کو روک لے، تو کس طرح اپنے بھائی کا مال حلال سمجھے گا۔

(فائدہ) یعنی معاملہ تو علیحدہ رہا، مگر دیانت کا تقاضا تو یہ نہیں ہے، کہ وہ بیچارہ نقصان میں گرفتار رہے اور تو اپنے فائدے میں لگا ہوا ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

۱۳۷۶۔ ابو الطاہر، ابن وہب، مالک، حمید طویل، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کے فروخت کرنے سے یہاں تک کہ وہ رنگ نہ پکڑیں، منع فرمایا ہے، لوگوں نے عرض کیا رنگ پکڑنے کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا لال ہو جائیں، اور فرمایا، جب اللہ میوہ روک لے، تو کس چیز کے عوض تو اپنے بھائی کا مال حلال سمجھے گا؟

۱۳۷۷۔ محمد بن عباد، عبد العزیز بن محمد، حمید، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ اگر اللہ تعالیٰ درختوں کو پھلدار نہ کرے تو پھر تم میں سے کوئی کس بنا پر اپنے بھائی کے مال کو حلال سمجھے گا؟

۱۳۷۸۔ بشر بن حکم، امیر ایمن بن دینار، عبد الجبار بن الطاء، سفیان بن عیینہ، حمید اعرج، سلیمان بن حقیق، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے

۱۴۷۴۔ حَدَّثَنَا حَسَنُ الْحُلُولَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

(۱۴۷۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقَتَيْبَةُ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ تَبِيعِ ثَمَرِ النَّخْلِ حَتَّى تَزْهُوَ فَقُلْنَا يَا نَبِيَّ مَا زَهُوْهَا قَالَ تَحْمَرُّ وَتَصْفَرُّ أَرَأَيْتَ إِنْ مَنَعَ اللَّهُ الثَّمَرَةَ بِمَ تَسْتَحِلُّ مَا لَ أَخِيكَ *

(۱۴۷۶۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ تَبِيعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى تَزْهُيَ قَالُوا وَمَا تَزْهُيُ قَالَ تَحْمَرُّ فَقَالَ إِذَا مَنَعَ اللَّهُ الثَّمَرَةَ بِمَ تَسْتَحِلُّ مَا لَ أَخِيكَ *

(۱۴۷۷۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ لَمْ يُشْرَوْهَا اللَّهُ فِيمَ تَسْتَحِلُّ أَحَدُكُمْ مَا لَ أَخِيهِ *

(۱۴۷۸۔ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ الْحَكَمِ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ وَعَبْدُ الْجَبَّارُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ لِشَرِّهِ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ عَنْ

بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آفت کے نقصان کا بھراوینے کا حکم دیا ہے، ابراہیم کے شاگرد بیان کرتے ہیں، کہ مجھ سے عبدالرحمن بن بشر نے بواسطہ سفیان یہ روایت اسی طرح نقل کی ہے۔

باب (۱۹۲) قرض میں سے کچھ معاف کر دینے کا استحباب۔

۱۳۷۹۔ قتیبہ بن سعید، لیث، بکیر، عیاض بن عبداللہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص نے درخت پر میوہ خریدا، اور اس پر قرضہ بہت ہو گیا، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس کو صدقہ دو، سب لوگوں نے اسے صدقہ دیا، تب بھی اس کا قرضہ پورا نہیں ہوا، تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے قرض خواہوں سے ارشاد فرمایا، کہ بس اب جو مل گیا ہے اسے لو، اس کے علاوہ نہیں، یعنی اور کچھ نہیں ملے گا۔

۱۳۸۰۔ یونس بن عبدالاعلیٰ، عبداللہ بن وہب، عمرو بن حارث، بکیر بن ریح سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

۱۳۸۱۔ اسماعیل بن ابی اویس، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید، ابوالرجال محمد بن عبدالرحمن، عمرو بنت عبدالرحمن، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازہ پر جھگڑنے والوں کی آواز سنی، اور دونوں آوازیں بہت بلند تھیں، اور ایک ان میں سے کچھ معاف کرنا چاہتا تھا اور خواہش مند تھا کہ اس کے ساتھ نرمی کی جائے، اور دوسرا کہہ رہا تھا، خدا کی قسم! میں کبھی بھی معاف نہ کروں گا، چنانچہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم ان دونوں کے پاس تشریف لائے، اور فرمایا

سَلِمَانَ بْنِ عَتِيقٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِوَضْعِ الْحَوَالِجِ قَالَ أَبُو إِسْحَقَ وَهُوَ صَاحِبُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ مُقْبَانَ بِهِدَا *

(۱۹۲) بَابُ اسْتِحْبَابِ الْوَضْعِ مِنَ الدَّيْنِ *

۱۴۷۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَصِيبَ رَجُلٌ فِي غَهْدٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَمَارِ ابْتِاعَهَا فَكَثُرَ دَيْنُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوا عَلَيْهِ فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَتْلُغْ ذَلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُرْمَانِيهِ خُذُوا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ إِلَّا ذَلِكَ *

۱۴۸۰۔ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَّحِ بِهِذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۴۸۱۔ وَحَدَّثَنِي غَيْرٌ وَاحِدٌ مِنْ أَصْحَابِنَا قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي أَحْبَبُ عَنْ سَلِمَانَ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي الرَّجَالِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أُمَّهُ عَمْرَةَ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَ عَصْرٍ بِالْأَبَابِ غَالِيَةً أَصْوَانَهُمَا وَإِذَا أَحَدُهُمَا يَسْتَوْضِعُ الْآخَرَ وَبَسْتَرَفَعَهُ فِي شَيْءٍ وَهُوَ يَقُولُ وَاللَّهِ لَا أَفْعَلُ

کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی قسم کھانے والا کہاں ہے، جو یہ کہتا ہے کہ میں کجی نہیں کروں گا، اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول میں ہوں، اور اسے اختیار ہے، جیسا چاہے کرے۔

۱۳۸۲۔ حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حضرت عبد اللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے ابن ابی حدردہ پر اپنے قرضے کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسجد میں تقاضا کیا، اور دونوں کی آوازیں اُتی بلند ہوئیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سنیں، اور آپ اپنے حجرہ مبارک میں تھے، چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کی جانب تشریف لائے، یہاں تک کہ حجرہ کا پردہ اٹھایا، اور کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آواز دی، کہ اے کعب بن مالک، حضرت کعبؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ میں حاضر ہوں، آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا، کہ آدھا قرضہ معاف کر دے، حضرت کعبؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میں نے معاف کر دیا، تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ابی حدردہ سے فرمایا، اٹھو اور ان کا قرضہ ادا کر دو۔

۱۳۸۳۔ اسحاق بن ابراہیم، عثمان بن عمر، یونس، زہری، حضرت عبد اللہ بن کعب بن مالک سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے ابن ابی حدردہ سے اپنے قرضہ کا مطالبہ کیا، اور ابن وہب کی روایت کی طرح بیان کرتے ہیں۔

۱۳۸۴۔ مسلم، لیث بن سعد، جعفر بن ربیعہ، عبد الرحمن بن ہرمز، عبد اللہ بن کعب، حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن ابی حدردہ سلمیٰ پر ان کا مال تھا، وہ راستہ میں ملا، تو انہوں نے اسے پکڑ لیا، پھر دونوں میں باتیں ہونے لگیں، یہاں تک کہ آوازیں بلند ہوئیں، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے

فَحَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمَا فَقَالَ أَيْنَ الْمُتَأَنِّي عَلَى اللَّهِ لَا يَفْعَلُ الْمَعْرُوفَ قَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَهُ أَيُّ ذَلِكَ أَحَبُّ *

۱۴۸۲۔ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنُ أَبِي حَذْرَةَ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَرْفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتَّى سَمِعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ وَنَادَى كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ فَقَالَ يَا كَعْبُ فَقَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَشَارَ إِلَيْهِ بِيَدِهِ أَنْ ضَعِ الشُّطْرَ مِنْ دَيْنِكَ قَالَ كَعْبٌ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْ فَافْعِهِ *

۱۴۸۳۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمَرَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَقَاضَى دَيْنًا لَهُ عَلَى ابْنِ أَبِي حَذْرَةَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ وَهْبٍ *

۱۴۸۴۔ قَالَ مُسْلِمٌ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ عَنْ سَعْدِ بْنِ حَدَّادٍ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمَزٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ لَهُ مَالٌ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَذْرَةَ الْأَسْلَمِيِّ فَلَقِيَهُ فَلَزِمَهُ فَتَكَلَّمَا حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا فَمَرَّ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ

پاس سے گزرے، اور آپ نے فرمایا، اے کعب اور ہاتھ سے اشارہ فرمایا، گویا کہ فرمایا آدھا قرض معاف کر دو، چنانچہ کعب نے ان سے آدھا قرضہ لیا، اور آدھا معاف کر دیا (۱)۔

باب (۱۹۳) اگر خریدار مفلس ہو جائے، اور بائع مشتری کے پاس اپنی چیز بیعہ پائے تو وہ واپس لے سکتا ہے!

۱۳۸۵۔ احمد بن عبد اللہ بن یونس، زہیر، یحییٰ بن سعید، ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم، عمر بن عبد العزیز، ابو بکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، یا فرماتے ہیں، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے، کہ جو شخص اپنا مال کسی انسان یا کسی شخص کے پاس پائے، جو کہ مفلس ہو گیا ہو تو وہ دوسروں سے زیادہ اپنے مال کا حقدار ہے۔

(تاکہ) یعنی جب کسی نے بشرط خیار کوئی چیز خریدی، اور وہ مفلس ہو گیا، تو بائع کو بیع فسخ کے اپنا مال لے لینے کا حق ہے، اور اگر بیع بشرط خیار نہیں ہوئی، تو بائع فروخت کرنے والا، بھی اور قرض خواہوں کے ساتھ شریک ہوگا۔

۱۳۸۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، محمد بن ریح، لیث بن سعد، (تیسری سند) ابو الریح، یحییٰ بن حبیب حارثی، حماد بن زید، (چوتھی سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ، (پانچویں سند) محمد بن غنی، عبد الوہاب، یحییٰ بن سعید، حفص بن غیاث، یحییٰ بن سعید سے اسی سند کے ساتھ زہیر کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں، اور ابن ربیع نے "من

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا كَعْبُ فَأَشَارَ بِيَدِهِ كَأَنَّهُ يَقُولُ النِّصْفَ فَأَخَذَ بَصْفًا مِّمَّا عَلَيْهِ وَتَرَكَ بَصْفًا *

(۱۹۳) بَاب مَنْ أَذْرَكَ مَا بَاعَهُ عِنْدَ الْمُشْتَرِي وَقَدْ أَفْلَسَ فَلَهُ الرُّجُوعُ فِيهِ *

۱۴۸۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ عَمْرٍو بْنُ حَزْمٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَحْمَرَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَحْمَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَذْرَكَ مَالَهُ بَعِيَهُ عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ أَفْلَسَ أَوْ إِنْسَانٍ قَدْ أَفْلَسَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ *

۱۴۸۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمَيْحٍ جَمِيعًا عَنِ الثَّبَتِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَيَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بَغْيِي ابْنُ رَبِيعٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

(۱) اس حدیث سے یہ صریح معلوم ہو رہا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے صحابہ کرام پر مکمل اعتماد تھا کہ وہ آپ کے مشورے کے مطابق عمل کریں گے جمعی تو حضرت کعب کو آدھا قرضہ چھوڑنے کا حکم فرمایا۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے صحابہ کے ساتھ معاملہ ہمیشہ حاکم یا قاضی کی طرح نہیں ہوتا بلکہ کبھی ایسے بھی ہوتا جیسے شیخ اپنے مریدوں سے اور باپ اپنی اولاد سے کرتا ہے۔

بینہم“ کے الفاظ بیان کئے ہیں، اور ایک روایت میں ہے، کہ جو آدمی کہ مطلق ہو جائے۔

الْمُتَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ زُهَيْرٍ وَقَالَ ابْنُ رُمَيْحٍ مِنْ بَنِيهِمْ فِي رَوَايَةِ الْيَمَّا امْرِئِي فَلَسَ *

۱۳۸۷۔ ابن ابی عمرہ ہشام بن سلیمان بن عکرمہ بن خالد مخزومی، ابن جریج، ابن ابی الحسین، ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم، عمر بن عبدالعزیز، ابو بکر بن عبدالرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ روایات ماب صلی اللہ علیہ وآلہ و آلہ و پارک و سلم سے اس آدمی کے بارے میں روایت نقل فرماتے ہیں، جو کہ بتوار ہو جائے، جب اس کا مال تجسس مل جائے، اور اس نے اس میں کسی قسم کا تصرف نہ کیا ہو، تو وہ بیچنے والے ہی کا ہو گا۔

۱۴۸۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَلِيمَانَ وَهُوَ ابْنُ عِكْرَمَةَ بْنِ خَالِدٍ الْمَخْزُومِيُّ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حُسَيْنٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ أَحْبَبَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَهُ عَنْ حَدِيثِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ الَّذِي يُعْلِمُ إِذَا وَجَدَ عِنْدَهُ الْمَتَاعَ وَلَمْ يَفْرُقْهُ أَنَّهُ لِصَاحِبِهِ الَّذِي بَاعَهُ *

۱۳۸۸۔ محمد بن عثمان، محمد بن جعفر، عبدالرحمن بن مہدی، شعبہ، قتادہ، نضر بن انس، بشیر بن ہیکم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، کہ جب کوئی مطلق ہو جائے، اور کوئی دوسرا آدمی اپنا مال اس کے پاس تجسس پائے، تو وہ زیادہ حق دار ہے۔

۱۴۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ ابْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْيَلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَفْلَسَ الرَّجُلُ فَوَجَدَ الرَّجُلَ مَتَاعَهُ بَعِيْتِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ *

۱۳۸۹۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، سعید (دوسری سند) زہیر بن حرب، معاذ بن ہشام بواسطہ اپنے والد، حضرت قتادہ سے یہ روایت اسی سند کے ساتھ اسی طرح منقول ہے، باقی اس میں ہے کہ وہ دوسرے قرض خواہوں سے زیادہ حق دار ہے (یعنی اپنے مال کا)۔

۱۴۸۹۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرٌ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ ج وَحَدَّثَنِي زُهَيْرٌ بْنُ حَرْبٍ أَيْضًا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنَ الْغَرَمَاءِ *

۱۳۹۰۔ محمد بن احمد بن ابی خلف، حجاج بن شاعر، ابو سلمہ خزاعی، منصور بن سلمہ، سلیمان بن ابیال، عثیم بن عراک، بواسطہ اپنے والد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں،

۱۴۹۰۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنُ أَبِي حَلْفٍ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْخَزَاعِيُّ قَالَ حَجَّاجُ مَنْصُورُ ابْنُ سَلَمَةَ

انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص مفلس ہو جائے، اور کوئی دوسرا شخص اس کے پاس اپنا سامان یعنی پائے تو اپنے مال کا (دوسروں سے) زیادہ حقدار ہے۔

باب (۱۹۴) مفلس کو مہلت دینے اور قرض وصول کرنے میں آسانی کرنے کی فضیلت۔

۱۳۹۱۔ احمد بن عبد اللہ بن یونس، زہیر، منصور، ربیع بن حراش، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے پہلے لوگوں میں سے فرشتے ایک آدمی کی روح لے کر چلے اور اس سے دریافت کیا تو نے کوئی نیک کام کیا ہے، وہ بولا نہیں، فرشتوں نے کہا یاد کر، وہ بولا میں لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا، اور پھر اپنے غلاموں کو اس بات کا حکم دیا کرتا تھا، کہ مفلس کو مہلت دو، اور جو مالدار ہو اس پر آسانی کرو، اللہ تعالیٰ نے (فرشتوں سے) فرمایا تم بھی اس سے درگزر کرو۔

۱۳۹۲۔ علی بن حجر، اسحاق بن ابراہیم، جریر، مغیرہ، ضمیم بن ابی ہند، ربیع بن حراش بیان کرتے ہیں، کہ حضرت حذیفہ اور حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں کی ملاقات ہوئی، تو حضرت حذیفہ نے فرمایا کہ ایک آدمی اپنے پروردگار سے ملا، تو پروردگار عالم نے دریافت فرمایا کہ تو نے کیا عمل کیا، وہ بولا، کہ میں نے کوئی نیکی اور بھلائی کا کام نہیں کیا، مگر یہ کہ میں مالدار انسان تھا اور لوگوں سے اپنا قرض وصول کرتا، تو مالدار آدمی سے تو (جو کچھ وہ دیتا) قبول کر لیتا تھا، اور تنگ دست کو معاف کر دیتا تھا، تو پروردگار عالم نے (فرشتوں سے) فرمایا تم بھی میرے بندے سے درگزر کرو (یعنی اس کو معاف کرو) حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے، میں نے بھی رسول

أَحْسَنًا سَلِمَانُ بْنُ مَالٍ عَنْ حُثَيْمِ بْنِ عِرَافٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَفْلَسَ الرَّحْلُ فَوَحَّدَ رَحْلًا عِنْدَهُ سَلَعَتْهُ بَعِيَّتُهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا *

(۱۹۴) بَابُ فَضْلِ إِنْظَارِ الْمُغْسِرِ وَالتَّحَاوُزِ فِي الْإِقْتِضَاءِ مِنَ الْمُوسِرِ وَالْمُغْسِرِ *

۱۴۹۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ أَنَّ حَذِيفَةَ حَدَّثَهُمْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَفْتُ الْعَلَايِكَةَ رُوحَ رَجُلٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَقَالُوا أَعْمِلْتَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا قَالَ لَا قَالُوا نَذَكَّرُ قَالَ كُنْتُ أَذَاهُ النَّاسِ فَأَمَرْتُ فِتْيَانِي أَنْ يُنْظِرُوا الْمُغْسِرَ وَيَتَحَاوَزُوا عَنِ الْمُوسِرِ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَحَوَّزُوا عَنْهُ *

۱۴۹۲۔ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَابْنُ حُجْرٍ وَابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْمُغِيرَةِ عَنْ نَعِيمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ اجْتَمَعَ حَذِيفَةُ وَأَبُو مَسْعُودٍ فَقَالَ حَذِيفَةُ رَجُلٌ لَقِيَّ رَبِّي فَقَالَ مَا عَمِلْتَ قَالَ مَا عَمِلْتُ مِنَ الْخَيْرِ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ رَجُلًا دَا مَالٍ فَكُنْتُ أَطْلُبُ بِهِ النَّاسَ فَكُنْتُ أَقْبِلُ الْمُسَوِّرَ وَالتَّحَاوُزَ عَنِ الْمَغْسُورِ فَقَالَ تَحَاوَزُوا عَنْ عَتِيدِي قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ هَكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ *

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا ہے۔

۱۳۹۳۔ محمد بن ثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، عبد الملک بن عیمر، ربیع بن حراش، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، کہ ایک شخص انتقال کے بعد جنت میں داخل ہوا اس سے دریافت کیا گیا، تو کیا عمل کرتا تھا، سو اس نے خود یاد کیا یا سے یاد کرایا گیا، اس نے کہا میں لوگوں کے ساتھ خرید و فروخت کیا کرتا تھا، تو میں مجلس کو مہلت دیتا تھا، اور مکہ یا اللہ میں اس سے درگزر کرتا تھا، چنانچہ اس بناء پر اس کی مغفرت کر دی گئی، حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے، کہ میں نے بھی یہ حدیث آخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔

۱۳۹۴۔ ابو سعید ثنی، ابو خالد احمر، سعد بن طارق، ربیع بن حراش، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ اللہ تعالیٰ کے پاس اس کا ایک بندہ لایا گیا، جسے اس نے مال دیا تھا، اللہ تعالیٰ نے اس سے دریافت کیا، کہ تو نے دنیا میں کیا عمل کیا تھا، اور اللہ تعالیٰ سے کوئی بات چھپا نہیں سکتے، اس بندے نے عرض کیا، اے پروردگار تو نے اپنا مال مجھے عطا کیا تھا اور میں لوگوں سے خرید و فروخت کیا کرتا تھا، اور میری عادت معاف کرنے کی تھی، تو میں والد پر آسانی کرتا تھا، اور تنگ دست کو مہلت دیا کرتا تھا، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا، پھر میں تجھ سے زیادہ درگزر کرنے کے لائق ہوں، میرے اس بندے سے درگزر کرو، اس کے بعد عقبہ بن عامر جہنی اور ابو مسعود انصاری نے کہا، ہم نے اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو بہن مبارک سے سنا ہے۔

۱۳۹۵۔ یحییٰ بن یحییٰ اور ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریم، اسحاق بن ابراہیم، ابو معاویہ، اعلمش، شقیق، حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ تم سے پہلے

۱۴۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حَذِيفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا مَاتَ فَدْخَلَ الْجَنَّةَ فَقِيلَ لَهُ مَا كُنْتَ تَعْمَلُ قَالَ فَإِنَّمَا ذَكَرْتُ وَإِنَّمَا ذَكَرْتُ فَقَالَ إِنَّمَا كُنْتَ أَتَابِعُ النَّاسَ فَكُنْتُ أَنْظِرُ الْمُعْسِرَ وَأَتَحَوِّزُ فِي السَّكَّةِ أَوْ فِي النَّقْدِ فَغَفِرَ لَهُ فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ وَأَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۴۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجُعُ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ أَتَيْتُ اللَّهَ بَعْدَ مِنْ عِبَادِهِ أَنَاهُ اللَّهُ مَاذَا فَقَالَ لَهُ مَاذَا عَمِلْتَ فِي الدُّنْيَا قَالَ وَلَا يَكْتُمُونَ اللَّهَ حَقِيصًا قَالَ يَا رَبِّ أَتَيْتَنِي مَالًا فَكُنْتُ أَتَابِعُ النَّاسَ وَكَانَ مِنْ حَلْقِي الْحَوَازِ فَكُنْتُ أَتَسَرُّ عَلَى الْمُوسِيرِ وَأَنْظِرُ الْمُعْسِرَ فَقَالَ اللَّهُ أَنَا أَحَقُّ بِذَا مِنْكَ تَجَاوَزُوا عَنْ عَبْدِي فَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ الْجُهَنِيُّ وَأَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ هَكَذَا سَمِعْنَاهُ مِنْ قَبْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۴۹۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ

ایک آدمی کا حساب کیا گیا، سو اس کی کوئی نیکی نہ نکلی، مگر وہ لوگوں سے معاملہ کرتا تھا، اور مالدار تھا، تو اپنے غلاموں کو حکم دیا کرتا تھا، کہ مفلس اور غریب کو معاف کر دیں تو اللہ رب العزت نے فرمایا، کہ ہم اس سے زیادہ اس کے معاف کرنے کا حق رکھتے ہیں (اور حکم دیا) کہ اس کے گناہوں کو معاف کر دو۔

أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُوسِبَ رَجُلٍ مِمَّنْ كَانَ قَلْبُكُمْ فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ مِنَ الْخَيْرِ شَيْءٌ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ وَكَانَ مُوسِرًا فَكَانَ بِأَمْرٍ غِلْمَانُهُ أَنْ يَنْحَاوِرُوا عَنِ الْمُعْسِرِ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ نَحْنُ أَحَقُّ بِذَلِكَ مِنْهُ نَحَاوِرُوا عَنْهُ *

۱۳۹۶- منصور بن ابی مزاحم، محمد بن جعفر بن زیاد، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ و آلہ و سلم نے ارشاد فرمایا، کہ ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا، تو وہ اپنے نوکروں سے کہتا تھا، کہ جب کوئی مفلس اور غریب آدمی آئے، تو اسے معاف کر دینا، شاید کہ اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے ہمیں بھی معاف کر دے، چنانچہ وہ اللہ تعالیٰ سے ملا، تو اللہ تعالیٰ نے اسے معاف کر دیا۔

۱۴۹۶- حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاهِمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنِ زَيْدٍ قَالَ مَنْصُورٌ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ وَهُوَ ابْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ فَكَانَ يَقُولُ لِفَتَاهُ إِذَا أَتَيْتَ مُعْسِرًا فَتَحَاوِرْ عَنْهُ لَعَلَّ اللَّهَ يَنْحَاوِرَ عَنَّْا فَلْيَقِ اللَّهَ فَتَحَاوِرَ عَنْهُ *

۱۳۹۷- حرمہ بن یحییٰ، عبد اللہ بن وہب، یونس، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ بیان کرتے تھے، کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما رہے تھے، اور حسب سابق روایت منقول ہے۔

۱۴۹۷- حَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمِثْلِهِ *

۱۳۹۸- ابوالنعمان خالد بن خدّاش بن عجلان، حماد بن زید، ایوب، یحییٰ بن ابی کثیر، عبد اللہ بن ابی قتادہ بیان کرتے ہیں، کہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک قرضدار سے قرض کا مطالبہ کیا، تو وہ ان سے روپوش ہو گیا، پھر اسے پالیا، تو وہ بولا، میں مفلس ہوں، ابو قتادہ نے فرمایا، خدا کی قسم! اس نے کہا خدا کی قسم! اب ابو قتادہ نے فرمایا، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما رہے تھے، کہ جس کو یہ بات اچھی معلوم ہو، کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن کی خفتیوں سے نجات عطا فرمائے،

۱۴۹۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الثُّمَالِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَجْلَانَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي ثَوْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ طَلَبَ غَرِمًا لَهُ فَتَوَارَى عَنْهُ ثُمَّ وَجَدَهُ فَقَالَ إِنِّي مُعْسِرٌ فَقَالَ اللَّهُ قَالَ اللَّهُ قَالَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَرَهُ أَنْ يُنْحِيَ اللَّهُ مِنْ كَرْبٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلْيَنْقَسْ عَنْ مُعْسِرٍ أَوْ يَضَعْ عَنْهُ *

تو وہ مظل کو مہلت دے، یا اس کو معاف کر دے۔

۱۴۹۹۔ ابو الطاهر، ابن وہب، جریر بن حازم، ایوب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

۱۴۹۹ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي خَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

باب (۱۹۵) مالدار کو قرض کی ادائیگی میں تاخیر کرنے کی حرمت اور حوالہ کا صحیح ہونا، اور یہ کہ جب قرضہ مالدار پر حوالہ کیا جائے، تو اس کا قبول کرنا مستحب ہے۔

(۱۹۵) بَابُ تَحْرِيمِ مَظْلٍ الْغَنِيِّ وَصِحَّةُ الْحَوَالَةِ وَاسْتِحْبَابِ قَبُولِهَا إِذَا أُحِيلَ عَلَى مَلِيٍّ *

۱۵۰۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، قرض کی ادائیگی میں مالدار کی ٹال مٹول کرنا ظلم ہے (۱) اور جب تم میں سے کسی کو کسی مالدار پر لگا دیا جائے تو اسی کا پیچھا کرے۔

۱۵۰۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَظْلٌ الْغَنِيِّ ظَلَمٌ وَإِذَا أَنْعَيْتُمْ أَحَدَكُمْ عَلَى مَلِيٍّ فَلْيَنْتَبِعْ *

(فائدہ) مثلاً زید عمرو کا مقروض ہے، اب زید نے بکر کی رضامندی سے اپنا قرض اس کے حوالے کر دیا اور عمرو کا سامنا بھی کر ادا کیا تو اب عمرو کو اپنا قرض بکر ہی سے وصول کرنا چاہئے، یہ قرض کا حوالہ جمہور علمائے کرام کے نزدیک مستحب ہے۔

۱۵۰۱ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ جَمِيعًا حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ مَثْبُوءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۵۰۱۔ اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، (دوسری سند) محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ روایت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ و ہارک وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں۔

باب (۱۹۶) جو پانی جنگلات میں ضرورت سے زائد ہو اور لوگوں کو اس کی حاجت ہو، تو اس کا پیچھا اور اس کے استعمال سے منع کرنا اور ایسے ہی جفتی

(۱۹۶) بَابُ تَحْرِيمِ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ الَّذِي يَكُونُ بِالْفَلَاةِ وَيُحْتَاجُ إِلَيْهِ لِرَعْيِ الْكَلْبَاءِ وَتَحْرِيمِ مَنَعِ بَذْلِهِ وَتَحْرِيمِ بَيْعِ

(۱) اس غنی میں ہر وہ شخص داخل ہے جس کے ذمہ کوئی حق واجب ہو جس کے ادا کرنے پر وہ قادر بھی ہو تو پھر بھی وہ حق ادا نہ کرے تو یہ اس کی طرف سے صاحب حق پر ظلم اور زیادتی ہے چاہے حق مالی ہو یا غیر مالی جیسے مقروض کے ذمہ واکن کا حق، غلام کے ذمہ بیوی کا حق، آقا کے ذمہ غلام کا حق، حاکم کے ذمہ رعایا کا حق۔

ضِرَابُ الْقَحْلِ *

۱۵۰۲- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ قُضَيْبِ الْمَاءِ *

۱۵۰۳- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ ضِرَابِ الْحَمَلِ وَعَنْ بَيْعِ الْمَاءِ وَالْأَرْضِ لِتُخْرَجَ فَعَنْ ذَلِكَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

کرانے کی اجرت لینا حرام ہے۔

۱۵۰۲- ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع (دوسری سند) محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، ابن جریر، ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پانی کے فروخت کرنے سے جو کہ ضرورت سے زائد ہو منع کیا ہے۔

۱۵۰۳- اسحاق بن ابراہیم، روح بن عبادہ، ابن جریر، ابو الزبیر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کی جفتی کی بیع سے اور پانی کی بیع سے اور زمین کو کاشت کے لئے بیچنے سے منع فرمایا، فرسید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب سے منع فرمایا ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ اونٹ یا کسی اور جانور سے جفتی کر اگر اجرت لینا نام ابو حنیفہ اور امام شافعی کے نزدیک حرام ہے اور ماہدہ والے پر کوئی چیز واجب نہیں، اور جو پانی جنگلات وغیرہ میں ضرورت سے زائد ہو، تو اسے مفت دینا چاہئے، اب اس بارے میں علماء کرام کا اختلاف ہے کہ نمی جو حدیث میں آئی ہے وہ کراہت پر دال ہے یا حرمت پر، تو علامہ طبری فرماتے ہیں یہ حرمت اور کراہت پر مبنی ہے کہ وہ پانی اس کی ملکیت میں ہے یا نہیں، باقی نمی کو کراہت پر محمول کرنا ہی اولیٰ ہے اور صحیح مذہب ہمارے علمائے حنفیہ کے نزدیک یہ ہے کہ یہ حکم جانوروں میں خاص ہے کہ انہیں پانی سے روکا نہیں جائے گا کیونکہ ان کے پیاسے رہنے سے ان کے ہلاک ہو جائے گا خدشہ ہے اور اس میں کسی کا بھی اختلاف نہیں، کہ پانی والا پانی کا زیادہ حقدار ہے، تاوقتیکہ وہ اس کی ضرورت سے زیادہ ہو، اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کے فروخت کرنے سے منع کیا ہے، جو کہ ضرورت سے زیادہ ہو، رہا زمین کے فروخت کرنے کا مسئلہ تو وہ پہلے لکھا جا چکا ہے (عمدة القاری جلد ۱۲ ص ۱۹۳ نووی جلد ۲ ص ۱۹)

۱۵۰۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلْبُ *

۱۵۰۵- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ وَالْقُفْطُ بِحَرَمَلَةَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ ابْنِ

۱۵۰۴- یحییٰ بن یحییٰ، مالک (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، لیث، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ضرورت سے زائد پانی نہ روکا جائے کہ اس کی بناء پر گھاس کو بھی روک دیا جائے۔

۱۵۰۵- ابو الطاہر اور حرملہ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس پانی کو نہ روکو جو تمہاری حاجت سے زیادہ ہو، کہ گھاس اس کی وجہ سے روک دیا جائے۔

۱۵۰۶۔ احمد بن عثمان، ابوعاصم ضحاہک بن مخلد، ابن جریج، زیاد بن سعد، ہلال بن اسامہ، ابوسلمہ بن عبدالرحمن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو ضرورت سے زائد پانی ہو، وہ فروخت نہ کیا جائے تاکہ اس ذریعہ اور سبب سے گھاس وغیرہ فروخت ہو۔

(فائدہ) مقصود یہ ہے، کہ اگر کسی کا جنگل میں کوئٹاں ہے اور اس میں پانی بھی زیادہ ہے، اور اس جنگل میں گھاس بھی ہو، لیکن پانی اس کوئٹاں کے علاوہ اور کہیں نہیں، اب پانی والا جانوروں کو پانی سے روکتا ہے یا پانی کی قیمت وصول کرتا ہے تو درپردہ گھاس جو مہاج ہے، اس کی قیمت وصول کرتا ہے یہ ٹھیک نہیں ہے، اس کی آپ نے ممانعت فرمائی ہے۔

باب (۱۹۷) بیکار کتوں کی قیمت، نجومی کی مزدوری اور رنڈی کی کمائی کی حرمت اور بلی کی بیع منع ہے۔

۱۵۰۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، ملک ابن شہاب، ابو بکر بن عبدالرحمن، حضرت ابوسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، رنڈی کی کمائی اور نجومی کی مٹھائی سے منع فرمایا ہے۔

(فائدہ) جن کتوں سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے، ان کا بیچنا جائز ہے اور ایسے ہی ان کی قیمت بھی مہاج ہے، چنانچہ عطاء بن ابی رباح، ابوالانیم نخعی، امام ابو حنیفہ، ابویوسف، امام محمد، ابن کثانہ، اور ابن سہول ماکلی کا یہی مسلک ہے، اور امام مالک کی ایک روایت بھی اسی طرح ہے، اور امام ابو حنیفہ اور ابویوسف کے نزدیک کٹے والے کتے کی بیع درست نہیں، اور بدائع متاع میں ہے کہ درندوں میں سوائے خنزیر کے ہر ایک کی بیع درست ہے، اور ہمارے علماء حنفیہ کے نزدیک کلب معلم اور غیر معلم میں کوئی فرق نہیں۔ حضرت عثمان بن عفان نے ایک شخص سے کتے کی قیمت کے بدلے میں چالیس اونٹ تاوان میں وصول کئے تھے اور ایسے ہی حضرت عمرو بن العاص نے چالیس درہم جرأت کے وصول فرمائے تھے، ان فیصلوں کے پیش نظر یہ بات متعین ہو گئی، کہ جن کتوں سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے ان کا بیچنا درست ہے، اور ان کے مار ڈالنے پر قیمت کا تاوان واجب ہوگا۔ اور ایسے ہی رنڈی اور نجومی، رمال، جہاد اور پنڈت وغیرہ جو غیب کی باتیں بتاتے ہیں، اہل اسلام کا اجماع ہے کہ ان سب کی اجرت حرام ہے اور قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ کاہن کی اجرت کے حرام ہونے پر اہل اسلام کا اتفاق ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

الْمُسْتَشِيرُ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْتَنُوا فَضْلَ الْمَاءِ لِمَنْتَعُوا بِهِ الْكَلْبُ * ۱۵۰۶ - وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَدْنَانَ النُّوفَلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ هِلَالَ بْنَ أَسَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُ فَضْلَ الْمَاءِ لِمَنْعَ بِهِ الْكَلْبُ *

(فائدہ) مقصود یہ ہے، کہ اگر کسی کا جنگل میں کوئٹاں ہے اور اس میں پانی بھی زیادہ ہے، اور اس جنگل میں گھاس بھی ہو، لیکن پانی اس کوئٹاں کے علاوہ اور کہیں نہیں، اب پانی والا جانوروں کو پانی سے روکتا ہے یا پانی کی قیمت وصول کرتا ہے تو درپردہ گھاس جو مہاج ہے، اس کی قیمت وصول کرتا ہے یہ ٹھیک نہیں ہے، اس کی آپ نے ممانعت فرمائی ہے۔

باب (۱۹۷) بَابُ تَحْرِيمِ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَخُلُوفِ الْكَاهِنِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَالنَّهْيِ عَنْ بَيْعِ السُّنُورِ *

۱۵۰۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَخُلُوفِ الْكَاهِنِ *

(فائدہ) جن کتوں سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے، ان کا بیچنا جائز ہے اور ایسے ہی ان کی قیمت بھی مہاج ہے، چنانچہ عطاء بن ابی رباح، ابوالانیم نخعی، امام ابو حنیفہ، ابویوسف، امام محمد، ابن کثانہ، اور ابن سہول ماکلی کا یہی مسلک ہے، اور امام مالک کی ایک روایت بھی اسی طرح ہے، اور امام ابو حنیفہ اور ابویوسف کے نزدیک کٹے والے کتے کی بیع درست نہیں، اور بدائع متاع میں ہے کہ درندوں میں سوائے خنزیر کے ہر ایک کی بیع درست ہے، اور ہمارے علماء حنفیہ کے نزدیک کلب معلم اور غیر معلم میں کوئی فرق نہیں۔ حضرت عثمان بن عفان نے ایک شخص سے کتے کی قیمت کے بدلے میں چالیس اونٹ تاوان میں وصول کئے تھے اور ایسے ہی حضرت عمرو بن العاص نے چالیس درہم جرأت کے وصول فرمائے تھے، ان فیصلوں کے پیش نظر یہ بات متعین ہو گئی، کہ جن کتوں سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے ان کا بیچنا درست ہے، اور ان کے مار ڈالنے پر قیمت کا تاوان واجب ہوگا۔ اور ایسے ہی رنڈی اور نجومی، رمال، جہاد اور پنڈت وغیرہ جو غیب کی باتیں بتاتے ہیں، اہل اسلام کا اجماع ہے کہ ان سب کی اجرت حرام ہے اور قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ کاہن کی اجرت کے حرام ہونے پر اہل اسلام کا اتفاق ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

(عمدة القاری جلد ۱۳ ص ۵۹ نوئی جلد ۲ ص ۱۹)

۱۵۰۸- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَ حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَفِي حَدِيثِ اللَّيْثِ مِنْ رِوَايَةِ أَبِي رُمْحٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَا مَسْعُودٌ *

۱۵۰۹- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَابِبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُونُسَ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يُحَدِّثُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَرُّ الْكَلْبِ مَهْرُ الْبَيْعِ وَنَمْنُ الْكَلْبِ وَكَسْبُ الْحَمَامِ *

۱۵۰۸- قتیبہ بن سعید، محمد بن رج، لیث بن سعد (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ، زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں مگر لیث کی روایت میں جو کہ ابن رج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ”انہ سمعہ مسعود کے الفاظ ہیں۔

۱۵۰۹- محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید قطان، محمد بن یوسف، سائب بن زید، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے، کہ بری کمائی رنڈی کی کمائی، کتے کی قیمت اور بچنے لگانے والے کی مزدوری ہے۔

(تاکہ) مسلم ہی کی روایات میں موجود ہے کہ، حضور نے بچنے لگوائے اور اس کی مزدوری لوہی، حدیث کا مقصود یہ ہے کہ، یہ بھی ایک ذیل پیش ہے، اس لئے دوسرا پیش اختیار کرنا چاہئے اور اکثر علماء سلف و خلف کے نزدیک یہ پیشہ حرام نہیں، کیونکہ حضور کا قائل اس پر شاہد ہے۔

۱۵۱۰- اسحاق بن ابراہیم، ولید بن مسلم، ابوزری، یحییٰ بن ابی کثیر، ابراہیم بن قارظ، سائب بن زید، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل فرمایا کہ آپ نے ارشاد فرمایا (ہر ایک قسم کے) کتے کی قیمت غویٹ اور رنڈی کی کمائی غویٹ ہے۔

۱۵۱۱- اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق معمر، یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

۱۵۱۰- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ قَارِظٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَمْنُ الْكَلْبِ غَيْثٌ وَمَهْرُ الْبَيْعِ حَيْثُ وَكَسْبُ الْحَمَامِ حَيْثُ *

۱۵۱۱- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۵۱۲- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّصْرُ بْنُ شَمْبَلٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ حَدَّثَنَا رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ عَنْ

۱۵۱۲- اسحاق بن ابراہیم، نصر بن شمل، ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر، ابراہیم بن عبد اللہ، سائب بن زید، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حسب سابق روایت بیان کی

ہے۔

۱۵۱۳۔ سلمہ بن شعیب، حسن بن امین، معقل، ابو الزبیر سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کئے اور یحییٰ کی قیمت کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے روکا ہے۔

(تاکید) امام نووی فرماتے ہیں کہ یحییٰ کی قیمت سے اس لئے منع کیا کہ وہ بے کار ہے یا یہ نمی تخریبی ہے، میں کہتا ہوں کہ کتے کے متعلق بھی یہی کہنا درست ہے، کیونکہ حضرت جابر نے دونوں کا حکم ایک ہی بیان فرمایا ہے، اور پھر زجر کا لفظ خود اس پر دال ہے، امام بدر اللہ بن عینی فرماتے ہیں کہ یحییٰ کا جہور علماء کرام کے نزدیک جائز ہے، اور اس کی قیمت بھی حلال ہے اور یہی قول حسن بصری، ابن سیرین، حکم، حماد، امام مالک، سفیان ثوری، امام ابو حنیفہ، قاضی ابویوسف، امام محمد، امام شافعی، امام احمد، اور اسحاق کا ہے، اور ابن منذر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کی کتب کے متعلق جو احکام نقل کیے ہیں، امام بیہقی فرماتے ہیں کہ یہ ممانعت اس بلی کی ہے جو کہ حملہ کرنے لگے، یا یہ کہ یہ ممانعت ابتداء اسلام میں تھی، پھر اس کی اجازت دے دی گئی، باقی صحیح بات وہی ہے جو ہم نے امام نووی کی عبارت سے نقل کر دی (عمدة القاری جلد ۱۳ ص ۶۰)

باب (۱۹۸) کتوں کے قتل کا حکم اور پھر اس کا منسوخ ہونا اور اس چیز کا بیان کہ شکار یا کھیتی یا جانوروں کی حفاظت کے علاوہ کتے کا پالنا حرام ہے۔ ۱۵۱۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتوں کے مار ڈالنے کا حکم فرمایا ہے۔ ۱۵۱۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، عبید اللہ نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتوں کے مار ڈالنے کا حکم فرمایا اور پھر آپؐ نے مدینہ کے اطراف میں کتوں کے مارنے کے لئے لوگ روانہ فرمائے۔

۱۵۱۶۔ حمید بن مسعود، بشر بن مفضل، اسماعیل بن امیہ، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتوں کے مار ڈالنے کا حکم فرمایا تھا تو شہر مدینہ اور اس کے

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ.

۱۵۱۳۔ حَدَّثَنِي سَلْمَةُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا عَنْ ثَعْنِ الْكَلْبِ وَالْمَنْوَرِ قَالَ رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ *

(۱۹۸) بَابُ الْأَمْرِ بِقَتْلِ الْكَلْبِ وَيَنْابِ تَسْخِيهِ وَيَنْابِ تَحْرِيمِ اقْتِنَائِهَا إِلَّا لِصَيْدٍ أَوْ زَرْعٍ أَوْ مَاشِيَةٍ وَنَحْوِ ذَلِكَ *

۱۵۱۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكَلْبِ * ۱۵۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَحْرٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكَلْبِ فَأَرْسَلَ بِي أَفْطَارِ الْمَدِينَةِ أَنْ تَقْتُلَ *

۱۵۱۶۔ وَحَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ مَسْعُودَةَ حَدَّثَنَا بَشَرٌ يَغْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِقَتْلِ

الْكِتَابِ فَتَبِعْتُ فِي الْمَدِينَةِ وَأَطْرَفُهَا فَلَا نَدْعُ
كَلْبًا إِلَّا قَتَلْنَاهُ حَتَّى إِنَّا لَنَقْتُلُ كَلْبَ الْمُرَّةِ مِنْ
أَهْلِ الْبَادِيَةِ يَتَّبِعُهَا *

اطراف کے کتوں کا پیچھا کیا گیا، اور ہم نے کوئی کتا نہیں چھوڑا،
کہ جسے مار ڈالا ہو، یہاں تک دیہات والوں کا دودھ والی اونٹنی
کے ساتھ جو کتا جتا تھا وہ بھی ہم نے مار ڈالا۔

(تاکد) امام نووی فرماتے ہیں کہ علماء کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ کانٹے والے کتے کو مار ڈالنا چاہئے اور امام الحرمین فرماتے ہیں کہ پہلے
کتوں کے مار ڈالنے کا حکم ہوا تھا اور پھر وہ حکم منسوخ ہو گیا اور آپؐ نے کتوں کے مارنے سے منع فرمایا۔

۱۵۱۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَحْبَبْنَا
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْرِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ
عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ
بِقَتْلِ الْكِلَابِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ كَلْبَ عَنَمٍ أَوْ
مَاشِيَةٍ قَبِيلٍ لِأَنَّ عُمَرَ بْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ أَوْ
كَلْبَ ذُرْعٍ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ إِنَّ لِأَبِي هُرَيْرَةَ
زُرْعًا *

۱۵۱۷- یحییٰ بن یحییٰ، حماد بن زید، عمرو بن دینار، حضرت ابن
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے
بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتوں کے مار
ڈالنے کا حکم فرمایا، مگر شکار کا کتا، یا بکریوں کا کتا اور جانور کی
حفاظت کا کتا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت
کیا گیا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو کھیت کے کتے کو
بھی مستثنیٰ کرتے ہیں، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے
فرمایا حضرت ابو ہریرہؓ کے پاس کھیت بھی ہے۔

(تاکد) یعنی انہیں کھیت کی حفاظت ضروری تھی، اس لئے اس کا حکم انہوں نے معلوم کر کے یاد رکھا اور کھیتی کے کتے کے متعلق بکثرت
روایت میں استثناء موجود ہے، جو دیگر صحابہ کرام سے مروی ہیں، میں کہتا ہوں کہ اس قسم کے کتے کام کے ہیں، اس لئے ان کی بھی
درست ہے جیسا کہ امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں، اور بغیر ضرورت کے کتوں کا ناسخ ہے۔

۱۵۱۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي
حَلْفٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ
مَنْصُورٍ أَحْبَبْنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ
جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ
عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتَّى إِذَا الْمَرْءُ تَقَدَّمَ
مِنَ الْبَادِيَةِ بِكَلْبِهَا فَتَقْتُلَهُ ثُمَّ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِهَا وَقَالَ عَلَيْكُمْ
بِالْأَسَدِ الْبَهِيمِ ذِي النُّفْلَيْنِ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ *

۱۵۱۸- محمد بن احمد بن ابی حلف، روح (دوسری سند) اسحاق بن
منصور، روح بن عباد، ابن جریر، ابو الزبیر، حضرت جابر بن
عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ
انہوں نے بیان کیا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے کتوں کے مار ڈالنے کا حکم فرمایا، یہاں تک کہ کوئی عورت
جنگل سے اپنا کتا لے کر آتی تو ہم اسے بھی مار ڈالتے، پھر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتوں کے مارنے سے منع کر دیا،
اور فرمایا کہ ایک سخت سیاہ کتے کو جس کی آنکھ پر دو سفید نشان
ہوں، اسے مار ڈالو کیونکہ وہ شیطان ہے۔

۱۵۱۹- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا
أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ سَمِعَ مُطَرِّفَ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ الْمُغَفَّلِ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ

۱۵۱۹- عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، ابو التیاح،
مطرف بن عبد اللہ، حضرت ابن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتوں کے

بارڈالنے کا حکم فرمایا، پھر فرمایا کہ لوگوں کو کیا تکلیف دیتے ہیں، چنانچہ پھر شکاری کتے اور ریوڑ کے کتے کی اجازت دے دی۔

۱۵۲۰۔ یحییٰ بن حبیب، خالد بن حارث (دوسری سند) محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید (تیسری سند) محمد بن ولید، محمد بن جعفر (چوتھی سند) اسحاق بن ابراہیم، نصر (پانچویں سند) محمد بن عثمان، وہب بن جریر، شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں اور ابن ابی حاتم نے اپنی روایت میں یحییٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہے کہ آپ نے بکریوں کے کتے اور شکار کے کتے اور کھیتی کے کتوں کی اجازت دی ہے۔

۱۵۲۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے کوئی کتابالا، علاوہ اس کتے کے جو جانوروں کی حفاظت یا شکار کے لئے ہو تو اس کے ثواب میں سے ہر روز دو قیراط کے برابر کم ہوتا رہے گا۔

۱۵۲۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب اور ابن نمیر سفیان، زہری، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے سوائے شکار اور چوپایوں کی حفاظت کرنے والے کتے کے اور کوئی کتابالا تو اس کے ثواب میں ہر روز دو قیراط کی کمی ہوتی رہے گی۔

۱۵۲۳۔ یحییٰ بن یحییٰ اور یحییٰ بن ایوب، اور قتیبہ ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، عبد اللہ بن دینار سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا فرمایا ہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے سوائے شکار یا چوپایوں کے حفاظت کرنے والے کتے کے اور

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقتل الکلاب ثم قال ما بالهم وبالكلاب ثم رخص في كلب الصيد وكتب الغنم *

۱۵۲۰۔ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا حَالِدُ بْنُ غُلَيْبٍ ابْنُ الْحَارِثِ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْمُسْنَدِ وَقَالَ ابْنُ حَاتِمٍ فِي حَدِيثِهِ عَنْ يَحْيَى وَرَخَّصَ فِي كَلْبِ الْغَنَمِ وَالصَّيْدِ وَالزَّرْعِ *

۱۵۲۱۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَقْنَى كَلْبًا إِلَّا كُلَّتْ مَا يَبِيتُ أَوْ ضَارِبًا نَقِصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلُّ يَوْمٍ فِيرَاطًا *

۱۵۲۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَقْنَى كَلْبًا إِلَّا كُلَّتْ صَيْدٌ أَوْ مَا يَبِيتُ نَقِصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلُّ يَوْمٍ فِيرَاطًا *

۱۵۲۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَبَحْيَى بْنُ أَبِي وَهْبٍ وَثِقَاتُ بْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ حَفْصٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

کوئی کتاب پالا تو ہر روز اس کے ثواب میں سے دو قیراط کی کمی واقع ہوتی رہے گی۔

۱۵۲۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ اور ابن حجر، اسماعیل، محمد بن ابی حرمہ، سالم، بن عبد اللہ، اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے علاوہ موشیوں کی حفاظت کے یا شکار کے کتے کے اور کوئی کتاب پالا تو یومیہ اس کے اجر میں سے ایک قیراط کی کمی ہوتی رہے گی۔ عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں کھنک کا کتا بھی شامل ہے۔

۱۵۲۵۔ اسحاق بن ابراہیم، کعب، حنظلہ بن ابی سفیان، سالم، اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے شکاری کتے یا حفاظت کے کتے کے علاوہ اور کوئی کتاب پالا تو اس کے عمل میں سے ہر روز دو قیراط کم ہوتے رہیں گے۔ سالم بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھیت کے کتے کا بھی استثناء فرماتے تھے اور ان کا کھیت بھی تھا۔

۱۵۲۶۔ داؤد بن رشید، مروان بن معاویہ، عمرو بن حمزہ بن عبد اللہ بن عمر، حضرت سالم بن عبد اللہ اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جن گھروالوں نے حفاظت کے لئے یا شکاری کتے کے علاوہ اور کوئی کتاب پالا تو یومیہ اس کے عمل میں سے دو قیراط کم ہوتے رہیں گے۔

۱۵۲۷۔ محمد بن حنفیہ اور ابن ہشام، محمد بن جعفر، شعبہ ابو الحکم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے کھیت کے کتے یا بکریوں کے

وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ صَارِيَةٍ أَوْ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ *

۱۵۲۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي حُرْمَلَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ كَلْبَ صَارِيَةٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَوْ كَلْبَ حَرْثٍ *

۱۵۲۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ صَارٍ أَوْ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ قَالَ سَالِمٌ وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقُولُ أَوْ كَلْبَ حَرْثٍ وَكَانَ صَاحِبَ حَرْثٍ *

۱۵۲۶۔ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُمَيْثٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا أَهْلُ دَارٍ اتَّحَذُوا كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ كَلْبَ صَارِيَةٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِمْ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ *

۱۵۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ مَشَارٍ وَاللُّفْطُ ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اتَّخَذَ كَلْبًا إِلَّا كَلَبَ زَرْعٍ أَوْ غَنَمٍ أَوْ صَيْدٍ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ كُلُّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ *
 کہتے یا شکار کے کتے کے علاوہ کسی دوسرے کتے کو پالا تو یہ اس کے اجر میں سے ایک قیراط کم ہو جا رہے گا۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ کسی روایت میں ایک قیراط کا ذکر ہے اور کسی میں دو کا شاید مطلب یہ ہے کہ حدیث منورہ میں اگر پالے تو دو قیراط کم ہوں گے اور حدیث کے علاوہ اور کسی مقام پر پالے تو ایک قیراط کی کمی ہوگی اور بعض حضرات نے فرمایا، یہ اختلاف کتوں کی قسم کی بنا پر ہے، کہ موذی کتے کے پالنے سے دو قیراط کی کمی ہوگی، ورنہ ایک قیراط کم ہوگا، میں کہتا ہوں یا پالنے والے کی نیت کے اعتبار سے ہے اگر نیت اس کی بری ہے، تو پھر دو قیراط کم ہوں گے اور اگر کوئی خاص نیت نہیں تو پھر ایک قیراط کم ہوگا اور قیراط کی تفسیر بعض روایات میں احد پیر کے برابر آئی ہے۔

۱۵۲۸- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَقْتَنَى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلَبِ صَيْدٍ وَلَا مَاشِيَةٍ وَلَا أَرْضٍ فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ قِيرَاطَانِ كُلُّ يَوْمٍ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَبِي الطَّاهِرِ وَلَا أَرْضٍ *
 ۱۵۲۸- ابو الطاہر اور حرملة، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے ایسا کتہ پالا کہ جو نہ شکاری ہو، اور نہ جانوروں کی حفاظت کے لئے ہو اور نہ زمین کی حفاظت کے لئے ہو تو روزانہ اس کے اجر میں سے دو قیراط کی کمی ہوتی رہے گی، ابو الطاہر کی روایت میں زمین کا ذکر نہیں۔

۱۵۲۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ نُّ حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اتَّخَذَ كَلْبًا إِلَّا كَلَبَ مَاشِيَةٍ أَوْ صَيْدٍ أَوْ زَرْعٍ انْقُصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلُّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ قَالَ الرَّهْزِيُّ فَذَكَرَ بَابَيْنِ عُمَرُ قَوْلُ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ صَاحِبَ زَرْعٍ *
 ۱۵۲۹- عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے ریوڑ کی حفاظت یا شکاری یا بھیتی کے کتے کے علاوہ کوئی دوسرا کتہ پالا تو یہ اس کے اجر میں سے ایک قیراط کی کمی ہوتی رہے گی۔ زہری بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ کے سامنے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ابو ہریرہؓ پر رحم کرے وہ بھیت والے تھے۔

۱۵۳۰- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اتَّخَذَ كَلْبًا إِلَّا كَلَبَ مَاشِيَةٍ أَوْ صَيْدٍ أَوْ زَرْعٍ انْقُصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلُّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ قَالَ الرَّهْزِيُّ فَذَكَرَ بَابَيْنِ عُمَرُ قَوْلُ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ صَاحِبَ زَرْعٍ *
 ۱۵۳۰- زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، ہشام الدستوائی، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے بھیتی یا ریوڑ

کے کتے کے علاوہ اور کوئی کتہار کھا تو روزانہ اس کے عمل میں سے ایک قیراط کی ہوتی رہے گی۔

۱۵۳۱۔ اسحاق بن ابراہیم، شعیب بن اسحاق، اوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ بن عبدالرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۵۳۲۔ احمد بن منذر، عبدالصمد، حرب، یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل فرماتے ہیں۔

۱۵۳۳۔ قتیبہ بن سعید، عبدالواحد بن زیاد، اسماعیل بن سراج، ابو زرین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے شکاری کتے یا بکریوں کی حفاظت کے کتے کے علاوہ اور کوئی کتہار کھا تو روزانہ اس کے عمل میں سے ایک قیراط کی واقع ہوتی رہے گی (۱)۔

۱۵۳۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، یزید بن خصیفہ، سالم بن یزید، سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ قبیلہ شؤبہ کے آدمیوں میں سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے، بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ جو شخص کتا پالے کہ وہ اس کے کھیت اور جانوروں کی حفاظت کے کام میں نہ آئے تو ہر روز اس کے عمل میں سے ایک قیراط کی ہوتی رہے گی، سالم بن یزید بیان کرتے ہیں کہ میں نے سفیان سے پوچھا کہ تم نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ مِنْ أَمْسَلِكَ كَلْبًا فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ عَمَلِهِ كُلِّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ إِلَّا كَلْبَ حَرْبٍ أَوْ مَاشِيَةٍ *

۱۵۳۱۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۵۳۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمَنْزُورِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۵۳۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَمِيعٍ حَدَّثَنَا أَبُو زَرِينٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اتَّخَذَ كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ وَلَا غَنَمٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلِّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ *

۱۵۳۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ سُفْيَانَ بْنَ أَبِي رُهَيْرٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ شَوْعَةَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَقْتَى كَلْبًا لَا يُغْنِي عَنْهُ زَرْعًا وَلَا صَرْعًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلِّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ قَالَ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِي

(۱) شکار، حفاظت وغیرہ کی ضرورت کے بغیر کتے کو پالنے میں خسارہ ہی خسارہ ہے کہ رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ اس شخص کے اعمال میں کمی ہوتی ہے، پالنے والا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا مرتکب ہوتا ہے اور اس کتے کے لعاب کے گٹنے سے کپڑوں کے ناپاک ہونے کا احتمال رہتا ہے۔

وَرَبَّ هَذَا الْمَسْجِدِ *

وآلہ وسلم سے سنی ہے، انہوں نے فرمایا، جی ہاں! قسم ہے اس مسجد کے پروردگار کی۔

۱۵۳۵۔ یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ اور ابن حجر، اسماعیل، یزید بن خصیفہ، سائب بن یزید سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضرت سفیان بن ابی زہر بھی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اور حسب سابق روایت منقول ہے۔

باب (۱۹۹) بچنے لگانے کی اجرت حلال ہے۔

۱۵۳۶۔ یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ اور علی بن حجر، اسماعیل بن جعفر، حمید بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بچنے لگانے والے کی اجرت کے متعلق دریافت کیا گیا، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بچنے لگوائے ہیں، ابو طیبہ نے آپ کے بچنے لگائے، اور آپ نے اسے دو صاع اناج دینے کا حکم دیا، آپ نے اس کے گھر والوں سے بات کی تو انہوں نے اس کا حصول کم کر دیا، اور آپ نے فرمایا، افضل ان چیزوں سے جن سے تم دوا کرتے ہو بچنے لگواتا ہے، یا یہ کہ تمہاری دواؤں میں بہتر دوا ہے۔

۱۵۳۷۔ ابن ابی عمر، مروان فزاری، حمید سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بچنے لگانے والے کی کمائی کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے حسب سابق روایت بیان کی، لیکن اتنی زیادتی ہے کہ افضل ان چیزوں میں سے جن سے تم دوا کرتے ہو بچنے لگواتا ہے اور عود ہندی ہے، لہذا پنے بچوں کا حق دہا کر انہیں تکلیف نہ دو۔

(فائدہ) عود ہندی گرم خشک ہے، عمدہ، دل اور دماغ کو فائدہ دیتی ہے، اور سرد تر بیماریوں میں نہایت ہی مفید ہے، اور خصوصیت کے ساتھ خلق کی بیماری میں اس کا کھانا لگانا کافی ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

۱۵۳۸۔ احمد بن حسن بن خراش، شاہ، شعبہ، حمید، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے ایک بچے لگانے والے غلام کو

۱۵۳۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ أَحْمَرَ بْنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ وَقَدْ عَلَيْهِمْ سَفْيَانُ بْنُ أَبِي زُهَيْرٍ الشَّافِعِيُّ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْتِهِ *

(۱۹۹) بَابُ جَلِّ أَجْرَةِ الْحِجَامَةِ *

۱۵۳۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ كَسْبِ الْحِجَامِ فَقَالَ احْتَحِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَحْمَهُ أَوْ طَبِيْعَهُ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ أَهْلَهُ فَوَضَعُوا عَنْهُ مِنْ عَرَاجِهِ وَقَالَ إِنَّ أَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ أَوْ هُوَ مِنْ أَمْثَلِ دَوَائِكُمْ *

۱۵۳۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ النَّغْبِيٍّ الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ عَنْ كَسْبِ الْحِجَامِ فَذَكَرَ بِبَيْتِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ أَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ وَالْقِسْطُ الْبَحْرِيُّ وَلَا تُعْدُوا صَبِيَانَكُمْ بِالْعَمْرِ *

۱۵۳۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ حَدَّثَنَا شَنَاءُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

بایا، چنانچہ اس نے آپؐ کے پچھنے لگائے، اور آپؐ نے ایک صاع یا ایک مد یا دوہ گیبوں سے دینے کے متعلق فرمایا، اور اس کے بارے میں گفتگو فرمائی، تو اس کا حصول ممکن نہ ہوا۔

۱۵۳۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عقیل بن مسلم (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، مخزومی، وہیب بن طاووس، بواسطہ اپنے والد حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور پچھنے لگانے والے کو اس کی مزدوری دی اور ناک میں دو اڑائی۔

۱۵۴۰۔ اسحاق بن ابراہیم اور عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، عاصم، شعبی، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بنی یامہ کے ایک غلام نے پچھنے لگائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی مزدوری دے دی اور اس کے مالک سے بات کی تو اس نے اس کا حصول کم کر دیا اور اگر پچھنے لگانے کی مزدوری حرام ہوتی تو آپؐ اسے کبھی بھی نہ دیتے۔

باب (۲۰۰) شراب کی بیع حرام ہے!

۱۵۴۱۔ عید اللہ بن عمر قواریری، عبد اللہ بن عبد اللہ بن علی، ابویہام، سعید جری، ابو نصر، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا اور آپؐ مدینہ منورہ میں خطبہ فرما رہے تھے کہ اے لوگو! اللہ تعالیٰ شراب کی حرمت کا اشارہ فرماتا ہے، اور شاید کہ اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں کوئی حکم جلدی نازل فرماوے، لہذا جس کے پاس اس میں سے کچھ ہو، وہ اسے فروخت کر دے اور اس کی قیمت سے فائدہ اٹھائے، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں چند ہی روز ہوئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

وَسَلَّمَ غُلَامًا لَنَا حَتَامًا فَحَصَمَهُ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ أَوْ مَدٍّ أَوْ مَدَيْنٍ وَكَلَّمَهُ فِيهِ فَخَفَّفَ عَنْ ضَرِيَّتِهِ *

۱۵۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَقِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمُخْزُومِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ وَهْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِي عَرَبٍ عَنِ عِيَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَصَمَ وَأَعْطَى الْحَتَامَ أُخْرَةً وَاسْتَعْطَى *

۱۵۴۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْطُ لِعَبْدِ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَصَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ لَيْثِي بَيَاضَةً فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُخْرَةً وَكَلَّمَهُ سَيِّدُهُ فَخَفَّفَ عَنْهُ مِنْ ضَرِيَّتِهِ وَلَوْ كَانَ سَخْنًا لَمْ يُعْطِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

(۲۰۰) بَابُ تَحْرِيمِ بَيْعِ الْخَمْرِ *

۱۵۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى أَبُو هَمَّامٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْحَضْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْطُبُ بِالْمَدِينَةِ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى مُرَضٌّ بِالْخَمْرِ وَلَعَلَّ اللَّهَ سَيُزِلُ فِيهَا أُمْرًا فَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْهَا شَيْءٌ فَلْيَبِعْهُ وَلْيَتَّبِعْ بِهِ قَالَ فَمَا لَيْسَا إِلَّا بِسِيرٍ خَنِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى حَرَّمَ الْخَمْرَ فَمَنْ أَدْرَكَهُ هَذِهِ الْآيَةُ وَعِنْدَهُ

مِنْهَا شَيْءٌ فَلَا يَشْرَبُ وَلَا يَبِيعُ قَالَ فَاسْتَقْصِلِ
النَّاسُ بِمَا كَانَ عِنْدَهُ مِنْهَا فِي طَرَبِ الْمَدِينَةِ
فَسَمَكُوْهَا *

ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے شراب کو حرام کر دیا ہے، لہذا جسے
حرمت کی ہی آیت معلوم ہو جائے اور اس کے پاس شراب میں
سے کچھ ہو تو نہ اس کو بیچے اور نہ ہی فروخت کرے، ابو سعید
رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، چنانچہ جن لوگوں کے پاس
شراب تھی، وہ اسے مدینہ کے راستہ پر لائے اور بہا دیا۔

(فائدہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مدینہ منورہ تشریف لائے، اس وقت تک شراب حرام نہ تھی، لوگ بیا کرتے تھے، بعض
حضرات نے اس کے متعلق دریافت فرمایا تو یہ آیت نازل ہوئی، یَسْأَلُونَكَ عَنِ الْحَمْرِ وَالْمَيْسِرِ اَلَمْ يَكُنْ لَكَ اس میں فائدہ بہت کم اور نقصان
بہت زیادہ ہے، مگر اس سے لوگوں نے شراب چٹا نہیں چھوڑا، جب دوسری آیت نازل ہوئی کہ "لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَاَنْتُمْ سُكَارَى" اس
کے نزل کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا کہ اب اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ شراب کو کلی طور پر حرام کر دے چنانچہ ایسا
ہی ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم قطعی نازل فرما کر شراب کی کلی طور پر حرمت بیان کر دی، چنانچہ باجماع علمائے کرام شراب کا پینا حرام ہے، کسی
بھی حالت میں اس کی خرید و فروخت درست نہیں، اور ابن سعد وغیرہ نے بیان کیا ہے کہ شراب کی حرمت ۵۲ھ میں غزوہ احد کے بعد نازل
ہوئی ہے (عمدة القاری جلد ۱ ص ۱۲)

۱۵۴۲- سوید بن سعید، حفص بن میسرہ، زید بن اسلم،
عبد الرحمن بن وعلہ، حضرت عبداللہ بن عباس، (دوسری
سند) ابو الطاہر ابن وہب، مالک بن انس، زید بن اسلم،
عبد الرحمن بن وعلہ سہلی مصری سے روایت کرتے ہیں کہ
انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
انگور کے شیرے کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت ابن
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک شخص رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے شراب کی ایک مشک لے کر
آیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، تجھے معلوم
نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شراب حرام کر دی ہے، اس نے کہا
نہیں، اس کے بعد اس نے دوسرے آدمی کے کان میں کوئی
بات کہی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے
دریافت کیا، کہ تو نے کیا بات کہی ہے، وہ بولا کہ میں نے اس
شخص کو اس کے بیچنے کا حکم دیا ہے، آپ نے فرمایا کہ جس نے
اس کا پینا حرام کیا ہے، اس نے اس کا فروخت کرنا بھی حرام کر
دیا ہے، یہ سن کر اس شخص نے مشک کا منہ کھول دیا اور جو کچھ

۱۵۴۲- حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
حُفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ وَغَلَةَ رَحُلٍ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ أَنَّهُ حَآة
عِنْدَ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ
وَالْلَّفْطُ لَهُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ
أَنَسٍ وَغَيْرُهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ وَغَلَةَ السَّبَّاحِيِّ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ أَنَّهُ
سَأَلَ عِنْدَ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَمَّا يُعْضَرُ مِنَ الْعَنْبِ
فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ رَجُلًا أَخَذَ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاوِيَةً حَمْرًا فَقَالَ لَهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ عَلِمْتَ
أَنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَهَا قَالَ لَا فَسَارَ إِنْسَانًا فَقَالَ لَهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَ سَارَتْهُ
فَقَالَ أَمَرْتُهُ بِبَيْعِهَا فَقَالَ إِنَّ الْبَيْ حَرَّمَ شَرِبَهَا
حَرَّمَ بَيْعَهَا قَالَ فَفَتَحَ الْمَزَادَةَ حَتَّى ذَهَبَ مَا
فِيهَا *

اس میں تھا وہ سب بہہ گیا۔

۱۵۳۳۔ ابو الطاہر، ابن وہب، سلیمان بن ذال، یحییٰ بن سعید، عہد الرحمن بن وعلہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حسب سابق بیان کرتے ہیں۔

۱۵۳۴۔ زہیر بن حرب اور اسحاق بن ابراہیم، زہیر، جریر، منصور، مسروق ابی النخعی، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جب سورہ بقرہ کی آخری آیات نازل ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے، اور صحابہ کو پڑھ کر انہیں سنایا، اور پھر آپ نے ان کو شراب کی تجارت سے منع فرمادیا۔

(تاکد) قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ شراب کی حرمت تو سورہ مائدہ میں ہے اور وہر ہا کی آیت جو کہ سورہ بقرہ میں ہے اس سے بہت پہلے نازل ہوئی ہے، تو ممکن ہے کہ تجارت کی ممانعت حرمت کے بعد آپ نے بیان فرمائی ہو، یا یہ کہ آپ نے ان آیات کے نزول پر بھی تجارت خرمی حرمت کو بیان کر دیا، تاکہ خوب مشہور ہو جائے اور کسی قسم کا شائبہ باقی نہ رہے، واللہ اعلم۔

۱۵۳۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریب، اسحاق بن ابراہیم، ابو معاویہ، اعمش، مسلم، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جب سورہ بقرہ کی آخری آیات جو کہ ربیعنی سود کے بارے میں ہیں، نازل ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے اور آپ نے شراب کی تجارت کو بھی (پھر دوبارہ) حرام کر دیا۔

باب (۲۰۱) شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی بیع حرام ہے!

۱۵۳۶۔ حمید بن سعید، لیث، یزید بن ابی حبیب، عطاء بن ابی

۱۵۴۳۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ ذَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَعْلَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُهُ *

۱۵۴۴۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ آيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْتَرَأْنَهُنَّ عَلَى الْمَسِي ثُمَّ نَهَى عَنِ التَّجَارَةِ فِي الْخَمْرِ *

۱۵۴۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ آيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرِّبَا قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَحَرَّمَ التَّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ *

(۲۰۱) بَابُ تَحْرِيمِ بَيْعِ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْجَنْزِيرِ وَالْأَنْصَامِ *

۱۵۴۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ

رباع، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فتح مکہ کے سال مکہ مکرمہ میں سنا، آپؐ فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ نے شراب اور مردار اور خنزیر اور بتوں کی بیچ کو حرام کر دیا ہے، دریافت کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مردار کی چربی کے متعلق کیا حکم ہے، اس لئے کہ وہ کوششتیوں پر ملی جاتی ہے اور کھالوں پر لگائی جاتی ہے اور لوگ اس سے روشنی کرتے ہیں (چراغ جلاتے ہیں) آپؐ نے فرمایا، نہیں وہ حرام ہے، پھر اسی وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ یہود کو ہلاک کر دے، جب اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی کا کھانا حرام کیا تو اس کو انہوں نے بیکھلایا اور بیچ کر اس کی قیمت کھا گئے۔

(فائدہ) جمہور علماء کرام کے نزدیک مردار کی چربی سے کسی قسم کا نفع حاصل کرنا درست نہیں، کیونکہ ممانعت مطلق ہے، مگر جس کی تخصیص فرمادی گئی ہے سو اس کا حکم جدا ہے، جیسا کہ کمال دیافت کے بعد پاک ہو جاتی ہے، اب اگر تھی یا قتل نجس ہو جائے، تو اس کی روشنی کرنا جائز ہے، اور قاضی عیاض فرماتے ہیں، یہی مسلک امام ابو حنیفہ، مالک، شافعی اور ثوری اور بہت سے صحابہ کرام کا ہے اور حضرت علیؓ، ابن عمرؓ، ابو موسیٰؓ، قاسم بن محمدؓ، سالم بن عبد اللہؓ سے یہی چیز منقول ہے۔

اور اس چیز پر اجماع ہے کہ مردار اور بتوں اور شراب اور سور کا بیچنا حرام ہے اور ان کی قیمت کے متعین کرنے میں اضافت مال ہے، اور شریعت نے اضافت مال سے منع کیا ہے اور یہی حکم صلیب کا ہے۔

ابن منذر فرماتے ہیں کہ کافر کی لاش کا بھی یہی حکم ہے، اس کا فروخت کرنا درست نہیں، امام یعنی فرماتے ہیں کہ ہمارے شیخ نے اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اس حکم میں مسلم اور کافر کی لاشیں برابر ہیں، مسلم کی لاش کی بیچ اس کی شرافت اور بزرگی کی بناء پر اور کافر کی نجاست کی بناء پر درست نہیں ہے (عمد القاری جلد ۲، نووی جلد ۲ ص ۳۳)

۱۵۴- ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابن نمیر، ابو سامہ، عبد الحمید بن جعفر، زید بن ابی حبیب، عطاء، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے فتح مکہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا (دوسری سند) محمد بن ثقی، شحاک ابو عاصم، عبد الحمید، یزید بن ابی حبیب، عطاء سے روایت کرتے ہیں کہ، انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے

عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَجَاحٍ عَنْ خَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَامَ الْفَتْحِ هُوَ بِمَكَّةَ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَأَنَّا صَنَّمُ فَبَيْعَ مَا رَسُولُ اللَّهِ أَرَأَيْتَ شَحُومَ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهُ يُطْلَى بِهَا السُّمُّ وَيَذْهَبُ بِهَا الْحُلُودُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَحَلَّ لَمَّا حَرَّمَ عَلَيْهِمْ شَحُومَهَا أَجْمَلُوهَا ثُمَّ بَاعُوهَا فَأَكَلُوهَا ثُمَّ

۱۵۴۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ خَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ يَغْنِي أبا عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فتح مکہ کے سال سنا اور
لیث کی روایت کی طرح بیان کیا۔

۱۵۳۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب، اسحاق بن
ابراہیم، سفیان بن عیینہ، عمرو، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی
اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اطلاع ملی کہ سرہ نے شراب
پیتی ہے، تو فرمایا اللہ تعالیٰ کی سرہ پر مار پڑے، کیا اسے معلوم
نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ یہود
پر لعنت نازل کرے، ان پر چربی کا کھانا حرام کیا گیا تو انہوں نے
چربی کو بگھلایا اور پھر اسے فروخت کیا (اور اس کی قیمت کو کھلایا)

۱۵۳۹۔ امیہ بن بسطام، یزید بن زریج، روح بن قاسم، عمرو بن
دینار سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح کی روایت منقول ہے۔

۱۵۵۰۔ اسحاق بن ابراہیم، روح بن عبادہ، ابن جریج، ابن
شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ اللہ تعالیٰ یہود کو تباہ
و برباد کرے، اللہ تعالیٰ نے جب ان پر چربی کو حرام کیا تو انہوں
نے اسے فروخت کر دیا اور پھر اس کی قیمت کھائی (مطلب یہ
کہ حرام چیز کی قیمت بھی حرام ہے)

۱۵۵۱۔ حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن
مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے
ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یہود کو ہلاک و برباد کرے، ان پر
چربی حرام کی گئی تھی چنانچہ انہوں نے اسے فروخت کیا اور اس
کی قیمت کو کھلایا۔

كَتَبَ إِلَيَّ عَطَاءُ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ
يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ يَبِثِلُ حَدِيثَ اللَّيْثِ *

۱۵۴۸۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْطُ
بِأَبِي نَكْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ
عَمْرِو عَنْ طَلُوسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَلَعَ عُمَرُ
أَنَّ سَمْرَةَ نَاعَ حَمْرًا فَقَالَ قَاتَلَ اللَّهُ سَمْرَةَ أَلَمْ
يَعْلَمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ
فَحَمَلُوهَا فَبَاعُوهَا *

۱۵۴۹۔ حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بَسْطَامٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ
بْنُ زُرَيْجٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ
عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۵۵۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ
أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ
أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ
حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ حَرَّمَ اللَّهُ
عَلَيْهِمُ الشُّحُومَ فَبَاعُوهَا وَأَكَلُوا أَمْثَلَهَا *

۱۵۵۱۔ حَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ
وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتَلَ اللَّهُ
الْيَهُودَ حَرَّمَ عَلَيْهِمُ الشُّحْمَ فَبَاعُوهُ وَأَكَلُوا
ثَمَنَهُ *

باب (۲۰۲) سود کا بیان: (۱)

بَابُ الرِّبَا *

۱۵۵۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تَتَّبِعُوا بَعْضَهَا عَلَى نَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تَتَّبِعُوا بَعْضَهَا عَلَى نَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ *

۱۵۵۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي لَيْثٍ إِنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَأْتِرُ هَذَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ فَذَهَبَ عَبْدُ اللَّهِ وَتَأَفَّعَ مَعَهُ وَفِي حَدِيثٍ ابْنِ رُمْحٍ قَالَ نَافِعٌ فَذَهَبَ عَبْدُ اللَّهِ وَأَنَا مَعَهُ وَاللَّيْثِيُّ حَتَّى دَخَلَ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَقَالَ إِنَّ هَذَا أَخْبَرَنِي أَنَّكَ تَحْبِرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ تَبِيعِ الْوَرِقِ بِالْوَرِقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَعَنْ تَبِيعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ فَأَشَارَ أَبُو سَعِيدٍ بِأَصْبَعِهِ إِلَى عَيْنَيْهِ وَأَذْنَيْهِ فَقَالَ أَبْصَرْتُ عَيْنَايَ وَسَمِعْتُ أُذُنَايَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۵۲- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سونا سونے کے بدلے میں فروخت نہ کرو، مگر برابر، سراہر، کم زیادہ فروخت نہ کرو، اور چاندی چاندی کے بدلے میں فروخت نہ کرو، مگر برابر سراہر، کم زیادہ نہ کرو، اور ان میں سے کسی کو ادھار بھی فروخت نہ کرو۔

۱۵۵۳- قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن ریح، لیث، حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ بنی لیث کے ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کیا کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، قتیبہ کی روایت میں ہے کہ یہ سن کر حضرت عبد اللہ چلے، اور نافع بھی ان کے ساتھ تھے اور ابن ریح کی روایت میں ہے کہ نافع نے کہا کہ عبد اللہ بن عمر چلے، اور میں اور بنی لیث کا آدمی بھی ان کے ساتھ تھا، یہاں تک کہ حضرت ابو سعید خدری کے پاس پہنچے، اور ان سے کہا کہ مجھے اس آدمی نے خبر دی ہے کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہو کہ آپ نے چاندی کو چاندی کے ساتھ فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے، مگر برابر، برابر اور سونے کو سونے کے ساتھ فروخت کرنے سے منع کیا ہے مگر برابر، برابر تو حضرت ابو سعید خدری رضی

(۱) ربائی سود کی حرمت قرآن وحدیث میں متعدد مقامات پر مذکور ہے۔ قرآن کریم میں جس رباکو حرام قرار دیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ کسی کو قرض دے کر واپس زیادہ لیا جائے۔ قرض دے کر واپس زیادہ لینا بہر حال حرام ہے چاہے قرض لینے والا اپنی کسی ذاتی ضرورت کے لئے احتیاجی کے وقت قرض لے یا کاروبار میں اضافے کے لئے قرض لے دونوں صورتوں میں یہ سود حرام ہے اس لئے کہ ربائی حقیقت دونوں صورتوں میں موجود ہے اور اس لئے بھی کہ کاروباری ضرورت کے لئے اور مال میں اضافے کے لئے قرض لینے کی مثالیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی موجود تھیں ان میں بھی رباکو حرام قرار دیا گیا۔ لہذا آج کل بینکوں میں رائج سود جسے نفع (انٹرسٹ Interest) کا نام دیا جاتا ہے وہ بھی حرام ہے۔ اس موضوع پر تفصیلی گفتگو کے لئے ملاحظہ ہو مکتبہ المدینہ ص ۷۵ تا ۷۸۔

وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَبِعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا تَبِعُوا الْوَرَقَ بِالْوَرَقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تَبِعُوا بَعْضَهُ عَلَى نَعْصٍ وَلَا تَبِعُوا شَيْئًا عَائِيًا مِنْهُ بِأَجْرٍ إِلَّا بِذَا بِيَدِهِ *

اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی انگلیوں سے اپنی آنکھوں اور کانوں کی طرف اشارہ کیا، اور فرمایا کہ میری ان آنکھوں نے دیکھا، اور ان کانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے کہ سونے کو سونے کے بدلے اور نہ چاندی کو چاندی کے بدلے فروخت کرو، مگر برابر برابر اور نہ ہی کم یا زیادہ پر فروخت کرو، اور نہ ہی ادھار پر فروخت کرو، مگر ہاتھ در ہاتھ یعنی نقد بہ نقد فروخت کرو۔

۱۵۵۴- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَارِمٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنْ حَدِيثِ الْحَدْرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْحَدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۵۵۴- شیبان بن فروخ، جریر بن حازم (دوسری سند) محمد بن یحییٰ، عبد الوہاب، یحییٰ بن سعید (تیسری سند) محمد بن شعیب، ابن ابی عدی، ابن عون، حضرت نافع سے روایت کرتے ہیں جس طرح کہ لیث حضرت نافع سے اور وہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

۱۵۵۵- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَغْفُوبُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِي عَنْ مُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْحَدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا الْوَرَقَ بِالْوَرَقِ إِلَّا وَرَنًا وَرَنًا مِثْلًا بِمِثْلٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ *

۱۵۵۵- قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبد الرحمن قاری، سہیل بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سونے کو سونے کے ساتھ اور چاندی کو چاندی کے ساتھ فروخت کرو، مگر وزن میں برابر برابر، اور پورا پورا ہو۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ رہائشی سود کی حرمت پر اہل اسلام کا اجماع ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ "الحل للہ البیع و حرم الربوا" اور احادیث بھی اس باب میں بکثرت موجود ہیں، کہ جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رہائی کی حرمت پر چھ چیزوں کے اندر تصریح فرمادی ہے، سوہ، چاندی، گہیوں اور جو، کجھور اور نمک، مگر رہان چھ چیزوں میں خاص نہیں ہے، بلکہ جس مقام پر علت حرمت پائی جائے گی، وہاں رہائشی سود حرام ہو جائے گا، چنانچہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک علت حرمت وزن اور کیل اور جنس ہے، اور امام شافعی کے نزدیک طعم اور وزن یا کیل ہے، اب اس بارے میں علماء کرام کا اتفاق ہے کہ اشیاء ربویہ کی بقیہ دوسری اشیاء ربویہ کے ساتھ اگر علت مختلف ہو تو کم و بیش اور ادھار دونوں طرح درست ہے، مثلاً سونے کو گہیوں کے عوض میں فروخت کرنا اور اگر دونوں کی جنس ایک ہی ہو تو کم و بیش اور ادھار دونوں چیزیں درست نہیں ہیں، اور اگر جنس مختلف ہو جائیں لیکن علت ایک ہی ہو جیسا کہ سونے کو چاندی کے بدلے فروخت کرنا، یا گہیوں کو جو کے عوض فروخت کرنا، تو ادھار تو صحیح نہیں ہے، لیکن کمی بیشی کے ساتھ درست ہے، اھقرنے یہ ایک قاعدہ کلیہ نقل کر دیا ہے، اب جزئی احکام کی تفصیل کے لئے علمائے حق کی طرف رجوع کیا جائے، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۵۵۶۔ ابو الطاہر اور ہارون بن سعید، احمد بن محمد بن عیسیٰ، ابن وہب، خزرجہ، بواسطہ اپنے والد سلیمان بن یسار، مالک بن ابی عامر، حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ایک دینار کو دو دیناروں کے بدلے میں اور ایک درہم کو دو درہموں کے عوض میں فروخت نہ کرو۔

(فائدہ) کیونکہ جنس ایک ہی ہے، اور اس صورت میں کمی بیشی دونوں حرام ہیں۔

۱۵۵۷۔ حمید بن سعید، لیث (دوسری سند) ابن ریح، لیث، ابن شہاب، مالک بن انس بن حدثن بیان کرتے ہیں کہ میں یہ کہتا ہوا آیا کہ کون روپوں کو سونے کے عوض فروخت کرتا ہے، تو طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، اور وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ہمیں اپنا سونا بتا، اور پھر جب ہمارا نوکر آئے گا تو ہم تمہارے روپے دے دیں گے تو حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا، ہر گز نہیں تو اس کے روپے اسی وقت دے دے، یا سونا واپس کر دے، اس لئے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ سونے کو سونے کے بدلے فروخت کرنا باہے، مگر دست بدست یعنی نقد بہ نقد، اور گیدہوں کو گیدہوں کے عوض فروخت کرنا باہے سو ہے، مگر دست بدست، اور جو کو جو کے بدلے فروخت کرنا باہے مگر دست بدست اور کھجور کا کھجور کے بدلے فروخت کرنا سو ہے، مگر دست بدست۔

۱۵۵۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب، اسحاق، ابن عیینہ، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۱۵۵۹۔ عبید اللہ بن عمر قوامری، حماد بن زید، ابوب، ابو قلابہ بیان کرتے ہیں کہ میں ملک شام میں چند لوگوں کے حلقہ میں تھا، اور ان میں مسلم بن یسار بھی تھے، اتنے میں ابوالاشعث

۱۵۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَثَلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ سَلِيمَانَ بْنَ يَسَارٍ يَقُولُ إِنَّهُ سَمِعَ مَالِكَ بْنَ أَبِي عَامِرٍ يَحَدِّثُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِعُوا الدِّينَارَ بِالدِّينَارَيْنِ وَلَا الدِّرْهَمَ بِالدِّرْهَمَيْنِ *

۱۵۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ابْنِ الْحَدَّثَانِ أَنَّهُ قَالَ أَقْبَلْتُ أَقُولُ مَنْ يَصْطَرِفُ الدِّرَاهِمَ فَقَالَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ وَهُوَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَرَأَيْتَ ذَهَبَكَ ثُمَّ اتَّيْنَا إِذَا جَاءَ خَادِمُنَا نَعْطِيكَ وَرَقَكَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَلَّا وَاللَّهِ لَتُعْطِيَنَّهُ وَرَقَهُ أَوْ تَقْرُدَنَّ إِلَيْهِ ذَهَبَهُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَرَقُ بِالدَّهَبِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالرُّبُّ بِالرُّبِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشُّعْرُ بِالشُّعْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشُّعْرُ بِالشُّعْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ *

۱۵۵۸۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاسْتَحَقَّ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۵۵۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَامِرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ قَالَ كُنْتُ بِالشَّامِ فِي حَلَقَةٍ فِيهَا مُسْلِمٌ بْنُ

يَسَارَ فَحَاءَ أَبُو الْأَشْعَثِ قَالَ قَالُوا أَبُو الْأَشْعَثِ
أَبُو الْأَشْعَثِ فَحَلَسَ فَقُلْتُ لَهُ حَدِّثْ أَحَانَا
حَدِيثَ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ نَعَمْ غَرَوْنَا
غَزَاةً وَعَلَى النَّاسِ مُعَاوِيَةُ فَعَبَسْنَا غَنَائِمَ كَثِيرَةً
فَكَانَ بَيْنَا غَنِيمًا آتِيَةً مِنْ قِصَّةٍ فَأَمَرَ مُعَاوِيَةُ
رَجُلًا أَنْ يَبْعَهَا فِي أَغْطِيَاتِ النَّاسِ فَتَسَارَعَ
النَّاسُ فِي ذَلِكَ فَبَلَغَ عِبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ فَقَامَ
فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ
بِالْفِضَّةِ وَالزُّبُرِ بِالزُّبُرِ وَالشُّعْبِيرَ بِالشُّعْبِيرِ
وَالثَّمَرُ وَالْمِلْحَ بِالْمِلْحِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ عَيْنًا
بَعَيْنٍ فَمَنْ زَادَ أَوْ أَرَادَ فَقَدْ أَرْتَبَى فَرَدَّ النَّاسُ
مَا أَخَذُوا فَبَلَغَ ذَلِكَ مُعَاوِيَةَ فَقَامَ حَطِيبًا فَقَالَ
أَنَا مَا بَالُ رَجُلٍ يَتَحَدَّثُونَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَادِيثَ قَدْ كُنَّا نَشْهَدُهُ
وَنُصَحِّبُهُ فَلَمْ نَسْمَعْهَا مِنْهُ فَقَامَ عِبَادَةَ بْنَ
الصَّامِتِ فَأَعَادَ الْقِصَّةَ ثُمَّ قَالَ لَتُحَدِّثَنَّ بِنَا
سَمِعْنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأِنْ كَرِهَ مُعَاوِيَةُ أَوْ قَالَ وَإِنْ رَغِمَ مَا أُمَّاكِي أَنْ
لَا أَصْحَبَهُ فِي جَنْبِهِ لَيْلَةً سَوَاءً قَالَ حَمَّادٌ
هَذَا أَوْ نَحْوُهُ *

آئے لوگوں نے کہا کہ، ابوالاشعث! وہ بیٹہ گئے، میں نے ان
سے کہا کہ تم میرے بھائی عبادہ بن صامت کی حدیث بیان
کرو، انہوں نے کہا، اچھا ہم نے ایک جہاد کیا، اور اس میں
حضرت معاویہ بن ابی سفیان سردار تھے، چنانچہ غنیمت میں
بہت سی چیزیں حاصل ہوئیں، ان میں ایک چاندی کا برتن بھی
تھا، حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی کو لوگوں
کی تحفہ اہوں پر اس کے فروخت کرنے کا حکم دیا اور لوگوں نے
اس کے لینے میں جلدی کی، جب یہ خبر حضرت عبادہ بن
صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنچی تو وہ کھڑے ہوئے اور فرمایا
میں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ
آپؐ نے سونے کو سونے کے ساتھ اور چاندی کو چاندی کے
ساتھ اور گیہوں کو گیہوں کے عوض اور جو جو کے بدلے، اور
کھجور کو کھجور اور نمک کو نمک کے بدلے بیچنے سے منع کیا ہے،
مگر براہِ اور نقد اللہ، جو جس نے زیادہ دیا، یا زیادہ لیا تو سود ہو گیا،
یہ سن کر لوگوں نے جو لیا تھا وہ واپس کر دیا، حضرت معاویہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ اطلاع ملی تو وہ خلیفہ دینے کھڑے ہوئے اور
فرمایا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ
حدیثیں بیان کرتے ہیں جو ہم نے نہیں سنی، ہم تو حضورؐ کی
خدمت میں حاضر رہے اور آپؐ کی صحبت میں رہے، پھر عبادہ
نکڑے ہوئے اور واقعہ بیان کیا، اس کے بعد فرمایا ہم تو وہ
حدیثیں جو ہم نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
سنی ہیں ضروری بیان کریں گے، اگرچہ معاویہ کو اچھا نہ لگے، یا
یہ فرمایا اگرچہ حضرت معاویہ کا اس میں اختلاف ہو، میں پر وہ
نہیں کرتا، اگرچہ ان کے ساتھ ان کے فکر میں تاریک رات
میں نہ رہوں، حواہِ راوی نے یہی بیان کیا، یا اس کے ہم معنی۔

(فائدہ) حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دلیل کافی نہیں کیونکہ محض حضورؐ کی صحبت میں رہنے سے جہاں کا سنتا ضروری نہیں۔

۱۵۶۰۔ اخلق بن ابراہیم، ابن ابی عمر، عبد الوہاب ثقفی، حضرت
ابوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ، اسی طرح

۱۵۶۰۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَمْنُ أَبِي
عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيِّ عَنْ

روایت کرتے ہیں۔

۱۵۶۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور عمرو ناقد اور اسحاق بن ابراہیم، سفیان، خالد ہذاء، ابو قلابہ، اشعث، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، سونے کو سونے کے ساتھ، اور چاندی کو چاندی کے ساتھ اور گیہوں کو گیہوں کے بدلے اور جو جو جو کے عوض، اور کھجور کو کھجور کے ساتھ اور نمک کو نمک کے ساتھ، برابر برابر، دست بدست فروخت کرو، مگر جب یہ قسمیں مختلف ہو جائیں، تو جس طرح (کم و بیش) تمہاری مرضی ہو، فروخت کرو، مگر نقداً نقد ہونا چاہئے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ حدیث سے معلوم ہوا کہ گیہوں اور جو جدا جدا اقسام ہیں، شافعی، ابو حنیفہ اور فقہائے محدثین، مالک، لیث اور اکثر علماء مدینہ کا یہی مسلک ہے۔

۱۵۶۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، اسماعیل بن مسلم عبدی، ابو التوکل ثمالی، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سونا سونے کے ساتھ اور چاندی چاندی کے ساتھ اور گندم گندم کے عوض، اور جو جو کے بدلے، اور کھجور، کھجور کے ساتھ، اور نمک، نمک کے ساتھ، برابر، برابر دست بدست، پھر اگر کوئی زیادہ دے یا زیادہ لے، بہر صورت سو ہو گیا، لینے والا اور دینے والا دونوں اس میں برابر ہیں۔

۱۵۶۳۔ عمرو ناقد، یزید بن ہارون، سلیمان ربیع، ابو التوکل الثمالی، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سونا سونے کے ساتھ برابر برابر اور حسب سابق روایت بیان کی ہے۔

أَيُّوبُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوُهُ *

۱۵۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَالْقَلْبِيُّ لِيَاثَنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ حَالِدِ بْنِ الْحَذَاءِ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالنَّمْرُ بِالنَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ سَوَاءٌ سَوَاءٌ يَدًا يَدًا فَإِذَا اخْتَلَفَتْ هَذِهِ الْأَصْنَافُ فَبِعُوا كَيْفَ شِئْتُمْ إِذَا كَانَ يَدًا يَدًا *

۱۵۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْعَدَنِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالنَّمْرُ بِالنَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًا يَدًا فَمَنْ زَادَ أَوْ اسْتَرَادَ فَقَدْ أَرَى الْأَعْيُذَ وَالْمُعْطَى فِيهِ سَوَاءٌ *

۱۵۶۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ الرَّبِيعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ *

۱۵۶۳۔ ابو کریب، محمد بن العلاء، واصل بن عبد اللہ علی، ابن فضیل، بواسطہ اپنے والد، ابو زرہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کھجور کو کھجور کے ساتھ اور گیہوں کو گیہوں کے عوض، اور جو کو جو کے ساتھ، اور نمک کو نمک کے ساتھ برابر برابر، دست بدست فروخت کرنا چاہئے سو جو کوئی زیادہ دے یا زیادہ لے تو یہ سود ہو گیا ہاں جب قسم بدل جائے۔

(فائدہ) تو پھر صرف کی زیادتی درست ہے، جیسا کہ پہلے منسل لکھ چکا ہوں۔

۱۵۶۵۔ ابو سعید خدری، عمار بنی، فضیل بن غزوان سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، مگر اس میں دست بدست کا ذکر نہیں ہے۔

۱۵۶۶۔ ابو کریب، واصل بن عبد اللہ علی، ابن فضیل بواسطہ اپنے والد، ابن ابی نعم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سونے کو سونے کے ساتھ تول کر برابر، سرابور اور ایسے ہی چاندی کو چاندی کے عوض وزن کر کے برابر برابر فروخت کرو، سو جو کوئی زیادہ دے یا زیادہ لے تو یہ سود ہے۔

۱۵۶۷۔ عبد اللہ بن مسلمہ، قعنی، سلیمان بن بلال، موسیٰ بن ابی قحیم، سعید بن یسار، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دینار کو دینار کے بدلے فروخت کرو، کہ ان میں کسی قسم کی زیادتی نہ ہو اور درہم کو درہم کے عوض کہ ان دونوں میں بھی زیادتی نہ ہو۔

۱۵۶۸۔ ابو الطاہر، عبد اللہ بن وہب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک سے سنا، انہوں نے موسیٰ بن ابی قحیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت کی ہے۔

۱۵۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَوَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْجَنْطَلَةُ بِالْجَنْطَلَةِ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالْبَلَحُ بِالْبَلَحِ مِثْلًا بِمِثْلِ يَدًا بِيَدٍ فَمَنْ زَادَ أَوْ اسْتَرَادَ فَقَدْ ارْتَبَى إِنَّا مَا اخْتَلَفْتَ أَلْوَانُهُ *

۱۵۶۵۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا الْمُخَارِبِيُّ عَنْ فَضِيلِ بْنِ عَزْوَانٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ يَدًا بِيَدٍ *

۱۵۶۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَوَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي نَعْمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزَنًا بِوَزَنٍ مِثْلًا بِمِثْلِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَزَنًا بِوَزَنٍ مِثْلًا بِمِثْلِ فَمَنْ زَادَ أَوْ اسْتَرَادَ فَهُوَ رِبَا *

۱۵۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي نَعِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا وَالدرهم بالدرهم لا فضل بينهما *

۱۵۶۸۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ حَبْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ أَبِي نَعِيمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۵۶۹۔ محمد بن حاتم بن میمون، سفیان بن عیینہ، عمرو، ابو المنہال بیان کرتے ہیں کہ میرے ایک شریک نے حج کے موسم تک یا حج کے زمانہ تک چاندی الا حار بیگی، چنانچہ وہ میرے پاس اس کی اطلاع کرنے آیا، میں نے کہا یہ چیز تو درست نہیں ہے اس نے کہا، میں نے بازار میں فروخت کی، تو کسی نے بھی اس چیز کے متعلق مجھ پر تکبیر نہیں کی، چنانچہ میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اور ہم اس قسم کی بیع کیا کرتے تھے، آپ نے فرمایا اگر نقد نقد ہو تو کوئی مضائقہ نہیں، اور اگر الا حار ہو تو سود ہے اور تم زید بن ارقم کے پاس جاؤ، کیونکہ ان کی تجارت مجھ سے بڑی ہے میں ان کے پاس آیا، اور ان سے پوچھا تو انہوں نے بھی اسی طرح بیان کیا۔

۱۵۷۰۔ عید اللہ بن معاذ غیری، بواسطہ اپنے والد شعبہ، حبیب، ابو المنہال بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیع صرف کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کرو، کیونکہ وہ زیادہ جانتے والے ہیں، میں نے حضرت زید سے پوچھا، انہوں نے کہا، حضرت براء سے پوچھو، وہ زیادہ جانتے ہیں، پھر دونوں نے کہا کہ حضور نے چاندی کو سونے کے عوض الا حار بیچنے سے منع کیا ہے۔

۱۵۷۱۔ ابو الریحہ صکی، عباد بن عوام، یحییٰ بن ابی اسحاق، عبد الرحمن بن ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاندی کو چاندی کے ساتھ اور سونے کو سونے کے ساتھ فروخت کرنے سے منع کیا، مگر برابر، برابر، اور آپ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ چاندی کو سونے کے بدلے جس طرح ہم چاہیں خریدیں، اور سونے کو چاندی کے بدلے میں جس طرح ہم چاہیں خریدیں، ایک شخص نے ان سے دریافت کیا اور کہا کہ

۱۵۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو عَنْ أَبِي الْمُنْهَالِ قَالَ بَاعَ شَرِيكِي لِي وَرَقًا نَسِيفَةً إِلَى الْمَوْسِمِ أَوْ إِلَى الْحَجِّ فَمَخَّاءَ إِلَيَّ فَأَحْبَرَنِي فَقُلْتُ هَذَا أَمْرٌ لَا يَصْلُحُ قَالَ قَدْ بَعَثَهُ فِي السُّوقِ فَلَمْ يُكْرَ ذَلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ فَأَتَيْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَنَحْنُ نَبِيعُ هَذَا الْبَيْعَ فَقَالَ مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَا بَأْسَ بِهِ وَمَا كَانَ نَسِيفَةً فَهُوَ رَبَا وَانْتَرَى زَيْدُ بْنُ أَرْقَمٍ فَإِنَّهُ أَعْطَمَ بِحَارَةً مِنِّي فَأَتَيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ بِمِثْلِ ذَلِكَ *

۱۵۷۰۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْغَنَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الْمُنْهَالِ يَقُولُ سَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ عَنْ الصَّرْفِ فَقَالَ مِثْلُ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ فَهُوَ أَعْلَمُ فَسَأَلْتُ زَيْدًا فَقَالَ سَلِ الْبَرَاءَ فَإِنَّهُ أَعْلَمُ ثُمَّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَرَقِ بِالذَّهَبِ ذَيْنَا *

۱۵۷۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعُتْبَكِيُّ حَدَّثَنَا عَمَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ أَحْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ وَأَمَرَنَا أَنْ نَشْتَرِيَ الْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْنَا وَنَشْتَرِيَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْنَا قَالَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَدًا بِيَدٍ فَقَالَ

هَكَذَا سَمِعْتُ *

۱۵۷۲- حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَقَ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرَةَ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَيْلِهِ *

۱۵۷۳- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ سَرَّاجٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِيءٍ الْحَوَّلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ رَبَاحٍ اللَّخْمِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ فَضَالَهَ بْنَ عَبْدِ الْأَنْصَارِيِّ يَقُولُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَخِيرٌ بِقِلَادَةٍ فِيهَا حَرَرٌ وَذَهَبٌ وَهِيَ مِنَ الصَّغَائِرِ تَبَاغُ قَامَرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالذَّهَبِ الَّذِي فِي الْقِلَادَةِ فَنَزَعَ وَحَدَّثَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزَنَا بوزن *

۱۵۷۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ أَبِي شُعْبَاعٍ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ حَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ حَنْشِ الصَّغْنَانِيِّ عَنْ فَضَالَهَ بْنِ عَبْدِ قَالَ اشْتَرَيْتُ يَوْمَ حَبِيرٍ قِلَادَةً بِائْتِي عَشْرَ دِينَارًا وَبِهَا ذَهَبٌ وَحَرَرٌ فَلَمَّصْتُهَا فَوَحَدْتُ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ اثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَبَاغُ حَتَّى تَفْصَلَ *

۱۵۷۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كَرِيمٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

نقد افقہ انہوں نے کہا کہ میں نے آپ سے اسی طرح سنا ہے۔
۱۵۷۲۔ اسحاق بن منصور، یحییٰ بن صالح، معاویہ، یحییٰ بن کثیر، یحییٰ بن ابی اسحاق سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ عبد الرحمن بن ابی بکرہ نے انہیں خبر دی کہ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں منع فرمایا ہے، اور حسب سابق روایت منقول ہے۔

۱۵۷۳۔ ابوالطاهر احمد بن عمرو بن ابی سرج، بن وہب، ابویانی، خولانی، علی بن رباح سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے فضالہ بن عبید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیبر میں تشریف فرما تھے کہ آپ کی خدمت میں ایک ہار لایا گیا، اس میں نگ اور سونا بھی تھا، اور وہ قمیست کے مال میں سے تھا، جسے بچا جا رہا تھا، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سونے کے متعلق جو کہ قلابہ میں لگا ہوا تھا، حکم دیا اسے علیحدہ کیا گیا، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سونے کو سونے کے عوض برابر، برابر فروخت کرو۔

۱۵۷۴۔ قتیبہ بن سعید، لیث، ابوشجاع، سعید بن یزید، خالد بن ابی عمران، حنشل الصغنانی، فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے خیبر کے دن ایک ہار بارہ اشرفیوں میں خرید لیا، اس میں سونا اور نگ تھے، جب میں نے اس سے سونا جدا کیا تو بارہ اشرفیوں سے زائد اس میں سے سونا نکلا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا، آپ نے فرمایا جب تک کہ اس کا سونا جدا نہ کیا جائے، بچانے جائے۔

۱۵۷۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریم، ابن مبارک، سعید بن یزید سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

۱۵۷۶۔ قتیبہ، لیث، ابن ابی جعفر، جلاح، حنشل صناعی، فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم خیبر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے اور ایک اوقیہ سونے کا، دو دینار یا تین دینار میں یہود سے معاملہ کر رہے تھے، تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سونے کو سونے کے ساتھ فروخت نہ کرو، مگر وزن میں برابر کے ساتھ۔

۱۵۷۷۔ ابو الطاہر، ابن وہب، قرہ بن عبد الرحمن معافری اور عمرو بن حارث، عامر بن حارث، عامر بن یحییٰ معافری، حنشل بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ایک غزوہ میں تھے تو میرے اور میرے ساتھیوں کے حصے میں ایک ہار آیا، جس میں سونا، چاندی اور جوہرات تھے، تو میں نے اسے خریدنا چاہا، چنانچہ میں نے حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا انہوں نے فرمایا اس کا سونا جدا کر کے ایک پلڑے میں رکھ، اور اپنا سونا ایک پلڑے میں رکھ، پھر نہ لے، مگر برابر، برابر اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے، آپ ارشاد فرما رہے تھے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو وہ نہ لے مگر برابر برابر۔

۱۵۷۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ الْجَلَّاحِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي حَنْشَلُ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ فَصَّالَةَ بْنِ عَبْدِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرٍ يُبَايِعُ الْيَهُودَ الْوُقُيَّةَ الذَّهَبَ بِالدِّينَارَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ *

۱۵۷۷۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ قُرَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَعْفَرِيِّ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَغَيْرُهُمَا أَنَّ عَامِرَ بْنَ يَحْيَى الْمَعْفَرِيَّ أَخْبَرَهُمْ عَنْ حَنْشَلٍ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا مَعَ فَصَّالَةَ بْنِ عَبْدِ فِي غَزْوَةٍ فَطَارَتْ لِي وَبِأَصْحَابِي قِلَادَةٌ فِيهَا ذَهَبٌ وَوَرَقٌ وَخَوْهَرٌ فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهَا فَسَأَلْتُ فَصَّالَةَ بْنَ عَبْدِ فَقَالَ انْزِعْ ذَهَبَهَا فَاجْعَلْهُ فِي كِفَّةٍ وَاجْعَلْ ذَهَبَكَ فِي كِفَّةٍ ثُمَّ لَا تَأْخُذْ إِلَّا بِمِثْلٍ بِمِثْلِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَأْخُذْ إِلَّا بِمِثْلٍ بِمِثْلِ *

(فائدہ) احتیاط اور تقویٰ یہی ہے، باقی جب کسی چیز میں سونا یا چاندی لگی ہو تو اس سونے یا چاندی کو علیحدہ کرنا ضروری نہیں اور اس چیز کی بیع اس سونے سے زیادہ کے بدلے میں جتنا اس شے میں لگا ہے ورست ہے اور اس سے کم یا برابر کے ساتھ بیع کر جائز نہیں ہے۔

۱۵۷۸۔ ہارون بن معروف، عبد اللہ بن وہب، عمرو بن حارث، ابو انضر، ہمر بن سعید، معمر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے ایک غلام کو ایک صاع گندم دے کر بھیجا اور اس سے کہا کہ اسے بیچ کر جو لے آنا، چنانچہ وہ غلام چلا گیا اور ایک صاع جو اور کچھ زائد لے کر آگیا، جب وہ غلام حضرت معمر کے پاس واپس آیا تو انہیں اس چیز کی اطلاع دی،

۱۵۷۸۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو ح وَ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرُو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ أَرْسَلَ غُلَامَهُ بِصَاعٍ فَمَجَّحَ فَقَالَ بَعْدُ ثُمَّ اشْتَرَى بِهِ شَعِيرًا فَذَهَبَ الْغُلَامُ فَأَخَذَ صَاعًا وَرِبَاذَةً بَعْضُ

معمر نے کہا تم نے ایسا کیوں کیا ہے؟ جاؤ اور واپس کر کے آؤ، اور نہ لو، مگر برابر برابر اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ، آپ فرما رہے تھے کہ امانج کو امانج کے عوض برابر برابر فروخت کرو، اور ان دونوں ہمارا امانج (طعام) جو تھا، ان سے کہا گیا کہ جو اور گے ہوں تو ایک قسم نہیں ہیں، انہوں نے فرمایا، مجھے ڈر ہے کہ کہیں دو دنوں ایک ہی جنس کا حکم نہ رکھتے ہوں۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ جبہور علماء کا یہ مسلک ہے کہ گے ہوں اور جو علیحدہ علیحدہ قسم ہیں تو ان میں کی بیشی درست ہے، چنانچہ ابو داؤد اور نسائی میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ گے ہوں کو جو کے بدلے میں اگرچہ جو زیادہ ہوں کوئی کھانت نہیں ہے بشرطیکہ دست بدست ہوں اور معمر بن عبد اللہ کی روایت میں جو مذکور ہے تو یہ ان کا تقویٰ اور احتیاط ہے، واللہ اعلم۔

۱۵۷۹۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، سلیمان بن بلال، عبد المجید بن سہیل بن عبد الرحمن، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی عدی انصاری میں سے ایک شخص کو خیر کا عامل بنا کر بھیجا، وہ حبیب (عمہ قسم کی) کھجور لے کر حاضر خدمت ہوا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے دریافت فرمایا کہ کیا خیر کی ساری کھجوریں ایسی ہی ہوئی ہیں، اس نے عرض کیا، خدائے تم! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم اس کھجور کا ایسے صلح خراب کھجوروں کے دو صلح دے کر خریدتے ہیں، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ایسا مت کرو لیکن برابر برابر، یا ایک قسم کی کھجوروں کو فروخت کرو، اس کی قیمت کے عوض دوسری خرید کر لو اور وزن کے لحاظ سے بھی برابر ہی کے ساتھ فروخت کرو۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ اس عامل کو رہائشی سودی حرمت کا علم نہ ہوگا، یہی وجہ انہوں نے ایسا کیا۔

۱۵۸۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک عبد المجید بن سہیل بن عبد الرحمن بن عوف، سعید بن مسیب، حضرت ابو سعید خدری اور حضرت

صاع قلما حاء مغمرًا أخبَرَهُ بِذَلِكَ فَقَالَ لَهُ مَغْمَرٌ لِمَ فَعَلْتَ ذَلِكَ انْطَلِقْ فَرَدَّهُ وَلَمْ تَأْخُذْ بِإِنَّا مِثْلًا بِمِثْلِ فَإِنِّي كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلِ قَالَ وَكَانَ طَعَامَنَا يَوْمَئِذٍ الشَّعِيرَ قَبْلَ لَهُ فَإِنَّهُ لَيْسَ بِمِثْلِهِ قَالَ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُصَارَعَ*

۱۵۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سَهِيلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَأَبَا سَعِيدٍ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَحْمَا نَبِيَّ غَدِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ فَاسْتَعْمَلَهُ عَلَى خَيْرٍ فَقَدِمَ بَنَمْرَ حَبِيبٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُلْتَ نَمْرَ خَيْرٍ هَكَذَا قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَنَشْتَرِي الصَّاعَ بِالصَّاعَيْنِ مِنَ الْحَنْعِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَفْعَلُوا وَلَكِنْ مِثْلًا بِمِثْلٍ أَوْ يَبْعُوا هَذَا وَاشْتَرُوا بِمِثْلِهِ مِنْ هَذَا وَكَذَلِكَ الْبَيْزَانُ*

۱۵۸۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سَهِيلِ بْنِ

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی کو خیبر کا عامل بنایا وہ آپ کی خدمت میں عمدہ قسم کی کھجوریں لے کر حاضر ہوا، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے دریافت فرمایا کہ کیا خیبر کی ساری کھجوریں اسی قسم کی ہوتی ہیں؟ اس نے عرض کیا کہ نہیں، خدا کی قسم! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم ان کھجوروں کا ایک صاع دو صاع کے بدلے، اور دو صاع تین صاع کے عوض لیتے ہیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ایسا مت کرو، بلکہ خراب کھجوروں کو روپوں کے بدلے فروخت کرو اور پھر ان روپوں سے عمدہ کھجوریں خرید کر لو۔

۱۵۸۱۔ اسحاق بن منصور، یحییٰ بن صالح وحاتمی، معاویہ بن سلام (دوسری سند) محمد بن کھل حمی، عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی، یحییٰ بن حسان، معاویہ بن سلام، یحییٰ بن ابی کثیر، عقبہ بن عبد الغافر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ برقی کھجور لے کر آئے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا، کہ یہ کھجوریں کہاں سے لائے ہو؟ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا میرے پاس خراب قسم کی کھجوریں تھیں تو میں نے ان کے دو صاع دے کر اس کا ایک صاع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کھانے کے لئے خریدا ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا افسوس یہ تو عین سود ہے، یا ایسا مت کرو، لیکن جب تم کھجور خریدنا چاہو تو اپنی کھجوریں فروخت کر دو، اور پھر اس کی قیمت کے بدلے میں دوسری کھجوریں خرید کر لو، ابن سہیل راولی نے اپنی روایت میں ”عند ذلک“ کا لفظ بیان نہیں کیا ہے۔

۱۵۸۲۔ سلمہ بن حبیب، حسن بن عیینہ، معقل، ابو قزعة ہاشمی،

عبد الرحمن بن عوف عن سعید ابن المسیب عن أبي سعید الخدری وعن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم استعمل رجلاً على خيبر فجاءه بتمر خبيث فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم أكل تمر خبيث هكذا فقال لا والله يا رسول الله إنا لنأخذ الصاع من هذا بالصاعين والصاعين بالثلاثة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما تفعل بيع الحنم بالذراهم ثم ابتع بالذراهم خبيثاً *

۱۵۸۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الرَّحَافِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ حَزْزَنٍ مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ النَّعِمِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ وَاللَّفْظُ لهُمَا جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ أَبِي سَلِيمٍ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَبْدِ الْغَافِرِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ يَقُولُ جَاءَ بِلَالٌ بِتَمْرِ يَرِيٍّ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَيْنَ هَذَا فَقَالَ بِلَالٌ تَمْرٌ كَانَ عِنْدَنَا رِوِيَّةٌ فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ لِمَطْعَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ عِنْدَ ذَلِكَ أَوْهَ عَيْنُ الرِّمَاءِ لَا تَفْعَلْ وَلَكِنْ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَشْتَرِيَ التَّمْرَ فَبِعْهُ بِبَيْعِ أَعْرَ ثُمَّ اشْتَرِ بِهِ لَمْ يَذْكُرْ ابْنُ سَهْلٍ فِي خَبَرِهِ عِنْدَ ذَلِكَ *

۱۵۸۲۔ وَحَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا

ابو نضرہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک قسم کی کھجور لائی گئی آپ نے فرمایا یہ کھجور ہماری کھجور سے بہت عمدہ ہے، ایک شخص نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم نے اپنی کھجور کے دو صاع دے کر اس کا ایک صاع لیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ تو عین رہا اور سود ہے، پہلے ہماری کھجوریں فروخت کرو، اور اس کے بعد اس کی قیمت میں سے ہمارے لئے کھجوریں خرید لو۔

۱۵۸۳۔ اسحاق بن منصور، عید اللہ بن موسیٰ، شیبان، یحییٰ، ابو سلمہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں جمع کھجوریں ملتی تھیں، اور اس میں ہر ایک قسم کی کھجور ملی رہا کرتی تھیں تو ہم اس کے دو صاع ایک صاع کے عوض بیچ دیا کرتے تھے، اس چیز کی اطلاع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہوئی آپ نے فرمایا کھجور کے دو صاع ایک صاع کے عوض نہ بیچو، اور نہ دو صاع گندم ایک صاع کے بدلے فروخت کرو، اور نہ ایک درہم دو درہم کے عوض۔

۱۵۸۴۔ عمرو ناقد، اسماعیل بن ابراہیم، سعید جری، ابو نضرہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیع صرف کے متعلق دریافت کیا، انہوں نے فرمایا کہ نقد نقد میں نے عرض کیا، جی ہاں! انہوں نے فرمایا، پھر کوئی مضائقہ نہیں ہے، میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیع صرف کے متعلق دریافت کیا، انہوں نے کہا، کیا نقد نقد میں نے کہا جی ہاں! انہوں نے فرمایا تو پھر کوئی حرج نہیں، حضرت ابوسعید نے کہا، کیا ابن عباس نے یہ کہا ہے ہم انہیں لکھیں گے، وہ تمہیں ایسا فتویٰ نہیں دیں گے اور بولے

الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنٍ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي قُرْعَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ فَقَالَ مَا هَذَا التَّمْرُ مِنْ تَمْرِنَا فَقَالَ الرَّحْلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَعْنَا تَمْرَنَا صَاعَيْنِ بِصَاعٍ مِنْ هَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ هَذَا الرِّبَا فَرُدُّوهُ ثُمَّ يَبْعُوا تَمْرَنَا وَاشْتَرُوا لَنَا مِنْ هَذَا *

۱۵۸۳۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كُنَّا نُرْزَقُ تَمْرَ الْحَمِصِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الْخِلْفُ مِنَ التَّمْرِ فَكُنَّا نَبِيعُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ فَلَمَّ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا صَاعِي تَمْرٍ بِصَاعٍ وَلَا صَاعِي جَنْطَةٍ بِصَاعٍ وَلَا دِرْهَمٍ بِدِرْهَمَيْنِ *

۱۵۸۴۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ أَبَدًا بَيْدٍ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَلَا بَأْسَ بِهِ فَأَحْبَرْتُ أَبَا سَعِيدٍ فَقُلْتُ إِنِّي سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ أَبَدًا بَيْدٍ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَلَا بَأْسَ بِهِ قَالَ أَوْ قَالَ ذَلِكَ إِنَّا سَنَكْتُبُ إِلَيْهِ فَلَا يُفْتِيكُمْوَهُ قَالَ فَوَاللَّهِ لَقَدْ جَاءَ بَعْضُ فِتْيَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ فَأَتَكَرَهُ فَقَالَ كَأَنَّ هَذَا لَيْسَ مِنْ تَمْرِ أَرْضِنَا قَالَ كَانَ

فِي تَمَرٍ أَرْضَيْنَا أَوْ فِي تَمَرِنَا الْغَامُ نَعْضُ الشَّيْءَ
فَأَخَذْتُ هَذَا وَرَدْتُ بَعْضَ الزَّيَادَةِ فَقَالَ
أَضَعْتُ أَرَيْتَ لَأَ تَقْرَبِينَ هَذَا إِذَا رَأَيْتَ مِنْ
تَمَرِكَ شَيْءَ فَبِعْهُ ثُمَّ اشْتَرِ الَّذِي تَرِيدُ مِنَ
التَّمَرِ *

خدا کی قسم! بعض جوان آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے پاس کھجوروں لے کر حاضر ہوئے تو آپؐ نے ان کھجوروں
کو چا سبھا، آپؐ نے فرمایا یہ ہماری زمین کی کھجوریں تو نہیں
ہیں، انہوں نے عرض کیا کہ اس سال ہماری زمین کی کھجوروں
میں کچھ نقص تھا، تو میں نے یہ کھجوریں لے لیں، اور اس کے
بدلہ میں کچھ زائد کھجوریں دے دیں، آپؐ نے فرمایا تو نے
زائد کو دیا، سو دیا، اب اس کے قریب ہرگز نہ جانا جب تم کو
اپنی کھجوروں میں کچھ نقص معلوم ہو تو انہیں بیچ ڈالو، اور ان کی
قیمت سے جو فی کھجوریں پسند ہوں وہ خرید لو۔

۱۵۸۵- اسحاق بن ابراہیم، عبد اللہ بن علی، داؤد، ابو نصرہ بیان
کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بیچ صرف کے متعلق دریافت کیا تو
انہوں نے اس میں کچھ قباحت نہیں سمجھی، تو پھر میں حضرت
ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، ان سے
دریافت کیا، انہوں نے فرمایا جو زیادہ ہو، وہ سود ہے، میں نے
اس چیز کا حضرت عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے سننے کی وجہ سے انکار کیا، وہ بولے میں تجھ سے اور کچھ نہیں
بیان کروں گا مگر جو کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے سنا ہے، آپؐ کے پاس ایک کھجوروں والا عمدہ
کھجوروں کا ایک صاع لے کر آیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کی کھجوریں اسی رنگ کی تھیں، آپؐ نے اس سے دریافت فرمایا،
یہ کھجوریں کہاں سے لایا ہے، وہ بولا کہ میں دو صاع دوسری
کھجوروں کے لے کر گیا، اور ان کے بدلے ایک صاع ان
کھجوروں کا لیا، کیونکہ اس کا نرخ بازار میں اتنا ہے اور اس کا نرخ
ایسا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، حیرتی
خرابی ہو تو نے سود دیا، جب وہ ایسا کرتا چاہے تو اپنی کھجوریں کسی
اور شے کے عوض فروخت کر دے، پھر اس شے کے عوض
جس قسم کی کھجوریں تو خریدنا چاہے خرید لے، ابو سعید نے

۱۵۸۵- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ الْأَعْلَى أَخْبَرَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ
سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ وَابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّرْفِ فَلَمْ
يَرَيَا بِهِ نَأْسًا فَإِنِّي لَفَاعِدٌ عِنْدَ أَبِي سَعِيدٍ
الْخُدْرِيِّ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ مَا زَادَ فَهُوَ
رَبًّا فَأَنْكَرْتُ ذَلِكَ لِقَوْلِهِمَا فَقَالَ لَأُحَدِّثُكَ
إِلَّا مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَاقَهُ صَاحِبٌ نَحَلَهُ بِصَاعٍ مِنْ تَمَرٍ
طَيِّبٍ وَكَانَ تَمَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هَذَا اللَّوْنُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَتَى لَكَ هَذَا قَالَ انْطَلَقْتُ بِصَاعَيْنِ فَاشْتَرَيْتُ
بِهِ هَذَا الصَّاعَ فَإِنَّ سِعْرَ هَذَا فِي السُّوْرِ كَذَا
وَسِعْرُ هَذَا كَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلَكَ أَرَأَيْتَ إِذَا أَرَدْتَ ذَلِكَ فَبِعَ
تَمَرَكَ بِسِلْعَةٍ ثُمَّ اشْتَرِ بِسِلْعَتِكَ أَيْ تَمَرٍ شِفْتَ
قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَالتَّمَرُ بِالتَّمَرِ أَحَقُّ أَنْ يَكُونَ
رَبًّا أَمْ الْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ قَالَ فَأَتَيْتُ ابْنَ عُمَرَ بَعْدَ
فُلْهَانِي وَلَمْ أَتِ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ فَحَدَّثَنِي أَبُو
الصَّهْبَاءِ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْهُ بِمَكَّةَ

فَكَّرَهُ*

فرمایا تو کجور کو کجور کے عوض بیچنا یہ سود کا زائد باعث ہے، یا چاندی کو چاندی کے عوض فروخت کرنا، ابو نصرہ بیان کرتے ہیں کہ پھر میں اس کے بعد حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آیا تو انہوں نے بھی اس سے روک دیا، اور ابن عباس کے پاس نہیں آیا، پھر ابو صہبہ نے مجھ سے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس کے متعلق مکہ میں دریافت کیا تو انہوں نے اسے ناپسند کیا۔

(فائدہ) پہلے حضرت ابن عباس اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ مسلک تھا کہ جب بیع نقد نقد ہو تو کسی بیشی سود نہیں ہے مگر پھر ان دونوں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اپنے قول سے رجوع فرمایا، اور ایک جنس میں کم و بیش میں فروخت کرنے کی حرمت کے قائل ہو گئے، اسی کا نام تو ایمان ہے، آج کل کے طریقہ پر تھوڑی ہے کہ جو منہ سے نکل گیا وہ من مانی باتیں کرتے رہے، اور بے چارے سادہ حضرات کو جو ان سے روکیں اور منع کریں انہیں کافر بتاتے رہیں لیکن کوئی تعجب نہیں، یہ بھی فتنوں میں سے ایک فتنہ ہے اور مکر ایہوں میں سے ایک زبردست مکر ای ہے، اللہ تعالیٰ ہم کو اس سے بچائے۔ آمین۔

۱۵۸۶- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ حَاتِمٍ وَأَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ الذَّنْبَانُ بِالذَّنْبَانِ وَاللَّزْمُ بِاللَّزْمِ مِثْلًا بِمِثْلِ مَنْ رَأَى أَوْ ارْتَدَا فَقَدْ أَرْتَى فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ أَبَانَ عَبَّاسٍ يَقُولُ غَيْرَ هَذَا فَقَالَ لَقَدْ لَقِيتُ أَبَانَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ أَرَأَيْتَ هَذَا الَّذِي تَقُولُ أَشْيَاءَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ وَحَدَّثَهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ أَحَدِّثْهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَلَكِنْ حَدَّثَنِي أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّمَّا فِي الشَّيْبَةِ*

۱۵۸۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبْنُ أَبِي عُمَرَ

۱۵۸۶- محمد بن عباد اور محمد بن حاتم اور ابن عمر، سفیان بن عیینہ، عمرو، ابو صالح بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرما ہے تھے کہ دینار، دینار کے بدلے، اور درہم، درہم کے بدلے، برابر برابر، سو جس نے زیادہ دیا، یا زیادہ لیا تو وہ سود ہے، میں نے عرض کیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما تو کچھ اور بیان کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا، اور ان سے کہا کہ تم جو یہ بیان کرتے ہو، تو کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے یا اس کے بارے میں کچھ قرآن کریم میں پایا ہے، انہوں نے فرمایا کہ نہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے نہ اس کے بارے میں اللہ رب العزت کی کتاب میں کچھ پایا ہے، لیکن مجھ سے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ رب یعنی سود اور حار میں ہے۔

۱۵۸۷- ابو بکر بن ابی شیبہ اور عمرو ناقدہ اور اسحاق بن ابراہیم اور ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، عبید اللہ بن ابی یزید، حضرت ابن

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سوداوحار ہے۔

۵۸۸- زبیر بن حرب، عقیان (دوسری سند) ابن حاتم، بہز، وہیب، ابن طاووس، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، وہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ نقداً نقد میں سود نہیں ہے۔

(فائدہ) امام نووی نے فرمایا کہ بعض حضرات نے کہا کہ اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت منسوخ ہے، اور اہل اسلام کا اس بات پر اجماع ہے کہ یہ روایت متروک العمل ہے، یا یہ اسوال ربویہ پر محمول ہے۔

۵۸۹- حکم بن موسیٰ، متعل، اوزاعی، عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ملے اور ان سے کہا کہ تم بیع صرف کے متعلق جو بیان کرتے ہو، کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کے متعلق کچھ سنا ہے، یا اللہ رب العزت کی کتاب میں کچھ پلا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ہر گز نہیں، میں تم سے ایسا ہر گز نہیں کہوں گا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تم مجھ سے زیادہ جاننے والے ہو، اور اللہ رب العزت کی کتاب کو تو اسے (کہاؤ) میں نہیں جانتا لیکن مجھ سے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سوداوحار میں ہے، (نقد میں نہیں)

وَاللَّفْظُ لِعَمْرُو قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَرِيدَةَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا الرِّبَا فِي النَّسِيفَةِ *

۱۵۸۸- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَقِيَانُ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَهُزُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رِبَا فِيمَا كَانَ يَدًا بَيْدًا *

۱۵۸۹- حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَاحٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ لَقِيَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ أَرَأَيْتَ قَوْلَكَ فِي الصَّرْفِ أَشْنَأُ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّمَا شَيْئًا وَحَدَّثَهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَلَّا لَا أَقُولُ أَنَّمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْتُمْ أَغْلَمُ بِهِ وَأَمَّا كِتَابُ اللَّهِ فَلَا أَغْلَمُهُ وَلَكِنْ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا الرِّبَا فِي النَّسِيفَةِ *

(فائدہ) یعنی میں نے بذات خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ حدیث نہیں سنی کہ آپ کی ذات بابرکات کی طرف سے منسوب کروں، اور نہ قرآن کریم میں اس کے متعلق کوئی حکم دیکھا کہ اس سے ثابت کروں (سبحان اللہ) یہ تو آج کل کے بعض لوگوں کا کام ہے کہ ہر ایک بات بے چارے قرآن وحدیث سے ثابت کرتے ہیں۔ (مترجم)

۱۵۹۰- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِعُثْمَانَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُعَاوَةَ قَالَ سَأَلَ شَيْبَةَ إِبْرَاهِيمَ فَحَدَّثَنَا عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْلَ الرِّبَا وَمُؤْكَلَهُ قَالَ قُلْتُ وَكَاتِبُهُ وَشَاهِدُوهُ قَالَ إِنَّمَا نَحَدِّثُ بِمَا سَمِعْنَا *

۱۵۹۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْلَ الرِّبَا وَمُؤْكَلَهُ وَكَاتِبُهُ وَشَاهِدُوهُ وَقَالَ هُمْ سَوَاءٌ *

۱۵۹۰- عثمان بن ابی شیبہ اور اسحاق بن ابراہیم، عثمان، جریر، مغیرہ، شہاک، ابراہیم علقمہ، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سود کھانے والے، اور سود کھلانے والے پر لعنت فرمائی ہے، راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا، اور سود کا حساب لکھنے والے پر، اور اس کے گواہوں پر تو انہوں نے فرمایا کہ ہم جتنی حدیث سنتے ہیں، اتنی ہی بیان کرتے ہیں۔

۱۵۹۱- محمد بن صباح اور زہیر بن حرب، عثمان بن ابی شیبہ، ہشیم، ابوالزہیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سود کھانے والے اور سود کھلانے والے اور سود کے لکھنے والے، اور سود کے گواہوں پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا کہ وہ سب برابر ہیں۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں معلوم ہوا کہ باطل اور حرام امور میں مدد کرنا بھی حرام ہے۔

باب (۲۰۳) حلال لینا اور مشتبہ چیزوں کا ترک کروینا۔

(۲۰۳) بَابُ أَخْذِ الْحَلَالِ وَتَرْكِ الشُّبُهَاتِ *

۱۵۹۲- محمد بن عبد اللہ بن نمیر ہمدانی، بواسطہ اپنے والد، ذکریا، شعبی، نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا اور نعمان نے اپنی دونوں انگلیوں سے اپنے دونوں کانوں کی طرف اشارہ کیا، آپ نے فرمایا یقیناً حلال بھی بین و ظاہر ہے، اور حرام بھی بین و ظاہر ہے، لیکن حلال اور حرام کے درمیان امور مشتبہ ہیں جنہیں بہت لوگ نہیں جانتے لہذا جو کوئی شبہات سے بچا، اس نے اپنے دین اور آبرو کو محفوظ کر لیا، اور جو شبہات میں پڑا وہ حرام (۱) میں بھی گرفتار ہوا جیسا کہ وہ چرانے والا جو حد و دور ہار کے

۱۵۹۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَأَهْوَى النُّعْمَانُ بِإِصْغِيهِ إِلَى أُذُنَيْهِ إِذَ الْحَلَالُ بَيْنَ وَإِذَا الْفَحْرَامُ بَيْنَ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنْ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْفَحْرَامِ كَالرَّاعِي يَرُغِي

(۱) مشبہات میں مبتلا ہونے کا اثر یہ ہوتا ہے کہ آہستہ آہستہ وہ شخص حرام کے ارتکاب میں مبتلا ہو جاتا ہے اس لئے کہ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

چاروں طرف چراتا ہے قریب ہے کہ اس کے چانور ہزاروں حدود کے اندر سے بھی چر جائیں آگاہ ہو چلاؤ کہ ہر ایک بادشاہ کی ایک حد ہوتی ہے اور خبردار اللہ تعالیٰ کی حدود اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں جان لو کہ جسم میں گوشت کا ایک حصہ ہے اگر وہ درست ہو گیا تو سارا بدن درست اور ٹھیک ہو گیا اور جب وہ گڑ جائے گا تو سارا جسم ہی گڑ جائے گا، یاد رکھو کہ وہ گوشت کا ٹکڑا اور حصہ قلب یعنی دل ہے۔

حَوْلَ الْجَمَى يُوشِكُ أَنْ يَرْتَعَ فِيهِ آلَا وَإِنْ لِكُلِّ مَلِكٍ جَمَى آلَا وَإِنْ جَمَى اللَّهِ مَحَارِمُهُ آلَا وَإِنْ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةٌ إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ آلَا وَهِيَ الْقَلْبُ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ علمائے کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ یہ حدیث بہت عظیم الشان ہے، اور ان احادیث میں سے ہے کہ جن پر اسلام کا دار و مدار ہے، اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روح شریعت اور اصطلاح ظاہر و باطن کو اس احسن اسلوب کے ساتھ بیان فرمایا کہ کوئی شعبہ بھی اس سے خارج نہیں رہا، یہی اس حدیث کے عظیم الشان ہونے کی سب سے بڑی اور یقین دلیل ہے، اور اسی حدیث پر عمل کرنے کا نام تقویٰ ہے کیونکہ تقویٰ کے معنی بچنے کے ہیں چنانچہ جس وقت بندہ کو ان امور سے وقایت اور حفاظت حاصل ہو جائے گی، اس وقت کہا جائے گا کہ یہ تقی ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

۱۵۹۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، ذکر کیا سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

۱۵۹۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُونُسَ قَالَا حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ هَذَا الْإِسْنَادِ بِهَذَا *

۱۵۹۴۔ اسحاق بن ابراہیم، جریر، مطرف، ابو فروہ ہمدانی (دوسری سند) قتیبہ، یعقوب بن عبد الرحمن قاری، ابن عکلاں، عبد الرحمن بن سعید، شعبی، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہی حدیث روایت کرتے ہیں، مگر ذکر یار ادوی کی حدیث زیادہ کامل اور پوری ہے۔

۱۵۹۴- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ وَأَبِي فَرْوَةَ أَلْهَمْدَانِيَّ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْغُوبُ بْنُ يَعْغِي بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ عَنْ ابْنِ عَكْلَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعِيدٍ كُلُّهُمْ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

(بقیہ گزشتہ صفحہ) امور مشتبہ کو کرنے کی جب عادت پڑ جاتی ہے تو دل میں غلط پید ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے پھر حرام میں مبتلا ہونے کا بھی علم نہیں ہوتا۔ اور اسی طرح جب کسی مشتبہ امر کے بارے میں اہل علم سے جائز ناجائز کی تعین کے بغیر اسے کرے گا تو یقین ممکن ہے کہ کسی حرام کام کو بھی جائز سمجھ کر کر لے۔

اس حدیث میں جن امور کو مشتبہات فرمایا گیا ہے ان سے کون سے امور مراد ہیں؟ اس بارے میں علماء کے اقوال مختلف ہیں (۱) وہ امور جن کے بارے میں علت و حرمت کے دلائل متعارض ہوں، (۲) وہ امور جنہیں شریعت میں مکروہ و ہر ناپسندیدہ قرار دیا گیا ہے، (۳) وہ مباح امور جو کسی گناہ تک پہنچانے کا ذریعہ بن جاتے ہوں۔

وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ زَكَرِيَّا
أَتَمُّ مِنْ حَدِيثِهِمْ وَأَكْثَرُ *

۱۵۹۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ
لُبَيْثٍ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي
خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي هِلَالٍ عَنْ
عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ غَامِرِ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ
نُعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ بْنَ سَعْدٍ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحْطُبُ النَّاسَ
بِحِمَصٍ وَهُوَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحَلَالُ بَيْنَ وَالْحَرَامِ بَيْنَ
فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ زَكَرِيَّا عَنْ الشَّعْبِيِّ إِلَى
قَوْلِهِ يُوشِكُ أَنْ يَقَعَ فِيهِ *

(۲۰۴) بَابُ بَيْعِ الْبُعِيرِ وَاسْتِثْنَاءِ رُكُوبِهِ *
۱۵۹۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ نَسِيرٍ
حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ غَامِرِ حَدَّثَنِي
جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ كَانَ يَسِيرُ عَلَى حِمَلٍ لَهُ
فَلَمَّا كَعَبَا فَأَرَادَ أَنْ يُسِيَّهُ قَالَ فَلَحِقْنِي النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا لِي وَضَرَبَهُ فَسَارَ
سِرًّا لَمْ يَسِرْ مِثْلَهُ قَالَ بَعِينُ بَوِيَّةٍ قُلْتُ لَا ثُمَّ
قَالَ بَعِينُ بَعْنَةُ بَوِيَّةٍ وَاسْتَنْبَيْتُ عَلَيْهِ حُمَلَانَهُ
إِلَى أَهْلِي فَلَمَّا بَلَغْتُ أَتَيْتُهُ بِالْحِمَلِ فَقَدَرَنِي
ثُمَّ رَجَعْتُ فَأَرْسَلَ فِي أَثَرِي فَقَالَ أَتَرَانِي
مَا كُنْتُ إِلَّا أَحَدٌ حَمَلْتُكَ أَحَدٌ حَمَلْتُكَ
وَذَرَاهِمَكَ فَهُوَ لَكَ *

۱۵۹۵- عبد الملک بن شعیب بن لیث بن سعد، شعیب، لیث
بن سعد، خالد بن یزید، سعید بن ابی ہلال، عون بن عبد اللہ،
عامر شعبی، سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت نعمان
بن بشیر بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے سنا، اور وہ لوگوں کو حِمَص میں خطبہ دے
رہے تھے، اور اس میں فرما رہے تھے کہ میں نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ حلال بھی
میں اور حرام بھی کھلا ہوا ہے، پھر بقیہ حدیث آخر
لفظ ”یوشک ان یقع فیہ“ تک بیان کی جیسا کہ ذکر کیا نے شعبی
سے بیان کی ہے۔

باب (۲۰۴) اونٹ بیچنا اور سواری کی شرط کر لینا۔
۱۵۹۶- محمد بن عبد اللہ بن نسیر یزید بواسطہ اپنے والد زکریا، حضرت
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ
اپنے ایک اونٹ پر جا رہے تھے، وہ ٹھک گیا تو انہوں نے اسے
آزاد کر دینا چاہا، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے، آپ نے میرے لئے
دعا فرمائی، اور اونٹ کو مارا، چنانچہ وہ ایسا تیز چلا کہ اس سے پہلے
کبھی نہیں چلا تھا، آپ نے فرمایا اسے میرے ہاتھ ایک اوقیہ
(چاندی) میں بیچ ڈال، میں نے عرض کیا، نہیں (یہ تو آپ ہی
کا ہے) آپ نے پھر فرمایا، بیچ دے میں نے اسے ایک اوقیہ میں
بیچ دیا، اور اپنے گھریب سواری کی شرط کر لی، جب اپنے گھریب
گیا تو میں اونٹ آپ کی خدمت میں لایا، آپ نے فوراً مجھے
قیمت دیدی، میں لوٹا تو آپ نے میرے پیچھے قاصد بھیجا، اور
فرمایا، کیا میں تیرا اونٹ لینے کے لئے تجھ سے قیمت کرا تا، اپنا
اونٹ لے جا اور یہ درہم بھی تیرے ہی ہیں۔

۱۵۹۷- علی بن حشرم، عیسیٰ بن یونس، زکریا، عامر سے

۱۵۹۷- وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَشْرَمٍ أَحْبَرَنَا

روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا، اور ابن نمیر کی روایت کی طرح حدیث منقول ہے۔

۱۵۹۸۔ عثمان بن ابی شیبہ اور اسحاق بن ابراہیم، عثمان جریر، مغیرہ، صفی، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا، چنانچہ آپ مجھے ملے اور اور میری سواری میں پانی کا ایک اونٹ تھا، جو تھک گیا تھا اور بالکل چل نہیں سکتا تھا، آپ نے پوچھا تیرے اونٹ کو کیا ہوا، میں عرض کیا، وہ بیمار ہے، یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیچھے بٹے اور اسے ڈانٹا اور اس کے لئے دعا کی، چنانچہ پھر وہ ہمیشہ سب اونٹوں سے آگے ہی چلتا رہا، پھر آپ نے فرمایا اب تیرا اونٹ کیا ہے، میں نے عرض کیا، آپ کی دعا کی برکت سے بہت اچھا ہے، آپ نے فرمایا، میرے ہاتھ بچتا ہے، مجھے (انکار کرتے ہوئے) شرم آئی، اور ہمارے پاس لونٹ پانی لانے والا نہیں تھا، بالآخر میں نے عرض کیا یہاں ایچتا ہوں، اور میں نے اونٹ کو اس شرط پر کہ میں مدینہ تک اس پر سواری کروں گا، فروخت کر دیا، پھر میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری نئی شادی ہوئی ہے، میں جلدی لوٹنے کی اجازت چاہتا ہوں، آپ نے مجھے اجازت دے دی میں لوگوں سے پہلے مدینہ پہنچ گیا، وہاں میرے ماموں ملے اور اونٹ کا حال پوچھا، میں نے سارا واقعہ بیان کر دیا، انہوں نے مجھے ملامت کی (کہ گھر والے پریشان ہوں گے) جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں نے آپ سے واپسی کی اجازت طلب کی تھی تو آپ نے فرمایا کس سے شادی کی ہے؟ کنواری سے یا بیوہ سے؟ میں نے عرض کیا، بیوہ سے، آپ نے فرمایا کنواری سے کیوں نہ کی، وہ تیرے ساتھ کھیتی اور تو اس کے ساتھ کھیتا، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد کا انتقال ہو گیا

عِيسَى يَغْلِبِي اِنَّهُ يُوْنُسَ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بِعَثَلٍ حَدَّثَنَا اِبْنُ نُمَيْرٍ

۱۵۹۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِعُثْمَانَ قَالَ اِسْمَحُ اَخْبَرَنَا وَقَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَغِيرَةَ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلَحَّقَ بِي وَتَخَنَّى نَاصِيحَ لِي قَدْ أَصَابَا وَلَمَّا يَكَادُ يَسِيرُ قَالَ فَقَالَ لِي مَا لِبَعِيرِكَ قَالَ قُلْتُ غَلِيلٌ قَالَ فَتَحَلَّفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَرَهُ وَدَعَا لَهُ فَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَيِ الْإِبِلِ قُدَّامَهَا يَسِيرُ قَالَ فَقَالَ لِي كَيْفَ تَرَى بَعِيرَكَ قَالَ قُلْتُ بِحَيْرٍ قَدْ أَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ قَالَ أَتَتَّبِعِيهِ فَاسْتَحْيَيْتُ وَلَمْ يَكُنْ لَنَا نَاصِيحٌ غَيْرُهُ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ فَبَعَثَهُ إِثَاءَهُ عَلَيَّ أَنُ لِي فَقَارَ ظَهْرُهُ حَتَّى أَتْلُعَ الْمَدِينَةَ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي عَرُوسٌ فَاسْتَأَذْنَتْهُ فَأَذِنَ لِي فَتَقَدَّمْتُ النَّاسَ إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى انْتَهَيْتُ فَلَقَنِي حَالِي فَسَأَلَنِي عَنِ الْبَعِيرِ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا صَنَعْتُ فِيهِ فَلَامَنِي فِيهِ قَالَ وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي جِبْنَ اسْتَأَذْنَتْهُ مَا تَزَوَّجْتُ أَيْكُرًا أَمْ نَيْبًا فَقُلْتُ لَهُ تَزَوَّجْتُ نَيْبًا قَالَ أَلَا تَزَوَّجْتُ بَكْرًا تَلَاعِيكَ وَتَلَاعِيهَا فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَوَفَّنِي وَالْبَدِي أَوْ اسْتَشْهَدْ وَلِي أَحْوَاتُ صِغَارٍ فَكَرِهْتُ أَنْ أَرْجُ إِلَيْهِنَّ بِثَلْهِنٍ فَلَمَّا نَوَّذْتُهُنَّ وَلَمَّا تَقَوُّمُ عَلَيْهِنَّ فَتَزَوَّجْتُ نَيْبًا لِنَقُومَ عَلَيْهِنَّ وَنَوَّذْتُهُنَّ

قَالَ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ غَدَوْتُ إِلَيْهِ بِالْبُعِيرِ فَأَعْطَانِي نَعْمَةً وَرَدَّهُ عَلَيَّ *

ہے یا وہ شہید ہو گئے ہیں اور میری کئی بہنیں ہیں، تو مجھے اچھا نہ معلوم ہوا کہ میں شادی کر کے آیا اور لڑکی ان کے برابر لے آؤں جو نہ انہیں ادب سکھائے اور نہ انہیں دہائے، اس لئے میں نے ایک بیوہ سے شادی کی ہے تاکہ ان کی خبر گیری رکھے اور انہیں تمیز سکھائے، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو میں صبح ہی کو اونٹ لے کر حاضر ہو گیا، آپ نے اس کی قیمت بھی مجھے دے دی اور اونٹ بھی واپس کر دیا۔

۱۵۹۹۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، سالم بن ابی الجعد، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ ہم مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے، تو میرا اونٹ بیمار ہو گیا، چنانچہ حسب سابق روایت بیان کی، باقی اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا، میرے ہاتھ اپنا یہ اونٹ بچ ڈال، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ آپ ہی کا ہے، آپ نے فرمایا نہیں میرے ہاتھ اسے بچ ڈال میں نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ آپ ہی کا ہے، آپ نے فرمایا، نہیں اسے میرے ہاتھ بچ ڈال، میں نے عرض کیا تو ایک شخص کا میرے اوپر ایک اوقیہ سونا ہے، اس ایک اوقیہ کے عوض آپ یہ اونٹ لے لیجئے، آپ نے فرمایا، میں نے اسے لے لیا، اور تو اسی پر مدینہ تک پہنچ جائے گا، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں مدینہ منورہ آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، اسے ایک اوقیہ سونا دے دو، اور کچھ زائد دو، تو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے ایک اوقیہ سونے کا دیا، اور ایک قیرا لڑا نکد دیا، میں نے کہا، یہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے زائد دیا ہے، وہ ہمیشہ میرے پاس رہنا چاہئے، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں چنانچہ وہ سونا ایک تھیلی میں میرے پاس رہا، یہاں تک کہ شام والوں نے یوم

۱۵۹۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَقْبَلْنَا مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَلُ جَمَلِي وَسَاقَ الْخَبِيثُ بِقَصْبِهِ وَفِيهِ نُمْ قَالَ لِي بَغِييَ حَمَلَكْ هَذَا قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ هُوَ لَكَ قَالَ لَا بَلْ بَغِييَ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ هُوَ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا بَلْ بَغِييَ قَالَ قُلْتُ فَإِنَّ لِرَجُلٍ عَلَيَّ أَوْقِيَّةٌ ذَهَبٍ فَهُوَ لَكَ بِهَا قَالَ قَدْ أَخَذْتَهُ فَتَلَعُ عَلَيْهِ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَلَالٍ أَنْعِطِيهِ أَوْقِيَّةً مِنْ ذَهَبٍ وَرَدَّهُ قَالَ فَأَعْطَانِي أَوْقِيَّةً مِنْ ذَهَبٍ وَزَادَنِي قِيرَاصًا قَالَ فَقُلْتُ لَا تُفَارِقْنِي زَادَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَأَنَ مِنِّي كَيْسٌ لِي فَأَخَذَهُ أَهْلُ الشَّامِ يَوْمَ الْحَرَّةِ *

الحرمہ کو اسے چھین لیا۔

(قائد) یوم الحرمہ وہ دن ہے کہ جب یزید کی سلطنت میں شام والوں نے مدینہ منورہ پر حملہ کیا تھا اور مدینہ منورہ میں رہنے والوں کا خون بہایا تھا، اور یہ واقعہ ۶۳ ہجری میں پیش آیا۔

اور جانور کی سواری کی شرط لگا کر خواہ مسافت قریب ہو، یا لہید، بیع صحیح اور درست نہیں ہے، امام اعظم ابو حنیفہ الصنعانی، اور امام محمد بن اور یس الثاقفی اور مشہور علمائے کرام کا یہی مسلک ہے، اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جو یہ شرط منظور کر لی، تو آپ کا غریب نے کارا وہ نہیں تھا، واللہ اعلم بالصواب۔

۱۶۰۰۔ ابو کامل جحدری، عبد الواحد بن زیاد، جریری، ابو نصر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا تو میرا اونٹ پیچھے رہ گیا، اور بقیہ حدیث بیان کی، اور یہ بھی بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ٹھونس دیا، اور پھر مجھ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر سوار ہو جا، اور یہ بھی بیان کیا کہ آپ مجھے زیادہ دیتے جاتے اور فرماتے جاتے "واللہ یغفر لک" یعنی اللہ تیری مغفرت فرمائے۔

۱۶۰۱۔ ابوالریح عسکری، حماد، ابوب، ابو الزہیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میرا اونٹ ست ہو گیا تھا، تو آپ نے اسے ٹھونس دیا، تو وہ کودنے لگا، چنانچہ اس کے بعد میں اس کی گھیل کھینچا، تاکہ میں آپ کی بات سنوں، مگر اسے تھام نہ سکا تھا، بالآخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے آکر ملے، آپ نے فرمایا، اسے میرے ہاتھ لگا دے، چنانچہ میں نے اسے آپ کے ہاتھ پانچ اوقیہ میں بیچ ڈالا، اور عرض کیا کہ مدینہ تک اس پر سواری کروں گا، آپ نے فرمایا مدینہ تک تو سوار رہ، میں جب مدینہ پہنچا تو وہ اونٹ آپ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا، آپ نے ایک اوقیہ زیادہ کیا، اور اونٹ بھی مجھے واپس کر دیا۔

۱۶۰۲۔ عقبہ بن مکرم عی، یعقوب بن اسحاق، بشیر بن عقبہ، ابوالتوکل الثاقفی، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۶۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْحُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَتَحَلَّفَ نَاضِجِي وَمَنَاقِ الْحَدِيثِ وَقَالَ فِيهِ فَذَخَمَنَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِي ارْكَبْ بِاسْمِ اللَّهِ وَزَادَ أَيُّضًا قَالَ فَمَا زَالَ يَزِيدُنِي وَيَقُولُ وَاللَّهِ يَغْفِرُ لَكَ *

۱۶۰۱۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْعَسْكَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو ثَوْبٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا أَتَى عَلِيٌّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَعْيَا بَعِيرِي قَالَ فَذَخَمَنَهُ فَوْتَبَ فَكُنْتُ نَعْدُ ذَلِكَ أَحْسَنُ عِطَامَةٍ بِاسْتَمْعَ حَدِيثَهُ فَمَا أَقْبَرُ عَلَيْهِ فَلَحِقَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعِينِي فَبَعَثَهُ مِنِّي بِخَمْسِ أَوَاقٍ قَالَ قُلْتُ عَلَى أَنَّ لِي ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ وَلَئِكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ أَتَيْتُهُ بِفَرَادَيْنِ وَبِقِئَةٍ ثُمَّ وَهَبَهُ لِي *

۱۶۰۲۔ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مَكْرَمٍ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا بَشِيرٌ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ

سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر کیا، راوی بیان کرتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سفر جہاد کا تذکرہ کیا ہے، اور بقیہ حدیث بیان کی، باقی اتنی زیادتی ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا، اے جابر کیا تو نے قیمت پوری وصول کر لی، میں نے عرض کیا، جی ہاں! آپؐ نے فرمایا تیرے لئے قیمت بھی ہے اور اونٹ بھی ہے، تیرے لئے قیمت بھی ہے اور اونٹ بھی ہے۔

۱۶۰۳۔ عبید اللہ بن معاذ عمیری، بواسطہ اپنے والد، شعبہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک اونٹ دو اوقیہ اور ایک درہم یا دو درہم میں خریدا، پھر جب آپؐ مقام حرا پر پہنچے تو آپؐ نے ایک گائے ذبح کرنے کا حکم فرمایا، وہ ذبح کی گئی اور سب لوگوں نے اس کے گوشت میں سے کھایا، پھر جب آپؐ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو مجھے مسجد میں حاضر ہونے اور دو رکعت نماز پڑھنے کا حکم دیا اور اونٹ کی قیمت مجھے وزن کر کے دی، اور میرے لئے زائد تو لا۔

۱۶۰۴۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد بن حارث، شعبہ، حارث، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی قصہ کو نقل فرمایا ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وہ اونٹ اس قیمت پر خریدا جو کہ آپؐ نے متعین کی تھی، اور اوقیہ اور درہم کا تذکرہ اس میں نہیں ہے، باقی یہ ہے کہ آپؐ نے ایک گائے کے ذبح کرنے کا حکم فرمایا، وہ ذبح کی گئی، اور اس کا گوشت سب میں تقسیم کر دیا گیا۔

۱۶۰۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن ابی زائدہ، ابن جریر، عطاء، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا

أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِي عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَافَرْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ أَظُنُّهُ قَالَ غَارِبًا أَقْصَى الْحَدِيثِ وَزَادَ فِيهِ قَالَ يَا جَابِرُ أَتَوَقَّيْتُ الثَّمَنَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَكَ الثَّمَنُ وَلَكَ الْحَمْلُ *

۱۶۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعُمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ اشْتَرَى مِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعُورًا بُوَيْقِيَّتَيْنِ وَدِرْهَمٍ أَوْ دِرْهَمَتَيْنِ قَالَ فَلَمَّا قَدِمَ حِيرَاءَ أَمَرَ بِبَقَرَةٍ فَذَبَحَتْ فَأَكَلُوا مِنْهَا فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ أَمَرَنِي أَنْ آتِيَ الْمَسْجِدَ فَأَصْلِيَ رَكْعَتَيْنِ وَوَزَنَ لِي ثَمَنَ الْبَعِيرِ فَأَرْحَحَ لِي *

۱۶۰۴۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا مُحَارِبٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَأَشْتَرَاهُ مِنِّي بِثَمَنِ قَدْ سَمَّاهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْبُوَيْقِيَّتَيْنِ وَالْدِّرْهَمَ وَالْدِّرْهَمَتَيْنِ وَقَالَ أَمَرَ بِبَقَرَةٍ فَجَبَرَتْ ثُمَّ قَسَمَ لَحْمَهَا *

۱۶۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ

کہ میں نے تمہارا اونٹ چار دینار میں خرید لیا، اور تو اس پر مدینہ تک سوار ہو کر جا سکتا ہے۔

باب (۲۰۵) جانور کو قرض لینا درست ہے اور اس سے اچھا جانور واپس کرنا چاہئے۔

۱۶۰۶۔ ابو الطاهر احمد بن عمرو بن سرح، ابن وہب، مالک بن انس، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، حضرت ابو رافع بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے اونٹ کا بچہ قرض لیا، پھر جب آپ کے پاس صدقہ کے اونٹ آئے تو آپ نے حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کا اونٹ دینے کا حکم فرمایا، ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے پاس لوٹ کر آئے، اور عرض کیا کہ ان اونٹوں میں تو اس جیسا کوئی نہیں ہے، مگر اس سے بھتر پورے سات برس کے اونٹ ہیں، آپ نے فرمایا، اسے وہی دے دے، بہترین آدمی وہ ہے جو قرض کو خوبی کے ساتھ ادا کرے۔

۱۶۰۷۔ ابو کریب، خالد بن مخلد، محمد بن جعفر، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کا ایک بچہ قرض لے لیا تھا، پھر حسب سابق حدیث بیان کی ہے، اور اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے بہترین بندے وہ ہیں جو خوبی کے ساتھ قرض ادا کریں۔

(فائدہ) حیوانات کا قرض لینا درست نہیں، اور یہ حدیث منسوخ ہے، اور نیز حدیث سے بھتر چھ واپس کرنے کا استہباب ثابت ہوا، اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں آ رہا ہے کہ آپ نے اموال صدقہ میں سے یہ اونٹ خرید کر دیا، لہذا اب کوئی اشکال باقی نہ رہا (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۳)

۱۶۰۸۔ محمد بن بشر، محمد بن جعفر، شعبہ، سلمہ بن کھیل، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک شخص کا قرض تھا، اس نے آپ سے سختی کے ساتھ تقاضا کیا، تو

قَدْ أَحَدْتُ جَمَلَكَ بِأَرْبَعَةِ دَنَابِيرَ وَلَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ *

(۲۰۵) بَابُ جَوَازِ اقْتِرَاضِ الْحَيَوَانِ وَاسْتِحْبَابِ تَوَفِيْتِهِ خَيْرًا مِمَّا عَلَيْهِ *

۱۶۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ سَرْحٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْلَفَ مِنْ رَجُلٍ بَكْرًا فَقَدِمَتْ عَلَيْهِ إِبِلٌ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ فَأَمَرَ بِهَا رَافِعٌ أَنْ يَقْضِيَ الرَّحْلَ بَكْرَهُ فَرَجَعَ إِلَيْهِ أَبُو رَافِعٍ فَقَالَ لَمْ أَجِدْ فِيهَا إِلَّا خَبَارًا رُبَاعِيًّا فَقَالَ أَغْضِيهِ إِلَيَّ إِنَّ خَبَارَ النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً *

۱۶۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَسْلَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرًا بِبَيْتِلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَإِنَّ خَيْرَ عِبَادِ اللَّهِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً *

(فائدہ) حیوانات کا قرض لینا درست نہیں، اور یہ حدیث منسوخ ہے، اور نیز حدیث سے بھتر چھ واپس کرنے کا استہباب ثابت ہوا، اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں آ رہا ہے کہ آپ نے اموال صدقہ میں سے یہ اونٹ خرید کر دیا، لہذا اب کوئی اشکال باقی نہ رہا (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۳)

۱۶۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ عُثْمَانَ الْقُبَيْدِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلْمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سزا دینے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حق والے کو کہنے کی مجالش ہے، پھر آپؐ نے صحابہ کرام سے فرمایا ایک اونٹ اسے خرید کر دے دو، صحابہؓ نے عرض کیا، ہمیں تو اس کے اونٹ سے بہتر اونٹ ملتا ہے، آپؐ نے ارشاد فرمایا، کہ وہی خرید کر اسے دے دو، اس لئے کہ تم میں بہترین وہ لوگ ہیں جو قرض کو اچھی طرح سے ادا کرتے ہیں۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ فَأَعْلَفَ لَهُ فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ تَقَالًا فَقَالَ لَهُمْ اشْتَرُوا لَهُ سِنًا فَأَعْطَوْهُ إِثَاءً فَقَالُوا إِنَّا لَا نَحْدُ إِلَّا سِنًا هُوَ خَيْرٌ مِنْ سِنِيهِ قَالَ فَاشْتَرَوْهُ فَأَعْطَوْهُ إِثَاءً فَإِنْ مِنْ خَيْرِكُمْ أَوْ خَيْرِكُمْ أَحْسَنُكُمْ فَضَاءً *

(قائد) یہ شخص یہودی مذہب تھا، لہذا قالہ النودی وغیرہ (مترجم)

۱۶۰۹۔ ابو کریب، وکیع، علی بن صالح، سلمہ بن کہیل، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹ قرض لیا تھا، اور پھر اس سے بہترین اونٹ قرض میں ادا کر دیا اور فرمایا تم میں سے بہترین حضرات وہ ہیں جو قرض اچھی طرح ادا کرتے ہیں۔

۱۶۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَفْرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِنًا فَأَعْطَى سِنًا فَوْقَهُ وَقَالَ خَيْرُكُمْ مَحَامِسُنُكُمْ فَضَاءً *

۱۶۱۰۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد سفیان، سلمہ بن کہیل، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے اونٹ کا تقاضا کرنے آیا، آپؐ نے فرمایا، اس سے بہتر اونٹ اسے دے دو، کیونکہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرض کو اچھی طرح ادا کرے۔

۱۶۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يَتَقاضِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعِيرًا فَقَالَ أَعْطَوْهُ سِنًا فَوْقَ سِنِيهِ وَقَالَ خَيْرُكُمْ أَحْسَنُكُمْ فَضَاءً *

باب (۲۰۶) جانور کو جانور کے عوض کی بیشی کے ساتھ بیچنا درست ہے۔

(۲۰۶) بَابُ جَوَازِ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ مِنْ جَنْسِهِ مُتَفَاضِلًا *

۱۶۱۱۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، ابن ریح، لیث (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، لیث، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ایک غلام آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت پر بیعت کی، آپؐ کو معلوم نہیں تھا کہ یہ غلام ہے، پھر اس کا مالک اسے لینا آیا، تو

۱۶۱۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبْنُ رُمَيْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنِيهِ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ عِنْدَ فَتَاهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهَجْرَةِ وَلَمْ يَشْعُرْ أَنَّهُ عِنْدَ فَتَاهِ

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا، اسے میرے ہاتھ فروخت کر دے، چنانچہ آپؐ نے دو کالے غلام دے کر اسے خرید لیا، اس کے بعد پھر آپؐ کسی سے بیعت نہ لیتے تھے جو فتیکہ معلوم نہ کر لیتے کہ یہ غلام ہے (یا آزاد)۔

(فائدہ) یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال خلق تھا کہ جس سے بیعت کر لی پھر اسے مالک کے حوالے کرنا چاہا نہیں سمجھا، بلکہ خود خرید لیا اور اس سے اس قسم کی بیع کا جو اثر ثابت ہوا، جبکہ دست پہ دست ہوا، اور اسی پر علماء کرام کا اجماع ہے اور یہی حکم تمام جانوروں کا ہے، اور نیز حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہیں تھا، اگر آپؐ کو یہ علم حاصل ہوتا تو پھر ہمیشہ تحقیق کرنے کی حاجت کیوں پیش آتی، علم غیب تو صرف مفت الہی ہے، باقی جن امور کا اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو علم دے دیا وہ آپؐ کو حاصل ہے اور اس کا نام اطلاع غیب ہے نہ کہ علم غیب، قرآن و حدیث سے یہی چیز ثابت ہے اور یہی علماء اہل سنت و الجماعت کا مسلک ہے، اور یہ بات بھی روشن ہو گئی کہ اسلام میں بے شک غلامی ہے مگر اس قسم کی غلامی ہے کہ ان کو علماء، فقہاء اور محدثین بنایا جاتا ہے، اور فضیلت کے اعلیٰ مراتب کے ساتھ ان کی تکمیل کر دی جاتی ہے، لہذا یہ غلام اس آزادی سے بدرجہ اولیٰ الفضل و اشرف ہے۔

باب (۲۰۷) رہن سفر و حضر میں ہر وقت جائز ہے۔

۱۶۱۲۔ یحییٰ بن یحییٰ اور ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن العلاء، ابو معاویہ، اعمش، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے اثنا و احار خریدے، پھر آپؐ نے اس کے پاس اپنی زرہ رہن رکھ دی۔

۱۶۱۳۔ اسحاق بن ابراہیم حنفی اور علی بن خشرم، یحییٰ بن یونس، اعمش، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ و آلہ و سلم نے ایک یہودی سے اثنا و احار خریدے، اور اپنی لوہے کی زرہ اس کے پاس رہن رکھ دی۔

۱۶۱۴۔ اسحاق بن ابراہیم حنفی، مخزومی، عبد الواحد بن زیاد، اعمش سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے بیع سلم میں رہن رکھنے کا ذکرہ ابراہیم نخعی کے پاس کیا تو انہوں نے کہا کہ ہم سے اسود بن یزید بواسطہ حضرت عائشہ رضی اللہ

سیدۃ یریدۃ فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بغنیہ فاشتراہ بعینین أسودین ثم لم یبايع أحدا بعد حتی یسأله أعتد هو *

باب الرهن وجوازہ فی الحضر كالسفر *

۱۶۱۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَالْفُفْطُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اشْتَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا بَنِيْسِيَّةٍ فَأَعْطَاهُ ذِرْعًا لَهُ رَهْنًا *

۱۶۱۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اشْتَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا وَرَهْنَهُ ذِرْعًا مِنْ حَدِيدٍ *

۱۶۱۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا الْمُخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ ذَكَرْنَا الرهنَ فِي السَّلَمِ عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ فَقَالَ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ يَزِيدَ

تعالیٰ عنہا روایت کیا، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ بارک وسلم نے ایک یہودی سے ایک معینہ مدت تک کے لئے اناج خرید اور اپنی لوہے کی زرہ اس کے پاس رہن رکھ دی۔

۶۱۵- ابو بکر بن ابی شیبہ، حفص بن غیاث، اعمش، ابی نعیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ بارک وسلم سے حسب سابق روایت بیان کی ہے، باقی اس میں لوہے کی زرہ کا تذکرہ نہیں ہے۔

(فائدہ) ابن (مروئی) سفر و حضر میں بالثقاق علماء کرام جائز ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

باب (۲۰۸) بیع سلم کا جواز۔

۶۱۶- یحییٰ بن یحییٰ اور عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ ابن ابی نعیم، عبد اللہ بن کثیر، ابوالمنہال، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ بارک وسلم جب مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو لوگ ایک سال یا دو سال کے لئے پھلوں میں سلم کیا کرتے تھے تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ بارک وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو سمجھور میں بھی سلم کرے تو کیل (ماپ) معلوم اور وزن معلوم میں مدت معینہ تک کرے۔

(فائدہ) سلم اور سلف اس بیع کو کہتے ہیں جس میں قیمت چٹکی دی جاتی ہے اور مال دینے کے لئے ایک متعین مدت ہوتی ہے، یہ بیع شرائط

۶۱۷- شیمان بن فروخ، عبد الوارث، ابن ابی نعیم، عبد اللہ بن کثیر، ابوالمنہال، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ بارک وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے اور لوگ بیع سلم کیا کرتے تھے تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ بارک وسلم نے ان سے فرمایا: جو بیع سلم کرے تو کیل معلوم اور وزن معلوم کے علاوہ اور کسی طرح نہ کرے۔

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا إِلَى أَهْلِ وَرَحْنَهُ دِرْعًا لَهُ مِنْ حَدِيدٍ *

۱۶۱۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ مِنْ حَدِيدٍ *

(۲۰۸) بَابُ السَّلْمِ *

۱۶۱۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَعَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ وَالْقَلْفُطِيُّ يَحْيَى قَالَ عَمْرُو حَدَّثَنَا وَقَالَ يَحْيَى أُخْبِرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمُنْهَالِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسَلِّفُونَ فِي الثَّمَارِ السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ فَقَالَ مَنْ أَسْلَفَ فِي ثَمَرٍ فَلْيُسَلِّفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ *

(فائدہ) سلم اور سلف اس بیع کو کہتے ہیں جس میں قیمت چٹکی دی جاتی ہے اور مال دینے کے لئے ایک متعین مدت ہوتی ہے، یہ بیع شرائط مذکورہ فی الاحادیث کے ساتھ بالثقاق علماء کرام جائز ہے۔

۱۶۱۷- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ قُرُوحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمُنْهَالِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يُسَلِّفُونَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَسْلَفَ فَلَا يُسَلِّفْ إِلَّا فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ *

۱۶۱۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ اور اسماعیل بن سالم، ابن عیینہ نقل کرتے ہیں جس طرح کہ عبد الوارث کی روایت میں مذکور ہے، لیکن اس میں ابی امل معلوم کا تذکرہ نہیں ہے۔

۱۶۱۹۔ ابو کریب، ابن ابی عمر، وکیع (دوسری سند) محمد بن بشر، عبد الرحمن بن مہدی، سفیان، ابن ابی نجیح سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، جس طرح ابن عیینہ کی روایت میں مذکور ہے، اور اس میں "ابی امل معلوم" کا بھی تذکرہ ہے، یعنی مدت معینہ کے لئے۔

باب (۲۰۹) قوت انسانی اور حیوانی میں احتکار کی حرمت۔

۲۲۰۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قنبل، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید، سعید بن مسیب سے نقل کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت معمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ ہارک وسلم کا ارشاد نقل فرمایا کہ جو کوئی احتکار کرے، وہ گنہگار ہے، حاضرین نے سعید بن مسیب سے کہا کہ تم احتکار کرتے ہو، تو حضرت سعید بولے کہ حضرت معمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حدیث بیان کر رہے ہیں وہ بھی احتکار کیا کرتے تھے۔

(فائدہ) احتکار کا معنی غلہ یا گھاس، دانہ وغیرہ وغیرہ کر کے گرائی کے زمانے میں فروخت کرنے کے لئے رکھ چھوڑنا یہ حرام ہے اور اگر اپنے گمراہوں کے لئے خوراک جمع کر کے رکھے تو یہ حرام نہیں، حضرت سعید اور حضرت معمر کا احتکار اسی قسم کا تھا، لہذا قال الشافعی (ابو حنیفہ)۔

۲۲۱۔ سعید بن عمرو اشعثی، حاتم بن اسماعیل، محمد بن عثمان، محمد بن عمرو بن عطاء، سعید بن مسیب، حضرت معمر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ ہارک وسلم نے ارشاد فرمایا کہ احتکار (غلہ روک لینا) نہیں کرتا، مگر گنہگار۔

۱۶۱۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ بِهَذَا السَّانِدِ مِثْلَ حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ وَلَمْ يَذْكُرْ إِلَى أَجْلِ مَعْلُومٍ*

۱۶۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَرِيبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ سَفْيَانَ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ بِإِسْنَادِهِمْ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ يَذْكُرُ فِيهِ إِلَى أَجْلِ مَعْلُومٍ*

(۲۰۹) بَابُ تَحْرِيمِ الْإِحتِكَارِ فِي الْأَقْوَاتِ *

۱۶۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ كَانَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ أَنَّ مَعْمَرًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ إِحتَكَرَ فَهُوَ عَاطِيٌّ فَقِيلَ لِسَعِيدٍ فَإِنَّكَ تَحْفَكِرُ قَالَ سَعِيدُ إِنَّ مَعْمَرًا الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُ هَذَا الْحَدِيثَ كَانَ يَحْفَكِرُ*

(فائدہ) احتکار کا معنی غلہ یا گھاس، دانہ وغیرہ وغیرہ کر کے گرائی کے زمانے میں فروخت کرنے کے لئے رکھ چھوڑنا یہ حرام ہے اور اگر اپنے گمراہوں کے لئے خوراک جمع کر کے رکھے تو یہ حرام نہیں، حضرت سعید اور حضرت معمر کا احتکار اسی قسم کا تھا، لہذا قال الشافعی (ابو حنیفہ)۔

۱۶۲۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعثِيُّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحْفَكِرُ إِلَّا عَاطِيٌّ*

۱۶۲۲- حَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ عُمَرَوِ بْنِ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا حَالِدُ بْنُ عَدِيٍّ اللَّهُ عَنْ عُمَرَوِ بْنِ بَحْتِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَوِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مُسَيْبٍ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ أَبِي مَعْمَرٍ أَحَدِ بَنِي عَدِيٍّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَرَّ بِجَنَلٍ حَدِيثُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى *

(۲۱۰) بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْحَلْفِ فِي الْبَيْعِ *
۱۶۲۳- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ أَخْبَرَنَا أَبُو صَفْوَانَ الْأَمَوِيُّ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ كُنَاهُمَا عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ مُسَيْبٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحَلْفُ مَنْفَقَةٌ لِلْسَّلْعَةِ مَنْحَقَةٌ لِلرَّبْحِ *

(فائدہ) یعنی قسمیں کھانے سے دکان تو خوب چلتی ہے، مگر برکتِ رازک ہو جاتی ہے، جس کا نتیجہ پھر نقصان کی صورت میں برآمد ہوتا ہے۔
واللہ اعلم۔

۱۶۲۴- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَالْقَلْقُطِيُّ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِبَّاكُمُ وَكَثْرَةُ الْحَلْفِ فِي الْبَيْعِ فَإِنَّهُ يَنْفَقُ ثُمَّ يَمْحَقُ *

(۲۱۱) بَابُ الشُّفْعَةِ *

۱۶۲۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى

۱۶۲۴- بعض اصحاب امام مسلم، عمرو بن عون، خالد بن عبداللہ، عمرو بن یحییٰ، محمد بن عمرو، سعید بن مسیب، معمر بن ابی معمر (جو کہ بنی عدی بن کعب کے ایک فرد ہیں) سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم نے ارشاد فرمایا، اور بقیہ حدیث سلیمان بن بلال کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں۔

باب (۲۱۰) بیع میں قسم کھانے کی ممانعت۔
۱۶۲۳- زہیر بن حرب، ابو صفوان اموی (دوسری سند) ابو الطاہر اور حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ قسم اسباب کی چٹانے والی ہے، اور نفع کو ختم کر دینے والی ہے۔

۱۶۲۴- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریم اور اسحاق بن ابراہیم ابواسامہ، ولید بن کثیر، معبد بن کعب بن مالک، حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ تم خرید و فروخت میں بہت قسمیں کھانے سے باز رہو، اس لئے کہ وہ مال کو کھاتی ہیں، اور پھر اسے ختم کر دیتی ہے۔

باب (۲۱۱) حق شفعہ کا بیان۔

۱۶۲۵- احمد بن یونس، زہیر، ابو الزبیر، حضرت جابر (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، ابو ضیمہ، ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ ہارک وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کا کوئی زمین یا باغ میں شریک ہو تو اسے بغیر اپنے شریک سے اجازت لئے ہوئے اپنا حصہ فروخت کرنا درست نہیں ہے، پھر اگر وہ رضی ہو تو لے لے اور ناراض ہو تو چھوڑ دے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں جب تک کہ جائیداد کو تقسیم نہ ہو جائے، شریک کو سب کے نزدیک شفعہ کا استحقاق حاصل ہے، نیز شفعہ جائیداد غیر حقوق میں خاص ہے اور اسباب وغیرہ میں شفعہ ثابت نہیں اور شریک کا تلف عام ہے، مسلمان اور کافر سب کو شامل ہے، جیسا کہ مسلمان کو ذی پر شفعہ کے دوسرے کا حق حاصل ہے، اسی طرح ذی کو مسلمان پر حق حاصل ہے، یہی قول امام ابو حنیفہ مالک، شافعی اور جہور علمائے کرام کا ہے اور اطلاع دینا مستحب ہے، اور اطلاع کے بعد اگر شریک نے اجازت دیدی تو پھر حق شفعہ حاصل نہیں ہے۔ وائد اعلم بالصواب۔

۱۶۲۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِبْنِ نُمَيْرٍ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْاَحْزَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ شِرْكَةٍ لَمْ تَقْسَمَ رُبْعَةً أَوْ حَاطِطٍ لَّا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَبِيعَ حَتَّى يُؤْذِنَ شَرِيكُهُ فَإِنْ شَاءَ أَحَدٌ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ فَإِذَا بَاعَ وَلَمْ يُؤْذِنْهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ *

۱۶۲۷- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّفْعَةُ فِي كُلِّ شِرْكَةٍ فِي أَرْضٍ أَوْ رُبْعٍ أَوْ حَاطِطٍ لَّا يَصْلُحُ أَنْ يَبِيعَ حَتَّى يَرْضَى عَلَى شَرِيكِهِ فَيَأْخُذَ أَوْ يَذَعَ فَإِنْ أُمِّي فَشَرِيكُهُ أَحَقُّ بِهِ حَتَّى يُؤْذِنَهُ *

۱۶۲۸- أَبُو الطَّاهِرِ، ابْنُ وَهْبٍ، ابْنُ جُرَيْجٍ، ابْنُ الزُّبَيْرِ، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ ہارک وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شفعہ ہر ایک مشترک مال میں ہے، زمین، گھر اور باغ میں ایک شریک کو دوسرے شریک کو اطلاع کئے بغیر اپنا حصہ فروخت کرنا درست نہیں ہے، اب وہ چاہے تو لے لے یا چھوڑ دے اور اگر اطلاع نہ دے تو شریک جب تک اسے اطلاع نہ دے اس چیز کا زیادہ حقدار ہے (۱)۔

(۱) حق شفعہ جس طرح شریک کو حاصل ہوتا ہے اسی طرح پردی کو بھی حق شفعہ حاصل ہوتا ہے۔ یہی رائے علمائے خلیفہ اور بہت سے دوسرے اہل علم کی ہے۔ ان حضرات کا استدلال شفعہ و اجازت ہیں۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو غلخ الخ الکلم ص ۶۶۶ ج ۱۔

(۲۱۲) بَابُ غَرَزِ الْحَشَبِ فِي جِدَارِ الْحَارِ *

باب (۲۱۲) پڑوسی کی دیوار میں لکڑی کاڑنا۔

۱۶۲۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ و ہارک وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی تم میں سے اپنے مسایہ کو اپنی دیوار میں لکڑی کاڑنے سے منع نہ کرے، راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ میں یہ دیکھ رہا تھا، کہ تم اس حدیث سے دل چراتے ہو، خدا کی قسم! میں اس حدیث کو تم سے ضرور بیان کر دوں گا۔

۱۶۲۹۔ زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، (دوسری سند) ابو الطاهر، حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، (تیسری سند) عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

(قاعدہ) امام نووی فرماتے ہیں، اس قول یہ ہے کہ یہ ہم احتمالی ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا (نووی جلد ۲ ص ۳۲)

(۲۱۳) بَابُ تَحْرِيمِ الْغُلْمِ وَغَضَبِ الْأَرْضِ وَغَيْرِهَا *

باب (۲۱۳) ظلمنا زمین وغیرہ کے غصب کر لینے کی حرمت کا بیان۔

۱۶۳۰۔ یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ بن سعید اور علی بن حجر، اسماعیل بن جعفر، علاء بن عبد الرحمن، عباس بن سهل بن سعد الساعدي، حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ و ہارک وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ایک ہاشت بھر کسی کی زمین غلام دہالے گا تو اللہ رب العزت قیامت کے روز (سزا دینے کے لئے) اسے سات زمینوں کا طوق (گلے میں) پہنائے گا۔

۱۶۲۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ جَارَهُ أَنْ يَغْرَزَ حَشَبَهُ فِي جِدَارِهِ قَالَ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ مَا لِي أَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِينَ وَاللَّهِ لَأَرْمِينَ بِهَا نِينَ أَكْتَابِكُمْ *

۱۶۲۹۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۱۶۳۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي ثَوْبٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ بْنِ سَعْدِ بْنِ الشَّاعِلِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ نَفِيلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَقْطَعَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا طَوَّقَهُ اللَّهُ إِيَّاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ *

(فائدہ) امام نووی نے علاء کا قول نقل کیا ہے کہ اس حدیث میں تصریح ہے کہ زمین کے سات طقات ہیں، اور یہ اللہ تعالیٰ کے فرمان "وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلُهَا" کے مطابق ہے، اب مماثلت کی تاویل کرنا اور اس سے سات اقلیم مراد لینا یہ سب تاویلات باطل ہیں۔

۱۶۳۱- حرلمہ بن یحییٰ، عبد اللہ بن وہب، عمر بن محمد بواسطہ اپنے والدہ حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ اروی بنت اویس گھری زمین میں لڑی، انہوں نے کہا کہ جانے دو اور اسے دے دو، کیونکہ میں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرما رہے تھے کہ جو آدمی بالشت بھر بھی زمین کسی کی ناحق دے جائے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ساتوں زمینوں کا اسے طوق پہنائے گا، اے اللہ! اگر یہ جھوٹی ہے تو اس کی بیانی ختم کر دے، اور اس کی قبر اسی کے گھر میں بنادے، اروی حدیث بیان کرتے ہیں کہ میں نے پھر اروی کو دیکھا کہ وہ اندھ سی ہو گئی تھی اور دیواروں کو ٹوٹتی پھرتی تھی اور کہتی تھی کہ مجھے سعید کی بد دعا لگ گئی، چنانچہ ایک روز وہ اسے گھر میں چارقی تھی کہ گھر کے کنویں پر سے گزری اور اس میں گر گئی اور وہ اس کی قبر ہو گئی۔

(فائدہ) معاذ اللہ ایذا رسائی کا یہی نتیجہ ہے، اس حدیث سے دریدہ وہن حضرات کو عبرت حاصل کرنا چاہئے، جو علماء دین اور حجتان سنت کی تکفیر کرتے، اور انہیں ایذا و تکالیف پہنچانے کے درپے رہتے ہیں، نیز یہ بھی معلوم ہو کہ اولیاء کرام کی کراثیں حق ہیں۔

۱۶۳۲- ابوالربیع عثکبی، حماد بن زید، ہشام بن عروہ اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ اروی بنت اویس نے حضرت سعید بن زید (جو کہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں) پر دعویٰ کیا کہ انہوں نے میری کچھ زمین لے لی ہے، چنانچہ ان سے مروان بن حکم کے سامنے جھگڑا کیا، حضرت سعید بولے، بھلا میں اس کی زمین میں سے کچھ لے سکتا ہوں جب کہ میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے یہ فرمان سن چکا ہوں، مروان نے دریافت کیا کہ تم رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے کیا سن چکے ہو، انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے

۱۶۳۲- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَثَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أُرْوَى بِنْتَ أُوَيْسٍ ادَّعَتْ عَلَى سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ أَخَذَ شَيْئًا مِنْ أَرْضِهَا فَخَاصَمْتُهُ إِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَقَالَ سَعِيدٌ أَنَا كُنْتُ أَخَذُ مِنْ أَرْضِهَا شَيْئًا بَعْدَ الَّذِي سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَخَذَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا ظَوَّفَهُ إِلَى سَعِ

أَرْضَيْنَ فَقَالَ لَهُ مَرُوءَانُ لَأَسْأَلَنَّ بَيْتَهُ بَعْدَ هَذَا
فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَتْ كَافَّةً فَعَمَّ بَصَرَهَا
وَأَقْلَبَهَا فِي أَرْضِهَا قَالَ فَمَا مَاتَتْ حَتَّى دَهَبَ
صَرَّهَا ثُمَّ بَنَّا هِيَ تَمْشِي فِي أَرْضِهَا إِذْ
وَقَعَتْ فِي حُفْرَةٍ فَمَاتَتْ *

نا ہے آپ فرما رہے تھے کہ جو کسی کی باشت بھر زمین ظلماً
دہالے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے سات زمینوں کا طوق
پہنائے گا، مروان بولا بس اس کے بعد میں آپ سے گواہ نہیں
مانگا، حضرت سعید نے فرمایا، الہ العالمین اگر یہ جھوٹی ہے تو تو
اس کی آنکھوں کو اندھا کر دے، اور اسی کی زمین میں اسے مار
دے، راوی کہتے ہیں کہ اردوئی اندھی ہونے سے پہلے نہیں
مری، اور ایک روز وہ اپنی زمین میں چل رہی تھی کہ گڑھے میں
گر گئی اور وہیں مر گئی۔

۱۶۳۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ، ہشام،
بواسطہ اپنے والد حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے جو شخص ظلماً ایک باشت
زمین کسی کی دہالے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے سات
زمینوں کا طوق پہنائے گا۔

۱۶۳۳- حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّاءَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ هِشَامِ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَخَذَ شَيْئًا مِنْ
الْأَرْضِ طُلْمًا فَإِنَّهُ يَطُوقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ
أَرْضِينَ *

۱۶۳۴۔ جریر، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے
بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو
کوئی شخص باشت بھر زمین میں ناحق لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت
کے روز اس کو سات زمینوں (۱) کا طوق (گلے میں) پہنائے گا۔

۱۶۳۴- وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ
جَرِيرٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَتَّخِذُ
أَخَذَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ يَغْرِ حَقَّهُ إِلَّا طُوقَهُ اللَّهُ
إِلَى سَبْعِ أَرْضِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۱۶۳۵۔ احمد بن ابراہیم دورقی، عبد الصمد بن عبد الوارث،
حرب بن شداد، یحییٰ بن ابی کثیر، محمد بن ابراہیم، حضرت ابوسلمہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ ان کے درمیان اور
ان کی قوم کے درمیان ایک زمین کے بارے میں جھگڑا تھا، تو
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئے اور ان سے یہ
تمام قصہ بیان کیا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا

۱۶۳۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بَعْنِي ابْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ
حَدَّثَنَا حَرْبٌ وَهُوَ ابْنُ شَدَادٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى
وَهُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ
أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ وَكَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمِهِ خُصُومَةٌ
فِي أَرْضٍ وَأَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَذَكَرَ ذَلِكَ

(۱) سات زمینوں کے طوق سے کیا مراد ہے؟ اس بارے میں شرح حدیث کے اقوال مختلف ہیں (۱) جتنی زمین اس نے غصب کی ہو اتنی کھڑا
ساتوں زمین سے میدان حشر کی طرف منتقل کرنے کا اسے منگھٹ بنایا جائے گا، (۲) غصب شدہ ساتوں زمینوں سے حصہ کو غفلت کرنے کا حکم ہو
گا پھر وہی اس کے گلے میں طوق بنوایا جائے گا، (۳) اسے ساتویں زمین تک دھنسا دیا جائے گا تو اس دھنسانے کو طوق سے تعبیر فرمایا ہے۔

اے ابو سلمہ! زمین سے بچے ہی رہو، اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ایک ہالٹ بھر زمین کے لئے علم کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے سات زمینوں کا طوق پہنائے گا۔

۱۶۳۶۔ اسحاق بن منصور، حبان بن ہلال، ابان، یحییٰ، محمد بن ابراہیم روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئے اور پہلے کی طرح روایت کیا۔

باب (۲۱۴) جب راستہ کی مقدار میں اختلاف ہو تو پھر کتنا راستہ رکھنا چاہئے۔

۱۶۳۷۔ ابو کامل فضیل بن حسین ححدری، عبد العزیز بن عمار، خالد حذاء، یوسف بن عبد اللہ بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم راستہ میں اختلاف کرو تو اس کا چوڑاں سات ہاتھ رکھ لو۔

(قائدہ) اور اگر باہمی کوئی اختلاف نہ ہو تو جتنا چاہے، چوڑاں رکھ لیں۔ واللہ اعلم۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کِتَابُ الْفَرَائِضِ

۱۶۳۸۔ یحییٰ بن یحییٰ اور ابو بکر بن ابی شیبہ اور اسحاق بن ابراہیم، ابن عیینہ، ڈہری، علی بن حسین، عمرو بن عثمان، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ مسلمان کافر کا وارث نہیں ہو سکتا اور نہ کافر

لَهَا فَقَالَتْ يَا أَيُّهَا سَلَمَةُ اجْنِبِ الْأَرْضَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ظَلَمَ قِيدَ شِبِيرٍ مِنَ الْأَرْضِ طَوَّفَهُ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ *

۱۶۳۶۔ وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا حَبِيبُ بْنُ هِلَالٍ أَخْبَرَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ *

(۲۱۴) بَابُ قَدْرِ الطَّرِيقِ إِذَا اخْتَلَفُوا فِيهِ *

۱۶۳۷۔ حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْحَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَاءِ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِي الطَّرِيقِ جَعِلَ عَرْضُهُ سَبْعَ أَذْرُعَ *

(قائدہ) اور اگر باہمی کوئی اختلاف نہ ہو تو جتنا چاہے، چوڑاں رکھ لیں۔ واللہ اعلم۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کِتَابُ الْفَرَائِضِ

۱۶۳۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَالْأَفْطُحِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ *
(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ جہود علمائے کرام کا یہی مسلک ہے۔ (مترجم)

۱۶۳۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَادٍ وَهُوَ التَّرْسَمِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْجِفُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا نَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرَ *
۱۶۳۹- عبد الاعلیٰ بن حماد نرسی، وہیب، ابن طاؤس بواسطہ اپنے والد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حصہ والوں کو ان کے حصے دے دو پھر جو بچے وہ اس شخص کا ہے جو میت سے سب سے زیادہ قریب ہے۔

(فائدہ) حصے والے وہ لوگ ہیں جن کے حصے اللہ تعالیٰ نے متعین فرما دیے، جیسا کہ اولاد، اور والدین وغیرہ اب اگر ان میں سے کوئی بھی نہ ہو تو پھر عصبہ کو ملے گا، اور اس میں بھی عصبہ اقرب کی موجودگی میں میں بعد وراثت نہیں ہوگا، واللہ اعلم۔

۱۶۴۰- حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بَسْطَامٍ الْعُشَيْبِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلْجِفُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا تَرَكَتِ الْفَرَائِضَ فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرَ *
۱۶۴۰- امیہ بن بسطام عیشی، یزید بن زریع، روح بن قاسم، عبد اللہ بن طاؤس بواسطہ اپنے والد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حصہ والوں کو ان کے حصے دے دو، پھر جو حصے والے چھوڑیں وہ اس شخص کا ہے جو میت سے سب سے زیادہ قریب ہو۔

۱۶۴۱- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَ إِسْحَقُ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْسِمُوا الْمَالَ بَيْنَ أَهْلِ الْفَرَائِضِ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ فَمَا تَرَكَتِ الْفَرَائِضَ فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرَ *
۱۶۴۱- اسحاق بن ابراہیم، محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق معمر، ابن طاؤس، بواسطہ اپنے والد حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اصحاب فرائض میں اللہ رب العزت کی کتاب کے موافق مال تقسیم کر دو، پھر اصحاب فرائض سے جو بچ جائے وہ نزدیک والے آدمی کا حصہ ہے۔

۱۶۴۲- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلْجِفُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا تَرَكَتِ الْفَرَائِضَ فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرَ *
۱۶۴۲- محمد بن العلاء، یزید بن حبیب، یحییٰ بن ابیوب، ابن طاؤس سے اسی سند کے ساتھ وہیب اور روح بن قاسم کی روایت کی طرح حدیث نقل کی ہے۔

۱۶۴۳- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلْجِفُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا تَرَكَتِ الْفَرَائِضَ فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرَ *
۱۶۴۳- عمرو بن محمد بن کبیر، فائدہ، سفیان بن عیینہ، محمد بن

منکدر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں بیمار ہوا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیقؓ دونوں پیدل چل کر میری عیادت کے لئے تشریف لائے تو مجھ پر بے ہوشی طاری ہو گئی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا، اور وضو کا پانی میرے اوپر ڈالا تو مجھے افاقہ ہو گیا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے مال کے متعلق کیا فیصلہ کروں، آپؐ نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا، یہاں تک کہ میراث کی آیت نازل ہوئی ”يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكُلَّةِ“۔

۱۶۴۴۔ محمد بن حاتم بن میمون، حجاج بن محمد، ابن جریج، ابن منکدر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ دونوں پیدل میری عیادت کے لئے تشریف لائے اور میں بیمار تھا، اور مجھے بے ہوش پایا، چنانچہ آپؐ نے وضو کیا اور وضو کا پانی مجھ پر ڈالا تو مجھے ہوش آگیا، دیکھتا کیا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے مال کا کیا کروں تو آپؐ نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا، یہاں تک کہ آیت میراث نازل ہوئی۔

۱۶۴۵۔ عبید اللہ بن عمر قواریری، عبد الرحمن بن مہدی، سفیان، محمد بن منکدر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے ساتھ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں پیادہ پا میری عیادت کے لئے تشریف لائے، اور میں بیمار تھا تو مجھے بے ہوش پایا، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور اپنے وضو کا پانی مجھ پر ڈالا تو مجھے ہوش آگیا، دیکھتا کیا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ

الْباقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ مَرَضْتُ فَأَتَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ يَخْدُمَانِي مَاشِيَيْنِ فَأَغْمِيَّ عَلَيَّ فَنَوَضَّأْتُ ثُمَّ صَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَضُوئِهِ فَأَقْفُتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي فَلَمْ يَرِدْ عَلَيَّ شَيْئًا حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْبَيِّنَاتِ (يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكُلَّةِ) *

۱۶۴۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَحْبَرَنِي ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ فِي بَيْتِي سَلِمَةً يَمْشِيَانِ فَوَخَدَنِي لَأَ أَغْمِلُ فَنَدَعَا بِمَاءٍ فَنَوَضَّأْتُ ثُمَّ رَشَّ عَلَيَّ مِنْهُ فَأَقْفُتُ فَقُلْتُ كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَنَزَلَتْ (يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ الْفَرْصَةِ) *

۱۶۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ عَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيضٌ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ يَخْدُمَانِي فَوَخَدَنِي فَنَدَعَا بِمَاءٍ فَنَوَضَّأْتُ ثُمَّ صَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَضُوئِهِ فَأَقْفُتُ فَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ

علیہ وسلم تشریف فرما ہیں، میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے مال میں کیا کروں، حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا، یہاں تک کہ آیت میراث نازل ہوئی۔

۱۶۳۶۔ محمد بن حاتم، یحییٰ، شعبہ، محمد بن منکدر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں بیمار تھا، بے ہوش تھا، آپؐ نے وضو کیا، لوگوں نے آپؐ کے وضو کا پانی مجھ پر ڈالا، تو مجھے آفاقہ ہو گیا، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا ترکہ تو کالا کاہو گا، اس وقت آیت میراث نازل ہوئی، شعبہ راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے محمد بن منکدرؓ سے دریافت کیا ”یَسْتَفْتُونَكَ فُلِ اللَّهِ بُنْيُكُمْ فِي الْكَلَالَةِ“ انہوں نے کہا، یہی نازل ہوئی ہے۔

۱۶۳۷۔ اسحاق بن ابراہیم، نصر بن شمیل، ابو عامر عقدی (دوسری سند) محمد بن ثنی، وہب بن جریر، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، وہب بن جریر کی روایت میں ”آیت فرائض“ اور نصر اور عقدی کی روایت میں ”آیت فرض“ کے الفاظ ہیں اور معنی دونوں کے ایک ہی ہیں اور ان میں سے کسی کی روایت میں شعبہ کا قول جو محمد بن منکدر سے ہوا، وہ مذکورہ نہیں ہے۔

۱۶۳۸۔ محمد بن ابی بکر مقدی، محمد بن ثنی، یحییٰ بن سعید، ہشام، قتادہ، سالم بن ابی الجعد، معدان بن ابی طلحہ بیان کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جمعہ کے دن خطبہ (۱) دیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ کیا اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر فرمایا، اس کے بعد فرمایا کہ میں نے اپنے بعد اتنا مشکل مسئلہ کوئی نہیں چھوڑا جیسا کہ کالا کاہ،

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ شَيْئًا حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْوَرَاثَةِ *

۱۶۴۶۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَابِبٍ حَدَّثَنَا يَهُوُاْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيضٌ لَا أَغْفِلُ فَنَوَصًّا فَصَوَّاهُ عَلَيَّ مِنْ وَصْوِيهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا يَرْتَبِي كَلَالَةٌ فَتَرَلْتَ آيَةَ الْوَرَاثَةِ فَقُلْتَ لِمُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى (يَسْتَفْتُونَكَ فُلِ اللَّهِ بُنْيُكُمْ فِي الْكَلَالَةِ) قَالَ هَكَذَا أَنْزَلَتْ *

۱۶۴۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ وَأَبُو عَامِرٍ الْعَقْدِيُّ ج وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي حَدِيثِهِ وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ فَزَلَتْ آيَةُ الْفَرَاغِ فِي حَدِيثِ النَّضْرِ وَالْعَقْدِيِّ فَتَرَلْتَ آيَةَ الْفَرَضِ وَلَيْسَ فِي رِوَايَةِ أَحَدٍ مِنْهُمْ قَوْلُ شُعْبَةَ لَأَنَّ الْمُثَنَّى *

۱۶۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعْبٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْحَفْصِ عَنْ مُعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَضَبَ يَوْمَ حُجَّةٍ فَذَكَرَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۱) یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حیات مبارکہ کا آخری جمعہ تھا اس کے بعد بدھ والے دن آپ پر حملہ کر دیا گیا۔

اور میں نے کمال کے مسئلہ کے علاوہ اور کوئی مسئلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اتنا دریافت نہیں کیا، اور آپؐ نے بھی مجھ سے کسی بات میں اتنی سختی نہیں کی ہے جیسا کہ کمال کے مسئلہ میں کی ہے، یہاں تک کہ اپنی انگشت مبارک میرے سینے میں کوٹھی اور ارشاد فرمایا، اے عمرؓ تجھے آیت صیغہ جو کہ سورہ نساء کے آخر میں ہے، کافی نہیں ہے پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، اگر میں زندہ رہا تو کمال کے بارے میں (کتاب اللہ سے) ایسا حکم بیان کروں گا جس کے موافق ہر ایک شخص فیصلہ کر لے، خواہ قرآن کریم پڑھتا ہو یا نہ پڑھتا ہو۔

(قائد) جمہور علمائے کرام کے نزدیک کمال اسے کہتے ہیں کہ جس کے نانا لاوا ہو اور نہ باپ ہو۔

۱۶۴۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، اسماعیل بن علیہ، سعید بن ابی عروبہ، (دوسری سند) زبیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، ابن رافع، شہاب بن سوار، شعبہ، حضرت قائد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۶۵۰۔ علی بن خشرم، وکیع، ابن ابی خالد، ابی اسحاق، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آخری آیت جو قرآن شریف کی نازل ہوئی وہ یہ ہے "يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ" الخ۔ ۱۶۵۱۔ محمد بن ثنی اور ابن ہشام، محمد بن جعفر، شعبہ، ابواسحاق، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آخری آیت جو نازل ہوئی وہ کلالہ کی آیت ہے اور آخری سورہ جو نازل ہوئی وہ سورت براء ہے (جس کا دوسرا نام توبہ ہے)۔

۱۶۵۲۔ اسحاق بن ابراہیم حنفی، عیسیٰ بن یونس، زکریا، ابواسحاق، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آخری سورہ جو پوری نازل ہوئی وہ سورت توبہ ہے، اور سب سے آخری آیت جو

وَذَكَرْنَا أَبَا بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَا أَذْعُ بَعْدِي شَيْئًا أَهَمَّ عِنْدِي مِنَ الْكَلَالَةِ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَيْءٍ مَا رَأَيْتُهُ فِي الْكَلَالَةِ وَمَا أَغْلَظَ لِي فِي شَيْءٍ مَا أَغْلَظَ لِي فِيهِ حَتَّى طَعَنَ بِإِسْمَاعِيلَ فِي صَدْرِي وَقَالَ يَا عُمَرُ أَلَا نَكْفِيكَ آيَةَ الصَّيْفِ الَّتِي فِي آخِرِ سُورَةِ النَّسَاءِ وَإِنِّي إِنِ اعِشْتُ أَقْضِي فِيهَا بِقَضِيَّتِي بِقَضِيَّتِي بِهَا مَنْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَمَنْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ *

۱۶۴۹۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عُرْوَةَ ح وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ رَافِعٍ عَنْ شَيْبَةَ بْنِ سَوَّارٍ عَنْ شُعْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۱۶۵۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ آخِرُ آيَةِ أَنْزِلَتْ مِنَ الْقُرْآنِ (يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ) *

۱۶۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ ابْنَ عَازِبٍ يَقُولُ آخِرُ آيَةِ أَنْزِلَتْ آيَةُ الْكَلَالَةِ وَآخِرُ سُورَةٍ أَنْزِلَتْ بَرَاءَةٌ *

۱۶۵۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا عَيْسَى وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ آخِرَ سُورَةٍ أَنْزِلَتْ نَامَةُ سُورَةِ التَّوْبَةِ وَأَنَّ آخِرَ آيَةِ أَنْزِلَتْ

آیۃ الْکَلَامَةِ *

نازل ہوئی وہ آیت کلام ہے۔

۱۶۵۳۔ ابو کریم، یحییٰ بن آدم، عمار بن رزین، ابواسحاق، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت مروی ہے، باقی اس میں ”تاسہ“ کے بجائے ”کاملہ“ کا لفظ ہے۔

۱۶۵۴۔ عمر فارق، ابو احمد زبیری، مالک بن مغول، ابو ہریرہ، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آخری آیت ”یستقویک“ نازل ہوئی ہے۔

۱۶۵۵۔ زہیر بن حرب، ابو صفوان اموی، یونس ایلی (دوسری سند) حرطہ بن یحییٰ، عبداللہ بن وہب، یونس، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبدالرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کسی آدمی کا جنازہ لایا جاتا جس پر کہ قرض بھی ہو تا تو آپ دریافت فرماتے کہ کیا اس نے اتمامال چھوڑا ہے کہ جس سے اس کا قرض ادا ہو سکے، اگر آپ سے بیان کیا جاتا کہ قرض کی ادائیگی کے بعد مال چھوڑا ہے تو اس پر نماز پڑھتے، ورنہ فرماتے کہ اپنے ساتھی پر نماز پڑھو، پھر جب اللہ تعالیٰ نے فتوحات کے ذریعہ کشادگی عطا فرمائی تو فرمایا کہ میں مومنوں کا ان کی جانوں سے زیادہ عزیز ہوں، اگر اب کوئی قرض چھوڑ کر انتقال کر جائے تو اس کی ادائیگی میرے ذمہ ہے، اور جو مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے وارثوں کا ہے۔

۱۶۵۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي آدَمَ حَدَّثَنَا عَمَّارٌ وَهُوَ ابْنُ رُزَيْنٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ آخِرُ سُورَةِ أَنْزَلَتْ كَامِلَةً *

۱۶۵۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ آخِرُ آيَةِ أَنْزَلَتْ يَسْتَقْوِيكَ *

۱۶۵۵۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ الْأُمَوِيُّ عَنْ يُونُسَ الْأَيْلِيِّ ح وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِي بِالرَّجُلِ الْمَيْتِ عَلَيْهِ الدِّينُ فَيَسْأَلُ هَلْ تَرَكَ لِدِينِهِ مِنْ قَضَاءٍ فَإِنْ حَدَّثَ أَنَّهُ تَرَكَ وَفَاءً صَلَّى عَلَيْهِ وَإِلَّا قَالَ قَالُوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْمَتَّوحَ قَالَ أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تَوَفَّى وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَلَيْ قَضَائِهِ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ *

(فائدہ) آپ نماز اس لئے نہیں پڑھتے تھے تاکہ جو حضرات ہیں، انہیں اس چیز کا احساس ہو اور وہ قرضہ کی ادائیگی میں حتی الوسع کوشش کریں، کہ کہیں آپ کی نماز کی فضیلت سے محروم نہ ہو جائے۔

۱۶۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعْبَةَ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ حَدِي حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ كُلُّهُمْ

۱۶۵۶۔ عبدالملک بن شعیب بن لیث، شعبہ، لیث (دوسری سند) زہیر بن حرب، یعقوب بن ابراہیم، ابن اثی، ابن شہاب (تیسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

عَنِ الرَّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ هَذَا الْحَدِيثُ *

۱۶۵۷- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانَةُ قَالَتْ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنْ عَلِيَ الْأَرْضُ مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِهِ فَأَيُّكُمْ مَا تَرَكَ ذِينًا أَوْ صَبَاغًا فَإِنَّا مَوْلَاهُ وَأَيُّكُمْ تَرَكَ مَالًا فَإِلَى الْعَصَبَةِ مَنْ كَانَ *

۱۶۵۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِالْمُؤْمِنِينَ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَحَلَّ فَأَيُّكُمْ مَا تَرَكَ ذِينًا أَوْ صَبَاغَةً فَادْعُوَنِي فَإِنَّا وَلِيُّهُ وَأَيُّكُمْ مَا تَرَكَ مَالًا فَلْيُؤْتِرْ بِمَالِهِ عَصَبَتُهُ مَنْ كَانَ *

(تادم) اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے، النبی اولی بالمومنین من انفسهم وازواجه لمہاتہم الآتۃ۔

۱۶۵۹- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعُصَيْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَا حَارِمٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِلْوَرَّةِ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَلِلْبَنَاتِ *

۱۶۶۰- وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا عُثْمَرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ فِي حَدِيثِ عُثْمَرِ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا وَلَبَنَةً *

۱۶۵۷۔ محمد بن رافع، شیبانہ، ورقاء، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے، زمین پر کوئی مومن بھی ایسا نہیں کہ جس سے میں سب سے زیادہ قریب نہ ہوں، لہذا جو کوئی تم میں سے قرضہ یا بال بچے چھوڑ جائے تو میں اس کا تکفل ہوں، اور جو کوئی تم میں سے مال چھوڑ جائے وہ اس کے وارث کا ہے، جو بھی ہوا۔

۱۶۵۸۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منبہ ان چند روایات میں سے نقل کرتے ہیں، جو ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہیں، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں مومنوں کا ان سے زیادہ قریب ہوں، اللہ رب العزت کی کتاب کے بموجب اس لئے جو کوئی تم سے قرضہ یا بال بچے چھوڑ جائے تو مجھے بلاؤ، میں ان کا ذمہ دار ہوں، اور جو کوئی تم میں سے مال چھوڑ جائے تو وہ اس کا وارث لے لے، جو بھی ہو۔

۱۶۵۹۔ عبید اللہ بن معاذ عسیری، بواسطہ اپنے والد شعبہ، عدی، ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا جو مال چھوڑ جائے وہ اس کے وارثوں کا ہے اور جو کوئی بوجھ چھوڑ جائے وہ ہماری طرف ہے۔

۱۶۶۰۔ ابو بکر بن نافع عسیری، غندر (دوسری سند) زہیر بن حرب، عبد الرحمن بن مہدی، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے لیکن غندر کی حدیث میں ”ومن ترك كلاً ولا بنتاً“ کے الفاظ ہیں، مگر ترجمہ ایک ہی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کِتَابُ الْهَبَاتِ

باب (۲۱۵) جو چیز صدقہ میں دیدے پھر اسی چیز کو خریدنے کی کراہت۔

۱۶۶۱۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، مالک بن انس، حضرت زید بن اسلم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے ایک عمدہ گھوڑا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں دیا اور جسے دیا تھا اس نے اسے تباہ کر دیا، میں نے سمجھا اب یہ کم قیمت میں اسے فروخت کر ڈالے گا میں نے اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ اس کو مت خریدو، اور اپنے صدقہ میں رجوع نہ کرو، اس لئے کہ صدقہ میں رجوع کرنے والا اس کئے کی طرح ہے جو تے کے پھر اسے چاٹتا ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ یہ کراہت تحریمی ہے، تحریمی نہیں، اور صدقہ میں رجوع کرنا صحیح نہیں ہے۔

۱۶۶۲۔ زہیر بن حرب، عبد الرحمن بن مہدی، حضرت مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی میں اس میں یہ الفاظ ہیں کہ اس کو نہ خریدو، اگرچہ وہ تمہیں ایک ہی درہم میں کیوں نہ دے۔

۱۶۶۳۔ امیہ بن بسطام، یزید بن زریع، روح بن قاسم، زید بن اسلم، بواسطہ اپنے والد، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ایک گھوڑا دیا، پھر اس گھوڑے کو اس کے مالک کے پاس دیکھا کہ اس نے اسے تباہ کر دیا تھا، اور اس شخص کے پاس مال کم تھا، تو حضرت عمرؓ نے ارادہ کیا کہ اسے خرید لیں، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ سے اس

(۲۱۵) بَابُ كَرَاهَةِ شِرَاءِ الْإِنْسَانِ مَا تَصَدَّقَ بِهِ مِمَّنْ تُصَدِّقُ عَلَيْهِ *

۱۶۶۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْبٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ عَقِيقٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَصَاغَهُ صَاحِبُهُ فَظَلَمْتُ أَنَّهُ بَالِغُهُ بَرُخْصٍ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَا تَبْتَغِهِ وَلَا تَعُدَّ فِي صَدَقَتِكَ فَإِنَّ الْعَابِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْكَلْبِ يَبْعُدُ فِي قَيْنِهِ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ یہ کراہت تحریمی ہے، تحریمی نہیں، اور صدقہ میں رجوع کرنا صحیح نہیں ہے۔

۱۶۶۲- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ يَهْدِي الْإِسْنَادَ وَزَادَ لَا تَبْتَغِهِ وَإِنْ أُعْطَاكَ بِهِرْهِم *

۱۶۶۳- حَدَّثَنِي أُمِيَّةُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَوَحَّدَهُ عِنْدَ صَاحِبِهِ وَقَدْ أَصَاغَهُ وَكَانَ قَلِيلَ الْمَالِ فَأَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَهُ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَإِنْ أُعْطِيَتْهُ بِهِرْهِم

فَإِنَّ مَثَلَ الْغَائِدِ فِي صَدَقَتِهِ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَغُودُ فِي قَتْلِهِ *
 کا تذکرہ کیا، آپؐ نے ارشاد فرمایا، مت خریدو، اگرچہ وہ تم کو ایک ہی درہم میں دے، کیونکہ صدقہ میں لوٹنے والے کی مثال اس کتے کی طرح ہے جو قے کر کے پھر اسے چاٹتا ہے۔

(فائدہ) علامہ طبریؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے اسباب سے آراستہ گھوڑا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں دیا تھا، چنانچہ اس شخص نے ان اسباب کو ضائع کر دیا، رہی اس قسم کی بیخ کنی کہ بہت تودہ اس بیاد پر ہے کہ جس شخص کو کوئی چیز صدقہ میں دی جاتی ہے اور پھر دینے والا ہی اس سے خریدتا ہے تو یہ شخص دینے والے کے ساتھ احسانات کے پیش نظر قیمت میں کمی کرتا ہے، لہذا اب جو قیمت میں کمی ہوئی تو پھر یہ اس مثال کی صداق ہو گئی جو حضورؐ نے بیان فرمائی، مترجم کہتا ہے کہ اگر یہ چیز بھی پائی جائے مگر سورۃ تو اس کا تحقیق ہو رہا ہے، اس لئے صدقہ کرنے والے کو اس سے احتراز کرنے کی تاکید فرمادی ہے، (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۷ ص ۳۹۱)

۱۶۶۴- وَحَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ مَالِكٍ وَرَوَّحَ أَتَمُّ وَأَكْثَرُ *
 ۱۶۶۳- ابن ابی عمر، سفیان، زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، مگر مالک اور روح کی روایت اس سے زیادہ کامل اور بڑی ہے۔

۱۶۶۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَوَحَدَهُ يَبَاعُ فَأَرَادَ أَنْ يَتَنَاعَهُ فَمَسَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَا تَبْتِعُهُ وَلَا تُعَدِّ فِي صَدَقَتِكَ *
 ۱۶۶۵- حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ایک گھوڑا دیا اور پھر اسے فروخت ہو تا ہوا چنانچہ انہوں نے اس کو خریدنے کا ارادہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کے متعلق دریافت کیا، آپؐ نے فرمایا اسے مت خریدو، اور نہ اپنے صدقے کو لو۔

۱۶۶۶- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ رُمَيْحٍ جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا الْمُعْتَمِدُ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْفَقَّانُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَةَ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ كِلَابٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ *
 ۱۶۶۶- قتیبہ اور ابن رمیح، لیث بن سعد (دوسری سند) مقدسی اور محمد بن شعیب، یحییٰ قطان، (تیسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد (چوتھی سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مالک کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں۔

۱۶۶۷- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَالْفَقُّ لَعْنَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ رَأَاهَا
 ۱۶۶۷- ابن ابی عمر اور عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، ہذری، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک گھوڑا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں دیا پھر اسے فروخت ہوتا

ہوا یا تو اسے خریدنے کا ارادہ کیا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کے متعلق دریافت کیا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا: اسے عمر اپنے صدقہ میں رجوع نہ کر۔

باب (۲۱۶) صدقہ میں رجوع کرنے کی حرمت کا بیان۔

۱۶۶۸۔ ابراہیم بن موسیٰ رازی، اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، اوزاعی، ابو جعفر محمد بن علی، ابن مسیب، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس شخص کی مثال جو صدقہ دے کر واپس لیتا ہے، کتے کی طرح ہے کہ تھے کر کے پھر اسے کھانے کے لئے جاتا ہے۔

۱۶۶۹۔ ابو کریب، محمد بن العلاء، ابن مبارک، اوزاعی سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے محمد بن علی بن حسین سے سنا اور اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت بیان کی۔

۱۶۷۰۔ حجاج بن شاعر، عبد الصمد، حرب، یحییٰ بن ابی کثیر، عبد الرحمن بن عمرو سے روایت کرتے ہیں کہ محمد بن فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساجزادی سے اسی سند کے ساتھ سابقہ روایتوں کی طرح حدیث مروی ہے۔

۱۶۷۱۔ ہارون بن سعید املی، احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، عمرو بن حارث، کبیر، سعید بن مسیب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا، بیان کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ فرما رہے تھے کہ اس شخص کی مثال جو کہ صدقہ دے کر پھر اپنے صدقہ کو واپس لینا چاہے کتے

تُبَاعُ فَأَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيهَا فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ يَا عُمَرُ *

(۲۱۶) بَابُ تَحْرِيمِ الرَّجُوعِ فِي الصَّدَقَةِ *

۱۶۶۸ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي الْمُسَيْبِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِي يَرْجِعُ فِي صَدَقَتِهِ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَفِيءُ ثُمَّ يَعُودُ فِي فِئِهِ فَبِأَكَلِهِ *

۱۶۶۹ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ يَذْكُرُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۱۶۷۰ - وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ *

۱۶۷۱ - وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَمَلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا مَثَلُ الَّذِي يَتَصَدَّقُ

کے طریقے پر ہے جو کہ قے کرتا ہے پھر اپنی قے کو کھاتا ہے (۱)۔

۱۶۷۲۔ محمد بن یحییٰ و محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، سعید بن مسیب، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا، اپنے بہہ (بکثرت) میں رجوع کرنے والا قے میں رجوع کرنے والے کی طرح ہے۔

۱۶۷۳۔ محمد بن یحییٰ، ابن ابی عدی، سعید قتادہ اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۶۷۴۔ اسحاق بن ابراہیم، مخزومی، وہیب، عبد اللہ بن طاؤس، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا، بہہ کو کولانے والا کتے کی طرح ہے، جو قے کرتا ہے، اور پھر اپنی قے کو کھانے کے لئے جاتا ہے۔

باب (۲۱۷) بعض اولاد کو کم اور بعض کو زیادہ دینے کی کراہت!

۱۶۷۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، حمید بن عبد الرحمن اور محمد بن نعمان بن بشیر، حضرت نعمان بن بشیر بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نے اپنے اس لڑکے کو ایک غلام بہہ میں دیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا کہ تم نے اپنے اور لڑکوں کو بھی ایسا ایک ایک غلام دیا ہے؟ تو انہوں نے کہا نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

بَصَدَقَةٌ ثُمَّ يَعُودُ فِي صَدَقَتِهِ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَفِيءُ ثُمَّ يَأْكُلُ فَيْئَهُ *

۱۶۷۲۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْغَائِلُ فِي هَيْئِهِ كَالْغَائِلِ فِي فَيْئِهِ *

۱۶۷۳۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسَادِ مِنْهُ *

۱۶۷۴۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمُخَزُومِيُّ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغَائِلُ فِي هَيْئِهِ كَالْكَلْبِ يَفِيءُ ثُمَّ يَعُودُ فِي فَيْئِهِ *

باب (۲۱۷) كَرَاهِيَةُ تَفْضِيلِ بَعْضِ الْأَوْلَادِ فِي الْهَبَةِ *

۱۶۷۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ يُحَدِّثَانِي عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ أَبَاهُ أَتَى بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي سَخَلْتُ ابْنِي هَذَا غُلَامًا كَانَ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلْتُ وَلَدَكَ نَحَلْتَهُ مِثْلَ هَذَا فَقَالَ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

(۱) اس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ بہہ کر کے دوبارہ وہیں لینا بہت ہی قبیح کام ہے۔ دیانت اور مروت کا تقاضا یہی ہے کہ دوبارہ وہیں نہ لیا جائے۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْجَعَهُ * ارشاد فرمایا، تو اس سے بھی واپس لے لو۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ اپنی اولاد میں کوئی چیز کی زیادتی کے ساتھ دینا مکروہ ہے، حرام نہیں ہے، امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی کا یہی مسلک ہے۔

۱۶۷۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، حمید بن عبد الرحمن، محمد بن نعمان، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نے اپنے اس لڑکے کو ایک غلام دیا ہے، آپ نے ارشاد فرمایا کیا تم نے اپنے سب لڑکوں کو دیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں، فرمایا تو اس سے بھی واپس لے لو۔

۱۶۷۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم اور ابن ابی عمر، ابن عیینہ، (دوسری سند) قتیبہ اور ابن ربیع، لیث بن سعد، (تیسری سند) حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب یونس (چوتھی سند) اسحاق بن ابراہیم اور عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی یونس اور معمر کی روایت میں ”بیک“ کا لفظ ہے، اور لیث اور ابن عیینہ کی روایت میں ”ولدک“ ہے، باقی لیث کی جو روایت محمد بن نعمان اور حمید بن عبد الرحمن کے واسطے سے ہے اس میں یہ الفاظ ہیں، کہ بشیر نعمان کو لے کر حاضر خدمت ہوئے۔

۱۶۷۶- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أَمَّا بِي أَبِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هَذَا غُلَامًا فَقَالَ أَكُلْتَ تَيْبَتَ نَحَلْتُ قَالَ لَا قَالَ فَرُدُّهُ *

۱۶۷۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ ابْنِ عَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَأَبْنُ رُمَيْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَنْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهِذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا يُونُسُ وَمَعْمَرٌ فَفِي حَدِيثِهِمَا أَكُلْتَ تَيْبَتَ وَفِي حَدِيثِ اللَّيْثِ وَأَبْنِ عَيْنَةَ أَكُلْتَ وَلَدَكَ وَرَوَاهُ اللَّيْثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ وَحُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ بَشِيرًا جَاءَ بِالنُّعْمَانِ *

۱۶۷۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ وَقَدْ أَعْطَاهُ أَبُوهُ غُلَامًا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا الْغُلَامُ قَالَ أَعْطَانِي أَبِي قَالَ فَكُلْ إِنْ عَوَّيَ أَعْطَيْتَهُ كَمَا أَعْطَيْتَ هَذَا قَالَ لَا قَالَ فَرُدَّهُ *

۱۶۷۸۔ قتیبہ بن سعید، جریر، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد نے انہیں ایک غلام دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے دریافت کیا، یہ کیا غلام ہے؟ انہوں نے کہا میرے والد نے مجھے دیا ہے، آپ نے ان کے والد سے فرمایا کیا تو نے اس کے سب بھائیوں کو اس جیسا غلام دیا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں، فرمایا، تو اسے واپس لے لو۔

۱۶۷۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ تَصَدَّقَ عَلَيَّ أَبِي بِنَعِضٍ مَالِهِ فَقَالَتْ أُمِّي عَمْرُو بَنْتُ رَوَاحَةَ لَا أَرْضَى حَتَّى تَشْهَدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِ تَطَلَّقَ أَبِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُشْهَدَهُ عَلَى صَدَقَتِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَعَلْتَ هَذَا بِوَلَدِكَ كُلِّهْمُ قَالَ لَا قَالَ اتَّقُوا اللَّهَ وَاعْبُدُوا فِي أَوْلَادِكُمْ فَرَجَعَ أَبِي فَرَدُّ بَلَكَ الصَّدَقَةَ *

۱۶۸۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ أَبِي حَبِيبٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَبِيبٍ النَّسَائِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ حَدَّثَنِي النُّعْمَانُ ابْنُ بَشِيرٍ أَنَّ أُمَّهُ بَنْتُ رَوَاحَةَ سَأَلَتْ أَبَاهُ بِنَعِضَ الْمَوْجِبَةَ مِنْ مَالِهِ لِإِنِّيهَا فَاتَّقَى بِهَا سَنَةً ثُمَّ بَدَأَ لَهُ فَقَالَتْ لَا أَرْضَى حَتَّى تَشْهَدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَا وَهَبْتُ لِإِنِّي فَأَخَذَ أَبِي بِيَدِي وَأَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمَّ هَذَا بَنْتُ رَوَاحَةَ أَغْنَيْهَا أَنْ أَشْهَدَكَ عَلَى الَّذِي وَهَبْتُ لِإِنِّيهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَشِيرُ أَلَيْكَ وَلَدٌ سَبَوِي هَذَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ أَكُلْتَهُمْ وَهَبْتُ لَهُ

۱۶۷۹- ابو بکر بن ابی شیبہ، عباد بن عوام، حصین، شعبی، نعمان بن بشیر (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، ابو الاحوص، حصین، شعبی، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میرے والد نے مجھے اپنا کچھ مال بہہ کیا، میری والدہ عمرہ بنت کوادہ بولیں کہ میں اس پر چپ خوش ہوں گی کہ تم اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گواہ کر دو، چنانچہ میرے والد مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لے کر چلے تاکہ میرے بہہ پر آپ کو گواہ کر دیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا کیا تم نے اپنی ساری اولاد کو اسی طرح دیا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں، حضورؐ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اور اپنی اولاد کے درمیان انصاف کرو، چنانچہ میرے والد لوٹ آئے اور اپنے بہہ کو واپس لے لیا۔

۱۶۸۰- ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسر، ابو حیان، شعبی، نعمان بن بشیر (دوسری سند) محمد بن عبد اللہ بن نمیر، محمد بن بشر، ابو حیان تمیمی، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ان کی والدہ بنت رواحہ نے ان کے والد سے درخواست کی کہ وہ اپنے مال میں سے ان کے لڑکے (یعنی نعمان) کو کچھ بہہ کر دیں۔ عمران کے والد نے اس چیز کو ایک سال تک ٹالے رکھا، پھر ان کی مرضی ہوئی تو ان کی والدہ بولیں، میں راضی نہ ہوں گی، تاہم فکیکے تم اس بہہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گواہ نہ کرو، میرے والد نے میرا ہاتھ پکڑا اور میں ان دنوں لڑکا ہی تھا اور وہ مجھے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اس کی ماں بنت رواحہ چاہتی ہے کہ آپ اس بہہ پر جو کہ میں نے اس کے لڑکے کو دیا ہے، گواہ ہو جائیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اے بشیر کیا اس کے علاوہ حیرے اور

مِثْلَ هَذَا قَالَ لَا قَالَ فَلَا تُشْهِدُنِي إِذَا قَاتَيْتَ لَا أَشْهَدُ عَلَى حَوْرٍ *

۱۶۸۱- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا تَنُوءُ سِوَاهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكُلُّهُمْ أَغْطَيْتَ مِثْلَ هَذَا قَالَ لَا قَالَ فَلَا أَشْهَدُ عَلَى حَوْرٍ *

۱۶۸۲- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا خَرِيرٌ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِيهِ لَا تُشْهِدُنِي عَلَى حَوْرٍ *

۱۶۸۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ وَعَبْدُ الْأَعْلَى ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَيَعْقُوبُ الدُّورِيُّ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُثَيْبٍ وَالْفُضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ انْطَلَقَ بِي أَبِي يَحْمِلُنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنِّي قَدْ نَحَلْتُ النُّعْمَانَ كَذًا وَكَذًا مِنْ مَالِي فَقَالَ أَكُلَّ نَبِيكَ قَدْ نَحَلْتُ مِثْلَ مَا نَحَلْتُ النُّعْمَانَ قَالَ لَا قَالَ فَأَشْهَدُ عَلَى هَذَا غَيْرِي ثُمَّ قَالَ أَيْسُرُكَ أَنْ يَكُونُوا إِلَيْكَ فِي الْبِرِّ سِوَاهُ قَالَ بَلَى قَالَ فَلَا إِذَا *

۱۶۸۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ النُّوَلِيُّ حَدَّثَنَا أَرْهَرٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْبٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ

بھی لڑکے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں، آپؐ نے فرمایا، کیا تو نے سب کو اتنا ہی بہہ دیا ہے جیسا کہ اسے دیا ہے؟ کہا نہیں، تو فرمایا، پھر مجھے گواہ نہ بناؤ، اس لئے کہ میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا۔ ۱۶۸۱- ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، اسماعیل، شعبی، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس کے علاوہ اور بھی تیرے لڑکے ہیں؟ بشیر نے عرض کیا جی ہاں! آپؐ نے فرمایا تو سب لڑکوں کو تو نے اتنا ہی دیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا نہیں، آپؐ نے فرمایا، تو پھر میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا۔

۱۶۸۲- اسحاق بن ابراہیم، جریر، عاصم الاحول شعبی، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے والد سے ارشاد فرمایا کہ مجھے ظلم پر گواہ مت بناؤ۔

۱۶۸۳- محمد بن ثنی، عبد الوہاب اور عبد الاعلیٰ (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم اور یعقوب دوری، ابن علیہ، اسماعیل بن ابراہیم، داؤد بن ابی ہند، شعبی، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میرے والد مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں اتھا کر لے گئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپؐ گواہ رہنے کے میں نے نعمان کو اتنی اتنی چیز اپنے مال میں سے بہہ کی ہے، آپؐ نے ارشاد فرمایا، کیا تو نے اپنے سب بیٹوں کو اتنا ہی دیا ہے، جتنا کہ نعمان کو دیا ہے؟ میرے والد نے عرض کیا، نہیں، آپؐ نے ارشاد فرمایا تو پھر میرے علاوہ کسی اور کو گواہ کر لو، اس کے بعد آپؐ نے فرمایا تو اس بات سے خوش ہے کہ تیرے ساتھ نیکی کرنے میں سب برابر ہوں، میرے والد بولے کیوں نہیں (خوش ہوں) آپؐ نے فرمایا تو پھر ابہات کر۔

۱۶۸۴- احمد بن عثمان نوقلی، ازہر، ابن عون، شعبی، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے

والد نے مجھے کچھ بہہ کیا، پھر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آپ کو گواہ بنانے کے لئے لے گئے، حضورؐ نے ارشاد فرمایا، کیا تم نے اپنی ساری اولاد کو اتنا ہی عطا کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا نہیں، آپؐ نے فرمایا، کیا تو ان سب کی نیکی کا خواستگار نہیں ہے جیسا اس کی نیکی کا خواستگار ہے، انہوں نے کہا کیوں نہیں؟ فرمایا، میں اس پر گواہ نہیں ہوتا، ابن عوف کہتے ہیں کہ میں نے یہ محمدؐ سے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ نعمان نے مجھ سے یہ کہا، کہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ اپنی تمام اولاد میں برابری کرو (۱)۔

۱۶۸۵۔ احمد بن عبد اللہ بن یونس، زہیر، ابو زہیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت بشیرؓ کی بیوی نے ان سے کہا کہ یہ غلام میرے لڑکے کو بہہ کر دے، اور اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بنا دے، چنانچہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، کہ فلاں کی بیٹی نے مجھ سے کہا ہے کہ میں اپنا ایک غلام اس کے لڑکے کو دے دوں، اور اس کی درخواست ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر گواہ کر لوں، آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ اس کے اور بھائی بھی ہیں؟ نعمان نے کہا جی ہاں، آپؐ نے فرمایا تو نے سب کو وہی دیا جو اسے دیا، وہ بولے نہیں، آپؐ نے فرمایا یہ تو ٹھیک نہیں، اور میں تو حق کے علاوہ کسی چیز پر گواہ نہیں ہوں گا۔

باب (۲۱۸) زنگی بھر کے لئے کسی چیز کا دے دینا۔

۱۶۸۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، ابو سلمہ، ابن عبد الرحمن، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ

النعمان بن بشیر قَالَ نَحَلْنِي أَبِي نُحَلًا ثُمَّ أَتَى بِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْهَدُهُ فَقَالَ أَكُلُّ وَلَدِكَ أُعْطِيَتْهُ هَذَا قَالَ لَا قَالَ أَكَلَسَ تُرِيدُ مِنْهُمْ أَفَرَّ مِثْلَ مَا تُرِيدُ مِنْ ذَا قَالَ بَلَى قَالَ فَإِنِّي لَا أَشْهَدُ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ مُحَمَّدًا فَقَالَ إِنَّمَا حَدَّثَنَا أَنَّهُ قَالَ قَارُبُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ *

۱۶۸۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَتْ امْرَأَةٌ بِشِيرٍ انْحَلَّ ابْنِي غُلَامَكَ وَأَشْهَدُ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ ابْنَةَ فُلَانٍ سَأَلَتْنِي أَنْ أَنْحَلَ ابْنَهَا غُلَامِي وَقَالَتْ أَشْهَدُ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللَّهُ بِإِخْوَةٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَفَكُلَّهُمْ أُعْطِيَتْ مِثْلَ مَا أُعْطِيَتْهُ فَإِنِّي لَا قَالَ فَلَيْسَ يَصْلُحُ هَذَا وَإِنِّي لَا أَشْهَدُ إِلَّا عَلَى حَقٍّ *

باب (۲۱۸) الْعُمْرَى *

۱۶۸۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ

(۱) اس باب کی احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ باپ کو بہہ و عطیہ میں اپنی اولاد میں برابری کرنی چاہئے اگر اپنی اولاد میں سے کسی ایک کو اس کی حاجت کی بناء پر یا اس کے عمل یا علم کی برتری کی وجہ سے زیادہ دیا یا والدین کا زیادہ فرمانبردار ہونے کی وجہ سے زیادہ دیا اور دوسروں کو نقصان پہنچانا یا ان پر ظلم کرنا مقصود نہ تھا تو پھر یہ زیادہ دینا جائز ہے اور اگر کسی کو زیادہ دینے میں دوسروں کو نقصان پہنچانا مقصود ہو اور بغیر کسی معقول وجہ کے ایک کو زیادہ دیا جائے تو یہ جائز نہیں ہے۔

علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی کے لئے اور اس کے وارثوں کے لئے عمری کرے (یعنی اسے اور اس کے وارثوں کو زندگی بھر کے لئے دے دے) تو وہ اسی کا ہو جائے گا، جسے عمرہ دیا گیا، اور دینے والے کی طرف نہیں لوٹے گا، کیونکہ اس نے اس طریقہ پر دیا کہ جس میں میراث جاری ہو گئی۔

۱۶۸۷- یحییٰ بن یحییٰ، محمد بن ریح، لیث (دوسری سند) تھیبہ، لیث، ابن شہاب، ابو سلمہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے کہ جو شخص کسی آدمی اور اس کے وارثوں کے لئے عمری کرے، تو اس نے اس میں اپنا حق ختم کر دیا، اب وہ چیز جس کے لئے عمری کی گئی اور اس کے وارثوں کے لئے ہو گئی، مگر یحییٰ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جس نے کسی کے لئے کوئی چیز عمری کی تو وہ اس کے لئے اور اس کے وارثوں کے لئے ہو گئی۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، عمری کے معنی یہ ہیں کہ کسی شخص سے یہ کہہ دے کہ میں نے یہ مگر تجھے عمر بھرا زندگی بھر کے لئے دیا ہے، جب تو مر جائے تو میرے تیرے وارثوں یا پسماندوں کے لئے ہے، یہ چیز اتفاق صحیح ہے، احادیث صحیحہ اسی پر دال ہیں۔ اور اسی طرح اگر یہ نہ کہے کہ تیرے مرنے کے بعد تیرے ورثہ کے لئے بلکہ یوں کہے کہ بھر میرے لئے تو بھی اکثر فقہاء کی رائے یہ ہے کہ یہ چیز ہمیشہ کے لئے اسی کی ہوگی یہ کہنے والے کی طرف واپس نہ ہوگی۔

۱۶۸۸- عبد الرحمن بن بشر عہدی، عبد الرزاق، ابن جریج، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی آدمی اور اس کے وارثوں کے لئے عمری کرے اور کہے کہ یہ چیز میں نے تجھے دے دی، اور تیرے بعد تیرے وارثوں کو جب تک کہ کوئی ان میں سے باقی رہے تو وہ اسی کا ہو گیا، جسے عمری دیا گیا اور عمری دینے والے کو واپس نہیں ملے گا، اس بنا پر کہ اس نے اس طرح دیا ہے کہ اس میں میراث جاری ہو گئی۔

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْمَرَ عُمَرَى لَهُ وَلَعَقِبِهِ فَإِنَّهَا لِلَّذِي أُعْطِيَهَا لَا تَرْجِعُ إِلَى الْبَنِي أُعْطَاهَا بِأَنَّهُ أُعْطِيَ عَطَاءً رَفَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِثُ *

۱۶۸۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَعْمَرَ رَجُلًا عُمَرَى لَهُ وَلَعَقِبِهِ فَقَدْ قَطَعَ قَوْلُهُ حَقَّهُ فِيهَا وَهِيَ لِمَنْ أَعْمَرَ وَلَعَقِبِهِ غَيْرُ أَنْ يَحْتَبِيَ قَالَ فِي أَوَّلِ حَدِيثِهِ أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْمَرَ عُمَرَى فَهِيَ لَهُ وَلَعَقِبِهِ *

۱۶۸۸- حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشَرَ الْعَدَنِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ حُرَيْثٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ الْعُمَرَى وَسَيِّبِهَا عَنْ حَدِيثِ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْمَرَ رَجُلًا عُمَرَى لَهُ وَلَعَقِبِهِ فَقَالَ قَدْ أُعْطِيَ تَكْفُهَا وَعَقِبُكَ مَا بَقِيَ مِنْكُمْ أَحَدٌ فَإِنَّهَا لِمَنْ أُعْطِيَهَا وَإِنَّهَا لَا تَرْجِعُ إِلَى صَاحِبِهَا مِنْ أَهْلِ أَنَّهُ أُعْطِيَ عَطَاءً رَفَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِثُ *

۱۶۸۹۔ اسحاق بن ابراہیم اور عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، ابو سلمہ، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ وہ عمری جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جائز رکھا وہ یہ ہے کہ عمری دینے والا کہے کہ یہ چیز تیری اور تیرے وارثوں کی ہے، اور اگر یہ کہے کہ چپ تک تو نہ دے رہے، میری ہے، تو وہ اس کے مرنے کے بعد عمری کرنے والے کے پاس چلی جائے گی، معمر بیان کرتے ہیں کہ امام زہری یہی فتویٰ دیا کرتے تھے۔

۱۶۹۰۔ محمد بن رافع، ابن ابی فدیك، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فیصلہ فرمادیا کہ جو شخص کسی کے لئے عمری کرے، اور اس کے بعد اس کے وارثوں کے لئے تو وہ قطعی طور پر معمر لہ (یعنی جس کے لئے عمری کیا ہے) کے لئے ہو جاتا ہے اب عمری دینے والے کو شرط لگانا کسی چیز کا استثناء کرنا درست نہیں ہوگا، ابو سلمہ نے بیان کیا اس نے ایسی عطاء کی، کہ جس میں میراث جاری ہو گئی اور میراث نے شرط کو ختم کر ڈالا۔

۱۶۹۱۔ عبید اللہ بن عمر قوامری، خالد بن حارث، ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عمری اسی شخص کو ملے گا جسے دیا جائے۔

۱۶۹۲۔ محمد بن ثنی، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حسب سابق روایت بیان کرتے ہیں۔

۱۶۸۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَالْقُفْطُ لِعَبْدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ إِنَّمَا الْعُمَرَى الَّتِي أَحْزَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقُولَ هِيَ لَكَ وَلَعَنِيكَ فَمَا إِذَا قَالَ هِيَ لَكَ مَا عِشْتَ فَإِنَّهَا تَرْجِعُ إِلَى صَاحِبِهَا قَالَ مَعْمَرٌ وَكَانَ الزُّهْرِيُّ يُفِي بِهٖ *

۱۶۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ ابْنِ أَبِي ذُئْبٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِيمَنْ أَعْمَرَ عُمَرَى لَهُ وَلَعَنِيهِ فَبِئْسَ لَهُ تَلَّةٌ لَا يَحْزُرُ لِلْمُعْطَى فِيهَا شَرْطٌ وَلَا ثَمَنًا قَالَ أَبُو سَلَمَةَ يَأْتِيهِ أَعْطَى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ فَقَطَعَتْ الْمَوَارِيثُ شَرْطَهُ *

۱۶۹۱۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْفَوَارِسِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْخَارِثِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمَرَى لِمَنْ وَهَبَتْ لَهُ *

۱۶۹۲۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ فَبِئْسَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِعِيْلِهِ *

۱۶۹۳۔ احمد بن یوسف، زہیر، ابو زہیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، ابو خثیمہ، ابو زہیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنے مالوں کو روکے رکھو اور انہیں ضائع نہ کرو، کیونکہ جو کوئی عمری دے، وہ اسی کا ہوگا، جس کو دیا جائے، اگر وہ زندہ ہو وہ دے، ہو تو اس کے وارثوں کا۔

۱۶۹۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، حجاج بن ابی عثمان، (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ اور اسحاق بن ابراہیم، وکیع، سفیان (تیسری سند) عبد الوارث بن عبد الصمد، عبد الصمد بواسطہ اپنے والد، ایوب، ابو زہیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے، ابو خثیمہ کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں، باقی ایوب کی حدیث میں اتنی زیادتی ہے کہ انصار رضی اللہ عنہم، مہاجرین رضی اللہ عنہم کے لئے عمری کرنے لگے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنے مالوں کو روکے رکھو۔

۱۶۹۵۔ محمد بن رافع اور اسحاق بن منصور، ابن رافع، عبد الرزاق، ابن جریر، ابو زہیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ مدینہ منورہ میں ایک عورت نے اپنے بیٹے کو عمری کے طور پر باغ دید اس کے بعد وہ جینا مر گیا، اور پھر وہ عورت بھی مر گئی اور اس عورت نے اولاد اور بھائی چھوڑے، عورت کی اولاد بولی، باغ پھر ہماری طرف آ گیا، اور لڑکے کے بیٹے نے کہا، باغ ہمارے والد کا تھا، اس کی زندگی میں بھی اور اس کے مرنے کے بعد بھی، چنانچہ دونوں نے طارق مولیٰ عثمان بن عفان کی

۱۶۹۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَوْسُفَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَصَحُّنَا أَبُو خَثِيمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكُوا عَلَيْكُمْ أَمْوَالَكُمْ وَلَا تَفْسِدُوهَا فَإِنَّهُ مَنْ أَعْمَرَ عُمُرِي فَهِيَ لِلَّذِي أَعْمَرَهَا حَيًّا وَمَيِّتًا وَلَعَنِيهِ *

۱۶۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُمَانَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ وَكَيْعٍ عَنْ سُفْيَانَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ أَيُّوبَ كُلِّ هَؤُلَاءِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي خَثِيمَةَ وَفِي حَدِيثِ أَيُّوبَ مِنَ الزِّيَادَةِ قَالَ جَعَلَ الْأَنْصَارُ يُعْمِرُونَ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكُوا عَلَيْكُمْ أَمْوَالَكُمْ *

۱۶۹۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَإِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَصَحُّنَا ابْنُ حُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَعْمَرَتِ امْرَأَةٌ بِالْمَدِينَةِ حَائِطًا لَهَا إِنَّا لَهَا ثُمَّ تَوَفَّي وَتَوَفَّيْتُ بَعْدَهُ وَتَرَكْتُ وَلَدًا وَلَهُ ابْنَةٌ سَوْنٌ لِلْمُعْمِرَةِ فَقَالَ وَلَدُ الْمُعْمِرَةِ رَجَعَ الْحَائِطُ إِلَيْنَا وَقَالَ بَنُو الْمُعْمِرِ نَلْ كَانْ بِأَيِّنَا حَيَاتِهِ وَمَوْتُهُ فَاحْتَصَمُوا إِلَيَّ طَارِقُ مَوْلَى عُثْمَانَ فَذَعَا جَابِرًا فَشَهِدَ عَلَيَّ

خدمت میں اپنا جھگڑا پیش کیا، انہوں نے حضرت جابرؓ کو بلایا اور حضرت جابرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان پر گواہی دی کہ عمرؓ کی اس کاہے جسے دیا جائے، چنانچہ طارقؓ نے اسی کے مطابق فیصلہ کیا، پھر اس کے بعد عبد الملک (۱) بن مروان کو لکھا اور حضرت جابرؓ کی گواہی کا بھی تذکرہ کیا، عبد الملک نے کہا، حضرت جابرؓ نے سچ کہا ہے، پھر طارقؓ نے وہ حکم جاری کر دیا، اور باغ آج تک اس لڑکے کی اولاد کے پاس ہے۔

۱۶۹۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور اسحاق بن ابراہیم، سفیان بن عیینہ، عمرو، سلیمان بن سہروردی سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ طارقؓ نے عمرؓ کا مہملہ (جس کے لئے عمروؓ کیا گیا) کے وارث کے لئے جو بوجہ حدیث حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کی ہے فیصلہ کیا۔

۱۶۹۷۔ محمد بن شیخ اور محمد بن بشر، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، عطاء، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا عمرؓ جابرؓ سے۔

۱۶۹۸۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد بن حارث، سعید، قتادہ، عطاء، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا، عمرؓ میراث ہے اس کی جسے عمرؓ دیا گیا۔

۱۶۹۹۔ محمد بن شیخ اور ابن بشر، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، نضر بن انس، بشر بن نبیک، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمَرَىٰ لِصَاحِبِهَا فَقَضَىٰ بِذَلِكَ طَارِقٌ ثُمَّ كَتَبَ إِلَىٰ عَبْدِ الْمَلِكِ فَأَحْمَرَهُ ذَلِكَ وَأَحْمَرَهُ بِشَهَادَةِ جَابِرٍ فَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ صَدَقَ جَابِرٌ فَأَمْنَنِي ذَلِكَ طَارِقٌ فَإِنَّ ذَلِكَ الْحَاظِطَ لِيَنِّي الْمُعْمَرُ حَتَّى الْيَوْمِ *

۱۶۹۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَالْفُطَيْلِيُّ لَأَبِي بَكْرٍ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو عَنْ مُلَيْمَانَ بْنِ نَسَارٍ أَنَّ طَارِقًا قَضَىٰ بِالْعُمَرَىٰ لِلْوَارِثِ لِقَوْلِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۶۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمَرَىٰ جَابِرُ *

۱۶۹۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَحْيَىٰ ابْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْعُمَرَىٰ مِيرَاثٌ لِأَهْلِهَا *

۱۶۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

(۱) عبد الملک بن مروان بن حکم ہوامیہ کے مشہور خلفاء میں سے ہیں۔ ان کا شمار فقہاء محدثین میں ہوتا ہے۔ حضرت ابن عمرؓ سے ایک مرتبہ پوچھا گیا کہ آپ کے بعد ہم کس سے مسئلے پوچھا کریں تو انہوں نے فرمایا مروان کے فقیہ یعنی عبد الملک سے۔ حضرت نافعؓ سے مروی ہے فرمایا کہ میں نے مدینہ میں عبد الملک سے زیادہ قرآن کریم کو سمجھنے والا اور پڑھنے والا اور نبی نماز پڑھنے والا علم کا طالب کوئی نہیں دیکھا۔

عز سے روایت کرتے ہیں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا، عمری جائز ہے۔

۱۷۰۰۔ یحییٰ بن حبیب، خالد بن حارث، سعید قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ عمری اس شخص کی میراث ہے، جسے دیا گیا، یا یہ فرمایا عمری جائز ہے۔

قَتَادَةُ عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمَرَى جَائِزَةٌ *

۱۷۰۰۔ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا حَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ هَذَا الْإِسْنَادَ عَنِ أَنَسٍ قَالَ مِيرَاثٌ لِأَهْلِهَا أَوْ قَالَ جَائِزَةٌ *

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الوصیہ

۱۷۰۱۔ ابو خثیمہ، زبیر بن حرب اور محمد بن ثنیٰ عمری، یحییٰ بن سعید قطان، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، مسلمان آدمی کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ اس کے پاس کوئی چیز موجود ہو جس کے لئے وہ وصیت کرنا چاہے، او وہ دو راتیں گزار دے۔ مگر یہ کہ وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی ہوئی چاہئے (۱)۔

۱۷۰۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عہدہ بن سلیمان، عبد اللہ بن نمیر (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی ان دونوں سندوں کے یہ الفاظ مروی ہیں ”وَلَهُ شَيْءٌ يَوْصِي فِيهِ“ ”برہدان بوصی“ کے الفاظ نہیں ہیں۔

۱۷۰۳۔ ابوالکاف محمد بن حنفیہ، حماد بن زید، (دوسری سند) زبیر بن حرب، اسماعیل بن علیہ، ابوبکر، (تیسری سند) ابوالظاہر، ابن وہب، یونس (چوتھی سند) ہارون بن سعید الجلی، ابن

۱۷۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو خَثِيمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْغَنَوِيُّ وَالْقَظَفِيُّ ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَحْمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُرِيدُ أَنْ يَوْصِيَ فِيهِ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ *

۱۷۰۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنِي أَبِي كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ هَذَا الْإِسْنَادَ غَيْرَ أَنَّهُمَا قَالَا وَلَهُ شَيْءٌ يَوْصِي فِيهِ وَلَمْ يَقُولَا يُرِيدُ أَنْ يَوْصِيَ فِيهِ *

۱۷۰۳۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْحُذْرِيُّ حَدَّثَنَا حَسَّاءُ يَحْيَى ابْنُ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عَلِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ

(۱) اکثر علماء کی رائے یہ ہے کہ اس سے مراد ایسا شخص ہے جس کے ذمہ قرضہ ہو یا اس کے پاس کسی کی امانت ہو یا اس کے ذمہ کوئی واجب ہو جسے وہ خود ادا کرنے پر قادر نہ ہو تو اس کے لئے وصیت میں یہ تفصیل لکھ کر رکھنا ضروری ہے، عام آدمی کیلئے وصیت لکھنا ضروری نہیں۔

وہب، اسامہ بن زید لیثی (پانچویں سند) محمد بن رافع، ابن ابی نذیک، ہشام بن سعد، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عبید اللہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، سب راویوں نے "یوحی فیہ" کا لفظ بولا ہے، یعنی اس میں وصیت کرے، مگر ابوب کی روایت میں ہے کہ انہوں نے لفظ "لو بعد ان یوحی فیہ" (یعنی ارادہ کرے کہ اس میں وصیت کرے) کے الفاظ بیان کئے ہیں، جس طرح کہ یحییٰ بن عبید اللہ کی روایت میں ہے۔

۱۷۰۴۔ ہارون بن معروف، ابن وہب، عمرو بن حارث، ابن شہاب، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ کسی مسلمان کو لائق نہیں ہے کہ جس کے پاس کوئی چیز وصیت کرنے کے قابل ہو، اور وہ پھر تین راتیں بھی گزار دے مگر یہ کہ اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی ہوئی چاہئے، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جس وقت سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ حدیث سنی، اس وقت سے مجھ پر ایک رات بھی ایسی نہیں گزری، کہ میری وصیت میرے پاس نہ ہو۔

۱۷۰۵۔ ابو الطاہر، حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس (دوسری سند) ابن ابی عمر، عہد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، حضرت زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں جس طرح کہ عمرو بن حارث کی روایت مروی ہے۔

أَبُو ح وَ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا يُونُسُ ح وَ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعْدٍ أَلَيْهِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَسْمَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي قُدَيْلٍ أَخْبَرَنَا هِشَامُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ وَقَالُوا جَمِيعًا لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ إِلَّا فِي حَدِيثِ أَبِي ح فَإِنَّهُ قَالَ يُرِيدُ أَنْ يُوصِي فِيهِ كِرْوَانَةٌ يَحْتَمِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ * ۱۷۰۴ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ يَبِيتُ ثَلَاثَ لَيَالٍ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ عِنْدَهُ مَكْتُوبَةٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ مَا مَرَّتْ عَلَيَّ لَيْلَةٌ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ إِلَّا وَعِنْدِي وَصِيَّتِي *

۱۷۰۵ - وَ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَ حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا يُونُسُ ح وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعْبَةَ ابْنُ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوُ حَدِيثِ عَمْرُو بْنِ الْحَارِثِ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں جب وہ علمائے کرام کے نزدیک وصیت مستحب ہے لیکن اگر کسی آدمی پر قرض ہو، یا اس کے پاس امانت ہو، تب واجب ہے، اور بہتر یہ ہے کہ اس پر گواہ کر دے اور وصیت میں قیام امور کا لکھنا ضروری نہیں، بلکہ امور ضروریہ کو تحریر کر دے۔

۷۰۶۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، عامر بن سعد، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جنت الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری عیادت کو تشریف لائے اور میں ایسے درویش جتنا تھا کہ موت کے قریب ہو گیا تھا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے جیسا دروہ آپ جانتے ہیں، اور میں مالدار آدمی ہوں، اور میرا وارث سوائے میری ایک لڑکی کے اور کوئی نہیں ہے کیا میں اپنا دو تہائی مال خیرات کر دوں، آپ نے فرمایا نہیں، میں نے عرض کیا، آدھا خیرات کر دوں، آپ نے فرمایا نہیں، ایک تہائی خیرات کر دو اور ایک تہائی بھی بہت ہے، اور تو اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑے تو یہ اس چیز سے بہتر ہے کہ تو انہیں محتاج چھوڑ جائے کہ وہ لوگوں سے مانگتے پھریں، اور تو اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے لئے جو کام بھی کرے گا اس کا ثواب تجھے ملتا رہے گا، یہاں تک کہ اس لقمہ کا بھی جو تو اپنی بیوی کے منہ میں رکھے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا میں اپنے اصحاب سے پیچھے رہ جاؤں گا، آپ نے فرمایا اگر تو پیچھے (یعنی زندہ) مر جائے گا، اور پھر ایسا عمل کرے گا جس سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی منظور ہو تو حیر اور چہرے بڑے گا اور بلند ہوگا، اور شاید تو زندہ رہے کہ تیری وجہ سے بعض حضرات کو نفع ہو اور بعض لوگوں کو نقصان ہو، الٹی میرے اصحاب کی ہجرت کو پورا فرما، اور انہیں انکی ایڑیوں کے بل نہ لوٹا، لیکن بے چارہ سعد بن خولہ ہے (راوی) بیان کرتے ہیں کہ سعد بن خولہ کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اظہار افسوس فرمایا کہ ان کا کہہ ہی میں انتقال ہو گیا۔

۱۷۰۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ غَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعِ أَشْمِئْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَلَّغْنِي مَا تَرَى مِنَ الْوَجَعِ وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا تَرْتَبِي إِنَّا أَثَنَةُ لِي وَاحِدَةٌ أَفَأَنْصَدُ بِشَلْتِي مَالِي قَالَ لَا قَالَ قُلْتُ أَفَأَنْصَدُ بِشَطْرِهِ قَالَ لَا الْثُلُثُ وَالْثُلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَذَرُ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّمُونَ النَّاسَ وَلَسْتُ تَنْفِقُ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَحَةَ اللَّهِ إِنَّا أَحْرَتُ بِهَا حَيَّي الْقَلَمَةَ تَجْعَلُهَا فِي فِي أَمْرَاتِكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحْلَفُ بَعْدَ أَصْحَابِي قَالَ إِنَّكَ لَنْ تُحْلَفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَنْتَعِي بِهِ وَحَةَ اللَّهِ إِنَّا أَزْدَدْتُ بِهِ دَرَجَةً وَرَفَعَةً وَلَعَلَّكَ تُحْلَفُ حَتَّى يُنْفَعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ اللَّهُمَّ أَمُضْ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تُرْذِهِمْ عَلَى أَغْفَابِهِمْ لَكِنَّ الْبَاسِ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ قَالَ قَالَ رَبِّي لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَنْ تُوفِّيَ بِمَكَّةَ *

(نفاکہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے بہت سے فوائد معلوم ہوئے منجملہ ان کے یہ کہ مریض کی عیادت مستحب ہے اور مال کا بیع کرنا جائز ہے، اور علمائے اسلام کا اس بات پر اجماع ہے کہ جس شخص کے وارث موجود ہوں اس کی وصیت تہائی مال سے زائد نافذ نہ ہوگی، مگر وہ مال کی اجازت کے ساتھ اور ایسے ہی جس کے وارث نہ ہوں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان اللہ تعالیٰ نے بیچ کر

دکھایا کہ حضرت سعدؓ اس کے بعد چالیس سال سے زیادہ زندہ رہے اور عراق فتح کیا کہ جس کی بناء پر مسلمانوں کو نفع ہوا اور کافروں کو نقصان ہوا اور حضرت سعد بن خولہؓ کا ۱۰ھ میں مکہ مکرمہ ہی میں انتقال ہو گیا، اس بناء پر حضورؐ نے اظہارِ افسوس فرمایا کہ جہاں سے ہجرت کی وہیں انتقال فرماید۔

۷۰۷۔ حدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، سَفْيَانُ بْنُ عَمِيْنٍ، (دوسری سند) حُرْمَةُ بْنُ أَبِي هَبٍ، يُونُسُ بْنُ تَمِيْمٍ (تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر بن زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

۱۷۰۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ عَمِيْنٍ ح وَ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ وَعَدُّ بْنُ حَمِيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۷۰۸۔ اسحاق بن منصور، ابو داؤد حفری، سفیان، سعد بن ابراہیم، عامر بن سعد، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، تاکہ میری پیار پر سی کریں اور زہری کی روایت کی طرح حدیث بیان کی، باقی اس میں حضرت سعد بن خولہ کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کا تذکرہ نہیں ہے، صرف اتنی زیادتی ہے کہ انہوں نے اس زمین میں جہاں سے ہجرت کی تھی مرنا اچھا نہیں سمجھا۔

۱۷۰۸- وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ غَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ يَوْمَ ذِي قَعْدٍ مَعِيَ حَبِيبُ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَمُوتَ بِالْقَارِضِ أَنِّي هَاجَرَ مِنْهَا *

۷۰۹۔ زہیر بن حرب، حسن بن موسیٰ، زہیر، سماک بن حرب، حضرت مصعب بن سعدؓ اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں پیار ہو گیا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں کہا، بھیجا کہ مجھے اپنا مال تقسیم کرنے کی جیسے چاہوں اجازت دیجئے، آپؐ نے انکار فرمایا، میں نے عرض کیا تو آدھا، آپؐ اس پر بھی راضی نہ ہوئے، میں نے عرض کیا تو تہائی، آپؐ اس پر خاموش ہو گئے تو اس کے بعد تہائی مال تقسیم کرنا جائز ہو گیا۔

۱۷۰۹- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي مُصْعَبُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرَضْتُ فَأَرْسَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ دَعْني أَفْسِمَ مَالِي خَيْثُ شِئْتُ فَأَنِي قُلْتُ فَلَانْتَصَفُ فَأَنِي قُلْتُ فَلَالْتُلْتُ قَالَ فَسَنَكْتُ بَعْدَ التُّلْتِ قَالَ فَكَانَ بَعْدَ التُّلْتِ جَائِزًا *

۷۱۰۔ محمد ثنی اور ابن ہشام، محمد بن جعفر، شعبہ، سماک سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے، باقی اس میں یہ

۱۷۱۰- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

نہیں ہے کہ پھر تہائی مال کا باٹنا جائز ہو گیا۔

عَنْ سَيِّمَاتِكِ بِهَذَا الْإِسْتِثْنَاءِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ
فَكَانَ تَعْدُ الثَّلَاثَ حَاضِرًا *

۱۱۷۔ قاسم بن زکریا، علی بن حسین، زائدہ، عبد الملک بن عیمر، مصعب بن سعد، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری عبادت کے لئے تشریف لائے، میں نے عرض کیا کہ میں اپنے تمام مال کی وصیت کردوں، آپؐ نے انکار فرمایا، میں نے عرض کیا تو آدھے کی، آپؐ نے فرمایا نہیں، پھر میں نے عرض کیا، کیا تہائی کی وصیت کروں، آپؐ نے فرمایا، ہاں اور تہائی بھی بہت ہے۔

١٧١١ - وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَاءَ حَدَّثَنَا
حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ
عَمِيرٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
عَازَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ
أَوْصِنِي بِمَا لِي كُلِّهِ قَالَ لَا قُلْتُ فَانْتَصِبْ قَالَ
لَا فَقُلْتُ أَهْلُ الثَّلَاثِ فَقَالَ نَعَمْ وَالثَّلَاثُ كَثِيرٌ *

۱۲۔ محمد بن ابی عمر مکی، ثقفی، ایوب سختیانی، عمرو بن سعید، حمید بن الرحمن حمیری، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متبوں بیٹے اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ مکرمہ میں حضرت سعدؓ کی عیادت کے لئے تشریف لائے، تو حضرت سعدؓ رونے لگے، آپؐ نے فرمایا، کیوں روتے ہو؟ حضرت سعدؓ نے فرمایا مجھے ڈر ہے کہ کہیں میں اس زمین میں نہ مر جاؤں جہاں سے ہجرت کی تھی، جیسا حضرت سعد بن خولہؓ انتقال فرما گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین بار فرمایا، اے اللہ سعدؓ کو اچھا کروے، پھر حضرت سعدؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ سے پاس بہت مال ہے، اور میری وارث میری صرف ایک لڑکی ہے۔ کیا میں سارے مال کی (اللہ تعالیٰ کے راہ میں) وصیت کر دوں، آپؐ نے فرمایا نہیں، پھر حضرت سعدؓ نے عرض کیا، دو ٹمٹ کی کر دوں۔ آپؐ نے فرمایا، نہیں، پھر سعدؓ بولے تہا کی، آپؐ نے فرمایا تہا کی، اور تہا کی بھی بہت ہے، اور توجو اپنے مال میں سے صدقہ کرے، تو وہ صدقہ ہے اور جو اپنے اہل و عیال پر خرچ کرے وہ بھی صدقہ ہے اور جو تیری بیوی تیرے مال میں سے کھائے وہ بھی صدقہ ہے، اور اگر تو

اپنی اولاد کو بھلائی کے ساتھ چھوڑ جائے، یا وہ بھلائی سے زندگی بسر کریں تو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہوا چھوڑ جائے، اور آپؐ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا۔

۱۳۷۱۔ ابوہریرہ عقی، حماد بن زید، ابوبکر، عمرو بن سعید، حمید بن عبد الرحمن حمیری، حضرت سعدؓ کے تینوں صاحبزادوں سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ حضرت سعدؓ مکہ مکرمہ میں بیمار ہو گئے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے، اور تفتیہ کی روایت کی طرح مروی ہے۔

۱۳۷۲۔ محمد بن ثقی، عبد اللہ بن علی، ہشام، محمد، حمید بن عبد الرحمن، حضرت سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تینوں صاحبزادوں سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ مکرمہ میں بیمار ہو گئے تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ان کی بیمار پرسی کرنے کے لئے ان کے پاس تشریف لائے اور عمرو بن سعید عن حمید الحمیری کی حدیث کی طرح روایت بیان کی۔

۱۳۷۳۔ ابراہیم بن موسیٰ الرازی، عیسیٰ بن یونس، (دوسری سند) ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوبکر، کعب (تیسری سند) ابوبکر، ابن نمیر، ہشام بن عمرو، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ کاش لوگ ٹٹ سے کم کر کے چوتھائی کی وصیت کریں، اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے ٹٹ بہت ہے اور کعب کی روایت میں کبیر اور کثیر دونوں الفاظ ہیں۔

باب (۲۱۹) میت کو صدقات و خیرات کا ثواب پہنچتا ہے!

۱۳۷۴۔ یحییٰ بن ابوبکر اور حمید بن سعید اور علی ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، علاء، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوبکر

۱۷۱۳۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَادٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُمَيْرِيِّ عَنْ ثَلَاثَةٍ مِنْ وَلَدِ سَعْدٍ قَالُوا مَرَضَ سَعْدٌ بِمَكَّةَ فَأَنَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوذُهُ بِمِثْلِ حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ *

۱۷۱۴۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي ثَلَاثَةٌ مِنْ وَلَدِ سَعْدٍ بَنِي مَالِكٍ كُلُّهُمْ يُحَدِّثُونِي بِمِثْلِ حَدِيثِ صَاحِبِهِ فَقَالَ مَرَضَ سَعْدٌ بِمَكَّةَ فَأَنَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوذُهُ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدِ الْجُمَيْرِيِّ *

۱۷۱۵۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يَحْيَى ابْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَوْ أَنَّ النَّاسَ غَضُّوا مِنْ الثَّلَاثِ إِلَى الرَّبْعِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الثَّلَاثُ وَالثَّلَاثُ كَثِيرٌ وَفِي حَدِيثِ وَكِيعٍ كَبِيرٌ أَوْ كَثِيرٌ *

(۲۱۹) بَابُ وَصُولِ ثَوَابِ الصَّدَقَاتِ إِلَى الْمَيِّتِ *

۱۷۱۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي ثَوْبٍ وَثَّقِيَّةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، کہ میرے والد کا انتقال ہو گیا، اور وہ مال چھوڑ گئے ہے، اور اس نے وصیت نہیں کی، تو کیا اس کے گناہوں کا کفارہ ہو سکتا ہے اگر میں اس کی طرف سے صدقہ دوں؟ آپ نے فرمایا، ہاں۔

۱۷۱۷۔ اے ابی زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید، ہشام بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میری والدہ اچانک مر گئی، اور میں سمجھتا ہوں، کہ اگر وہ بات کر سکتی، تو ضرور صدقہ دیتی، تو مجھے ثواب ملے گا، اگر میں اس کی جانب سے صدقہ دوں؟ آپ نے فرمایا، ہاں!

۱۷۱۸۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، محمد بن بشر، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا، یا رسول اللہ میری والدہ اچانک مر گئی، اور اس نے وصیت نہیں کی، اور میں سمجھتا ہوں، اگر وہ بات کرتی، تو ضرور صدقہ دیتی، اگر میں اس کی جانب سے صدقہ دوں، تو کیا اسے ثواب ملے گا، آپ نے فرمایا، جی ہاں ملے گا۔

۱۷۱۹۔ ابو کریب، ابو اسامہ (دوسری سند) حکم بن موسیٰ، شعیب بن اسحاق، (تیسری سند) امیہ بن بسطام، یزید بن زریق، روح بن قاسم (چوتھی سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، جعفر بن عون، ہشام بن عروہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی ابو اسامہ اور روح کی روایت میں یہ الفاظ ہیں، کہ کیا مجھے ثواب ملے گا، جس طرح کہ یحییٰ بن سعید نے روایت کیا، اور شعیب اور جعفر کی روایت میں ہے ”کیا اسے ثواب ملے گا“ جس طرح ابن بشر کی روایت میں ہے۔

وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبِي مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا وَلَمْ يَوْصِ فَهَلْ يَكْفُرُ عَنْهُ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ *

۱۷۱۷۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا بَحْسَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمِّي أَفْلَيْتْ نَفْسَهَا وَإِنِّي أَظْنُهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقْتُ فَلِي أَجْرٌ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَلَيْهَا قَالَ نَعَمْ *

۱۷۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا أَمَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي أَفْلَيْتْ نَفْسَهَا وَلَمْ يَوْصِ وَأَظْنُهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقْتُ أَفَلَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ *

۱۷۱۹۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ ح وَحَدَّثَنِي أُمِّيَّةُ بْنُ بَسْطَامٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا أَبُو أُسَامَةَ وَرَوْحٌ فَفِي حَدِيثِهِمَا فَهَلْ لِي أَجْرٌ كَمَا قَالَ بَحْسَى بْنُ سَعِيدٍ وَأَمَّا شُعَيْبٌ وَجَعْفَرُ فَفِي حَدِيثِهِمَا أَفَلَهَا أَجْرٌ كَرَوَانَةَ ابْنِ بَشَرٍ *

(فائدہ) میں پہلے بھی یہ لکھ چکا ہوں کہ مفتی بہ خلیفہ کے نزدیک یہی ہے کہ اعمال انسانی خواہ بدنی ہوں یا مالی ان دونوں کا ثواب میت کو ضرور

ماتا ہے، چنانچہ ہادیہ عالی، بکر الرائق، شہر الفائق، زبلی، عقی اور دیگر معتبر کتابوں میں اس کی تصریح موجود ہے، اور ہامر و جہ فاقہ وغیرہ، تو وہ کسی حدیث یا تفسیر میں کسی روایت سے ثابت نہیں ہے، اور اس قسم کے امور کی تخصیص کرنا اور ضروری سمجھنا شیطان کی جانب سے گمراہی ہے اور ایسے امور کو معمول ہی غالباً ناجائز ہے، چنانچہ مرقات شرح مشکوٰۃ اور علیی اور ہادیہ میں اس کی تصریح موجود ہے۔

(۲۲۰) بَاب مَا يَلْحَقُ الْإِنْسَانَ مِنْ الثَّوَابِ بَعْدَ وَفَائِهِ *

باب (۲۲۰) مرنے کے بعد انسان کو کس چیز کا ثواب پہنچتا ہے۔

۱۷۲۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَثُوبٍ وَثَقَيْنَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ *

۱۷۲۰ - یحییٰ بن ایوب اور ثقیہ اور ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، علاء، یواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آدمی مر جاتا ہے، تو اس کے تمام اعمال موقوف ہو جاتے ہیں، مگر تین چیزوں کا ثواب جاری رہتا ہے، صدقہ جاریہ کا، یا اس علم کا جس سے لوگ نفع حاصل کریں، یا نیک لڑکے کا، جو اس کے لئے دعا کرے۔

(فائدہ) یعنی مرنے پر انسان کا عمل موقوف ہو جاتا ہے، اور اب نیا ثواب اس کے لئے اس طرح حاصل ہو سکتا ہے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں کوئی جائیداد وغیرہ وقف کی ہو، کہ جس کی وجہ سے اسے ثواب ملتا ہے، اور اس طرح وہ علم جو دنیا میں چھوڑ گیا، خواہ تصنیف ہو یا تعلیم یا ہر نیک لڑکا ہو جو اپنے والدین کے لئے دعائے خیر کرتا رہے، اس حدیث سے خصوصیت کے ساتھ اشاعت علمی کی فضیلت ثابت ہوئی ہے کہ کسی طرح سے انسان علم نافع لوگوں تک پہنچا دے کہ اس کے مرنے کے بعد بھی وہ اس کے لئے حصول ثواب کا ذریعہ بن رہا ہے۔

(۲۲۱) بَاب الْوَقْفِ *

۱۷۲۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى النَّعْمِيُّ أَخْبَرَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَحْمَرَ عَنْ أَبِي عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَصَابَ عُمَرُ أَرْضًا بِحَيْرٍ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْذِنُ فِيهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ أَرْضًا بِحَيْرٍ لَمْ أَصِيبْ مَالًا قَطُّ هُوَ أَنفُسُ عِنْدِي مِنْهُ فَمَا تَأْمُرُنِي بِهِ قَالَ إِنْ شِئْتَ حَسَنْتُ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتُ بِهَا قَالَ فَتَصَدَّقْ بِهَا عُمَرُ أَنَّهُ لَا يَبَاعُ أَصْلُهَا وَلَا يُتَبَاعُ وَلَا يُورَثُ وَلَا يُوهَبُ قَالَ فَتَصَدَّقْ عُمَرُ فِي الْفُقَرَاءِ وَفِي الْقُرْبَى وَفِي الرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَنْتَ السَّبِيلِ وَالضَّعِيفِ

۱۷۲۱ - یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، سلیم بن احمد، ابن عون، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ حضرت عمرؓ کو خیبر میں ایک زمین ملی، تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں مشورہ کرنے آئے، اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے خیبر میں ایک زمین ملی ہے، اور ایسا عمدہ مال مجھے کبھی نہیں ملا، آپ اس میں کیا حکم فرماتے ہیں، آپ نے فرمایا اگر تو چاہے، تو اصل زمین کو روک لے، اور اس کے (منافع کو) صدقہ کر دے، چنانچہ حضرت عمرؓ نے اس شرط پر صدقہ کر دیا، کہ اصل زمین نہ بیچی جائے، اور نہ خریدی جائے اور نہ وہ کسی کی میراث میں آئے، اور نہ اسے ہبہ کیا جائے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے اس کا صدقہ کر دیا، فقیروں اور رشتہ داروں اور غلاموں

لَا حَاسِحَ عَلَيَّ مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا
بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ
قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهِذَا الْحَدِيثَ مُحَمَّدًا فَلَمَّا
بَلَغْتُ هَذَا الْمَكَانَ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ قَالَ مُحَمَّدٌ
غَيْرُ مُتَأَنِّلٍ مَالًا قَالَ ابْنُ عَوْنٍ وَأَنْبَأَنِي مَنْ فَرَأَى
هَذَا الْكِتَابَ أَنَّ فِيهِ غَيْرَ مُتَأَنِّلٍ مَالًا *

کے آزاد کرانے اور مسافروں اور مہمانوں کے لئے اور ناقول
آدمیوں کے لئے دیا، اور اس میں کوئی مضائقہ نہیں کہ جو اس کا
انتظام کرے، (۱) تو وہ اس سے دستور کے موافق کھائے، یا
دوست کو کھلائے، لیکن مال جمع نہ کرے، راوی بیان کرتے ہیں
کہ اسی طرح میں نے یہ حدیث محمد بن سیرین کے سامنے بیان
کی، جب میں ”غیر متمول“ پر پہنچا، تو انہوں نے فرمایا ”غیر
متاعل“ اور ابن عون بیان کرتے ہیں، کہ جس نے اس دستور
کو پڑھا، اس نے مجھے بتایا کہ اس میں ”غیر متاعل“ کا لفظ ہے،
معنی ایک ہی ہیں۔

۱۷۲۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن ابی زائدہ، (دوسری سند)
اسحاق، ازہر سنان، (تیسری سند) محمد بن شعیب، ابن ابی عدی،
ابن عون سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے
ہیں، مگر ابن ابی زائدہ، اور ازہر سنان کی روایت اسی جگہ قسم ہو
گئی، کہ مال جمع کرنے کی نیت نہ ہو، اور بعد کا حصہ ذکر نہیں کیا
گیا، اور ابن ابی عدی کی روایت میں سلیم کا یہ قول بھی مذکور
ہے، کہ میں نے اس حدیث کو محمد بن سیرین سے بیان کیا، آخر
تک۔

۱۷۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا أَزْهَرُ
السَّنَانِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ كُلُّهُمْ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ بِهِذَا
الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ
وَأَزْهَرَ انْتَهَى عِنْدَ قَوْلِهِ أَوْ يُطْعِمُ صَدِيقًا غَيْرَ
مُتَمَوِّلٍ فِيهِ وَلَمْ يُذَكَّرْ مَا بَعْدَهُ وَحَدِيثُ ابْنِ
أَبِي عَدِيٍّ فِيهِ مَا ذَكَرَ سَلِيمُ قَوْلُهُ فَحَدَّثْتُ
بِهِذَا الْحَدِيثِ مُحَمَّدًا إِلَى آخِرِهِ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، اس حدیث میں وقف کے صحیح ہونے پر دلیل ہے اور یہی جمہور علماء کا مسلک ہے اور مسلمانوں کا مساجد اور
ہسپتالوں کے وقف کے صحیح ہونے پر اجماع ہے، اور وقف صدقہ جاریہ ہے۔

۱۷۲۳۔ اسحاق بن ابراہیم، ابوداؤد حضری، عمر بن سعد، سفیان،
ابن عون، ثانی، حضرت ابن عمرؓ، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کرتے ہیں کہ، انہوں نے بیان کیا کہ مجھے خیبر کی
زمینوں میں سے ایک زمین مل گئی، تو میں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، کہ مجھے ایک
زمین ملی ہے اور ایسا محبوب مال مجھے نہیں ملا، اور نہ اس سے عمدہ

۱۷۲۳۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو
دَاوُدَ الْحَخَرِيُّ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ابْنِ
عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ أَصَبْتُ
أَرْضًا مِنْ أَرْضِ خَيْبَرَ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَصَبْتُ أَرْضًا لَمْ أَصِبْ
مَالًا أَحَبَّ إِلَيَّ وَلَا أَفْضَلَ عِنْدِي مِنْهَا وَسَأَلْتُ

(۱) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وقف والے مال کا نگہبان، متولی اور عامل وقف کی آمدنی سے مقدار طریقے سے اپنے لئے لے سکتا ہے
بشرطیکہ اپنی ضرورت پوری کرنے کے لئے وہ لے مال کمائے کے لئے نہ لے اور مقدار مقدار سے زیادہ نہ لے۔

کوئی چیز میرے پاس ہے پھر حسب سابق روایت بیان کی، اور آخر میں محمد بن سیرین کا مقلد ذکر نہیں کیا۔

باب (۲۲۲) جس کے پاس قاتل وصیت کوئی چیز نہ ہو، اسے وصیت نہ کرنا درست ہے۔

۱۷۲۴۔ یحییٰ بن یحییٰ حمی، عبد الرحمن بن مہدی، مالک بن مغول، طلحہ بن مصرف بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی، انہوں نے کہا نہیں، میں نے کہا۔ تو پھر مسلمانوں پر کیوں وصیت فرض کی گئی ہے؟ یا مسلمانوں کو کیوں وصیت کا حکم دیا گیا، انہوں نے فرمایا۔ آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل کرنے کی وصیت فرمائی۔

الْحَدِيثُ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ فَحَدَّثْتُ مُحَمَّدًا وَمَا نَعُدُّهُ *

(۲۲۲) بَاب تَرَكَ الْوَصِيَّةَ لِمَنْ لَيْسَ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ *

۱۷۲۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَحْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مَرْصَفٍ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى هَلْ أَوْصَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا قُلْتُ فَلِمَ كَتَبَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الْوَصِيَّةَ أَوْ فَلِمَ أُمِرُوا بِالْوَصِيَّةِ قَالَ أَوْصَى بِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَحَلَّ *

(تاکہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثلاث مال، یا اور کسی قدر مال کی وصیت نہیں فرمائی، کیونکہ آپ کے پاس مال ہی نہیں تھا، اور نہ کسی کو اپنا وصی بنایا، اور نہ بالکتاب اللہ پر عمل کرنے کی تاکید فرمائی اس وصیت میں داخل نہیں ہے۔

۱۷۲۵۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي كِلَاهُمَا عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ قُلْتُ فَكَيْفَ أُمِرَ النَّاسُ بِالْوَصِيَّةِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ قُلْتُ كَيْفَ كَتَبَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الْوَصِيَّةَ *

۱۷۲۶۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر، ابو معاویہ، اعمش (دوسری سند) محمد بن عبد اللہ بن نمیر، یواسطہ اپنے والد، ابو معاویہ، اعمش، ابو داؤد، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو کوئی دینار، اور نہ ہی درہم، اور نہ بکری، اور نہ ہی اونٹ کچھ نہیں چھوڑا، اور نہ کسی چیز کی وصیت فرمائی۔

۱۷۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَأَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَا حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَاقِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ غَابِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا شاةً وَلَا بَعِيرًا وَلَا أَوْصَى بِشَيْءٍ *

۱۷۲۷۔ وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ

۱۷۲۷۔ عثمان بن زہیر بن حرب، عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم،

جریر۔ (دوسری سند) علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، اعش
سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كُلُّهُمَا عَنْ جَرِيرٍ
ح وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى
وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا
لِإِسْنَادٍ مِثْلِهِ *

۱۷۲۸۔ یحییٰ بن یحییٰ و ابو بکر بن ابی شیبہ، اسماعیل بن علیہ، ابن
عون، ابراہیم، اسود بن یزید بیان کرتے ہیں، کہ لوگوں نے ام
المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سامنے ذکر کیا،
کہ حضرت علیؓ حضورؐ کے وصی تھے تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا،
کہ حضورؐ نے ان کو کب وصی بنایا میں آپؐ کو اپنے سینے سے
لگائے ہوئے تھی یا آپؐ میری گود میں تھے، اتنے میں آپؐ نے
طلعت منکابیا پھر آپؐ میری گود میں گر پڑے اور میں نہ سمجھ سکی
کہ آپؐ انتقال فرما گئے۔ پھر حضرت علیؓ کو وصی کب بنایا (۱)۔

۱۷۲۸- وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ
أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ
عَلِيٍّ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ
يَزِيدَ قَالَ ذَكَرُوا عَائِشَةَ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ وَصِيًّا
فَقَالَتْ مَتَى أَوْصَى إِلَيْهِ فَقَدْ كُنْتُ مُسْتَبِدَّةً إِلَيْهِ
صَدْرِي أَوْ قَالَتْ حَجَرِي فَقَدْ بَالَطَسْتُ فَلَقَدْ
انْحَنَيْتُ فِي حَجَرِي وَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُ مَاتَ فَمَتَى
أَوْصَى إِلَيْهِ *

(۱) نامہ، اہل سنت والجماعت کو جناب امیرؓ کی فضیلت اور بزرگی، اور قرابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی قسم کا انکار نہیں، مگر جو
امر حدیث سے ثابت نہیں اسے کیوں کر تسلیم کیا جائے۔

۱۷۲۹- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَثَبِيَّةُ بْنُ
سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو بْنُ
وَاللَّفْظُ لِسَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ سُلَيْمَانَ
الْأَحْوَلِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ يَوْمَ الْخَيْبِ وَمَا يَوْمُ الْخَيْبِ ثُمَّ
بَكَى حَتَّى بَلَ دَمْعُهُ الْخَصَى فَقُلْتُ يَا ابْنَ
عَبَّاسٍ وَمَا يَوْمُ الْخَيْبِ قَالَ اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَفَعَهُ فَقَالَ أَتَوْنِي
أَكْتَبُ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوْا نَعْدِي فَتَنَازَعُوا

۱۷۲۹۔ سعید بن منصور، ثبیہ بن سعید، ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو
ناقد، سفیان، سلیمان احول، سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ
حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا جمرات کا دن، اور کیا ہے جمرات
کا دن، پھر رو پڑے اور اتار دئے کہ ان کے آنسوؤں سے
کنکریاں تر ہو گئیں، میں نے عرض کیا، اے ابن عباسؓ جمرات
کا دن کیا ہے؟ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپؐ کے
مرض میں سختی ہوئی، آپؐ نے فرمایا میرے پاس (دوات اور
کاغذ لاؤ) کہ میں تمہیں ایک کتاب لکھ دوں تاکہ تم میرے بعد
مکمل نہ ہو، یہ سن کر حاضرین بھگڑنے لگے اور پیغمبرؐ کے پاس

(۱) اس حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس سوچ کی تردید کر رہی ہیں جس کا شیعہ دعویٰ کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم
نے حضرت علیؓ کو خلافت و امارت کی وصیت کی تھی، صحابہ کرام کی ایک بڑی جماعت نے اس بات کی تردید فرمائی ہے اور اس میں پیش پیش
خود حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ متعدد روایات ان سے مروی ہیں جن میں انھوں نے اپنے لئے امارت یا کسی خاص چیز کی وصیت
کرنے کی نفی فرمائی ہے۔ ان روایات کے لئے ملاحظہ ہو ترمذی کتاب التہن حدیث ۲۳۲۶، مسند احمد ص ۱۱۳، تحفۃ الاحوذی ص ۲۳۰ ج ۲

وَمَا يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيٍّ تَدَارُعٌ وَقَالُوا مَا شَأْنُهُ
أَهْجَرَ اسْتَفْهَمُوهُ قَالَ دَعُونِي فَإِلَٰذِي أَنَا فِيهِ
خَيْرٌ أَوْ صَبِغْكُمْ بِلَوْنٍ أَخْرَجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ
جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَاجْعِلُوا الْوَفْدَ بِحَوْ مَا كُنْتُ
أُجِيزُهُمْ قَالَ وَسَكَنْتُ عَنِ الثَّالِثَةِ أَوْ قَالَهَا
فَأَسْبِغْهَا قَالَ أَبُو إِسْحَقَ إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا
الْحَسَنُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْيَانُ بِهَذَا
الْحَدِيثِ *

(فائدہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ وہ تیسری بات یہ تھی کہ میری قبر کی پرستش اور عبادت نہ کرنے لگنا کہ وہاں ہمہ قسم کی بیہودگیاں اور
عرس وغیرہ کرنا شروع کر دیں، تو بفضلہ تعالیٰ آپ کی قبر مبارک ان چابلا نہ رسوم اور بدعات سے پاک ہے۔

۱۷۳۰۔ اسحاق بن ابراہیم، کعب، مالک بن مغول، طلحہ بن
مصرف، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
نے فرمایا، جمرات کادن اور کیا ہے جمرات کادن، پھر ان کے
آنسو بہنے لگے، ابن جبیر کہتے ہیں، یہاں تک کہ میں نے ان
کے رخساروں پر موتیوں کی لڑی کی طرح آنسو بہتے ہوئے
دیکھے، ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا، میرے پاس ہڈی اور دوات لاؤ، یا سختی اور دوات
لاؤ تاکہ میں تمہارے لئے کتاب لکھ دوں کہ جس کی وجہ سے
میرے بعد تم گمراہ نہ ہو، صحابہ کہنے لگے، کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پر بیماری کی شدت ہے۔

۱۷۳۱۔ محمد بن رافع اور عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر،
زہری، عیبة اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، حضرت ابن عباس رضی
اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کا وقت قریب
آیا، تو اس وقت حجرے میں کئی آدمی تھے، اور ان میں حضرت
عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے، آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا، آؤ میں تمہیں ایک کتاب لکھ دیتا ہوں، کہ

۱۷۳۱۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ
حُمَيْدٍ قَالَ عِنْدَ أَخِيرَنَا وَ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا
عِنْدَ الرَّزَاقِ أَخِيرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ
عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ لَمَّا حَضَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَفِي الْيَتِيمَةِ رِجَالٌ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس کے بعد تم گمراہ نہیں ہوں گے، حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بیماری کی شدت ہے، اور تمہارے پاس قرآن کریم ہے اور ہمیں کتاب اللہ کافی ہے، اور گمراہ والے باہم مختلف ہو گئے، بعض کہنے لگے، دوات وغیرہ لاؤ، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لئے لکھوادیں گے اور اس کے بعد تم گمراہ نہ ہوں گے، اور بعض حضرات نے وہی کہا، جو کہ حضرت عمرؓ فرماتے رہے تھے، جب اختلاف اور گفتگو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس زیادہ ہونے لگی تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اٹھ جاؤ، عبید اللہ بیان کرتے ہیں، کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، کہ پریشانی کی بات ہے، اور بہت ہی پریشانی کی بات ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کے شور و غل اور اختلاف کی وجہ سے کتاب نہ لکھوا سکے۔

هَلَمْ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَّا تَضِلُّوْنَ نَعْدُهُ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمْ الْقُرْآنُ حَسْبُنَا كِتَابُ اللَّهِ فَاحْتَلَفَ أَهْلُ الْيَتِي فَاحْتَضَمُوا فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ قَرَّبُوا يَكْتُبْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا لَّنْ تَضِلُّوا نَعْدُهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ مَا قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغْوُ وَالْإِخْتِلَافُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّ الرِّزْيَةَ كُلَّ الرِّزْيَةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذَلِكَ الْكِتَابَ مِنْ إِخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ *

(فائدہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس وقت جو فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بیماری کی شدت ہے اور ہمارے پاس کتاب اللہ ہے، یہ ان کی انتہائی سمجھ اور دہائی کی دلیل ہے۔ انہوں نے خیال کیا کہ کہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسی مشکل باتیں نہ لکھوادیں کہ جن کی امت سے عقل نہ ہو سکے اور پھر سب ہی کتاب پکار ہوں، اور اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ میں نے کتاب میں کوئی بات نہیں چھوڑی اور فرمایا، آج میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا، اس لئے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آرام دینا چاہا اور یہ بات بدھیں کہ حضرت عمرؓ حضرت عباسؓ سے زیادہ سمجھدار تھے، امام بخاری نے دلائل النبوۃ کے اخیر میں لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ کی نیت بیماری کی شدت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آرام پہنچانے کی تھی اور اگر حضور کو یہی منظور ہوتا کہ آپؐ ضرور لکھواتے اور صحابہ کرام کے اختلاف کی وجہ سے حکم الہی کو موقوف نہ فرماتے، اور امام بخاری نے یہ بھی فرمایا ہے کہ سفیان عیینہ نے اہل علم سے نقل کیا ہے کہ آپؐ کی رائے یہ تھی کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے بارے میں کچھ لکھوائیں، مگر جب آپؐ کو معلوم ہو گیا کہ تقدیر الہی بھی اسی چیز کی متقاضی ہے تو پھر آپؐ نے لکھوانا موقوف کر دیا، جیسا کہ شروع بیماری میں بھی آپؐ نے لکھوانا چاہا تھا، پھر فرمایا ہائے سر اور چھوڑ دیا، اور ارشاد فرمایا کہ انکار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اور انکار کرتے ہیں مومنین، مگر ابو بکرؓ اور پھر میں کہتا ہوں، کہ اگر حضور بقول شیعہ حضرات علیؓ کی خلافت لکھوانا چاہتے تھے تو پھر اپنی زندگی ہی میں ان کو نماز کا امام کیوں نہیں بنایا جیسا کہ تاکید حضرت ابو بکرؓ کو امام نماز بنایا اور لوگوں کو نماز پڑھانے کا حکم فرمایا لہذا جو نماز اور دین کا امام ہے وہی جملہ امور کا امام ہے۔

پس اگر کسی کو اشکال ہو کہ صحابہ کرامؓ کو اس موقع پر اختلاف کیونکر جائز ہو اور یہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی ہوئی، تو جواب یہ ہے کہ آپؐ کا یہ حکم اختیاری تھا، اور جو نبی نہ تھا چنانچہ انہوں نے نہ کہنے کو اختیار کیا، اگر صحابہ کرامؓ کی رائے درست نہ ہوتی تو آپؐ ہرگز ہرگز اس چیز کو قبول نہ فرماتے، اور پھر اس قسم کے اختلاف میں کسی قسم کی کوئی قیادت نہیں ہے، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا فرمان ہے کہ "اختلاف امتی رحیمہ" یعنی میری امت کا اختلاف رحمت ہے، اب آپؐ نور فرمائیں کہ اس موقع پر بھی اختلاف کس قدر رحمت کا باعث ہوا، اور اس اختلاف سے مراد اداکار فروغی میں اختلاف ہے، اسے اللہ تعالیٰ نے رحمت بنایا ہے، اصول دین میں اختلاف کو رحمت قرار نہیں دیا۔ واللہ اعلم۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ النَّذْرِ

۷۳۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، حمیمی، محمد بن روح بن المہاجر، لیث (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، لیث ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت سعد بن عباد اور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا کہ میری والدہ پر نذر تھی اور وہ اس کے پورا کرنے سے پہلے ہی انتقال کر گئی ہے، آپؐ نے ارشاد فرمایا تو اس کی جانب سے پوری کر

١٧٣٧- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ بْنُ الْمُهَاجِرِ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ اسْتَفْتَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ تَوَقَّيْتُ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْضِهِ عَنْهَا *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ غدار کے صحیح ہونے پر مسلمانوں پر اجماع ہے، اور اگر اہل قبیل عداوت ہو تو باغیاق اس کا پورا کرنا واجب ہے، اور غنائہ اور امور مجاہدہ کی نذر متعقد نہیں ہوتی اور میت کی جانب سے حقوق مالیہ باغیاق اور کر سکتا ہے، لیکن اگر وصیت کی ہے اور اتنا کر کہ بھی تجھو اہل تو پھر لو اگر نا واجب ہے اور اگر وصیت نہیں کی تو پھر واجب نہیں یہی امام ابو حنیفہ اور امام مالک کا مسلک ہے۔

۷۳۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ اور عمرو ناقد اور اسحاق بن ابراہیم، ابن عیینہ (تیسری سند) حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس (چوتھی سند) اسحاق بن ابراہیم اور عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر (پانچویں سند) عثمان بن ابی شیبہ، عہد بن سلیمان، ہشام بن عروہ، بکر بن وائل، زہری سے لے کر روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

١٧٣٣- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَغَمْرُو بْنُ الْفَاذِ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عِيْنَةَ ح وَحَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُهُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادٍ لِيٍّ وَمَعْنَى حَدِيثِهِ *

(فائدہ) مومن کو خالص اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنی چاہئے، مذکر اپنے مقاصد اور مردوں کے عوض، کیونکہ یہ تو تہمت ہو گئی، اور نقد پر یہ یقین رکھے اور یہ نہ سمجھے کہ مذرو نیاز سے نقد پر پلٹ جائے گی، پھر جب اللہ تعالیٰ کی نذر کا یہ عالم ہے کہ اس کو بھی حضور اچھا نہیں فرما رہے تو اور لوگوں کی نذر و نیاز کا تو ذکر ہی کہہ کر اس سے کیونکر بلا ملے گی، اللہ تعالیٰ اس جماعت سے محفوظ رکھے۔

۱۷۳۳۔ زبیر بن حرب اور اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، عبد اللہ بن مرد، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ایک روز نذر سے منع کرنے لگے، اور فرمانے لگے نذر کسی بلا کو نہیں لوثاتی، مگر اس کی وجہ سے بخیل کے پاس سے مال نکلتا ہے۔

۱۷۳۵۔ محمد بن یحییٰ، یزید بن ابی حکیم، سفیان، عبد اللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، نذر نہ کسی چیز کو مقدم کر سکتی ہے اور نہ اسے موخر کر سکتی ہے بلکہ یہ تو بخیل سے مال نکلا دیتی ہے۔

(الحیف) معلوم ہوا کہ جو نذر نواز کے گرویدہ اور اسے ضروری سمجھتے ہیں وہ بخیل ہیں، سخی نہیں ہوتے۔ (مترجم)

۱۷۳۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، غندر، شعبہ (دوسری سند) محمد بن ثقی اور ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، منصور، عبد اللہ بن مرد، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر ماننے سے منع کیا ہے اور ارشاد فرمایا یہ (نذر مافی) کسی بھلائی کو نہیں لاتی بلکہ یہ تو صرف بخیل سے مال نکلا دیتی ہے۔

۱۷۳۷۔ محمد بن رافع، یحییٰ بن آدم، مفصل (دوسری سند) محمد بن ثقی اور ابن بشار، عبد الرحمن، سفیان، منصور سے اسی سند کے ساتھ جریر کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۱۷۳۸۔ حمید بن سعید، عبد العزیز در اور دی، علاء بواسطہ اپنے والد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، نذر مت کرو کیونکہ نذر کرنے سے تقدیر نہیں بدلتی،

۱۷۳۹۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ إِسْحَاقَ قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا وَقَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَنْهَانَا عَنِ النَّذْرِ وَيَقُولُ إِنَّهُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ *

۱۷۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ النَّذْرُ لَا يَقْدَمُ شَيْئًا وَلَا يُؤَخَّرُ وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ *

۱۷۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو يَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غَنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يَأْتِي بِخَيْرٍ وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ *

۱۷۳۷۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ بِهِذَا الْإِسْنَادِ صَحَّ حَلَبِيٍّ جَرِيرٌ *

۱۷۳۸۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يُعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْذِرُوا فَإِنَّ النَّذْرَ لَا يُغْنِي مِنَ

بلکہ اس سے صرف بخیل سے مال لکھا ہے۔

۱۷۳۹۔ محمد بن ثقی اور ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، علاء، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے نذر ماننے سے منع کیا ہے (۱) اور فرمایا ہے کہ اس سے تقدیر نہیں ہٹتی بلکہ بخیل سے مال لکھا ہے۔

۱۷۴۰۔ یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ بن سعید اور علی بن حجر، اسماعیل بن جعفر، عمرو بن ابی عمرو، عبدالرحمن، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نذر آدمی سے کسی چیز کو نزدیک نہیں کرتی جو کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تقدیر میں نہیں لکھی ہے، لیکن نذر تقدیر کے موافق ہو جاتی ہے، پھر اس کے ذریعہ سے بخیل کا وہ مال لکھا ہے، جسے وہ لگانا نہیں چاہتا۔

۱۷۴۱۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمن قاری، عبدالعزیز دروردی، عمرو بن ابی عمرو سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۷۴۲۔ زہیر بن حرب اور علی بن حجر سعدی، اسماعیل بن ابراہیم، ایوب، ابو قلابہ، ابوالمہلب، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ ثقیف بنی عقیل کا حلیف تھا، ثقیف نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے دو مضمون کو قید کر لیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے بنی عقیل میں سے ایک شخص کو گرفتار کر لیا، اور عہدہ

الْقَدَرُ شَيْئًا وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَحِيلِ *
۱۷۳۹۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ابْنُ سَيْفٍ الْعَلَاءُ بِحَدَّثٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يَرُدُّ مِنَ الْقَدَرِ وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَحِيلِ *

۱۷۴۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو وَهُوَ ابْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ النَّذْرَ لَا يُقَرِّبُ مِنَ ابْنِ آدَمَ شَيْئًا لَمْ يَكُنِ اللَّهُ قَدْرَهُ لَهُ وَلَكِنَّ النَّذْرَ يُوَافِقُ الْقَدَرَ فَيُخْرِجُ بِذَلِكَ مِنَ الْبَحِيلِ مَا لَمْ يَكُنِ الْبَحِيلُ يُرِيدُ أَنْ يُخْرِجَ *
۱۷۴۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِي وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي الدُّرَادَوَيْيَ كِلَاهُمَا عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۷۴۲۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَاللَّفْظُ لِرُزْهَمٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَتْ ثَقِيفٌ حُلَفَاءَ لِبَنِي عَقِيلٍ فَأَسْرَتْ ثَقِيفٌ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

(۱) وہ شخص جو نذر کو کسی کام کے ہونے یا نہ ہونے میں موثر لگاتے تھے اس کے لئے نذر ماننا حرام ہے اور جو شخص موثر تو نہ سمجھے البتہ بغیر نذر کے طاعات بدیہ یا مال نہ کرے صرف نذر اور منت سے ہی کرے تو اس کے لئے نذر مکروہ ہے اور اگر یہ بات بھی نہ ہو تو پھر نذر ماننا صحیح ہے۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسَرَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحُلًا مِنْ بَنِي عُقَيْلٍ وَأَصَابُوا مَعَهُ الْعُضْبَاءَ فَأَتَى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْوَتَاكِ قَالَ يَا مُحَمَّدُ فَإِنَّا فَقَالَ مَا شَأْنُكَ فَقَالَ بَمِ أَحَدَتَنِي وَبِمِ أَحَدَتِ سَابِقَةَ الْحَاجِّ فَقَالَ إِعْظَامًا لِذَلِكَ أَحَدَتِكَ بِحَرِيرَةٍ حُلْمَاكِ تَقِيفَ ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ فَزَادَهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجِيمًا رَقِيقًا فَرَحَحَ إِلَيْهِ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ قَالَ إِنِّي مُسْلِمٌ قَالَ لَوْ قُلْتَهَا وَأَنْتَ تَمْلِكُ أَمْرَكَ أَفَلَحْتَ كُلُّ الْفَلَاحِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَزَادَهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فَإِنَّا فَقَالَ مَا شَأْنُكَ قَالَ إِنِّي جَانِعٌ فَأَطْعِمْنِي وَظَمَانٌ فَأَسْقِنِي قَالَ هَذِهِ حَاجَتُكَ فَفَدَيْ بِالرَّحُلَيْنِ قَالَ وَأَسِرَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَصِيبَتِ الْعُضْبَاءَ فَكَانَتِ الْمَرْأَةُ فِي الْوَتَاكِ وَكَانَ الْقَوْمُ يُرِيدُونَ نَعْمَتَهُمْ بَيْنَ يَدَيْهِمْ فَبُورِنَهُمْ فَأَفْلَحْتَ ذَاتَ لَيْلَةٍ مِنَ الْوَتَاكِ فَأَتَتْ الْوَلَالَ فَحَلَلَتْ إِذَا ذُنْتُ مِنَ الْبَعِيرِ رَعَا فَتَرَكُهُ حَتَّى تَنْتَهِيَ إِلَى الْعُضْبَاءِ فَلَمْ تَرْجُ قَالَ وَنَافَةُ مُؤَوَّةَ فَقَعَدَتْ فِي عَجْزِهَا ثُمَّ رَحَرَتْهَا فَأَطْلَقَتْ وَنَذَرُوا بِهَا فَطَلَبُوهَا فَأَعَزَّهِنَّ قَالَ وَنَذَرْتُ لِلَّهِ إِنْ نَحَاها اللَّهُ عَلَيْهَا لَتَنْحَرَّهَا فَلَمَّا قَدِمَتِ الْمَدِينَةَ رَأَاهَا النَّاسُ فَقَالُوا الْعُضْبَاءُ نَافَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّهَا نَذَرْتُ إِنْ نَحَاها اللَّهُ عَلَيْهَا لَتَنْحَرَّهَا فَأَتَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ بِسْمًا

اونٹنی کو بھی اس کے ساتھ پکڑا، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس آئے وہ بندھا ہوا تھا، وہ بولا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ اس کے پاس تشریف لے گئے، اور درباغت کیا کیا ہے؟ وہ بولا مجھے کس جرم میں گرفتار کیا ہے؟ اور ساتھ الحاج (یعنی مضافہ اونٹنی) کو کس قصور میں پکڑا؟ آپ نے ارشاد فرمایا میں نے تجھے بڑے قصور میں پکڑا ہے، حیرت حلیف ثقیف کے بدلے، یہ کہہ کر آپ چل دیئے، اس نے پھر پکڑا، اے محمد، اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہایت رحمدل اور مہربان تھے آپ پھر لوٹے، اور اس سے دریافت کیا، کیا کہتا ہے؟ وہ بولا میں مسلمان ہوں، آپ نے فرمایا، اگر تو یہ اس وقت کہتا، جب کہ تو اپنے امور کا مختار تھا (یعنی گرفتار ہونے سے قبل) تو پورے طور پر کامیاب ہوتا، آپ پھر لوٹے، اور اس نے پھر پکڑا، اے محمد، اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ پھر تشریف لائے، اور دریافت کیا؟ کیا کہتا ہے، وہ بولا، میں بھوکا ہوں، مجھے کھانا کھلائیے، پیاسا ہوں، پانی پلائیے، آپ نے فرمایا، یہ لے اپنی حاجت پوری کر، پھر وہ اس دو شخصوں کے عوض چھوڑ گیا جنہیں ثقیف نے قید کر لیا تھا، راوی بیان کرتے ہیں کہ انصار میں سے ایک عورت قید ہو گئی اور وہ اونٹنی بھی قید ہو گئی، اور وہ عورت بندھی ہوئی تھی اور کافر اپنے جانوروں کو گھروں کے سامنے آرام دے رہے تھے، چنانچہ وہ عورت ایک رات قید سے بھاگ نکلی، اور اونٹنوں کے پاس آئی جس اونٹ کے پاس جانی وہ آواز کرتا، یہاں تک کہ عہدہ اونٹنی کے پاس آئی، اس نے آواز نہیں کی، اور بڑی غریب اونٹنی تھی۔ عورت اس کی جینے پر بیٹھ گئی، پھر اس نے ڈانڈا وہ چلی، کافروں کو خیر ہو گئی، انہوں نے تعاقب کیا لیکن عہدہ نے ان کو تھکا دیا (ان کے ہاتھ نہ آئی) اس عورت نے اللہ تعالیٰ سے نذر کی کہ اگر عہدہ مجھے بچا کر لے گئی تو میں اس کی قربانی کروں گی جب وہ مدینہ منورہ میں آئی، اور لوگوں نے اسے دیکھا تو وہ بولے یہ تو عہدہ حضور کی اونٹنی ہے، وہ عورت بولی، میں نے تو نذر کی، کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے عہدہ پر نجات دے تو

اسے نخر کروں گی، صحابہ کرام حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور آپ سے یہ تذکرہ کیا، آپ نے فرمایا، سبحان اللہ کس قدر برباد۔ اس عورت نے عصا کو دیا، اس نے تذکرہ کیا، اگر اللہ تعالیٰ اسے عصا کی پینچہ پر نجات دے تو یہ عصا ہی کو قربان کر دے گی، جو تذکرہ کی معصیت کے لئے کی جائے وہ پوری نہ کی جائے، اور اسی طرح وہ نذر جس کا انسان مالک نہیں، اور ابن حجر کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی معصیت میں کسی قسم کی نذر نہیں ہے۔

(فائدہ) جانور کا ذبح کرنا چھاپے، لیکن اس وقت جب کہ اس کی ملکیت میں ہو، اور یہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نذر مبارکہ تھی۔ اس پر اس عورت کی ملکیت کا کیا سوال، اور اللہ تعالیٰ کی معصیت کی نذر باطل ہے اور اس میں کفارہ وغیرہ کچھ واجب نہیں، ابو حنیفہ، مالک، شافعی، اور جمہور کا یہی مسلک ہے۔ (تواریخ جلد ۲ ص ۳۵)

۱۷۴۳- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَحْيَى ابْنُ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيِّ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي حَدِيثِ حَمَّادٍ قَالَ كَانَتْ الْعَصَاءُ لِرَجُلٍ مِنْ بَنِي عَقِيلٍ وَكَانَتْ مِنْ سَوَائِقِ الْحَاجِّ وَفِي حَدِيثِهِ أَيْضًا فَأَتَتْ عَلَى نَاقَةٍ ذَلُولٍ مُحْرَسَةٍ وَفِي حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ وَهِيَ نَاقَةٌ مَذْرُوءَةٌ *

۱۷۴۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حَمِيدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَالْقَطَّاعُ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْقُرَظِيُّ حَدَّثَنَا حَمِيدٌ حَدَّثَنِي ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى شَيْخًا يَهَادِي بَيْنَ اثْنَيْنِ فَقَالَ مَا نَالَ هَذَا قَالُوا نَذَرَ أَنْ يَمْتَحِنَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَنْ تَعْلِيهِ هَذَا نَفْسَهُ لَغَيٍّ وَأَمْرُهُ أَنْ يَرْكَبَ *

۱۷۴۵- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ

۱۷۴۳- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَحْيَى ابْنُ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيِّ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي حَدِيثِ حَمَّادٍ قَالَ كَانَتْ الْعَصَاءُ لِرَجُلٍ مِنْ بَنِي عَقِيلٍ وَكَانَتْ مِنْ سَوَائِقِ الْحَاجِّ وَفِي حَدِيثِهِ أَيْضًا فَأَتَتْ عَلَى نَاقَةٍ ذَلُولٍ مُحْرَسَةٍ وَفِي حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ وَهِيَ نَاقَةٌ مَذْرُوءَةٌ *

۱۷۴۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حَمِيدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَالْقَطَّاعُ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْقُرَظِيُّ حَدَّثَنَا حَمِيدٌ حَدَّثَنِي ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى شَيْخًا يَهَادِي بَيْنَ اثْنَيْنِ فَقَالَ مَا نَالَ هَذَا قَالُوا نَذَرَ أَنْ يَمْتَحِنَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَنْ تَعْلِيهِ هَذَا نَفْسَهُ لَغَيٍّ وَأَمْرُهُ أَنْ يَرْكَبَ *

۱۷۴۵- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ

عمر بن ابی عمرو، عبدالرحمن اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بوڑھے کو دیکھا جو اپنے دونوں بیٹوں کے ساتھ سہارے کر چل رہا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا، اسے کیا ہوا ہے، اس کے بیٹوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس پر نذر ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اسے بڑے میاں! سوار ہو جاؤ، کیونکہ اللہ تعالیٰ تجھ سے اور تیری نذر سے بے نیاز ہے، الفاظ حدیث قہیہ اور ابن حجر کے ہیں۔

۱۷۴۶۔ عقیبہ بن سعید، عبدالعزیز در اور دی، عمرو بن ابی عمرو سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

۱۷۴۷۔ زکریا بن یحییٰ بن صالح مصری، مفضل بن فضال، عبداللہ بن عیاش، یزید بن ابی حبیب، ابوالخیر، حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میری بہن نے نذر کی، کہ میں بیت اللہ تک گئے پاؤں جاؤں گی چنانچہ اس نے مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کرنے کا حکم دیا، تو میں نے آپ سے دریافت کیا، آپ نے فرمایا، پیدل بھی چلے اور سوار بھی ہو۔

۱۷۴۸۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، سعید بن ابی ایوب، یزید بن ابی حبیب، ابوالخیر، حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میری بہن نے نذر مانی، اور مفضل کی حدیث کی طرح روایت مروی ہے، ہاں اس میں گئے پاؤں چلنے کا ذکر نہیں ہے اور اتنی زیادتی ہے کہ ابوالخیر عقبہ سے جدا نہیں ہوتے تھے۔

۱۷۴۹۔ محمد بن حاتم، ابن ابی خلف، روح بن عبادہ، ابن جریج، یحییٰ بن ایوب، یزید بن ابی حبیب سے اسی سند کے ساتھ

حُجْرٌ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو وَهُوَ ابْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْرَكَ شَيْخًا يَمْشِي بَيْنَ ابْنَيْهِ يَتَوَسَّأُ عَلَيْهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَأْنُ هَذَا قَالَ ابْنَاهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَانَ عَلَيْهِ نَذْرٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْكَبْ أَيُّهَا الشَّيْخُ فَإِنَّ اللَّهَ غِيَّبَ عَنْكَ وَعَنْ نَذْرِكَ وَاللَّفْظُ لِقَتِيَّةٍ وَابْنُ حُجْرٍ *

۱۷۴۶۔ وَحَدَّثَنَا قَتِيبةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَزْدِيَّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلُهُ *

۱۷۴۷۔ وَحَدَّثَنَا زَكَرِيَاءُ بْنُ يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْمُبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ يَعْنِي ابْنَ فَضَالَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ نَذَرْتُ أَخِي أَنْ يَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ حَافِيَةً فَأَمَرَنِي أَنْ أَسْتَفْتِيَهَا لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْتَفْتَيْتُهَا فَقَالَ لَمْ يَمْشِ وَلَمْ يَرْكَبْ *

۱۷۴۸۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ حُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْحُبَيْيِّ أَنَّهُ قَالَ نَذَرْتُ أَخِي فَذَكَرَ بَعْلِي حَدِيثَ مُفَضَّلٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ حَافِيَةً وَزَادَ وَكَانَ أَبُو الْخَيْرِ لَا يَفَارِقُ عَقْبَةَ *

۱۷۴۹۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَابْنُ أَبِي خَلْفٍ قَالَا حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ

جُرَيْجٌ أَخْبَرَنِي بِحَدِيثِ بْنِ أَبِي أُيُوبَ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَسِبٍ أَخْبَرَهُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ *

۱۷۵۰- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْبَلِيُّ وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ يُونُسُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْأَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُلْفَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَفَّارَةُ الذَّنْبِ كَفَّارَةُ الْبَيِّنِ *

روایت نقل کرتے ہیں، جس طرح کہ عبد الرزاق سے روایت مروی ہے۔

۱۷۵۰- ہارون بن سعید انبلی اور یونس بن عبد الاعلیٰ، احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، عمرو بن حارث، کعب بن علقمہ، عبد الرحمن بن شماس، ابو الخیر، حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، آپ نے ارشاد فرمایا نذر کا کفارہ بھی وہی ہے جو کہ قسم کا کفارہ ہے۔

(فائدہ) نذر مبہم حکما قسم کے طریقہ پر ہے، یعنی جو قسم کا کفارہ ہے وہ نذر کا ہے، ابن بطال بیان کرتے ہیں کہ یہی جمہور علمائے کرام کا مسلک ہے، اب اگر محض بغیر عدد کے روزوں کی نیت کی ہے، تو تین روزے رکھنا واجب ہے، اور اگر صدقہ کی نیت کی ہے تو دس مسکینوں کو صدقہ فطر کے طریقہ پر کھانا کھانا واجب ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ الْإِيمَانِ

(۲۲۳) بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْحَلْفِ بِغَيْرِ اللَّهِ تَعَالَى *

باب (۲۲۳) غیر اللہ کی قسم کھانے کی ممانعت۔

۱۷۵۱- ابوالطاهر احمد بن عمرو بن سرح، ابن وہب، یونس (دوسری سند) حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ رب العزت ہمیں تمہارے آباء کی قسمیں کھانے سے منع کرتا ہے، حضرت عمر بیان کرتے ہیں کہ بخدا میں نے جب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی ممانعت سنی تو میں نے آباء کی نہ اپنی طرف سے نہ کسی اور کی طرف سے قسمیں کھائیں۔

۱۷۵۱- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ سَرْحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَحَلَّ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ قَالَ عُمَرُ فَوَاللَّهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَهُیْ عَنْهَا ذَاكِرًا وَلَا آثِرًا *

۱۷۵۲- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعْبَةَ بْنُ
الْثَّيْتِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ
بْنُ خَالِدٍ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَنْدُ
بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ
كِلَاهُمَا عَنْ الزُّهْرِيِّ يَهْدَا الْإِسْنَادُ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ
فِي حَدِيثِ عُقَيْلٍ مَا خَلَفْتُ بِهَا مِنْذُ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْهَا
وَلَا تَكَلَّمْتُ بِهَا وَلَمْ يَقُلْ ذَاكِرًا وَلَا آثِرًا *

۱۷۵۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو
النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ
عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَرَ وَهُوَ يَخْلِفُ
بِأَيِّهِ بِمِثْلِ رِوَايَةِ يُونُسَ وَمَعْمَرِ *

۱۷۵۴- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ثَيْتُ
ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا
الثَّيْتُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَذْرَكَ عَمَرَ بْنَ
الْحَطَّابِ فِي رَكْعَتِهِ وَعَمَرَ يَخْلِفُ بِأَيِّهِ
فَنَادَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا
إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْهَاكُمُ أَنْ تَخْلِفُوا بِأَبَائِكُمْ
فَمَنْ كَانَ خَالِفًا فَلْيَخْلِفْ بِاللَّهِ أَوْ لِيَصْنُتْ *

۱۷۵۵- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ لُمَيْزٍ
حَدَّثَنَا أَبِي ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى
حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُثَيْدِ بْنِ حَرْبٍ وَ
حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ
حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا
أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ

۱۷۵۴- عبد الملک، شعبہ، لیث، عقیل بن خالد۔ (دوسری
سند) اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری
سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے باقی عقیل
کی روایت میں یہ بھی ہے حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں
نے جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا کہ قسم
سے منع کرتے ہیں، کبھی قسم نہیں اٹھائی، اور نہ ہی اس کا تکلم کیا
ہے۔

۱۷۵۳- ابو بکر بن ابی شیبہ اور عمرو ناقد اور زہیر بن حرب،
سفیان بن عیینہ، زہری، سالم، حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ
تعالیٰ عنہما سے اپنے باپ کی قسم کھاتے ہوئے سنا، بقیہ روایت
یونس اور معمر کی روایت کی طرح مروی ہے۔

۱۷۵۴- قتیبہ بن سعید، لیث، (دوسری سند) محمد بن رج، لیث،
نافع، حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر بن خطابؓ کو
چند سواروں میں پایا، اور حضرت عمرؓ اپنے باپ کی قسم کھا رہے
تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پکارا، اور فرمایا آگاہ
ہو جاؤ کہ اللہ تعالیٰ تمہیں تمہارے آباء کی قسمیں کھانے سے
منع کرتا ہے، لہذا جو کوئی تم میں سے قسم کھانا ہی چاہے تو وہ اللہ
تعالیٰ کی قسم کھائے یا خاموش رہے۔

۱۷۵۵- محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد۔
(دوسری سند) محمد بن ثنی، یحییٰ القطان، عبید اللہ۔
(تیسری سند) بشیر بن بلال، عبد الوارث، ایوب۔
(چوتھی سند) ابو کریب، ابو اسامہ، ولید بن کثیر۔
(پانچویں سند) ابن ابی عمر، سفیان، اسماعیل بن امیہ
(چھٹی سند) ابن ابی ندیک، شحاک، ابن ابی ذؤب۔

(ساتویں سند) اسحاق بن ابراہیم، ابن رافع، عبد الرزاق، ابن جریج، عبد الکرم، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق واقعہ مذکور ہے۔

أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي قُدْبَةَ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ وَابْنُ أَبِي ذَنْبٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ بِمِثْلِ هَذِهِ الْقِصَّةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۷۵۶۔ یحییٰ بن یحییٰ اور یحییٰ بن ابوبکر اور قتیبہ اور ابن حجر، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص تم میں سے قسم کھانا چاہے، تو وہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کسی کی قسم نہ کھائے اور قریش اپنے باپ دادا کی قسمیں کھاتا کرتے تھے، تو آپ نے فرمایا اپنے آپ کی قسمیں مت کھاؤ۔

۱۷۵۶- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ حُفَافٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ خَالِفًا فَلَا يَحْلِفُ إِلَّا بِاللَّهِ وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تَحْلِفُ بِآبَائِهَا فَقَالَ لَا تَحْلِمُوا بِآبَائِكُمْ *

۱۷۵۷۔ ابو الطاہر، ابن وہب، یونس (دوسری سند) حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حمید بن عبد الرحمن بن عوف، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص تم میں سے لات (بت) کی قسم کھائے تو اسے چاہئے کہ لا الہ الا اللہ کہے، اور جو شخص اپنے ساتھی سے کہے کہ اسیرے ساتھ جو اکھیلوں گا، تو وہ صدقہ کرے۔

۱۷۵۷- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أَنَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ بِكُمْ فَقَالَ فِي حَلْفِهِ بِاللَّاتِ فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ قَالَ لِبَصَاحِهِ تَعَالَى أَقَامَكَ فَلْيَتَصَدَّقْ *

(فائدہ) کیونکہ اس نے دو کام کہے جو کافر کرتے ہیں، اس لئے کلمہ طیبہ اور توبہ استغفار ضروری ہے اور اس قسم کی صورتوں میں امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں، اس پر قسم کا کفار واجب ہوگا، تاکہ اس کے گناہ کا تدارک ہو سکے۔

۱۷۵۸۔ سوید بن سعید، ولید بن مسلم، اوزاعی (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، حمید بن حمید، عبد الرزاق، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور معمر کی حدیث یونس کی روایت کے طریقہ پر ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ اسے چاہئے کہ

۱۷۵۸- وَحَدَّثَنِي سُؤْدَةُ ابْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنْ الزُّهْرِيِّ

کسی چیز کا صدقہ کرے اور اوزاری کی روایت میں ہے کہ جو شخص لات وعزی (بتوں) کی قسم کھائے، ابو الحسین امام مسلم فرماتے ہیں کہ "تعالیٰ اقامہ کہ فلینصدق" یہ لفظ زہری کے علاوہ اور کسی نے ذکر نہیں کئے اور یہ بھی بیان کیا کہ امام زہری نے تقریباً نوے حدیثیں بہترین سندوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں کہ اس میں کوئی اور شریک نہیں ہے۔

۱۷۵۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد الاعلیٰ، ہشام، حسن، حضرت عبد الرحمن بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بتوں اور اپنے باپ دادوں کی قسمیں مت کھاؤ۔

(فاکو) باپ دادا کا ذکر عادت کے موافق کر دیا، کیونکہ اکثر لوگ آپاؤ جد کو کی قسمیں کھاتے رہتے ہیں اور قسم اللہ تعالیٰ کی ذات کے لئے بسبب اس کے کمال عظمت کے مختص ہے، لہذا قسم کھانے میں اور کسی کو اس کے مشابہ نہ کیا جائے، اس لئے صراحۃً اس چیز کی ممانعت فرمادی کہ ذاتی المرقاۃ اور سنن ابوداؤد اور سنن نسائی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اپنے آپاؤ کی قسمیں نہ کھاؤ ورنہ اپنی ماؤں کی ماؤں بتوں کی قسمیں کھاؤ قسمیں صرف اللہ کی کھاؤ، اور ایسی قسمیں کھاؤ جن میں تم سے ہو۔

باب (۲۲۳) جو شخص کسی کام کی قسم کھائے، اور پھر اس کے خلاف کو اچھا سمجھے تو اسے کرے، اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے۔

۶۰۔ خلف بن ہشام، قتیبہ بن سعید، یحییٰ بن حبیب حارثی، حماد بن زید، فیضان بن جریر، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں چند اشعریوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری لینے کے لئے آیا تو آپ نے ارشاد فرمایا خدا کی قسم میں تمہیں سواری نہیں دوں گا، اور نہ میرے پاس سواری ہے، کہ تمہیں دوں، چنانچہ جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا تم ٹھہرے رہے اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اونٹ آئے، آپ نے ہمیں سفید

بہذا الاستناد وحديث معمر بن ثعلبة عن أبيه عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "من حلف باللات والعزى قال أبو الحسین مسلم هذا الحرف يعني قوله تعالى أقامرك فلينصدق لا يرويه أحد غير الزهري قال ولله زهري نحو من تسعين حديثاً يرويه عن النبي صلى الله عليه وسلم لا يشاركه فيه أحد بأسانيد حجاج"

۱۷۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَنْدُ الْأَعْلَى عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْلِفُوا بِالطَّوْأِغِيِّ وَلَا بِأَهَائِكُمْ *

(فاکو) باپ دادا کا ذکر عادت کے موافق کر دیا، کیونکہ اکثر لوگ آپاؤ جد کو کی قسمیں کھاتے رہتے ہیں اور قسم اللہ تعالیٰ کی ذات کے لئے بسبب اس کے کمال عظمت کے مختص ہے، لہذا قسم کھانے میں اور کسی کو اس کے مشابہ نہ کیا جائے، اس لئے صراحۃً اس چیز کی ممانعت فرمادی کہ ذاتی المرقاۃ اور سنن ابوداؤد اور سنن نسائی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اپنے آپاؤ کی قسمیں نہ کھاؤ ورنہ اپنی ماؤں کی ماؤں بتوں کی قسمیں کھاؤ قسمیں صرف اللہ کی کھاؤ، اور ایسی قسمیں کھاؤ جن میں تم سے ہو۔

(۲۲۴) بَابُ نَذْبٍ مَنْ حَلَفَ يَمِينًا فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا أَنْ يَأْتِيَ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَيُكْفِرُ عَنْ يَمِينِهِ *

۱۷۶۰۔ حَدَّثَنَا حَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَثَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَبَحْتِيُّ بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ وَالْأَعْلَى لِحَلَمٍ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غُبَّانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي مُرَّةٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ قَالَ فَلَبِثْنَا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَتَانِي بِإِبِلٍ فَأَمَرَ لَنَا

بَلَدًا ذُو دُغْرٍ الذَّرَى فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا أَوْ قَالَ
بَعْضُنَا لِبَعْضٍ لَا يَبَارِكُ اللَّهُ لَنَا أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ فَخَلَفَ أَنْ لَا
حَمِلْنَا ثُمَّ حَمَلْنَا فَأَتَوْهُ فَأَحْبَرُوهُ فَقَالَ مَا أَنَا
حَمَلْتُكُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ حَمَلَكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ إِنْ
شَاءَ اللَّهُ لَا أَخْلِفُ عَلَى بَعِيْنٍ ثُمَّ أَرَى حَبِيرًا
مِنْهَا إِلَّا كَفَرْتُ عَنْ بَعِيْنِي وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ
حَبِيرٌ *

کہاں کے تین اونٹ دینے کا حکم دیا، چنانچہ جب ہم پہلے تو ہم
نے کہا، یا ہم میں سے بعض نے کہا، اللہ تعالیٰ ہمیں برکت نہ
دے گا کیونکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر ہوئے اور آپ سے سواری مانگی تو آپ نے قسم کھائی کہ
میں تمہیں سواری نہ دوں گا، اور پھر ہمیں سواری دیدی، لوگوں
نے حضور سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا کہ میں نے تمہیں سوار نہیں
کیا، بلکہ اللہ نے تمہیں سوار کیا ہے، اور میں انشاء اللہ کسی چیز کی
قسم نہیں کھاؤں گا اور پھر اس سے بہتر (دوسرا کام دیکھوں گا)
مگر یہ کہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دوں گا، اور اس پر بہتر کام کو کر
لوں گا۔

(فائدہ) مرقاة شرح مشکوٰۃ میں ہے کہ ایسی شکل میں قسم توڑنا مستحب ہے جبکہ اس سے بہتر اور کوئی کام نظر آجائے، جیسا کہ کوئی شخص
اس بات کی قسم کھالے کہ اپنے والدین سے منگلو نہیں کرے گا، تو اس میں قطع رحم اور حقوق والدین ہے، تو ایسی شکل میں قسم توڑنا بہتر
ہے، اور امام نووی فرماتے ہیں کہ قسم کھانے کے بعد اگر اس کا توڑنا بہتر معلوم ہوتا تو اسے توڑ ڈالے، اور کفارہ ادا کرے اور اسی پر تمام
علمائے کرام کا اتفاق ہے، باقی امام ابو حنیفہ کے نزدیک کفارہ قسم توڑنے کے بعد ادا کیا جائے گا، اس سے قبل ادا کرنا درست نہیں ہے
واللہ اعلم بالصواب۔

۱۶۶۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ تَرَادٍ الْأَشْعَرِيُّ
وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْأَهْمَدَانِيُّ وَتَفَارُبَا فِي اللَّفْظِ
قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ
عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَرْسَلَنِي أَصْحَابِي إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ لَهُمُ
الْحِمْلَانَ إِذْ هُمْ مَعَهُ فِي جَيْشِ الْغَسَرَةِ وَهِيَ
غَزْوَةُ ثُوَلٍ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّ أَصْحَابِي
أَرْسَلُونِي إِلَيْكَ لِتَحْمِلَهُمْ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا
أَحْمِلُكُمْ عَلَى شَيْءٍ وَرَافَقْتَهُ وَهُوَ غَضَّانٌ وَلَا
أَشْفُرُ فَرَجَعْتُ حَزْبَنَا مِنْ مَنَعِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ مَخَافَةٍ أَنْ يَكُونَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وَخَذَ فِي
نَفْسِهِ عَلَيَّ فَرَجَعْتُ إِلَى أَصْحَابِي فَأَخْبَرْتُهُمْ

۱۷۱- عبد اللہ بن براء اشعری، محمد بن علاء ہمدانی، ابو اسامہ،
برید، ابی بردہ، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بیان کرتے ہیں کہ میرے ساتھیوں نے مجھے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سواری مانگنے کے لئے بھیجا، جبکہ
وہ جیش عسرة یعنی غزوہ جوک میں آپ کے ساتھ تھے، میں
نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے
ہمراہیوں نے مجھے آپ کے پاس سواری مانگنے کے لئے بھیجا
ہے آپ نے فرمایا، خدا کی قسم! میں تمہیں سواری نہ دوں گا،
اور اتفاق یہ کہ جس وقت میں نے یہ عرض کیا، آپ غصہ میں
تھے اور مجھے علم نہیں تھا، میں تمکین واپس ہوا، ایک تور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انکار فرمانے کی وجہ سے، اور
دوسرے اس خیال سے کہ کہیں آپ کو میری وجہ سے رنج نہ
ہوا ہو چنانچہ میں ساتھیوں کے پاس آیا اور رسول اللہ صلی

الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَلَمُ أَلْبَتٍ إِلَّا سَوِيغَةً إِذْ سَمِعْتُ بَلَاءًا يُنَادِي
أَيُّ عَبْدٍ اللَّهُ بْنُ قَيْسٍ فَأَجَبْتُهُ فَقَالَ أَجَبَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوكَ فَلَمَّا
أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
خُذْ هَذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ وَهَذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ وَهَذَيْنِ
الْقَرِينَيْنِ لِيَسْتَعِزَّ أَعْرَبُ أَضَاعَهُنَّ جِيئَ مِنْ سَعْدٍ
فَانْطَلَقَ بِهِنَّ إِلَى أَصْحَابِكَ فَقُلْ إِنَّ اللَّهَ أَوْ قَالَ
إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ
عَلَى هَؤُلَاءِ غَارِكُوهُنَّ قَالَ أَبُو مُوسَى
فَانْطَلَقْتُ إِلَى أَصْحَابِي بِهِنَّ فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ عَلَى
هَؤُلَاءِ وَلَكِنْ وَاللَّهِ لَا أَدْعُكُمْ حَتَّى يَنْطَلِقَ مَعِيَ
بَعْضُكُمْ إِلَى مَنْ سَمِعَ مَقَالَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ سَأَلْتُهُ لَكُمْ وَمَنْعَهُ فِي
أَوَّلِ مَرَّةٍ ثُمَّ إِعْطَاةً إِلَيَّ نَعْدَ ذَلِكَ لَا تَنْظُلُوا
أَنِّي حَدَّثْتُكُمْ شَيْئًا لَمْ يَنْقُلْهُ فَقَالُوا لِي وَاللَّهِ
إِنَّكَ عِنْدَنَا لَمُصَدِّقٌ وَلَنْفَعَلَنَّا مَا أَحْبَبْتَ
فَانْطَلَقَ أَبُو مُوسَى يَنْفَرُ مِنْهُمْ حَتَّى آتَوْا الَّذِينَ
سَمِعُوا قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَمَنْعَهُ إِلَيْهِمْ ثُمَّ إِعْطَاةً لَهُمْ بَعْدَ فَحَدَّثُوهُمْ بِمَا
حَدَّثَهُمْ بِهِ أَبُو مُوسَى سَوَاءٌ *

اللہ علیہ وسلم نے جو مجھ سے فرمایا تھا، وہ ان سے بیان کر دیا، کچھ
دیر ہی میں ٹھہرا تھا کہ حضرت ہاں کی میں نے آواز سنی، کہ وہ
پکار رہے ہیں، عبد اللہ بن قیس (یہ ان کا نام ہے) میں نے
جواب دیا، انہوں نے کہا چلو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تمہیں بلا رہے ہیں، جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے فرمایا، یہ جوڑا لے اور یہ جوڑا
اور یہ جوڑا لے، چھ اونٹوں کے متعلق فرمایا جو کہ آپؐ نے اسی
وقت حضرت سعدؓ سے خریدے تھے اور انہیں اپنے ساتھیوں
کے پاس لے جا، اور ان سے کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ نے، یا فرمایا،
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں یہ سواریاں دی
ہیں، ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ
میں ان سب اونٹوں کو اپنے ساتھیوں کے پاس لے گیا اور کہا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں یہ سواریاں دی ہیں
مگر میں تمہیں اس وقت تک نہیں چھوڑوں گا، تا وقتیکہ تم میں
سے کچھ آدمی میرے ساتھ ان لوگوں کے پاس نہ چلیں کہ
جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وقت کی
گفتگو سنی ہے، جب کہ میں نے تمہارے لئے سواریاں مانگی
تھیں کہ آپؐ نے پہلی مرتبہ انکار فرمایا، پھر اس کے بعد مجھے
یہ سواریاں دیں، تم یہ خیال نہ کرنا کہ میں نے تم سے وہ کہہ دیا
ہے جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا تھا،
میرے ساتھیوں نے کہا، خدا کی قسم تم ہمارے نزدیک ہے ہو،
اور ہم وہی کریں گے جو تم چاہو گے، پھر ابو موسیٰؓ ان میں سے
چند آدمیوں کو لے کر ان لوگوں کے پاس گئے، جنہوں نے
حضورؐ سے اولاً انکار سنا تھا، اور پھر آپؐ کا دینا دیکھا، چنانچہ ان
لوگوں نے ابو موسیٰؓ کے ساتھیوں سے وہی بیان کیا جو کہ
ابو موسیٰؓ نے ان سے بیان کیا تھا۔

۱۷۶۲- حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ
عَنْ عَمْرِو بْنِ جَرْمٍ عَنْ مَرْوَى عَنْ أَبِي قِلَابَةَ
عَنْ عَمْرِو بْنِ جَرْمٍ عَنْ مَرْوَى عَنْ أَبِي قِلَابَةَ
عَنْ عَمْرِو بْنِ جَرْمٍ عَنْ مَرْوَى عَنْ أَبِي قِلَابَةَ

پاس بیٹھے تھے کہ انہوں نے اپنا ستر خواں منگو لیا، اس پر مرغ کا گوشت تھا، ایک شخص بنی تیم اللہ میں سے سرخ رنگ کا جیسا کہ غلام ہوتے ہیں آیا، ابو موسیٰ نے اس سے کہا، آؤ (یعنی کھانا کھاؤ) اس نے کچھ تامل کیا، حضرت ابو موسیٰ نے کہا، آؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ گوشت کھاتے دیکھا ہے، وہ بولا کہ میں نے مرغ کو گندگی کھاتے دیکھا ہے، تو مجھے گھن آئی اس لئے میں نے قسم کھائی ہے کہ اس کا گوشت نہیں کھاؤں گا، حضرت ابو موسیٰ نے کہا، تو آؤ میں تم سے قسم کی حدیث بھی بیان کرتا ہوں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے چند اشعری ساتھیوں کے ساتھ سواری لینے کے لئے آیا، آپؐ نے فرمایا، خدا کی قسم میں تمہیں سواری نہیں دوں گا، اور نہ میرے پاس سواری موجود ہے، سو جس قدر منظور خدا تھا ہم ٹھہرے رہے، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اونٹ لوٹ میں آئے آپؐ نے ہمیں بلا بیجا اور پانچ اونٹ سفید کوہان کے ہمیں دینے کا حکم دیا، جب ہم چلے تو ہم میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ قسم یاد نہیں دلوائی، جو آپؐ نے کھائی تھی، ممکن ہے کہ اس میں ہمیں برکت حاصل نہ ہو، پھر ہم آپؐ کی طرف لوٹے اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپؐ کے پاس سواری کے لئے آئے تھے، اور آپؐ نے قسم کھائی تھی کہ ہمیں سواری نہ دیں گے پھر آپؐ نے ہمیں سواری دیدی، تو کیا آپؐ اپنی قسم بھول گئے، فرمایا بخدا اگر اللہ نے چاہا تو میں تو کوئی قسم نہ کھاؤں گا، پھر اس سے بہتر دوسری چیز دیکھوں گا تو جو بات بہتر ہوگی، وہ کروں گا اور قسم کھوں دوں گا، تم جاؤ تمہیں اللہ تعالیٰ نے سواری دی ہے۔

۱۷۶۳۔ ابن ابی عمر، عبد الوہاب ثقفی، ایوب، ابو قلابہ، قاسم جمہی، زہد جمہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ ہمارے قبیلہ یعنی جرم اور قبیلہ اشعر کے

وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُهْدِ الْحَرَمِيِّ قَالَ أَيُّوبُ وَأَنَا لِحَدِيثِ الْقَاسِمِ أَحْفَظُ مِنِّي لِحَدِيثِ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى فَدَعَا بِمَا لَدَيْهِ وَعَلَيْهَا لَحْمٌ ذَخَاجٌ فَذَحَلَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي تَيْمِ اللَّهِ أَحْمَرُ شَيْبَةً بِالْمَوَالِي فَقَالَ لَهُ هَلُمَّ فَلَنَكَا فَقَالَ هَلُمَّ فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْهُ فَقَالَ الرَّجُلُ إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَدِيرُهُ فَخَلَفْتُ أَنْ لَا أَطْعَمَهُ فَقَالَ هَلُمَّ أَخَذْتُكَ عَنْ ذَلِكَ إِنِّي أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحِيلُهُ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا أُحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أُحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ فَلَبِثْنَا مَا شَاءَ اللَّهُ فَأَتَيْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَهَبٍ إِبِلٍ فَدَعَا بِنَا فَأَمَرَ لَنَا بِحَمْسِ ذَوْدِ غَرِّ الذَّرَى قَالَ فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ أَغْفَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ لَا مَبَارَكَ لَنَا فَرَجَعْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا أَتَيْنَاكَ نَسْتَحْمِلُكَ وَإِنَّكَ خَلَفْتَ أَنْ لَا نَحْمِلَكَ ثُمَّ حَمَلْتَنَا أَفْتَسَيْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنِّي وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا أُحْمِلُ عَلَى بَعِيرٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِنَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا فَانْطَلَفُوا فَإِنَّمَا حَمَلَكُمْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ *

۱۷۶۳- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا عَنْهُ
الْوَهَّابُ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ
وَالْقَاسِمِ النَّمِيسِيِّ عَنْ زُهْدِ الْحَرَمِيِّ قَالَ كَانَ

در میان بھائی چارہ اور پیار محبت تھی تو سم ایک بار حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کے پاس بیٹھے تھے کہ ان کے سامنے کھانا لایا گیا، جس میں مرغ کا گوشت تھا اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۷۶۳۔ علی بن حجر سعدی، اور اسحاق بن ابراہیم، ابن نمیر، اسماعیل بن علیہ، ایوب، قاسم حمیمی، زہد بن جریر، (دوسری سند) ابن ابی عمر، سفیان، ایوب، ابو قلابہ، حمیمی، زہد بن جریر (تیسری سند) ابو بکر بن الخلیف، عفان بن مسلم، وہیب، ایوب، ابی قلابہ، قاسم زہد بن جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور حماد بن زید کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۱۷۶۵۔ شیمان بن فروخ، معق بن حزن، مطروق، زہد بن جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ مرغ کا گوشت کھا رہے تھے، اور سب سابق روایت مروی ہے اور اتنی زیادتی ہے کہ آپ نے فرمایا، بخدا میں نہیں بھولا۔

۱۷۶۶۔ اسحاق بن ابراہیم، جریر، سلیمان حمیمی، ضرب بن قیس، زہد بن جریر، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سواری مانگنے آئے، آپ نے فرمایا، میرے پاس سواری دینے کے لئے نہیں ہے، اور خدا کی قسم میں تم کو سواری نہ دوں گا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چٹکری کوہاں والے تین اونٹ ہمارے پاس بھیجے، ہم نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سواری مانگنے کے لئے گئے تھے اور آپ نے قسم کھائی تھی کہ ہمیں سواری نہیں دیں گے، چنانچہ ہم آپ کے پاس آئے اور آپ کو اس کی اطلاع دی تو آپ نے

يَنْ هَذَا الْخَبْرِ مِنْ حَرَمٍ وَبَيْنَ الْأَشْعَرِيِّ وَذَوِّ رِاحَةٍ فَكُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ فَقَرَّبَ إِلَيْنَا طَعَامَ فِيهِ لَحْمٌ دَحَاجٌ فَلَذَكَّرَ نَحْوَهُ *
 ۱۷۶۴۔ وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبُو نَعْمٍ عَنْ إِسْمَاعِيلِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي أُيُوبَ عَنِ الْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ عَنْ زُهْدِ بْنِ الْحَرَمِيِّ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي أُيُوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ زُهْدِ بْنِ الْحَرَمِيِّ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو نَكْرٍ عَنْ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو أُيُوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ وَالْقَاسِمِ عَنْ زُهْدِ بْنِ الْحَرَمِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى وَاقْتَصَوْا جَمِيعًا الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ *

۱۷۶۵۔ وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا الصَّغَفَرِيُّ يُعْنِي أَنَّ حَزْنَ حَدَّثَنَا مَطَرُ الْوَرَّاقِ حَدَّثَنَا زُهْدُ بْنُ الْحَرَمِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي مُوسَى وَهُوَ يَأْكُلُ لَحْمَ دَحَاجٍ وَسَاقِ الْحَدِيثِ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ وَزَادَ فِيهِ قَالَ إِنِّي وَاللَّهِ مَا لَيْسَتْهَا *

۱۷۶۶۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ ضَرَبِ بْنِ نَعْمٍ الْفَيْسِي عَنْ زُهْدِ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ مَا عِنْدِي مَا أُحْمِلُكُمْ وَاللَّهِ مَا أُحْمِلُكُمْ ثُمَّ بَعَثَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ دَوْدٍ يُفْعُ الذَّرَى فَقُلْنَا إِنَّا أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ فَخَلَفَ أَنْ لَا يُحْمِلَنَا فَأَتَيْنَاهُ فَأَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ إِنِّي لَا أُحْلِفُ عَلَى نَجِينٍ أُرَى

فرمایا میں کوئی قسم نہیں کھاتا، مگر یہ کہ اس سے بہتر چیز کو پاتا ہوں، تو پھر اسی کو کر لیتا ہوں۔

۱۷۶۷۔ محمد بن عبد الاعلیٰ سجی، معتمر، بواسطہ اپنے والد۔ ابو السلیل، زیدم، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم زیادہ تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری مانگنے کے لئے آئے اور جریہ کی روایت کی طرح بیان کیا۔

۱۷۶۸۔ زبیر بن حرب، مروان بن معاویہ فزاری، یزید بن کسان، ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دیر ہو گئی، پھر وہ اپنے گھر گیا، بچوں کو دیکھا کہ وہ سو گئے ہیں، اس کی بیوی کھانا لے کر آئی، تو اس نے قسم کھائی کہ میں اپنے بچوں کی وجہ سے کھانا نہیں کھاؤں گا پھر اسے کھالینا ہی مناسب معلوم ہوا، اور اس نے کھالیا، پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس چیز کا تذکرہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جو کوئی کسی بات کے متعلق قسم کھائے پھر اور کوئی بات اس سے بہتر نظر آئے تو اسے کر لے اور اپنی قسم کا کفارہ دے۔

۱۷۶۹۔ ابو الطاہر، عبد اللہ بن وہب، مالک، سہیل بن ابی صالح بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کسی بات کے متعلق قسم کھائے اور پھر اس سے بہتر کوئی اور بات معلوم ہو تو اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے، اور اسے کر لے۔

۱۷۷۰۔ زبیر بن حرب، ابن ابی اویس، عبد العزیز بن مطلب، سہیل بن ابی صالح، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی چیز کے متعلق قسم کھائے اور

غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا آتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ *

۱۷۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى تَيْمِي حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا أَبُو السَّيْلِ عَنْ زَيْدٍ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنَّا مُشَاةً فَأَتَيْنَا نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ يَنْحُو حَدِيثُ جَرِيرٍ *

۱۷۶۸۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَغْتَمَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ فَوَجَدَ الصَّبِيَّةَ قَدْ نَامُوا فَأَنَادَ أَهْلُهُ بِطَعَامِهِ فَحَلَفَ لَا يَأْكُلُ مِنْ أَجْلِ صَبِيَّتِهِ ثُمَّ بَدَأَ لَهُ فَأَكَلَ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَأْتِهَا وَلْيَكْفُرْ عَنْ يَمِينِهِ *

۱۷۶۹۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَكْفُرْ عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَفْعَلْ *

۱۷۷۰۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

بھراس کے علاوہ اور کوئی چیز اس سے بہتر دیکھے تو اس بہتر چیز کو اختیار کرے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دے۔

۱۷۷۱- قاسم بن زکریا، خالد بن خالد، سلیمان بن بلال، سہیل سے اسی سند کے ساتھ مالک کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے کہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے، اور جو بہتر بات اسے نظر آئے وہ کرے۔

۱۷۷۲- حمید بن سعید، جریر، عبدالعزیز بن رفیع، حمیم بن طرفہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک سائل آیا اور ان سے ایک غلام کی قیمت کا، یا کوئی حصہ اس کی قیمت کا مانگا، عدیؓ بولے میرے پاس تجھے دینے کے لئے کچھ نہیں ہے مگر میری ذرا اور خود موجود ہے اور اپنے گھر والوں کو میں تجھے دینے کے لئے لکھتا ہوں، مگر وہ راضی نہ ہوا، حضرت عدیؓ کو حصہ آگیا اور کہا خدا کی قسم میں تجھے کچھ نہیں دوں گا، پھر وہ راضی ہو گیا، حضرت عدیؓ نے کہا اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا کہ آپؐ فرما رہے تھے کہ جو شخص کسی چیز کے متعلق قسم کھائے اور پھر دوسری بات اس سے زیادہ پرہیزگاری کی دیکھے تو زیادہ پرہیزگاری والی بات اختیار کرے تو میں اپنی قسم نہ توڑتا۔

۱۷۷۳- عبید اللہ بن محاذ بواسطہ اپنے والد، شعبہ، عبدالعزیز بن رفیع، حمیم بن طرفہ، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی چیز کے متعلق قسم کھائے اور پھر اس کے علاوہ اور کسی چیز کو بہتر سمجھے تو اس بہتر چیز کو کرے اور اپنی قسم کو چھوڑ دے۔

۱۷۷۴- محمد بن عبد اللہ بن نمیر، محمد بن طریف بکلی، محمد بن فضیل، اعمش، عبدالعزیز بن رفیع، حمیم طائی، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب

حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَاثِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَلْيَكْفُرْ عَنْ يَمِينِهِ *

۱۷۷۱- وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَاءَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي سُهَيْلٌ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ فَلْيَكْفُرْ يَمِينَهُ وَلْيَفْعَلِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ *

۱۷۷۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَفِيعٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ قَالَ جَاءَ سَائِلٌ إِلَى عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ فَسَأَلَهُ نَفَقَةً فِي ثَمَنٍ حَادِمٍ أَوْ فِي بَعْضِ ثَمَنٍ حَادِمٍ فَقَالَ لَيْسَ عِنْدِي مَا أُعْطِيكَ إِلَّا دِرْعِي وَمِغْفَرِي فَارْتَضَى إِلَى أَهْلِي أَنْ يُعْطَوْكَهَا قَالَ فَلَمْ يَرْضَ فَعَضِبَ عَدِيٌّ فَقَالَ أَمَا وَاللَّهِ لَا أُعْطِيكَ شَيْئًا ثُمَّ إِنَّ الرَّحْلَ رَضِيَ فَقَالَ أَمَا وَاللَّهِ لَوْ لَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ ثُمَّ رَأَى اتَّقَى إِلَهُ مِنْهَا فَلْيَاثِ التَّقْوَى مَا حَثَّتْ يَمِينِي *

۱۷۷۳- وَحَدَّثَنَا عُثَيْبُ بْنُ مَعَادٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَفِيعٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَاثِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَلْيَتْرِكْ يَمِينَهُ *

۱۷۷۴- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ طَرِفٍ الْبَحْلِيُّ وَالْفُطَيْمِيُّ الْبَحْلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَفِيعٍ عَنْ تَمِيمِ الطَّائِي عَنِ عَدِيِّ

کوئی تم میں سے قسم کھالے پھر اس سے بہتر کوئی چیز دیکھے تو اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے اور اس بہتر کو اختیار کرے۔

۱۷۷۵۔ محمد بن طریف، محمد بن فضیل، شیبانی، عبد العزیز بن رفیع، حمیم طائی، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۷۷۶۔ محمد بن ثنیٰ اور ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ساک بن حرب، حمیم بن طرفہ، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص ان کے پاس سو درہم مانگنے کے لئے آیا، انہوں نے فرمایا تو مجھ سے سو درہم مانگتا ہے اور میں حاتم کا بیٹا ہوں، خدا کی قسم میں تجھے نہیں دوں گا (۱)، پھر فرمایا اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ جو شخص کسی کام کے لئے قسم کھالے اور پھر اس سے بہتر کوئی دوسرا کام معلوم ہو تو بہتر کو کرے۔

۱۷۷۷۔ محمد بن حاتم، بہز، شعبہ، ساک بن حرب، حمیم بن طرفہ، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے ان سے کچھ طلب کیا اور حسب سابق روایت مروی ہے اور یہ زیادہ ہے کہ انہوں نے کہا کہ تو میری عطا سے چار سو درہم لے۔

۱۷۷۸۔ شیبان بن فروخ، جریر بن حازم، حسن، حضرت عبد الرحمن بن سرور رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَلَفَ أَحَدُكُمْ عَلَى الْيَمِينِ فَرَأَى خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَكْفُرْهَا وَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ *
۱۷۷۵۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَفِيعٍ عَنْ تَمِيمِ الطَّائِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَلِكَ *
۱۷۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ شَرَارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ وَأَنَا رَجُلٌ سَأَلَهُ مِائَةَ دِرْهَمٍ فَقَالَ تَسْأَلُنِي مِائَةَ دِرْهَمٍ وَأَنَا ابْنُ حَاتِمٍ وَاللَّهِ لَا أُعْطِيكَ ثُمَّ قَالَ لَوْ مَا أَنِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ خَلَفَ عَلَى يَمِينٍ ثُمَّ رَأَى خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ *
۱۷۷۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سِمَاكِ بْنُ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ تَمِيمَ بْنَ طَرَفَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ وَزَادَ وَلَكَ أَرْبَعُمِائَةٍ فِي عَطَائِي *
۱۷۷۸۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ قَرُوخٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُمْرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَلَفَ أَحَدُكُمْ عَلَى الْيَمِينِ فَرَأَى خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَكْفُرْهَا وَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ *
(۱) اس جملہ کی وضاحت یہ ہے کہ دو مسائل جانتا تھا کہ حضرت عدی کے پاس دراصل نہیں ہیں پھر بھی اس نے سوال کر لیا تو اس پر حضرت عدی نے ناراض ہو کر فرمایا کہ تجھے پتا ہے کہ میرے پاس کچھ نہیں اور یہ بھی جانتا ہے کہ میں حاتم طائی کا بیٹا ہوں اور میرے لئے کسی کے سوال کے جواب میں انکار کرنا بہت مشکل ہوتا ہے تو پھر بھی سوال کرتا ہے اس لئے نہ دینے کی قسم کھائی۔

فرمایا، اے عبدالرحمن! حکومت کی درخواست نہ کر، کیونکہ اگر درخواست کے بعد تجھے ٹی تو تیرے سپرد کردی جائیگی، اور اگر بغیر درخواست کے تجھے ٹی تو پھر اس کے متعلق تیری مدد کی جائے گی، اور جب تو کسی چیز پر قسم کھائے، پھر اس کے خلاف بہتر دیکھے تو قسم کا کفارہ دے اور جو بہتر معلوم ہو اسے کر، ابو احمد جلوہ نے بیان کیا کہ ہم سے ابو العباس الماسر جی نے شیام بن فروخ کے واسطے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

۷۷۹ء۔ علی بن حجر سعدی، ہشیم، یونس، منصور اور حمید۔

(دوسری سند) ابو کامل جحدری، حماد بن زید، ساک بن عطیہ، یونس بن عبید، ہشام بن حسان۔

(تیسری سند) عبید اللہ بن معاذ معتمر بواسطہ اپنے والد (چوتھی سند) عقبہ بن کرم عی، سعید بن عامر، سعید، قتادہ، حسن، حضرت عبدالرحمن بن سرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق حدیث مروی ہے باقی معتمر کی روایت میں حکومت کا ذکر نہیں ہے۔

باب (۲۲۵) قسم، قسم کھلانے والے کی نیت کے مطابق ہوگی۔

۷۸۰ء۔ یحییٰ بن یحییٰ اور عمرو ناقد، ہشیم بن بشیر، عبداللہ بن ابی صالح، بواسطہ اپنے والد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ تیری قسم اپنی چیز کے مطابق ہوگی جس پر تیرا ساقی تیری تصدیق کرے گا اور عمرو کی روایت میں "بعد تک" کا لفظ ہے۔

وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِن أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وَكُنْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ وَأَتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ قَالَ أَبُو أَحْمَدَ الْخُلُودِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الْمَاسَرُ حَمِيْدُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْحٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ *

۱۷۷۹- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُونُسَ وَمَنْصُورٍ وَحُمَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْخُضَيْرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَطِيَّةٍ وَيُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ وَهَشَامِ بْنِ حَسَّانٍ فِي آخِرِينَ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ ح وَحَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ النُّعْمِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ كُلُّهُمْ عَنْ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ أَبِيهِ ذِكْرُ الْإِمَارَةِ *

(۲۲۵) بَابُ يَمِينِ الْحَالِفِ عَلَى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ *

۱۷۸۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَعَمْرُو النَّاقِذُ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ وَ قَالَ عَمْرُو حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينُكَ عَلَى مَا بَصَدْتُكَ عَلَيْهِ صَاحِبُكَ وَ قَالَ عَمْرُو بَصَدْتُكَ بِوَ صَاحِبُكَ *

(فائدہ) بالا جماع ان احادیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر قاضی یا حاکم کسی سے قسم لے اور اپنے آپ کو بچانے کے لئے جھوٹی قسم کھالے تو عذاب الہی کا وہی مورد ہوگا۔

۱۷۸۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، ہشیم، حماد بن ابی صالح، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تیری قسم اسی چیز کے مطابق ہوگی جو تیرے ساتھی کی نیت ہوگی۔

باب (۲۲۶) قسم میں انشاء اللہ کہنا۔

۱۷۸۲۔ ابوالریح العسکری اور ابو کامل الجعفری، حماد بن زید، ایوب محمد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی ساتھ بیٹیاں تھیں انہوں نے فرمایا کہ میں سب کے پاس ایک ہی رات میں جاؤں گا اور سب کے استقرار حل ہو جائے گا اور پھر ان میں سے ہر ایک لڑکا جنے گی، جو شہسوار ہو کر اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرے گا (پھر حضرت سلیمان علیہ السلام ان سب کے پاس گئے) مگر ایک عورت کے علاوہ اور کوئی حاملہ نہیں ہوئیں اور اس عورت نے بھی آدھا بچہ جنا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سلیمان علیہ السلام اگر انشاء اللہ کہتے تو ہر عورت ایک بچہ بنتی جو شہسوار بن کر اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرتا۔

۱۷۸۳۔ محمد بن عباد، ابن ابی عمر، سفیان، ہشام بن حجر، طاؤس، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ اس رات میں ستر عورتوں کے پاس ہو آؤں گا اور ہر ایک ان میں سے ایک بچہ جنے گی، جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرے گا ان کے ساتھی یا فرشتے نے کہا، انشاء اللہ کہہ لو، لیکن انہوں نے نہ کہا اور وہ بھلا دیے گئے، چنانچہ ان عورتوں میں سے کسی کے کوئی بچہ پیدا نہیں ہوا، سوائے ایک عورت کے اس کے بھی آدھا بچہ ہوا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

۱۷۸۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَمِينُ عَلَى نَبَةِ الْمُسْخَلِفِ *

(۲۲۶) بَابُ الْإِسْتِثْنَاءِ *

۱۷۸۲- حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْعَسْكَرِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ الْحَذْرِيُّ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ لِسُلَيْمَانَ سِتُونَ امْرَأَةً فَقَالَ لَأَطْوِفَنَّ عَلَيْهِنَّ اللَّيْلَةَ فَتَحْمِلُ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ قَلْبُ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ غُلَامًا فَارْسًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ إِلَّا وَاحِدَةً فَوَلَدَتْ بِنْتُ نَصَفَ إِنْسَانٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ اسْتَشْنَى لَوَلَدَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ غُلَامًا فَارْسًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ *

۱۷۸۳- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ وَابْنِ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَجَّيرٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ نَبِيَّ اللَّهِ لَأَطْوِفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى سِتِّينَ امْرَأَةً كُلُّهُنَّ نَأْبِي بَغْلَامٍ يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ أَوْ الْمَلِكُ قُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَمْ يَقُلْ وَنَسِيَ فَلَمْ تَأْتِ وَاحِدَةٌ مِنْ نِسَائِهِ إِلَّا وَاحِدَةٌ جَاءَتْ بِشِقِّ غُلَامٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

ارشاد فرمایا کہ اگر وہ انشاء اللہ کہہ لیتے تو ان کی بات نہ جاتی اور ان کا مقصد بھی پورا ہو جاتا۔

۷۸۴۔ ابن ابی عمر، سفیان، ابوالثراد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۷۸۵۔ عہد بن حمید، عبدالرزاق بن ہمام، معمر، ابن طاووس، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن داؤد نے فرمایا کہ آج رات میں ستر عورتوں کے پاس ہو آؤں گا، کہ ہر ایک ان میں سے ایک بیٹا جنے گی، جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرے گا، ان سے کہا گیا کہ انشاء اللہ کہہ لیں، انہوں نے نہ کہا، چنانچہ رات کو سب کے پاس ہو آئے، ایک عورت کے علاوہ اور کسی نے بچہ نہیں جنا، اس نے بھی آدھا بچہ جنا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر وہ انشاء اللہ کہہ لیتے تو حادثہ بھی نہ ہوتے، اور ان کی حاجت بھی پوری ہو جاتی۔

۷۸۶۔ زہیر بن حرب، شہاب، بورقاء، ابوالثراد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، سلیمان بن داؤد نے فرمایا آج رات میں نوے عورتوں کے پاس جاؤں گا اور ہر ایک سے ایک شہسوار پیدا ہوگا، جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرے گا، ان کے ساتھی نے کہا کہ انشاء اللہ کہہ لو، انہوں نے انشاء اللہ نہیں کہا اور سب عورتوں کے پاس گئے اور ایک عورت کے علاوہ کوئی حاملہ نہیں ہوئی، اس نے بھی ایک ناقص بچہ جنا، قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے، اگر وہ انشاء اللہ کہتے تو سب کے سب اللہ تعالیٰ کے راستہ میں سوار ہو کر جہاد کرتے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمْ يَخْشَفْ وَكَانَ ذَرْكَاً لَهُ فِي حَاجَتِهِ *

۱۷۸۴۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ أَوْ نَحْوَهُ *

۱۷۸۵۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ لَأُطِيفَنَ اللَّيْلَةَ عَلَى سَبْعِينَ امْرَأَةً تَلِدُ كُلُّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ غُلَامًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقِيلَ لَهُ قُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَمْ يَقُلْ فَأَطَافَ بِهِنَّ فَلَمْ تَلِدْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةً وَاحِدَةً يَصْنَفُ إِنْسَانٌ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمْ يَخْشَفْ وَكَانَ ذَرْكَاً لِحَاجَتِهِ *

۱۷۸۶۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ لَأُطَوَّفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى سَبْعِينَ امْرَأَةً كُلُّهَا تَأْتِي بِغَارِسٍ يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ قُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَمْ يَقُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَطَافَ عَلَيْهِنَّ جَمِيعًا فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةً وَاحِدَةً فَجَاءَتْ بِشَيْقٍ رَجُلٍ وَالْأُخْرَى نَفْسُ مُحَمَّدٍ بَيِّنَةٌ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَجَاحِدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَرُسَانَا أَجْمَعُونَ *

(فائدہ) حقیقت الہی اس بات کی متقاضی تھی، اس لئے انہیں لفظ انشاء اللہ کہنے کا خیال نہیں رہا یہ مطلب نہیں ہے کہ انہوں نے تقویض الی اللہ کو ضروری نہیں سمجھا، بعض روایات میں ساتھ اور بعض میں ستر اور تو سے تعداد آ رہی ہے، اس میں کسی قسم کا کوئی تضاد نہیں ہے

کیونکہ قبیل کے بیان کرنے سے کثیر کی نفی نہیں ہو کرتی اور ساتھی سے مراد فرشتہ ہے کیونکہ صحیح بخاری میں اسی طرح روایت مذکور ہے اور نیز بخاری میں دوسرے مقام پر صاحب کی تفسیر سفیان بن عیینہ نے فرشتہ ہی کی ہے، اور یہ بھی معلوم ہوا کہ انبیاء کرام کے قبضہ قدرت میں کوئی چیز نہیں ہوتی چہ جائیکہ اولیاء کرام کسی کو ولاد دیں یا حاجات پوری کریں، جملہ امور کائنات اسی ذات وحدہ لا شریک کے قبضہ قدرت میں ہیں، جسے چاہے دے اور جسے چاہے نہ دے کوئی نبی ہو یا ولی کسی کے قبضہ میں کچھ نہیں ہے سب کے سب اسی کے محتاج ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب (مترجم)

۱۷۸۷- وَحَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهَذَا السَّنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كَلِمًا تَحْمِلُ غُلَامًا يُحَاجِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ *

۱۷۸۷- سويد بن سعيد، حفص بن ميسره، موسى بن عقبه، ابو الزناد سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں، لیکن انہوں نے بیان کیا کہ ہر ایک ان سے ایک لڑکا اپنے گی جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرے گا۔

باب (۲۲۷) اگر قسم سے گھروالوں کا نقصان ہو تو قسم کا نہ توڑنا ممنوع ہے بشرطیکہ وہ کام حرام نہ ہو۔

۱۷۸۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُسَبِّحٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَأَنْ يَلْجَأَ أَحَدُكُمْ بَيْنِيهِ فِي أَهْلِهِ أَتَمَّ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ أَنْ يُعْطِيَ كَفَّارَتَهُ الَّتِي فَرَضَ اللَّهُ *
۱۷۸۸- محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منبہ، ان روایات سے نقل کرتے ہیں جو ان سے حضرت ابو ہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہیں، ان چند احادیث میں سے یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خدا کی قسم تم میں سے کسی کا اپنی قسم پرستے رہنا جو کہ اس نے اپنے گھروالوں کے حق میں کھائی ہے۔ اس کے لئے خدا تعالیٰ کے نزدیک زیادہ گناہ کا باعث ہے اس قسم کے کفارہ ادا کرنے سے جو کہ اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمایا ہے۔

(فائدہ) یعنی ہر چند قسم کا پورا کرنا ہے مگر ایسی قسم کی جس میں گھروالوں کا نقصان ہو تو پھر اس کا توڑنا واجب ہے، بشرطیکہ قسم کے توڑنے سے کسی گناہ کا ارتکاب نہ ہو یا جو، اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

باب (۲۲۸) کافر مشرف باسلام ہونے کے بعد اپنی نذر کا کیا کرے۔

۱۷۸۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَمَشِيِّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَالْقَلْفُطِيُّ زُهَيْرٌ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ

۱۷۸۹- محمد بن ابو بکر مقدی اور محمد بن شیخ، زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید القطان، عبد اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ

بَابُ نَذْرِ الْكَافِرِ وَمَا يَفْعَلُ فِيهِ إِذَا أَسْلَمَ *

۲۲۸) نذر الکافر وما یفعل فیہ اذا اسلم *

الْقَطَّانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ
ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي
نَذَرْتُ فِي الْحَاثِلَةِ أَنْ أَغْتَكِفَ لَيْلَةً فِي
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ فَأَوْفِ بِنَذْرِكَ *

(قاہدہ) یعنی جب اس کا پورا کرنا مستحب ہے کیونکہ اس نذر میں کوئی محصیت نہیں، امام مالک، ابو حنیفہ اور امام شافعی اور جمہور علمائے کرام کے نزدیک کافر کی نذر ہی صحیح نہیں اس لئے اس کا پورا کرنا بھی واجب اور ضروری نہیں ہے۔ واللہ اعلم بالصواب (نووی جلد ۲ ص ۵۰)

۱۷۹۰- وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجُ حَدَّثَنَا أَبُو
أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْوَهَّابِ يُعْنِي الثَّقَفِيُّ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ
أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
جَمِيعًا عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ عَمْرٍو بْنُ حَبْلَةَ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ سَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كُلُّهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَ قَالَ حَفْصُ بْنُ تَيْهَمٍ عَنْ
عُمَرَ بِهَذَا الْحَدِيثِ أَمَّا أَبُو أُسَامَةَ وَالثَّقَفِيُّ فَبِ
حَدِيثِهِمَا اغْتِكَافُ لَيْلَةٍ وَأَمَّا فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ
فَقَالَ جَعَلَ عَلَيْهِ يَوْمًا يَغْتَكِفُهُ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ
حَفْصِ ذِكْرُ يَوْمٍ وَلَا لَيْلَةٍ *

۱۷۹۱- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ أَنَّ أَبُوبَ
حَدَّثَهُ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ
حَدَّثَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْحِمْيَرِ بَعْدَ أَنْ
رَجَعَ مِنَ الطَّائِفِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي
نَذَرْتُ فِي الْحَاثِلَةِ أَنْ أَغْتَكِفَ يَوْمًا فِي
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَكَيْفَ تَرَى قَالَ إِذَا هَبَّ
فَاغْتَكِفَ يَوْمًا قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْطَاهُ جَارِيَةً مِنَ الْخُمُسِ

۱۷۹۱- ابو الطاہر، عبد اللہ بن وہب، جریر بن حازم، ابوب،
نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں
کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اور آپ
طائف سے واپسی پر مقام حرا میں تھے، اور عرض کیا یا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے زمانہ جاہلیت میں مسجد حرام میں
ایک دن اعتکاف کرنے کی نذر مانی تھی تو آپ اس کے متعلق
کیا ارشاد فرماتے ہیں، آپ نے فرمایا، جاؤ اور ایک دن اعتکاف
کرو، حضرت عمر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے تم میں سے ایک باندی انہیں دے دی تھی، جب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام قیدیوں کو آزاد کر دیا تو حضرت عمرؓ نے ان کی آوازیں سنیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں آزاد کر دیا ہے، حضرت عمرؓ نے دریافت کیا، یہ کیا کہہ رہے ہیں، حاضرین نے عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیدیوں کو آزاد کر دیا ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا اے عبد اللہ اس باندی کے پاس جا اور اسے آزاد کر دے۔

۱۷۹۲۔ عبد بن حید، عبد الرزاق، معمر، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خنین سے واپس ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس نذر کے متعلق دریافت فرمایا جو کہ جاہلیت کے زمانہ میں کی تھی، یعنی ایک دن کا احکاف کروں گا بقیہ حدیث جریر بن حازم کی روایت کی طرح مذکور ہے۔

۱۷۹۳۔ احمد بن عبدہ الضبی، حماد بن زید، ایوب، حضرت نافع ذکر کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر اند سے عمرہ کرنے کا تذکرہ کیا گیا، وہ بولے آپؐ نے ہر اند سے عمرہ نہیں کیا، اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نذر کا تذکرہ کیا کہ انہوں نے جاہلیت میں ایک رات احکاف کی نذر مانی، بقیہ روایت جریر بن حازم اور معمر کی روایت کی طرح ہے۔

(قاہرہ) امام نووی فرماتے ہیں ممکن ہے کہ حضرت ابن عمرؓ کو اس کا علم نہ ہو کیونکہ امام مسلم ہی نے کتاب الحج میں حضرت انسؓ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خنین کے سال ہر اند سے عمرہ کا احرام باندھا اور اثبات نفی پر مقدم ہوتا ہے۔

۱۷۹۴۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی، حجاج بن منہال، حماد، ایوب، (دوسری سند) یحییٰ بن خلف، عبد الاعلیٰ، محمد بن اسحاق، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں باقی دونوں حدیثوں میں ایک دن کے احکاف کا ذکر ہے۔

فَلَمَّا أَغْتَفَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَايَا النَّاسِ سَمِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَصْوَاتَهُمْ يَقُولُونَ أَغْتَفَقْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هَذَا فَقَالُوا أَغْتَفَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَايَا النَّاسِ فَقَالَ عُمَرُ يَا عَبْدَ اللَّهِ اذْهَبْ إِلَى بَلْتِ الْحَارِثِيَةِ فَحُلِّ سَبِيلَهَا *

۱۷۹۲۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَحْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَحْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا قُفِلَ النَّبِيُّ مِنْ خَنِينٍ سَأَلَ عُمَرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَذْرِ كَانَ نَذَرَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اغْتِكَافَ يَوْمٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ *

۱۷۹۳۔ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَدَنَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ ذَكَرَ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ عُمَرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَفَرَانِيَةِ فَقَالَ لَمْ يَغْتَمِرْ مِنْهَا قَالَ وَكَانَ عُمَرُ نَذَرَ اغْتِكَافَ لَيْلَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ وَمَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ *

۱۷۹۴۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الِیْنَهَالِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ أَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِهَذَا الْحَدِيثِ فِي النَّذْرِ وَفِي حَدِيثِهِمَا جَمِيعًا اغْتِكَافَ يَوْمٍ *

باب (۲۲۹) بَابُ صُحْبَةِ الْمَمَالِكِ *

باب (۲۲۹) غلاموں کے ساتھ کس طرح سلوک کیا جائے۔

۷۹۵۔ ابو کامل فضیل بن حسین جحدری، ابو عوانہ، فراس، ذکوان ابی صالح، زلفان ابی عمر بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں آیا، اور انہوں نے ایک غلام آزاد کیا تھا تو زمین سے لکڑی یا لور کوئی چیز اٹھا کر کہا، اس میں اس کے برابر بھی ثواب نہیں، مگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرما رہے تھے کہ جو آدمی اپنے غلام کے ملانچہ مارے، یا اسے مارے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ اسے آزاد کر دے۔

(فائدہ) یہ آزاد کرنا باجماع مستحب ہے واجب نہیں، اس روایت اور آنے والی روایتوں سے غلاموں کے ساتھ حسن سلوک، نرمی، ملاطفت کا بین طور پر ثبوت اور اس کی ترغیب واضح اور روشن ہو جائے گی اور مصلحتین حضرت کو اگر انہیں پڑھنے اور پھر اس کے بعد انصاف کرنے کی توفیق ہوئی تو انہیں کھل جائیں گی کہ اسلام کی یہ تعلیم ہے اور اگر اسلام میں غلامی ہے، تو اس قسم کی ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

۷۹۶۔ محمد بن ثنی اور ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، فراس، ذکوان، زلفان بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک غلام کو بلایا اور اس کی پیچھے پر نشان دیکھا اور فرمایا کہ میں نے تجھے تکلیف دی ہے، وہ بولا نہیں، حضرت ابن عمر نے فرمایا تو آزاد ہے، اس کے بعد زمین پر سے کوئی چیز اٹھائی، اور فرمایا کہ اس کے آزاد کرنے میں مجھے اتنا بھی ثواب نہیں لا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے کہ جو شخص اپنے غلام کے ناحق حد لگائے، یا اس کے ملانچہ مارے تو اس چیز کا کفارہ اسے آزاد کر دینا ہے۔

۷۹۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع (دوسری سند) محمد بن ثنی، عبد الرحمن، سفیان، فراس سے شعبہ اور ابو عوانہ کی سند کے ساتھ حدیث مروی ہے، باقی ابن مہدی کی روایت میں "حدالم یاہ" کے لفظ ہیں اور وکیع کی روایت میں "الطم عہدہ" کے لفظ

۱۷۹۵۔ حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ ذَكْوَانَ أَبِي صَالِحٍ عَنْ زَادَانَ أَبِي عَمْرٍو قَالَ أَتَيْتُ ابْنَ عَمْرٍو وَقَدْ أَغْتَقَ مَمْلُوكًا قَالَ فَأَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ عُودًا أَوْ شَيْئًا فَقَالَ مَا فِيهِ مِنَ الْآخِرِ مَا يَسُوئِي هَذَا إِلَّا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ لَطَمَ مَمْلُوكَهُ أَوْ ضَرَبَهُ فَكَفَّارَتُهُ أَنْ يُعْتِقَهُ *

۱۷۹۶۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِبْنِ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فِرَاسٍ قَالَ سَمِعْتُ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ زَادَانَ أَنَّ ابْنَ عَمْرٍو دَعَا بِغُلَامٍ لَهُ فَرَأَى بِظَهْرِهِ آثَرًا فَقَالَ لَهُ أَوْجَعْتَنِي قَالَ لَا قَالَ فَأَنْتَ عَقِيقٌ قَالَ ثُمَّ أَخَذَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ مَا لِي فِيهِ مِنَ الْآخِرِ مَا يَزِرُنِي هَذَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ ضَرَبَ غُلَامًا لَهُ حَدًّا لَمْ يَأْتِهِ أَوْ لَطَمَهُ فَإِنْ كَفَّارَتُهُ أَنْ يُعْتِقَهُ *

۱۷۹۷۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ كِلَابٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ فِرَاسٍ بِإِسْنَادٍ شُعْبَةَ وَأَبِي عَوَانَةَ أَمَّا حَدِيثُ ابْنِ

ہیں، اس میں حد کا ذکر نہیں ہے۔

۱۷۹۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، سفیان، سلمہ بن کھیل، معاویہ بن سوید بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے غلام کے طمانچہ مارا، پھر میں بھاگ گیا، اور ظہر کی نماز سے پہلے آیا اور اپنے والد کے پیچھے ظہر کی نماز پڑھی، انہوں نے غلام کو بلایا اور مجھے بھی بلایا، پھر غلام سے فرمایا، اس سے بدلہ لے لے، اس نے معاف کر دیا، پھر سوید نے کہا کہ ہم مقرر کی اولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھے، ہمارے پاس صرف ایک غلام تھا، اسے ہم میں سے کسی نے طمانچہ مار دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع ہو گئی، آپ نے فرمایا اسے آزاد کر دو، ہم نے عرض کیا ہمارے پاس اس کے علاوہ کوئی غلام نہیں، آپ نے فرمایا، اچھا اس سے خدمت لیتے رہو، جب اس کی ضرورت نہ رہے تو اسے آزاد کر دو۔

۱۷۹۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور محمد بن عبد اللہ بن نمیر، ابن اور یس، حصین، حضرت بلال بن یاف بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے جلدی کی اور اپنے خادم کے طمانچہ مار دیا، حضرت سوید بن مقرر بن بولے کہ تجھے اس کے عمدہ چہرے کے علاوہ اور کوئی جگہ نہ ملی، مجھے دیکھ میں مقرر کا ساتواں بیٹا تھا اور ایک خادم کے علاوہ ہمارے پاس دوسرا کوئی خادم نہیں تھا، ہم میں سے سب سے چھوٹے نے اس کے طمانچہ مار دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے آزاد کرنے کا حکم دے دیا۔

۱۸۰۰۔ محمد بن قحی اور ابن بشار، ابن ابی عدی، شعبہ، حصین، حضرت بلال بن یاف بیان کرتے ہیں کہ ہم سوید بن مقرر کے گھر میں جو نعمان بن مقرر کے بھائی تھے، کپڑا بچا کرتے تھے ایک لوٹری وہاں آئی اور اس نے ہم میں سے کسی کو ایک

مہدیٰ فذکر فیہ حدًا لم یأمرہ وفی حدیث وکیع من لطم عبده ولم يذكر الحد *

۱۷۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَالْأَفْطُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبُو حَدَّثَنَا سَفِيَّانٌ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهِيلٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ لَطَمْتُ مَوْلَى لَنَا فَهَرَبْتُ ثُمَّ جِئْتُ قَبِيلَ الظُّهْرِ فَصَلَّيْتُ خَلْفَ أَبِي فِدْعَاهُ وَدَعَايَ ثُمَّ قَالَ امْتِثِلْ مِنْهُ مَعَا ثُمَّ قَالَ كُنَّا بَيْنِي مُقَرَّرٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا إِلَّا خَادِمٌ وَاحِدٌ فَلَطَمَهَا أَحَدُنَا فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْتَقُوهَا قَالُوا لَيْسَ لَهُمْ خَادِمٌ غَيْرُهَا قَالَ فَلْيَسْتَحْدِمُوهَا فَإِذَا اسْتَعْنَوْا عَنْهَا فَلْيَحْلُوا سَبِيلَهَا *

۱۷۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَالْأَفْطُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ عَجَلَ شَيْخٌ فَلَطَمَ خَادِمًا لَهُ فَقَالَ لَهُ سُوَيْدُ بْنُ مَقْرَرٍ عَجَزَ عَلَيْكَ إِلَّا حُرٌّ وَجَنَّتْهَا لَقَدْ رَأَيْتَنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مِنْ بَنِي مُقَرَّرٍ مَا لَنَا خَادِمٌ إِلَّا وَاحِدَةٌ لَطَمَهَا أَصْغَرُنَا فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُعْتِقَهَا *

۱۸۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ نَشَارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ كُنَّا بَنِي النَّزْرِ فِي دَارِ سُوَيْدِ بْنِ مَقْرَرٍ أَخِي النُّعْمَانِ بْنِ مَقْرَرٍ فَحَرَجَتْ

خَارِبَةً فَقَالَتْ لِرَجُلٍ مِّنَا كَلِمَةً فَلَطَمَهَا فَعَضِبَ
سُوَيْدٌ فَذَكَرَ حَدِيثَ أَبِي إِدْرِيسَ *

۱۸۰۱- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ
الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ قَالَ لِي
مُحَمَّدُ بْنُ الْمُكَلِّبِ مَا اسْمُكَ قُلْتُ شُعْبَةُ
فَقَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنِي أَبُو شُعْبَةَ الْعِرَاقِيُّ عَنْ
سُوَيْدِ بْنِ مِقْرَنٍ أَنَّ خَارِبَةَ لَهْ لَطَمَهَا إِنْسَانٌ
فَقَالَ لَهُ سُوَيْدٌ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الصُّورَةَ مُحَرَّمَةٌ
فَقَالَ لَفَذَ رَأَيْتَنِي وَإِنِّي لَسَابِعُ إِخْوَةٍ لِي مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا لَنَا حَادِمٌ
غَيْرُ وَاحِدٍ فَعَمَدٌ أَحَدُنَا فَلَطَمَتْ فَأَمَرَنَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَغْفِقَهُ *

۱۸۰۲- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ
بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ وَهْبِ بْنِ جَرِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ
قَالَ قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُكَلِّبِ مَا اسْمُكَ
فَذَكَرَ بِبَيْتِ حَدِيثِ عَبْدِ الصَّمَدِ *

۱۸۰۳- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْحَضْرِيُّ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ
عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ أَبُو
مَسْعُودٍ الْبَذَرِيُّ كُنْتُ أَضْرِبُ غُلَامًا لِي
بِالسَّوْطِ فَسَمِعْتُ صَوْتًا مِنْ خَلْفِي اعْلَمْ أَبَا
مَسْعُودٍ فَلَمْ أَفْهَمْ الصَّوْتِ مِنَ الْغَضَبِ قَالَ
فَلَمَّا دَنَا مِنِّي إِذَا هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ يَقُولُ اعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ
اعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ قَالَ فَالْقَيْتُ السَّوْطَ مِنْ بِيَدِي
فَقَالَ اعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ أَنَّ اللَّهَ أَفْضَرُ عَلَيْكَ
مِنْكَ عَلَى هَذَا الْغُلَامِ قَالَ فَقُلْتُ لَا أَضْرِبُ
مَمْلُوكًا نَعْدَهُ أَبَدًا *

ہات کبھی اس نے اس کے طمانچہ مار دیا، سوید غضبناک ہو گئے اور
پھر انہوں نے ابن اور یس کی روایت کی طرح حدیث بیان کی۔
۱۸۰۱- عبدالوارث بن عبدالصمد، بواسطہ اپنے والد شعبہ، محمد
بن مسعود، ابو شعبہ عراقی، حضرت سوید بن مقرن رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے بیان کیا کہ ان کی لوٹری کو
کسی نے طمانچہ مارا، حضرت سوید بولے کیا تجھے معلوم نہیں ہے
کہ منہ پر مارنا حرام ہے، اور مجھے دیکھ میں اپنے بھائیوں میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ساتواں تھا اور
ہمارے پاس علاوہ ایک خادم کے دوسرا کوئی خادم نہ تھا، تو ہم
میں سے ایک نے اس غلام کے طمانچہ مار دیا تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اس کے آزاد کر دینے کا حکم دید۔

۱۸۰۲- اسحاق بن ابراہیم اور محمد بن ثنی، وہب بن جریر، شعبہ
سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے محمد بن
مسعود نے دریافت کیا کہ حیرانام کیا ہے اور حسب سابق
روایت مروی ہے۔

۱۸۰۳- ابوالکامل جحدری، عبدالواحد بن زیاد، اعمش، ابراہیم
تیمی، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں اپنے غلام
کو کوڑے سے مار رہا تھا تو میں نے اپنے پیچھے سے آواز سنی، ابو
مسعود جان لے، میں غصہ میں تھا، اس لئے کچھ نہیں سمجھ سکا،
جب وہ آواز میرے قریب ہوئی، دیکھتا کیا ہوں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور فرما رہے ہیں، جان لے ابومسعود!
جان لے ابومسعود! ابومسعود بیان کرتے ہیں کہ میں نے کوڑا
اپنے ہاتھ سے پھینک دیا، پھر آپ نے فرمایا، ابومسعود، بخوبی
جان لے کہ اللہ تعالیٰ تجھ پر زیادہ قدرت رکھتا ہے اس سے جتنی
تو اس غلام پر رکھتا ہے، میں نے کہا اب کبھی کسی غلام کو نہیں
ماروں گا۔

۱۸۰۴۔ اسحاق بن ابراہیم، جریر، (دوسری سند) زہیر بن حرب، محمد بن حمید، معمری، سفیان۔ (تیسری سند) محمد بن رافع، عبد الرزاق، سفیان، ابو بکر بن ابی شیبہ، عفان، ابو عوانہ، اعمش سے عبد الواحد کی ساتھ اسی طرح حدیث مروی ہے، باقی جریر کی روایت میں ہے کہ حضور کی ہیبت کی وجہ سے کوڑا میرے ہاتھ سے گر پڑا۔

۱۸۰۵۔ ابو کریب محمد بن العلاء، ابو معاویہ، اعمش، ابراہیم جمی، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں اپنے غلام کو مار رہا تھا، میں نے اپنے پیچھے سے ایک آواز سنی، ابو مسعود اس بات کو جان لے، یقیناً اللہ تعالیٰ تجھ پر زیادہ قدرت رکھتا ہے، اس سے جتنی کہ تو اس غلام پر رکھتا ہے، میں نے مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، وہ اللہ تعالیٰ کے لئے آزاد ہے آپ نے فرمایا، اگر تو ایسا نہ کرتا تو جہنم کی آگ تجھے جلا دیتی یا تجھے لگ جاتی۔

(فائدہ) معلوم ہوا کہ جب تک اپنے اعمال درست نہ ہوں تو کوئی غیر یا جبری مرید کی کارگر نہیں ہو سکتی، یوم تحریر کل نفس بما کسبت (یعنی جس دن ہر نفس کو اس کی کمائی کا بدلہ دیا جائے گا) کا عموم اسی پر دال ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

۱۸۰۶۔ محمد بن عثمان اور ابن بشرہ، ابن ابی عدی، شعبہ، سلیمان، ابراہیم جمی، بواسطہ اپنے والد حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اپنے غلام کو مار رہے تھے، غلام کہنے لگا، اعوذ باللہ! وہ اور مارنے لگے غلام بولا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پناہ تو حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے چھوڑ دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ تجھ پر اتنی طاقت رکھتا ہے کہ تو اس غلام پر نہیں رکھتا، ابو مسعود نے اس غلام کو آزاد کر دیا۔

۱۸۰۴۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرٌ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَهُوَ الْمُعَمَّرِيُّ عَنْ سَفْيَانَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سَفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادٍ عَنِ الْوَاحِدِ لَوْ أَحَدٌ لَحُوَ حَدِيثُهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ قِصْفٌ مِنْ يَدِي السُّوْطِ مِنْ هَيْبَتِهِ *

۱۸۰۵۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كُنْتُ أَضْرِبُ غُلَامًا لِي فَسَمِعْتُ مِنْ خَلْفِي صَوْتًا عَظِيمًا أَبَا مُسْعُودٍ لِلَّهِ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ فَانْقَلَبْتُ فَإِذَا هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ خَرُّ رُجُوعِهِ لِلَّهِ فَقَالَ أَمَا لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلْفَحْتَكَ النَّارُ أَوْ لَمَسْتِكَ النَّارُ *

۱۸۰۶۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُسْعُودٍ أَنَّهُ كَانَ يَضْرِبُ غُلَامَهُ فَحَمَلٌ يَقُولُ أَعُوذُ بِاللَّهِ قَالَ فَحَمَلٌ يَضْرِبُهُ فَقَالَ أَعُوذُ بِرَسُولِ اللَّهِ فَتَرَكَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَلَّهِ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ قَالَ فَأَعْتَقَهُ *

(فائدہ) غصہ کی حالت میں ابو مسعودؓ نے اعوذ باللہ کا لفظ نہیں سنا، مگر بعد میں جیسا کہ روایات بالا سے ثابت ہو گیا، حضور تشریف لے آئے اور پھر غلام نے بھی آپؐ کو دیکھ کر در خواست کی، تب ان کو اس چیز پر شبہ ہوا اور غلام کو چھوڑ دیا۔

۱۸۰۷- وَحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ هَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يُعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَعُوذُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *
۱۸۰۷- بشر بن خالد، محمد بن جعفر، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے لیکن اس میں "اعوذ باللہ" اور "اعوذ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" کا ذکر نہیں ہے۔

۱۸۰۸- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ لُمَيْزٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ عَزْرَوَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي نُعْمٍ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَذَفَ مَسْلُوكَهُ بِالرَّأْيِ يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ *
۱۸۰۸- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر (دوسری سند) محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، فضیل بن عازوان، عبد الرحمن بن ابی نعم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے اپنے غلام یا لونڈی پر زنا کی تہمت لگائی تو قیامت کے دن اس پر حد قائم کی جائے گی، مگر یہ کہ وہ اس وقت تہمت لگانے میں سچا ہو۔

(فائدہ) علماء کرام کا اجماع ہے کہ آزاد پر غلام کو قہم کرنے کی بنا پر حد قائم نہیں کی جائے گی، کیونکہ وہ محسن نہیں ہے، لیکن اگر آقا نے غلام تہمت لگائی ہے تو برقیامت کے دن پوری سزا ملے گی، مگر یہ کہ وہ غلام معاف کر دے۔

۱۸۰۹- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْرَقِيُّ كَلَاهُنَا عَنْ فَضِيلِ بْنِ عَزْرَوَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيَّ التَّوْبَةِ *
۱۸۰۹- ابو کریب، وکیع (دوسری سند) زہیر بن حرب، اسحاق بن یوسف ازرق، فضیل بن عازوان سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی دونوں روایتوں کے یہ الفاظ ہیں کہ میں نے ابو القاسم عی التوبہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

۱۸۱۰- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَكِيعٌ، عَمْرِو بْنُ سُوَيْدٍ بَيَانُ كَرْتِمْ جِيں كِه بِمِ حَضْرَتِ ابُو ذَرٍّ غِفَارِي كِي پَاسِ مَقَامِ رِبْدَهٗ مِں گئے اور وہ ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے، اور ان كے غلام نے بھي ديكھي هِي چادر اوڑھ ركهي تھی، ہم نے كہا، اے ابُو ذَرٍّ اگر تم يہ دونوں چادر يں لے ليے تو ايك جوڑا ہو جاتا، وہ بولے، كہ مجھ ميں اور ميرے ايك بھائي ميں لڑائي ہوئي، اس كِي ماں مَجي تھی ميں نے اس كو اس كِي ماں كِي وَجہ سے عار دلائي اس نے حضور سے ميري شكايَت كِي، تو ميں آپ سے ملا، آپ نے فرمايا، ابُو ذَرٍّ

تم میں جاہلیت ہے، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو لوگوں کو کالی دے گا لوگ اسکے ماں باپ کو کالیاں دیں گے، آپ نے فرمایا اے ابوذر تم میں جاہلیت ہے، وہ تمہارے بھائی ہیں، اللہ نے انہیں تمہارے بیٹے کر دیا ہے، لہذا جو تم کھاتے ہو وہ انہیں کھلاؤ، اور جو تم پینتے ہو وہ انہیں پہناؤ، اور ان کی طاقت سے زیادہ انہیں تکلیف نہ دو اور اگر ایسا کام ہو تو تم بھی اس میں شریک ہو جاؤ۔

(قاہدہ) حضرت ابوذرؓ کی لڑائی غلامی سے ہوئی تھی مگر یہ کہ حضورؐ نے غلاموں کو بھائی فرمایا ہے، اس لئے حضرت ابوذرؓ نے بھی اسی طرح تعبیر کر دیا، اسلام میں غلامی اس کا نام ہے، موجودہ دور کی غلامی نہیں دور حاضر میں نو آزادی بھی غلامی سے کم نہیں ہے۔ (مترجم)

۸۱۱۔ احمد بن یونس، زہیر، (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے ہانی زہیر اور ابو معاویہ کی روایت میں اس لفظ کے بعد کہ تمہ میں جاہلیت ہے یہ زیادتی ہے کہ میں نے عرض کیا کہ میرے اس بڑھاپے پر، آپ نے فرمایا، ہاں اور ابو معاویہ کی روایت میں ہے کہ ہاں تیرے اتنے بڑھاپے پر بھی عیسیٰ کی روایت میں ہے کہ اگر تو اسے ایسے کام پر مجبور کرے اور زہیر کی روایت میں ہے کہ اس کی مدد کر، اور ابو معاویہ کی روایت میں نہ فروخت کرنے کا تذکرہ ہے، اور نہ مدد کرنے کا۔

۸۱۲۔ محمد بن ثنیٰ اور ابن ہشام، محمد بن جعفر، شعبہ، واصل اصحاب، معمر بن سید سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذرؓ کو ایک جوڑا پہنے ہوئے دیکھا اور ان کا غلام بھی ویسا ہی جوڑا پہنے تھا، میں نے ان سے اس کا سبب پوچھا، انہوں نے کہا کہ میری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک آدمی سے تیز کلاہی ہو گئی، میں نے اس کی ماں کی وجہ سے اسے عار دلائی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ سے اس چیز کا تذکرہ کیا، رسول اللہ صلی

ذَرَّ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ سَبَّ الرَّجَالَ سَبَّآ أَبَاهُ وَأُمَّهُ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ هُمْ إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ نَحْتًا أَيْدِيَكُمْ فَأَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَأَلْبِسُوهُمْ مِمَّا تَلْبَسُونَ وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَأَعِيبُوهُمْ *

۱۸۱۱۔ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَكَانَ فِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ وَأَبِي مُعَاوِيَةَ بَعْدَ قَوْلِهِ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ قَالَ قُلْتُ عَلَى حَالٍ سَأَعْتَبِي مِنَ الْكِبَرِ قَالَ نَعَمْ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي مُعَاوِيَةَ نَعَمْ عَلَى حَالٍ سَأَعْتَبُكَ مِنَ الْكِبَرِ وَفِي حَدِيثِ عِيسَى فَإِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيَبِغْهُ وَفِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ فَلْيَبِغْهُ عَلَيْهِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ فَلْيَبِغْهُ وَلَا فَلْيَبِغْهُ انْتَهَى عِنْدَ قَوْلِهِ وَلَا يُكَلِّمُهُ مَا يَغْلِبُهُ *

۱۸۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبْنُ ثَنِيٍّ وَاللَّفْظُ لِأَبْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلِ الْأَخْذَبِيِّ عَنْ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا ذَرٍّ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَعَلَى غُلَامِهِ مِثْلُهَا فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ قَالَ فَذَكَرَ أَنَّهُ سَابَّ رَجُلًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَّهُ بِأُمِّهِ قَالَ فَآتَى الرَّجُلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ

اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تیرے اندر جاہلیت ہے وہ تمہارے بھائی ہیں، اور تمہارے غلام ہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہارے ہاتھوں کے نیچے کر دیا ہے لہذا جس کا بھائی اس کے ہاتھ کے نیچے ہو تو جو خود کھائے اسے کھلائے اور جو خود پہنے اسے پہنائے اور ان کاموں پر انہیں مجبور نہ کرو جس کی ان میں طاقت نہیں اور اگر ایسا کرو تو خود ان کی مدد کرو۔

(تاکد) سابقہ ایک روایت میں بیچے کا بھی ذکر آیا ہے باقی یہ چیز زیادہ صحیح ہے کہ ان کی مدد کرو اور جن کی حضرت ابو ذرؓ سے لڑائی ہوئی، وہ حضرت بلالؓ تھے۔

۱۸۱۳۔ ابو الطاہر احمد بن عمرو بن سرح، ابن وہب، عمرو بن حارث، بکیر بن اشج، عجلان مولیٰ قاططہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ غلام کو (حسب استطاعت) کھانا بھی دو اور کپڑا بھی دو، اور بخشی طاقت ہو اس سے اتنا کام لو۔

۱۸۱۴۔ قعنبی، داؤد بن قیس، موسیٰ بن یسار، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کسی کے لئے اس کا خلام کھانا تیار کرے اور پھر اسے لے کر آئے تو وہ کھانا پکانے کی گرمی اور دھواں برداشت کر چکا ہو تو اسے اپنے ساتھ بٹھالے، اور کھائے اور اگر کھانا بہت ہی کم ہو تو پھر ایک لقمہ یاد لے اس کے ہاتھ پر رکھ دے، داؤد راوی نے ”اُکلتہ او لقمین“ کی تفسیر ”لقمۃ اولقمتین“ سے کی ہے۔

۱۸۱۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، بندہ جب اپنے مالک کی خیر خواہی کرے اور اللہ تعالیٰ کی بھی اچھی طرح عبادت کرے تو اسے دو ہزار ثواب ملے گا۔

۱۸۱۶۔ زہیر بن حرب اور محمد بن ثنیٰ، یحییٰ قطان، (دوسری

لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ إِخْوَانُكُمْ وَخَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدَيْهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيَلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تَكْلَفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَإِنْ كَلَفْتُمُوهُمْ فَاعَيْنُوهُمْ عَلَيْهِ *

۱۸۱۳۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ سَرْحٍ أَحْمَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ يُكَيْرَ بْنَ الْأَشَجِّ حَدَّثَهُ عَنِ الْعَجْلَانِ مَوْلَى فَاطِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِمَنْ مَلَكَ طَعَامُهُ وَكِسْوَتُهُ وَلَا يَكْلَفُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا يُطِيقُ *

۱۸۱۴۔ وَحَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ مُوسَى بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَنَعَ لِأَخِيكُمْ عِبَادَتَهُ طَعَامَهُ ثُمَّ جَاءَهُ بِهِ وَقَدْ وَلِيَ حَرَةً وَدَحَانَةً فَلْيُعِدَّهُ مَعَهُ فَلْيَأْكُلْ فَإِنْ كَانَ الطَّعَامُ مَشْهُوْمًا قَلِيلًا فَلْيَخْضَعْ فِي يَدِهِ مِنْهُ أَكَلَةً أَوْ أَكَلَتَيْنِ قَالَ دَاوُدُ يَعْنِي لِقْمَةً أَوْ لِقْمَتَيْنِ *

۱۸۱۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ فَايعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْغَنَدَ إِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهِ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ اللَّهِ فَلَهُ أُخْرَةٌ مَرَّتَيْنِ *

۱۸۱۶۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ

سند) محمد بن نمیر، بواسطہ اپنے والد (تیسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابن نمیر، ابواسامہ، عبید اللہ (چوتھی سند) ہارون بن سعید الایلی، ابن وہب، اسامہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مالک کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۸۱۷۔ ابو الظاہر اور حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، نیک غلام کو دو ہر اثواب ہے، حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں ابو ہریرہ کی جان ہے، اگر جہاد، حج اور ماں کے ساتھ سلوک کرنا نہ ہوتا تو میں اس بات کی تمنا کرتا کہ غلام کی حالت میں میرا انتقال ہو، اور حضرت ابو ہریرہ نے اپنی والدہ کے انتقال کر جانے تک حج نہیں کیا، انہی کی خدمت میں مصروف رہے، ابو ظاہر نے اپنی روایت میں ”عہد مصلح“ کہا ”مملوک“ کا لفظ بیان نہیں کیا۔

(فائدہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کر چکے تھے، اس لئے فریضہ ان سے ساقط ہو گیا، پھر اپنی ماں کے انتقال کر جانے تک دوبارہ طہیج کے لئے نہیں گئے کیونکہ طہیج سے والدین کی خدمت و اطاعت زیادہ ضروری ہے۔

۸۱۸۔ زبیر بن حرب، ابو حفص انامی، یونس، ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور بعد والے حصہ کا ذکر نہیں ہے۔

۸۱۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریب، ابو معاویہ، اعش، ابوصالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب بندہ یعنی غلام اللہ کا حق اور اپنے مالکوں کا حق ادا کرے تو اس کو دو ہر اثواب ملے گا، راوی کہتے ہیں میں

الْمُنَى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَلْبَلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ جَمِيعًا عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ *

۱۸۱۷۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَجْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَحْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ ابْنِ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوكِ الْمُصْلِحِ أَجْرَانِ وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْحَجَّ وَبِرُّ أُمِّي لَأَحْبَبْتُ أَنْ أَمُوتَ وَأَنَا مَمْلُوكٌ قَالَ وَتَلَعْنَا أُنْ أَبَا هُرَيْرَةَ لَمْ يَكُنْ يَحُجُّ حَتَّى مَاتَ أُمُّهُ لِمُصْحَبَيْهَا قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ فِي حَدِيثِهِ لِلْعَبْدِ الْمُصْلِحِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْمَمْلُوكَ *

۱۸۱۸۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ الْأُمَوِيُّ أَحْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ تَلَعْنَا وَمَا بَعْدَهُ *

۱۸۱۹۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدَّى الْعَبْدُ حَقَّ اللَّهِ وَحَقَّ مَوْلَاهُ كَانَ لَهُ أَجْرَانِ قَالَ فَحَدَّثْنَاهَا

نے یہ حدیث کعب سے بیان کی، انہوں نے کہا اس پر حساب بھی نہیں اور نہ اس مومن پر جس کے پاس مال کم ہو۔

۱۸۲۰۔ زبیر بن حرب، جریر، اعشس سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۱۸۲۱۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منہ ان مرویات میں سے نقل کرتے ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہیں، چنانچہ چند احادیث کے ذکر کے بعد فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس غلام کے لئے اچھائی ہے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اپنے مالک کی اچھی طرح خدمت کرتا ہو اور جائے کیا ہی اچھا ہے وہ غلام۔

۱۸۲۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص غلام میں سے اپنا حصہ ادا کر دے اور اس کے پاس اتنا مال ہو جو باقی حصہ کی قیمت کو پہنچتا ہو تو اس غلام کی ٹھیک قیمت لگا لی جائے اور پھر وہ اپنے ساتھیوں کو ان کا حصہ ادا کر دے اور غلام اس کی جانب سے آزاد ہو جائیگا ورنہ تو جتنا آزاد ہوتا تھا سودہ ہو گیا۔

۱۸۲۳۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے کسی غلام میں سے اپنے حصہ کو آزاد کر دیا تو اس پر باقی حصہ بھی آزاد کرنا واجب ہے، اگر اس کی قیمت کے مطابق مال رکھتا اور اگر مال نہ ہو تو جتنا آزاد ہوتا تھا سودہ ہو گیا۔

۱۸۲۴۔ شیبان بن فروخ، جریر بن حازم، نافع مولیٰ ابن عمر، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے کسی غلام میں سے اپنے حصہ کو آزاد کر دیا اگر اس کے پاس اس کی قیمت

کعبًا فَقَالَ كَعْبٌ لَيْسَ عَلَيْهِ حِسَابٌ وَلَا عَلَى مُؤْمِنٍ مُزْهِدٍ *

۱۸۲۰۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرٌ بْنُ حَرْبٍ أَنَّ حَرْبَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۸۲۱۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا لِلْمَمْلُوكِ أَنْ يَتَوَفَّى يَحْسِبُ عِبَادَةَ اللَّهِ وَصَحَابَتَهُ سَيِّدِهِ بَعْثًا لَهُ *

۱۸۲۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قُلْتُ لِمَالِكٍ حَدَّثَكَ نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ فَوَرَمَ عَلَيْهِ فِيمَا الْعَدْلُ فَأَعْطَى شُرَكَاءَهُ جِصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَبْدُ الْعَبْدِ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ *

۱۸۲۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ مِنْ مَمْلُوكٍ فَعَلَيْهِ عِتْقُهُ كُلُّهُ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَهُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ *

۱۸۲۴۔ وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ خَرُوحٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ حَارِثٍ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ

کے بقدر مال ہے تو اس کی ٹھیک قیمت لگائی جائے گی ورنہ توجہ کچھ آزاد ہونا تھا سو وہ ہو گیا۔

۱۸۲۵۔ قتیبہ بن سعید اور محمد بن ربیع، لیث بن سعد۔

(دوسری سند) محمد بن ثنی، عبد الوہاب، یحییٰ بن سعید۔

(تیسری سند) ابوالریح، ابوالکامل، حماد بن زید۔

(چوتھی سند) زہیر بن حرب، اسماعیل بن علیہ، ایوب۔

(پانچویں سند) اسحاق بن منصور، عبد الرزاق، ابن جریر، اسماعیل بن امیہ۔

(چھٹی سند) محمد بن رافع، ابن ابی ندیک، ابن ابی زعب۔

(ساتویں سند) ہارون بن سعید ابی، ابن وہب، اسامہ بن زید،

نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں، باقی اس میں یہ

آخری جملہ نہیں ہے کہ اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو جتنا اس

سے آزاد ہونا تھا سو وہ ہو گیا، مگر ایوب اور یحییٰ بن سعید کی

حدیث میں یہ الفاظ ہیں اور ان دونوں نے بیان کیا ہے کہ ہمیں

یہ معلوم نہیں ہے کہ یہ الفاظ حدیث کے ہیں یا حضرت نافع

نے بذات خود اسے بیان کیا ہے، اور لیث بن سعد کی روایت

کے علاوہ اور کسی روایت میں ”سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم“ کے الفاظ نہیں ہیں۔

مِنَ الْمَالِ قَدَرُ مَا يَتْلُغُ قِيمَتَهُ قَوْمٌ عَلَيْهِ قِيمَةٌ عَدْلٍ
وَلَا فَقْدَ عَقَقَ مِنْهُ مَا عَقَقَ*

۱۸۲۵۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ

رُمَيْحٍ عَنِ الثَّبَاتِ بْنِ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

الْمُنْثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى

بْنَ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا

حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ

حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ كِلَاهُمَا عَنْ

أَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ

الرَّزَّاقِ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ

ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي

فَدْلِكٍ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَسْبٍ ح وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ

سَعِيدٍ الْأَنْبَلِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

أَسَامَةُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ زَيْدٍ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ

عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا

الْحَدِيثِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمْ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ

فَقَدْ عَقَقَ مِنْهُ مَا عَقَقَ إِلَّا فِي حَدِيثِ أَيُّوبَ

وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ فَإِنَّهُمَا ذَكَرَا هَذَا الْحَرْفَ فِي

الْحَدِيثِ وَقَالَا لَا تَذَرِي أَهْوَ شَيْءَ فِي الْحَدِيثِ

أَوْ قَالَهُ نَافِعٌ مِنْ قِبَلِهِ وَلَيْسَ فِي رِوَايَةِ أَحَدٍ مِنْهُمْ

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا فِي

حَدِيثِ الثَّبَاتِ بْنِ سَعْدٍ*

۱۸۲۶۔ وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ وَأَبْنُ أَبِي عُمَرَ

كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَالِمِ

بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي أُنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ آخِرِ

قَوْمٍ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ قِيمَةٌ عَدْلٍ لَا وَكَسَ وَلَا

۱۸۲۶۔ عمرو ناقد اور ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، عمرو، سالم

بن عبد اللہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت

کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ایسے غلام کو آزاد کرے جو اس

کے اور دوسرے کے درمیان مشترک ہو تو اس کے مال میں

سے اس کی ٹھیک قیمت لگائی جائے گی کسی قسم کی زیادتی نہ

ہوگی اور پھر اگر وہ مالدار ہوگا تو غلام اس کے مال میں سے آزاد ہو جائے گا۔

۱۸۲۷۔ عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کسی غلام میں سے اپنے حصہ کو آزاد کر دے تو بقیہ حصہ بھی اس کے مال میں سے آزاد ہو جائے گا اگر اس کے پاس اتنا مال ہو جو اس کی قیمت کو پہنچتا ہو۔

۱۸۲۸۔ محمد بن عثمان اور محمد بن بشر، محمد بن جعفر، شعبہ قتادہ، نضر بن انس، بشیر بن نہیک، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، جو غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو اور ایک ان میں سے اپنے حصہ کو آزاد کر دے تو وہ دوسرے حصہ کا بھی ضامن ہوگا۔

(فائدہ) ابن مالدار ہوگا تو اس کی بھی قیمت ادا کرے گا اور غلام اس کی جانب سے آزاد ہو جائے گا۔ مفصل بیان اس کا کتاب الحلق میں مگر

چکا واللہ اعلم بالصواب۔

۱۸۲۹۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے کہ جو غلام کا ایک حصہ آزاد کر دے تو پورا ہی اس کے مال میں سے آزاد ہوگا۔

۱۸۳۰۔ عمرو ناقد، اسماعیل بن ابراہیم، ابن ابی عروبہ، قتادہ، نضر بن انس، بشیر بن نہیک، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا جس نے کسی غلام میں سے اپنے حصہ کو آزاد کیا، تو اس کی آزادی بھی اس کے مال میں سے ہوگی اگر اس کے پاس مال ہوگا اور اگر اس کے پاس مال نہ ہوگا تو غلام سے سعادت کرائی جائے گی، باقی اس پر جبر نہیں کیا جائے گا۔

۱۸۳۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسمر، محمد بن بشر، (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، ابن ابی عروبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی بھی کی

شَطَطَ ثُمَّ عَتَقَ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ مُوسِرًا *

۱۸۲۷۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكَاءَ لَهُ فِي عَبْدٍ عَتَقَ مَا بَقِيَ فِي مَالِهِ إِذَا كَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ *

۱۸۲۸۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِبْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْيَكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمَمْلُوكِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَيُعْتَقُ أَحَدُهُمَا قَالَ يَضْمَنُ *

(فائدہ) ابن مالدار ہوگا تو اس کی بھی قیمت ادا کرے گا اور غلام اس کی جانب سے آزاد ہو جائے گا۔ مفصل بیان اس کا کتاب الحلق میں مگر

چکا واللہ اعلم بالصواب۔

۱۸۲۹۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شَقِيبًا مِنْ مَمْلُوكٍ فَهُوَ حُرٌّ مِنْ مَالِهِ *

۱۸۳۰۔ وَحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ ابْنِ أَبِي عُرْوَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْيَكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شَقِيبًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَحَلَّصَهُ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ اسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرَ مُشْفِقٍ عَلَيْهِ *

۱۸۳۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو نُكَيْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا

روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ پھر اس حصہ میں سعادت کرائی جائے گی جو آزاد نہیں، بایں صورت کہ اس پر جبر نہیں کیا ہوگا۔

۱۸۳۲۔ علی بن حجر سہدی اور ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، اسماعیل بن علیہ، ایوب، ابو قتیبہ، ابی المہلب، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نے اپنے انتقال کے وقت اپنے چھ غلاموں کو آزاد کر دیا اور اس کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب کو بلایا اور ان کو تین حصوں میں تقسیم کیا، اس کے بعد ان میں قرعہ ڈالا، جن دو غلاموں پر قرعہ نکلا وہ آزاد ہو گئے اور چار غلام ہی رہے، اور مرنے والے کے حق میں آپؐ نے سخت بات فرمائی۔

(قائد) امام نووی فرماتے ہیں کہ دوسری روایت میں وہ سخت بات مروی ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا، اگر ہمیں معلوم ہوتا تو ہم اس پر نکلادے پڑتے، ہائی ایسی حالت میں قرعہ نہیں ڈالا جائے گا، بلکہ ہر ایک غلام کا تہائی حصہ آزاد ہو جائے گا، اور باقی حصہ میں وہ سعادت کریں گے، اس مقام پر حضورؐ نے جھگڑے کو بند کرنے کے لئے یہ فوری اقدام فرمایا، چنانچہ امام ابو حنیفہ، شعبی، شریح، حسن اور سعید بن سیب کا یہ مسلک ہے (بکذا فی المرتبۃ)

۱۸۳۳۔ حمید بن سعید، حماد (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، ثقفی، ایوب سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، البتہ حماد کی روایت تو ابن علیہ کی روایت کے طریقہ پر ہے، باقی ثقفی کی روایت میں یہ ہے کہ ایک انصاری مرد نے اپنے مرنے کے وقت وصیت کی اور اپنے چھ غلاموں کو آزاد کر دیا۔

۱۸۳۴۔ محمد بن منہال، ضریر، ابن عبدہ، یزید بن زریع، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین، حضرت عمران ابن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن علیہ اور حماد کی روایت کی طرح حدیث بیان کرتے ہیں۔

عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَبِيبًا عَنْ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ بِهِذَا الْإِسْنَادُ وَفِي حَدِيثِ عِيسَى ثُمَّ يُسْتَسْقَى فِي نَصِيبِ الَّذِي لَمْ يُعْتَقْ غَيْرَ مَشْفُوقٍ عَلَيْهِ *

۱۸۳۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خُزْرِ السَّعْدِيُّ وَأَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا أَغْنَى سِتَّةَ مَمْلُوكِينَ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَذَعَا بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَزَّاهُمْ أَثْلَانًا ثُمَّ أَفْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ الثَّانِي وَأَرْقَى أَرْبَعَةً وَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيدًا *

۱۸۳۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنِ الثَّقَفِيِّ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ بِهِذَا الْإِسْنَادُ أَنَّ حَمَّادَ فَحَدِيثُهُ كَرَوَائِعِ ابْنِ عَلِيٍّ وَأَمَّا الثَّقَفِيُّ فَقِي حَدِيثُهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَوْصَى عِنْدَ مَوْتِهِ فَأَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوكِينَ *

۱۸۳۴۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الطُّرَيْرِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدَةَ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عَلِيٍّ وَحَمَّادٍ *

(۲۳۰) باب جَوَازُ بَيْعِ الْمُدْتَبِرِ * باب (۲۳۰) مدبر غلام کی بیع کا جواز۔

۱۸۳۵۔ ابوہریرہ، سلیمان بن داؤد عسکری، حماد بن زید، عمرو بن دینار، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری نے اپنے مرنے کے بعد اپنا غلام آزاد کیا، اور اس کے علاوہ اس کے پاس اور کوئی مال نہیں تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس چیز کی اطلاع ہو گئی، آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ اس غلام کو کون مجھ سے خریدتا ہے، تو فہیم بن عبد اللہ نے آٹھ سو درہم کے بدلے اسے خرید لیا، آپؐ نے وہ غلام اس کے حوالے کر دیا، عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے سنا وہ غلام قبلی تھا (حضرت عبد اللہ بن زہیر کی خلافت کے پہلے ہی سال انتقال کر گیا۔

۱۸۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَسْكَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَادٌ بَغْيِيُّ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ اشْتَقَى غُلَامًا لَهُ عَنْ دَمْرٍ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَأَشْتَرَاهُ نَعِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بِسِتَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَذَعَفَهَا إِلَيْهِ قَالَ عَمْرُو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ عَبْدًا قَبْلِيًا مَاتَ غَامٌ أَوَّلَ *

۱۸۳۶۔ ابوہریرہ بن ابی شیبہ اور اسحاق بن ابراہیم، سفیان بن عیینہ، عمرو، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ انصار میں سے ایک شخص نے اپنے غلام کو مدبر کر دیا اور اس کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فروخت کر دیا اور ابن خثامؓ نے اسے خرید لیا اور وہ غلام قبلی تھا، حضرت ابن زہیر کی خلافت کے پہلے سال مر گیا۔

۱۸۳۶۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْنَحْقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ أَبُو نَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعَ عَمْرُو جَابِرًا يَقُولُ دَمْرٌ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ غُلَامًا لَهُ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَاعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَابِرٌ فَأَشْتَرَاهُ إِنَّ النِّحَامَ عَبْدًا قَبْلِيًا مَاتَ غَامٌ أَوَّلَ فِي إِمَارَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ *

فائدہ: مدبر وہ غلام ہے کہ جسے مالک کہہ دے کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے، امام نووی فرماتے ہیں، ابن خثام غلط ہے، صحیح خثام ہے، اور یہ فہیم بن عبد اللہ کا لقب ہے، اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں جنت میں گیا تو وہاں فہیم کا کلمہ سنا اور محمدؐ آواز کو بولتے ہیں، اور اس مدبر کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فروخت کیا، وہ مدبر مقید تھا، مطلق نہیں تھا، اور مدبر مقید کا حکم یہ ہے کہ اگر مالک اسی خاص بیماری میں انتقال کر جائے تو وہ خود بخود آزاد ہو جائے گا، اور اگر انتقال نہ کرے تو پھر مالک کو اس کا فروخت کرنا درست ہے، رہا مدبر مطلق تو اس کی بیع کسی حالت میں بھی درست نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۸۳۷۔ قتیبہ بن سعید اور ابن ربیع، لیث بن سعد، ابوہریرہ، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مدبر کے بارے میں حماد کی روایت کی طرح حدیث بیان کرتے ہیں۔

۱۸۳۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ رُمَيْحٍ عَنْ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُدْتَبِرِ نَحْوَ حَلِيثٍ حَمَادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ *

۱۸۳۸۔ قتیبہ بن سعید، مغیرہ حزامی، عبد المجید بن سہیل، عطاء

۱۸۳۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ

بن ابی رباح، حضرت جابر بن عبد اللہ۔ (دوسری سند) عبد اللہ بن ہاشم، یحییٰ بن سعید، حسن بن ذکوان معلم، عطاء، حضرت جابر بن عبد اللہ (تیسری سند) ابو عثمان مسمی، معاذ بواسطہ اپنے والد، مطر، عطاء بن ابی رباح، ابو الزبیر، عمرو بن دینار، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، مدبر غلام کے فروخت کرنے کے بارے میں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حماد، ابن عیینہ، عمرو بن دینار کی روایت کی طرح حدیث بیان کرتے ہیں۔

يَعْنِي الْجَزَامِيَّ عَنْ عَبْدِ الْمَحْجِدِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ح وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ الْمُعَلِّمِ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ ح وَ حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِصْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مَطَرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاحٍ وَأَبِي الزُّبَيْرِ وَعُمَرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُمْ فِي بَيْعِ الْمُدَبَّرِ كُلِّ هَوْنَاءٍ قَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي حَدِيثَ حَمَادٍ وَأَبْنِ عَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو عَنْ جَابِرِ *

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کِتَابُ الْقَسَامَةِ وَالْمَحَارِینِ وَالْقِصَاصِ وَالِدِّيَّاتِ

باب (۲۳۱) قسامت کا بیان۔

۱۸۳۹۔ حمید بن سعید، ایف، یحییٰ بن سعید، بشیر بن یسار، سہل بن ابی حمزہ سے روایت ہے، یحییٰ بیان کرتے ہیں، میرے خیال میں بشیر نے رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی نام لیا ہے، غرضیکہ ان دونوں نے بیان کیا ہے عبد اللہ بن سہیل بن زید، اور حمید بن مسعود بن زید دونوں نکلے جب خیر پنے تو دونوں علیحدہ علیحدہ ہو گئے، پھر حمید نے دیکھا کہ عبد اللہ بن سہل کو کسی نے مار ڈالا، انہوں نے عبد اللہ بن سہل کو دفن کیا، پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حمید بن مسعود اور عبد الرحمن بن سہل بھی، اور عبد الرحمن سب میں چھوٹے تھے چنانچہ انہوں نے اپنے ساتھیوں سے پہلے گفتگو شروع کر دی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو عمر میں بڑا ہے اس کی بڑائی کو قائم رکھو، چنانچہ یہ

(۲۳۱) بَابُ الْقَسَامَةِ *

۱۸۳۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَحْيَىٰ وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ يَحْيَىٰ وَحَمِيشَةُ قَالَ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهَا قَالَا خَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ بْنُ زَيْدٍ وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودٍ بْنُ زَيْدٍ حَتَّىٰ إِذَا كَانَا بِخَيْبَرٍ تَفَرَّقَا فِي بَعْضِ مَا هُنَاكَ ثُمَّ إِذَا مُحَيِّصَةُ بِجَدِّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَهْلٍ فَبَيْلًا قَدَفَتْهُ ثُمَّ أَقْبَلَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَخُوَيْصَةُ بْنُ مَسْعُودٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ وَكَانَ أَصْغَرُ الْقَوْمِ فَلَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ لِيَتَكَلَّمَ فَبَلَ صَاحِبِيْنِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرُّ

خاموش ہو گئے اور ان کے ساتھیوں نے صورت حال بیان کرنا شروع کی اور انہوں نے بھی ان کے ساتھ بیان کی، پھر انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عبد اللہ بن سہل کے مارے جانے کے مقام کو بیان کیا، آپؐ نے فرمایا کہ تم پچاس قسمیں کھا کے اپنے قاتل کا خون حاصل کرتے ہو؟ یہ تینوں بولے ہم کس طرح قسمیں کھا سکتے ہیں جبکہ خون کے وقت ہم حاضر نہ تھے، آپؐ نے فرمایا تو پھر یہود پچاس قسمیں کھا کر اس الزام سے بری ہو جائیں گے، وہ بولے کافروں کی قسمیں کیونکر قبول کریں گے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حال دیکھا تو ان کو دیت دی۔

(فائدہ) یہ حدیث قسامت کے بیان میں اصل ہے اور قسامت یہ ہے کہ جب خون اقرار اور گواہی سے ثابت نہ ہو سکے تو فحشہ والوں سے جن پر شبہ ہو، پچاس قسمیں لی جائیں گی کہ ہم نے اسے قتل نہیں کیا، اور نہ ہم اس کے قاتل کو جانتے ہیں اور پھر امام ابو حنیفہؒ اور امام شافعیؒ کے صحیح ترین قول میں قسامت سے دیت واجب ہوگی، قصاص نہیں لیا جائے گا اور قسمیں مدعی علیہ پر واجب ہوں گی کیونکہ حدیث مشہور ہے، البیۃ علی المدعی والیمین علی من انکر "یعنی گواہی مدعی پر ہے، اور قسم مدعی علیہ پر، اور سنن ابوداؤد میں صاف طور پر مذکور ہے کہ حضورؐ نے ان سے ارشاد فرمایا کہ تم ان میں سے پچاس آدمیوں کو منتخب کر لو اور ان سے قسمیں لے لو، اور ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں اس مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو گفتگو فرمائی، اس سے صرف صورت حال کو معلوم کیا، کسی قسم کے فیصلہ کا نفاذ مقصود نہیں تھا کیونکہ محض اس مقام پر موجودی نہیں تھی ورنہ تو قسمیں مدعی علیہ پر واجب ہیں۔

۱۸۳۰۔ عبید اللہ بن عمر قناری، حماد بن زید، یحییٰ بن سعید، بشیر بن یسار، سہل بن ابی حمزہ اور رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حمید بن مسعود، اور عبد اللہ بن سہل دونوں خیبر کی طرف گئے اور کھجور کے درختوں میں جدا ہو گئے، لوگوں نے یہود پر گمان کیا، پھر عبد اللہ کے بھائی عبد الرحمن اور ان کے چچا کے لڑکے حویصہ اور حمیدہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، عبد الرحمن اپنے بھائی کا حال بیان کرنے لگے اور وہ تینوں میں چھوٹے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بڑے بھائی کی بڑائی کر، یا فرمایا بڑے کو گفتگو کرنی چاہئے، پھر حویصہ اور حمیدہ نے اپنے بھائی کا حال بیان کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

الْكَبِيرَ فِي السَّنِّ فَصَمَتَ فَتَكَلَّمَ صَاحِبَاهُ وَتَكَلَّمَ مَعَهُمَا فَذَكَرُوا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتَلَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ لَهُمْ أَتَجْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا فَتَسْتَجِفُّونَ صَاحِبَكُمْ أَوْ قَاتِلَكُمْ قَالُوا وَكَيْفَ نَخْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ قَالَ فَتَبَرُّنَاكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ يَمِينًا قَالُوا وَكَيْفَ نَعْبُلُ أَيْمَانًا قَوْمَ كُفَّارٍ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى عَقْلَهُ *

۱۸۴۰۔ وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا بَحْثِيُّ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَزْمَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ مُحَبِّصَةَ بِنْتُ مَسْعُودٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ انْطَلَقَا قِبَلَ خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِي النَّحْلِ فَقَتِلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ فَأَتَاهُمَا الْيَهُودُ فَخَافَ أَحَدُهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ وَأَبْنَاهُ عَمَهُ حَوِصَةَ وَمُحَبِّصَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فِي أَمْرِ أَخِيهِ وَهُوَ أَصْغَرُ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِيرُ الْكُبَرِ أَوْ قَالَ لِيَبْدَأِ الْاَكْبَرُ

فرمایا تم میں سے پچاس آدمی یہود کے کسی آدمی کے متعلق قسم کھالیں، تو وہ بالکل تمہار حوالے کر دیا جائے گا، وہ بولے اس واقعہ پر ہم موجود نہیں تھے، تو ہم کیونکر قسمیں کھالیں، حضورؐ نے فرمایا تو یہود پچاس قسمیں کھا کر اپنے کو پاک کر لیں گے، انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ تو کافر ہیں بالآخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن سہل کی دیت اپنے پاس سے دے دی، حضرت سہل بیان کرتے ہیں کہ میں ان اونٹوں کے باندھنے کی جگہ گیا، تو ان میں سے ایک اونٹنی نے میرے لات مار دی۔

(فائدہ) امام نووی بیان کرتے ہیں کہ آخری جملہ سے یہ مقصود ہے کہ صورت حال کو پورے کمال کے ساتھ محفوظ رکھا ہے کہ اس کے بیان کرنے میں کسی قسم کی کمی تھی نہیں کی۔

۱۸۴۱۔ قواری، بشر بن مفضل، یحییٰ بن سعید، بشر بن یسار، حضرت سہل بن ابی حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے، اور اپنی حدیث میں یہ بھی بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے پاس سے دیت دیدی اور یہ نہیں ہے کہ ایک اونٹنی نے میرے لات مار دی۔

۱۸۴۲۔ عمروناقد، سفیان بن عیینہ، (دوسری سند) محمد بن ثقی، عبد الوہاب ثقفی، یحییٰ بن سعید، بشر بن یسار، حضرت سہل بن ابی حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۸۴۳۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید، بشر بن یسار بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن سہل بن زید اور محبہ بن مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بنی حارثہ میں سے تھے، دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں خیر گئے، اور ان دونوں وہاں امن و امان تھا، اور وہاں یہودی رہتے تھے، دونوں اپنے کاموں کی وجہ سے جدا

فَتَكَلَّمَا فِي أَمْرٍ صَاحِبَهُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْسِمُ خَمْسُونَ مِنْكُمْ عَلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ فَيَدْفَعُ بِرُمِيهِ قَالُوا أَمْرٌ لَمْ نَشْهَدْهُ كَيْفَ نَخْلِفُ قَالَ فَتَبَرُّوكُمْ يَهُودُ بَأَيِّمَانِ خَمْسِينَ مِنْهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَوَيمَ كَلْبَارٍ قَالَ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَبْلِهِ قَالَ سَهْلٌ فَدَخَلْتُ مَرْتَدًا لَهُمْ يَوْمًا فَرَكَضْتَنِي نَاقَةً مِنْ تِلْكَ الْبَابِلِ رَكْضَةً بِرَجُلَيْهَا قَالَ حَمَادٌ هَذَا أَوْ نَحْوُهُ *

۱۸۴۱۔ وَحَدَّثَنَا الْفَوَارِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حُمْزَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَعَقَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عُنْدِهِ وَلَمْ يَقُلْ فِي حَدِيثِهِ فَرَكَضْتَنِي نَاقَةً *

۱۸۴۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يُعْنِي الثَّقَفِيُّ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حُمْزَةَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ *

۱۸۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ وَمُحِبَّةَ بْنَ مَسْعُودٍ ابْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّينَ ثُمَّ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ حَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہو گئے تو عبداللہ بن سہل مارے گئے اور ایک حوض میں پائے گئے، مجھ سے انہیں دفن کیا، اس کے بعد مدینہ منورہ آئے اور عبدالرحمن بن سہل مقتول کے بھائی اور مجھ سے اور حویصہ بنیوں چلے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عبداللہ کا واقعہ بیان کیا اور اس مقام کا تذکرہ کیا جہاں وہ شہید کئے گئے، بشیر ان حضرات سے روایت کرتے ہیں جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے پایا کہ آپ نے ان سے (بعد میں) ارشاد فرمایا کہ تم پچاس قسمیں کھاتے ہو اور اپنے قاتل کو لیتے ہو، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے نہیں دیکھا، اور نہ ہم وہاں موجود تھے، آپ نے ارشاد فرمایا کہ پھر یہود پچاس قسمیں کھا کر اپنے کو بری کر لیں گے تو انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کافروں کی قسمیں کیونکر قبول کریں گے، بشیر کا خیال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ کی دیت اپنے پاس سے ادا کر دی۔

وہي يَوْمَئِذٍ صُلِحَ وَأُخْلِفَ يَهُودُ فَتَفَرَّقَا لِخَاجَتِهِمَا فَتَبَلَّ عِنْدَ اللَّهِ بْنِ سَهْلٍ فَوَاحِدٌ فِي شَرَابَةٍ مَقْتُولًا فَذَفَعَهُ صَاحِبُهُ ثُمَّ أَقْبَلَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَمَضَى أَسْوَى الْمَقْتُولِ عِنْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْلٍ وَمُحَبِّصَةَ وَحَوِصَةَ فَذَكَّرُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَأْنَ عِنْدَ اللَّهِ وَخَبَرَ قَبِيلٍ فَرَعَمَ بُشَيْرٌ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَمَّنْ أَذْرَكَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَهُمْ تَحْلِفُونَ عَشْمِينَ بَيْنَنَا وَتَسْتَحْفُونَ فَايْتَكُمْ أَوْ صَاحِبَكُمْ فَأَلَوْا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا شَهِدْنَا وَلَا حَضَرْنَا فَرَعَمَ أَنَّهُ قَالَ فَتَبَرُّكُمْ يَهُودُ بِعَشْمِينَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كَفَّارٍ فَرَعَمَ بُشَيْرٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَفَلَ مِنْ عِنْدِهِ *

(قائدہ) میں نے پہلے بھی ذکر کر دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے صورت حال دریافت فرما رہے تھے، انہیں پچاس قسمیں کھانے کا حکم نہیں دے رہے تھے کیونکہ قسمیں تو مدعی علیہ سے لی جاتی ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب (مترجم)

۱۸۳۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن سعید، بشیر بن یزید، رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ بنی حارثہ میں سے ایک انصاری مرد جن کا نام عبداللہ بن سہل بن زید تھا، وہ اور ان کے چچا زاد بھائی جن کا نام حویصہ بن مسعود بن زید تھا اپنے گھر سے چلے اور بقیہ حدیث لیث کی روایت کی طرح مروی ہے، اس بیان تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے پاس سے دیت دے دی، یحییٰ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے بشیر بن یزید نے بیان کیا کہ مجھے سہل بن ابی شہم نے بتایا کہ میرے ان اوٹوں میں سے ایک اونٹنی نے تھان میں لات مار دی۔

۱۸۴۴۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَشْمٌ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَحْلًا مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ بَنِي خَارِثَةَ يَقَالُ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ بْنِ سَهْلٍ بْنِ زَيْدٍ انْطَلَقَ هُوَ وَابْنُ عَمِّ لَهُ يَقَالُ لَهُ مُحَبِّصَةُ بْنُ مَسْعُودٍ بْنُ زَيْدٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بَنَحْوِ حَدِيثِ اللَّيْثِ إِلَى قَوْلِهِ فَوَدَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ قَالَ يَحْيَى فَحَدَّثَنِي بُشَيْرٌ بْنُ يَسَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ أَبِي حَنْمَةَ قَالَ لَقَدْ رَكَضْتَنِي فَرِيضَةً مِنْ بَنِي الْأَنْصَارِ بِالْمَدِينَةِ *

۱۸۴۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ نَسَارٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَنْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ نَفَرًا مِنْهُمْ انْطَلَقُوا إِلَى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقُوا فِيهَا فَوَجَدُوا أَحَدَهُمْ قَبِيلًا وَمِنَاقِ الْحَدِيثِ وَقَالَ فِيهِ فِكْرَةٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يُطِيلَ دَمَهُ فَوَدَاهُ مَائَةٌ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ *

۱۸۴۶ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو لَيْلَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْلِ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَنْمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ كُرَاءِ قَوْمِهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلِ وَمُحَيِّصَةَ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدِ أَصَابِهِمْ فَأَتَى مُحَيِّصَةَ فَأَخْبَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلِ قَدْ قُتِلَ وَطَرَحَ فِي عَيْنٍ أَوْ فُقِيرٍ فَأَتَى يَهُودَ فَقَالَ أَنْتُمْ وَاللَّهُ تَقْتُلُمُوهُ قَالُوا وَاللَّهُ مَا قَتَلْنَاهُ ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى قَدِمَ عَلَى قَوْمِهِ فَذَكَرَ لَهُمْ ذَلِكَ ثُمَّ أَقْبَلَ هُوَ وَأَخُوهُ حَوْبَصَةُ وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلِ فَلَذَهَبَ مُحَيِّصَةُ لِيَكَلِّمَهُ وَهُوَ الَّذِي كَانَ بِخَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُحَيِّصَةَ كَبِّرُ بُرَيْدَ السِّنِّ فَكَلِّمِ حَوْبَصَةَ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِمَّا أَنْ يَذُوبَا صَاحِبَيْكُمْ وَإِمَّا أَنْ يُؤْذِنُوا بِحَرْبٍ فَكَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فِي ذَلِكَ فَكَتَبُوا إِنَّا وَاللَّهُ مَا قَتَلْنَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَوْبَصَةَ وَمُحَيِّصَةَ

۸۳۵۔ محمد بن عبد اللہ بن نسیر بواسطہ اپنے والد، سعید بن سعید، بشیر بن یسار انصاری، حضرت سہل بن ابی حمہ انصاری سے روایت کرتے ہیں کہ چند آدمی ان کی قوم سے خیبر گئے اور وہاں پہنچ کر علیحدہ علیحدہ ہو گئے تو ایک آدمی ان میں سے مقتول پایا گیا، اور بقیہ حدیث بیان کی اور یہ بھی بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے خون کو پاگل کرنا اچھا نہیں جانا، چنانچہ آپؐ نے صدقہ کے اونٹوں میں سے سولہ ٹہ دیت کے طور پر دیئے۔

۸۳۶۔ اسحاق بن منصور، بشر بن عمر، مالک بن انس، ابو لیلیٰ عبد اللہ بن عبد الرحمن بن سہل، حضرت سہل بن ابی حمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی قوم کے چند بڑے حضرات سے روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن سہل اور محیصہ دونوں اس تکلیف کی بنا پر جو انہیں لاحق ہوئی خیبر گئے تو محیصہ سے کسی نے کہا کہ عبد اللہ بن سہل مارے گئے، اور ان کی نقش چشمہ یا کتوں میں ڈال دی گئی ہے، وہ یہود کے پاس گئے اور ان سے کہا، خدا کی قسم تم نے اس کو قتل کیا ہے، یہودیوں نے کہا، خدا کی قسم ہم نے اسے نہیں مارا ہے، پھر وہ اپنی قوم کے پاس آئے اور ان سے یہ واقعہ بیان کیا، چنانچہ محیصہ اور ان کا بھائی حویصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو ان سے بڑا تھا اور عبد الرحمن بن سہل تینوں (حاضر خدمت) ہوئے، محیصہ نے گفتگو کرنا چاہی، کیونکہ وہ خیبر میں ان کے ساتھ تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محیصہ سے فرمایا بڑے کی بڑائی کر، اور بڑے کو بیان کرنے دے، چنانچہ حویصہ نے گفتگو کی اس کے بعد محیصہ نے بات کی، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تو یہود تمہارے ساتھی کی دیت ادا کر دیں یا جنگ کے لئے تیار ہو جائیں، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں یہود کو لکھا، انہوں نے جواب میں لکھا کہ خدا کی قسم ہم نے انہیں نہیں مارا ہے، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حویصہ، محیصہ اور عبد الرحمن

سے فرمایا کہ تم قسم کھا کر اپنے ساتھی کا خون لیتے ہو، انہوں نے کہا نہیں، آپ نے ارشاد فرمایا تو یہود تمہارے لئے قسمیں کھائیں گے، انہوں نے کہا وہ مسلمان نہیں ہیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے پاس سے دیت ادا کی، اور ان کی جانب آپ نے سولونت بھیج دیئے، حتیٰ کہ وہ ان کے مکان میں داخل ہو گئے، سہل بیان کرتے ہیں کہ ان میں سے ایک سرخ فونخی نے میرے لات ماری۔

وَعِنْدَ الرَّحْمَنِ الْمُخْلِفُونَ وَتَسْتَجِفُونَ ذَمَّ صَاحِبِكُمْ قَالُوا لَا قَالَ فَخَلِيفَ لَكُمْ يَهُودُ قَالُوا لَيْسُوا بِمُسْلِمِينَ فَرَأَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَقْبَ نَاقَةٍ حَتَّى أَذْجَلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارَ فَقَالَ سَهْلٌ فَلَقَدْ رَكَضْتَنِي مِنْهَا نَاقَةُ حَمْرَاءُ *

۱۸۴۷- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا وَقَالَ حَرَمَلَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى مَيْمُونَةَ رَوْحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَ الْقِسَامَةَ عَلَى مَا كَانَتْ عَلَيْهِ فِي الْحَابِلِيَّةِ *

۱۸۴۸- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَرَأَدَ وَقَضَى بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ نَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي قَبِيلِ ادْعُوهُ عَلَى الْيَهُودِ *

۱۸۴۹- وَحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَاهُ عَنْ نَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ *

(۲۳۲) بَابُ حُكْمِ الْمُحَارِبِينَ وَالْمُرْتَدِّينَ *

۱۸۴۷- ابوالطاهر اور حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابوسلمہ بن عبدالرحمن اور سلیمان بن یسار مولیٰ (غلام آزاد کردہ) حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، زوجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے جو کہ انصار میں سے تھے، روایت منقول ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسامت کو اس طریقہ پر باقی رکھا جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں تھی۔

۱۸۴۸- محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے، بس اتنی زیادتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے ایک مقتول کے درمیان قسامت کا فیصلہ کیا کہ جس کے قتل کا انہوں نے یہود پر دعویٰ کیا تھا۔

۱۸۴۹- حسن بن علی حلوانی، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، یواسطہ اپنے والد، صالح ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ابوسلمہ بن عبدالرحمن اور سلیمان بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں کچھ انصاری حضرات سے خبر دی اور وہ حضرات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن جریج کی روایت کی طرح بیان کرتے ہیں۔

باب (۲۳۲) لڑنے والوں اور مرتد ہو جانے

والوں کے احکام۔

۱۸۵۰۔ یحییٰ بن یحییٰ حمی اور ابو بکر بن ابی شیبہ، ہشیم، عبدالعزیز بن صہیب، حمید، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ عرینہ کے کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدینہ میں حاضر ہوئے تو انہیں وہاں کی آب و ہوا موافق نہیں آئی، انہیں استسقاء ہو گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا، اگر چاہو تو صدقات کے اونٹوں میں چلے جاؤ اور ان کا دودھ اور پیشاب پیو، انہوں نے ایسا ہی کیا، اور وہ اچھے ہو گئے، پھر اونٹوں کے چرواہوں کی جانب متوجہ ہوئے اور ان کو مار ڈالا اور اسلام سے مرتد ہو گئے، اور اونٹوں کو لے بھاگے، جب یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی، آپؐ نے ان کے تعاقب میں لوگوں کو روانہ کیا، وہ پکڑے گئے، آپؐ نے ان کے ہاتھ چیر کٹوائے اور ان کی آنکھوں میں (گرم) سلائیاں بھروائیں اور پتے ہوئے میدان میں ان کو ڈالوا دیا، بالآخر وہ (اسی طرح) مر گئے۔

(تادمہ) یہ حدیث مرتدین اور محاربین کے بارے میں اصل ہے اور آیت انصحاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ کے مطابق ہے، کیونکہ ان لوگوں نے دین سے ارتداد بھی کیا اور اس کے ساتھ محاربین اور قطع الطریق (ڈاکہ) والا کام بھی کیا، اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے یہ سزا تجویز فرمائی، باقی ایسے لوگوں کے لئے کلام اللہ میں جو سزائیں مذکور ہیں ان میں سے نام کو حق حاصل ہے کہ چاہے جوئی سزا تجویز کر دے، اور ان لوگوں کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بذریعہ وحی معلوم فرمایا تھا، کہ ان کی صحت پیشاب پینے میں ہے، لہذا ایسے شیاطین کے لئے ایسی دوا تجویز فرمادی، لیکن اب چونکہ شفاء یقینی نہیں ہے اس لئے کسی کو بطور دوا کے بھی پیشاب پینے کی اجازت نہیں ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

۱۸۵۱۔ ابو جعفر محمد بن صباح اور ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن علیہ، حجاج بن ابی عثمان، اور جاء مولیٰ ابی قلابہ، ابو قلابہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ قبیلہ عکل کے آٹھ آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، اور آپؐ سے اسلام پر بیعت کی، اور پھر انہیں آب و ہوا موافق نہ آئی اور ان کے بدن کمزور ہو گئے تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کی شکایت کی، آپؐ

۱۸۵۰۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ هُشَيْمٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ وَحُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ عَرِينَةَ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ شَيْئَكُمْ أَنْ تَخْرُجُوا إِلَى إِبِلِ الصَّدَقَةِ فَتَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَوْبَانِهَا فَفَعَلُوا فَصَحُّوا ثُمَّ مَالُوا عَلَى الرُّعَاةِ فَقَتَلُوهُمْ وَارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ وَسَافَقُوا ذَوْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يَبْلُغَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ فِي أَرْبِهِمْ فَأَتَيْنِي بِهِمْ فَقَطَّعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَّلَ أَعْيُنَهُمْ وَتَرَكَهُمْ فِي الْخَرَّةِ حَتَّى مَاتُوا

(تادمہ) یہ حدیث مرتدین اور محاربین کے بارے میں اصل ہے اور آیت انصحاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ کے مطابق ہے، کیونکہ ان لوگوں نے دین سے ارتداد بھی کیا اور اس کے ساتھ محاربین اور قطع الطریق (ڈاکہ) والا کام بھی کیا، اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے یہ سزا تجویز فرمائی، باقی ایسے لوگوں کے لئے کلام اللہ میں جو سزائیں مذکور ہیں ان میں سے نام کو حق حاصل ہے کہ چاہے جوئی سزا تجویز کر دے، اور ان لوگوں کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بذریعہ وحی معلوم فرمایا تھا، کہ ان کی صحت پیشاب پینے میں ہے، لہذا ایسے شیاطین کے لئے ایسی دوا تجویز فرمادی، لیکن اب چونکہ شفاء یقینی نہیں ہے اس لئے کسی کو بطور دوا کے بھی پیشاب پینے کی اجازت نہیں ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

۱۸۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْمَانَ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ حَدَّثَنِي أَبُو رَجَاءٍ مَوْلَى أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ حَدَّثَنِي أَنَسٌ أَنَّ نَفَرًا مِنْ عَكْلٍ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعُوهُ عَلَى الْإِسْلَامِ فَاسْتَوْحَمُوا الْأَرْضَ وَسَقَمَتْ أَحْسَانُهُمْ

نے فرمایا تم ہمارے چرواہے کے ساتھ اونٹوں میں کیوں نہیں جاتے، وہاں ان کا دودھ اور پیشاب پیو، انہوں نے کہا اچھا اور پھر وہاں گئے اور اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیا، لہذا ایسے ہو گئے اس کے بعد انہوں نے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو لے گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع ہوئی آپ نے ان کے تعاقب میں آدمیوں کو روانہ کیا وہ پکڑے گئے اور پھر انہیں حاضر خدمت کیا گیا، آپ نے حکم فرمایا ان کے ہاتھ عجز کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھیں سلائی سے پھوڑی گئیں اور پھر وہ دھوپ میں ڈال دیئے گئے تاکہ مر گئے اور ابن صباح کی روایت میں ”واطردوا النعم“ کے الفاظ ہیں۔

(فائدہ) اس روایت میں قبیلہ عکل کا ذکر ہے اور پہلی روایت میں عرینہ کا، حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ روایتیں اس بارے میں مختلف ہیں کسی میں دونوں قبیلے عکل کے ساتھ مذکور ہیں اور کسی میں ایک ہی کا ذکر ہے اور ایک میں دونوں کا بلاشبک کے ذکر ہے، اور یہ صحیح ہے اور اس کی تائید اس روایت سے ہوتی ہے جو ابو عوف اور طبرانی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کی ہے کہ چار آدمی عرینہ کے تھے اور تین عکل کے، اور ممکن ہے کہ ایک کسی اور قبیلہ کا ہو جو ان کے ساتھ ہو لیا ہو، اور حضورؐ نے ان کی آنکھیں قصاصاً پھوڑ دیں، کیونکہ انہوں نے آپؐ کے چرواہوں کے ساتھ بھی یہ معاملہ کیا تھا، واللہ اعلم بالصواب۔

۱۸۵۲- وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، سَلِيمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ، أَيُّوبُ بْنُ رِجَاءٍ، مَوْلَى أَبِي قِلَابَةَ، قَالَ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمٌ مِنْ عُكْلٍ أَوْ عَرِينَةَ فَاحْتَوُوا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلِفَاحٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَنْشُرُوا مِنْ أَبْوَابِهَا وَأَبْوَابِهَا بِمَعْنَى حَدِيثِ حَاجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ وَسُورَتِ أَعْيُنُهُمْ وَالْقُوا فِي الْحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ فَلَا يَسْقُونَ*

۱۸۵۲- ہارون بن عبد اللہ، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب، ابورجاء مولى ابی قلابہ، ابو قلابہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ عکل یا عرینہ کے آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہیں مدینہ منورہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی تو انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹوں کے پاس جانے کا حکم دیا اور یہ کہ ان کا دودھ اور پیشاب پیئیں (۱)، اور بقیہ حدیث حجاج بن ابی عثمان کی روایت کی طرح مروی ہے، صرف اتنی (زیادتی ہے) کہ انہیں میدانِ حرہ میں ڈال دیا گیا، وہ پانی مانگتے تھے، لیکن انہیں پانی نہیں دیا جاتا تھا۔

(۱) اس حدیث سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ مجبوری میں حرام چیز بطور روانی کے استعمال کی جاسکتی ہے جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں بطور علاج اونٹوں کے پیشاب پینے کا فرمایا۔ مثلاً خنظلہ کی بھی یہی رائے ہے کہ جب کوئی ماہر ویدار معالج کسی بیماری کے علاج کے لئے حرام چیز بطور روانی تجویز کرے تو بوقتِ ضرورت مجبوری میں اس کا استعمال جائز ہے۔

۱۸۵۳- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْلِيُّ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ السَّعْدَانِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَرُونَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ مَوْلَى أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا حَلَفَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ لِلنَّاسِ مَا تَقُولُونَ فِي الْقَسَامَةِ فَقَالَ عُثَيْبَةُ قَدْ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كَذًا وَكَذًا فَقُلْتُ لِإِبَائِي حَدَّثَ أَنَسٌ قَدِيمٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمٌ وَسَاقَ الْحَدِيثَ يَنْخُورُ حَدِيثُ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ فَلَمَّا مَرَعْتُ قَالَ عُثَيْبَةُ سُبْحَانَ اللَّهِ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ فَقُلْتُ أَتَنْهَيْنِي يَا عُثَيْبَةُ قَالَ لَا هَكَذَا حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ لَنْ تَرَالُوا بِخَيْرٍ يَا أَهْلَ الشَّامِ مَا دَامَ بَيْنَكُمْ هَذَا أَوْ مِثْلُ هَذَا *

۱۸۵۴- وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا يَسْكِينُ وَهُوَ ابْنُ نُكَيْرٍ الْحَرَّانِيُّ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِيمٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ نَفَرٍ مِنْ عُنْكَ يَنْخُورُ حَدِيثُهُمْ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ وَلَمْ يَحْشِبْهُمْ *

۱۸۵۵- وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِنْ غُرَبَاءَ فَاسْتَمَوْا وَبَاهَوْهُ وَقَدْ وَقَعَ بِالْمَدِينَةِ

۱۸۵۳- محمد بن قتی، معاذ بن بشام (دوسری سند) احمد بن عثمان نوقلی، از برسان، ابن عون، ابو رجاہ، ابو قلابہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا، تو انہوں نے حاضرین سے مخاطب ہو کر فرمایا، کہ تم قیامت کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ عنہم کہنے لگے کہ مجھ سے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ایسی ایسی حدیث بیان کی ہے، میں نے کہا کہ مجھ سے بھی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان کی ہے، کہ ایک قوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور پھر ابوب اور حجاج کی روایت کی طرح حسب سابق حدیث بیان کی، ابو قلابہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں حدیث بیان کر چکا تو عنہم بولے، سبحان اللہ! میں نے کہا تو کیا تم مجھے جھوٹ سمجھتے ہو، عنہم نے کہا کہ ہم سے بھی حضرت انس نے اسی طرح حدیث بیان کی ہے اور اسے شام والوں تم ہمیشہ بھلائی میں رہو گے جب تک تم میں ایسا شخص (ابو قلابہ) رہے گا۔

۱۸۵۴- حسن ابن ابی شعیب حرانی، یسکین بن بکیر حرانی، اوزاعی، (دوسری سند) عبید اللہ بن عبد الرحمن داری محمد بن یوسف، اوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو قلابہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس قبیلہ عکل کے آٹھ آدمی آئے، بقیہ حدیث حسب سابق ہے، اور یہ الفاظ ”ولم يحسبهم“ زیادہ بیان کئے۔

۱۸۵۵- ہارون بن عبد اللہ، مالک بن اسماعیل، زہیر، سیماک بن حرب، معاویہ بن قرہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قبیلہ عربیہ کی ایک جماعت آئی، اور وہ مسلمان ہو گئی اور حضور سے بیعت کی اور مدینہ میں موم یعنی برہم کی بیماری پھیل گئی

اور بقیہ حدیث بیان کی، باقی اتنی زیادہ ہے کہ آپ کے پاس انصار کے تقریباً بیس جوان تھے جو ان کے تعاقب میں بھیجے، اور ان کے ساتھ ایک قیافہ شناس بھی بھیجا، جو ان کے نشان قدم پہچان سکے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ ہر سام فور عقل یا سر اور سینہ پر درم آئے کا نام ہے، اور بحر الجوار میں ہے کہ ہر سام اس بناری کو کہتے ہیں کہ جگر اور معدہ کے درمیان جو پردہ ہے اس پر درم آجائے، واللہ اعلم بالصواب۔

۱۸۵۶۔ ہدایہ بن خالد، ہمام، قتادہ، انس، (دوسری سند) ابن ثنی، عبد اللہ علی، سعید، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت مروی ہے، باقی ہمام کی روایت میں ہے کہ عرینہ کی ایک جماعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، اور سعید کی روایت میں عقل اور عرینہ کے الفاظ ہیں جیسا کہ گزشتہ احادیث میں ہے۔

۱۸۵۷۔ فضل بن سمیل، اخرج، یحییٰ بن غیلان، یزید بن زریع، سلیمان بنیحی، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھیریں کیونکہ انہوں نے بھی چرواہوں کی آنکھوں میں سلائیاں پھیریں تھیں۔

الْمُومُ وَهُوَ الْبُرْسَامُ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ وَزَادَ وَعِنْدَهُ شَبَابٌ مِنَ الْأَنْصَارِ قَرِيبٌ مِنْ عِشْرِينَ فَأَرْسَلَهُمْ إِلَيْهِمْ وَتَعَثَّ مَعَهُمْ فَأَبَقَا بَقِصًا أَنْزَلَهُمْ *

۱۸۵۶۔ حَدَّثَنَا هَدَايَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ وَفِي سَبِيلِ هَمَامٍ قَدِيمٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطٌ مِنْ عَرِينَةٍ وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ مِنْ عُكْلٍ وَعَرِينَةٍ بَنَحُو حَدِيثَهُمْ *

۱۸۵۷۔ وَحَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْأَعْرَجُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غِيلَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّمَا سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْيُنَ أَوْ لَيْلِكَ لِأَنَّهُمْ سَمَلُوا أَعْيُنَ الرِّعَاءِ *

(فائدہ) یہ قلم نہیں ہے، بلکہ مین تقاضائے عدل و انصاف ہے۔

نکوئی بایمان کردن چنان است کہ بدن کردن بجائے نیک مردان

باب (۲۳۳) پتھر وغیرہ بھاری چیز سے قتل کر دینے میں قصاص کا ثبوت اور اسی طرح مرد کو عورت کے عوض قتل کیا جائے گا۔

۱۸۵۸۔ محمد بن غنی اور محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ہشام بن زید، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی نے ایک لڑکی کو چند چاندی کے ٹکڑوں کے لئے مارا اور اسے پتھر سے مارا، اذلا، چنانچہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا، اور اس میں کچھ جان باقی تھی۔

(۲۳۳) بَابُ ثُبُوتِ الْقِصَاصِ فِي الْقَتْلِ بِالْحَجَرِ وَغَيْرِهِ مِنَ الْمُحَدَّثَاتِ وَالْمُتَفَلَّاتِ وَقَتْلِ الرَّجُلِ بِالْمَرْأَةِ *

۱۸۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَالْفَلْطُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ مَالِكًا أُنْ يَهُودِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلَى أَوْضَاحٍ لَهَا فَقَتَلَهَا بِحَجَرٍ قَالَ فَجَاءَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

آپؐ نے اس سے دریافت کیا، تجھے فلاں نے مارا ہے؟ اس نے سر سے اشارہ کیا، نہیں، پھر دوبارہ فرمایا کہ تجھے فلاں نے مارا ہے، اس نے پھر سر سے اشارہ کیا نہیں، آپؐ نے پھر فرمایا کہ تجھے فلاں نے مارا ہے، وہ بولی ہاں اور اپنے سر سے اشارہ کیا۔ تب آپؐ نے اس شخص کو دو پتھروں سے کچل کر مار ڈالا۔

۱۸۵۹۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد بن حارث (دوسری سند) ابو کریب، ابن اور بس، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے، اور ابن اور بس کی روایت میں ہے کہ آپؐ نے اس کا سر دو پتھروں کے درمیان کچل دیا۔

۱۸۶۰۔ عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، ایوب ابو قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہودیوں میں سے ایک شخص نے انصار کی کسی لڑکی کو کچھ نہیور کے عوض جو کہ وہ پہنے ہوئے تھی مار ڈالا۔ اور پھر اسے کنوئیں میں ڈال دیا اور اس کا سر پتھر سے کچل ڈالا، چنانچہ پکڑا گیا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا، آپؐ نے حکم فرمایا کہ جب تک یہ نہ مرے اسے پتھروں سے مارا جائے، چنانچہ وہ پتھروں سے مارا گیا حتیٰ کہ مر گیا۔

۱۸۶۱۔ اسحاق بن منصور، محمد بن بکر، ابن جریج، معمر، ایوب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۸۶۲۔ ہادب بن خالد، ہمام، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ ایک لونڈی کا دو پتھروں کے درمیان سر پکڑا ہوا ملا، چنانچہ اس سے دریافت کیا گیا، کہ کس نے تیرے ساتھ یہ معاملہ کیا؟ فلاں نے یا فلاں نے یہاں تک کہ ایک یہودی کا نام لیا، اس نے اپنے سر سے اشارہ کیا، پھر وہ یہودی پکڑا گیا، اور اس نے بھی اقرار کیا، تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا سر کچلنے کا حکم فرمایا۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهَا رَمَقَ فَقَالَ لَهَا أَقْتَلِكِ فَلَانٌ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا تُمْ قَالَ لَهَا الثَّانِيَةَ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا تُمْ سَأَلَهَا الثَّالِثَةَ فَقَالَتْ نَعَمْ وَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا فَفَتَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ حَجَرَيْنِ *

۱۸۵۹۔ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا حَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ إِدْرِيسَ قَرَضَحَ رَأْسَهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ *

۱۸۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْيَهُودِ قَتَلَ جَارِيَةً مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى حُلِيِّ لَهَا ثُمَّ أُلْقَاهَا فِي الْقَلْبِ وَرَضَحَ رَأْسَهَا بِالْحِجَارَةِ فَأَجِذَ فَأَتَيْنِي بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُرْحَمَ حَتَّى يَمُوتَ فَرَجِمَ حَتَّى مَاتَ *

۱۸۶۱۔ وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۸۶۲۔ وَحَدَّثَنَا هُدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَارِيَةً وَحَدَّ رَأْسُهَا قَدْ رَضَخَ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَسَأَلُوهَا مَنْ صَنَعَ هَذَا بِكَ فَلَانٌ فَلَانٌ حَتَّى ذَكَرُوا يَهُودِيًّا فَأَمَرَتْ بِرَأْسِهَا فَأَجِذَ الْيَهُودِيُّ فَأَمَرَ قَاتَمَرُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرَضَّ رَأْسُهُ بِالْحِجَارَةِ *

(فائدہ) باجماع علمائے امت مرد کو عورت کے بدلے قتل کیا جائے گا، چنانچہ روایات بالا اس پر شاہد ہیں۔

باب (۲۳۴) جب کوئی کسی کی جان یا عضو پر حملہ کرے، اور وہ اس کو دفع کرنا چاہے اور اس صورت میں حملہ کرنے والے کو نقصان پہنچے تو اس کا تاوان نہیں ہے۔

۱۸۶۳۔ محمد بن یحییٰ اور ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، زرارہ، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یحییٰ بن مہدی، یا یحییٰ بن امیہ ایک شخص سے لڑے، پھر ایک شخص نے دوسرے کے ہاتھ کو دانتوں سے دبایا، اس نے اپنا ہاتھ اس کے منہ میں سے کھینچا تو اس کے سامنے کے دانت نکل پڑے، دونوں جھگڑتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ نے ارشاد فرمایا تم اس طرح کاٹتے ہو، جیسا کہ لوث کاٹا ہے، اس میں دیت نہیں ملے گی۔

۱۸۶۴۔ محمد بن یحییٰ اور ابن بشار اور محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، عطاء، ابن یحییٰ، حضرت یحییٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۸۶۵۔ ابو غسان مسعمی، معاذ بن ہشام، یواسطہ اپنے والد، قتادہ، زرارہ بن اوئی، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے دوسرے کا ہاتھ چبایا، اس نے اپنا ہاتھ کھینچا تو دوسرے کے دانت نکل پڑے، پھر یہ مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوا، آپ نے اسے لغو قرار دے دیا اور فرمایا تو اس کا گوشت کھانا چاہتا تھا۔

۱۸۶۶۔ ابو غسان مسعمی، معاذ بن ہشام، یواسطہ اپنے والد، قتادہ، بدیل، عطاء بن ابی رباح، صفوان بن یحییٰ رضی اللہ تعالیٰ

(۲۳۴) بَابُ الصَّائِلِ عَلَى نَفْسِ الْإِنْسَانِ أَوْ عُضْوِهِ إِذَا دَفَعَهُ الْمَصُولُ عَلَيْهِ فَأَتْلَفَ نَفْسَهُ أَوْ عُضْوَهُ لَا ضَمَانَ عَلَيْهِ *

۱۸۶۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَاتَلَ يَحْيَى بْنُ مُثَنَّى أَوْ ابْنُ أُمَيَّةَ رَحُلًا فَعَضَّ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَأَتْلَفَ يَدَهُ مِنْ قَبْلِ قَتَرِ نَبِيَّتِهِ وَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى ثُبَّتِيهِ فَأَحْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْعَضُ أَحَدُكُمْ كَمَا يَعْضُ الْفَحْلُ لَا دِيَةَ لَهُ *

(فائدہ) یہی امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کا مسلک ہے۔
۱۸۶۴ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ يَحْيَى عَنْ يَحْيَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۸۶۵ - حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْجِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَحُلًا عَضَّ ذِرَاعَ رَحُلٍ فَحَذَبَهُ فَسَقَطَتْ نَبِيَّتُهُ فَرَفَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُتِلَتْهُ وَقَالَ أَرَدْتَ أَنْ نَأْكُلَ لَحْمَهُ *

۱۸۶۶ - حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْجِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ

عنه سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ یعلیٰ بن مہیہ کے نوکر کا کسی نے ہاتھ چبا ڈالا، اس نے اپنا ہاتھ کھینچا تو دوسرے کے دانت گر پڑے پھر یہ مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا، آپ نے اس کو باطل کر دیا۔ اور فرمایا تو چاہتا تھا کہ اس کا ہاتھ اس طرح چبا ڈالے جیسا کہ اونٹ چبا لیتا ہے۔

۱۸۶۷۔ احمد بن عثمان بن عفان، قریش بن انس، ابن عون، محمد بن سیرین، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نے دوسرے کا ہاتھ چبایا، اس نے اپنا ہاتھ کھینچا تو اس کے دانت گر پڑے۔ چنانچہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فریاد کی۔ آپ نے فرمایا تو کیا چاہتا ہے یہ چاہتا ہے کہ میں اسے حکم دوں کہ وہ اپنا ہاتھ تیرے منہ میں دے، پھر تو اسے اونٹ کی طرح چبا ڈالے، اچھا تو بھی اپنا ہاتھ اس کے منہ میں دے اور پھر اسے گھسیٹ۔

(فائدہ) یعنی اگر قصاص ہی لینا چاہتا ہے تو اس طرح ہو سکتا ہے، یا تو اس کے دانت بھی لوٹ جائیں گے، یا تیرا ہاتھ بھی زخمی ہو جائے گا، واللہ اعلم۔

۱۸۶۸۔ شیبان بن فروخ، ہمام، عطاء، صفوان بن یعلیٰ بن مہیہ، یعلیٰ بن مہیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے کسی آدمی کا ہاتھ چبایا تھا، چنانچہ اس آدمی نے اپنا ہاتھ کھینچا تو اس چبانے والے کے دانت گر پڑے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کو باطل کر دیا اور فرمایا کیا تو یہ چاہتا ہے کہ اس کا ہاتھ اونٹ کی طرح چبا ڈالے۔

۱۸۶۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، ابن جریج، عطاء، صفوان بن یعلیٰ بن امیہ، یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے غزوہ جموک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا اور وہ میرے لئے

نَذَلِي عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى أَنَّ أَحِمَرَ ابْنَ يَعْلَى بْنِ مُنْبَةَ عَضَّ رَجُلًا ذِرَاعَهُ فَحَذَبَهَا فَسَقَطَتْ ثِيْبُهُ فَرُبِعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبْطَلَهَا وَقَالَ أَرَدْتُ أَنْ تَقْضِمَهَا كَمَا يَقْضِمُ الْفَحْلُ *

۱۸۶۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ التَّوْفَلِيُّ حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَانْتَرَعَ يَدَهُ فَسَقَطَتْ ثِيْبُهُ أَوْ ثِيَابُهُ فَاسْتَعْدَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَأْمُرُنِي تَأْمُرُنِي أَنْ أَمُرَهُ أَنْ يَدَعَ يَدَهُ فِي فَيْكٍ تَقْضِمُهَا كَمَا يَقْضِمُ الْفَحْلُ ادْفَعْ يَدَكَ حَتَّى يَقْضِمَهَا ثُمَّ انْتَرَعْهَا *

(فائدہ) یعنی اگر قصاص ہی لینا چاہتا ہے تو اس طرح ہو سکتا ہے، یا تو اس کے دانت بھی لوٹ جائیں گے، یا تیرا ہاتھ بھی زخمی ہو جائے گا، واللہ اعلم۔

۱۸۶۸۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَطَاءُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ مُنْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ وَقَدْ عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَانْتَرَعَ يَدَهُ فَسَقَطَتْ ثِيْبُهُ فَعِنِيَ الَّذِي عَضَّهُ قَالَ فَأَبْطَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَرَدْتُ أَنْ تَقْضِمَهَا كَمَا يَقْضِمُ الْفَحْلُ *

۱۸۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ أَحْمَرُ بْنُ حَرْجِجٍ أَحْمَرُ بْنُ عَطَاءٍ أَحْمَرُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ مُنْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ

(۲۳۶) بَاب مَا يُنَاحُ بِهِ دَمُ الْمُسْلِمِ *

باب (۲۳۶) مسلمان کا خون کس وقت مباح ہے۔

۱۸۷۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حفص بن غیاث، ابو معاویہ اور وکیع، اعمش، عبد اللہ بن مرو، مسروق، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس مسلمان کا خون حلال نہیں جو کہ اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی لا الہ الا اللہ نہیں، اور میں اللہ کا رسول ہوں، مگر تین باتوں میں سے ایک کی بنا پر، ایک یہ کہ نکاح کے بعد زنا کرے یا جان کے بدلے جان، یا اپنے دین کو چھوڑ کر جماعت سے جدا ہو جائے۔

(فائدہ) حدیث کا تیسرا جملہ ہر ایک مرتد اور قادیانی اور اسی طرح مکررین حدیث کو شامل ہے کہ جنہوں نے اپنے دین اور اپنی جماعت کو چھوڑ کر قسم قسم کی باتیں ایجاد کر لیں ہیں۔

۱۸۷۳۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، (دوسری سند) ابن ابی عمر، سفیان، (تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، علی بن خشرم، یحییٰ بن یونس، اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۸۷۴۔ احمد بن حنبل، محمد بن ثنی، عبد الرحمن بن مہدی، سفیان، اعمش، عبد اللہ بن مرو، مسروق، حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا، قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ اس مسلمان کا خون حلال نہیں جو اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں، مگر تین شخصوں کا، ایک تو وہ جو دین چھوڑ دے اور جماعت سے علیحدہ ہو جائے اور دوسرے محسن زنا کرے، اور تیسرے جان کے بدلے جان، اعمش بیان کرتے

۱۸۷۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا يَأْخُذَ ثَلَاثَ الْكَيْبِ الزَّانِي وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالْفَارِكَ لِذِيهِهِ الْمَفَارِقِ لِلْجَمَاعَةِ *

۱۸۷۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ حَشْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُونُسَ كُلُّهُمَا عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۸۷۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لِأَحْمَدَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ لَا يَحِلُّ دَمُ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا ثَلَاثَةً نَفَرِ التَّارِكِ الْإِسْلَامِ الْمَفَارِقِ لِلْجَمَاعَةِ أَوْ الْحَمَاعَةِ شَكَّ فِيهِ أَحْمَدُ وَالْكَيْبُ الزَّانِي وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ قَالَ الْأَعْمَشُ فَحَدَّثْتُ بِهِ

ہیں کہ میں نے یہ حدیث ابراہیم کے سامنے بیان کی تو انہوں نے بواسطہ اسود حضرت عائشہؓ سے اسی طرح روایت بیان کی۔

۱۸۷۵۔ حجاج بن شاعر، قاسم بن زکریا، عبید اللہ بن موسیٰ، شیخان، اعمش سے دونوں ہی سندوں کے ساتھ سفیان کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے اور دونوں حدیثوں میں ”والذی لا الہ غیرہ“ کے الفاظ کا ذکر نہیں ہے۔

باب (۲۳۷) قتل کا طریقہ ایجاد کرنے والے کا گناہ۔

۱۸۷۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور محمد بن عبد اللہ بن نسیر، ابو معاویہ، اعمش، عبد اللہ بن مرہ، مسروق، حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی علم (ہاتھ) سے خون ہوتا ہے تو آدم کے پہلے بیٹے (قائیل) پر ایک حصہ اس کے خون کا پڑتا ہے کیونکہ اس نے سب سے پہلے قتل کا طریقہ ایجاد کیا تھا۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، اصول اسلام میں سے یہ حدیث ایک اصل اور فائدہ ہے کہ جو کوئی بری بات ایجاد کرے تو قیامت تک اس پر گناہ ہو جاوے گا، اور جو کوئی برائی پر عمل کرے گا اس میں سے بھی گناہ کا ایک حصہ اس کو ملے گا، اسی طرح نیکیوں کے اندر بھی یہی حکم ہے اور اس اصول کے شواہد بکثرت احادیث صحیحہ میں موجود ہیں چنانچہ ایک حدیث صحیحہ میں صاف طور پر اس چیز کو بیان بھی فرمادیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۸۷۷۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، جریر، عیسیٰ بن یونس (تیسری سند) ابن ابی عمر، سفیان، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی جریر اور عیسیٰ بن یونس کی روایت میں صرف ”سن القتل“ کے لفظ ہیں، لفظ ”ول“ نہیں۔

باب (۲۳۸) آخرت میں خونوں کا بدلہ ملنا اور

إِبْرَاهِيمَ فَحَدَّثَنِي عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ بِمِثْلِهِ *

۱۸۷۵۔ وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْخَانٍ عَنِ الْأَعْمَشِ بِالْإِسْنَادَيْنِ حَمِيعًا نَحْوَ حَدِيثِ سَفْيَانَ وَلَمْ يَذْكُرَا فِي الْحَدِيثِ قَوْلَهُ وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ *

(۲۳۷) بَابُ بَيَانِ إِيَّامٍ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ *

۱۸۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَالْهَيْثَمِيُّ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلُ كِفْلٌ مِنْ دِمَائِهَا لِأَنَّهُ كَانَ أَوَّلَ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ *

۱۸۷۷۔ وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ وَعَبِيسَى بْنُ يُوسُفَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سَفْيَانٌ كُلُّهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهِذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ جَرِيرٍ وَعَبِيسَى بْنِ يُوسُفَ لِأَنَّهُ سَنَّ الْقَتْلَ لَمْ يَذْكُرَا أَوَّلَ *

(۲۳۸) بَابُ الْمُحَازَاةِ بِالْدمَاءِ فِي

قیامت کے دن سب سے پہلے لوگوں میں خون
ہی کا فیصلہ ہوگا۔

۱۸۷۸۔ عثمان بن ابی شیبہ اور اسحاق بن ابراہیم اور محمد بن
عبداللہ بن نمیر، وکیع، اعمش، (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ،
عبدہ بن سلیمان، وکیع، اعمش، ابوداؤد، حضرت عبداللہ بن
مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے
بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا،
قیامت کے دن لوگوں میں سب پہلے خون کے متعلق فیصلہ کیا
جائے گا۔

(فائدہ) کیونکہ خون کا معاملہ نہایت سنگین ہے، اس لئے حقوق العباد میں سب سے پہلے اسی کا فیصلہ کیا جائے گا، اور حقوق اللہ میں سب سے
پہلے نماز کے متعلق پراپرس ہوگی، اب دونوں احادیث میں کسی قسم کا کوئی تضاد نہیں رہا، بلکہ الحمد (مترجم)

۱۸۷۹۔ عید اللہ بن معاذ، یواریطہ اپنے والد، (دوسری سند)
یحییٰ بن حبیب، خالد بن حارث، (تیسری سند) بشر بن خالد،
محمد بن جعفر (چوتھی سند) ابن فضال، ابن ابی عدی، شعبہ،
اعمش، ابوداؤد، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں
لیکن اتنا فرق ہے کہ بعض راوی "مقتضی" کا لفظ بیان کرتے ہیں
اور بعض "حکم" کا ترجمہ دونوں کا ایک ہی ہے۔

باب (۲۳۹) خون اور عزت اور مال کے حقوق کی
اہمیت کا بیان۔

۱۸۸۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن حبیب حارثی، عبدالوہاب
ثقفی، ابوبکر بن سیرین، ابن ابی بکر، حضرت ابو بکر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ
آپ نے ارشاد فرمایا، زمانہ گھوم کر اپنی اصلی حالت (۱) پر واپس آئی

الْآخِرَةَ. وَأَنَّهَا أَوَّلُ مَا يُقْضَىٰ فِيهِ بَيْنَ
النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۱۸۷۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ
بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ جَمِيعًا
عَنْ وَكِيعٍ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ
أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَوَكِيعٌ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ مَا يُقْضَى
بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ *

۱۸۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي
ح وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا حَالِدٌ
بُعْثِي ابْنُ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنِي بَشَرُ بْنُ حَالِدٍ
- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ
الْمُنْكَثَرِ وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ
كُلُّهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ نَعَضَهُمْ قَالَ عَنْ شُعْبَةَ يُقْضَى
وَنَعَضَهُمْ قَالَ يُحْكَمُ بَيْنَ النَّاسِ *

(۲۳۹) بَابُ تَغْلِيظِ تَحْرِيمِ الدِّمَاءِ
وَالْأَعْرَاضِ وَالْأَمْوَالِ *

۱۸۸۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَيَحْيَى
بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ وَتَفَّارَةُ فِي اللَّفْظِ قَالَا
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ
سِيرِينَ عَنْ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ

(۱) زمانے کے اپنی اصلی حالت پر آنے کا مفہوم یہ ہے کہ جاہلیت میں اہل عرب جو زمینوں کو آگے پیچھے کر دیتے تھے جس (بقیہ اگلے صفحہ پر)

ہو گیا جیسا کہ اس دن تھا کہ جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا تھا، سال کے بارہ مہینے ہیں، ماں میں سے چار مہینے محترم ہیں، تین مہینے تو متواتر ہیں، ذی القعدہ، ذی الحجہ، (۱) محرم اور جب مضرب کا مہینہ جو جمادی الثانیہ اور شعبان کے درمیان ہے، اس کے بعد آپؐ نے ارشاد فرمایا، یہ کونسا مہینہ ہے، ہم نے عرض کیا، اللہ ورسولہ اعلم۔ آپؐ خاموش ہو گئے، حتیٰ کہ ہم سمجھے آپؐ اس مہینہ کا کوئی دوسرا نام رکھیں گے، پھر فرمایا کیا یہ مہینہ ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم نے کہا ہاں، پھر ارشاد فرمایا کہ یہ کون سا شہر ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ ورسولہ اعلم، آپؐ خاموش ہو گئے حتیٰ کہ ہم سمجھے آپؐ اس کا کوئی دوسرا نام رکھیں گے، ارشاد فرمایا کیا یہ شہر (مکہ) نہیں ہے؟ ہم نے کہا ہاں! پھر فرمایا یہ کون سا دن ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ ورسولہ اعلم، آپؐ خاموش رہے، ہم سمجھے کہ آپؐ اس دن کا کوئی اور نام رکھیں گے، آپؐ نے فرمایا، کیا یہ یوم النحر نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا چٹک پارسل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! فرمایا تو تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری آبرو میں تم پر حرام ہیں، جیسا کہ تمہارا یہ دن حرام ہے تمہارے اس شہر اور تمہارے اس مہینے میں، اور عنقریب تم اپنے پروردگار سے ملو گے، اور وہ تمہارے اعمال کے متعلق باز پرس کرے گا، لہذا میرے بعد مگر کہنا ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گرو میں مارنے لگو، خبردار جو اس جگہ موجود ہے وہ یہ حکم غائب کو پہنچا دے کیونکہ بعض وہ شخص جسے یہ حکم پہنچایا جائے گا وہ اس کو زیادہ محفوظ رکھنے والا ہے، بعض اس شخص سے کہ جس نے اسی وقت اسے سنا ہے، پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبٌ شَهْرٌ مُضَرٌّ الَّذِي نَبِيٌّ جُمَادَى وَسَعْيَانِ ثُمَّ قَالَ أَيُّ شَهْرٍ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَسْمُوهُ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ قُلْنَا نَلَى قَالَ فَأَيُّ نَلَدِ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَسْمُوهُ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ الْبِلْدَةُ قُلْنَا نَلَى قَالَ فَأَيُّ يَوْمٍ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَسْمُوهُ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَأَعْرَاضَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي نَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا وَتَسْتَلْقُونَ رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ فَلَا تَرْجِعُوا نَعْدِي كَقَارَارٍ أَوْ ضَلَالًا يَضْرِبُ نَعْضُكُمْ رِقَابَ نَعْضِ آلَا يَبْلُغُ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَلَعَلَّ نَعْضَ مَنْ يُبْلَغُهُ يَكُونُ أَوْعَى لَهُ مِنْ نَعْضِ مَنْ سَمِعَهُ ثُمَّ قَالَ أَلَا خَلٌّ بَلَعْتُ قَالَ ابْنُ حَبِيبٍ هِيَ رَوَانِدَةُ وَرَجَبٌ مُضَرٌّ وَفِي رَوَانِدَةَ أَبِي بَكْرٍ فَلَا تَرْجِعُوا

(بقیہ گزارشہ صفحہ) کی وجہ سے حج کے دن بھی بدل جاتے تو جس سال حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی اس سال یہ مہینے اپنی اپنی جگہوں پر تھے اور حج بھی اپنے صحیح دنوں میں آیا تھا۔

(۱) ان مہینوں کی وجہ تسمیہ یہ ہیں۔ ذی قعدہ اس لئے کہ اس مہینے میں وہ لڑائی چھوڑ کر بیٹھ جاتے ذی الحجہ حج کی وجہ سے، محرم اس لئے کہ وہ لوگ اس مہینے میں لڑنے کو حرام سمجھتے تھے اور رجب اخضر ہے تہنیت تقسیم سے چونکہ وہ لوگ اس مہینے کو معظم سمجھتے تھے اس لئے اسے رجب کہتے۔

بَعْدِي *

کہ اچھا ہو جاؤ کہ میں نے حکم الہی پہنچا دیا ہے۔ اور ابی بکر کی روایت میں "فلا ترحعوا بعدی" کے الفاظ ہیں۔

(فاکدہ) قوم ربیعہ بارِ رمضان کو جب کہتی تھی، اس لئے آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ رجب وہ مہینہ ہے جو مضر کا مشہور ہے، واللہ اعلم بالصواب۔ ۱۸۸۱۔ انصر بن علی جہضمی، یزید بن زریج، عبد اللہ بن عون، محمد بن سیرین، عبد الرحمن بن ابی بکر، حضرت ابو بکر و رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یوم النحر کو حضورؐ اپنے اونٹ پر بیٹھے اور ایک شخص نے اس کی ٹکلی پکڑی، پھر آپؐ نے فرمایا تم جانتے ہو یہ کون سا دن ہے؟ صحابہ نے عرض کیا، اللہ و رسولہ اعلم، یہاں تک کہ ہمیں خیال ہوا کہ آپؐ اس کا کوئی دوسرا نام رکھیں گے، پھر فرمایا کیا یہ یوم النحر نہیں ہے؟ ہم نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے شک، آپؐ نے فرمایا تو یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے عرض کیا، اللہ و رسولہ اعلم، آپؐ نے فرمایا یہ ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے شک، پھر آپؐ نے فرمایا یہ کون سا شہر ہے؟ ہم نے عرض کیا، اللہ و رسولہ اعلم، تا آنکہ ہمیں خیال ہوا کہ آپؐ اس کا کوئی اور نام تجویز فرمائیں گے، آپؐ نے فرمایا، کیا یہ شہر (مکہ) نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا، بے شک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، آپؐ نے ارشاد فرمایا تو تمہارے خون، اور تمہارے مال، اور تمہاری آبرویں تم پر حرام ہیں جیسا کہ تمہارے اس دن کی حرمت، تمہارے اس مہینے اور اس شہر کے اندر، لہذا جو اس وقت موجود ہے، وہ غائب کو پہنچا دے، پھر آپؐ وہ چنگرے مینڈھوں کی جانب متوجہ ہوئے اور انہیں ذبح کیا، اور ایک بکریوں کے گلہ کی جانب التفات فرمایا، اور وہ ہم میں تقسیم کر دیں۔

۱۸۸۲۔ محمد بن ثنی، حماد بن مسعد، ابن عون، عبد الرحمن بن ابی بکر، حضرت ابو بکر و رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ اس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر بیٹھے اور ایک آدمی آپؐ کے اونٹ کی ٹکلی

۱۸۸۱۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْحِفْظِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا كَانَ ذَلِكَ الْيَوْمُ قَعَدَ عَلَى نَعِيرِهِ وَاحِدًا بِسَاتٍ بِحِطَابِهِ فَقَالَ أَتَذَرُونَ أَيَّ يَوْمٍ هَذَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَسْمِيهِ سَيُومِي اسْمِهِ فَقَالَ أَلَيْسَ يَوْمَ التَّحْرِ قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَأَيُّ شَهْرٍ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَلَيْسَ بِذِي الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَأَيُّ بَلَدٍ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَسْمِيهِ سَيُومِي اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ بِالْبَلَدَةِ قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي نَدْبِكُمْ هَذَا فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ قَالَ ثُمَّ انْكَفَأَ إِلَى كَتِفَيْنِ امْتَلَحَيْنِ فَذَبَحَهُمَا وَإِلَى حُرَيْعَةٍ مِنَ النِّعَمِ فَقَسَمَهَا بَيْنًا *

۱۸۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا كَانَ ذَلِكَ الْيَوْمُ جَلَسَ النَّبِيُّ

تھامے ہوئے تھا، اور بقیہ حدیث یزید بن زریج کی روایت کی طرح مروی ہے۔

۱۸۸۳۔ محمد بن حاتم بن میمون، یحییٰ بن سعید، قرہ بن خالد، محمد بن سیرین، عبدالرحمن بن ابی بکرہ، حمید بن عبدالرحمن، (دوسری سند) محمد بن عمرو بن جبہ، احمد بن خراش، ابو عامر عبدالملک بن عمرو قرہ، حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ یوم النحر (قربانی کے دن) رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا، اور آپؐ نے دریافت فرمایا کہ یہ کون سا دن ہے؟ اور بقیہ حدیث حسب سابق مروی ہے مگر اس میں اعراض (یعنی آبروئیں) کا تذکرہ نہیں ہے اور نہ ہی یہ چیز مذکور ہے کہ پھر آپؐ دو میندھوں کی طرف بڑھے اور اس روایت میں بھی ہے، جیسا کہ اس دن کی حرمت، تمہارے اس مینے اور اس شہر میں، جب تک کہ تم اپنے پروردگار سے چاکر ملاقات کرو، آگاہ ہو جاؤ، میں نے احکام الہی کی پوری پوری تبلیغ کر دی، صحابہ نے عرض کیا جی ہاں! آپؐ نے فرمایا، الٰہی توکل پر گواہ ہو جا۔

باب (۲۴۰) قتل کا اقرار صحیح ہے، اور ولی مقتول کو قصاص کا حق حاصل ہے، باقی معافی کی درخواست کرنا مستحب ہے۔

۱۸۸۴۔ عبید اللہ بن معاذ غمری، بواسطہ اپنے والد ابو یونس، سہاک بن حرب، علقمہ بن وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے میں ایک شخص دوسرے کو قسم سے کھینچتا ہوا آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَجِيرٍ قَالَ وَرَجُلٍ اَعْبَدَ بِرِمَامِهِ اَوْ قَالَ بِحِطَامِهِ فَذَكَرَ لَحْوِ حَدِيثِ بُرَيْدِ بْنِ زُرَيْجٍ *

۱۸۸۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ حَالِبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ وَعَنْ رَجُلٍ آخَرَ هُوَ فِي نَفْسِي أَفْضَلُ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ حَبَلَةَ وَأَحْمَدُ بْنُ خِرَاشٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْهُ الْمَلِكُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ مَسَادٍ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَسَمِعَ الرَّجُلُ حَمِيدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ سَمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا وَسَافَرُوا الْحَدِيثَ بِمَثَلِ حَدِيثِ ابْنِ عَوْنٍ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَذْكُرُ وَأَعْرَضَكُمْ وَلَا يَذْكُرُ ثُمَّ انْكَفَأَ إِلَى كَتَمِ بْنِ وَمَا بَعْدَهُ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ كَحَرَمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا إِنِّي يَوْمَ تَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ أَنَا هَلْ بَلَغْتُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ اشْهَدْ *

(۲۴۰) بَابُ صِحَّةِ الْإِقْرَارِ بِالْقَتْلِ وَتَمَكِينِ وَلِيِّ الْقَتِيلِ مِنَ الْقِصَاصِ وَاسْتِحْبَابِ طَلَبِ الْعُقُوبَةِ مِنْهُ *

۱۸۸۴۔ حَدَّثَنَا عُثَيْبُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْغُمَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ عَنْ سِهَابِ بْنِ حَرْبٍ أَنَّ عُلُقَمَةَ بْنَ وَائِلٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ إِنِّي لَقَاعِدٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ يَمُودُ آخَرَ بِسُغُوعٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ

اللّٰهُ هَذَا قَتَلَ أَحَبِّي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْتَلْتُهُ فَقَالَ إِنَّهُ لَوْ لَمْ يَعْرِفْ أَقَمْتُ عَلَيْهِ الْيَبْنَةَ قَالَ نَعَمْ قَتَلْتُهُ قَالَ كَيْفَ قَتَلْتُهُ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَهُوَ نَحْتِطُ مِنْ شَجَرَةٍ فَسَبَّيْ فَأَغْضَيْتَنِي فَصَرَّتْهُ بِالْفَأْسِ عَلَى قَرْبِهِ فَقَتَلْتُهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ شَيْءٍ تُؤَدِّيهِ عَنْ نَفْسِكَ قَالَ مَا لِي مَا إِنَّا كَسَانِي وَقَاسِي قَالَ فَتَرَى قَوْمَكَ يَشْتَرُونَكَ قَالَ أَنَا أَهْوَنُ عَلَى قَوْمِي مِنْ ذَلِكَ فَرَمَى إِلَيْهِ بِسَعْيِهِ وَقَالَ ذُونُكَ صَاحِبُكَ فَأَنْطَلَقَ بِهِ الرَّجُلُ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ قَتْلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ فَرَجَعَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ قُلْتَ إِنَّ قَتْلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ وَأَخَذْتَهُ بِأَمْرِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تَرِيدُ أَنْ تَبْوءَ بِأَمْرِكَ وَأَنْتُمْ صَاحِبُكَ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهُ لَعَلَّهُ قَالَ بَلَى قَالَ فَإِنَّ ذَلِكَ كَذَلِكَ قَالَ فَرَمَى بِسَعْيِهِ وَحَلَّى سَبِيلَهُ *

علیہ وسلم اس نے میرے بھائی کو مار ڈالا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو نے اسے قتل کر دیا ہے؟ وہ بولا اگر یہ اقرار نہیں کرے گا تو میں اس پر گولہ لاؤں گا، جب وہ بولا کہ بے شک میں نے اسے قتل کیا ہے، آپؐ نے فرمایا تو نے اسے کیوں قتل کیا ہے؟ وہ بولا کہ میں اور یہ دونوں درخت کے پتے جھاڑ رہے تھے، راستے میں اس نے مجھے گالی دی، مجھے غصہ آیا میں نے کھڑائی اس کے سر پر مار دی وہ مر گیا، آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ تیرے پاس کچھ مال ہے جو اپنی جان کے عوض دیدے وہ بولا میرے پاس کچھ نہیں، سوائے اس کہلی اور کھڑائی کے۔ آپؐ نے فرمایا، حیری قوم کے لوگ تجھے چڑھائیں گے؟ وہ بولا میری قوم میں میری اتنی وقعت نہیں ہے، آپؐ نے وہ تسمہ مقتول کے وارث کی طرف پھینک دیا اور فرمایا اسے لے جا، وہ لے کر چل دیا جب اس نے پشت پھیری تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر یہ اس کو قتل کرے گا تو اسی کی طرح ہو جائے گا، یہ سن کر وہ لوٹا، اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپؐ نے فرمایا، اگر میں اسے قتل کروں گا تو میں اسی کے برابر ہوں گا اور میں نے تو اسے آپؐ کے حکم سے پکڑا ہے، آپؐ نے فرمایا کہ تو یہ جس کا ہوتا کہ وہ تیرا اور تیرے ساتھی کا بھی گناہ سمیٹ لے، وہ بولا یا نبی اللہ ایسا ہوگا، فرمایا ہاں وہ بولا اگر ایسا ہے تو اچھا اور اس کا تسمہ پھینک دیا اور اسے چھوڑ دیا۔

(تاکہ وہ) آپؐ نے جو ارشاد فرمایا کہ تو بھی اسی طرح ہو جائے گا، یعنی غضب اور خواہش کی اتباع میں اس ہی جیسا کام کر بیٹھے گا، گو حلت اور حرمت کا فرق ہوگا مگر صورت تو ایک ہی رہے گی، اور بھر بدلے میں تو کسی قسم کی فضیلت نہیں ہے جیسا کہ معافی کے پہلو میں خیر اور بھری ہے۔

۱۸۸۵۔ محمد بن حاتم، سعید بن سلیمان، ہشیم، اسماعیل بن سلام، علقمہ بن واکل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص لایا گیا، جس نے ایک آدمی کو مار ڈالا تھا، آپؐ نے مقتول کے

۱۸۸۵۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أُنِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وارث کو اس سے قصاص لینے کی اجازت دے دی اور اس کے گلے میں ایک تسمہ تھا، جس سے دو کنجھ کر لے جا رہا تھا، جب وہ پیٹھ موڑ کر چلا تو آپؐ نے فرمایا، قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے، ایک شخص اس سے جا کر ملا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا تھا وہ بیان کیا۔ اس نے اسے چھوڑ دیا، اسماعیل بن سالم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حبیب بن ابی ثابت سے اس چیز کا تذکرہ کیا، تو انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے ابن اشوعؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو معاف کرنے کے لئے فرمایا تھا، مگر اس نے انکار کر دیا۔

(قائد) ذاتی معاد اور بغض کی بناء پر اگر دو مسلمان آپس میں تلوار نکالیں تو پھر قاتل اور مقتول دونوں دوزخی ہیں، یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعزیر یا ایسا فرمایا، علماء نے بیان کیا ہے کہ مصلحت کی بناء پر تعزیریں مستحب ہے، جیسا کہ حضرت ابن عباسؓ سے خون کرنے والے نے توبہ کے متعلق دریافت کیا تو آپؐ نے فرمایا، قاتل کی توبہ درست نہیں ہے۔

باب (۲۴۱) پیٹ کے بچے کی دیت کا بیان، اور قتل خطا اور شبہ عمد میں دیت کے واجب ہونے کا حکم!

۱۸۸۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہذیل کی دو عورتیں آپس میں لڑیں اور ایک نے دوسری کو مارا، اس کا بچہ گر پڑا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں ایک غلام یا لونڈا دینے کا حکم فرمایا۔

(قائد) امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ یہ اس صورت میں ہے جبکہ بچہ مرد ہو، اور اگر زندہ نکلے پھر مرد نکلے تو اس میں پوری دیت واجب ہوگی، اور یہ دیت عاقل پر ہوگی، نہ مجرم پر، یہی قول امام ابو حنیفہؒ اور امام شافعیؒ اور اہل کوفہ کا ہے، واللہ اعلم۔

۱۸۸۷۔ قتیبہ بن سعید، لیث، ابن شہاب، ابن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی لیمان کی ایک عورت کے پیٹ کے بچے میں ایک غلام یا ایک لونڈی کا حکم فرمایا پھر جس عورت کے لئے غرہ دینے کا حکم فرمایا تھا وہ مر گئی

بِرَحْلٍ قَتَلَ رَحُلًا فَأَقَادَ وَلِيُّهُ الْمَقْتُولِ مِنْهُ فَأَنْطَلَقَ بِهِ وَفِي عُنُقِهِ بَسْغَةٌ يَحْرُهَا فَلَمَّا أَذْبَرَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ فَأَتَى رَجُلٌ الرَّحْلَ فَقَالَ لَهُ مَقَالَةٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَلَّتْ عَنْهُ قَالَ إِنْ سَمِعِلَ مِنْ سَالِمٍ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِحَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَشْوَعٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَأَلَهُ أَنْ يَمْعُرَ عَنْهُ فَأَبَى *

(۲۴۱) بَاب دِيَّةِ الْحَيِّينَ وَوُجُوبِ الدِّيَّةِ فِي قَتْلِ الْخَطَا وَشِبْهِ الْعَمْدِ عَلَى عَاقِلَةٍ الْحَيَّانِي *

۱۸۸۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ مِنْ هَذِيلٍ رَمَتَا إِخْدَاهُمَا الْأُخْرَى فَطَرَحَتْ حَبِيبَتَهَا فَقَضَى فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْرَةً عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ *

(۱۸۸۷۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَبِيبِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لَحْيَانَ سَقَطَ مِنْهَا بَغْرَةٌ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي

فَصَلَّى عَلَيْهَا بِالْعَرَّةِ تَوَقَّيْتُ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنْ مِيرَئَهَا لَيْتِيهَا وَزَوْجَهَا وَأَنْ الْعَقْلَ عَلَى عَصِيَّتِهَا *

۱۸۸۸- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ح وَحَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ بَحْثِی الثَّعْلَبِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اقْتُلْتُ امْرَأَتَانِ مِنْ هَذَلٍ فَرَمْتُ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَفَتَلَتْهَا وَمَا فِي بَطْنِهَا فَاحْتَصَمُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ دَبَّةَ جَنِيهَا عَرَّةَ عَبْدٍ أَوْ وَكِيدَةٍ وَقَضَى بِدَبَّةِ امْرَأَةٍ عَلَى عَاقِلِيهَا وَوَرَّتْهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَعَهُمْ فَقَالَ حَمَلْتُ ابْنَ الذَّابِقَةِ الْهَذَلِيِّ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَغْرَمْتُ مَنْ لَأَ شَرَبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَ فَمِثْلُ ذَلِكَ يُطْلَقُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هَذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُفَّانِ مِنْ أَجْلِ سَخَعِهِ الَّذِي سَخَعَ *

(قائدہ) جمہور علمائے کرام کا یہی مسلک ہے کہ دیت عاقلہ پر واجب ہوگی۔

۱۸۸۹- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ الرُّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اقْتُلْتُ امْرَأَتَانِ وَسَاقَ الْحَدِيثُ بِفَصْتِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ وَوَرَّتْهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَعَهُمْ وَقَالَ فَقَالَ قَابِلُ كَيْفَ نَعْقِلُ وَلَمْ يَسْمَحْ حَمَلْتُ ابْنَ مَالِكِ *

۱۸۹۰- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ اس کا ترکہ اس کی اولاد اور اس کے شوہر کو ملے گا، اور دیت مارنے والی کے خاندان پر ہوگی۔

۱۸۸۸- ابو الطاہر، ابن وہب (دوسری سند) حرمہ بن عیسیٰ تحفہ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابن مسیب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ (قبیلہ) ہذیل کی دو عورتیں آپس میں لڑیں تو ایک نے دوسری کو پتھر سے مارا، جس سے وہ بھی مر گئی، اور اس کے پیٹ کا بچہ بھی مر گیا، وہ مقدمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس کے بچے کی دیت ایک غلام یا ایک لونڈی ہے، اور عورت کی دیت مارنے والی کے خاندان پر ہوگی اور اس عورت کا وارث اس کا لڑکا اور جو حضرات اس کے ساتھ ہیں وہ ہوں گے، حمل بن تاخیر ہڈی نے کہا، کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کیونکہ اس کی دیت دیں، جس نے نہ پیسا ہے اور نہ کھلیا ہے، نہ بولا ہے نہ چلایا ہے، یہ تو کیا آیا ہوا (یعنی اس کی دیت باطل ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، یہ تو کانٹوں کا بھائی ہے، ایسی قافیہ والی عبارت ہوئے کی وجہ سے۔

۱۸۸۹- عہد بن حمید، عبد الرزاق، معمر زہری، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ دو عورتیں آپس میں لڑیں اور حسب سابق روایت مروی ہے، مگر اس میں یہ الفاظ نہیں کہ اس کا لڑکا اور اس کے ساتھ والے وارث ہوں گے اور حمل بن مالک کا نام بھی موجود نہیں ہے۔

۱۸۹۰- اسحاق بن ابراہیم حنظل، جریر، منصور، ابراہیم، عبید بن نفیلہ الخزاعی، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک عورت نے اپنی سوتن کو خیمہ کی گھڑی سے مارا اور وہ حاملہ تھی، تو وہ مر گئی، اور ان میں سے ایک بنی لیحان (قبیلہ) سے تھی، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتولہ کی دیت قاتلہ کے وارثوں سے دلائی اور پیٹ کے بچہ کی دیت ایک بروہ مقرر کی، تو قاتلہ کے خاندان میں سے ایک شخص نے کہا کہ ہم کیونکر ایسے بچے کی دیت دیں کہ جس نے نہ کھایا، اور نہ پیا اور نہ چلایا، ایسا تو گمیا آیا ہوا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، بدوئیں کی طرح قافیہ والی عمارت بولتا ہے اور ان پر دیت کو واجب کیا۔

۱۸۹۱۔ محمد بن رافع، یحییٰ بن آدم، مفضل، منصور، ابراہیم، عبید بن فضیلہ، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک عورت نے اپنی سوتن کو خیمہ کی لڑکی سے مارا، پھر یہ مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا، آپ نے قاتلہ کے خاندان پر دیت کا فیصلہ کیا، مقتولہ حاملہ تھی، آپ نے اس کے پیٹ کے بچے میں ایک بروہ کا فیصلہ فرمایا، قاتلہ کے خاندان میں سے ایک بولا، ہم کیونکر اس کی دیت دیں جس نے نہ کھایا نہ پیا نہ روئے نہ چلایا یہ تو گمیا آیا ہوا، آپ نے فرمایا، بدوئیں کی طرح متھے عمارت بولتا ہے۔

۱۸۹۲۔ محمد بن حاتم، محمد بن بشار، عبدالرحمن بن مہدی، سفیان، منصور رضی سے اسی سند کے ساتھ مفضل اور جریر کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۱۸۹۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور محمد بن ثنیٰ اور ابن بشار محمد بن جعفر، شعبہ، منصور سے ان ہی سندوں کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ عورت کے پیٹ سے بچہ گر پڑا، تو یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کی گئی تو آپ نے اس کے متعلق ایک بروہ کا فیصلہ فرمایا اور اسے

عَبِيدُ بْنُ نُسَيْبَةَ الْحِزَاعِيُّ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ضَرَبَتْ امْرَأَةً صَرْنَهَا بَعْمُودٍ فُسْطَاطٍ وَهِيَ حَبْلِي فَقَتَلْتُهَا قَالَ وَاحِدَاهُمَا لِحَبَابَتِهَا قَالَ فَحَجَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَبَّةَ الْمَقْتُولَةِ عَلَى عَصَا الْقَابِلَةِ وَغَرَّهُ لِمَا فِي بَطْنِهَا فَقَالَ رَحُلْ مِنْ عَصَا الْقَابِلَةِ أَنْغَرُمُ ذَبَّةَ مَنْ لَأَ أَكَلْ وَلَا شَرِبْ وَلَا اسْتَهْلْ فَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْحَعُ كَسَحَعِ الْأَعْرَابِ قَالَ وَحَجَّلَ عَلَيْهِمُ الذَّبَّةَ *

۱۸۹۱۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدِ بْنِ نُسَيْبَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ امْرَأَةً قَتَلَتْ صَرْنَهَا بَعْمُودٍ فُسْطَاطٍ فَأَتَيْنِي فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى عَلَيَّ عَاقِلَتِهَا بِالذَّبَّةِ وَكَانَتْ حَامِلًا فَقَضَى لِي الْحَبِينَ بَعْرَةً فَقَالَ بَعْضُ عَصِيَّتِهَا أَنْبَدِي مَنْ لَأَ طَعِمَ وَلَا شَرِبَ وَلَا صَاغَ فَاسْتَهْلْ وَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ قَالَ فَقَالَ سَحَعُ كَسَحَعِ الْأَعْرَابِ *

۱۸۹۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلُ مَعْنَى حَدِيثِ جَرِيرٍ وَمُفَضَّلٍ *

۱۸۹۳۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ نَشَارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ بِإِسْنَادِهِمُ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ غَيْرَ أَنَّ فِيهِ فَأَسْفَطْتُ فَرَفَعْتُ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ فَقَضَى فِيهِ

قاتلہ عورت کے اولیاء پر واجب کیا، باقی اس میں عورت کی دیت کا ذکر نہیں ہے۔

۱۸۹۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریب اور اسحاق بن ابراہیم، وکیع، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت مسور بن محرز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں سے پیٹ کے بچے کی دیت کے بارے میں مشورہ کیا، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ نے اس بارے میں ایک غلام بالوطی کا فیصلہ فرمایا، عمرؓ بولے ایک اور آدمی کو لاؤ جو تمہاری گواہی دے، چنانچہ محمد بن مسلمہؓ نے ان کی موافقت میں گواہی دی۔

(قاہمہ) حضرت عمرؓ کو حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کی صداقت پر بعد الت میں کسی قسم کا شبہ نہیں تھا مگر الزانہ اور اصولاً حضرت عمرؓ نے گواہی طلب کی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کِتَابُ الْحُدُودِ

باب (۲۴۲) چوری کی حد اور اس کا نصاب۔

۱۸۹۵۔ یحییٰ بن یحییٰ اور اسحاق بن ابراہیم، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، زہری، عروہ، حضرت عاکشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چور کا ہاتھ چوتھائی دینار اور اس سے زیادہ میں کاٹتے تھے۔

(۲۴۲) بَابُ حَدِّ السَّرْفَةِ وَنَصَابِهَا *

۱۸۹۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْأَخْرَانِ أَخْبَرَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقَطُّعُ السَّارِقَ فِي رُبْعٍ دِينَارٍ فَصَاعِدًا *

(قاہمہ) چور کے ہاتھ کاٹنے پر علماء کا اجماع ہے، باقی تقبی مقدمہ میں کاٹا جائے، اس میں مختلف اقوال ہیں، امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک دس درہم یا ایک دینار چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ چور کا ہاتھ وحال کی قیمت کے بقدر چرنے پر کاٹا جائے گا اور اس کی قیمت اکثر صحابہ کرام کے نزدیک دس درہم ہے، اور حضرت عاکشہؓ کے نزدیک چوتھائی دینار ہوگی، اس لئے انہوں نے اسے بیان کر دیا۔

۱۸۹۶۔ اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، سلیمان بن کثیر، ابراہیم بن سعد، زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۸۹۷۔ ابو الطاہر اور حرمہ بن یحییٰ اور ولید بن شجاع، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عمرو، عمرہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتی ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا جو کچھ تمہیں کانٹا جائے گا، مگر چو تھائی دینا یا یادہ کی چوری میں۔

۱۸۹۸۔ ابو الطاہر اور ہارون بن سعید اہلی اور احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، مخرمہ، بواسطہ اپنے والد، سلیمان بن یسار، عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ ارشاد فرما رہے تھے کہ جو کچھ تمہیں کانٹا جائے گا مگر چو تھائی دینا یا اس سے زیادہ مقدار میں۔

۱۸۹۹۔ بشر بن حکم عہدی، عبد العزیز بن محمد، یزید بن عبد اللہ بن الہاد، ابو بکر بن محمد، عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ جو کچھ تمہیں کانٹا جائے گا، مگر چو تھائی دینا یا اس سے زائد میں۔

۱۹۰۰۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن عثمان، اسحاق بن منصور، ابو عامر عتدی، عبد اللہ بن جعفر اولاد حضرت مسور بن مخرمہ، یزید بن عبد اللہ بن الہاد سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۸۹۶۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ كُلُّهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِمَنْلِهِ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۸۹۷۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى وَحَدَّثَنَا الزُّوَيْدُ بْنُ شُجَاعٍ وَاللَّفْظُ لِلزُّوَيْدِ وَحَرَمَةُ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْطَعُ بَدْءَ السَّارِقِ إِلَّا فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا *

۱۸۹۸۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَهَارُونَ بْنُ سَعِيدٍ الْأَثَلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى وَاللَّفْظُ لِهَارُونَ وَأَحْمَدُ قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْأَحْرَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَحْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عُمَرَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَحَدَّثُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَقْطَعُ الْبَدْءَ إِلَّا فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَمَا فَوْقَهُ *

۱۸۹۹۔ حَدَّثَنِي بَشَرُ بْنُ الْحَكَمِ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَقْطَعُ بَدْءَ السَّارِقِ إِلَّا فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا *

۱۹۰۰۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْعَقَدِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ مِّنْ وَلَدِ الْمُسَوِّرِ ابْنِ مَحْرَمَةَ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْهَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۹۰۱۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، حمید بن عبد الرحمن رؤاسی، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ چور کا ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ڈھال کی قیمت سے کم پر نہیں کٹتا، جھنڈ ہوا ترس (دونوں ڈھال کو کہتے ہیں) دونوں قیمت دار ہیں۔

(فائدہ) اکثر صحابہ کرام کے نزدیک ڈھال کی قیمت دس درہم ہے جیسا کہ میں بیان کر چکا، اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۱۹۰۲۔ عثمان بن ابی شیبہ، عبدہ بن سلیمان، حمید بن عبد الرحمن، (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد الرحمن بن سلیمان (تیسری سند) ابو کریب، ابواسامہ، ہشام سے اسی سند کے ساتھ ابن نمیر کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے باقی عبد الرحمن اور ابواسامہ کی روایت میں ہے، کہ ڈھال اس زمانہ میں قیمت والی تھی۔

۱۹۰۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈھال کی چوری میں ایک آدمی کا ہاتھ کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

(فائدہ) یہ حضرت ابن عمر کا اندازہ ہے جیسا کہ ام المومنین حضرت عائشہ کا اندازہ اور نافع و ہشام اور حضرت ابن عمر سے ڈھال کی قیمت ایک دینار یا دس درہم بھی مروی ہے اور احتیاط اکثر پر عمل کرنے میں ہے، کیونکہ اعطاء انسانی محض شہ پر نہیں کاٹے جائیں گے، اور امام یعنی شرح کز میں تحریر فرماتے ہیں کہ جب ڈھال کی قیمت میں اقوام مختلف ہیں اور کسی میں یہ نہیں کہ آپ نے دس درہم پر ہاتھ کاٹا ہے، لہذا ہم نے اکثر ہی نصاب بنادیا اور اقل مقدار کو خشک کی بنا پر ترک کر دیا کیونکہ خشک و شہ کی بنا پر ہاتھ کاٹنا وادیب نہیں۔ واللہ اعلم۔

۱۹۰۴۔ قتیبہ بن سعید، ابن ربیع، ایبہ بن سعد۔ (دوسری سند) ابوبکر بن حرب اور ابن شریک بن یحییٰ القطان۔ (تیسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد۔

۱۹۰۱۔ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّوَّاسِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَقْطَعْ يَدُ سَارِقٍ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَقْلٍ مِنْ ثَمَنِ الْوَحْشِ حَافَةً أَوْ تَرَسٍ وَكِلَاهُمَا ذُو ثَمَنِ *

۱۹۰۲۔ وَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بِهِذَا الْإِسْنَادِ نَحْوُ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّوَّاسِيِّ وَ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحِيمِ وَأَبِي أُسَامَةَ وَهُوَ يُؤَمِّلُهُ ذُو ثَمَنِ *

۱۹۰۳۔ وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ سَارِقًا فِي يَدِهِ ثَلَاثَةَ دَرَاهِمٍ *

۱۹۰۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَ ابْنُ رُمَيْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح وَ حَدَّثَنَا

(چوتھی سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسیر، عبید اللہ۔

(پانچویں سند) ابویہر بن حرب، اسماعیل بن علیہ۔

(چھٹی سند) ابوریق اور ابوکامل، حواہ۔

(ساتویں سند) محمد بن رافع، عبدالرزاق، سفیان، ایوب، سختیانی اور ایوب بن موسیٰ، اسماعیل بن امیہ۔

(آٹھویں سند) عبید اللہ بن عبد الرحمن دارمی، ابویہر، سفیان، ایوب اور اسماعیل بن امیہ اور عبید اللہ، موسیٰ بن عقبہ۔

(نویں سند) محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، اسماعیل بن امیہ۔

(دسویں سند) ابوطاہر، ابن وہب، حنظلہ بن ابی سفیان حمی، عبید اللہ بن عمر، حضرت مالک بن انس، حضرت اسامہ بن زید

لیثی، حضرت ثاقب، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے "بکئی

عن مالک" کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں، لیکن ان میں سے بعض راویوں نے قیمت کا لفظ بولا ہے، اور بعض نے حسن کا

کہ اس کی قیمت تین درہم تھی۔

۱۹۰۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابوکریب، ابومعویہ، اعش، ابوصالح حضرت ابویہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ چور پر لعنت نازل فرمائے کہ وہ انڈے کو چراتا ہے، اور پھر (اس کے

ذریعے سے) اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے اور رسی کو چراتا ہے اور پھر اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔

(فائدہ) امام بخاری نے باب ہاتھ کر یہ حدیث بیان کی اور پھر اس کی شرح و عمش کے قول سے کہ مقصود لوہے کا انڈا (گولا) جو لڑائی میں

کام آتا ہے، اور اسی طرح لوہے کی رسی مرو ہے، ان کی قیمت دس درہم کے برابر ہے، میں کہتا ہوں کہ اس چور پر لعنت فرمائی جو ذرا سی معمولی چیز پر چڑا کر اس مقام تک پہنچ جاتا ہے کہ پھر اس کی بناء پر اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔ قرابتاء اس چیز سے ہوئی اور انجام میں ہاتھ کٹا،

تو ایسے چور پر لعنت بیان کی۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ابن مسیر حَدَّثَنَا أَبِي ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ كُلُّهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ح وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عَلِيٍّ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي السَّحْبَانِيِّ وَأَبُو يَاسَعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي ح وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي يَاسَعٍ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمِيَّةٍ وَعَبِيدُ اللَّهِ وَمُوسَى بْنُ عُفَيْةَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ حَرْبٍ أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمِيَّةَ ح وَ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ الْحُمْحِيِّ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ رَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَثَلٍ حَدِيثٍ يَحْتَى عَنْ مَالِكٍ غَيْرَ أَنَّ بَعْضَهُمْ قَالَ فِيمَنْهُ وَبَعْضُهُمْ قَالَ لَمْ يَكُنْ ثَلَاثَةَ دَرَاهِمَ

۱۹۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللَّهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتَقْطَعُ يَدُهُ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتَقْطَعُ يَدُهُ *

۹۰۶۔ عمرو بن قنبلہ اور اسحاق بن ابراہیم، علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، اعلم سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔ باقی اس میں "ان سرق حبلا وان سرق بصة" کا لفظ ہے۔ اور ترجمہ ایک ہی ہے۔

باب (۲۴۳) چور شریف ہو یا غیر شریف اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا، اور حدود میں سفارش کی ممانعت ہے۔

۱۹۰۷۔ حمیہ بن سعید (لیث)، (دوسری سند) محمد بن ریح، لیث، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مخزومیہ عورت کے چوری کرنے نے قریش کو پریشانی میں مبتلا کر دیا، انہوں نے کہا اس چیز کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کون کام کر سکتا ہے اور اتنی جرأت کون کر سکتا ہے، مگر اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہیتے ہیں وہ اس مسئلہ میں کام کر سکتے ہیں۔ بالآخر حضرت اسامہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کے متعلق گفتگو کی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اللہ تعالیٰ کی حد دو میں سفارش کرتا ہے پھر آپ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیا اور فرمایا اے لوگو! تم سے پہلے لوگوں کو اسی چیز نے ہلاک کر دیا کہ جب کوئی شریف آدمی ان میں چوری کرتا تھا تو اسے چھوڑ دیتے تھے اور جب کوئی کمزور آدمی ایسا کام کرتا تھا تو اس پر حد قائم کر دیتے تھے اور خدا کی قسم اگر فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی چوری کرے تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دوں گا، اور ابن رحم کی روایت میں "من قبلکم" کا لفظ ہے۔

۱۹۰۸۔ ابو الطاہر اور حرمہ بن یحییٰ، ابن جب، یونس بن یزید، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرماتی ہیں کہ قریش کو اس عورت کے معاملہ نے، جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں

۱۹۰۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّافِدُ وَاسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ كُلُّهُمْ عَنْ عِيْسَى بْنِ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ يَقُولُ إِنْ سَرَقَ حَبْلًا وَإِنْ سَرَقَ بَيْضَةً *

(۲۴۳) بَابُ قَطْعِ السَّارِقِ الشَّرِيفِ وَغَيْرِهِ وَالنَّهْيُ عَنِ الشَّفَاعَةِ فِي الْحُدُودِ *

۱۹۰۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا وَمَنْ يَجْزِي عَنْهُ إِلَّا أَسَامَةُ جِبِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ أَسَامَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْفَعُ مِنِّي حَدٌّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ ثُمَّ قَامَ فَاعْتَطَبَ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكَوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَإِنَّمَا اللَّهُ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَيَهَا وَفِي حَدِيثِ ابْنِ رُمْحٍ إِنَّمَا هَلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ *

۱۹۰۸۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى وَالْقُفْطُ بِحَرَمَةَ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ

جب مکہ شریف فتح ہوا پریشانی میں مبتلا کر دیا، لوگ بولے اس بات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کون کلام کر سکتا ہے، بالآخر وہ عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائی گئی اور اس کے بارے میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہیتے تھے نے بات کی، یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کا رنگ بدل گیا، اور ارشاد فرمایا، اے اسامہ! تو اللہ کی حدود میں سفارش کرتا ہے، حضرت اسامہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ میرے لئے معافی کی دعا کیجئے، پھر جب شام ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا، اولا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنائیاں کی، پھر فرمایا، اباجعلہ اتم سے پہلے لوگوں کو اسی چیز نے ہلاک اور برباد کر دیا کہ جب ان میں عزت والا آدمی چوری کر رہا تھا تو اسے چھوڑ دیتے تھے، اور جب غریب اور ناتواں چوری کرتا تھا تو اس پر حد قائم کر دیتے تھے اور مجھے تو اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) بنت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی چوری کرے تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالوں گا، پھر آپ نے اس عورت کے متعلق جس نے چوری کی تھی حکم دیا، اور اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا، یونس بواسطہ ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ اس کے بعد اس عورت کی توبہ اچھی ہو گئی اور اس نے نکاح کر لیا، اور میرے پاس آتی تھی تو میں اس کی ضروریات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کر دیتی تھی۔

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ قُرَيْشًا أَهْمَهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الَّتِي سَرَقَتْ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ عُرْوَةُ الْفَتْحِ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا وَمَنْ يَحْضِرُ عَلَيْهِ إِلَّا أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ جَبَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنبَأَ بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ فِيهَا أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالُوا وَحَهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَسْتَفْعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ أَسَامَةُ اسْتَغْفِرْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمَّا كَانَ الْعَصِيُّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْتَطَبَ فَأَنبَأَ عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكَوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَإِنِّي وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ثُمَّ أَمَرَ بِنْتُكَ الْمَرْأَةَ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَطَعْتُ يَدَهَا قَالَ بُرَيْسٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَحَسَنْتُ تَوْبَتَهَا بَعْدَ وَتَرَوُجَتْ وَكَانَتْ تَأْتِينِي بَعْدَ ذَلِكَ فَأَرْفَعُ حَاجَتَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

(فاکہ) بنی مخزوم بھی قریش کی ایک شاخ ہے، اور یہ عورت شریف اور معزز تھی، اس نے دیور چالیا تھا، (کمانی الاستیجاب) قریش کو اس بات کی بنا پر فکر ہوئی کہ اس کا ہاتھ کٹ جائے گا، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدود میں سفارش قبول نہیں فرماتے، حافظہ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ اس عورت کا نام فاطمہ بنت الاسود تھا، اور اسی بنا پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری جملہ فرمایا کہ اگر فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہو جس۔ الخ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک مخزومی عورت اسباب مانگ کر لیا کرتی تھی اور پھر مگر چلایا کرتی تھی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا، چنانچہ اس کے خاندان والے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے انہوں نے حضور سے بات چیت کی، بقیہ حدیث لیث اور یونس کی روایت کی طرح ہے۔

(قائدہ) یعنی یہی اس کی عادت تھی، یہ مطلب نہیں کہ ہاتھ اسی جرم میں کاٹا گیا۔

۱۹۱۰۔ سلمہ بن حبیب، حسن بن عیین، معقل، ابو زبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک مخزومیہ عورت نے چوری کی اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا تو اس نے ام المومنین ام سلمہ کے ذریعے سے پناہ حاصل کی، تو آپ نے ارشاد فرمایا، خدا کی قسم اگر فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ ڈالتا، چنانچہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

باب (۲۴۴) زنا کی حد کا بیان۔

۱۹۱۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، منصور، حسن، طحان بن عبد اللہ رقاشی، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے سیکھ لو، مجھ سے سیکھ لو، اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لئے ایک دھڑ نکال دی کہ جب بکر، بکر سے زنا کرے تو سو کوڑے لگاؤ اور (اگر مصلحت ہو تو) ایک سال کے لئے ملک سے باہر کر دو، اور حبیب حبیب سے کرے تو سو کوڑے لگاؤ اور پھر رجم کر دو۔

(قائدہ) بکر سے مراد مرد اور عورت ہے جس نے نکاح صحیح کے ساتھ جماع نہ کیا ہو، اور وہ آزاد، عاقل اور بالغ ہو، اگرچہ کافر بھی ہو، اور حبیب جس نے ان تمام شرائط کے باوجود نکاح صحیح کے ساتھ جماع کیا ہو، اگرچہ کافر بھی ہو، علماء کے کرام کا اس پر اجماع ہے کہ بکر کو کوڑے لگانے چاہئیں گے اور حبیب کو صرف رجم کریں گے، جمہور علماء کے کرام کا یہی قول ہے، البتہ امام شافعی کے نزدیک بکر کو ایک سال کے لئے جلا وطن بھی کیا جائے گا، ہاں امام ابو حنیفہ کے نزدیک یہ حکم منسوخ ہے، جیسا کہ حبیب کے بارے میں ابوالاکوڑے لگانے کا حکم منسوخ ہو چکا ہے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ماعز کو رجم فرمایا، اور پہلے کوڑے نہیں لگائے، ہاں اگر امام اسحاق میں مصلحت دیکھے، تو

الرِّزَاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ امْرَأَةً مَخْزُومِيَّةً تَسْتَعِيرُ الْمَتَاعَ وَتَنْخِذُهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُقَطَّعَ يَدُهَا فَأَنَّى أَكْثَلُهَا أَسْمَةً بِنَ زَيْدٍ فَعَلِمُوهُ فَكَلَّمَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَيُونُسَ *

۱۹۱۰۔ وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَهْنَبٍ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ سَرَقَتْ فَأَتَتْ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَاذَتْ بِأُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةَ لَقَطَّعْتُ يَدَهَا فَمَقُطَّعَتْ *

(۲۴۴) بَابُ حَدِّ الزَّانِي *

۱۹۱۱۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى النَّعِيجِيُّ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا عَنِّي خُذُوا عَنِّي قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا الْبَكْرُ بِالْبَكْرِ جَلْدٌ مِائَةً وَتَفْيُ سَنَةٍ وَالنَّبْيُ بِالنَّبِيِّ جَلْدٌ مِائَةً وَالرَّجْمُ *

بہر جلا وطن بھی کر سکتا ہے (واللہ اعلم بالصواب)

۱۹۱۲- وَحَدَّثَنَا عَنْ مَرْوَةَ النَّاقِدِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۹۱۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ حَمِيصًا عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ كَرِبَ لِذَلِكَ وَتَرَبَّدَ لَهُ وَحُفَّهُ قَالَ فَأَنْزَلَ عَلَيْهِ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَقِيَنِي كَذَلِكَ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ خُذُوا عَنِّي فَقَدْ حَقَّ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلُ النَّبِيِّ بِالنَّبِيِّ وَالْبَكْرُ بِالْبَكْرِ خَلْدُ مِائَةِ ثُمَّ رَحِمَ بِالْحِجَارَةِ وَالْبَكْرُ خَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ لَفِيَ سَنَةً *

۱۹۱۴- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِنَاهُمَا الْبَكْرُ يُخَلَّدُ وَيُنْفَى وَالنَّبِيُّ يُخَلَّدُ وَيُرَحَّمُ لَا يَذْكُرَانِ سَنَةً وَلَا مِائَةً *

۱۹۱۵- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى مَنبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ

۱۹۱۲- عمرو ناقد، ہشیم، منصور سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۹۱۳- محمد بن ثنی اور ابن بشار، عبد الاعلیٰ، سعید، قتادہ، حسن، حطان بن عبد اللہ رقاشی، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی نازل ہوتی، آپ کو اس کی وجہ سے سختی محسوس ہوتی، اور اس سختی کی بنا پر چہرہ انور کا رنگ بدل جاتا تھا، ایک روز آپ پر وحی نازل ہوئی، آپ کو ایسی ہی سختی محسوس ہوئی، جب وحی موقوف ہوئی تو آپ نے ارشاد فرمایا، مجھ سے سیکھ لو، اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لئے رات نکال دیا ہے، اگر حبیب سے زنا کرے اور بکر، بکر سے زنا کرے، تو حبیب کو سو کوڑے لگا کر سنگسار کریں گے اور بکر کو سو کوڑے لگا کر ایک سال کے لئے وطن سے جلا وطن کر دیں گے۔

۱۹۱۴- محمد بن ثنی اور ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ (دوسری سند) محمد بن بشار، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت قتادہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں باقی ان دونوں سندوں میں یہ ہے کہ بکر کو کوڑے لگائے جائیں گے اور (ایک سال) جلا وطن کیا جائے، اور حبیب کو کوڑے لگائے جائیں گے اور زنا کرنا ایک سال اور سو کوڑے کا تذکرہ نہیں۔

۱۹۱۵- ابوالطاهر، حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ منبر پر بیٹھے ہوئے فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، اور ان پر اللہ تعالیٰ نے کتاب نازل فرمائی ہے، سو جو کچھ اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا اس

میں سے آیت الرجم بھی ہے اور ہم نے اس آیت کو پڑھا اور محفوظ رکھا اور سمجھا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا، اور ہم نے بھی آپ کے بعد رجم کیا، میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ لوگوں پر جب زمانہ دراز ہو جائے تو کہنے والا کہنے لگے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی کتاب میں رجم نہیں ملتا، لہذا اس فرض کے ترک کرنے کی وجہ سے جسے اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے سب گمراہ ہو جائیں گے، بیشک رجم کا حکم اللہ کی کتاب میں حق ہے، اس شخص پر جو محسن ہو کر زنا کرے، مرد ہو یا عورت، جب زنا پر گولو قائم ہو جائیں یا حمل ظاہر ہو، یا خود اقرار کرے۔

(قائد) محض حمل کے ظاہر ہونے پر حد قائم نہیں کی جائے گی تاؤ فلیکھ گولو زنا پر موجود نہ ہوں، یہی امام ابو حنیفہ، امام شافعی اور جمہور علماء کرام کا مسلک ہے۔

۱۹۱۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب، ابن ابی عمر، سفیان، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۱۹۱۷۔ عبد الملک بن شعیب بن لیث بن سعد، شعیب، لیث بن سعد، عقیل، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبدالرحمن بن عوف، ابن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ مسلمانوں میں سے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مسجد میں آیا اور آپ کو پکارا، کہنے لگا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے زنا کیا، آپ نے اس کی جانب سے منہ پھیر لیا، وہ دوسری طرف سے آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے زنا کیا ہے، آپ نے منہ پھر بھی اس سے منہ پھیر لیا، چنانچہ وہ چار مرتبہ اسی طرح گھوما اور اس نے اپنے اوپر چار مرتبہ گواہی دی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور دریافت کیا تجھے جنون کی شکایت تو نہیں ہے؟ بولا نہیں، آپ نے فرمایا تو بھٹس ہے، اس نے عرض کیا، جی ہاں! تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اسے لے جاؤ اور سنگسار کرو، ابن شہاب بیان کرتے ہیں

وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ مِمَّا أَنْزَلَ عَلَيْهِ آيَةُ الرَّحْمِ فَرَأَاهَا وَعَقَلْنَاهَا وَعَقَلْنَاهَا مَرَحَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَحِمْنَا بَعْدَهُ فَأَخْشَى أَنْ طَالَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ أَنْ يَقُولَ قَائِلٌ مَا نَحْنُ الرَّحْمُ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَيَضِلُّوا بِرُكِّهِ فَرِيضَةُ أَنْزَلَهَا اللَّهُ وَإِنَّ الرَّحْمَ فِي كِتَابِ اللَّهِ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى إِذَا أَحْصَيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ إِذَا قَامَتِ النِّبَةُ أَوْ كَانَ الْحَبْلُ أَوْ الْبَاغِزُ أَفْ *

۱۹۱۶۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۹۱۷۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ حَدَّثِي قَالَ حَدَّثَنِي عَقِيلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ أَتَى رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَدَاهَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي زَنَيْتُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحَّى تَلَقَّاهُ وَخَبِهَ فَقَالَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي زَنَيْتُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتَّى نَتَى ذَلِكَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْلَكَ خُنُونٌ قَالَ لَا قَالَ مَهْلٍ أَحْصَنْتُ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذْهَبُوا بِهِ فَأَرْحَمُوهُ قَالَ

کہ مجھے ان حضرات نے بتایا، جنہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے سنا، وہ فرما رہے تھے کہ میں بھی رجم کرنے والوں میں سے تھا، ہم نے اسے عید گاہ میں رجم کیا، جب اس نے پتھروں کی شدت محسوس کی تو بھاگا، ہم نے اسے میدانِ حرہ میں پایا، اور پتھروں سے سنگسار کر دیا، امام مسلم فرماتے ہیں اس روایت کو لیث نے بھی بواسطہ عبد الرحمن بن خالد بن مسافر، ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

عبد اللہ بن عبد الرحمن داری، ابو الیمان، شعبہ، زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے اور ان دونوں حدیثوں میں ہے، ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے اس نے خبر دی جس نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے سنا جس طرح عقیل نے روایت کیا۔

(تاکہ) زنا کے ثبوت کے لئے چار مرتبہ اقرار کرنا ضروری ہے، لیکن امام ابو حنیفہ کا قول ہے (مترجم)

۹۱۸۔ ابو الظاہر اور حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عبد الرزاق، معمر، ابن جریر، زہری، ابو سلمہ، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیل عن الزہری، عن سعید ابی سلمہ، عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۹۱۹۔ ابوالکامل فضیل بن حسین جحدری، ابو عوانہ، سماک بن حرب، حضرت جابر بن سرور رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ماعز بن مالک کو دیکھا جس وقت کہ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا، وہ ٹھٹھنے آدمی تھے، اور ان پر چادر نہیں تھی، انہوں نے اپنے لاپر چار مرتبہ زنا کا اقرار کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شاید تم نے (بوسہ لیا ہو گا) ماعز بولے نہیں، خدا کی قسم اس نالائق نے زنا کیا ہے، تب آپؐ نے انہیں رجم کیا، پھر آپؐ نے خطبہ دیا اور فرمایا

اِنَّ شِهَابًا قَاتِلُكُمْ مِّنْ سَمْعِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ فَكُنْتُ فِيمَنْ رَحِمَهُ فَرَحِمْنَاهُ بِالْمُصْنَى فَلَمَّا أَذْلَقْتُهُ الْحِجَارَةَ هَرَبَ فَأَذْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَحِمْنَاهُ وَرَوَاهُ اللَّيْثُ أَيْضًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَالٍ بْنِ مُسَافِرٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَيْضًا وَفِي حَدِيثِهِمَا جَمِيعًا قَالَ اِنَّ شِهَابًا أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ كَمَا ذَكَرَ عُقَيْلٌ *

۱۹۱۸۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَأَبُو حُرَيْجٍ كُلُّهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحَوْ رَوَاةُ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ *

۱۹۱۹۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ حِينَ جِيءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ قَصِيرٌ أَغْضَلُ لَيْسَ عَلَيْهِ رِدَاءٌ فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ أَنَّهُ زَنَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّكَ قَالَ لَا وَاللَّهِ إِنَّهُ فَذٌ زَنَى الْآخِرُ قَالَ

خبردار جب ہم اللہ تعالیٰ کے راست میں جہاد کے لئے نکلتے ہیں تو کوئی پیچھے رہ جاتا ہے اور بکری کی سی آواز کرتا ہے اور کسی کو تھوڑا دودھ دیتا ہے، خدا کی قسم اگر اللہ تعالیٰ مجھے کسی ایسے پر قوت دے گا تو میں اسے ضرور سزا دوں گا۔

(فائدہ) مطلب یہ ہے کہ نہ کرتا ہے اور دودھ سے مراد انزال منی ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

۱۹۲۰۔ محمد بن عثمان اور ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ساک بن حرب، حضرت جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ٹھکانا فحش ٹھکے ہوئے جسم والا، مضبوط ازار بندھے ہوئے لایا گیا، اس نے زنا کیا تھا، آپ نے دوسرے اس کی بات کو نالا (پھر چار مرتبہ اقرار کرنے کے بعد) آپ نے حکم دیا، وہ سنگسار کیا گیا، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ہم خدا کی راہ میں جہاد کے لئے نکلتے ہیں تو کوئی نہ کوئی تم سے پیچھے رہ جاتا ہے، اور بکری کی طرح آواز کرتا ہے اور کسی عورت کو تھوڑا سا دودھ دیتا ہے، جبکہ جب اللہ تعالیٰ میرے قابو میں ایسے کو کر دے گا تو میں اسے عبرت بنا دوں گا، یا ایسی سزا دوں گا جو دوسروں کے لئے عبرت ہو، راوی کہتے ہیں میں نے یہ سعید بن جبیر سے بیان کیا تو انہوں نے کہا، آپ نے اس کی بات کو چار مرتبہ نالا۔

۱۹۲۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، شاہد (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، ابو عامر عقدی، شعبہ، ساک بن حرب، حضرت جابر بن سمرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن جعفر کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں، دوسرے لوٹانے کے قول میں شاہد نے ان کی موافقت کی ہے اور ابو عامر کی روایت میں شک کے ساتھ مذکور ہے کہ دوسرے یا تین مرتبہ واپس کیا۔

۱۹۲۲۔ حمید بن سعید اور ابو کامل جحدری، ابو عوانہ، ساک بن سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان

فَرَحَمَهُ ثُمَّ حَطَبَ فَقَالَ آتَا كَلِمًا نَفَرْنَا غَازِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَلَفَ أَحَدُهُمْ لَهُ نَيْبٌ كَنَيْبِ التَّيْسِ يَمْنَحُ أَحَدَهُمُ الْكَنِيَّةَ أَمَا وَاللَّهِ إِنْ يُمَكِّنِي مِنْ أَحَدِهِمْ لَأَتَكَلَّمَنَّ عَنْهُ *

۱۹۲۰۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَالْأَفْطُحِيُّ وَالْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ أُنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ فَصِيرٍ أَشْعَثَ ذِي عَصَلَاتٍ عَلَيْهِ إِزَارٌ وَقَدْ زَمِي فَرَدُّهُ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَرَحِمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمًا نَفَرْنَا غَازِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ نَخْلَفُ أَحَدَهُمْ نَيْبٌ نَيْبِ التَّيْسِ يَمْنَحُ أَحَدَهُمُ الْكَنِيَّةَ إِنْ اللَّهُ لَا يُمَكِّنِي مِنْ أَحَدٍ مِنْهُمْ إِلَّا حَقَلْتُهُ نَكَالًا أَوْ نَكَلْتُهُ قَالَ فَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ فَقَالَ إِنَّهُ رَدَّهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ *

۱۹۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَيْبَانَةُ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ حَفْصٍ وَوَافَقَهُ شَيْبَانَةُ عَلَى قَوْلِهِ فَرَدُّهُ مَرَّتَيْنِ وَفِي حَدِيثِ أَبِي عَامِرٍ فَرَدُّهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا *

۱۹۲۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو كَامِلٍ الْحِمْصَرِيُّ وَالْأَفْطُحِيُّ لِقَيْتَبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ

کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن مالک سے دریافت کیا کہ جو بات میں نے تمہارے متعلق سنی ہے وہ ٹھیک ہے؟ معاذ بولے، آپ نے میرے متعلق کیا سنا ہے؟ آپ نے فرمایا مجھے معلوم ہوا ہے کہ فلاں لوٹری سے تم نے جماع کیا ہے، اس نے کہا جی ہاں! پھر معاذ نے چار مرتبہ اقرار کیا، آپ نے حکم دیا، پھر اسے سنگسار کیا گیا۔

(فائدہ) یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کے اقرار کرنے کے بعد محض تاکید آزمائی، لہذا سابقہ روایات اور اس روایت میں کسی قسم کا تعارض نہیں ہے۔ اللہ الحمد۔

۱۹۲۳- محمد بن قتی، عبد اللہ علی، داکو، ابو نصرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ اسلم کا ایک شخص جس کا نام معاذ بن مالک تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، او عرض کیا کہ مجھ سے زنا سرزد ہو گیا ہے، لہذا مجھ پر حد قائم کیجئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرہ ہار سے ڈال دیا پھر اس کی قوم سے آپ نے اس کا حال دریافت کیا، انہوں نے کہا اسے کوئی بیماری نہیں ہے، مگر اس سے اسکی بات سرزد ہو گئی ہے کہ وہ سمجھتا ہے، سوائے حد قائم ہونے کے اس کا کوئی علاج نہیں ہے، پھر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور آپ نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا، چنانچہ ہم اسے قہق غرغہ کی طرف لے کر چلے، نہ ہم نے اسے ہاندھا اور نہ اس کے لئے گڑھا کھودا، ہم نے اسے ہڈیوں اور ٹھیکروں سے مارا، وہ دوڑ کر بھاگا، ہم بھی اس کے پیچھے بھاگے، یہاں تک کہ میدان حرہ میں آیا، وہاں رکا، تو ہم نے اسے حرہ کے پتھروں سے مارا، وہ غصتا ہوا کیا شام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا، کہ ہم جب اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنے کے لئے نکلتے ہیں تو کوئی نہ کوئی ہمارے زمانے میں رہ کر بکمرے کی سی آواز کرتا ہے، مجھ پر ضروری ہے کہ جو ایسا کرے، وہ میرے پاس لایا جائے، میں اسے سزا دوں گا، پھر

عَنْ سَمَاءَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ أَحَقُّ مَا بَلَغَنِي عَنْكَ قَالَ وَمَا بَلَغَكَ عَنِّي قَالَ بَلَغَنِي أَنَّكَ وَقَعْتَ بِجَارِيَةِ آلِ فُلَانٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَشَهِدْ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ *

۱۹۲۳- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَمَشِ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَحْلًا مِنْ أَسْلَمَ يُقَالُ لَهُ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أَصَبْتُ فَاحِشَةً فَأَقِمْهُ عَلَيَّ مَرَدَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِرَارًا قَالَ ثُمَّ سَأَلَ قَوْمَهُ فَقَالُوا مَا نَعْلَمُ بِهِ بَأْسًا إِلَّا أَنَّهُ أَصَابَ شَيْئًا يَرَى أَنَّهُ لَا يُخْرِجُهُ مِنْهُ إِلَّا أَنْ يُقَامَ فِيهِ الْحَدُّ قَالَ فَرَجَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنَا أَنْ نَرْجُمَهُ قَالَ فَاذْطَلَفْنَا بِهِ إِلَى بَيْعِ الْغُرَفِ قَالَ فَمَا أَوْثَقَاهُ وَلَا حَقَرْنَا لَهُ قَالَ فَرَمَيْنَاهُ بِالْعَظَمِ وَالْمَسَرِّ وَالْحَزَقِ قَالَ فَاشْتَدَّ وَاشْتَدَدْنَا حُلْفَةً حَتَّى أَتَى غُرَضَ الْحَرَةِ فَانْتَصَبَ لَنَا فَرَمَيْنَاهُ بِحَلَامِيدِ الْحَرَةِ بَغْيِي الْحِجَارَةِ حَتَّى سَكَتَ قَالَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاطِبِيًّا مِنَ الْعَشِيِّ فَقَالَ أَوْ كَلَّمْنَا اذْطَلَفْنَا غُرَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَحْلِفُ رَجُلٌ فِي عِيَالِنَا لَهُ نَبَبٌ كَنَيْسٍ النَّبَسِ عَلَيَّ أَنْ لَا أُوْتَى بِرَحْلٍ مَعْلٍ ذَلِكَ إِلَّا نَكَلْتُ بِهِ قَالَ فَمَا اسْتَغْفَرَ لَهُ وَلَا سَبَّهَ *

آپؐ نے نہ اس کے لئے دعا فرمائی اور نہ برا کہا۔

۱۹۲۳۔ محمد بن حاتم، بنزیر، یزید بن زریع، واؤد سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شام کو خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے، اولا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنائیاں کی، پھر ارشاد فرمایا کیا حال ہے لوگوں کا، کہ جب ہم جہاد کے لئے جاتے ہیں تو ان میں سے کوئی پیچھے رہ جاتا ہے، اور بکرے کی طرح آواز کرتا ہے، باقی اس میں عیالنا (ہمارے زمانے) کا لفظ نہیں ہے۔

۱۹۲۵۔ سرج بن یونس، یحییٰ بن زکریا، (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، معاذ بن ہشام، سفیان، واؤد سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، لیکن اتنا فرق ہے کہ سفیان کی روایت میں ہے کہ اس نے (یعنی ماعز نے) تین مرتبہ زمانا اعتراف اور اقرار کیا۔

۱۹۲۶۔ محمد بن غلام ہمدانی، یحییٰ بن علی، غیلان، عاصم بن مرجم، سلیمان بن بربہ، حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ماعز بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پاک کر دیجئے، آپؐ نے ارشاد فرمایا، اے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کر، اور توپ کر، تھوڑی دور دو گئے، پھر آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پاک کر دیجئے، چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسب سابق ہی فرمادیا، یہاں تک کہ جب چوتھی مرتبہ بھی یہی ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں تجھے کس چیز سے پاک کر دوں، وہ بولے زمانے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا تجھے جنون ہے؟ آپؐ کو بتایا گیا کہ جنون نہیں ہے، پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا کیا اس نے شراب پی ہے؟ چنانچہ ایک شخص نے

۱۹۲۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بِهِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَشِيِّ فَحَجَّ اللَّهُ وَأَتَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ فَمَا بَالُ أَقْوَامٍ إِذَا عَزَوْنَا يَتَحَلَّفُ أَحَدُهُمْ عَنَّا لَهُ نَبِيٌّ كَهَيْبَةِ الْفَيْسِ وَلَمْ يَقُلْ فِي عِيَالِنَا *

۱۹۲۵۔ وَحَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَاءَ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنْ دَاوُدَ بْنِ هَذَا الْإِسْنَادِ نَعَصَ هَذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّهُ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ فَأَعْتَرَفَ بِالرُّبَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ *

۱۹۲۶۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ غِيلَانَ وَهُوَ ابْنُ حَامِعِ الْمُحَارِبِيِّ عَنْ عُلْفَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ طَهَّرْنِي فَقَالَ وَتَحَلَّكَ ارْجِعْ فَاِسْتَغْفِرِ اللَّهَ وَتُبْ إِلَيْهِ قَالَ قَرَحَ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ حَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ طَهَّرْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَحَلَّكَ ارْجِعْ فَاِسْتَغْفِرِ اللَّهَ وَتُبْ إِلَيْهِ قَالَ قَرَحَ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ حَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ طَهَّرْنِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذَلِكَ حَتَّى إِذَا كَانَتِ الرَّابِعَةُ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ فِيهِمْ أَطَهَّرُكَ

کھڑے ہو کر اس کا منہ سونگھا، تو شراب کی بدبو محسوس نہیں کی، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا کہ کیا تو نے زنا کیا ہے؟ وہ بولا، جی ہاں، آپ نے اس کے متعلق حکم دیا تو وہ سنگسار کر دیئے گئے، اس سلسلہ میں لوگوں کی وہ جماعتیں ہو گئیں، ایک تو کہتی تھی کہ ماعز تباہ ہو گئے، اور گناہ نے انھیں گھیر لیا، دوسری جماعت یہ کہتی تھی کہ ماعز کی توبہ سے بڑھ کر کوئی توبہ ہے ہی نہیں، وہ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنا ہاتھ آپ کے ہاتھ پر رکھ دیا، اور عرض کیا کہ مجھے پتھروں سے مار دیجئے، دو یا تین دن تک صحابہ کرام یہی گفتگو کرتے رہے، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور صحابہ بیٹھے ہوئے تھے، آپ نے سلام کیا، پھر بیٹھ گئے، پھر فرمایا، ماعز کے لئے دعا مانگو، صحابہ نے کہا، اللہ تعالیٰ ماعز کی مغفرت فرمائے، تب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ماعز نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر وہ ایک امت کے لوگوں میں تقسیم کی جائے تو سب کو کافی ہو جائے، اس کے بعد آپ کے پاس قبیلہ قاعد جو قبیلہ اڑک کی شاخ ہے، اس کی ایک عورت آئی، اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پاک کر دیجئے، آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا مانگ، اور اس کے دربار میں توبہ کر، وہ عورت بولی، آپ مجھے کوٹانا چاہتے ہیں، بیساکہ ماعز بن مالک کو لوٹایا تھا، آپ نے فرمایا، تجھے کیا ہوا، وہ بولی میں زنا سے حاملہ ہوں، آپ نے فرمایا تو خود؟ وہ بولی جی ہاں، آپ نے فرمایا تو رک جاتا تو فیکہ اس حمل کو نہ جن لے، پھر ایک انصاری شخص نے اس کی خبر گیری اپنے ذمہ لے لی، جب اس نے بچہ جن لیا تو وہ انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ خالد یہ جن چکی، آپ نے فرمایا، ابھی ہم اسے رجم نہیں کریں گے اور اس کے بچے کو بے دودھ نہیں چھوڑیں گے تو ایک انصاری شخص

فَقَالَ مِنَ الرَّثِي قَسَّالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبِي جُنُودٍ فَأَخْبِرَ أَنَّهُ لَيْسَ بِمَحْنُونٍ فَقَالَ أَضْرَبَ حَمْرًا فَقَامَ رَجُلٌ فَأَمْسَكَهَا فَلَمْ يَحْدُ مِنْهُ رِيحٌ حَمْرٌ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَزْنَيْتَ فَقَالَ نَعَمْ فَأَسَرَ بِهِ فَرَحِمَهُ فَكَانَ النَّاسُ فِيهِ فِرْقَتَيْنِ قَائِلٌ يَقُولُ لَقَدْ هَلَكَ لَقَدْ أَحَاطَتْ بِهِ حَبِيطَتُهُ وَقَائِلٌ يَقُولُ مَا تَوَنَّى أَفْضَلَ مِنْ تَوَنَّى مَاعِزٍ أَنَّهُ حَاءٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي بَدَنِهِ ثُمَّ قَالَ أَتَقْتَلُنِي بِالْحِجَارَةِ قَالَ فَلْيَبْأُوا بِذَلِكَ يَوْمَئِذٍ أَوْ ثَلَاثَةً ثُمَّ حَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ حُلُوسٌ فَسَلَّمَ ثُمَّ حَلَسَ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَقَالُوا غَفَرَ اللَّهُ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ تَابَ تَوَنَّى لَوْ قُصِمَتْ بَيْنَ أُمِّهِ لَوْ سَمِعَتْهُمْ قَالَ ثُمَّ حَاءَهُ امْرَأَةٌ مِنْ غَامِدٍ مِنَ الْأَزْدِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ طَهَّرْنِي فَقَالَ وَتَحَلَّكَ أَرْجِعِي فَاسْتَغْفِرِي اللَّهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ فَقَالَتْ أَرَأَيْكَ تَرِيدُ أَنْ تَرُدَّ دَنِي كَمَا رَدَّدْتَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ وَمَا ذَلِكَ قَالَتْ إِنَّمَا حَلَلَنِي مِنَ الرَّثِي فَقَالَ أَنْتِ قَالَتْ نَعَمْ فَقَالَ لَهَا حَتَّى تَضَعِي مَا فِي بَطْنِكَ قَالَ فَكَفَّلَهَا رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ حَتَّى وَضَعَتْ قَالَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ وَضَعْتُ الْغَامِدِيَّةَ فَقَالَ إِذَا لَمْ تَرْضَحْهَا وَلَدَغْ وَلَدَهَا صَغِيرًا لَيْسَ لَهُ مِنْ بَرُصِعَةٍ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ إِلَيَّ وَصَاعُهُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ فَرَحِمَهَا *

بولایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بچہ کو دودھ پلواؤں گا، جب آپ نے اسے رجم کیا۔

(قاہدہ) حدیث سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب ہمیں تھا کہ ہوتا تو بار بار حضرت ماعز اور غامد یہ سے سوال کرنے کا کیا مطلب، کہ مثلاً کس چیز سے پاک کر دوں، یا اسے جنوں تو نہیں ہے، وغیرہ، بلکہ یہ سب باتیں ایسی چیز پر دال ہیں کہ علام الغیوب تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے اور نیز معلوم ہوا کہ آپ حاضر و ناظر بھی نہیں تھے، کیونکہ جو حاضر ناظر ہوتا ہے اسے ان امور کے دریافت کرنے اور اپنی اعلیٰ ظاہر کرنے کی حاجت نہیں ہے، حاضر و ناظر تو ہر وقت ہر جگہ ہر مکان میں ہوتا ہے، یہ صفت بھی صرف ذات الہی کے لئے خاص ہے، ان امور کو دوسرے کیلئے ثابت کرنا یہ الوہیت میں شریک ٹھہرانا ہے، انشاء اللہ الواحد۔

۱۹۲۷ء۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر، (دوسری سند) محمد بن عبد اللہ بن نمیر بواسطہ اپنے والد، بشیر بن المہاجر، عبد اللہ بن بریدہ، حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ماعز بن مالک سلمیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے، اور زنا کیا ہے، میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے پاک کر دیں، آپ نے انہیں واپس کر دیا تو پھر حاضر ہوئے، اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے زنا کیا ہے، آپ نے دوسری مرتبہ بھی واپس کر دیا اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو ان کی قوم کی طرف بھیجا اور ریافت کر لیا کہ کیا ان کی عقل میں کچھ فتور ہے، اور تم نے ان کی کوئی خیر موزوں بات دیکھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم تو کچھ فتور نہیں جانتے اور جہاں تک ہمارا خیال ہے، وہ ہم میں نیک انسان، کامل عقل والے ہیں، چنانچہ ماعز پھر تیسری مرتبہ آئے، آپ نے پھر ان کی قوم کی طرف قاصد بھیجا، انہوں نے کہا نہ انہیں کوئی بیماری ہے اور نہ عقل میں کچھ فتور ہے، جب چوتھی بار آئے تو آپ نے ان کے لئے ایک گڑھا کھدوایا اور حکم دیا وہ رجم کر دیئے گئے۔ اس کے بعد غامد یہ آئیں، اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے زنا کیا ہے، مجھے پاک کیجئے، آپ نے انہیں واپس کر دیا، جب دوسرا دن ہوا تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۹۲۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَتَقَارَرْنَا فِي لَفْظِ الْحَدِيثِ حَدَّثَنَا أَبُو حَدَّثَنَا بِشِيرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرِيدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ السَّلْمِيُّ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَزَنَيْتُ وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ تَطَهِّرَنِي فَرَدَّهُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ رَنَيْتُ فَرَدَّهُ النَّبِيُّ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْمِهِ فَقَالَ اتَّعْلَمُونَ بِعَقْلِهِ بَأْسًا تَنْكِرُونَ مِنْهُ شَيْفًا فَقَالُوا مَا نَعْلَمُهُ إِلَّا وَفِي الْعَقْلِ مِنْ صَالِحِينَ فِيمَا نَرَى فَأَتَاهُ النَّبِيُّ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ أَيْضًا فَسَأَلَ عَنْهُ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ وَكَأَ بِعَقْلِهِ فَلَمَّا كَانَ الرَّابِعَةَ حَفَرَ لَهُ حُفْرَةً ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَرَجِمَ قَالَ فَخَاضَتِ الْعَامِدِيَّةُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ زَنَيْتُ فَطَهَّرْنِي وَإِنَّ رَدَّهَا فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ تَرُدُّنِي لَعَلَّكَ أَنْ تَرُدُّنِي كَمَا رَدَدْتَ مَاعِزًا قَوْلَ اللَّهِ إِنِّي لَحُبْلَى قَالَ إِمَّا لَا فَادْهَبِي حَتَّى تَلِدِي فَلَمَّا وَلَدَتْ أَنَّهَا بِالصَّبِيِّ

آپ مجھے کیوں واپس کرتے ہیں، شاید آپ مجھے ماعز کی طرح لوٹانا چاہتے ہیں، بخدا میں حاملہ ہوں، آپ نے فرمایا اچھا اگر ایسا ہے تو لوٹنا نہیں چاہتی تو بچہ جنمنے کے بعد آہ چنانچہ جب بچہ جن لیا تو بچہ کو ایک کپڑا میں لپیٹ کر لائیں اور کہا یہ ہے جو میں نے جہاں آپ نے فرمایا، جا اس کو دو دو پلا جب اس کا دودھ چھٹے جب آنا، جب اس کا دودھ چھٹا تو وہ بچہ کو لے کر آئیں، اور اس کے ہاتھ میں روٹی کا ایک ٹکڑا تھا اور عرض کرنے لگیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا میں نے دودھ چھڑا دیا ہے، اور اب یہ روٹی کھانے لگا ہے، آپ نے وہ بچہ مسلمانوں میں سے ایک شخص کو دیا، پھر ان کے لئے حکم دیا اور ان کے سینے تک ایک گڑھا کھدوایا اور لوگوں کو اسے سنگسار کرنے کا حکم دیا، خالد بن ولید ایک پتھر لے کر آئے اور اس کے سر پر مارا تو خون اڑا کر خالد کے منہ پر گر، خالد نے انہیں برا بھلا کہا، آپ نے سنا اور فرمایا خبردار اسے خالد اقسام اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اس نے ایسی توبہ کی کہ اگر تاجا ترمحصول لینے والا بھی کرتا تو اس کے گناہ معاف ہو جاتے، پھر آپ نے حکم دیا تو ان پر نماز پڑھی اور انہیں دفن کیا گیا۔

(قائد) جب وہ علمائے کرام کے نزدیک سب پر نماز پڑھی جائے گی، حتیٰ کہ شہنشاہ اور فہر پر بھی، اور حضرت عابد یہ کو وہ مقام اور شرف حاصل ہے اور ایسی فضیلت ملی ہے کہ بڑے بڑے صوفیاء بھی اس درجہ تک نہیں پہنچ سکتے۔

۱۹۲۸- ابو عثمان، مالک بن عبد الواحد سمعی، معاذ، بواسطہ اپنے والد، یحییٰ بن کثیر، ابو قلابہ، ابو مہلب، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ جہینہ کی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور وہ زمانے سے حاملہ تھی، اور عرض کیا یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں نے حد واجب ہونے کا کام کیا ہے، لہذا ابجہ پر حد قائم کیجئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ولی کو پایا اور فرمایا، اسے اچھی طرح رکھ، جب یہ بچہ جنے، تو اسے میرے پاس لے کر آنا، چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا، بالآخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ

فِي حِرْقَةٍ قَالَتْ هَذَا قَدْ وَلَدْتُهُ قَالَ اِذْهَبِي فَاَرْضِعِيهِ حَتَّى تَقْطِيعِيهِ قَلَمًا فَطَعَمَتْهُ اَنَّهُ بِالصَّبِيِّ فِي يَدِهِ كِسْرَةٌ خُبِرَ فَقَالَتْ هَذَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَدْ فَطَعَمْتُ وَقَدْ اَكَلْتُ الطَّعَامَ فَذَفَعَ الصَّبِيَّ اِلَى رَحُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَخُبِرَ لَهَا اِلَى صَدْرِهَا وَاَمَرَ النَّاسَ فَرَحَمُوْهَا فَيَقْبِلُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بِحَجَرٍ فَرَمَى رَاسَهَا فَتَنَضَّحَ الدَّمُ عَلَى وَجْهِ خَالِدٍ فَسَهَا فَسَمِعَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّهُ اِيَّاهَا فَقَالَ مَهْلًا يَا خَالِدُ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْنَسٍ لَّعَفِرَ لَهُ ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا وَدَفِنَتْ *

۱۹۲۸- حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانٍ مَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ السَّمْعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ أَنَّ أَبَا مُهَلَّبٍ حَدَّثَهُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ آتَتْ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حُبْلَى مِنَ الزَّوْجِ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ فَذَعَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَقَالَ أَحْسِنُ إِلَيْهَا فَإِذَا وَصَعَتْ فَأَتْنِي بِهَا

وسلم نے اس عورت کے متعلق حکم دیا تو اس کے کپڑے مضبوط باندھے گئے (تاکہ ستر نہ کھلے) پھر حکم دیا، دور جم کی گئی پھر اس کے بعد اس پر نماز پڑھی، حضرت عمرؓ بولے، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس پر نماز پڑھتے ہیں، اس نے توڑنا کیا ہے، آپ نے فرمایا، اس نے ایسی توبہ کی ہے اگر مدینہ کے ستر آدمیوں پر تقسیم کی جائے تو انہیں بھی کافی ہو جائے اور تو نے اس سے افضل کوئی توبہ دیکھی ہے کہ اس نے اپنی جان محض اللہ کی خوشنودی میں قربان کر دی۔

۱۹۲۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عقیان بن مسلم، ابان العطار، یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۹۳۰۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن رجم، لیث، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود، حضرت ابو ہریرہؓ، اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ ایک دیہاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ آپ میرا فیصلہ کتاب اللہ کے موافق کریں، دوسرا خصم بولا، اور وہ اس سے زیادہ سمجھدار تھا کہ جی ہاں! ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کیجئے، اور مجھے بولنے کی اجازت دیجئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہو، وہ بولا کہ میرا لڑکا اس کے یہاں ملازم تھا، اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا مجھے اس بات کی خبر دی گئی کہ میرے لڑکے پر رجم واجب ہے تو میں نے اس کا بدل سو بکریاں اور ایک لونٹری دیدی اس کے بعد میں نے اہل علم سے دریافت کیا، انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے لڑکے کو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لئے جلا وطن کیا جائے گا، اور اس کی بیوی پر رجم ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ

فَفَعَلَ فَأَمَرُ بِهَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَّتْ عَلَيْهَا يَتَابِعُهَا ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَرُحِمَتْ ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ تَصَلَّى عَلَيْهَا يَا نَبِيُّ اللَّهِ وَقَدْ زَنْتَ فَقَالَ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قَسِمَتْ بَيْنَ سِتِّينَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَحَدَّثَتْ تَوْبَةً أَفْضَلَ مِنْ أَنْ حَادَثَتْ بِنَفْسِهَا لِلَّهِ نَعَالِي *

۱۹۲۹۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَقِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا أَبَانُ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ * ۱۹۳۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْمُحَنَّبِيِّ أَنَّهُمَا قَالَا إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَشُدُّكَ اللَّهُ إِنْ قَضَيْتَ لِي بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَالَ الْخَصْمُ الْآخَرُ وَهُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ نَعَمْ فَأَقْبَضَ يَتَبْنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَأَذَّنَ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا فَرَأَيْتُ بِأَمْرَائِي وَإِنِّي أَخْبَرْتُ أَنَّ عَلَى ابْنِي الرُّحْمَ فَأَقْبَضْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَوَلَّيْتُهِ فَسَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّمَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَأَنَّ عَلَى امْرَأَتِهِ هَذَا الرُّحْمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَالْوَلِيَّةِ وَالْعَنْتَمُ رَدُّ

میں میری جان ہے میں تم دونوں کے درمیان کتاب اللہ کے موافق فیصلہ دوں گا، لوٹری اور بیکریاں تو واپس ہیں اور تیرے بیٹے کے سو کوڑے لگیں گے اور ایک سال کیلے جلا وطن رہے گا، اور اے انیس! تو صبح اس عورت کے پاس جا، اگر وہ اقرار کرے تو اس کو رجم کر دو، چنانچہ وہ صبح گئے تو اس عورت نے اقرار کر لیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تو وہ رجم کی گئی۔

(فائدہ) ایک سال تک جلاوطن کرنا ۱۸۷ کے نزدیک غیر محسن کی حد میں داخل نہیں، بلکہ امام کی مصلحت پر موقوف ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "الزانية والزانی فاحملوا اکل واحد منهما مائة حلدة" اس میں اس چیز کا ذکر نہیں ہے (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ)

۱۹۳۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ قَالَ أَحْبَبْنَا ابْنَ وَهْبٍ أَحْبَبْنِي يُونُسُ ح وَحَدَّثَنِي عَمْرُو السَّافِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ ح وَحَدَّثَنَا عَنْ نُسَيْبٍ أَحْبَبْنَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ لَحْوُهُ *

(دوسری سند) عمرو ناقد، یعقوب بن ابی نعیم، یونس، ابو الطاہر اور حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس۔
(تیسری سند) عبد بن حمید، عبد الرزاق معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۹۳۲- حکم بن موسیٰ ابو صالح، شعیب بن اسحاق، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت آئی جنہوں نے زنا کیا تھا، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہودیوں کے پاس تشریف لے گئے اور دریافت کیا کہ تو رات میں زنا کرتے والے کی کیا سزا ہے؟ وہ بولے ہم دونوں کا منہ سیاہ کرتے ہیں اور دونوں کو سواری پر بٹھاتے ہیں، اور ایک کا منہ اس طرف اور دوسرے کا لہر کرتے ہیں، اور پھر ان دونوں کو سب جگہ لعنت کرایا جاتا ہے، آپ نے فرمایا اچھا تو رات لاؤ، اگر تم سچے ہو، چنانچہ وہ لے کر آئے اور پڑھنے لگے، جب رجم کی آیت آئی تو جو شخص پڑھ رہا تھا، اس نے اپنا ہاتھ اس آیت پر رکھ دیا، اور آگے اور پیچھے کا مضمون پڑھا، حضرت عبد اللہ بن سلام جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے انہوں نے کہا آپ اے کہہ دیجئے کہ اپنا ہاتھ اٹھائے، اس

وَعَلَىٰ أُنثَىٰ نِكَاحُ مِائَةِ مِائَةٍ وَتَغْرِبُ عَامٌ وَأَعْطَىٰ أَنَسُ إِلَىٰ أَمْرًا هَذَا فَإِنْ اعْتَرَفَتْ فَأَرْجَمْنَاهَا قَالَ فَعَدَا عَلَيْهَا فَأَعْتَرَفَتْ فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجِمَتْ *

۱۹۳۲- حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسَىٰ أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ أَحْبَبْنَا عَبْدَ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَىٰ يَهُودِيَّ يَهُودِيَّةً قَدْ زَانَا فَاذْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّىٰ جَاءَ يَهُودٌ فَقَالَ مَا تَحْدِثُونَ فِي التَّوْرَةِ عَلَىٰ مَنْ زَانَىٰ فَقَالُوا نَسُوذُ وَحُوهُمَا وَنَحْمِلُهُمَا وَنُخَالِفُ بَيْنَ وَحُوهِمَا وَنُطَافُ بِهِمَا قَالَ فَأَتَوْا بِالتَّوْرَةِ إِنَّ كُنْتُمْ صَادِقِينَ فَحَاثُوا بِهَا فَفَرَعُوهَا حَتَّىٰ إِذَا مَرُّوا بِآيَةِ الرَّحْمِ وَضَعَ الْفَتَى الَّذِي يَقْرَأُ يَدَهُ عَلَىٰ آيَةِ الرَّحْمِ وَقَرَأَ مَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا وَرَآهَا فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ نُنْ سَلَامٌ وَهُوَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً فَلْيَرْفَعْ يَدَهُ فَرَفَعَهَا

نے اپنا ہاتھ اٹھایا تو رجم کی آیت ہاتھ کے نیچے نکلی، پھر آپؐ نے دونوں کے متعلق حکم فرمایا تو وہ سنگسار کئے گئے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں بھی رجم کرنے والوں میں شریک تھا، میں نے مرد کو دیکھا کہ وہ اپنی آڑ کر کے (محبت میں) پتھروں سے اس عورت کو پھانتا تھا۔

(تاکد) عبداللہ بن سلام ملائے یہود میں سے تھے، پھر مشرف پہ سلام ہو گئے تھے اور تورات پر ہاتھ رکھنے والا عبداللہ بن صوریہ تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ہی کی کتاب کے مطابق ان کے متعلق فیصلہ صادر فرمایا، بعض تفسیر کی کتابوں میں ہے کہ زانی اور زانیہ کو گدے پر بٹھلاتے ہیں تاکہ انہیں سولہ روز قید کر دیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۱۹۳۳۔ زبیر بن حرب، اسماعیل بن ملیہ، ایوب (دوسری سند) ابو الطاہر، عبداللہ بن وہب، مالک بن انس، نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ زنا کے سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو یہودیوں کو سنگسار کیا، ایک ان میں مرد اور ایک عورت تھی، اور یہود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ان دونوں کو لے کر آئے تھے اور بقیہ حدیث حسب سابق مروی ہے۔

۱۹۳۴۔ احمد بن یونس، زبیر، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ یہود اپنے ایک مرد اور ایک عورت کو جنہوں نے زنا کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے، بقیہ حدیث عبید اللہ عن نافع کی روایت کی طرح ہے۔

۱۹۳۵۔ یحییٰ بن یحییٰ اور ابو بکر بن شیبہ، ابو معاویہ، اعمش، عبداللہ بن مرہ، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک یہودی کو کوسلے سے کالا کیا ہوا اور کوسے کھایا ہو گا رگڑا گیا، آپؐ نے یہودیوں کو بلایا، اور دریافت کیا، کہ کیا زانی کی سزا تم اپنی کتابوں میں یہی پاتے ہو، انہوں نے

فَإِذَا نَحْنُهَا آيَةُ الرَّحْمَنِ فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُحِمَا فَأَيَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ كُنْتُ يَمِينٍ رَحِمَهُمَا فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَقِيْعًا مِنَ الْحَجَارَةِ بِنَفْسِهِ *

۱۹۳۳۔ وَحَدَّثَنَا زُهَيْرٌ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي عُثَيْبٍ عَنْ أَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي رِحَالٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ مَالِكٌ بْنُ أَنَسٍ أَنَّ نَافِعًا أَخْبَرَهُمْ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ فِي الزَّوْنِ يَهُودِيَيْنِ رَحِلًا وَامْرَأَةً زَانِيَا فَأَنَشَدَ الْيَهُودُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمَا وَسَأَفُوا الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ *

۱۹۳۴۔ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ الْيَهُودَ سَأَفُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَحْلٍ مِنْهُمْ وَامْرَأَةٍ قَدْ زَانِيَا وَسَأَفُوا الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ *

۱۹۳۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةٍ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُودِيٌّ مُحْتَمًا مَحْلُودًا فَدَعَاهُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

کہا جی ہاں، پھر آپؐ نے ان کے عاملوں میں ایک شخص کو بلا لیا، اور فرمایا، میں تجھے اس ذات کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں کہ جس نے تورات کو موسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمایا کیا تم اپنی کتاب میں زانی کی بھی سزا پاتے ہو، وہ یوں نہیں اور اگر آپؐ مجھے قسم نہ دیتے تو میں آپؐ کو یہ چیز نہ بتاتا، چارویں کتاب میں تورہم کا حکم ہے، مگر ہم میں شر فاذنا بکثرت کرنے لگے، لہذا جب ہم کسی شریف کو پکڑ لیتے تو اسے چھوڑ دیتے اور جب غریب آدمی کو پکڑتے تو اس پر حد جاری کر دیتے، بالآخر ہم نے کہا، سب جمع ہو کر ایک ایسی سزا متعین کر لیں جو شریف اور رذیل سب کو مساوی ہو، لہذا ہم نے کوئلے سے منہ کالا کرنا، اور رجم کے بدلے کوڑے لگانا متعین کر لیا، تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ العالمین میں سب سے پہلے تیرے حکم کو زندہ کرتا ہوں، جب کہ یہ اسے ختم کر چکے، چنانچہ آپؐ نے حکم دیا اور وہ رجم کئے گئے۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، ”یَا اَیُّهَا الرَّسُولُ لَا يَحْرِيكَ الذِّنِّیْنَ (الہی قولہ) ان اوتیتم هذا فخذوه“ یعنی یہودیہ کہتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلو، اگر آپؐ منہ کالا کرنے اور کوڑے لگانے کا حکم دیں تو اس پر عمل کرو، اور اگر رجم کا فتویٰ دیں تو سچے رہو، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں، جو اللہ تعالیٰ کے نازل کئے ہوئے احکام کے موافق فیصلہ نہ کریں، وہ کافر ہیں اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے نازل کئے ہوئے احکام کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہ ظالم ہیں، اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے نازل کئے ہوئے احکام کے مطابق فیصلہ نہ دیں، وہ فاسق ہیں، یہ سب آیات کفار کے بارے میں نازل ہوئیں۔

هَكَذَا تَحْذَرُونَ حَدَّ الزَّانِي فِي كِتَابِكُمْ قَالُوا نَعَمْ مَدْعَا رَجُلًا مِنْ عُلَمَائِهِمْ فَقَالَ اُنْشُدْكَ بِاللَّهِ الَّذِي اَنْزَلَ التَّوْرَةَ عَلٰی مُوسٰی اَهَكَذَا تَحْذَرُونَ حَدَّ الزَّانِي فِي كِتَابِكُمْ قَالَ لَا وَلَوْ لَا اَنْتَ تَشْتَدِّيْ بِهَذَا لَمْ اُخْبِرْكَ نَحْنُ الرَّحْمٰنُ وَلَكِنَّ كَثَرٌ فِيْ اَشْرَافِنَا فَكَلَّمَا اِذَا اَحَدُنَا الشَّرِیْفَ تَرَكْنَاهُ وَاِذَا اَحَدُنَا الضَّعِیْفَ اَقْبَمْنَا عَلَیْهِ الْحَدَّ قُلْنَا تَعَالَوْا فَلْتَجْتَمِعْ عَلٰی شَیْءٍ نَّقِیْمُهُ عَلٰی الشَّرِیْفِ وَالرَّوْضِیْعِ فَجَعَلْنَا النَّحْمِیْمَ وَالْجِلْدَ مَكَانَ الرَّحْمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَوَّلُ مَنْ اَحْبَا اَمْرَكَ اِذَا اَمَاتُوْهُ فَاَمَرَ بِوَفْرِحَمٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (یَا اَیُّهَا الرَّسُوْلُ لَا تَحْزَنْكَ الذِّنِّیْنَ یَسْتَارِعُوْنَ فِی الْكُفْرِ) اِلٰی قَوْلِهِ (اِنْ اُوتِیْتُمْ هَذَا فَخْذُوْهُ) یَقُوْلُ اَتَوْا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِنْ اَمَرَكُمْ بِالنَّحْمِیْمِ وَالْجِلْدِ فَخْذُوْهُ وَاِنْ اَفْتَاكُمْ بِالرَّحْمِ فَاَحْذَرُوْا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی (وَمَنْ لَمْ یَحْكَمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَارْوِلْکَ هُمْ الْكَافِرُوْنَ) (وَمَنْ لَمْ یَحْكَمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَارْوِلْکَ هُمْ الظَّالِمُوْنَ) (وَمَنْ لَمْ یَحْكَمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَارْوِلْکَ هُمْ الْفَاسِقُوْنَ) فِی الْکُفْرِ کُلُّهَا

(ناکدہ) مسلمانوں کو بالخصوص اہل حکومت کو اس سے سبق حاصل کرنا چاہئے جنہوں نے اسلام کو صرف روزہ نماز میں منحصر سمجھ رکھا ہے، اور زندگی کے دوسرے گوشوں میں من مانی کرنا چاہتے ہیں اور دین و مذہب کی اہانت کے بعد بھی وعیدار ہیں اسلام کی تنبیہ داری کے، اللہ بجائے، نیز حدیث شریف کے ایک ایک لفظ سے واضح ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہیں تھا، اور نہ ہی آپؐ حاضر و ناظر ہیں، ہاں اطلاع غیب یعنی جن جن امور کی اللہ رب العزت نے آپؐ کو خبر اور اطلاع دے دی تھی، وہ آپؐ کو حاصل تھی، میں بارہا لکھ چکا

ہوں کہ اس کا نام علم غیب نہیں، بلکہ اطلاع غیب ہے اور یہ موصفت الہی پر موقوف ہے کسی کے قبضہ قدرت میں نہیں ہے، ہاں غیب کی آواز اور وحی کو منشاء انبیاء کرام کی خصوصی شان ہے جو اور کسی کے شایان نہیں ہے کلام اللہ کی بکثرت آیات اس پر شاہد ہیں۔
قرآن مجید نے اس حقیقت کو بار بار بے غائب کیا ہے کہ غیب کا علم خدا تعالیٰ کے علاوہ کسی کو نہیں، چنانچہ قرآن مجید میں اس معنی کی بکثرت آیات موجود ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ علم غیب کی صفت سے خدا کے علاوہ کسی کو متصف نہیں کیا جاسکتا۔

چنانچہ حکم الہی ہے کہ اے پیغمبرؐ فرما دیجئے کہ غیب تو خدا ہی کے لئے ہے (یونس) دوسرے مقام پر ارشاد ہے "قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ" یعنی خدا کے سوا کسی مخلوق کو غیب کا ذاتی علم نہیں ہے اور نہ غیب کی باتیں خدا نے آسمان و زمین میں کسی کو بتلائی ہیں، چنانچہ قیامت کے دن تمام انبیاء کرام کو یہ اعتراف کرنا پڑے گا، یعنی جس دن کہ اللہ تعالیٰ تمام پیغمبروں کو جمع کرے گا، اور کہے گا کہ تم کو کیا جواب دیا گیا تو وہ کہیں گے ہمیں کچھ علم نہیں، غیب کی باتوں کا پورا جاننے والا تو وہی ہے (پارہ ۱۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو عالم الانبیاء تھے، انہیں یہ اقرار کرنے کا حکم ہوتا ہے کہ اے پیغمبرؐ کہہ دے میں نہیں کہتا کہ میرے پاس تمام روئے زمین کے خزانے ہیں اور یہ بھی کہہ دیتا ہوں کہ میں غیب کی باتیں نہیں جانتا (انعام ۵)

۱۹۳۶۔ ابن نمیر اور ابو سعیدؓ، وکیع، اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں حکم فرمایا تو وہ رجم کیا گیا، اور اس کے بعد آیات کے چار ہونے کا ذکر نہیں ہے۔

۱۹۳۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعُ قَالَا حَدَّثَنَا وَسِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ إِلَى قَوْلِهِ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجِمَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ مِنْ نَزُولِ الْهَاجِزَةِ *

۱۹۳۷۔ ہارون بن عبد اللہ، حجاج بن محمد، ابن جریج، ابو زہیر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلم (قبیلہ) کے ایک شخص کو اور یہود میں سے ایک مرد اور ایک عورت کو رجم کیا۔

۱۹۳۷۔ وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ رَجِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ وَرَجُلًا مِنَ الْيَهُودِ وَامْرَأَةً *

۱۹۳۸۔ اسحاق بن ابراہیم، روح بن عبادہ، ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے، باقی اس میں "امراۃ" ہے (یعنی بغیر خمیر کے)

۱۹۳۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَامْرَأَةً *

۱۹۳۹۔ ابو کامل محمد بن عبد الواحد، سلیمان الشیبانی، عبد اللہ بن ابی اوفی (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسیر، ابو اسحاق، شیبانی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو رجم کیا ہے تو انہوں نے کہا جی ہاں، میں نے کہا سوره نور نازل ہونے

۱۹۳۹۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْمُحَدَّثَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْأَلْفَظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى هَلْ رَجِمَ رَسُولُ اللَّهِ

کے بعد یا اس سے قبل، انہوں نے کہا یہ میں نہیں جانتا۔

۱۹۴۰۔ عیسیٰ بن حماد بصری، الیث، سعید بن ابی سعید بواسطہ اپنے والد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے جب تم میں سے کسی کی لوطی زنا کرے اور اس کا زنا ثابت ہو جائے تو اس پر حد کے کوڑے لگائے، اور اس کو جھڑکے نہیں، پھر اگر زنا کرے، تو حد کے کوڑے مارے اور نہ جھڑکے اس کو، پھر اگر تیسری بار زنا کرے اور اس کا زنا ثابت ہو جائے تو اس کو بچھا ڈالے، اگرچہ ہال کی سی ہی اس کی قیمت میں آئے۔

(فائدہ) تیسری مرتبہ حد لگانا چاہئے، اور چنانچہ جمہور علماء کرام کے نزدیک مستحب ہے، غلام اور لوطی اگرچہ محض ہوں، ان پر رجم نہیں ہے، بلکہ حد ہے، کیونکہ اللہ رب العزت کا ارشاد ہے "فان ابنیہا حشۃ فعلیہن نصف ما علی المحصنات من العذاب، کتب تعمیر میں مذکور ہے کہ قاحشہ سے مروی زنا ہے، اور محصنات سے آزاد عورتیں مروی ہیں، اور عذاب سے جلد (کوڑے) مروی ہیں، رجم مروی نہیں ہے، کیونکہ رجم کی انتہا اہل باق روح ہے اور اس میں تصنیف ناممکن ہے اور غلام کی حد پر جمہور علماء کا اجماع ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

۱۹۴۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، ابن عیینہ۔

(دوسری سند) عید بن حمید، محمد بن بکر برسانی، ہشام بن حسان، ایوب بن موسیٰ۔

(تیسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، ابن نمیر، عبید اللہ بن عمر۔

(چوتھی سند) ہارون، سعید ابی، ابن وہب، اسامہ بن زید۔

(پانچویں سند) ہناد بن السری، ابو کریم، اسحاق ابراہیم، عبید بن سلیمان، محمد بن اسحاق، سعید المقبری، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، لیکن ابن اسحاق اپنی حدیث میں بیان کرتے ہیں کہ سعید نے بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی حد کے بارے میں نقل کیا ہے کہ جب وہ تیسری مرتبہ زنا کرے تو چوتھی مرتبہ میں فروخت کر ڈالو۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ بَعْدَ مَا أُنْزِلَتْ سُورَةُ النُّورِ أَمْ قُلْتُهَا قَالَ لَا أَذْرِي *

۱۹۴۰۔ وَحَدَّثَنِي عَيْسَى بْنُ حَمَّادٍ الْبُصْرِيُّ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَعِيدَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا زَنَتْ أَمَةٌ أَحَدَكُمْ فَتَبَيَّنَ زَنَاهَا فَلْيَحْلِلْهَا الْحَدَّ وَلَا يُرَبِّ عَلَيْهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْيَحْلِلْهَا الْحَدَّ وَلَا يُرَبِّ عَلَيْهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ الثَّلَاثَةَ فَتَبَيَّنَ زَنَاهَا فَلْيُعْلِقْهَا وَلَوْ بِحَبْلِ مِنْ شَعَرٍ *

۱۹۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَمِيصًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْأُسْطَانِيُّ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ كِفَاهِمَا عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْبَلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ كُلُّهُ هَوَّلَاءُ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَتْ ابْنٌ إِسْحَقَ قَالَ فِي حَدِيثِهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَلْبِ الْأَمَةِ إِذَا زَنْتَ
ثَلَاثًا ثُمَّ يَبْعُهَا فِي الرَّابِعَةِ *

۱۹۴۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ
حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى
وَالْقُفْطُ لَهُ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ
شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سُئِلَ عَنِ الْأَمَةِ إِذَا زَنْتَ وَلَمْ تُحْصِنِ قَالَ إِنْ
زَنْتَ فَاحْلِلْهَا ثُمَّ إِنْ زَنْتَ فَاحْلِلْهَا ثُمَّ إِنْ
زَنْتَ فَاحْلِلْهَا ثُمَّ يَبْعُهَا وَلَوْ يَضْفِيرُ قَالَ ابْنُ
شِهَابٍ لَا أَذْرِي أَتَبَعَهُ الثَّالِثَةُ أَوِ الرَّابِعَةُ وَقَالَ
الْقَعْنَبِيُّ فِي رِوَايَةٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَالضَّفِيرُ
الْحَلْلُ *

۱۹۴۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ
قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ
عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْهَمْدِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْأَمَةِ بِعَثْلٍ حَدِيثُهَا وَلَمْ
يَذْكُرْ قَوْلَ ابْنِ شِهَابٍ وَالضَّفِيرُ الْحَلْلُ *

۱۹۴۴- حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ حَدَّثَنَا يَحْيَى
بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحِ ح
وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ
أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ
اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْهَمْدِيُّ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَثْلٍ حَدِيثُ
مَالِكٍ وَالشُّكُّ فِي حَدِيثِهَا حَاصِلًا فِي يَبْعُهَا
فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ *

۱۹۴۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ

۱۹۴۲- عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی، مالک (دوسری سند) یحییٰ بن
یحییٰ، مالک، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے اس باندی کے متعلق دریافت کیا گیا جو محصنہ نہیں
ہے اور پھر وہ زنا کرے، آپ نے فرمایا، اگر وہ زنا کرے تو اسے
کوڑے لگاؤ، پھر اگر وہ زنا کرے تو پھر کوڑے لگاؤ، پھر اگر وہ زنا
کرے تو اسے کوڑے لگاؤ، پھر اسے فروخت کر ڈالو، اگرچہ
قیمت میں ایک ہی رسی آئے، ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ
مجھے معلوم نہیں کہ بیچنے کا حکم تیسری مرتبہ کے بعد میں دیا
چو تھی مرتبہ کے بعد، قعنبی نے اپنی روایت میں کہا کہ ابن
شہاب نے کہا، ضمیر رسی کو کہتے ہیں۔

۱۹۴۳- ابو الطاہر، ابن وہب، مالک، ابن شہاب، عبید اللہ بن
عبد اللہ بن عقبہ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد جہنی
رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، ان دونوں نے بیان
کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوطی کے متعلق
دریافت کیا گیا اور حسب سابق روایت مروی ہے باقی ضمیر کی
تفسیر میں ابن شہاب کا قول مذکور نہیں ہے۔

۱۹۴۴- عمرو بن ناقد، یحییٰ بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد
صالح، (دوسری سند) عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری،
عبد اللہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور زید بن خالد
جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے مالک کی روایت کی طرح مروی ہے، باقی
تیسری مرتبہ اور چو تھی مرتبہ بیچنے میں شک دونوں روایتوں
میں مذکور ہے۔

۱۹۴۵- محمد بن ابو بکر مقدمی، سلیمان، ابو داؤد، زائدہ، سدی،

سعد بن عیدہ، حضرت ابو عبد الرحمن بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ دیا اور فرمایا اے لوگو اپنی باندیوں اور غلاموں کو حد لگاؤ، خواہ وہ محسن ہوں یا غیر محسن، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک باندی نے زنا کیا تھا تو آپ نے مجھے حد لگانے کا حکم دیا تھا، دیکھا تو اس نے ابھی بچہ جنتھا، میں اس سے ڈرا کہ کہیں اس کے کوڑے ماروں اور وہ مر جائے میں نے یہ چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی، آپ نے فرمایا، تم نے اچھا کیا (کہ اس وقت کوڑے نہیں لگائے)

۱۹۳۶۔ اسحاق بن ابراہیم، یحییٰ بن آدم، اسرائیل، سدی سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں محسن اور غیر محسن کا تذکرہ نہیں اور اتنی زیادتی ہے کہ اسے چھوڑ دے، یہاں تک کہ اچھی ہو جائے۔

باب (۲۳۵) شراب کی حد۔

۱۹۳۷۔ محمد بن قسطلی اور محمد بن بشر، محمد بن جعفر، شعبہ قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص لایا گیا جس نے شراب پی تھی، آپ نے اسے دو چھڑیوں سے تقریباً چالیس مرتبہ مارا اور حضرت ابو بکر صدیق نے بھی ایسا ہی کیا، پھر جب حضرت عمرؓ کا زمانہ آیا تو انہوں نے لوگوں سے مشورہ کیا تو عبد الرحمن بن عوفؓ نے کہا سب سے ہلکی حد اسی کوڑے ہیں چنانچہ حضرت عمرؓ نے اسی کوڑے مارنے کا حکم دیا۔

(فائدہ) چالیس کوڑے تقریباً مارے جاتے تھے، مگر حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں تمام صحابہ کرامؓ نے اسی کوڑے مارنے پر اجماع کر لیا، چنانچہ صحیح بخاری میں حضرت سائب بن یزید کی مفصل روایت مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے حضرت عمرؓ کے زمانے تک چالیس کوڑے شراب خمر کے لگائے جاتے تھے، مگر جب سرکشی اور فسق میں زیادتی ہو گئی تو پھر اتنی کوڑے لگائے جانے لگے، اور مولانا امام مالکؒ میں مروی ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا اسی کوڑے لگاؤ، چنانچہ حضرت عمرؓ نے ایسا ہی کیا، (لو کا قال)

۱۹۳۸۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد بن حارث، شعبہ قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ السُّدِّيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَطَبًا عَلَيَّ فَقَالَ يَا أَبَتَا النَّاسِ يَمُوتُوا عَلَى أَرْقَابِكُمْ الْحَدُّ مَنْ أَحْصَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ يُحْصِنْ فَإِنَّ أَمْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَنْتٌ فَأَمَرَنِي أَنْ أَجْلِدَهَا مِائَةً هِيَ حَدِيثٌ عَنْهُ بِمِائَةِ فَحْشِيَّتٍ إِنْ أَنَا جَلَدْتُهَا أَنْ أَقْتُلَهَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحْسَنْتُ *

۱۹۴۶۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَحْبَرَنَا بِخِي نُنْ أَدَمَ حَدَّثَنَا إِمْرَاقِيلُ عَنْ السُّدِّيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ مَنْ أَحْصَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ يُحْصِنْ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ أَرْكَهَا حَتَّى تَمَاتِلَ *
(۲۴۵) بَابُ حَدِّ الْخَمْرِ *

۱۹۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ فَإِنَّا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّى بَرَحِلُ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَحَلَدَهُ بِحَرِيدَتَيْنِ نَحْوِ أَرْبَعِينَ قَالَ وَفَعَلَهُ أَبُو بَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ اسْتَشَارَ النَّاسَ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَخَفُّ الْحُدُودِ مِائَتَيْنِ فَأَمَرَ بِهِ عُمَرُ *

(فائدہ) چالیس کوڑے تقریباً مارے جاتے تھے، مگر حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں تمام صحابہ کرامؓ نے اسی کوڑے مارنے پر اجماع کر لیا، چنانچہ صحیح بخاری میں حضرت سائب بن یزید کی مفصل روایت مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے حضرت عمرؓ کے زمانے تک چالیس کوڑے شراب خمر کے لگائے جاتے تھے، مگر جب سرکشی اور فسق میں زیادتی ہو گئی تو پھر اتنی کوڑے لگائے جانے لگے، اور مولانا امام مالکؒ میں مروی ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا اسی کوڑے لگاؤ، چنانچہ حضرت عمرؓ نے ایسا ہی کیا، (لو کا قال)

۱۹۴۸۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا حَالِدُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ الْفَخَارِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

کہ میں نے حضرت انسؓ سے سنا، فرما رہے تھے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۹۴۹- محمد بن قسّی، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے میں جوتوں اور شاخوں سے مارا، پھر حضرت ابو بکرؓ نے چالیس کوڑے مارے، جب حضرت عمرؓ کا زمانہ آیا اور لوگ شادابی اور گاؤں سے قریب ہو گئے تو انہوں نے فرمایا، تمہاری شراب کی حد میں کیا رائے ہے، عبدالرحمن بن عوفؓ بولے، میری رائے تو یہ ہے کہ آپؐ اسے سب سے ہلکی حد کے برابر رکھئے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے اس کی کوڑے لگائے۔

(تادمہ) قرآن کریم میں سب سے ہلکی حد، حد قذف ہے اور اس کے اسی کوڑے ہیں، حضرت عمرؓ کے زمانے میں شام اور عراق فتح ہو گیا، لوگوں پر وسعت اور فراخی ہو گئی اور شراب کی کثرت ہوئی اس لئے سب صحابہ کرام نے یہ التزام فرمایا اللہ اعلم بالصواب۔

۱۹۵۰- محمد بن قسّی، یحییٰ بن سعید، ہشام سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۹۵۱- ابو بکر بن ابی شیبہ، کسب، ہشام، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شراب میں جوتوں اور ٹھنیوں سے چالیس مرتبہ مارتے تھے، پھر بقیہ حد بیٹ بیان کی، باقی اس میں شادابی اور گاؤں وغیرہ کا تذکرہ نہیں ہے۔

۱۹۵۲- ابو بکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب اور علی بن حجر، اسماعیل بن علیہ، ابن ابی عروبہ، عبد اللہ الدانق، (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم حنفی، یحییٰ بن حماد، عبد العزیز بن مختار، عبد اللہ بن فیروز، مولیٰ ابن ابی عامر الدانق، حضرت حصین بن منذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس موجود تھا کہ اتنے میں ولید بن عقبہ کو لے کر آئے، انہوں

حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ أَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرَحُلُ فَذَكَرَ نَحْوَهُ *

۱۹۴۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَدَ فِي الْحُمْرِ بِالْحَرِيدِ وَالنَّعَالِ ثُمَّ جَلَدَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ وَذَكَرَ النَّاسُ مِنَ الرَّيْفِ وَالْفَرَى قَالَ مَا تَرَوْنَ فِي جَلْدِ الْحُمْرِ فَقَالَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ بَيْنَ عَوْفٍ أَرَى أَنْ تَحْغَلَهَا كَأَحْفَ الْحُدُودِ قَالَ فَجَلَدَ عُمَرُ ثَمَانِينَ *

۱۹۵۰- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بِهِذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ * ۱۹۵۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَضْرِبُ فِي الْحُمْرِ بِالنَّعَالِ وَالْحَرِيدِ أَرْبَعِينَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمَا وَلَمْ يَذْكُرِ الرَّيْفَ وَالْفَرَى *

۱۹۵۲- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُثْبَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي عَوُفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الدَّانِقِ ج وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْرَجَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُحْتَارِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ فَيْرُوزَ مَوْلَى ابْنِ غَامِرٍ الدَّانِقِ

حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى أَبُو سَمَانَ قَالَ
 سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَابْنَ أَبِي بَالُوْلَةَ فَقَدْ
 صَلَّى الصُّبْحَ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ أَرِيدُكُمْ فَسَمِعْتُ
 عَلَيْهِ رَحْلَانِ أَحَدُهُمَا حُمْرَانِ أَنَّهُ شَرِبَ
 الْحَمْرَ وَهَذَا أَحْمَرُ أَنَّهُ رَأَى يَتَغَيًّا فَقَالَ عُثْمَانُ
 إِنَّهُ لَمْ يَتَغَيًّا حَتَّى شَرَبَهَا فَقَالَ يَا عَلِيُّ قُمْ
 فَأَخْلِدْهُ فَقَالَ عَلِيُّ قُمْ يَا حَسَنُ فَأَخْلِدْهُ فَقَالَ
 الْحَسَنُ وَلَوْ حَارَّهَا مَنْ تَوَلَّى فَأَرَاهَا فَكَأَنَّهُ
 وَحَدَّثَ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ مَنْ حَقَعَهُ قُمْ
 فَأَخْلِدْهُ فَأَخْلِدْهُ وَعَلِيُّ يَبْعُدُ حَتَّى بَلَغَ أَرْبَعِينَ
 فَقَالَ أُمْسِكْ ثُمَّ قَالَ جَلَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ أَرْبَعِينَ وَحَدَّثَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ وَعُمَرُ
 ثَمَانِينَ وَكُلُّ سَنَةٍ وَهَذَا أَحَبُّ إِلَيَّ زَادَ عَلِيُّ
 بْنُ حُخْرٍ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ بِسْمِعِيلُ وَقَدْ سَمِعْتُ
 حَدِيثَ الدَّانَاجِ مِنْهُ فَلَمْ أَحْفَظْهُ *

نے صبح کی دو رکعت پڑھی تھیں، پھر بولے کہ میں تمہارے
 لئے زیادہ کرتا ہوں تو دو آدمیوں نے گواہی دی ایک تو حمران
 نے کہ اس نے شراب پی ہے، اور دوسرے نے یہ گواہی دی کہ
 یہ میرے سامنے سے کر رہا تھا، حضرت عثمانؓ بولے کہ یہ
 شراب پے بغیر شراب کی تے کیسے کر سکتا ہے، حضرت عثمانؓ
 نے حضرت علیؓ سے فرمایا: اٹھو اس کو حد لگاؤ، حضرت علیؓ نے
 حضرت حسنؓ سے فرمایا: اے حسن! اٹھ اور اسے کوڑے لگا،
 حضرت حسنؓ بولے، خلافت کی گرمی بھی اسی پر رکھو جو اس کی
 ٹھنڈک حاصل کر چکا ہے، حضرت علیؓ حسنؓ سے اس بات پر
 ناراض ہوئے اور کہا اے عبداللہ بن جعفر! اٹھو اور اس کے
 کوڑے لگاؤ، چنانچہ انہوں نے کوڑے لگانے شروع کئے اور
 حضرت علیؓ نے شمار کرتا شروع کیا جب چالیس کوڑے لگا چکے تو
 حضرت علیؓ نے فرمایا بس ٹھہر جاؤ، پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے چالیس کوڑے لگائے اور ابو بکرؓ نے چالیس اور عمرؓ
 نے اسی کوڑے لگائے اور سب سنت ہیں، اور میرے نزدیک
 چالیس لگانا زیادہ بہتر ہیں، علی بن حجر نے اپنی روایت میں یہ
 زیادتی بیان کی ہے کہ اسماعیل نے کہا، میں نے داناج کی روایت
 ان سے سنی ہے، مگر محفوظ نہ رکھ سکا۔

واقفانہ امام نووی فرماتے ہیں، حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علیؓ حضرات شیخین کے احکام کی عظمت کرتے تھے اور ان کے قول و
 فعل اور حکم کو سنت سمجھتے تھے تو شیعہ لوگوں کی اس روایت سے صاف تردید ہو گئی، مسلم کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ولید کو چالیس
 کوڑے لگائے اور بخاری کی روایت میں ہے کہ اسی کوڑے لگائے، حالانکہ واقعہ ایک ہی ہے، مترجم کہتا ہے کہ چالیس لگانے کی بعد حضرت
 علیؓ نے یہ چیز بیان فرمائی اور روایت میں باقی چالیس کی نفی نہیں اور اپنے نزدیک بہتر ہونے کے متعلق جو فرمایا، اس کا مطلب بھی یہی ہے، او
 پھر قاضی عیاض فرماتے ہیں، کہ حضرت علیؓ کا مشہور مذہب یہی ہے کہ شراب کی حد اسی کوڑے ہے، اور نیز فرمایا، شراب کم پی جائے یا زیادہ
 اس میں اسی کوڑے لگائے جائیں گے اور میں پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں، کہ حضرت علیؓ نے ہی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اسی کوڑے
 لگانے کا مشورہ اور صلاح دی تھی اور پھر حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ نے نہایتی کو بھی اسی کوڑے لگائے، ان تمام وجوہ کی بنا پر روایت بخاری ہی
 کو ترجیح ہے اور یہ امام ابو حنیفہؒ امام مالکؒ ابو زہریؒ احمدؒ ثوریؒ اور اسحاقؒ کا مذہب ہے، اور شراب کی حرمت پر امت مسلمہ کا اتفاق ہے اور اس
 کے پینے والے پر حد لگائی جائے گی، مگر اسے قتل نہیں کیا جائے گا۔

ابو حنیفہ، عمیر بن سعید، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا میں اگر کسی پر حد قائم کروں اور وہ مر جائے تو مجھے کچھ خیال نہیں ہوگا، مگر شراب کی حد میں اگر کوئی مر جائے تو اس کی دیت دلاؤں گا، اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بیان نہیں کیا۔

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سُهَيْبُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا كُنْتُ أَقِيمُ عَلَى أَحَدٍ حَدًّا فَيَمُوتَ فِيهِ فَأَحَدٌ مِنْهُ فِي نَفْسِي إِلَّا صَاحِبَ الْخَمْرِ لِأَنَّهُ إِنْ مَاتَ وَدَيْنُهُ لِأَن رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْنَهُ *

(فائدہ) یعنی اس میں کوئی خاص حد متعین نہیں فرمائی، امام نووی فرماتے ہیں کہ علماء کرام نے اس بات پر اجماع کیا ہے کہ جس پر حد شرعی واجب ہو پھر امام یا اس کا جلا داسے حد لگائے اور وہ مر جائے تو نہ دیت ہے نہ کفارہ، نہ امام پر نہ جلا د پر اور نہ بیت المال پر، میں کہتا ہوں کہ یہ حضرت علی کا تقویٰ ہے اور تمام حدیں آدمی کو کھڑا کر کے لٹاکی جائیں اور عورت کو بٹھا کر، شیخ ابن ابیہام نے فرمایا ہے، گڑھا کھود لینا بھی جائز ہے، واللہ اعلم۔

۱۹۵۴۔ محمد بن ثنی، عبد الرحمن، سفیان سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۹۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الرَّحْمَنُ حَدَّثَنَا سُهَيْبُ بْنُ هَزْلَةَ الْإِسْنَادُ مِثْلَهُ * (۲۴۶) بَابُ قَدْرِ أَسْوَاطِ التَّعْزِيرِ *

باب (۲۴۶) تعزیر کے کوڑوں کی مقدار۔ ۱۹۵۵۔ احمد بن حنبل، ابن وہب، عمرو، کبیر بن اشجہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سلیمان بن یسار کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اچانک عبد الرحمن بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور انہوں نے حدیث بیان کی تو سلیمان بن یسار ہماری جانب متوجہ ہوئے اور بولے کہ مجھ سے عبد الرحمن بن جابر نے بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو بردہ انصاری سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے کہ کسی کو دس کوڑوں سے زیادہ نہ لگائے جائیں، مگر اللہ تعالیٰ کی حدوں میں سے کسی حد میں۔

۱۹۵۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو عَنْ كُبَيْرِ بْنِ الْأَشْجِ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ إِذْ حَاضَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَابِرٍ فَحَدَّثَهُ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا سُلَيْمَانٌ فَقَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَابِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بُرْذَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يُحْدَدُ أَحَدٌ فَوْقَ عَشْرَةِ أَسْوَاطٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ *

(فائدہ) علماء کرام کے نزدیک دس سے بھی زیادہ لگائے جاسکتے ہیں اور یہ حدیث منسوخ ہے، یہ امام کی رائے پر موقوف ہے کہ کتنے کوڑے لگائے، حضرت عمرؓ نے سو کوڑے لگائے، باقی امام ابو حنیفہ اور امام محمدؓ کے نزدیک اکثر تعزیرات پچیس کوڑے ہیں اور امام ابو یوسفؓ کے نزدیک پچتر کوڑے ہیں اور یہی قول امام مالک اور ابن ابی لیلیٰ کا ہے اور بالاتفاق اقل مقدار تین درے ہیں اور اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ تعزیر کے کوڑے مقدار حد شرعی کو نہ پہنچیں اس لئے پورے پچیس درے بھی تعزیر میں نہیں لگائے جاتے، واللہ اعلم۔

(۲۴۷) بَابُ الْحُدُودِ كُفَّارَاتٍ لِأَهْلِهَا * ۱۹۵۶۔ حَدَّثَنَا نَحْوَى بْنُ مَخْصِي الشَّجْبِيُّ وَأَبُو

باب (۲۴۷) حدود گناہوں کا کفارہ ہیں۔ ۱۹۵۶۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی اور ابو بکر بن ابی شیبہ اور اسحاق بن

ابراہیم اور ابن نمیر، امیر عیینہ زہری، ابی ہریرہ، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک مجلس میں بیٹھے تھے آپ نے فرمایا مجھ سے اس چیز پر بیعت کرو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، اور نہ زنا کرو گے اور نہ چوری کرو گے اور نہ اس نفس کو قتل کرو گے کہ جس کا قتل اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے مگر حق کے ساتھ لہذا جو کوئی تم میں سے اپنے اقرار کو پورا کرے گا اس کا ثواب اللہ کے ذمہ ہے اور جو ان مہرمات میں سے اس کا ارتکاب کر بیٹھے تو پھر اسے سزا دی جائے تو وہ گناہ کا کفارہ ہے اور جس نے ان میں سے کسی چیز کا ارتکاب کیا پھر اللہ نے اس کی پردہ پوشی کی تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے، اگر چاہے اسے معاف کرے اور چاہے تو اسے عذاب دے۔

(ترمذی) امام بیہقی فرماتے ہیں کہ اس روایت میں صاف تردید ہے ان حضرات کی جو کہ یہ کہتے ہیں کہ حدود و اجرات ہیں، مکلفات نہیں ہیں، باقی اس کے ساتھ ساتھ عدم امت اور توبہ کی بھی حاجت اور ضرورت ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

۱۹۵۷۔ عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں باقی اتنی زیادتی ہے کہ آپ نے ہم پر نہا کی آیت تلاوت فرمائی "ان لا یُشْرِکُوا بِاللّٰهِ شَیْئًا" (الایۃ)۔

۱۹۵۸۔ اسماعیل بن سالم، ہشیم، خالد، ابو قلابہ، ابوالاحسن الصنعانی، حضرت عبادہ بن صامت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم مردوں سے بھی ویسی ہی بیعت لی جیسی کہ عورتوں سے لی، یعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور نہ چوری کریں اور نہ زنا کریں اور نہ اپنی اولاد کو ماریں اور نہ بعض بعض پر بہتان تراشی کریں، لہذا تم میں سے جو ان امور کو پورا کرے اس کا ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے اور جو کوئی تم میں سے کسی حد کا کام کرے اور اس پر حد لگادی جائے تو وہ اس کے گناہ کا کفارہ ہے اور جس پر اللہ تعالیٰ پردہ پوشی

تکریہی آئی شَیْئَةً وَ عَمَرُوا الْمَاقِدَ وَ اِمْشَقُوا نُوَ الرِّاهِیْمَ وَ اِنْ تَمَرَّ كُلُّهُمْ عَنْ ابْنِ عُیَیْنَةَ وَ اللَّفْظُ یَعْمَرُ وَ قَالَ حَدَّثَنَا سُبَّانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ اِبْرٰهٖمَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمْ فِیْ مَخْلِسٍ فَقَالَ نَبِیُّعُوْلٰی عَلٰی اَنْ لَا تُشْرِکُوْا بِاللّٰہِ شَیْئًا وَ لَا تَرْزُقُوْا وَ لَا تُسْرِقُوْا وَ لَا تَقْتُلُوْا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ فَمَنْ وَفٰی مِنْکُمْ فَاَحْرٰةٌ عَلٰی اللّٰہِ وَ مَنْ اَصَابَ شَیْئًا مِنْ ذٰلِکَ فَعُوْظٌ بِہِ فَہُوَ کَفَّارَةٌ لّٰہِ وَ مَنْ اَصَابَ شَیْئًا مِنْ ذٰلِکَ فَسَتْرٌ لّٰہِ عَلَیْہِ فَاَمْرٌ اِلَی اللّٰہِ اِنْ شَاءَ عَفَا عَنْہُ وَ اِنْ شَاءَ عَذَّبَہُ *

۱۹۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مُعَمَّرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَ زَادَ فِي الْحَدِيثِ قَتَلَى عَلَيْنَا آيَةَ النِّسَاءِ أَنْ لَا تُشْرِكَنَّ بِاللّٰهِ شَيْئًا الْآيَةَ *

۱۹۵۸۔ وَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ أَحَدًا عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا أَحَدَ عَلَى النِّسَاءِ أَنْ لَا تُشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تُسْرِقَ وَلَا تُزْنِيَ وَلَا تُقْتَلَ أَوْلَادُنَا وَلَا يَعْصَنَ نَعْصُنَا نَعْصُنَا فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَحْرَهُ عَلَى اللَّهِ وَ مَنْ آتَى مِنْكُمْ حَدًّا فَأَقْبِمْ عَلَيْهِ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ وَ مَنْ سَتَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ فَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ

عَذْبُهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَهُ *

۱۹۵۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنِ الصَّنَابِيحِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي لَمِنَ النَّبِيِّاءِ الَّذِينَ بَايَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ تَابِعْتُهُ عَلَى أَنْ لَا نُشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا نَزْنِيَّ وَلَا نَسْرِفَ وَلَا نَقْتُلَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا نَتَّبِعَ وَلَا نَعْصِيَّ فَالْحَقُّ إِنْ فَعَلْنَا ذَلِكَ فَإِنَّا غَشِينَا مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا كَانَ قَضَاءُ ذَلِكَ إِلَى اللَّهِ وَقَالَ ابْنُ رُمَحٍ كَانَ قَضَاؤُهُ إِلَى اللَّهِ *

(۲۴۸) بَابُ جُرْحِ الْعَصَمَاءِ وَالْمَعْدُونِ وَالْبُرْجِ جُبَارٍ *

۱۹۶۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْعَصَمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ وَالْبُرْجُ جُبَارٌ وَالْمَعْدُونُ

کر دے تو اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے (۱)، اگر چاہے تو اسے عذاب دے اور چاہے تو اس کی مغفرت فرمادے۔

۱۹۵۹- قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن ریح، یزید بن ابی حبیب، ابو الخیر، صناہی، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ان سرداروں (۲) میں سے ہوں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی اور اس شرط پر بیعت کی تھی کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور زنا نہیں کریں گے اور نہ چوری کریں گے اور نہ ناحق خون کریں گے کہ جسے اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے اور نہ لوٹ مار کریں گے، اور نہ تا فریانی کریں گے اگر ہم ایسا کریں تو ہمارے لئے جنت ہے اور اگر ان کاموں میں سے کوئی کام ہم سے ہو جائے تو اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے اور ابن ریح نے "قضاؤ" کا لفظ بولا ہے۔

باب (۲۴۸) جانور کسی کو مار ڈالے یا کوئی کان یا کنویں میں گر پڑے تو اس کا خون ہدر ہے۔

۱۹۶۰- یحییٰ بن یحییٰ اور محمد بن ریح، لیث (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، لیث، ابن شہاب، سعید بن مسیب، ابوسلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، جانور کا زخمی کیا ہوا ہے لغو ہے، اور کنواں لغو ہے اور کان لغو ہے، اور رکاز میں غنم (پانچواں حصہ) واجب ہے۔

(۱) کسی جرم کی بنا پر جب حد لگادی جائے تو جس کو حد لگی ہے اگر وہ توبہ بھی کر لیتا ہے تو یہ حد لگانا آخرت کے اعتبار سے اس کے لئے کفارہ بن جائے گا اور اگر وہ توبہ نہ کرے تو پھر اگر اس حد کے نکلنے سے عبرت چلے اور آئندہ اس جرم کے کرنے سے باز رہے تو بھی حد لگانا کفارہ بن جائے گا اور اگر کوئی پروا نہ کرے بلکہ دوبارہ بھی اسی جرم کے لئے تیار ہو جائے تو پھر یہ حد اس کے لئے کفارہ نہیں بنے گی۔
(۲) یہ کل بارہ حضرات تھے جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں (۱) عبادہ بن صامت (۲) حضرت اسحق بن زرارہ (۳) حضرت رافع بن مالک (۴) حضرت برائہ بن معرور (۵) حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام (۶) حضرت سعد بن ربیع (۷) حضرت عبداللہ بن رواحہ (۸) حضرت سعد بن عبادہ (۹) حضرت منذر بن عمرو (۱۰) حضرت اسید بن خنیز (۱۱) حضرت سعد بن خثیم (۱۲) حضرت ابوالہثم بن العتبی۔

حَبَّارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمْسُ *

(فائدہ) اگر چانور کے ساتھ کوئی چلانے والا، اور پانکنے والا نہ ہو، تب تو یہ حکم ہے ورنہ ہر نصف شدہ حصے کا اٹھان واجب ہے اور رکانہ، کان اور خزینہ کو بولتے ہیں، اس میں خمسیت المال کا ہوا، باقی پانے والے کا ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

۱۹۶۱۔ یحییٰ بن یحییٰ اور ابو بکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب، عبد الاعلیٰ بن حماد، ابن عیینہ (دوسری سند) محمد بن رافع، اسحاق بن عیسیٰ، مالک، زہری سے اس حدیث کی طرح روایت کرتے ہیں۔

۱۹۶۱- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ كُلُّهُمْ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَعْنَى ابْنِ عِيْسَى حَدَّثَنَا مَالِكٌ كُلَاهُمَا عَنْ الزُّهْرِيِّ يِاسَنَادِ اللَّيْثِ مِثْلَ حَدِيثِهِ *

۱۹۶۲۔ ابو الطاهر اور حرمہ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابن مسیب، عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۹۶۲- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۹۶۳۔ محمد بن ریح بن ابیہار، لیث، ابوہب، بن موسیٰ، اسود بن العلاء، ابی سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ آپ نے ارشاد فرمایا، کہ کنویں کا زخم لغو ہے، اور کان کا زخم لغو ہے اور چانور کا زخم لغو ہے اور رکانہ میں پانچواں حصہ ہے۔

۱۹۶۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُفْعٍ ابْنِ الْمُطَاهِرِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْبُئْرُ حَرْحُهَا حَبَّارٌ وَالْمَعْدِنُ حَرْحُهُ حَبَّارٌ وَالْعِصْمَاءُ حَرْحُهَا حَبَّارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمْسُ *

۱۹۶۴۔ عبد الرحمن بن عبد السلام، حمی، ربیع بن مسلم (دوسری سند) عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، (تیسری سند) ابن بشار، محمد بن جعفر شعبہ، محمد بن زیاد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۹۶۴- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَامٍ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كُلَاهُمَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کِتَابُ الْأَقْصِيَّةِ

(۲۴۹) بَابُ الْيَمِينِ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ *

باب (۲۴۹) مدعی علیہ پر قسم واجب ہے۔

۱۹۶۵۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو
 نِبْنَ سَرَّحَ أَحْمَدُ بْنُ وَهْبٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ
 ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ
 لَادَّعَى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَأَمْوَالَهُمْ وَلَكِنَّ
 الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ *

۱۹۶۵۔ ابو الطاہر، احمد بن عمرو بن سرح، ابن وہب، ابن جریج،
 ابن ابی ملیکہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان
 کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اگر
 لوگوں کو وہ دلا دیا جائے جس کا وہ دعویٰ کرتے ہیں تو لوگ
 انسانوں کے خون اور مال کا دعویٰ کر بیٹھیں گے، لیکن مدعی
 علیہ پر قسم ہے۔

۱۹۶۶۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، نافع بن عمر، ابن ابی
 ملیکہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے
 ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 قسم کھانے کا مدعی علیہ کے لئے فیصلہ کیا ہے۔

(فائدہ) دوسری روایت میں ہے کہ گواہی پر ہیں، شریعت کا ایک عظیم اصول ہے کہ جس سے ہزاروں جگڑوں اور قیوں کا تسفیہ ہو جاتا ہے، اور یہی جمہور علماء کرام کا مسلک ہے۔

(۲۵۰) بَابُ الْقَضَاءِ بِالْيَمِينِ وَالشَّاهِدِ *

۱۹۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
 وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ
 وَهُوَ ابْنُ حُبَابٍ حَدَّثَنِي سَيْفُ بْنُ مُلَيْكَةَ
 أَخْبَرَنِي قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ
 عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَضَى بَيْنَ يَمِينٍ وَشَاهِدٍ *

۱۹۶۷۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن عبد اللہ بن نمیر، زید بن
 حباب، سیف بن سلیمان، قیس بن سعد، عمرو بن دینار،
 حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں،
 انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
 قسم اور ایک گواہ پر فیصلہ کیا ہے۔

(فائدہ) حضرت ابن عباس سے دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قسم اور شاہد پر فیصلہ فرمایا، ممکن
 ہے کہ مدعی کے پاس ایک شاہد ہو، اور پھر آپ نے مدعی علیہ کی قسم پر فیصلہ فرمادیا ہو، لہذا اس احتمال کے ہوتے ہوئے کا رام اللہ میں جو حکم
 ہے اسی پر فیصلہ ہو گا کہ اُسْتَفْتِيَنَّوْا شَهِيدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ (مرقاۃ) اس موقف کے تفصیلی دلائل کے لئے عکلمہ فی المہم ص ۵۶۰ ج ۵

باب (۲۵۱) حاکم کے فیصلہ سے حقیقۃ الامر میں
تہدیلی نہیں ہوتی۔

۱۹۶۸۔ یحییٰ بن یحییٰ تہمی، ابو معاویہ، شہام بن عروہ، بواسطہ اپنے
والد، زینب بنت ابی سلمہ، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم
میرے پاس اپنے مقدمات لاتے ہو اور ممکن ہے کہ تم میں سے
کوئی دوسرے سے زیادہ اپنی بات کو ثابت کر سکا ہو اور میں جو
سننا ہوں اس کے مطابق فیصلہ کرتا ہوں، پھر جس کو میں اس
کے بھائی کا کوئی حق دلا دوں وہ اسے دے، اس لئے کہ میں اسے
جہنم کا ایک ٹکڑا دے رہا ہوں (کیونکہ وہ غیر کا حق ہے)

(قائد) یعنی میں تو باہر ظاہر کے فیصلہ کرتا ہوں، مگر فی الواقع وہ اس کا حق نہیں، جو نے دعویٰ سے اس نے اپنے لئے ثابت کر لیا، تو پھر
وہ اسے لے۔

۱۹۶۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، (دوسری سند) ابو کریم، ابن
نخیر، وشم سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی
ہے۔

۱۹۷۰۔ حرملہ بن یحییٰ، عبد اللہ بن وہب، یونس، ابن شہاب،
عروہ بن زبیر، حضرت زینب بنت ابی سلمہ حضرت ام سلمہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرماتی
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھڑنے والے کا شور
اپنے حجرے کے دروازے پر سنا تو باہر تشریف لائے اور فرمایا،
میں آدمی ہوں اور میرے پاس کوئی مقدمہ والا آتا ہے اور ایک
دوسرے سے بھڑکات کرتا ہے اور میں اسے سچا سمجھتا ہوں اور
اس کے مطابق فیصلہ کر دیتا ہوں، لہذا جس کسی کو (اس ظاہری
قسم وغیرہ سے) میں کسی مسلمان کا حق دلا دوں تو وہ دوزخ کا
ایک ٹکڑا اور حصہ ہے، اب چاہے اسے چھوڑ دے یا لے۔

(۲۵۱) بَابُ بَيَانِ حُكْمِ الْحَاكِمِ لَأ
يُغَيِّرُ الْبَاطِنَ *

۱۹۶۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ
أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ
تَحْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ الْحَرُّ
بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَأَقْضِي لَهُ عَلَى نَحْوِ مِمَّا
أَسْمَعُ مِنْهُ فَمَنْ قَطَعْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَحِبِّهِ شَيْئًا
فَلَا يَأْخُذْهُ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ بِدِ قِطْعَةٍ مِنَ النَّارِ *

(قائد) یعنی میں تو باہر ظاہر کے فیصلہ کرتا ہوں، مگر فی الواقع وہ اس کا حق نہیں، جو نے دعویٰ سے اس نے اپنے لئے ثابت کر لیا، تو پھر
وہ اسے لے۔

۱۹۶۹۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
وَكَيْعٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ
كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ مِثْلَهُ *

۱۹۷۰۔ وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ
شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبِ
بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سَمِعَ حَلْبَةَ حَصْمٍ يَبَايَ حُجْرَتِهِ فَخَرَجَ
إِلَيْهِمْ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّ بَيْنِي وَالْحَصْمِ
فَلَعَلَّ نَعَصَهُمْ أَنْ يَكُونَ أُلْتُغَ مِنْ نَعَضٍ
فَأَحْبِبُّ أَنْهُ صَادِقٌ فَأَقْضِي لَهُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ
بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ
فَلْيَحْمِلْهَا أَوْ يَدْرُهَا *

(قائد) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا کہ میں آدمی ہوں، اس کا مطلب یہ ہے کہ وضع بشری اس چیز کی مستثنیٰ ہے کہ وہ ظاہر پر

ہی فیصلہ کرے، امام نووی فرماتے ہیں کہ آپؐ بھی امور غیب کو نہیں جانتے تھے، مگر جو بات اللہ تعالیٰ آپؐ کو بتا دیتا تھا وہ معلوم ہو جاتی تھی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ احکام اور فیصلوں میں جو امر دوسروں سے ہو سکتا ہے، وہ آپؐ سے بھی ہو سکتا ہے اور آپؐ ظاہر پر حکم کرتے تھے، اور پوشیدہ باتیں اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے، کیونکہ منظور الٰہی میں قہار آپؐ بھی امت کی طرح ظاہر حال پر فیصلہ کریں، تاکہ امت بھی آپؐ کی پیروی کر سکے، غرضیکہ اس حدیث سے خود زبانِ اقدس سے بشریت رسولؐ، اور یہ کہ حکم غیب صرف اللہ تعالیٰ ہی کو حاصل ہے، ثابت ہو گیا۔ واللہ اعلم۔

۱۹۷۱۔ عمرو ناقد، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح، (دوسری سند) عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ یونس کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں اور معمر کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہؓ کے دروازے پر جھڑے کی آواز سنی۔

باب (۲۵۲) ہند یعنی ابوسفیان کی بیوی کا فیصلہ۔

۱۹۷۲۔ علی بن حجر سعدی، علی بن مسیر، ہشام بن عروہ بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہند بنت عتبہ، ابوسفیان کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، اور عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوسفیان بخیل آدمی ہیں، مجھے اتنا خرچ نہیں دیتے، جو مجھے اور میرے بچوں کو کافی ہو، اگر میں اس کے مال میں سے اس کی لاعلمی میں لے لوں تو کیا اس صورت میں مجھ پر کوئی گناہ تو نہیں ہے، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تو اس کے مال سے دستور کے موافق اتنا لے سکتی ہے جو کہ تیرے لئے بھی کافی ہو اور تیرے بیٹوں کی بھی کفالت کر جائے۔

۱۹۷۳۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، ابو کریم، عبد اللہ بن نمیر، وکیع (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، عبد العزیز بن محمد، (تیسری سند) محمد بن رافع، ابن ابی نعیم، ضحاک، یعنی ابن عثمان، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۱۹۷۱۔ وَحَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنْ الزُّهْرِيِّ هَذَا الْإِسْنَادُ نَحْوَ حَدِيثِ يُونُسَ وَفِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحَبَةً حَصَمَ بِسَابِ أُمِّ سَلَمَةَ *

(۲۵۲) بَابُ قَضِيَّةِ هِنْدَ *

۱۹۷۲۔ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلْتُ هِنْدَ بِنْتُ عَتَبَةَ امْرَأَةً أَبِي سَفْيَانَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سَفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ لَا يُعْطِينِي مِنَ النِّعَةِ مَا يَكْفِينِي وَيَكْفِي بَنِيَّ إِلَّا مَا أَخَذْتُ مِنْ مَالِهِ بِغَيْرِ عِلْمِهِ فَهَلْ عَلَيَّ فِي ذَلِكَ مِنْ خُضَاعٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذِي مِنْ مَالِهِ بِالْمَعْرُوفِ مَا يَكْفِيكِ وَيَكْفِي بَنِيكِ *

۱۹۷۳۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَوَكَيْعٍ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فَدْلِكٍ أَخْبَرَنَا

الضُّحَاكَ يَغِيْبُ اَبْنُ عُمَانَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ
بِهَذَا الْاِسْنَادِ *

۱۹۷۴- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ نُو حُمَيْدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا
كَانَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلٌ حَبَاءَ أَحَبَّ إِلَيَّ
مِنْ أَنْ يَذِلُّهُمْ اللَّهُ مِنْ أَهْلِ حَبَائِكَ وَمَا عَلَى
ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلٌ حَبَاءَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ
يُعِزَّهُمُ اللَّهُ مِنْ أَهْلِ حَبَائِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَيُّهَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ثُمَّ
قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُنَا سُفْيَانُ رَجُلٌ
مُعْسِكَ فَهَلْ عَلَى حَرَجٍ أَنْ أَتَفِيقَ عَلَى عِيَالِهِ
مِنْ مَالِهِ بَعِيرٍ إِذْنِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا حَرَجَ عَلَيْكَ أَنْ تَتَفِيقَ عَلَيْهِمْ
بِالْمَعْرُوفِ *

۱۹۷۵- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اِبْنُ اَحْمَدَ الزُّهْرِيُّ
عَنْ عَمْرِو اَخْبَرَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ
قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدٌ بِنْتُ عُثْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ فَقَالَتْ
يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ
حَبَاءَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَذِلُّوا مِنْ أَهْلِ حَبَائِكَ
وَمَا أَصَحَّ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ حَبَاءَ أَحَبَّ
إِلَيَّ مِنْ أَنْ يُعِزُّوا مِنْ أَهْلِ حَبَائِكَ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَيُّهَا
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ
أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مُسْكٍ فَهَلْ عَلَى حَرَجٍ مِنْ
أَنْ أَطْلِعَ مِنَ الَّذِي لَهُ عِيَالًا فَقَالَ لَهَا لَا إِلَا

۱۹۷۴- عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، عروہ، حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہند رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا، یا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روئے زمین پر مجھے کسی گھروالے
کی ذلت آپ کے گھرانے کی ذلت سے زیادہ پسند نہ تھی، اور
اب روئے زمین پر کسی گھرانے کی عزت، میں آپ کے
گھرانے سے زیادہ پسند نہیں کرتی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا، ابھی اور بھی زیادہ ہوگی قسم ہے اس ذات کی جس کے
دست قدرت میں میری جان ہے، پھر ہند نے عرض کیا یا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ابوسفیان کسجوس آدمی ہے، اگر
میں اس کے مال میں سے اس کی اجازت کے بغیر کچھ اس کے
بچوں پر صرف کروں تو مجھے کوئی گناہ ہوگا، رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم پر کوئی گناہ اور حرج نہیں ہے،
اگر تم دستور کے موافق اس کے مال بچوں پر خرچ کرو۔

۱۹۷۵- زہری، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان
فرماتی ہیں کہ ہند بنت عتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم آپ کے گھروالوں سے زیادہ روئے زمین پر مجھے کسی
گھرانے کی ذلت پسند نہ تھی اور آج روئے زمین پر کسی گھر کی
عزت کی آپ کے گھروالوں کی عزت سے زیادہ خواستگار نہیں
ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، قسم ہے اس
ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے ابھی اور
بھی (محبت میں) زیادتی ہوگی، ہند نے عرض کیا، یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم! ابوسفیان بخیل آدمی ہے اگر میں اس کے مال
سے کچھ اپنے بچوں کو کھلا دوں تو مجھ پر کوئی گناہ تو نہیں، آپ

نے فرمایا اگر دستور کے موافق ہو تو کوئی گناہ نہیں ہے۔

باب (۲۵۳) کثرت سوال اور مال کے ضائع کرنے کی ممانعت۔

۹۷۶۔ زبیر بن حرب، جریر، سمیل، یواسط اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری تین باتوں کو پسند کرتا ہے اور تین ناپسند کرتا ہے، یہ پسند ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، اور اللہ کی رسی (دین اسلام) کو سب مل کر مضبوطی سے پکڑے رہو، اور مفرق نہ ہو اور تمہاری فضول اور بیہودہ بکواس کرنے اور بکثرت سوال کرنے اور اسرافت مال سے ناخوش ہوتا ہے۔

۹۷۷۔ شیبان بن فروخ، ابو عوانہ، سمیل سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے اور اس میں ہے کہ تین باتوں سے ناراض ہوتا ہے، اور مفرق ہونے کا تذکرہ نہیں ہے۔

۹۷۸۔ اسحاق بن ابراہیم حنفی، جریر، منصور، شعبی، وروانہ مولیٰ المغیرہ بن شعبہ، حضرت مغیرہ بن شعبہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اللہ عزوجل نے تم پر ماؤں کی نافرمانی اور زندقہ درگور کروینے اور قدرت کے باوجود دوسرے کا حق نہ دینے، اور (جس کا حق نہیں ہے اس کے) مانگنے کو حرام کر دیا اور تین باتوں کو ناپسند فرمایا ہے، بیہودہ بکواس کرنا، اور بہت پوچھنا اور مال کا ضائع کرنا۔

۹۷۹۔ قاسم بن زکریا، عبید اللہ بن موسیٰ، شیبان، منصور سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں اور اس میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تم پر ان چیزوں کو حرام کر دیا ہے اور یہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے۔

بِالْمَعْرُوفِ *

(۲۵۳) بَابُ النَّهْيِ عَنْ كَثْرَةِ السُّؤَالِ وَإِسْوَاعَةِ الْمَالِ *

۱۹۷۶- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يُرْضَى لَكُمْ ثَلَاثًا وَيَكْرَهُ لَكُمْ ثَلَاثًا فَبُيْرَضَى لَكُمْ أَنْ تَعْبُدُوهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَأَنْ تَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ حَمِيمًا وَلَا تَفْرُقُوا وَبُكْرَهُ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةُ السُّؤَالِ وَإِسْوَاعَةُ الْمَالِ *

۱۹۷۷- وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِقَوْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَتَسْخَطُ لَكُمْ ثَلَاثًا وَلَمْ يَذْكُرْ وَلَا تَفْرُقُوا *

۱۹۷۸- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عَفْوَكَ الْأَمْهَاتِ وَأَذْ النَّاسِ وَمَنْعًا وَهَاتِ وَبُكْرَهُ لَكُمْ ثَلَاثًا قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةُ السُّؤَالِ وَإِسْوَاعَةُ الْمَالِ *

۱۹۷۹- وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَاءَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِقَوْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَحَرَّمَ عَلَيْكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ *

۱۹۸۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، اسماعیل بن علیہ، خالد حذاء، ابن اشوع، قحطی، مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کاتب بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ کو لکھا کہ مجھے کچھ احادیث لکھ کر بھیجو، جو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں، چنانچہ حضرت مغیرہ نے معاویہ کو لکھا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری تین چیزوں کو ناپسند فرماتا ہے قیل و قال، کثرت سوال، اور انصاعت مال۔

۱۹۸۱۔ ابن ابی عمر، مروان بن معاویہ فزاری، محمد بن سوقة، محمد بن عبید اللہ ثقفی، ورا دیان کرتے ہیں کہ حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت معاویہ کو لکھا کہ سلام علیک، اما بعد میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر تین چیزوں کو حرام کیا ہے، اور تین اشیاء کی ممانعت فرمائی ہے، والد کی نافرمانی، لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا، اور حق کو روکنا، ناحق کو طلب کرنا حرام کیا ہے اور فضول کو اس، سوال کی کثرت، مال کو برہلو کرنے سے منع فرمایا ہے۔

باب (۲۵۴) حاکم کے اجتہاد کا ثواب، خواہ فیصلہ صحیح ہو یا اس میں غلطی ہو جائے۔

۱۹۸۲۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، عبد الحزیز بن محمد، یزید بن عبد اللہ، محمد بن ابراہیم، ہر بن سعید، ابو قیس، مولیٰ عمرو بن العاص، حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب حاکم اجتہاد کے ساتھ فیصلہ کرے اور وہ صحیح ہو تو اس میں دوہرا ثواب ہے، اور اگر سوچ کر حکم نافذ کرے اور اس میں غلطی ہو تو ایک اجر ہے۔

۱۹۸۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ خَالِدِ الْحَذَاءِ حَدَّثَنِي ابْنُ أَشْوَعٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ حَدَّثَنِي كَاتِبُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ اكِتُبْ إِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا قِيلَ وَقَالَ وَإِضَاعَةُ الْمَالِ وَكَثْرَةُ السُّؤَالِ *

۱۹۸۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ أَحْمَرًا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيُّ عَنْ وِرَادٍ قَالَ كَتَبَ الْمُغِيرَةُ إِلَى مُعَاوِيَةَ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَمَّا نَعْدُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ ثَلَاثًا وَنَهَى عَنْ ثَلَاثٍ حَرَّمَ عُقُوقَ الْوَالِدِ وَوَادَ الْبَنَاتِ وَلَا وَهَاتِ وَنَهَى عَنْ ثَلَاثٍ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةُ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةُ الْمَالِ *

(۲۵۴) بَابُ بَيَانِ أَجْرِ الْحَاكِمِ إِذَا اجْتَهَدَ فَأَصَابَ أَوْ أَخْطَأَ *

۱۹۸۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَحْمَرًا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَسَامَةَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يُسْرِ بْنِ مَعِيَدٍ عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ *

(تاکد) اس حاکم سے دو حاکم مراد ہے جو کہ عالم ہو اور دین کے احکام سے اچھی طرح واقف ہو اور اجتہاد کی اہلیت رکھتا ہو اس حدیث سے احمد اربعہ اور علمائے مجتہدین کی فضیلت اور ان کے اجر و ثواب کا ثبوت ہو گیا، واللہ اعلم بالصواب۔

۱۹۸۳- وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِي عُمَرَ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ يَزِيدُ فَحَدَّثْتُ هَذَا الْحَدِيثَ أَبَا بَكْرٍ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ فَقَالَ هَكَذَا حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ *

۱۹۸۳- اسحاق بن ابراہیم، محمد بن ابی عمر، عبد العزیز بن محمد سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں اور حدیث کے آخر میں اتنی زیادتی ہے کہ یزید نے کہا میں نے یہ حدیث ابو بکر بن محمد سے بیان کی تو انہوں نے کہا اسی طرح مجھ سے ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہؓ سے بیان کی۔

۱۹۸۴- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الدَّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَسَمَةَ بْنِ الْهَادِ اللَّيْثِيُّ هَذَا الْحَدِيثَ مِثْلَ رِوَايَةِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ بِالسَّانِدِ كُلِّهِمَا *

۱۹۸۴- عبد اللہ بن عبد الرحمن داری، مروان بن محمد دمشقی، لیث بن سعد، یزید بن عبد اللہ بن اسامہ بن الہادی لیثی سے ان دونوں سندوں کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں، جس طرح عبد العزیز بن محمد سے حدیث مروی ہے۔

باب (۲۵۵) غصہ کی حالت میں قاضی کو فیصلہ کرنے کی ممانعت۔

وَهُوَ غَضَبَانُ *

۱۹۸۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كَتَبَ أَبِي وَكَتَبْتُ لَهُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ وَهُوَ قَاضٍ بِسِجِسْتَانَ أَنْ لَا تَحْكُمَ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَأَنْتَ غَضَبَانُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحْكُمُ أَحَدٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضَبَانُ *

۱۹۸۵- قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، عبد الملک بن عمیر، عبد الرحمن بن ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد نے عبید اللہ بن ابی بکرہ قاضی سجستان کو لکھوایا اور میں نے لکھا کہ دو آدمیوں میں غصہ کی حالت میں فیصلہ مت کرو، اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ فرما رہے تھے کہ تم میں سے کوئی بھی دو آدمیوں کے درمیان غصہ کی حالت میں فیصلہ نہ کرے۔

۱۹۸۶- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ ح وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح

۱۹۸۶- یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، (دوسری سند) شیبان بن فروخ، حماد بن سلمہ، (تیسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، (چوتھی سند) محمد بن یحییٰ، محمد بن جعفر، (پانچویں سند) عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد شعبہ۔

(پچھٹی سند) ابو کریب، حسین بن علی، زائدہ، عبد الملک بن عمیر، عبد الرحمن بن ابی بکر، حضرت ابو بکر و رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ابو عوانہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

باب (۲۵۶) احکام باطلہ کو ختم کرنے اور بدعات و رسومات کی بیخ کنی کرنے کا حکم۔

۱۹۸۷۔ ابو جعفر محمد بن صباح، عبد اللہ بن عون الہلالی، ابراہیم بن سعد بن ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف، بواسطہ اپنے والد قاسم بن محمد، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ہمارے اس دین میں کوئی ایسی بات ایجا کرے (بدعت نکالے) جو اس دین سے نہیں ہے تو وہ مردود ہے۔

۱۹۸۸۔ اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، ابو عامر، عبد الملک بن عمرو، عبد اللہ بن جعفر زہری، سعد بن ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ میں نے قاسم بن محمد سے ایسے شخص کے حلق دریافت کیا کہ جس کی رہائش کے تین مکانات ہوں اور ہر مکان میں سے دو تہائی کی وصیت کر دے، تو انہوں نے فرمایا کہ سب کو ایک ہی مکان میں جمع کر دیا جائے گا۔ پھر فرمایا کہ مجھ سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کوئی ایسا عمل کرے گا جس کے حلق ہمارا حکم نہیں ہے تو وہ شخص مردود ہے۔

و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ كُلُّهُمَا عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَثَلٍ حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ *

(۲۵۶) بَابُ نَقْضِ الْأَحْكَامِ الْبَاطِلَةِ وَرَدُّ مُحَدَّثَاتِ الْأُمُورِ *

۱۹۸۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَعَنْدَ اللَّهِ بْنِ عَوْنٍ الْهَلَالِيُّ جَمِيعًا عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ابْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَخَذَتْ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ *

۱۹۸۸۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَامِرٍ قَالَ عَبْدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَأَلْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ رَجُلٍ لَهُ ثَلَاثَةُ مَسَاكِينَ فَأَوْصَى بِثَلَاثِ كُلِّ مَسْكَنٍ مِنْهَا قَالَ يُجْمَعُ ذَلِكَ كُلُّهُ فِي مَسْكَنٍ وَاحِدٍ ثُمَّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث جو اسمع انکم اور اصول دین میں سے ہے اور ہر ایک بدعت ایجا کرنے والے اور اسی طرح ہر قسم کی بدعات پر عمل کرنے سے روکنے کے لئے کافی و شرافی ہے اور لفظ ”من احدث“ میں احدث کو مطلق فرمایا اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جملہ احدث اور بدعات کو حدیث شامل ہے، خواہ احدث اعتقادی ہو یا عملی ماوراء احدث با زیادہ ہو یا احدث بالخص او خواہ مستقل

ہو یا غیر مستقل ہو، علیٰ ہذا القیاس لفظ "مالیس منہ" میں "ما" کا عموم بھی یہی ظاہر کرتا ہے کہ ہر محدث (نئی بات) مذکور ہے، خواہ وہ ذات شے ہو یا قید اور وصف کا احداث ہو، اور دین میں کسی قسم کی محض اپنی رائے سے زیادتی یا کمی کرنا، خواہ وہ زیادتی یا کمی مستقل ہو، جس طرح کہ دین میں اخلاعت مستقل طور پر یہودی جائے یا گھٹادی جائے یا یہ زیادتی و کمی غیر مستقل ہو کہ کسی طاعت یا سورہ پر کسی ہیئت کا بڑھا دینا یا غیر ضروری کو علینا مقرر یا جائنا ضروری جیسا عمل کرنا، اسی طرح کسی ہیئت کا حکم کرنا، بشرطیکہ یہ بعد قسم کی زیادتی اور کسی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور تابعین اور تبع تابعین رحمہم اللہ عظیم الجمین کے بعد ایجاد ہوئی ہو اس لئے کہ تین زبانوں کا احادیث سے خیر القرون ہونا ثابت ہو چکا ہے اور پھر اس زیادتی یا کمی کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قطعاً اجازت نہ ہو، نہ قولاً نہ فعلاً نہ صراحتاً اور نہ ہی اشارۃً تو ایسی بدعت، بدعت شرعیہ ہے، جو سر اسر فتح اور گمراہی ہے اور ایسے ہی جو محدث فی الدین اور بدعت قرون ثلاثہ مشہود لہما بالخیر میں موجود نہ ہو وہ بدعت یقیناً بدعت لغویہ ہے اور بدعت شرعیہ بدعت حرمہ ہوگی، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "کل بدعت ضلالتہ" چنانچہ بخاری و مسلم و ترمذی و دارمی اور طبرانی و نسائی اور مسند احمد و ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ میں بدعت و رسومات کی مذمت اور ان کا باعث ضلالت اور گمراہی ہونا مصرحاً مذکور ہے اور اس باب میں بکثرت احادیث موجود ہیں۔ واللہ اعلم۔

(۲۵۷) بَابُ بَيَانِ خَيْرِ الشُّهُودِ * باب (۲۵۷) بہترین گواہ

۱۹۸۹- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَثْمَانَ عَنْ ابْنِ أَبِي عَمْرٍو النَّصَارِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ حَالِدٍ الْحُفَیُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ الَّذِي يَأْتِي بِشَهَادَتِهِ قَلِيلٌ أَنْ يُسْأَلَهَا *

۱۹۸۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، عبد اللہ بن ابی بکر، بواسطہ اپنے والد، عبد اللہ بن عمرو بن عثمان، ابن ابی عمرہ انصاری، حضرت زید بن خالد جعفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا میں تمہیں سب سے بہترین گواہ نہ بتا دوں (اور وہ) وہ ہیں جو شہادت کے مطالبہ سے قلیل ہی گواہی دے دیں۔

(۲۳۸) بابُ مُجْتَهِدِينَ كَاخْتِلَافِ * باب (۲۳۸) مجتہدین کا اختلاف

۱۹۹۰- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي شَيْبَانَةُ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا حَاءَ الذَّبِّ فَذَهَبَ بَيْنِي إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ هَذِهِ لِصَاحِبَتِهَا إِنَّمَا ذَهَبَ بَابُكَ أَنْتِ وَقَالَتِ الْأُخْرَى إِنَّمَا ذَهَبَ بَابُكَ فَتَحَاكَمَتَا إِلَى دَاوُدَ فَقَضَىٰ بِوَالِكُورِي فَمَحَرَحْنَا عَلَىٰ سُلَيْمَانَ ابْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَأَحْرَنَاهُ فَقَالَ اتُّوْنِي بِالسُّكَنِ أَشْفُهُ بَيْنَكُمَا فَقَالَتِ الصَّغْرَى لَا

۱۹۹۰۔ زہیر بن حرب، شیبانہ، ورقاء، ابو الزناد، اعرج، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دو عورتیں اپنا اپنا بچہ لئے جا رہی تھیں، اتنے میں بھیل یا آیا اور ایک کا بچہ لے گیا، ایک نے دوسری سے کہا کہ تیرا ہی لڑکا لے کر گیا ہے، وہ بولی کہ تیرا لے کر گیا ہے، بالآخر دونوں اپنا فیصلہ حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس کرانے کے لئے لائیں، انہوں نے بچہ بڑی عورت کو دلا دیا، پھر وہ دونوں حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے پاس آئیں اور ان کے سامنے تمام واقعہ بیان کیا، انہوں نے کہا کہ چھری لاؤ، تم دونوں کو میں

دو ٹکڑے کر کے دے دیتا ہوں، چھوٹی بولی اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے ایسا مت کرو، بڑی ہی کو دے دو، چنانچہ آپ نے بچہ چھوٹی کو دلا دیا، ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں، خدا کی قسم سکین (چھری) کا لفظ میں نے آج ہی سنا ہے، ہم تو اسے ”مدیہ“ کہتے ہیں۔

(فائدہ) فائدہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو بچہ کا ناپ مقصود نہیں تھا، بلکہ اس طریقہ سے حقیقی مال کو دریافت کرنا چاہتے تھے، اور دونوں خدا کے نبی تھے، اور مجتہد بھی تھے اور ایک مجتہد کو دوسرے مجتہد کے خلاف مسائل اجتہادی میں فیصلہ کرنا درست ہے۔

۱۹۹۱۔ سید بن سعید، حفص بن میسرہ الصنعانی، موسیٰ بن عقبہ، (دوسری سند) امیہ بن بسطام، یزید بن زریق، روح بن قسام، محمد بن عجلان، ابو الزناد سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، جس طرح روایہ نے حدیث بیان کی۔

باب (۲۵۹) حاکم کو دونوں فریقوں میں صلح کرا دینا بہتر ہے۔

۱۹۹۲۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منہ چند روایات میں سے نقل کرتے ہیں، جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں، چنانچہ کئی احادیث بیان کیں، ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک آدمی نے دوسرے سے زمین خریدی، چنانچہ جس نے زمین خریدی تھی، اسے زمین میں سے سونے سے بھرا ہوا ایک گھڑا ملا تو اس نے ہانچ سے کہا، یہ اپنا گھڑا لے لو، کیونکہ میں نے تم سے صرف زمین خریدی تھی، سو انہیں خرید اٹھا، ہانچ نے کہا میں نے زمین کو اس کی تمام چیزوں کے ساتھ بیچا تھا، بالآخر دونوں مقدمہ لے کر ایک تیسرے شخص کے پاس گئے، چنانچہ جس کے پاس مقدمہ لے کر گئے تھے اس نے کہا تمہارے دونوں کے کوئی اولاد ہے ایک بولا میرا لڑکا ہے، دوسرے نے کہا میرے لڑکی

بَرَحْمَتُ اللَّهِ هُوَ ابْنُهَا فَقَصَى بِهِ لِلصَّغْرَى قَالِ قَالِ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاللَّهِ إِنْ سَمِعْتُ بِالسَّكِينِ قَطُّ إِلَّا يَوْمِيذٍ مَا كُنَّا نَقُولُ إِلَّا الْمُدْبَةِ *

۱۹۹۱۔ وَحَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ يَعْقِبٍ ابْنُ مَيْسَرَةَ الصَّنَعَانِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بَسْطَامٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ حَمِيصًا عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَى حَدِيثِ وَرَقَاءَ *

(۲۵۹) بَابُ اسْتِحْبَابِ إِصْلَاحِ الْحَاكِمِ بَيْنَ الْخَصْمَيْنِ *

۱۹۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى رَحُلٌ مِنَ رَحُلٍ عَقَارًا لَهُ فَوَحَّدَ الرَّحُلُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِي عَقَارِهِ حِرَّةً فِيهَا ذَهَبٌ فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّي إِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْأَرْضَ وَلَمْ أَتَفَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ فَقَالَ الَّذِي اشْتَرَى الْأَرْضَ إِنَّمَا بَعَثْتُكَ الْأَرْضَ وَمَا فِيهَا قَالَ فَتَحَاكَمَا إِلَى رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِي تَحَاكَمَا إِلَيْهِ أَتُكَمَّا وَلَكِنَّ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِي عِلْمٌ وَقَالَ الْآخَرُ لِي حَارِبَةٌ قَالَ أَنْكِحُوا الْعِلْمَ

الْحَارِیَةِ وَانْفِقُوا عَلٰی اَنْفُسِكُمْ مِّنْهُ وَتَصَدَّقُوا * ہے، اس ثالث نے کہا: اور انوں کا نکاح کر دو اور یہ مال اپنے بجائے ان پر صرف کر دو اور انہیں دے دو۔

(قائد) قاضی کو نصیحت کے درمیان صلح کروانا مستحب ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

كِتَابُ اللَّقْطَةِ

۱۹۹۳۔ یحییٰ بن یحییٰ حمیمی، مالک، ربیعہ بن ابو عبد الرحمن، یزید مولیٰ المنبجی، زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور لقطہ کے متعلق دریافت کرنے لگا، آپؐ نے ارشاد فرمایا اس چیز کا بندھن اور تھیلا پیمان رکھو، پھر ایک سال تک اسے مشہور کرو، اگر مالک آجائے تو فیہا، ورنہ اپنے کام میں لے آؤ، پھر اس شخص نے دریافت کیا کہ گمشدہ بکری کا کیا حکم ہے، آپؐ نے فرمایا وہ حیری ہے، یا حیرے بھائی کی ہے، یا بھیرے کی، پھر اس نے دریافت کیا کہ بھولے بھٹکے اونٹ کا کیا حکم ہے، آپؐ نے فرمایا اس سے تجھے کیا مطلب اس کے ساتھ اس کی ملک (ہیت میں پائی) ہے اور اس کا جوہر بھی اس کے ساتھ ہے، پائی پیتا ہے، درخت کھاتا ہے، حتیٰ کہ اس کا مالک آکر پکڑ لیتا ہے۔

۱۹۹۴۔ یحییٰ بن یحییٰ اور قتیبہ اور ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، ربیعہ بن ابی عبد الرحمن، یزید مولیٰ المنبجی، حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لقطہ کے متعلق دریافت کیا، آپؐ نے فرمایا ایک سال تک اس کی تشہیر کرو اور پھر اس چیز کا بندھن اور اس کا تھیلا محفوظ رکھو، پھر اسے خرچ کر لے، اب اگر اس کا مالک آجائے تو اسے دے دے، وہ شخص بولا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھولی اور بھٹکی ہوئی بکری کا کیا حکم ہے،

۱۹۹۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَجِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْحُجَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ حَاءَ رَجُلٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ اللَّقْطَةِ فَقَالَ اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ عَرَفَهَا سَنَةً فَإِنْ حَاءَ صَاحِبِهَا وَإِلَّا فَسَأَلْكَ بِهَا قَالَ فَضَالَةٌ الْغَنَمِ قَالَ لَكَ أَوْ لِأَحَبِّكَ أَوْ لِلذَّئْبِ قَالَ فَضَالَةُ الْإِبِلِ قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا تَرُدُّ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّحَرَةَ حَتَّى يُلْقَاهَا رَبُّهَا قَالَ يَحْيَى أَحْسِبُ قَرَأْتُ عِفَاصَهَا *

۱۹۹۴۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقَتِيبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ ابْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَجِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْحُجَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللَّقْطَةِ فَقَالَ عَرَفَهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وَكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ اسْتَفِيقْ بِهَا فَإِنْ حَاءَ رَبُّهَا فَأَدَّهَا إِلَيْهِ فَقَالَ يَا

آپؐ نے ارشاد فرمایا، اسے پکڑ لے دو تیرے لئے ہے یا تیرے بھائی کے لئے، یا بھیج دے کے لئے، وہ شخص بولا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جو لے سکتے اونٹ کا کیا حکم ہے، یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوئے، یہاں تک کہ آپؐ کے رخسار مہرک سرخ ہو گئے، پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا، اونٹ سے تجھے کیا مطلب ہے اس کے ساتھ اس کا جو تاج ہے، اور منکب، تاکہ اس کا مالک اسے ملے۔

۱۹۹۵۔ ابو الطاہر عبد اللہ بن وہب، سفیان ثوری، مالک بن انس، عمرو بن حارث، ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے اسی سند کے ساتھ مالک کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی اس میں اتنی زیادتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی حاضر ہوا اور میں اس کے ساتھ تھا تو اس نے آپؐ سے لفظ کے متعلق روایت کیا، عمرو نے بیان کیا (آخر میں یہ ہے) کہ جب کوئی اس کا مانگے والا نہ آئے تو اسے خرچ کر ڈال

۱۹۹۶۔ احمد بن عثمان بن حکیم اودی، خالد بن مخلد، سلیمان بن بلال، ربیعہ بن ابی عبد الرحمن، یزید مولیٰ منہج بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن خالد جعفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرما رہے تھے، کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، اور بقیہ حدیث اسماعیل بن جعفر کی روایت کی طرح مروی ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ آپؐ کی پیشانی اور چہرہ مہرک سرخ ہو گیا اور آپؐ غصہ ہوئے، اور اتنی زیادتی ہے کہ پھر ایک سال تک اس کی تشہیر کر، اس کے بعد یہ ہے کہ اگر اس کا مالک نہ آیا تو وہ تیرے پاس امانت رہے گی۔

۱۹۹۷۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید، یزید مولیٰ منہج، حضرت زید بن خالد جعفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سونے یا چاندی کے لفظ

رَسُولَ اللَّهِ فَضَالَةٌ الْغَنَمِ قَالَ حَدَّثَنَا فَيْنَمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَحِبِّكَ أَوْ لِلذَّئِبِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَضَالَةٌ الْإِبِلِ قَالَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ أَوْ احْمَرَّتْ وَحْشُهُ ثُمَّ قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا جِدَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا *

۱۹۹۵۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَغَيْرُهُمْ أَنَّ رَبِيعَةَ بْنَ أَبِي عُبَيْدٍ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُمْ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ مَالِكٍ غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ قَالَ أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ فَسَأَلَهُ عَنِ اللَّفْظَةِ قَالَ وَقَالَ عَمْرُو فِي الْحَدِيثِ فَإِذَا لَمْ يَأْتِ لَهَا طَالِبٌ فَاسْتَنْقَضَهَا *

۱۹۹۶۔ وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْمَانَ بْنُ حَكِيمٍ الْأَوْدِيِّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ الرَّحْمَنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُشْعِثِ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ يَقُولُ أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَاخْمَرَتْ وَحْشُهُ وَحَبِينُهُ وَغَضِبَ وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ ثُمَّ عَرَفَهَا سَنَةً فَإِنْ لَمْ يَجِدْ صَاحِبَهَا كَانَتْ وَدِيعَةً عِنْدَكَ *

۱۹۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَغْيَبِي ابْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُشْعِثِ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ صَاحِبَ رَسُولِ

کے متعلق دریافت کیا گیا، آپؐ نے فرمایا، اس کا بندھن اور حیل پہچان رکھ، اور پھر سال بھر تک اس کی تعریف کر، پھر اگر کوئی نہ پہچانے تو اسے خرچ کر ڈال، لیکن وہ تیرے ذمہ امانت رہے گی، پھر جب کسی دن بھی اس کا مالک آجائے تو اسے دیدے پھر آپؐ سے ببولے بھگے ہوئے اونٹ کے بارے میں دریافت کیا، آپؐ نے فرمایا اس سے تجھے کیا مطلب؟ اس کے ساتھ اس کا جود ہے، اور مشکیزہ ہے پانی پیتا ہے، درخت کے پتے کھاتا ہے، یہاں تک کہ اس کا مالک اسے پالے، پھر اس نے آپؐ سے بکری کے بارے میں دریافت کیا، آپؐ نے ارشاد فرمایا، اسے لے لے، کیونکہ بکری تیری ہے یا حیرے بھائی کی، یا بھیڑیے کی۔

(ناکہ) لفظ پڑی ہوئی چیز کو کہتے ہیں اور صحیح یہ ہے کہ اس کا اہتمام مستحب ہے اور اگر کوئی ایسی شے ہو کہ اگر نہ اٹھائے تو ہلاک ہو جائے گی، تو پھر اس کا اہتمام واجب ہے اور احادیث میں جو ایک سال کی قید آ رہی ہے، وہ واقعی اس کی کوئی مقدار متعین نہیں ہے بلکہ جب تک غنم غالب ہو کہ ابھی کوئی نہ کوئی آسکتا ہے اس وقت تک اس کی تعریف واجب ہے کہ بازاروں اور مسجدوں اور دیگر مقامات پر جہاں لوگوں کا اجتماع ہوتا ہو وہاں اس چیز کی مقدار اور کیفیت کے ساتھ اس کی تعریف کرے، اور ہدایہ میں ہے کہ اگر وہ شے دس درہم سے کم کی ہو تو چند روز تعریف کرے اور اگر دس درہم کی ہو تو ایک ماہ تک اور اگر اس سے بھی زیادہ کی ہو تو پھر ایک سال تک، اب اگر اس کا مالک آجائے تو اس کو واپس کر دے، اگر وہ گواہ پیش کرے تو پھر واپس کرنا واجب ہے ورنہ جائز، اور اگر مالک نہ آیا تو پھر اگر فنی ہے تو صدقہ کر دے۔ یہی قول حضرت ابن عباس، سفیان ثوری، ابن المبارک اور علامہ حنفیہ کا ہے، اب اگر مالک آجائے تو چاہے صدقہ کو نافذ کرے اور اس کا ثواب لے لے، یا اس سے یا فقیر سے جو ان لے لے، اور شرح وقایہ کے حواشی پر نہایت سے نقل کیا ہے کہ بعد تعریف کے تصدق جائز ہے، اور رکھ چھوڑنا عزیمت ہے اور بکری حفاظت کی محتاج ہے اس لئے اسے پکڑنے کا حکم دیا، ورنہ وہ تلف ہو جائے گی اور لفظ امانت ہے، اگر اس کے اٹھانے وقت گواہ کرے، پھر وہ ہلاک ہو گیا تو ضمان نہیں، ورنہ ضمان ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۹۹۸ھ - اسحاق بن منصور، جہان بن ہلال، حماد بن سلمہ، یحییٰ بن سعید، ربیعہ بن ابی عبد الرحمن، یزید، حضرت زید بن خالد ہاشمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اگر گمشدہ اونٹ کے متعلق کیا حکم ہے، ربیعہ نے اپنی حدیث میں یہ زیادتی بیان کی کہ آپؐ غصہ ہوئے حتیٰ کہ آپؐ کے رخسار مبارک سرخ ہو گئے اور حسب سابق روایت مروی

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِثْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللَّفْظَةِ الذَّخِيرِ أَوْ الْوَرَقِ فَقَالَ اعْرِفْ وَكَاعَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ عَرَفَهَا سَنَةً فَإِنْ لَمْ تَعْرِفْ فَاسْتَفِفْهَا وَلَتَكُنْ وَدِيمَةً عِنْدَكَ فَإِنْ جَاءَ طَالِبُهَا يَوْمًا مِنَ الذَّهْرِ فَأَدَّهَا إِلَيْهِ وَسَأَلَهُ عَنْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ فَقَالَ مَا لَكَ وَلَهَا دَعَا فَإِنْ مَعَهَا جِذَاعًا وَسِقَاعًا نَرُدُّ الْمَاءَ وَنَأْكُلُ الشَّحَرَ حَتَّى يَجِدَهَا رُثْيَا وَسَأَلَهُ عَنِ الشَّاةِ فَقَالَ خَذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَحَدِكِ أَوْ لِلدَّخْبِ *

۱۹۹۸ - وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا جَبَّارُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَرَبِيعَةُ الرَّائِي بْنُ أَبِي عَثِيمٍ الرَّحْمَنِيُّ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُبَشَّيْ عَنْ زَيْدِ بْنِ حَالِبٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ زَادَ رَبِيعَةُ فَعُضِبَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَخَنَاءُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ

ہے، باقی اتنی زیادتی ہے کہ جب اس کا مالک آئے تو اس سے اس کی حسیلی، گنتی اور بندھن کو دریافت کر پھر اگر وہ بیان کرے، تو وہ اسے دے دے ورنہ پھر وہ تیرا ہے۔

۱۹۹۹۔ ابو الطاہر، احمد بن عمرو بن سرح، عبد اللہ بن وجبہ، شحاک بن عثمان، ابو انصر، ہسر بن سعید، حضرت زید بن خالد جعفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لفظ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ ایک سال تک اس کی تعریف کر، پھر اگر کوئی نہ پہچانے تو اس کا حسیلی، اور بندھن یاد کرے، اور پھر کھالے، جب اس کا مالک آئے تو اسے دے دے۔

(نافذہ) حسیلی اور بندھن محفوظ رکھنے کا حکم اس لئے ہو رہا ہے تاکہ اور انہی کے وقت کسی قسم کی دشواری نہ ہو جتنا اس کا مال ہو وہی دیدیا جائے اور اگر استعمال ہی نہ کرے تو کم از کم یاد تو رہے (مترجم)

۲۰۰۰۔ اسحاق بن منصور، ابو بکر حفصی، شحاک بن عثمان سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ اگر کوئی پہچان لے تو اسے دیدے ورنہ اس کا بندھن اس کا تسمہ، اس کا حسیلی اور اس کا شمار یاد رکھ۔

۲۰۰۱۔ محمد بن بشر، محمد بن جعفر، شعبہ (دوسری سند) ابو بکر بن نافع، غندر، شعبہ، سلمہ بن کھیل بیان کرتے ہیں میں نے حضرت سوید بن غفلہ سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ میں اور حضرت زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ سب جہاؤں کے لئے لٹکے میں نے ایک کوڑا پڑا ہوا ایلا تو میں نے اٹھالیا، زید اور سلمان بولے، پچھک دو، میں نے کہا نہیں بلکہ میں اس کی تعریف کروں گا، پھر اگر اس کا مالک آئے گا تو خیر، ورنہ میں اسے اپنے کام میں رکھوں گا، اور میں نے ان دونوں کی بات نہ مانی، جب ہم جہاؤں سے لوٹے تو اتفاق سے میں نے حج کیا اور مدینہ منورہ گیا۔ وہاں حضرت ابی بن کعب سے ملا تو ان سے میں نے کوڑے او۔ حضرت زید و سلمان کے قول کا ذکر کیا، وہ بولے کہ میں نے

حَدَّثَنِيهِمْ وَرَأَى فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَعَرَفَ عِفَاصَهَا وَعَدَّهَا وَوَكَّأَهَا فَأَعْطَاهَا إِيَّاهُ وَإِلَّا فَبِئْسَ لَكَ *

۱۹۹۹۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ سَرْحٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي الطُّرَيْسِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ حَالِيفٍ الْحُبَيْيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفُفْطَةِ فَقَالَ عَرَفَهَا مَنَّةٌ فَإِنْ لَمْ نَعْرِفْ فَأَعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوَكَّأَهَا ثُمَّ كُلَّهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَأَعْطَاهَا بِئْسَ لَكَ *

۲۰۰۰۔ وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ الْحَفْصِيُّ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَإِنْ اعْرِفْتُ فَأَعْطَاهَا وَإِلَّا فَأَعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوَكَّأَهَا وَعَدَّهَا *

۲۰۰۱۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي نَافِعٍ وَالثَّقَفِيُّ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ رَحْمَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهْمَلٍ قَالَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ عَفْلَةَ قَالَ حَرَّحْتُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ صُوحَانَ وَسَلْمَانُ بْنُ رَبِيعَةَ غَارِبِينَ فَوَجَدْتُ سَوْطًا فَأَخَذْتُهُ فَقَالَ لِي دَعْنِي فَقُلْتُ لَأُكَلِّمَنَّكَ أَعْرِفُهُ فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهُ وَإِلَّا اسْتَمْتَعْتُ بِهِ قَالَ فَأَتَيْتُ عَلَيْهِمَا فَلَمَّا رَحَعْنَا مِنْ غَرَابِنَا فَطَبَّي لِي أَنِّي حَسَحْتُ فَأَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقَيْتُ أَبِي بَنَ كَعْبٍ فَأَخْبَرْتُهُ بِشَأْنِ السَّوْطِ وَبِقَوْلِهِمَا فَقَالَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سواشر فیوں کی ایک تھیلی پائی، میں اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا، آپ نے فرمایا ایک سال تک اس کے مالک کو تلاش کر، میں نے تلاش کیا، کوئی پہچاننے والا نہیں ملا، پھر میں آپ کی خدمت میں آیا، آپ نے فرمایا ایک سال اور تعریف کر، بالآخر میں نے تعریف کی لیکن اس کا پہچاننے والا کوئی نہیں ملا، میں پھر آپ کے پاس آیا، فرمایا ایک سال اور تعریف کر، میں نے کی، کوئی نہیں ملا، آخر آپ نے فرمایا، اس کی گنتی کر اور اس تھیلی اور بندھن کو دل میں جمالے، پھر اگر اس کا مالک آگیا تو خیر ورنہ تو اس سے فائدہ اٹھا، میں نے اسے خرچ کر لیا، شعبہ نے کہا، کہ میں پھر مکہ مکرمہ میں سلمہ بن اکہیل سے ملا، انہوں نے کہا مجھے یاد نہیں کہ تین سال تعریف کے لئے کہا یا ایک سال۔

(فائدہ) مترجم کہتا ہے کہ اس حدیث سے ہمارے قول کی تائید ہو گئی کہ تعریف لفظ میں کوئی خاص مقدار مبین نہیں بلکہ جیسا مال ہوگا، ویسی ہی تعریف کی جائے گی۔

۲۰۰۲- عبد الرحمن بن بشر عیدی، بہر، شعبہ حضرت سلمہ بن اکہیل سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور زید بن صوحان اور سلیمان بن ربیعہ ایک سفر پر نکلے تو میں نے ایک کوڑا لیا، اور بقیہ حدیث حسب سابق بیان کی، اہل قولہ "فاستمتع بها" ہاں اس میں یہ ہے کہ شعبہ بیان کرتے ہیں میں حضرت سلمہ بن اکہیل سے دس سال کے بعد ملا تو وہ فرمانے لگے کہ ایک سال تک اس کی تعریف کر۔

۲۰۰۳- قحطیہ بن سعید، جریر، عیسیٰ

(دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع

(تیسری سند) ابن نمیر بواسطہ اپنے والد سفیان

(چوتھی سند) محمد بن خاتم، عبد اللہ بن جعفر رقی، عبد اللہ بن زید

إِنِّي وَجَدْتُ صُورَةً فِيهَا مِائَةُ دِينَارٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُ بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَرَفْتُهَا حَوْلًا قَالَ فَعَرَفْتُهَا فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ عَرَفْتُهَا حَوْلًا فَعَرَفْتُهَا فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ عَرَفْتُهَا حَوْلًا فَعَرَفْتُهَا فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا فَقَالَ احْفَظْهَا بَعْدَهَا وَوَعَاَهَا وَوَكَاَهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا فَاسْتَمْتَعْتُ بِهَا فَلَقِيْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ بِمَكَّةَ فَقَالَ لَا أَذَرِي بِئِلَاقَةِ أَخْوَالٍ أَوْ حَوْلٍ وَاحِدٍ *

۲۰۰۲- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشَرَ الْعَدَنِيُّ حَدَّثَنَا بَهْرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي سَلَمَةُ بْنُ كَهَيْلٍ أَوْ أَخْبَرَ الْقَوْمَ وَأَنَا فِيهِمْ قَالَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفْلَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ فَوَجَدْتُ سَوْطًا وَاقْتَصَصَ الْحَدِيثَ بِعَثَلِهِ إِلَى قَوْلِهِ فَاسْتَمْتَعْتُ بِهَا قَالَ شُعْبَةُ فَسَمِعْتُهُ بَعْدَ عَشْرِ سِنِينَ يَقُولُ عَرَفْتُهَا عَامًا وَاحِدًا *

۲۰۰۳- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا خَرِيدٌ عَنْ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ لُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي جَمِيعًا عَنْ سَفْيَانَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ

بن ابی ایسر۔

(پانچویں سند) عبدالرحمن بن بشر، حماد بن سلمہ، سلمہ بن کہیل سے اسی سند کے ساتھ شعبہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، حماد بن سلمہ کی روایت کے علاوہ سب روایات میں تین سال تحریف کرنے کا تذکرہ ہے اور سفیان اور زید بن ایسر اور حماد بن سلمہ کی روایت میں ہے کہ اگر کوئی آئے اور اس کی مقدار، عقل اور بندہ صحت کی تجھے خبر دے تو اسے دے دے، اور سفیان نے کعب کی روایت میں یہ زیادتی بیان کی ہے کہ ورنہ پھر وہ تیرے مال کی طرح ہے اور ابن نمیر کی روایت میں ہے کہ ورنہ پھر اس سے نفع حاصل کر۔

۲۰۰۳۔ ابو الطاہر اور یونس بن عبدالاعلیٰ، عبداللہ بن وہب، عمرو بن حارث، بکر بن عبداللہ بن ابی، یحییٰ بن عبدالرحمن بن حاطب، عبدالرحمن بن عثمان حمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے حامیوں کی پڑی ہوئی چیز اٹھانے سے منع فرمایا ہے۔

(فائدہ) یعنی ملک کے لئے نہ واسطے حفاظت کے، ہاں شیخ ملا علی قاری مفتی مرحوم میں فرماتے ہیں کہ ممکن ہے ممانعت اس لئے ہو کہ حامی دو دنوں کے لئے ایک مقام پر جمع ہوتے ہیں پھر متفرق ہو جاتے ہیں، ایسی صورت میں تعریف مشکل ہے۔ لہذا اگر وہ چیز نہ اٹھائی جائے تو اس کے مالک کو بدلہ مل جائے گی۔

۲۰۰۵۔ ابو الطاہر اور یونس بن عبدالاعلیٰ، عبداللہ بن وہب، عمرو بن حارث، بکر بن سوادہ، ابوسلمہ جہانی، حضرت زید بن خالد جہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے (کسی کی) گم شدہ چیز رکھ لی تو وہ گمراہ ہے، یہاں تک کہ اس چیز کی تعریف اور تفسیر نہ کر دے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُفَافٍ الرَّقِئِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ زَيْدٍ بْنُ أَبِي أَنَسَةَ ح وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا يَهُزُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوُ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَفِي حَدِيثِهِمْ خَبِيرًا ثَلَاثَةً أَحْوَالٌ إِلَّا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِ عَامِسَ أَوْ ثَلَاثَةً وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَزَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ فَإِنَّ حَاءَ أَحَدٍ يُخْبِرُكَ بَعْدَهَا وَوَعَائِهَا وَوَكَائِهَا فَأَعْطِهَا إِنَاءً وَزَادَ سُفْيَانُ فِي رِوَايَةِ وَكَيْعٍ وَإِنَّا فَهِيَ كَسْبِيلٍ مَالِكٌ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَإِنَّا فَاسْتَمْنَعُ بِهَا *

۲۰۰۴۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّمِيمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لِقْطَةِ الْحَاجَّ *

(فائدہ) یعنی ملک کے لئے نہ واسطے حفاظت کے، ہاں شیخ ملا علی قاری مفتی مرحوم میں فرماتے ہیں کہ ممکن ہے ممانعت اس لئے ہو کہ حامی دو دنوں کے لئے ایک مقام پر جمع ہوتے ہیں پھر متفرق ہو جاتے ہیں، ایسی صورت میں تعریف مشکل ہے۔ لہذا اگر وہ چیز نہ اٹھائی جائے تو اس کے مالک کو بدلہ مل جائے گی۔

۲۰۰۵۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ أَبِي سَالِمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَوَى صَالَةً فَهُوَ ضَالٌّ مَا لَمْ يَحْمِلْهَا *

(فائدہ) یعنی مالک کو تلاش کر کے اسے نہ دے اور اس روایت کی تائید سنن ابن ماجہ کی ایک روایت سے ہو جاتی ہے کہ مسلمان کی گم شدہ چیز دوزخ کی پست ہے، ہاں یہ وعید اسی کے لئے ہے جو مالک بننے کے لئے اٹھائے، اور جس کا ارادہ تعریف کا ہو، اسے خود حدیث میں مستثنیٰ کر دیا

ہے، ابن مالک فرماتے ہیں کہ اٹھائے وقت کو اٹھانے اور کہے کہ یہ چیز میں نے اس لئے اٹھائی ہے کہ اسکے مالک کو دوسں گا۔ واللہ اعلم۔

(۲۶۰) بَابُ تَحْرِيمِ حَلْبِ الْمَاشِيَةِ بِغَيْرِ

إِذْنِ مَالِكِهَا *

۲۰۰۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى النَّعِمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحْلُبُنْ أَحَدٌ مَاشِيَةً أَحَدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ أَجِبْتُ أَحَدَكُمْ أَنْ تَوْتِيَ مَضْرُوتَهُ فَتَكْسِرَ حِرَاءَهُ فَيَنْتَفِلَ طَعَامُهُ إِنَّمَا تَعْرُؤُ لَهُمْ ضَرْوُعُ مَوَاشِيهِمْ أَطْعَمْتَهُمْ فَلَا يَحْلُبُنْ أَحَدٌ مَاشِيَةً أَحَدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ *

باب (۲۶۰) مالک کی اجازت کے بغیر جانور کا دودھ دونا حرام ہے۔

۲۰۰۶۔ یحییٰ بن یحییٰ حمصی، مالک بن انس، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی تم میں سے دوسرے کے جانور کا دودھ بغیر اس کی اجازت کے نہ نکالے کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی کوٹھڑی میں آئے، اس کا خزانہ توڑ کر اس کے کھانے کا غلہ نکال کر لے جائے، اسی طرح ان کے جانوروں کے تھمن ان کے خزانے ہیں ان کے کھانے کے، لہذا کوئی کسی کے جانور کا بغیر اس کی اجازت کے دودھ نہ نکالے۔

۲۰۰۷ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ مَعْلُوحٍ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ لُمَيْزٍ حَدَّثَنِي أَبِي كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ جَمِيعًا عَنْ أَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ وَابْنِ خُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ حَدِيثُ مَالِكٍ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا فَيَنْتَفِلُ إِلَّا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِ فَيَنْتَفِلُ طَعَامُهُ كَرِوَايَةِ مَالِكٍ *

(۲۶۱) بَابُ الضِّيَافَةِ *

باب (۲۶۱) مہمان نوازی اور اس کی اہمیت۔

۲۰۰۷۔ قتیبہ بن سعید، محمد بن ریح، لیث بن سعد (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسیر۔ (تیسری سند) ابن نمیر بواسطہ اپنے والد سعید اللہ۔ (چوتھی سند) ابو الریح ابو کامل، حماد۔ (پانچویں سند) زہیر بن حرب، اسماعیل بن امیہ۔ (چھٹی سند) محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ایوب، ابن جریر، موسیٰ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مالک کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے مگر ان تمام روایتوں میں سوائے لیث بن سعد کی روایت کے "فینتفل طعمامہ" کا لفظ اور اس کی روایت میں مالک روایت کی طرح "فینتفل طعمامہ" کا لفظ ہے۔

۲۰۰۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْوَشَّاحِ عَنْ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بَيَانٌ كَرِهَتْ فِيهِ كَانُوا فِي سَنَةِ مِيرَى أَكْثَرُوا فِيهِ، حَسْبُ وَتَقَاتُ كَمَا رَسُوهُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ صَبْغَةً حَاوِزَتُهُ قَالُوا وَمَا حَاوِزَتُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ يَوْمُهُ وَلَيْلَتُهُ وَالصَّبْغَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ مِمَّا كَانَ وَرَاءَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَ عَلَيْهِ وَقَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ خَيْرًا أَوْ لِيُصْنَفَ *

۲۰۰۸- قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، لَيْثٌ، سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ، الْوَشَّاحِ عَدُوٌّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بَيَانٌ كَرِهَتْ فِيهِ كَانُوا فِي سَنَةِ مِيرَى أَكْثَرُوا فِيهِ، حَسْبُ وَتَقَاتُ كَمَا رَسُوهُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ صَبْغَةً حَاوِزَتُهُ قَالُوا وَمَا حَاوِزَتُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ يَوْمُهُ وَلَيْلَتُهُ وَالصَّبْغَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ مِمَّا كَانَ وَرَاءَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَ عَلَيْهِ وَقَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ خَيْرًا أَوْ لِيُصْنَفَ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے ضیافت کی تاکید ثابت ہوئی، اور امام مالک، ابو حنیفہ، شافعی اور جمہور علماء کرام کے نزدیک ضیافت سنت ہے، واجب نہیں۔

۲۰۰۹- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ حَفْصٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْوَشَّاحِ عَنْ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بَيَانٌ كَرِهَتْ فِيهِ كَانُوا فِي سَنَةِ مِيرَى أَكْثَرُوا فِيهِ، حَسْبُ وَتَقَاتُ كَمَا رَسُوهُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ صَبْغَةً حَاوِزَتُهُ قَالُوا وَمَا حَاوِزَتُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ يَوْمُهُ وَلَيْلَتُهُ وَالصَّبْغَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ مِمَّا كَانَ وَرَاءَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَ عَلَيْهِ وَقَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ خَيْرًا أَوْ لِيُصْنَفَ *

۲۰۰۹- مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، وَكِيعٌ، عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ مَقْبَرِي، الْوَشَّاحِ، خَزَاعِي سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ضیافت تین دن تک اور اس کا تکلف ایک دن، اور ایک رات ہے اور کسی مسلمان کے لئے یہ چیز زیبا نہیں ہے کہ اپنے بھائی کے لئے ٹھہرا دے، یہاں تک کہ اسے گناہگار کر دے، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کس طرح اسے گناہگار کر دے، آپ نے فرمایا کہ اس کے پاس ٹھہرا رہے، یہاں تک کہ اس کے پاس کھانے کی کوئی چیز نہ رہے۔

۲۰۱۰- مُحَمَّدُ بْنُ شُعْبَةَ، عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، سَعِيدُ مَقْبَرِي، الْوَشَّاحِ خَزَاعِي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میرے کانوں نے سنا اور میری آنکھوں نے دیکھا اور میرے دل نے اسے محفوظ رکھا، جب کہ اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور بقیہ حدیث لیسٹ

۲۰۱۰- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي الْخَنَفِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْمَقْبَرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْوَشَّاحِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَدْنَاهُ وَيَصْرُ عَنِّي وَوَعَاهُ قَلْبِي حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ

کی روایت کی طرح مروی ہے اور دیکھ کی روایت میں جو مضمون ہے کہ کسی کو زیبا نہیں ہے کہ اپنے بھائی کے پاس اتنا قیام کرے کہ اسے گناہ میں ڈال دے یہ بھی مذکور ہے۔

(فائدہ) جب اس کے پاس کھلانے کو نہ ہو گا تو یقیناً مہمان کو برا بھلا کہے گا اور اس کی غیبت کرے گا یہی گناہ ہے، ہاں اگر میزبان خود روکے تو پھر کوئی مضائقہ نہیں ہے، واللہ اعلم۔

۲۰۱۱۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن ریح، لیث، یزید بن ابی حبیب، ابوالخیر، حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہمیں روانہ کرتے ہیں، پھر ہم کسی قوم کے پاس اترتے ہیں، اور وہ ہماری مہمان نوازی نہیں کرتے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے ارشاد فرمایا، مگر تم کسی قوم کے پاس اترو اور وہ تمہارے لئے وہ مسلمان کر دیں جو کہ مہمان کے لئے چاہتے تو تم اسے قبول کرو، اور اگر وہ ایسا نہ کریں تو ان سے مہمانی کا حق جیسا کہ چاہئے وصول کرو۔

(فائدہ) جب روئے کرام فرماتے ہیں کہ یہ حدیث مضطر کے لئے ہے جو بھوک سے مر رہا ہو، اسے اس کا حق ہے کیونکہ اس کی ضیافت واجب ہے، یا یہ حکم لو اکل اسلام میں تھا، پھر منسوخ ہو گیا۔

باب (۲۶۲) زائد مال مسلمان کی خیر خواہی میں صرف کرنے کا استحباب۔

۲۰۱۲۔ شیبان بن فروخ، ابوالاھب، ابونضرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، اسنے میں ایک شخص اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر آیا اور دائیں اور بائیں دیکھنے لگا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کے پاس کوئی فاضل سواری ہو، وہ اسے دے دے جس کے پاس سواری نہیں ہے، اور جس کے پاس فاضل توشہ ہو، وہ اسے دے دے جس کے پاس فاضل توشہ نہیں

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ الْلَيْثِ وَذَكَرَ فِيهِ وَكَأَيُّهَا لَأَخَذَكُمْ أَنْ يَتِيمَ عَدُوِّ أَحِبُّهُ حَتَّى يُؤْتِيَهُ بِمِثْلِ مَا فِي حَدِيثِ وَكَيْفَ*

۲۰۱۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تَنْعِنَانَا فَتَنْزِلُ بِقَوْمٍ فَلَا يَقْرُونَنَا فَمَا تَرَى فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ تَرَأْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمْسُوا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلصَّيْفِ فَأَقْبِلُوا فَإِنْ لَمْ يَقْبَلُوا فَخَذُوا مِنْهُمْ حَتَّى الصَّيْفِ الَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ*

(۲۶۲) بَابُ اسْتِحْبَابِ الْمَوْاسَاةِ بِفَضُولِ الْمَالِ*

۲۰۱۲۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى رَاحِلَةٍ لَهُ قَالَ فَحَجَلْ بِصَرْفِهِ بَصَرَهُ بَعِينًا وَبَعِينًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلٌ فَلْيُعْذِ بِهِ عَلَى مَنْ لَا ظَهَرَ لَهُ وَمَنْ كَانَ لَهُ فَضْلٌ مِنْ زَاوٍ فَلْيُعْذِ بِهِ

ہے، پھر آپؐ نے مال کی جو قسمیں بیان کرنی تھیں وہ بیان کیں حتیٰ کہ ہم یہ سمجھے کہ ہم میں سے فاضل مال میں کسی کو کوئی بھی حق نہیں ہے۔

باب (۲۶۳) جب تو شے کم ہوں تو سب تو شوں کو ملادینا مستحب ہے۔

۲۰۱۳۔ احمد بن یوسف اللؤی، نصر بن محمد یمنی، نکرمة بن عمار، ایاس بن سلمہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جہاد میں لگے وہاں ہمیں چھٹی ہوئی یہاں تک کہ ہم نے سواریاں کاٹنے کا ارادہ کیا، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا، اور ہم سب نے اپنے تو شوں کو جمع کیا، اور ایک چمڑے کا دستر خوان بچھایا، اس پر سب لوگوں کے تو شے جمع ہو گئے، سلمہ بیان کرتے ہیں کہ میں اس کے ٹاپے کے لئے بوجھا کہ کتاب ہے، چنانچہ اسے ناپا تو وہ ماتا تھا جتنی جگہ میں بکری ٹپختی ہے، اور ہم چودہ سو تھے، چنانچہ ہم سب نے خوب میر ہو کر کھایا اور اس کے بعد اپنے اپنے تو شہ دان کو بھر لیا، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کچھ وضو کاپانی ہے؟ تو ایک شخص ڈول میں ذرا سا پانی لے کر آیا، آپؐ نے اسے ایک گڑھے میں ڈال دیا، چنانچہ ہم سب نے اس سے وضو کیا، ہم خوب بہائے جاتے تھے، چودہ سو آدمیوں نے اسی طرح بہلایا، اس کے بعد آٹھ آدمی آئے اور انہوں نے دریافت کیا، وضو کاپانی ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا، وضو سے فارغ ہو چکے۔

عَلَى مَنْ لَا رَاَدَ لَهُ قَالَ فَذَكَرَ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ مَا ذَكَرَ حَتَّى رَأَيْنَا أَنَّهُ لَا حَقَّ لِأَحَدٍ مِنَّا فِي فَضْلٍ *

(۲۶۳) بَابُ اسْتِحْبَابِ خَلْطِ الْاَزْوَاجِ إِذَا قَلَّتْ وَالْمُؤَاسَاةِ فِيهَا *

۲۰۱۳۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَرُوفَةٍ فَأَصَابَنَا جَهْدٌ حَتَّى هَمَمْنَا أَنْ نَخْرَجَ بَعْضُ ظَهْرِنَا فَأَمَرَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَمَعْنَا مَزَاجِدَنَا فَبَسَطْنَا لَهُ نَظْعًا فَأَخْتَمَعَ زَادُ الْقَوْمِ عَلَى النَّظْعِ قَالَ فَتَطَاوَلَتْ لِأَخْرَرِهِ كَمْ هُوَ فَحَزَرْتُهُ كَرْتَضَةً الْغَيْرِ وَحَسُنَ أَرْبَعُ عَشْرَةَ مِائَةً قَالَ فَأَكَلْنَا حَتَّى شَبَعْنَا حَبِيبًا ثُمَّ خَضَرْنَا حُرْنًا فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ مِنْ وَضْوءٍ قَالَ نَحْنَاءُ رَحُلٍ بِإِدَاوَةٍ لَهُ فِيهَا نَظْعَةٌ فَأَفْرَعَهَا فِي فَدَحٍ فَتَوَضَّأْنَا كُلُّا نَدْعِفُهُ دَعْفَةً أَرْبَعُ عَشْرَةَ مِائَةً قَالَ ثُمَّ جَاءَ بَعْدَ ذَلِكَ ثَمَانِيَةٌ فَقَالُوا هَلْ مِنْ ظَهْوَرٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرِغَ الْوَضْوءُ *

(ظاکرہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو مججزے مذکور ہیں ایک تو کھانے کا بڑھنا اور دوسرے پانی میں اسنانہ ہونا، یاد رکھنی بیان کرتے ہیں کہ یہ مججزاں اس طرح ہے کہ جو چیز اور حصہ پانی کا صرف ہو تا تھا، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے دوسرا دید اگر دیتا تھا، اور آپؐ کے مججزات دو قسم کے ہیں ایک تو قرآن کریم جو متواتر ثابت ہے، دوسرے اس قسم کے یہ اگرچہ متواتر نہیں ہیں مگر معنی متواتر ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيرِ

۲۰۱۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَحْمَرَ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى نَافِعٍ أَسْأَلُهُ عَنِ الدُّعَاءِ قَبْلَ الْقِتَالِ قَالَ فَكُتِبَ إِلَيَّ إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ قَدْ أَغَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ عَارُونَ وَأَنْعَامُهُمْ تَسْتَقِي عَلَى الْمَاءِ فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَسَبَى سَبْيَهُمْ وَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ قَالَ يَحْيَى أَحْسِبُهُ قَالَ خُوَيْرِيَّةُ أَوْ قَالَ الْبَيْتَةُ إِنَّهُ الْحَارِثِيُّ وَحَدَّثَنِي هَذَا الْحَدِيثُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَكَانَ فِي ذَلِكَ الْحَيْثُ *

۲۰۱۴- یحییٰ بن یحییٰ التمیمی، سلیم بن احمر، ابن عون بیان کرتے ہیں کہ میں نے نافع کو لکھا کہ کیا لڑائی سے پہلے کفار کو دین کی دعوت دینا ضروری ہے؟ حضرت نافع نے جواب میں لکھا کہ یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی مصطلق پر حملہ کیا، اس حالت میں کہ وہ بے خبر تھے اور ان کے جانور پانی پی رہے تھے، آپ نے ان میں سے لڑنے والوں کو قتل کیا اور باقی کو قید کیا اور اسی روز حضرت جوہرہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہاتھ آئیں، نافع نے بیان کیا کہ یہ حدیث مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کی اور وہ اس لشکر میں شریک تھے۔

(خاندان) امام نووی فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جن لوگوں کو اسلام کی دعوت پہنچی تھی وہ ان پر یکایک غفلت کی حالت میں حملہ کر دینا ٹھیک اور درست نہیں ہے جہاد کے معنی عموماً لڑائی اور جنگ و قتال کے سمجھے جاتے ہیں، مگر مفہوم کی یہ غلطی قطعاً غلط اور خلاف واقع ہے۔ جہاد جہد سے مشتق ہے، جہاد اور مجاہدہ اسی کے مصدر ہیں اور لغت میں اس کے معنی کو شش اور محنت کے ہیں اور اس کے قریب قریب اس کے اصطلاحی معنی ہیں، یعنی حق کی سر بلندی اور اس کی تبلیغ و اشاعت اور حفاظت و نگہداشت کے لئے ہر قسم کی جدوجہد، قربانی اور ایثار و گوارا کرنا اور ان تمام جسمانی و مالی اور دماغی قوتوں کو جو اللہ تبارک تعالیٰ کی طرف سے بندوں کو ملی ہیں اس راہ میں صرف کرنا، یہاں تک کہ اس کے لئے اور اس کے دین کے لئے اپنی اور اپنے عزیز و اقارب کی، اور اہل و عیال اور خاندان و قوم کی جان تک کو قربان کر دینا اور حق کے مخالفوں اور دشمنان دین کی کوششوں کو توڑنا اور بے کار بنادینا اور ان کی تدبیروں کو انکار کرنا، ان کے مصلوں کو روکنا اور اس مقصد کے لئے اگر جنگ کے میدان میں ان سے لڑنا پڑے تو اس کے لئے بھی پوری طرح تیار رہنا یہی جہاد ہے اور یہ اسلام کا ایک عظیم الشان رکن اور بہت بڑی عبادت ہے جب جہاد کے معنی محنت، جدوجہد اور سعی و کوشش کے ہیں تو ہر ایک نیک کام اس کے تحت داخل ہو سکتا ہے، اسی لئے علما نے دل یعنی صوفیائے کرام کی اصطلاح میں جہاد کی سب سے اعلیٰ قسم خود اپنے نفس سے جہاد کرنا ہے، اور اسی کا نام جہاد اکبر ہے، چنانچہ خطیب نے اپنی تاریخ میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے مجاہدین سے فرمایا تم جھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف آرہے ہو چنانچہ جس پر ملت ابراہیم کی بناء ہے اسی کا نام جہاد اکبر ہے یعنی حق کی راہ میں عیش و آرام، اہل و عیال، جان و مال ہر ایک کو قربان کر دینا اسی طرح جہاد کی ایک قسم یا قسم ہے، دنیا کا تمام شر و فساد جہالت ہی پر مبنی ہے، کیونکہ گنہگار کی دلیل سے قلب میں وہ طمانیت پیدا نہیں ہو سکتی جو دلیل و برہان کی قوت سے دل میں پیدا ہو سکتی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۲۰۱۵۔ محمد بن ثنی، ابن ابی عبدی، ابن عون سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے اور اس میں بغیر شک کے جو یہ یہ بنت حارث موجود ہے۔

باب (۲۶۳) امام کو لشکروں پر امیر بنانا، اور انہیں لڑائی کے آداب اور اس کے طریقے بتانا۔

۲۰۱۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، دکنج بن الجراح، سفیان (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، یحییٰ بن آدم، سفیان (تیسری سند) عبد اللہ بن ہاشم، عبد الرحمن، سفیان، علقمہ بن مرہ، سلیمان بن بریدہ، حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کو کسی لشکر یا چھوٹی سی جماعت کا امیر بناتے تو اسے خصوصیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا حکم کرتے اور اس کو ساتھ والے مسلمانوں کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم فرماتے، پھر ارشاد فرماتے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر خدا کی راہ میں جہاد کرنا، جو شخص خدائے قدوس کا منکر ہو اس سے لڑنا، خیانت نہ کرنا، کسی کے ناک کان نہ کاٹنا، اور کسی بچہ کو قتل نہ کرنا اور جب مشرک دشمنوں سے مقابلہ ہو تو انہیں تین امور کی دعوت دینا اور اگر وہ کوئی امر قبول کر لیں تو تم بھی ان سے (صلح) کر لینا، اور لڑنے سے باز رہنا، پھر انہیں اسلام کی دعوت دینا، اگر وہ مان لیں تو تم بھی ان سے (اسلام) قبول کر لینا اور جنگ سے باز رہنا، اس کے بعد انہیں دعوت دینا کہ اپنا مقام چھوڑ کر مہاجرین کے مقام میں آجائیں، اور اس — کہہ دینا کہ اگر تم ایسا کرو گے، تو نفع اور نقصان میں مہاجرین سے برابر کے شریک ہوں گے اگر وہ مکان کے تبدیل کرنے سے انکار کریں تو کہہ دینا ایسی صورت میں تمہارا حکم دیہاتی مسلمانوں کے طریقہ پر ہوگا، جو حکم الہی دیہاتی مسلمانوں پر جاری ہے، وہی تم

۲۰۱۵۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ وَقَالَ جَوْفَرِيَّةُ بِنْتُ الْحَارِثِ وَلَمْ يَشْكُ *

(۲۶۴) بَابُ تَأْيِيدِ الْإِمَامِ الْأَمْرَاءِ عَلَى الْبُعُوثِ وَوَصِيَّتِهِ إِيَّاهُمْ بِآدَابِ الْعَزْوِ وَغَيْرِهَا *

۲۰۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكَيْعُ بْنُ الْحَرَّاجِ عَنْ سُفْيَانَ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى ابْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ أَمَلَاهُ عَلِيًّا بِمِثْلِهِ ح وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ وَالْأَلْفُظُ لَهُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُلُقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَرَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ أَوْ مَرِيَّةٍ أَوْصَاهُ فِي خَاصَّتِهِ بِتَقْوَى اللَّهِ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ اعْزُوا بِاسْمِ اللَّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ اعْزُوا وَلَا تَغْلُوا وَلَا تُغَيِّرُوا وَلَا تَمْشُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلَبِدًا وَإِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْخُلْهُمْ إِلَى ثَلَاثِ عِيَالٍ أَوْ خِلَالِ مَا بَيْنَهُنَّ مَا أَحَاوُكَ فَاقْتُلْ مِنْهُنَّ وَكُفَّ عَنْهُنَّ ثُمَّ ادْخُلْهُنَّ إِلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَحَاوُكَ فَاقْتُلْ مِنْهُنَّ وَكُفَّ عَنْهُنَّ ثُمَّ ادْخُلْهُنَّ إِلَى النُّحُولِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ إِنْ فَعَلُوا ذَلِكَ فَلَهُمْ مَّا لِلْمُهَاجِرِينَ وَعَلَيْهِمْ مَّا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ فَإِنْ أَبَوْا أَنْ يَخْتَلُوا مِنْهَا فَأَخْبِرْهُمْ

پر نافذ ہو گا اور اگر مسلمانوں کے ساتھ جہاد میں شریک نہ ہوں گے تو مال غنیمت اور مال صلہ میں سے تمہیں کچھ حصہ نہ ملے گا، اور اگر وہ اسلام سے بھی انکار کر دیں تو ان سے جزیہ طلب کرنا، اگر وہ مان لیں تو تم بھی قبول کر لینا، اور جہاد سے باز رہنا، اور اگر وہ انکار کریں تو خدا تعالیٰ سے مدد کے طلب گار ہو کر ان سے جہاد کرنا، اور اگر کسی قلعہ کا تم محاصرہ کرو اور قلعہ والے تم سے خدا تعالیٰ، اور خدا تعالیٰ کے رسول (اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کا ذمہ لینا چاہیں تو تم خدا اور خدا کے رسول کا ذمہ نہ دینا، بلکہ اپنا اور اپنے ساتھیوں کا ذمہ دینا، کیونکہ اگر تم اپنے اور اپنے ساتھیوں کے ذمہ سے پھر جاؤ گے تو یہ اتنا سخت نہ ہوگا، جتنا کہ اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول کا عہد توڑنا سخت ہوگا، پھر اگر تم کسی قلعہ کا محاصرہ کرو اور قلعہ والے چاہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق باہر نکل آتے ہیں تو انہیں اللہ تعالیٰ کے حکم پر باہر نہ نکالنا بلکہ اپنے حکم پر نکالنا اس لئے کہ مجھے معلوم نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم تجھ سے پورا ہوتا ہے یا نہیں، عبد الرحمن نے اسی طرح حدیث بیان کی، اور اسحاق نے اپنی حدیث کے آخر میں یحییٰ بن آدم سے یہ زیادتی روایت کی ہے کہ میں نے یہ حدیث متاقل بن حیان سے ذکر کی، یحییٰ بیان کرتے ہیں کہ عاتقہ نے ابن حیان سے تذکرہ کیا، تو انہوں نے کہا کہ مجھ سے مسلم بن عیسیٰ نے بواسطہ نعمان بن مقرن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کیا، اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

۲۰۱۷- حجاج بن شاعر، عبد الصمد بن عبد الوارث، شعبہ، عاتقہ بن مرہ، سلیمان بن بریدہ، حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی امیر یا سریر بھیجتے تو اسے جلاتے اور نصیحت فرماتے، اور بقیہ حدیث سفیان کی روایت کی طرح مروی ہے۔

أَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ يَحْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللَّهِ الَّذِي يَحْرِي عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَكُونُ لَهُمْ فِي الْغَنِيمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَسَلَّهِمُ الْحَرِيَّةَ فَإِنْ هُمْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَاسْتَعِنَ بِاللَّهِ وَقَاتِلْهُمْ وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تَحْجَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهِ فَلَا تَحْجَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّهِ وَلَكِنْ اخْجَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ أَصْحَابِكَ فَإِنَّكُمْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَّتَكُمْ وَذِمَّةَ أَصْحَابِكُمْ أَهْوَى مِنْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تَنْزِلَهُمْ عَلَى حُكْمِ اللَّهِ فَلَا تَنْزِلَهُمْ عَلَى حُكْمِ اللَّهِ وَلَكِنْ أَرْزِلَهُمْ عَلَى حُكْمِكَ فَإِنَّكَ لَا تَذَرِي أَنْصِيبَ حُكْمِ اللَّهِ فِيهِمْ أَمْ لَا قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ هَذَا أَوْ نَحْوَهُ وَرَأَى اسْتِحْقَاقَ فِي آخِرِ حَدِيثِهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَدَمَ قَالَ فَذَكَرْتُ هَذَا الْحَدِيثَ لِمُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ يَحْيَى يَغْيِي أَنْ عُلْقَمَةَ يَقُولُهُ لِابْنِ حَيَّانَ فَقَالَ حَدَّثَنِي مُسْلِمٌ بْنُ هَيْصَمٍ عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ مِقْرَنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ *

۲۰۱۷- وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي عُلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ بَرِيدَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا أَوْ سَرِيَّةً دَعَاهُ فَأَوْصَاهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ سَفْيَانَ *

۲۰۱۸۔ ابراہیم، محمد بن عبد الوہاب فرما، حسین بن ولید، شعبہ سے اسی طرح روایت مروی ہے۔

۲۰۱۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو اسامہ، برید بن عبد اللہ، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے اصحاب میں سے کسی کو کوئی حکم دے کر روانہ کرتے تو ارشاد فرماتے تھے خوش خبری سناؤ، نفرت مت دلاؤ، اور آسانی کرو، اور (لوگوں کو) شوریٰ میں مت ڈالو۔

۲۰۲۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، سعید بن ابی بردہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اور حضرت معاذ کو یمن کی طرف بھیجا، اور فرمایا، آسانی کرنا، و شوریٰ اور سختی میں نہ ڈالنا، اور خوش کرنا، نفرت مت دلاؤ، اتفاق سے کام کرنا، پھوٹ مت ڈالنا۔

۲۰۲۱۔ محمد بن عباد، سفیان، عمرو (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، ابن ابی خلف، زکریا بن عدی، عبید اللہ، زید بن ابی ایسر، سعید بن ابی بردہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں جس طرح کہ شعبہ سے روایت مروی ہے ہاتھی زید بن ابی ایسر کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں کہ اتفاق سے کام کرنا اور پھوٹ مت ڈالنا۔

۲۰۲۲۔ عبید اللہ بن معاذ عمری، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، ابوالتیاح، انس، (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، عبید اللہ بن سعید (تیسری سند) محمد بن الولید، محمد بن جعفر، شعبہ، ابوالتیاح، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آسانی کرو، سختی مت کرو اور آرام دو، نفرت

۲۰۱۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْفَرَّاءُ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا *

۲۰۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ عَنْ ثُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِي بَعْضِ أَمْرِهِ قَالَ بَشِّرُوا وَلَا تَفْرُوا وَاسْرُوا وَلَا تَعْسُرُوا *

۲۰۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ وَمُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ يَسِّرَا وَلَا تَعْسُرَا وَتَسْرَا وَلَا تَفْرَا وَتَطَوَّعَا وَلَا تَحْتَلِفَا *

۲۰۲۱۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي خَلْفٍ عَنْ زَكْرِيَّا بْنِ عَدِيٍّ أَخْبَرَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ كِلَاهُمَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْوٍ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ وَتَطَوَّعَا وَلَا تَحْتَلِفَا *

۲۰۲۲۔ حَدَّثَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعُمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ

مت دلائل۔

مَالِكُو يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا وَاسْكُنُوا وَلَا تَتَفَرَّقُوا *

باب (۲۶۵) عہد شکنی کی حرمت۔

۲۰۲۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، ابو اسامہ، (دوسری سند) زہیر بن حرب، عبید اللہ بن سعید، یحییٰ القطان، عبید اللہ، (تیسری سند) محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبد اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ اولین اور آخرین کو قیامت کے دن جمع فرمائے گا تو ہر ایک دعا گزار، عہد شکن کے لئے جہنمدا بلند کیا جائے گا اور پھر کہا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں کی دعا بازی ہے۔

۲۰۲۴۔ ابو الریح عسکری، حماد، ابوب، (دوسری سند) عبد اللہ بن عبد الرحمن داری، عفان، صححر بن جویہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سبکی روایت بیان فرماتے ہیں۔

۲۰۲۵۔ یحییٰ بن ابوب اور حمزہ اور ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، عبد اللہ بن دینار، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے ہر عہد شکن کا جہنمدا نصب کرے گا پھر کہا جائے گا آگاہ ہو جاؤ یہ فلاں کی عہد شکنی کا جہنمدا ہے۔

۲۰۲۶۔ حرثہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حمزہ بن عبد اللہ، سالم بن عبد اللہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ارشاد فرما رہے تھے کہ ہر

(۲۶۵) بَابُ تَحْرِيمِ الْعَدْرِ *

۲۰۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ يُعْنِي أَمَّا قِدَامَةُ السَّرْحِيِّيِّ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ كُلُّهُمَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَالْفَلْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَمَعَ اللَّهُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرْفَعُ لِكُلِّ عَادِرٍ لُؤَاءٌ قَبِيلٍ هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ بْنِ فُلَانٍ *

۲۰۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَادٌ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا صَحْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ *

۲۰۲۵۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَفَيْصَةُ وَابْنُ حُجْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَادِرَ يَنْصَبُ اللَّهُ لَهُ لُؤَاءً يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقَالُ أَلَا هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ *

۲۰۲۶۔ حَدَّثَنِي حَرِثَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ وَسَالِمِ ابْنَيْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ایک عہد شکن کا قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا۔

۲۰۲۷۔ محمد بن قسطلی اور ابن بشرہ، ابن ابی عدی (دوسری سند) بشر بن خالد، محمد بن جعفر، شعبہ، سلیمان، ابو داؤد، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا ہر ایک عہد شکن کا قیامت کے دن جھنڈا ہوگا کہا جائے گا، کہ یہ فلاں کی عہد شکنی (کا جھنڈا) ہے۔

۲۰۲۸۔ اسحاق بن ابراہیم، نصر بن شعیب، (دوسری سند) عبید اللہ بن سعید، عبدالرحمن، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی یہ عبدالرحمن کی روایت میں نہیں ہے کہ یہ فلاں کی عہد شکنی (کا جھنڈا) ہے۔

۲۰۲۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن آدم، یزید بن عبدالعزیز، اعش، شقیق، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک دعا باز کا قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا جس سے پہچانا جائے گا، کہا جائے گا یہ فلاں کی دعا بازی ہے۔

۲۰۳۰۔ محمد بن قسطلی، عبید اللہ بن سعید، عبدالرحمن بن مہدی، شعبہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر ایک دعا باز کے پاس قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا جس سے پہچانا جائے گا۔

۲۰۳۱۔ محمد بن قسطلی، عبید اللہ بن سعید، عبدالرحمن، شعبہ، خالد، ابو نصرہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا ہر ایک دعا باز کی سرین پر قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا۔

وَسَلَّمَ يَقُولُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ *

۲۰۲۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبْنُ نَشْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عَدِيٍّ ح وَحَدَّثَنِي بَشَرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ يُقَالُ هَلْيُو عَذْرَةٌ فَلَانٌ *

۲۰۲۸۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنِي عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَمِيصًا عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُقَالُ هَلْيُو عَذْرَةٌ فَلَانٌ *

۲۰۲۹۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الْغَرِيرِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهِ يُقَالُ هَلْيُو عَذْرَةٌ فَلَانٌ *

۲۰۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهِ *

۲۰۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَلِيدٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهِ *

۲۰۳۲- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْمُسْتَمِيرُ بْنُ الرِّيَّانِ حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ عَابِدٍ لَوْ أَنَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرْفَعُ لَهُ بِقَدْرِ عَذْرِهِ أَلَا وَلَا عَابِدٍ أَعْظَمَ عَذْرًا مِنْ أَمِيرٍ عَامَّةٍ *

۲۰۳۲- زہیر بن حرب، عبد الصمد بن عبد الوارث، مستمیر بن الریان، ابو نضرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر ایک دعا باز کے سرین پر قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا جو اس کی دعا بازی کے بقدر بلند کیا جائے گا، آگاہ ہو جاؤ کہ کسی دعا باز کی دعا بازی حاکم اعظم سے بڑھ کر نہیں۔

(تاکد) کیونکہ ایسے دعا بازوں سے ایک عالم اور امت المسلمین اور دین کو نقصان پہنچتا ہے، برخلاف عوام الناس کی دعا بازی کے کہ اس سے چند ہی اشخاص کو نقصان پہنچتا ہے اور دعا باز وہی ہے جو وعدہ کرے پھر اس کو پورا نہ کرے، اس حدیث سے دعا بازی کی حرمت ثابت ہوئی، خصوصیت کے ساتھ امیر اور حاکم کی دعا بازی کی، اور دعا بازی عام ہے، خواہ حقوق اللہ میں ہو یا حقوق العباد میں۔

(۲۶۶) بَابُ جَوَازِ الْجِدَاعِ فِي الْحَرْبِ *

۲۰۳۳- وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ الْمُصَنِّفِيُّ وَعَمْرُو بْنُ زُهَيْرٍ بْنُ حَرْبٍ وَالْأَلْفَطُّ لِعَلِيٍّ وَزُهَيْرٌ قَالَ عَلِيُّ أَحْبَبْنَا وَقَالَ الْآخِرَانِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ سَمِعَ عَمْرُو حَابِرًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبُ خِدْعَةٌ *

باب (۲۶۶) لڑائی میں چال اور حیلہ کا جواز۔

۲۰۳۳- علی بن حجر سہدی اور عمرو بن زہیر بن حرب سفیان، عمرو سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، وہ فرما رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، لڑائی حیلہ اور دھوکہ ہے۔

(تاکد) یہ تکرار دعا بازی نہیں کیونکہ وہ جو قول کے خلاف کرنا ہے، اور یہ چال اور تدبیر ہے، لڑائی میں بغیر اس کے چارہ کار نہیں، اس لئے لڑائی میں اس کے جواز میں کوئی شبہ نہیں ہے۔

۲۰۳۴- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْمٍ أَحْبَبْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مَتِيٍّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبُ خِدْعَةٌ *

۲۰۳۴- محمد بن عبد الرحمن بن سہم، عبد اللہ بن مبارک، معمر، ہمام بن منہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لڑائی چال اور تدبیر کا نام ہے۔

(۲۶۷) بَابُ كَرَاهَةِ تَمَنِّي لِقَاءِ الْعَدُوِّ وَالْأَمْرُ بِالصَّبْرِ عِنْدَ اللَّقَاءِ *

۲۰۳۵- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْلٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنْ الْمُغِيرَةِ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِزَامِيِّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ

باب (۲۶۷) دشمن سے مقابلہ کی تمنا کرنے کی ممانعت اور جنگ کے وقت صبر کا حکم۔

۲۰۳۵- حسن بن علی الحلوانی اور عبد بن حمید، ابو عامر عقدی، مغیرہ، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دشمن سے ملاقات کرنے کی خواہش نہ

کرو، اور جب ملاقات ہو جائے تو صبر کرو۔

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَعْتَوُوا لِقَاءَ الْعَدُوِّ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا *

(تاکید) یعنی اشتغال سے لڑو اور میدان سے مت بھاگو۔

۲۰۳۶- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ حُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ كِتَابِ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى فَكَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حِينَ سَارَ إِلَى الْحُرُورِيِّ يُخْبِرُهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي نَعْصِ أَهْلِيهِ النَّبِيِّ لَقِيَ فِيهَا الْعَدُوَّ يَنْتَظِرُ حَتَّى إِذَا مَالَتْ الشَّمْسُ قَامَ فِيهِمْ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَعْتَوُوا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَاسْأَلُوا اللَّهَ الْعَاقِبَةَ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ الْحَنَةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللَّهُمَّ مُزِيلَ الْكِبَابِ وَمُخْرِجِ السَّحَابِ وَهَازِمِ الْأَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ *

(۲۶۸) بَابُ اسْتِحْبَابِ الدُّعَاءِ بِالنَّصْرِ عِنْدَ لِقَاءِ الْعَدُوِّ *

۲۰۳۷- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا حَالِدُ بْنُ عَبِيدِ اللَّهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأَحْزَابِ فَقَالَ اللَّهُمَّ مُزِيلَ الْكِبَابِ سَرِيعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ اللَّهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَكِّرْ لَهُمْ *

۲۰۳۶- محمد بن رافع، عبد الرزاق، ابن جریر، موسیٰ بن عقبہ، ابو اسحق، حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ کی کتاب سے جو قبیلہ اسلم کے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے روایت کرتے ہیں انہوں نے عمرو بن عبید اللہ کو لکھا، جب وہ مقام حروریہ میں غازیوں کے پاس گئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جن پیام میں دشمنوں سے ملاقات ہوئی تو آپؐ نے انتظار کیا، یہاں تک کہ آفتاب ڈھل گیا تو آپؐ ان کے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا، اے لوگو! دشمنوں سے ملاقات کی تمنائمت کرو (۱)، اور اللہ تعالیٰ سے سلامتی مانگو، اور جب تم دشمن سے ملاقات کرو تو صبر کرو، اور جان لو کہ جنت کمواروں کے سایہ کے نیچے ہے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا الٰہی کتاب کے چل کرنے والے، ہاتھ کے چلانے والے، لشکروں کو شکست دینے والے، ان کو شکست دے اور ہمیں ان پر غالب کرو۔

باب (۲۶۸) دشمن سے مقابلہ کے وقت فاتح کی دعا مانگنے کا استحباب۔

۲۰۳۷- سعید بن منصور، خالد بن عبد اللہ، اسماعیل بن ابی خالد، حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احزاب (دواؤں) پر بددعا کی، اور فرمایا اے اللہ کتاب کے نازل کرنے والے جلد حساب لینے والے، ان جماعتوں کو شکست دے، الٰہی ان کو شکست دے اور انہیں ملا دے۔

(۱) اس ممانعت سے مراد یہ ہے کہ دشمن سے ملاقات اور لڑائی کی تمنائمت کرو اس لئے کہ اس میں ایک قسم کی خود پسندی ہے اور دشمن کو کمزور سمجھنا ہے جو خلاف احتیاط ہے۔

۲۰۳۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع بن جراح، اسماعیل بن ابی خالد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابن ابی اوفیٰ سے سنا فرما رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بد دعا فرمائی اور بقیہ حدیث خالد کی روایت کی طرح مروی ہے اور آپ کے فرمان ”الہم مکاتذرہ نہیں ہے۔“

۲۰۳۹۔ اسحاق بن ابراہیم، ابن ابی عمر، ابن عیینہ، اسماعیل سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی ابن ابی عمر نے اپنی روایت میں ”مجرى السحاب“ کی زیادتى بیان کی ہے۔

۲۰۴۰۔ حجاج بن شاعر، عبد الصمد، حماد، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد کے دن فرما رہے تھے الھی اگر تو چاہے تو کوئی زمین میں تری عبادت کرنے والا نہیں رہے گا۔

(فائدہ) ایک روایت میں ہے کہ بدر کے دن آپ نے یہ فرمایا، ممکن ہے کہ دونوں مقامات پر یہ فرمایا ہو۔

باب (۲۶۹) لڑائی میں عورتوں اور بچوں کے قتل کرنے کی ممانعت۔

۲۰۴۱۔ یحییٰ بن یحییٰ اور محمد بن ریح، لیث (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، لیث، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی جہاد میں ایک عورت مقتول پائی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کے قتل کو برا سمجھا۔

۲۰۴۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، ابو اسامہ، عبید اللہ بن عمر، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ کسی جہاد میں ایک عورت مقتول پائی

۲۰۳۸۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ بْنُ الْحَرَّاحِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثِلَ حَابِلِيَّ حَالِبٍ عَمْرٍ أَنَّهُ قَالَ هَارِمَ الْأَحْزَابِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ اللَّهُمَّ *

۲۰۳۹۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبُو أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَرَأَى ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي رِوَايَتِهِ مُجْرَى السَّحَابِ *

۲۰۴۰۔ وَحَدَّثَنِي حُجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ يَوْمَ أُحُدٍ اللَّهُمَّ إِنَّكَ إِن تَشَاءْ لَا تَعْبُدُ فِي الْأَرْضِ *

(۲۶۹) بَابُ تَحْرِيمِ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ فِي الْحَرْبِ *

۲۰۴۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ امْرَأَةً وَجَدَتْ فِي بَعْضِ مَعَاذِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتُولَةً فَانْكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ *

۲۰۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

مکی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کے قتل کی ممانعت فرمادی۔

وَحَدَّثَنَا امْرَأَةٌ مَقْتُولَةٌ فِي بَعْضِ تِلْكَ الْمَغَارِي فَتَنَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ الْمَسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ *

(فائدہ) کلام نووی فرماتے ہیں علماء کا جماع ہے کہ عورتوں اور بچوں کو قتل نہ کرنا چاہئے لیکن شرط یہ ہے کہ وہ لڑتے نہ ہوں۔

باب (۲۷۰) شہنوں میں بغیر ارادہ کے عورتیں اور بچے مارے جائیں تو کوئی مضائقہ نہیں۔

(۲۷۰) بَابُ جَوَازِ قَتْلِ الْمَسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ فِي الْبَيَاتِ مِنْ غَيْرِ تَعَمُّدٍ *

۳۰۴۳۔ یحییٰ بن یحییٰ اور سعید بن منصور، عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ، زہری، عبید اللہ، حضرت ابن عباس، صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی عورتوں اور بچوں کے بارے میں دریافت کیا گیا جو شب خون میں مارے جائیں، آپ نے ارشاد فرمایا وہ ان ہی میں سے ہیں۔

۲۰۴۳- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ حَنَامَةَ قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّرَارِيِّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَبْتَغُونَ فَيَصِيدُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ وَذُرَارِيهِمْ فَقَالَ هُمْ مِنْهُمْ *

۳۰۴۴۔ عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ، حضرت ابن عباس، حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! شب خون کے وقت ہم (ہذا امتیاز) مشرکین کے بچوں کو مار دیتے ہیں، آپ نے فرمایا وہ ان ہی میں سے ہیں۔

۲۰۴۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ حَنَامَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَصِيبُ فِي الْبَيَاتِ مِنْ دَرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ قَالَ هُمْ مِنْهُمْ *

۳۰۴۵۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، ابن جریر، عمرو بن دینار، ابن شہاب، عبید اللہ، حضرت ابن عباس، حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ اگر سو رات کو حملہ کریں (شب خون ماریں) اور مشرکین کے کچھ بچے بھی مارے جائیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ اپنے باپوں ہی میں سے ہیں۔

۲۰۴۵- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ حُرَيْثٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ حَنَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِلَ لَهُ لَوْ أَنَّ حَيْلًا أَغَارَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَأَصَابَتْ مِنْ أُنْبَاءِ الْمُشْرِكِينَ قَالَ هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ *

(فائدہ) یعنی دنیا کے معاملات میں ان کا ٹکڑا کافروں کے ساتھ ہے لہذا اس کو ائمہ حیرے کے وقت عدم امتیاز کی بناء پر ان کو قتل کر دیا جائے تو کوئی گناہ نہیں ہے اور آخرت میں کفار کے بچوں کے متعلق اختلاف ہے، لیکن صحیح مذہب یہ ہے کہ وہ جنتی ہیں اور ایک قول یہ ہے کہ وہ جہنمی ہیں، تیسرے یہ کہ کچھ معلوم نہیں ہے۔

باب (۲۷۱) کافروں کے درخت کاٹنا، اور ان کا جلاوینا درست ہے۔

۲۰۴۶۔ یحییٰ بن یحییٰ اور محمد بن ریح، لیث (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، لیث، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے سمجھور کے درخت جلاوے اور کاٹ دیے جنہیں نخلستان بوریہ کہتے ہیں۔ قتیبہ اور ابن ریح نے اپنی روایت میں یہ زیادتی بیان کی ہے کہ جب اللہ رب العزت نے یہ آیت نازل فرمائی، جن درختوں کو تم نے کاٹا ہے یا انہیں ان کی جڑوں پر کھڑا ہوا چھوڑ دیا، یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے حکم سے تھا، تاکہ فاسقوں کو سوا کرے۔

(فائدہ) اہم نوٹ فرماتے ہیں معلوم ہوا کہ کفار کے درخت کاٹنا یا ان کا جلاوینا، اور اسی طرح ان کے باغات اور کھیتوں کو تلف کرنا صحیح اور درست ہے، یہی قول ہے امام ابی حنیفہ اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۲۰۴۷۔ سعید بن منصور، ہناد بن سری، ابن مبارک، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو نضیر کے سمجھوروں کے درخت کٹاؤا لے اور جلاوے لے اور ان کے متعلق حضرت حسان نے کہا۔

اور بنی لوی کے سرداروں میں مقام بوریہ میں پھیل ہوئی آگ لگا دینا معمولی بات ہے اور اسی واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی کہ جو سمجھور کے درخت تم نے کاٹ ڈالے یا انہیں ان کی جڑوں پر کھڑا بنے دیا، آیت ۲۰۴۸۔ کہل بن عثمان، عقبہ بن خالد سکونی، سعید اللہ، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

باب (۲۷۱) حَوَازٍ قَطَعَ أَشْحَارِ الْكُفَّارِ وَتَحْرِيْقَهَا *

۲۰۴۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُورِيَّةُ زَادَ قُتَيْبَةُ وَأَبْنُ رُمْحٍ فِي حَدِيثِهِمَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لَيْثَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيُخْرِجَ الْغَافِقِينَ) *

۲۰۴۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَهَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَحَرَّقَ وَلَهَا يَقُولُ حَسَّادُ

وَهَانَ عَلَى سَرَافٍ بَنِي لُؤَيٍّ حَرَّقَ بِالْبُورِيَّةِ مُسْتَطَبُ وَفِي ذَلِكَ نَزَلَتْ (مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لَيْثَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا) الْآيَةُ *

۲۰۴۸۔ وَحَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ أَخْبَرَنِي عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ السَّكُونِيُّ عَنْ عُقْبَةَ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَرَّقَ رَسُولُ

بنی نصیر کے کجور کے درخت جلوایئے۔

باب (۲۷۲) خصوصیت کے ساتھ اس امت کے لئے اموال غنیمت کا حلال ہونا۔

۲۰۳۹۔ ابو کریب، محمد بن العلاء، ابن المبارک، معمر، (دوسری سند) محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منہ ان چند روایات سے روایت کرتے ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں، چنانچہ چند حدیثیں ان سے بیان کیں، اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ انبیاء کرام میں سے ایک نبی نے جہاد کیا، اور اپنی قوم سے کہا میرے ساتھ وہ شخص نہ جائے جس نے نیا نکاح کیا ہو اور وہ اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرتا چاہتا ہو، اور بنو نضر اس نے صحبت نہ کی ہو اور نہ وہ شخص کہ جس نے مکان بنایا ہو اور اس کی چھت نہ بلند کی ہو اور نہ وہ شخص کہ جس نے بکریاں اور گاجھن کو نٹیاں مول لے لی ہوں، اور وہ جتنے کا منتظر ہو، چنانچہ اس پیغمبر نے جہاد کیا تو عصر کے وقت یا عصر کے قریب اس گاؤں کے نزدیک پہنچے، پیغمبر علیہ السلام نے سورج سے فرمایا تو بھی مامور ہے اور میں بھی مامور ہوں، اے اللہ! اسے کچھ دیر کے لئے میرے اوپر روک دے، چنانچہ سورج رک گیا تا آنکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں فتح دی، چنانچہ لوگوں نے جو لوگ تھا اسے جمع کیا، پھر آگ اس کے کھانے کے لئے آگئی، پر اس نے نہ کھایا، پیغمبر نے فرمایا، تم میں سے کسی نے خیانت کی ہے تم سے ہر قبیلہ کا ایک ایک آدمی مجھ سے بیعت کر لے، سب نے بیعت کی، ایک آدمی کا ہاتھ نبی کے ہاتھ سے چٹ گیا، انہوں نے کہا تمہارے اندر خیانت ہے، لہذا پورا قبیلہ میری بیعت کرے، بالآخر پورے قبیلہ نے بیعت کی، نبی کا ہاتھ دو یا تین آدمیوں کے ہاتھ سے چٹ گیا، نبی نے فرمایا، تمہارے اندر خیانت ہے اور تمہیں نے خیانت

اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَلَ بَنِي النَّصِيرِ *
(۲۷۲) بَابُ تَحْلِيلِ الْغَنَائِمِ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ خَاصَّةً *

۲۰۴۹۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَالْفُطَيْ لُهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَرَا نَبِيٌّ مِنَ النَّبِيِّاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهِ لَا يَتَّبِعْنِي رَحُلٌ قَدْ مَلَكَ بُضْعُ امْرَأَةٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَتَّبِعَنِي بِهَا وَلَمَّا يَنْ وَلَا آخَرُ قَدْ بَنَى بُيُوتًا وَلَمَّا يَرْفَعُ سُقْفَهَا وَلَا آخَرُ قَدْ اشْتَرَى غَنَمًا أَوْ خِلْفَاتٍ وَهُوَ مُتَطَلِّعٌ وَلَدَاهَا قَالَ فَعَرَا مَا دَنَى لِلْفَرِيَةِ حِينَ صَلَاةِ الْعَصْرِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ أَنْتِ مَأْمُورَةٌ وَأَنَا مَأْمُورٌ اللَّهُمَّ احْسِنُهَا عَلَيَّ شَيْئًا فَحُبِسَتْ عَلَيْهِ حَتَّى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ فَجَمَعُوا مَا غَنِمُوا فَأَقْبَلَتِ النَّارُ لِأَنَّهُ كَلَّمَهُ فَأَنْتِ أَنْ تَطْعَمَهُ فَقَالَ فِيكُمْ عُلُولٌ فَلْيَتَّبِعْنِي مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ رَحُلٌ فَيَأْبَعُوهُ فَلْيَصِفْتُ يَدَ رَحُلٍ يَبْدُو فَقَالَ فِيكُمْ الْعُلُولُ فَلْيَتَّبِعْنِي قَبِيلَتُكَ فَيَأْبَعَهُ قَالَ فَلْيَصِفْتُ يَدَ رَحُلَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ فَقَالَ فِيكُمْ الْعُلُولُ أَنْتُمْ غَلَبْتُمْ قَالَ فَأَخْرَجُوا لَهُ مِثْلَ رَأْسِي بَقَرَةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ فَوَضَعُوهُ فِي الْمَالِ وَهُوَ بِالصَّعِيدِ فَأَقْبَلَتِ النَّارُ فَأَكَلَتْهُ فَلَمْ تَحُلِ الْغَنَائِمُ لَأَحَدٍ مِنْ قَبَلِنَا ذَلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ تَسَارَكَ وَتَعَالَى

رَأَى ضَعْفًا وَعِزًّا فَطَيَّبَهَا لَنَا *

کی، بالآخر انہوں نے گائے کے سر کے برابر سونا نکال دیا، وہ سونا مال میں شامل کر کے بلند جگہ پر رکھ دیا گیا، چنانچہ آگ آئی اور وہ اسے کھا گئی، اور ہم سے پہلے کسی کے لئے مال غنیمت حلال نہیں تھا، لیکن جب اللہ تعالیٰ نے ہماری ضعیفی اور عاجزی دیکھی تو ہمارے لئے غنیمت کو حلال کر دیا۔

(قائد) یہ پیغمبر حضرت یوشع علیہ السلام تھے، جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلیفہ تھے، ملک شام کے ایک شہر میں جدہ کے دن لڑائی ہوئی تھی، خدا تعالیٰ نے ان کی دعا سے آفتاب کو روکے رکھا تا آنکہ فتح ہو گئی، اگلی اساتو میں معمول تھا کہ قربانی اور مال غنیمت کو آگ جلا دیتی تھی اور یہی قبولیت کی نشانی تھی، یہ صرف امت محمدیہ کی خصوصیت ہے کہ مال غنیمت ان کے لئے حلال ہے۔

باب (۲۷۳) غنیمت کا بیان۔

بَابُ الْغَنَائِمِ *

۲۰۵۰۔ حقیہ بن سعید، ابو عوانہ، سماک، مصعب بن سعد اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے خمس میں سے ایک تلوار لی، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، یہ تلوار مجھے دے دیجئے، آپ نے انکار کیا، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا خِصْفًا مِّنَ الْغَنَائِمِ قُلُوبُ الْغَنَائِمِ لِلَّهِ وَالرُّسُولِ**۔

۲۰۵۰۔ وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مِمَّاكَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخَذَ أَبِي مِنَ الْخُمْسِ سَيْفًا فَأَتَى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَذَا لِي يَا فَاتِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْغَنَائِمِ قُلُوبُ الْغَنَائِمِ لِلَّهِ وَالرُّسُولِ) *

۲۰۵۱۔ محمد بن غنی اور ابن ہشام، محمد بن جعفر، شعبہ، سماک بن حرب، مصعب بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ میرے متعلق چار آیات نازل ہوئی ہیں، ایک مرتبہ مجھے لوٹ میں تلوار ملی، وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی گئی، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے مجھے دے دیجئے، آپ نے فرمایا، اسے رکھ دے، پھر میں کھڑا ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جہاں سے لی ہے وہیں رکھ دے، میں بھر کھڑا ہوا، اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے دے دیجئے، آپ نے فرمایا، اسے رکھ دے، میں بھر کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے دے دیجئے، کیا مجھے بھی ان لوگوں کی طرح کیا جا رہا ہے جو کار گزار نہیں ہیں۔

۲۰۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ نَشَارٍ وَاللَّفْظُ لِبْنِ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مِمَّاكَ بْنِ حَرْبٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَزَلَتْ مِنِّي آيَاتُ أَصْبَحْتُ سَيْفًا فَأَتَى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَقْبَلِيهِ فَقَالَ ضَعُوهُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعُوهُ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ تَقْبَلِيهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ضَعُوهُ فَقَامَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَقْبَلِيهِ أَشَعَلَ كَمَنْ لَاغْنَاءَ لَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعُوهُ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُ قَالَ فَتَرَكْتُ هَذِهِ الْآيَةَ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْغَنَائِمِ قُلُوبُ الْغَنَائِمِ لِلَّهِ وَالرُّسُولِ *

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جہاں سے لی ہے وہیں رکھ دے، تب یہ آیت نازل ہوئی کہ (ترجمہ) آپ سے انفال کے متعلق دریافت کرتے ہیں، آپ کہہ دیجئے، انفال اللہ اور رسول کے لئے ہے۔

(فائدہ) یہ حکم احکام نفیست کے نزول سے پہلے تھا اور دوسری روایت میں ہے کہ پھر آپ نے وہ حلوہ سعد کو دے دی، اور فرمایا، اللہ نے مجھے دی اور میں نے تجھے دی۔

۲۰۵۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی جانب ایک سریہ (چھوٹا لشکر) روانہ کیا میں بھی اس میں تھا، وہاں سے بہت سے اونٹ لوٹ میں آئے، تو ہر ایک کے حصہ میں بارہ بارہ یا گیارہ گیارہ آئے اور ایک ایک اونٹ انعام میں ملا۔

(فائدہ) انفال اور انعام کے دینے میں علماء کرام کا اتفاق ہے، اور یہی مسلک ہے شافعی، مالک، ابو حنیفہ کا۔

۲۰۵۳۔ قتیبہ بن سعید، لیث، (دوسری سند) محمد بن ریح لیث، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی طرف ایک سریہ روانہ فرمایا، ان میں حضرت ابن عمر بھی تھے تو ہر ایک کے حصہ میں بارہ بارہ اونٹ آئے اور اس کے علاوہ ایک ایک اونٹ بطور انعام کے دیا گیا، آپ نے اس پر کسی قسم کی تکلیف نہیں فرمائی۔

۲۰۵۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، عبدالرحیم بن سلیمان، عبید اللہ بن عمر، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی طرف ایک سریہ روانہ فرمایا، میں بھی اس میں شریک تھا، وہاں سے ہمیں بہت سے اونٹ اور بکریاں ہاتھ آئیں، ہم سب کے حصہ بارہ، بارہ اونٹ تک پہنچے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک اونٹ ہمیں بطور انعام کے بھی دیا۔

۲۰۵۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً وَالْأَ الْفِيهِمْ قَبْلَ نَحْدٍ فَعَبِمُوا إِلَّا خَبِيرَةً فَكَانَتْ سُهْمَانُهُمْ اثْنِي عَشَرَ بَعِيرًا أَوْ أَحَدَ عَشَرَ بَعِيرًا وَنَقِلُوا بَعِيرًا بَعِيرًا *

۲۰۵۳۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً قَبْلَ نَحْدٍ وَفِيهِمْ ابْنُ عُمَرَ وَأَنَّ سُهْمَانَهُمْ بَلَغَتْ اثْنِي عَشَرَ بَعِيرًا وَنَقِلُوا سِوَى ذَلِكَ بَعِيرًا فَلَمْ يُعِيرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۰۵۴۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَعَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً إِلَى نَحْدٍ فَخَرَّخْتُ فِيهَا فَأَصْبَحْنَا إِلَّا وَغَنَمًا فَلَبَغَتْ سُهْمَانُنَا اثْنِي عَشَرَ بَعِيرًا وَنَقِلْنَا سِوَى ذَلِكَ بَعِيرًا فَلَمْ يُعِيرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيرًا بَعِيرًا *

۲۰۵۵۔ زہیر بن حرب اور محمد بن ثنی، یحییٰ، حضرت عید اللہ سے اسی سند کے ساتھ مروی ہے۔

۲۰۵۶۔ ابوالریح اور ابوالکامل، حماد، ایوب (دوسری سند) ابن ثنی، ابن ابی عدی، ابن عون سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت نافع سے بذریعہ تحریر غنیمت کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے جواب میں لکھا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک سر یہ میں تھے (تیسری سند) ابن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، موسیٰ، (چوتھی سند) ہارون بن سعید ایللی، ابن وہب، اسامہ بن زید، حضرت نافع سے ان ہی سندوں کے ساتھ اسی طرح حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۰۵۷۔ سرج بن یونس اور عمرو ناقد، عبد اللہ بن رجا، یونس، زہری، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ مال غنیمت کے خس میں سے حصہ دینے کے علاوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کچھ مزید مال بھی عنایت فرمایا اور میرے حصہ میں ایک بڑی عمر والا پورا اونٹ آیا۔

۲۰۵۸۔ ہناد بن السری، ابن مبارک، (دوسری سند) حرطہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سر یہ کو مال غنیمت دیا اور بقیہ حدیث ابن رجا کی روایت کی طرح مروی ہے۔

۲۰۵۹۔ عبد الملک بن شیب، بن لیث، شعیب، لیث، عقیل بن خالد، ابن شہاب، سالم حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خصوصیت کے ساتھ بعض فوجی دستوں کو عام لشکر کے علاوہ کچھ مزید مال بھی عنایت فرمایا کرتے تھے،

۲۰۵۵۔ وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُمَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۲۰۵۶۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى نَافِعٍ أَسْأَلُهُ عَنِ النَّغْلِ فَكَتَبَ إِلَيَّ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ فِي سَرِيَّةٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَحْمَدُ ابْنُ حُرَيْثٍ أَحْمَرِي مُوسَى ح وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَحْمَرِي أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ *

۲۰۵۷۔ وَحَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَعَمْرُو السَّافِدِ وَاللَّفْظُ لِسُرَيْجٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَحَاءَ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَقَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَقْلًا مِثْلَ مِثْوَى نَصَبِينَا مِنَ الْخُمْسِ فَأَصَابَنِي شَارِفٌ وَالشَّارِفُ الْمُعْمِنُ الْكَبِيرُ *

۲۰۵۸۔ وَحَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ح وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ كِلَاهُمَا عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ تَلَعَبِي عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَقَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ رَحَاءَ *

۲۰۵۹۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ ابْنُ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ حَدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يُنْقَلُ نَعَضٌ مِّنْ يَبْعَثُ مِنَ الْمَرَاكِبِ

لِأَنفُسِهِمْ خَاصَّةً سِوَى قَسَمِ عَامَّةِ الْحَيَّةِ
وَالْحُمْسُ فِي ذَلِكَ رَاحِبٌ كُلُّهُ *

(۲۷۴) بَابُ اسْتِخْفَاقِ الْقَاتِلِ سَلْبِ
الْقَتِيلِ *

۲۰۶۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ
أَخْبَرَنَا هُشَيْبٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ
بْنِ كَثِيرٍ بَيْنَ أَفْلَحَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيِّ
وَكَانَ جَلِيسًا لِأَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ
وَأَقْنَصَ الْحَدِيثَ *

۲۰۶۱- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ
عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ
أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ
وَسَاقَ الْحَدِيثَ *

۲۰۶۲- وَحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ وَاللُّفْطُ
لَهُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ
مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرٍ بَيْنَ أَفْلَحَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ
مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ أَخْرَجْنَا مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ
فَلَمَّا اتَّفَقْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ حَوْلَةٌ قَالَ
فَرَأَيْتُ رَحُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ عَمَّا رَحُلًا مِنَ
الْمُسْلِمِينَ فَاسْتَدْرْتُ إِلَيْهِ حَتَّى أَتَيْتُهُ مِنْ وَرَائِهِ
فَقَضَرْتُهُ عَلَى حَبْلِ عَاتِقِهِ وَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَمَنِي
ضَمًّا وَحَدَّثَ بَيْنَهَا رِيحَ الْمَوْتِ ثُمَّ أَدْرَسَتْهُ
الْمَوْتُ فَأَرْسَلَنِي فَلَجِئْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
فَقَالَ مَا لِلنَّاسِ فَقُلْتُ أَمَرَ اللَّهُ ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ
رَجَعُوا وَحَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

باقی تمام لشکر کو مالِ غنیمت میں سے پانچواں حصہ تقسیم ہوتا
واجب تھا۔

باب (۲۷۴) قاتل کو مقتول کا سامان دلانا۔

۲۰۶۰- یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، ہشیم، یحییٰ بن سعید، عمر بن کثیر بن
الفرج، ابو محمد انصاری مصاحب ابو قتادہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ابو قتادہ
حدیث (آئندہ آتی ہے)

۲۰۶۱- قتیبہ بن سعید، لیث، یحییٰ بن سعید، عمر بن کثیر، ابو محمد
موسیٰ، ابو قتادہ، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
نقل کرتے ہیں اور حدیث بیان کی۔

۲۰۶۲- ابو طاہر اور حرملہ، مالک ابن انس،
یحییٰ بن سعید، عمر بن کثیر بن الفرج، ابو محمد موسیٰ ابو قتادہ، حضرت
ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم غزوہ حنین میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کے لئے نکلے جب
ہمارا مقابلہ کفار سے ہوا تو مسلمانوں کو کچھ شکست ہوئی، میں
نے دیکھا کہ ایک کافر ایک مسلمان پر چڑھا ہوا ہے میں نے گھوم
کر اس کے پیچھے سے جا کر اس کی شہ رگ پر ایک تلوار رسید کی،
وہ میری جانب متوجہ ہوا اور مجھے پکڑ لیا اور ایسا دہایا کہ مجھے
موت کا مزہ آگیا، لیکن فوراً ہی اس نے مجھے چھوڑ دیا اور وہ مر
گیا۔ میں چھوٹ کر حضرت عمرؓ سے آکر مل گیا، حضرت عمرؓ نے
فرمایا لوگوں کو کیا ہو گیا ہے میں نے کہا حکم الہی، تھوڑی دیر کے
بعد لوگ لوٹ آئے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیٹھ گئے،
آپؐ نے ارشاد فرمایا جو کسی کافر کو قتل کر ڈالے اور اس قتل پر
اس کے پاس پیٹھ بھی موجود ہو تو وہ مقتول کا چھینا ہوا مال لے

سکتا ہے، میں کھڑا ہوا اور بولا کیا کوئی میری شہادت دے سکتا ہے؟ یہ کہہ کر میں بیٹھ گیا، آپؐ نے دوبارہ یہی فرمایا، پھر میں کھڑا ہو گیا، اور بولا کیا کوئی میری شہادت دے سکتا ہے؟ اور پھر میں بیٹھ گیا، آپؐ نے پھر تیسری مرتبہ یہی فرمایا، میں پھر کھڑا ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ابو قتادہ کیا ہے، میں نے خدمت اقدس میں پورا واقعہ بیان کیا، قوم میں سے ایک شخص بولا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہوں نے سچ کہا، اور وہ سامان میرے پاس ہے، اب حضورؐ اس کو راضی کر دیں کہ یہ اپنے حق سے دست بردار ہو جائے، حضرت صدیق اکبرؓ نے فرمایا، نہیں ہرگز نہیں، خدا کی قسم ایک شیر خدا، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے لڑے اور وہ اپنا چمپنا ہوا مال تحفے دے دے، ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابو بکرؓ فرما رہے ہیں، تو وہ مال ان کو دے دے، حسب الارشاد اس نے وہ مال مجھے دیدیا، میں نے زرہ کو فروخت کر کے اس کی قیمت سے بنی سلمہ کے محلہ میں ایک ہارغ خریدی، اور یہ سب سے پہلا مال تھا جو اسلام میں مجھے ملا اور لیث کی روایت میں ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا، ہرگز نہیں، حضورؐ یہ اسباب قریش کی ایک لومڑی کو نہیں دیں گے اور اللہ تعالیٰ کے شیروں میں سے ایک شیر کو نہیں چھوڑیں گے۔

۲۰۶۳۔ یحییٰ بن یحییٰ حمصی، یوسف بن ماشون، صابر بن ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف بواسطہ اپنے والد حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں غزوہ بدر میں صف میں کھڑا تھا، دائیں بائیں کیا دیکھتا ہوں کہ دو انصاری نوخیز لڑکے کھڑے ہیں، مجھے خیال ہوا کہ کاش میں طاقتور آدمیوں کے درمیان ہوتا تو زیادہ اچھا تھا، اتنے میں ایک لڑکے نے میری طرف اشارہ کر کے کہا، بچہ، آپؐ ابو جہل کو پہچانتے ہیں؟ میں نے کہا، ہاں اے بھتیجے تمہاری کیا غرض ہے؟ وہ بولا مجھے اطلاع ملی ہے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں

وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ قَبِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيْتَةٌ فَلَهُ سَلْبَةٌ قَالَ فَفَعُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ حَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ بَيْنَ ذَلِكَ فَقَالَ فَفَعُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ حَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ الثَّالِثَةَ فَقُمْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ يَا أَبَا قَتَادَةَ فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ الْفِصَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ صَدَقَ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَلْبُ ذَلِكَ الْقَبِيلِ عَلَيَّ فَأَرَضِيهِ مِنْ حَقِّهِ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ لَا هَذَا اللَّهُ إِذَا لَا يَعْبُدُ إِلَّا أَسَدٌ مِنْ أَسَدِ اللَّهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللَّهِ وَعَنْ رَسُولِهِ فَيُعْطِيكَ سَلْبَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَأَعْطِيهِ إِيَّاهُ فَأَعْطَانِي قَالَ فَمَعْتُ الدَّرْعَ فَأَتَيْتُهُ بِهِ مَخْرُوفًا فِي بَنِي سَلَمَةَ فَإِنَّهُ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأْتَلَتْهُ فِي الْإِسْلَامِ وَفِي حَدِيثٍ الْبَيْتِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ كَلَّا لَا يُعْطِيهِ أَضْيَعٌ مِنْ قُرَيْشٍ وَيَدْعُ أَسَدًا مِنْ أَسَدِ اللَّهِ وَفِي حَدِيثٍ الْبَيْتِ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأْتَلَتْهُ *

۲۰۶۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى الْقُشَيْرِيُّ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الْمَاحِشُونَ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ قَالَ بَيْنَا أَنَا وَكَافُّ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ نَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَشِمَالِي فَإِذَا أَنَا بَيْنَ غُلَامَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ حَدِيثُهُ أَسَانُهُمَا تَمَنَّتْ لَوْ كُنْتُ بَيْنَهُمَا أَضْلَعُ مِنْهُمَا فَعَمَزَنِي أَحَدُهُمَا فَقَالَ يَا عَمَّ هَلْ تَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ وَمَا حَاجَتَكَ

دیتا ہے، قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اگر میں اسے دیکھ لوں تو میرا جسم اس کے جسم سے ٹکھڑ نہیں ہو سکتا، یہاں تک کہ جس کی قضا جلدی آ جائے اور دوسرہ نہ جائے، مجھے اس کے قول سے تعجب ہوا اتنے میں دوسرے نے مجھے اشارہ کیا اور یہی سوال کیا کچھ دیر گزرنے نہیں پائی تھی کہ ابو جہل پر میری نظر پڑی وہ لوگوں میں گشت لگا رہا تھا میں نے ان لڑکوں سے کہا کہ دیکھو یہ وہی شخص ہے جس کے متعلق تم مجھ سے دریافت کر رہے تھے، یہ بات سنتے ہی دونوں اس کی طرف جھپٹے اور تلواریں مار مار کر اسے قتل کر دیا اور لوٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واقعہ بیان کیا، آپ نے ارشاد فرمایا تم دونوں میں سے کس نے اسے قتل کیا ہے؟ ہر ایک نے جواب دیا، میں نے قتل کیا ہے، آپ نے فرمایا، کیا تم دونوں نے اپنی اپنی تلواروں سے خون پونچ دیا ہے، لڑکوں نے عرض کیا نہیں، آپ نے دونوں تلواروں کو دیکھا اور فرمایا، تم دونوں نے قتل کیا ہے، پھر معاذ بن عمرو بن جوح کو ابو جہل سے چھینا ہوا مال دینے کا حکم فرمادیا، اور یہ دونوں لڑکے معاذ بن عمرو بن جوح اور معاذ بن عفراتے۔

(فائدہ) کیونکہ معاذ بن عمرو بن جوح نے پہلے زخم کاری لگایا ہوگا، اور پھر معاذ بن عفراتہ اگر شریک ہو گئے اس کے بعد حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی گردن کاٹ لی اور یہ سامان مال غنیمت ہی شمار کیا جائے گا، مگر امام کسی کو خود دے تو پھر وہ اسی کا ہوگا، یہی امام مالک اور امام ابو حنیفہ کا مسلک ہے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

۲۰۶۳۔ ابو الطاہر احمد بن عمرو بن سرح، عبد اللہ بن وہب، معاویہ بن صالح، عبد الرحمن بن جبیر، بواسطہ اپنے والد، حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں قبیلہ حمیر کے ایک شخص نے دشمنوں میں سے ایک شخص کو مار ڈالا، اور اس کا سامان لینا چاہا، مگر خالد بن ولیدؓ نے نہ دیا، اور وہ ان پر سردار تھے، چنانچہ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس چیز کی اطلاع دی، آپ نے حضرت خالد بن ولیدؓ

إِلَيْهِ يَا ابْنَ أَبِي قَالٍ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ نَسَبَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي تَقْعِي يَدِي لَيْنُ رَأْيُهُ لَا يَفَارِقُ سَوَادِي سَوَادَهُ حَتَّى مَوْتَ الْأَعْمَلُ بِنَا قَالَ فَتَعَجَّبْتُ لِذَلِكَ فَعَمَرَنِي الْأَعْمَرُ فَقَالَ مِثْلَهَا قَالَ فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ تَطْرُقَ إِلَيَّ أَبِي جَهْلُ يَزُورُ فِي النَّاسِ فَقُلْتُ أَلَا تَرَى أَنَّ هَذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِي تَسْأَلَانِ عَنْهُ قَالَ فَابْتَدَرَاهُ فَصَرَّاهُ بِسَيْفَيْهِمَا حَتَّى قَتَلَاهُ ثُمَّ انْصَرَفَا إِلَيَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَاهُ فَقَالَ أَتَيْكُمَا قَتَلَهُ فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنَا قَتَلْتُ فَقَالَ هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا قَالَ لَا فَطَطَّرَ فِي السَّيْفَيْنِ فَقَالَ كِلَاكُمَا قَتَلَهُ وَقَضَى بِسَلْبِهِ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْحَمُوحِ وَالرُّحْلَانِ مُعَاذُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْحَمُوحِ وَمُعَاذُ بْنُ عَمْرٍو *

۲۰۶۴۔ وَخَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ سَرَحٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَتَلَ رَجُلٌ مِنْ جَمِيرٍ رَجُلًا مِنْ الْعَدُوِّ فَأَرَادَ سَلْبُهُ مَمْنَعَهُ حَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَكَانَ وَالِيًا عَلَيْهِمْ فَأَتَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ لِحَالِدٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ

تُعْطِيَهُ سَلْبَهُ قَالَ اسْتَكْبَرْتُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
ذَنَابُهُ إِلَيْهِ فَمَرَّ خَالِدٌ بِعُوفٍ فَحَرَّ بِرِذَالِهِ ثُمَّ
قَالَ هَلْ أَنْحَزْتُ لَكَ مَا ذَكَرْتَ لَكَ مِنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَعْصِبَ
فَقَالَ لَا تُعْطِيَهُ يَا خَالِدُ لَا تُعْطِيَهُ يَا خَالِدُ هَلْ
أَنْتُمْ تَارِكُونَ لِي أَمْرًا لِي إِنَّمَا مِثْلُكُمْ وَمِثْلُهُمْ
كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَرْعَى إِبِلًا أَوْ غَنَمًا فَرَعَاهَا ثُمَّ
نَحِشَ سَفِيهَا فَأَوْرَدَهَا حَوْضًا فَشَرَعَتْ فِيهِ
فَشَرَبَتْ صَفْوَهُ وَتَرَكَتْ كَذْرَهُ فَصَفْوَهُ لَكُمْ
وَكَذْرَهُ عَلَيْهِمْ *

سے فرمایا کہ تم نے وہ سامان اسے کیوں نہیں دیا؟ حضرت خالدؓ
بولے، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اسے بہت زیادہ
سمجھا، آپؐ نے فرمایا، دے دے، پھر حضرت خالدؓ، حضرت
عوفؓ کے سامنے سے گزرے حضرت عوفؓ نے ان کی چادر
کھینچی اور بولے جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
بیان کیا تھا، وہی ہوا، یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
من لی، آپؐ ناراض ہوئے، اور فرمایا، اسے خالدؓ مت دے اسے،
اسے خالدؓ اس کو مت دے، کیا تم میرے سرداروں کو چھوڑنے
والے ہو، تمہاری ان کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے
اونٹ اور بکریاں چرانے کے لئے لیں اور ان کی پیاس کا وقت
دیکھ کر حوض پر آیا، اور انہوں نے پینا شروع کیا تو صاف صاف
پانی لگیں اور چھٹ چھوڑ دیا تو صاف یعنی اچھی چیزیں تمہارے
لئے ہیں اور بری سرداروں کے لئے ہیں۔

(فائدہ) یہ واقعہ غزوہ موتہ ۸ھ کا ہے، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہؓ کی سرداری میں تین ہزار مجاہدین کو ایک
لاکھ عیسائیوں کے مقابلہ پر روانہ فرمایا تھا، تمام سردار مسلمانوں کے یکے بعد دیگرے شہید ہو گئے، بالآخر مسلمانوں کی صلاح سے خالد بن
ولیدؓ سردار ہوئے اور آٹھ تلواریں ان کی ٹوٹیں اور فتح کا جھنڈا ان کے ہاتھ میں رہا۔ واللہ اعلم۔

۲۰۶۵- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عُوفٍ أَنَّ مَالِكَ الشَّامِيِّ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ مَنْ
خَرَجَ مَعَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ فِي غَزْوَةِ مُؤْتَةَ وَرَأَيْتُنِي
مَدَدِي مِنَ الْيَمَنِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْحُوهُ غَيْرُ أَنَّهُ قَالَ فِي
الْحَدِيثِ قَالَ عُوفٌ فَقُلْتُ يَا خَالِدُ أَمَا عَلِمْتَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى
بِالسَّلْبِ لِلْفَقَائِلِ قَالَ بَلَى وَلَكِنِّي اسْتَكْبَرْتُهُ *

۲۰۶۵۔ زہیر بن حربؓ، ولید بن مسلمؓ، صفوان بن عمروؓ،
عبدالرحمن بن جبیر بن نفیرؓ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عوفؓ
بن مالک الشَّامِیؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ موتہ
میں جو لوگ حضرت زید بن حارثہؓ کے ساتھ گئے، میں بھی ان
کے ساتھ گیا، اور میری مدد یمن سے بھی آچکی، چنانچہ بقیہ
حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی، جیسے کہ پہلے
بیان ہوئی، باقی اس میں یہ ہے کہ حضرت عوفؓ بن مالک رضی
اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے قافل کو سلمان دلویا ہے (۱)، حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے کہا ہے شک، مگر مجھے یہ سامان بہت معلوم ہوتا ہے۔

(۱) جب مجاہدین کو ابھارنے کے لئے امام یاسد سالار یہ اعلان کر دے کہ جس نے کسی کو قتل کیا تو مقتول کا لباس، ہتھیار، سواری وغیرہ اسی کو
ملے گا تو ایسا کرنا جائز ہے پھر وہی مقتول کے سلب کا اقتدار ہو گا۔

۲۰۶۶۔ زہیر بن حرب، عمر بن یونس، کرمہ بن عمار، ایاس بن سلمہ، حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ قبیلہ ہوازن سے جہاد کیا، ہم صبح کا ناشتہ کر رہے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہمارے ساتھ تھے کہ اسٹے میں ایک شخص لال اونٹ پر سوار ہو کر آیا پھر اس کو بٹھایا اور ایک قسمہ اس کی کمر سے نکالا، اور اسے ہاتھ دیا، اس کے بعد آگے آیا اور لوگوں کے ساتھ کھانا کھانے لگا، اور بوھر اوھر دیکھنا شروع کیا اور ان دونوں ہم تاواں اور سوار یوں سے خالی تھے، اور بعض ہم میں پیادہ بھی تھے، اسٹے میں وہ تیزی کے ساتھ دوڑا، اور اپنے اونٹ کے پاس آیا اس کا قسمہ کھولا، پھر اسے بٹھایا پھر اس پر سوار ہوا اور اونٹ کو کھڑا کیا، اونٹ اسے لے کر بھاگا، چنانچہ ایک شخص نے خاکی رنگ کی اونٹنی پر اس کا تعاقب کیا، سلمہ کہتے ہیں کہ میں پییدل بھاگا، پہلے میں اونٹنی کی سرین کے پاس تھا، میں اور آگے بڑھا، تا آنکہ اونٹ کے سرین کے پاس پہنچ گیا، اور آگے بڑھا، یہاں تک کہ میں نے اونٹ کی تکمیل پکڑ لی اور اس کو بٹھلایا، جو نبی اونٹ نے اپنا گھنٹا زمین پر لٹکائیں نے اپنی تلوار کھینچی اور اس مرد کے سر پر ایک وار کیا، وہ گر پڑا، پھر میں اونٹ کو اس کے کپالے اور ہتھیار سمیت لے آیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھ صحابہ کرام نے میرا استقبال کیا، اور دریافت کیا، اس مرد کو کس نے مارا؟ آپ نے کہا سلمہ بن اکوع نے، آپ نے فرمایا، اس کا سارا سامان ابن اکوع کا ہے۔

۲۰۶۷۔ زہیر بن حرب، عمر بن یونس، کرمہ بن عمار، ایاس بن سلمہ، حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے قبیلہ قزارہ سے جہاد کیا اور ہمارے سردار حضرت ابو بکرؓ تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہم پر امیر بنایا تھا، جب ہمارے اور پانی کے درمیان ایک گھڑی کا فاصلہ رہا

۲۰۶۶۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْحَنْصَلِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَارٍ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنِي أَبِي سَلَمَةُ بْنُ لُكُوعٍ قَالَ عَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَوَازَانَ قَبِيلًا نَحْنُ تَضَحُّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ حَاءَ رَجُلٌ عَلَى حِمْلٍ أَحْمَرَ فَأَنَاحَهُ ثُمَّ انْتَرَعَ طَلْقًا مِنْ حَقِيهِ فَقَبِضَ بِهِ الْحِمْلَ ثُمَّ تَقَدَّمَ يَتَغَدَّى مَعَ الْقَوْمِ وَحَمَلٌ يَنْطُرُ وَيَسَا ضَعْفَةً وَرَقَةً فِي الطَّهْرِ وَتَغَصَّنَا مُشَاهَةً إِذْ خَرَجَ يَنْشُدُ فَأَنَى حِمْلَهُ فَأَطْلَقَ قَبْلَهُ ثُمَّ أَنَاحَهُ وَقَعَدَ عَلَيْهِ فَأَنَارَهُ فَأَشْفَقْتُ بِهِ الْحِمْلَ فَأَتَيْتُهُ رَجُلٌ عَلَى نَاقَةٍ وَرَفَاءَ قَالَ سَلَمَةُ وَخَرَجْتُ أَشْتَدُّ فَكُنْتُ عِنْدَ وَرَكِّ النَّاقَةِ ثُمَّ تَقَدَّمْتُ حَتَّى كُنْتُ عِنْدَ وَرَكِّ الْحِمْلِ ثُمَّ تَقَدَّمْتُ حَتَّى أَحْدَثْتُ بِحِطَامِ الْحِمْلِ فَأَنَاحَهُ فَلَمَّا وَضَعَ رُكْبَتَهُ فِي الْأَرْضِ اخْتَرَطْتُ سِنِيَّ فَمَضَيْتُ رَأْسَ الرَّجُلِ فَلَدَرْتُ ثُمَّ حَفْتُ بِالْحِمْلِ أَقْوَدُهُ عَلَيْهِ رَحْلُهُ وَسِلَاحُهُ فَاسْتَفْلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهُ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ قَالُوا ابْنُ الْأَكُوعِ قَالَ لَهُ سَلْبُهُ أَجْمَعُ *

۲۰۶۷۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَارٍ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنِي أَبِي سَلَمَةُ بْنُ لُكُوعٍ قَالَ عَزَوْنَا قَزَارَةَ وَغَلَيْنَا أَبُو بَكْرٍ أَمْرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَلَمَّا كَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْغَاءِ

گیا تو حضرت ابو بکرؓ نے ہمیں حکم دیا، ہم اخیر شب میں اتر پڑے، اور پھر ہر طرف سے حملہ کا حکم کیا اور (ان کے) پانی پر پینچے، وہاں جو مارا گیا سو مارا گیا، اور کچھ قید ہوئے، اور میں ایک حصہ کو تاک رہا تھا جس میں (کفار کے) بیچے اور عورتیں تھیں، میں ڈرا کہ کہیں وہ مجھ سے پہلے پہاڑ تک نہ پہنچ چکیں، میں نے ان کے اور پہاڑ کے درمیان ایک تیر مارا، تیر کو دیکھ کر وہ سب غمگین ہو گئیں، میں ان سب کو گھیر لایا، ان میں بنی فزارہ کی ایک عورت جو چمڑے کے کپڑے پہنتی تھی اور اس کے ساتھ ایک نہایت خوبصورت لڑکی تھی میں ان سب کو حضرت ابو بکر صدیقؓ کے پاس لے کر آیا، انہوں نے وہ لڑکی انعام کے طور پر مجھے دے دی جب ہم مدینہ پہنچے، اور ابھی میں نے اس لڑکی کا کپڑا تک نہیں کھولا تھا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں ملے اور فرمایا سلمہ وہ لڑکی مجھے دے دے، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ مجھے اچھی لگی ہے اور میں نے اس کا کپڑا تک نہیں کھولا ہے، پھر دوسرے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بازار میں ملے اور ارشاد فرمایا، اے سلمہ وہ لڑکی مجھے دے دے، تیرا ہاپ بہت اچھا تھا، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ آپ کی ہے، خدا کی قسم میں نے تو اس کا کپڑا تک نہیں کھولا ہے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ لڑکی مکہ والوں کو بھیج دی اور اس کے بدلے میں کئی مسلمانوں چمڑا لیا۔

باب (۲۷۵) فَنِي لَعْنِي جَوَالِ كَفَارِ كَابِغِيرِ لَزَائِي كَے ہاتھ آئے۔

۲۰۶۸۔ احمد بن حنبل اور محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منہ ان چند مرویات میں سے نقل کرتے ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں، چنانچہ احادیث کے ذکر کرنے کے بعد

سَاعَةً أَمَرْنَا أَبُو بَكْرٍ فَعَرَسْنَا ثُمَّ شَنَّ الْغَارَةَ فَوَرَدَ الْمَاءَ فَقَتَلَ مِنْ قَتَلَ عَلَيْهِ وَسَيِّ وَأَلْفُ إِلَى غَنِي مِنَ النَّاسِ فِيهِمُ الذَّرَارِيُّ فَحَشِيبَتْ أَنْ سَبْقُوِي إِلَى الْحَبْلِ فَرَمَيْتُ بِسَهْمٍ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْحَبْلِ فَلَمَّا رَأَوْا السَّهْمَ وَقَعُوا مَحْنَتُ بِهِمْ أَسْوَقَهُمْ وَفِيهِمْ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي فِزَارَةَ عَلَيْهَا قَشْعٌ مِنْ أَدَمَ قَالَ الْقَشْعُ النَّطْعُ مَعَهَا ابْنَةٌ لَهَا مِنْ أَحْسَنِ الْعَرَبِ فَسُقْتُهُمْ حَتَّى أَتَيْتُ بِهِمْ أَنَا بِكَرٍ فَقَلْبِي أَبُو بَكْرٍ ابْتَنَاهَا فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَمَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا فَلَقِيَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوقِ فَقَالَ يَا سَلْمَةُ هَبْ لِي الْمَرْأَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ لَقَدْ أَغْجَبَنِي وَمَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا ثُمَّ لَقِيَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَدَبِ فِي السُّوقِ فَقَالَ لِي يَا سَلْمَةُ هَبْ لِي الْمَرْأَةَ لِلَّهِ أَبُوكَ فَقُلْتُ هِيَ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَوَاللَّهِ مَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا فَعَثَ بَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ فَعَدَى بِهَا نَاسًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا أَسِيرُوا بِمَكَّةَ *

(۲۷۵) بَابُ حُكْمِ الْفِيءِ *

۲۰۶۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ

فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس بستی میں تم آئے اور وہاں غمیرے تو تمہارا حصہ اس بستی میں ہے، اور جس بستی والوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی (یعنی لڑائی کی) تو اس کا پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا ہے باقی تمہارا۔

(فائدہ) جو مال کفار کا بغیر لڑائی کے ہاتھ لگے اس کو فنی بولتے ہیں اس کا حق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تھا جسے چاہیں دیں اور جسے چاہیں نہ دیں اور اس میں غمیرہ وغیرہ کچھ جاری نہ ہو گا اور حدیث میں ہے بے شک پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ کا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور حدیث بھی اسی چیز پر دل ہے کہ لئے میں غمیرہ نہیں ہے، اللہ اعلم۔

۲۰۶۹۔ قتیبہ بن سعید اور محمد بن عبادہ اور ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، سفیان، عمرہ، زہری، مالک بن انس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ بنی نصیر کے اموال ان مالوں میں سے تھے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیئے اور مسلمانوں نے ان پر چڑھائی نہیں کی، گھوڑوں اور اونٹنوں سے ایسے مال خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے، آپ اس میں سے اپنے گھر کا ایک سال کا خرچ نکال لیتے تھے اور جو بچ رہتا وہ سوار یوں اور ہتھیاروں میں اور چھوٹی سبیل اللہ کی تیاری میں صرف اور خرچ ہوتا تھا۔

۲۰۷۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، سفیان بن عیینہ، عمرہ زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔ *

۲۰۷۱۔ عبد اللہ بن محمد بن اسماء الضعیفی، جویریہ، مالک، زہری، حضرت مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت عمرؓ نے بلا بھیجا، میں دن چڑھے حاضر خدمت ہوا دیکھا گھر میں خالی تخت پر چڑے کا تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے ہیں، فرمانے لگے، مالک تمہاری قوم کے کچھ لوگ جلدی جلدی آئے تھے میں نے انہیں کچھ سلمان دینے کا حکم کر دیا ہے۔ اب تم خود لے کر ان میں تقسیم کر دو، میں نے عرض کیا کہ، امیر

أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا قَرْيَةٍ أَتَيْتُمُوهَا وَأَفْسَحْتُمْ فِيهَا فَسَهْمُكُمْ فِيهَا وَأَيُّمَا قَرْيَةٍ عَصَيْتُمُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِنَّا عُمَّسُهَا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ *

۲۰۶۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَدَاوٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَالْأَلْفَطُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْأَخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّصِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِمَّا لَمْ يُوحَفْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ بِحَبْلٍ وَلَمْ يَكُنْ رِجَالٌ فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً مَكَانَ يُعْقَرُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةً سَنَةً وَمَا بَقِيَ يَجْعَلُهُ فِي الْكُرَاعِ وَالسَّلَاحِ عُذَّةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ *

۲۰۷۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۲۰۷۱۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَسْمَاءَ الطَّبِيعِيُّ حَدَّثَنَا جَوْنَرَةُ عَنْ مَالِكِ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ مَالِكِ بْنَ أَوْسٍ حَدَّثَهُ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَحِثُّهُ جِئْتُ تَعَالَى النَّهَارُ قَالَ فَوَجَدْتُهُ فِي بَيْتِهِ خَالِسًا عَلَى سَرِيذٍ مُغْضًيًا إِلَيَّ وَمَالِهِ مُتَكِيًا إِلَيَّ وَسَادَةً مِنْ أَدَمَ فَقَالَ لِي يَا مَالُ إِنَّهُ قَدْ ذَفَّ أَهْلُ الْبَنَاتِ

المومنین آپ میرے علاوہ کسی اور کو اس خدمت پر مقرر کر دیں فرمایا، مالک تم ہی کو، اتنے میں یہ نا (ان کا خدام) اندر آیا، اور عرض کرنے لگا، امیر المومنین، حضرت عثمان بن عفان، حضرت عبدالرحمن بن عوف، حضرت زبیر اور حضرت سعد حاضر ہیں، حضرت عمرؓ نے فرمایا اچھا نہیں آنے دو، وہ آئے، پھر یہ فا آیا اور کہنے لگا، کہ حضرت عباس اور حضرت علی آنا چاہتے ہیں، حضرت عمرؓ نے فرمایا، اچھا انہیں بھی اجازت دو، حضرت عباس بولے، امیر المومنین! میرا اور اس جھوٹے گناہگار، دو غاپال کا فیصلہ کر دیجئے، اور انہیں اس نرذ سے راحت دلائیے، مالک بن اوس بولے، ہاں امیر المومنین ان کا فیصلہ کر دیجئے اور انہیں اس نرذ سے راحت دلائیے، مالک بن اوس بولے، میں جانتا ہوں کہ ان دونوں نے (یعنی عباس و علیؓ) نے ان حضرات کو اسی لئے آگے بھیجا تھا، حضرت عمرؓ نے فرمایا، ٹھہرو، میں تمہیں قسم دیتا ہوں اس ذات کی جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں، کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم پیغمبروں کے مال میں وارثوں کو کچھ نہیں ملتا، ہم جو چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے، سب نے کہا ہاں، پھر عباسؓ اور علیؓ کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا میں تم دونوں کو اللہ کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا، ہم جو چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے، انہوں نے کہا ہاں! حضرت عمرؓ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ سے ایک بات خاص کی تھی جو اور کسی کے ساتھ خاص نہیں اور فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کو گاؤں والوں کے مال میں سے دیا وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ ہی کا ہے مجھے معلوم نہیں کہ اس سے پہلے کی آیت بھی انہوں نے پڑھی یا نہیں، پھر حضرت نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو لوگوں کو نبی نصیر کے مال تقسیم

مِنْ قَوْمِكَ وَقَدْ أَمَرْتُ فِيهِمْ بِرَضْخِ فَحُدَّةٍ فَافْهَيْمُهُ يَنْتَهُمُ قَالَ فَقُلْتُ لَوْ أَمَرْتُ بِهَذَا عَبْرِي قَالَ حُدَّةٌ يَا مَالُ قَالَ فَحَاءَ بَرَفًا فَقَالَ لَكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نَعَمْ فَإِذَنْ لَهُمْ فَدَخَلُوا ثُمَّ حَاءَ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ عَبَّاسٍ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ نَعَمْ فَإِذَنْ لَهُمَا فَقَالَ عَبَّاسُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَفْضَلُ نَبِيِّ وَبَيْنَ هَذَا الْكَادِبِ الْإِيمِ الْعَادِرِ الْخَائِبِ فَقَالَ الْقَوْمُ أَحِلْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَأَفْضَلُ يَنْتَهُمُ وَأَرْخَهُمُ فَقَالَ مَا لِكَ نُنْ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يُحِلُّ إِلَيَّ أَنَّهُمْ قَدْ كَانُوا قُلْعُومُهُمْ لِذَلِكَ فَقَالَ عُمَرُ أَتَيْدَا أَتَشُدُّكُمْ بِاللَّهِ الْإِدْيِ بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُورَثُ مَا تَرَكَكُمْ صَدَقَةٌ قَالُوا نَعَمْ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّبَاسِ وَعَلِيٍّ فَقَالَ أَتَشُدُّكُمْ بِاللَّهِ الْإِدْيِ بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ أَتَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُورَثُ مَا تَرَكَكُمْ صَدَقَةٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ عُمَرُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَحَلَّ كَانَ حَصَّ رَسُولُهُ بِخَاصَّةٍ لَمْ يُحْصِصْ لَهَا أَحَدًا غَيْرَهُ قَالَ مَا لِقَاءَ اللَّهِ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْفَرَى قِيلَ وَلِلرَّسُولِ مَا أَفْرَى هَلْ قَرَأَ الْآيَةَ الَّتِي قَبْلُهَا أَمْ لَا قَالَ فَقَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَنُكُمْ أَمْوَالِ نَبِيِّ النَّصِيرِ فَوَاللَّهِ مَا اسْتَأْتَرُ عَلَيْكُمْ وَلَا أَتَعْدُهَا دُونَكُمْ حَتَّى يَبْقَى هَذَا الْمَالُ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَخْذٍ مِنْهُ لَفَقَةً سَنَةً ثُمَّ يُجْعَلُ مَا بَقِيَ أَسْوَةَ الْمَالِ

کر دیئے اور خدا کی قسم آپؐ نے مال کو تم لوگوں سے زیادہ نہیں سمجھا، اور ایسا بھی نہیں کہ خود لے لیا ہو اور تمہیں نہ دیا ہو حتیٰ کہ یہ مال رو گیا اور اس میں سے آپؐ اپنے سال کا خرچ نکال لیتے اور جو باقی رہتا وہ بیت المال کا ہو جاتا، پھر حضرت عمرؓ بولے میں تمہیں قسم دیتا ہوں، اس اللہ کی جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں، تم یہ جانتے ہو وہ بولے ہاں، پھر اسی طرح عباسؓ اور علیؓ کو قسم دی۔ انہوں نے بھی یہی جواب دیا، پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث کا ولی ہوں اور تم دونوں اپنا ترکہ مانگتے آئے، عباسؓ تو اپنے بیٹے کا مانگتے تھے اور علیؓ اپنی بیوی کا حصہ ان کے باپ کے مال سے چاہتے تھے، حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا ہمارے مال کا کوئی وارث نہیں ہوتا، ہم جو چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے تو تم ان کو جھوٹا، گنہگار، دغا باز اور چور سمجھے، اور اللہ جانتا ہے کہ وہ سچے، نیک اور ہدایت پر تھے، اور حق کے قبیح تھے، پھر حضرت ابو بکرؓ کی وفات ہوئی اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ کا ولی ہوا تم نے مجھے بھی جھوٹا، گنہگار اور دغا باز چور سمجھا، اور اللہ جانتا ہے میں سچا، نیک اور ہدایت پر ہوں، اور حق کا تابع ہوں، اور میں اس مال کا بھی ولی رہا، پھر تم دونوں میرے پاس آئے اور تم بھی ایک ہو، اور تمہارا معاملہ بھی ایک ہے تم نے کہا یہ مال ہمارے سپرد کرو میں نے کہا اچھا اگر تم چاہتے ہو تو میں تمہارے سپرد کر دیتا ہوں مگر اس شرط پر کہ تم اس مال میں وہی کرتے رہو گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے اور تم نے اسی شرط سے یہ مال مجھ سے لیا، پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا، کیوں ایسا ہی ہے، وہ بولے جی ہاں! حضرت عمرؓ نے کہا پھر تم دونوں میرے پاس فیصلہ کرانے کے لئے آئے ہو، خدا کی قسم قیامت تک میں اس کے علاوہ اور کوئی فیصلہ کرنے والا نہیں، البتہ اگر تم سے اس کا

ثُمَّ قَالَ أَنُضِدُّكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي يَأْذِيهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ أَتَعْلَمُونَ ذَلِكَ قَالُوا نَعَمْ ثُمَّ نَشَدَ عَبَّاسًا وَعَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِعَمَلٍ مَا نَشَدَ بِهِ الْقَوْمُ أَتَعْلَمَانِ ذَلِكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ فَلَمَّا تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحِثُّنَا نَطْلُبُ مِيرَاثَكَ مِنْ لَيْسَ أُنْجِيكَ وَنَطْلُبُ هَذَا مِيرَاثَ إِبْرَاهِيمَ مِنْ أَيْنِهَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَوَرَّثَ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ فَرَأَيْنَاهُ كَذِبًا إِنَّمَا غَادِرًا خَائِنًا وَاللَّهِ نَعْلَمُ إِنَّهُ لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَانِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ تَوَفَّى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَأَنَا وَلِيُّ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَرَأَيْنَاهُ كَذِبًا إِنَّمَا غَادِرًا خَائِنًا وَاللَّهِ نَعْلَمُ إِنِّي لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ لِلْحَقِّ فَوَلَّيْتُهَا ثُمَّ حِثُّنَا أَنْتَ وَهَذَا وَآلَتُنَا حَمِيمٌ وَأَمْرُكُمَا وَاجِدٌ فَقُلْتُمَا ادْفَعْنَاهَا إِلَيْنَا فَقُلْتُمْ إِنْ شِئْتُمْ دَفَعْنَاهَا إِلَيْكُمْ عَلَى أَنْ عَمَلِكُمَا عَهْدَ اللَّهِ أَنْ تَعْمَلَا فِيهَا بِاللَّهِ سَكَانَ تَعْمَلُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْذَرْنَاهَا بِذَلِكَ قَالَ أَكْذَلِكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ ثُمَّ حِثُّنَا بِي لَا أَقْضِي بَيْنَكُمَا وَلَا وَاللَّهِ لَا أَقْضِي بَيْنَكُمَا بَعْدَ ذَلِكَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ فَإِنْ عَصَرْتُمَا عَنْهَا فَرُدَّاهَا إِلَيَّ *

انتظام نہ ہو سکے؟ پھر مجھے دیدو۔

۲۰۷۲۔ اسحاق بن ابراہیم اور محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، مالک بن اوس بن الحداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میری طرف آدمی بھیجا اور ارشاد فرمایا کہ تیری قوم کے چند گھرانے حاضر ہوئے ہیں اور بقیہ حدیث حسب سابق مالک کی روایت کی طرح مروی ہے باقی اس میں یہ ہے کہ حضور اُس سے ایک سال تک کے لئے اپنے گھروالوں پر خرچہ کرتے اور معمر نے بیان کیا کہ اپنے گھروالوں کے لئے ایک سال کا خرچ روک لیتے اور باقی مال اللہ رب العزت کے راست میں خرچ کر دیتے۔

۲۰۷۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات نے حضرت عثمان کو حضرت ابوبکر کے پاس بھیجے کارواہ کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مال میں سے اپنی میراث کے بارے میں دریافت کریں تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان سے فرمایا کیا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، ہم جو چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔

۲۰۷۴۔ محمد بن رافع، یحییٰ، لیث، عقیل، ابن شہاب عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت فاطمہ صاحبزادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق کے پاس قاصد بھیجا اپنی میراث مانگنے کے لئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان اموال میں سے جو کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مدینہ منورہ اور فدک میں دیا اور جو کچھ خیبر کے فس میں سے چٹا تھا، حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہمارا کوئی

۲۰۷۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَ مُحَمَّدٌ بْنُ رَافِعٍ وَ عِنْدُنَا حُمَيْدٌ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْأَخْرَاقِ أَخْبَرَنَا عَنْهُ الرَّزَاقِيُّ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ بْنِ الْحَدَّادِ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ حَصَرَ أَهْلَ الْيَتَامَى مِنْ قَوْمِكَ بِخَوِ حَدِيثِ مَالِكٍ غَيْرَ أَنَّ فِيهِ لَكَانَ يُؤَيُّ عَلَى أَهْلِهِ مِنْهُ سَنَةٌ وَ رُتِمَا قَالَ مَعْمَرٌ بِحُصْنٍ قُوتِ أَهْلِهِ مِنْهُ سَنَةٌ ثُمَّ يَحْضَلُ مَا بَقِيَ مِنْهُ مُحْضَلُ مَالِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ *

۲۰۷۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ أَرْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرْدُنَ أَنَّ يَتَعَنَّى عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَيَسْأَلُهُ مِيرَاثَهُمْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ عَائِشَةُ لَهُمْ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَوَرَّثَ مَا تَرَكَْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ *

۲۰۷۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ أَخْبَرَنَا حُجَيْنٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الرُّبَيْعِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرْسِلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ وَ ذَلِكَ وَمَا بَقِيَ مِنْ حُصْنِ خَيْبَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَوَرَّتْ مَا تَرَكْنَا صِدْقَةً إِنَّمَا يَأْكُلُ الْإِنْسَانُ مِنْ عَمَلِهِ مِثْلُ شِمَارٍ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَالِ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صِدْقَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَالِهَا إِنِّي كَأَنْتُ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَمِلْتُ فِيهَا مِمَّا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبَى أَنُو يَكْرُ أَنْ يَدْخُلَ إِلَيَّ فَاطِمَةُ شَيْئًا فَوَحَّدْتُ فَاطِمَةَ عَلَى أَبِي يَكْرُ فِي ذَلِكَ قَالَ فَهَجَرْتُهُ فَلَمْ نُكَلِّمُهُ حَتَّى تَوُفِّيَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ فَلَمَّا تَوُفِّيَتْ دَفَنُهَا رَوْحُهَا عَلَيَّ بِنُ أَبِي حَلِيبٍ لَبِئَا وَلَمْ يُوْذِنْ بِهَا أَبَا يَكْرٍ وَصَلَّى عَلَيْهَا عَلِيٌّ وَكَانَ يَلْعَلِي مِنَ النَّاسِ وَحِفَّةَ حَبَاةٍ فَاطِمَةُ فَلَمَّا تَوُفِّيَتْ اسْتَشْكِرَ عَلِيٌّ وَحَوْهَ النَّاسِ فَالْتَمَسَ

دارت نہیں ہو جا جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پاک بھی اسی میں سے کھائے اور میں تو خدا کی قسم، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں اس حال میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کروں گا، جو حالت کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھی، اور میں اس میں وہی کروں گا جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے غرضیکہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کچھ دینے سے انکار کر دیا غرضیکہ حضرت فاطمہ کو حضرت ابو بکرؓ پر اس بات پر غصہ (۱) آیا اور انہوں نے حضرت ابو بکرؓ سے گفتگو کرنا چھوڑ دی اور انتقال کر جانے تک گفتگو نہیں کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صرف چھ ماہ زندہ رہیں، جب ان کا انتقال ہوا تو ان کے خاوند حضرت علی بن ابی طالبؓ نے انہیں رات کو دفن کیا اور حضرت ابو بکرؓ کو اطلاع نہیں دی، اور حضرت علیؓ نے ہی ان کی نماز جنازہ پڑھی (۲) اور جب تک حضرت فاطمہؓ زندہ تھیں لوگ حضرت

(۱) اس روایت کے دوسرے طرق کو سامنے رکھا جائے تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ حضرت فاطمہؓ کی طرف جو یہ منسوب ہے کہ "وہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راضی ہو گئیں تھیں اور انہوں نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو چھوڑ دیا تھا" بلاشبہ یہ امام زہریؒ کا خیال ہے حضرت عائشہؓ نے خود یہ بات ارشاد نہیں فرمائی۔ یہی وجہ ہے کہ جن طرق میں امام زہریؒ موجود نہیں ہیں ان میں یہ بات مذکور نہیں ہے۔

تمام روایات کو دیکھنے سے غلام یہ لگتا ہے کہ ابتداء حضرت فاطمہؓ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ سے میراث کا مطالبہ کیا تو حضرت ابو بکر صدیقؓ نے معروف حدیث سنائی کہ انبیاء کے مال میں میراث جاری نہیں ہوتی تو حضرت فاطمہؓ نے یہ بات تسلیم کر لی۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زمینوں کی ولایت اپنے لئے حضرت علیؓ کے لئے طلب کی تو انہوں نے اس کے جواب میں بھی ایک حدیث کی بناء پر انکار فرمایا لیکن حضرت فاطمہؓ کی رائے یہ تھی کہ یہ حدیث ولایت سے مانع نہیں ہے اس بناء پر ان کے دل میں حضرت ابو بکر صدیقؓ کے لئے پہلے جیسی بشارت نہیں رہی۔ یہ اختلاف ایسا ہی تھا جیسا کہ مجتہدین کے مابین ہوا کرتا ہے کہ رائے کے اختلاف سے کچھ نہ کچھ اختلاف پیدا ہو جاتا ہے۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ کو اس انقباض کا علم تھا چنانچہ حضرت فاطمہؓ کے مرض الوفا میں آپ ان کے پاس تشریف لے گئے اور انہیں راضی کر لیا تو ان کا انقباض ختم ہو گیا۔

(۲) یہ بات بھی حضرت عائشہؓ نے نہیں فرمائی بلکہ امام زہریؒ نے اپنی طرف سے نقل کی ہے اس لئے کہ دوسری متعدد روایات میں آتا ہے کہ حضرت فاطمہؓ کے انتقال کے بعد حضرات شیخین حضرت علیؓ کے پاس تعویذ کے لئے آئے اور حضرت ابو بکر صدیقؓ کی زوجہ محترمہ امہ بنت حمیس حضرت فاطمہؓ کی خدمت میں مصروف رہیں اور پھر حضرت فاطمہؓ کی وصیت کے مطابق انھوں نے انھیں (یعنی اگلے صفحہ پر)

علیؑ کی طرف مائل تھے، جب وہ انتقال کر گئیں تو حضرت علیؑ نے دیکھا کہ لوگ میری طرف سے بھر گئے تو انہوں نے حضرت ابو بکرؓ سے صلح کر لینا چاہی، اور ان سے بیعت کرنا مناسب سمجھا اور ابھی تک کئی مہینے ہو گئے تھے، انہوں نے حضرت ابو بکرؓ سے بیعت نہیں کی تھی، چنانچہ حضرت علیؑ نے حضرت ابو بکرؓ کو بلا بھیجا اور کہا کہ آپ تجا آئیں کیونکہ وہ حضرت عمرؓ کا آنا پسند نہیں کرتے تھے، حضرت عمرؓ نے حضرت ابو بکرؓ سے کہا بخدا آپ ان کے پاس اکیلے نہیں جائیں گے، حضرت ابو بکرؓ بولے وہ میرے ساتھ کیا کریں گے بخدا میں تو ضرور جاؤں گا۔ بالآخر حضرت ابو بکرؓ ان کے پاس گئے تو حضرت علیؑ نے خطبہ پڑھا، پھر فرمایا، اے ابو بکر ہم تمہاری فضیلت کو جانتے ہیں اور جو کچھ اللہ نے آپ کو دیا ہے اور ہم اس نعمت (خلافت) پر جو اللہ نے آپ کو دی ہے رشک نہیں کرتے مگر تم نے یہ چیز اکیلے اکیلے کر لی اور ہم سمجھتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قراست کی وجہ سے اس چیز میں ہمارا بھی حق ہے، چنانچہ حضرت ابو بکرؓ سے برابر گفتگو کرتے رہے حتیٰ کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے پھر جب حضرت ابو بکرؓ نے گفتگو کی تو انہوں نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربت مجھے اپنی قربت سے زیادہ محبوب ہے اور یہ جو مجھ میں اور تم میں ان اموال کی بابت اختلاف ہوا تو میں نے اس میں حق کو نہیں چھوڑا اور جس کام کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے دیکھا اس میں سے میں نے کوئی نہیں چھوڑا بلکہ اس کو میں نے کیا ہے، بالآخر حضرت علیؑ نے

مُصَالِحَةٌ أَبِي بَكْرٍ وَمَبِيعَتُهُ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُ
بَيْنَكَ الْإِشْهَارُ فَأَرْسَلْتُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ أَتِنَا وَلَا
يَأْتِنَا مَعَكَ أَحَدٌ كَرَاهِيَةً مَحْضَرِ عُمَرَ بْنِ
الْخَطَّابِ فَقَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ وَاللَّهِ لَا نَدْخُلُ
عَلَيْهِمْ وَخَذْلَكَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَمَا عَسَاهُمْ أَنْ
يَفْعَلُوا بِي إِنِّي وَاللَّهِ لَا يَتَّبِعُهُمْ فَدَخَلَ عَلَيْهِمْ أَبُو
بَكْرٍ فَتَشَهَّدَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّا قَدْ
عَرَفْنَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَصِيلَتَكَ وَمَا أَعْطَاكَ اللَّهُ وَلَمْ
نَفْسُ عَلِيٍّ عَلَيْكَ عَيْبًا سَافَهُ اللَّهُ إِلَيْكَ وَلَكِنَّكَ
اسْتَبْدَذْتَ عَلَيْنَا بِالْأَمْرِ وَكُنَّا نَحْنُ نَرَى لَنَا
حَقًّا لِقَرَانِنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُ أَبَا بَكْرٍ حَتَّى قَاضَتْ
عَيْنَا أَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا نَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ وَاللَّهِ
نَفْسِي بَيْنِي لِقَرَانَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَانِي وَأَنَا
الَّذِي شَحَرَ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ مِنْ هَذِهِ الْأَمْوَالِ
فَبَانِي لَمْ أَلْ فِيهَا عَنِ الْحَقِّ وَلَمْ أَزَلْ أَمُرًا
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ
فِيهَا إِنَّا صَنَعْنَاهُ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي بَكْرٍ مَوْعِدُكَ
الْعَشِيَّةَ لِلْبَيْعَةِ فَلَمَّا صَلَّى أَبُو بَكْرٍ صَلَاةَ الظُّهْرِ
رَفِيَ عَلَى الْعَبِيرِ فَتَشَهَّدَ وَذَكَرَ شَأْنَهُ عَلِيٍّ
وَنَحَلَهُ عَنِ الْبَيْعَةِ وَعَذَرَهُ بِالَّذِي اعْتَذَرَ إِلَيْهِ
ثُمَّ اسْتَغْفَرَ وَتَشَهَّدَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَعَظَّمَهُ
حَقُّ أَبِي بَكْرٍ وَأَنَّهُ لَمْ يَحْمِلْهُ عَلَى الَّذِي صَنَعَ

(بقیہ گزارشہ صفحہ) غسل دیا۔ اور روایات میں یہ بھی آتا ہے کہ حضرت علیؑ نے جنازہ پڑھانے کے لئے حضرت ابو بکرؓ کو آگے کر دیا اور انہوں نے نماز جنازہ پڑھا۔ روایات کے لئے ملاحظہ ہو کتابی ص ۲۹۸، حقائق ابن سعد ص ۳۹، کنز العمال ص ۳۸، ج ۶، حلیۃ الاولیاء ص ۹۳، ۳ - راجع یہی معلوم ہوتا ہے کہ جنازہ پڑھانے والے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے کیونکہ وہ امام وقت، امیر المؤمنین اور خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

نَفَاسَةً عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَلَا يُنْكَرُ إِلَّا لِلَّذِي فَضَّلَهُ
اللَّهُ بِهِ وَلَكِنَّا كُنَّا نَرَى لَنَا فِي الْأَمْرِ نَصِيبًا
فَأَسْتَشِدُّ عَلَيْهَا بِهِ فَوَحَدْنَا فِي أَنْفُسِنَا مَسْرً بِذَلِكَ
الْمُسْلِمُونَ وَقَالُوا أَصَبَتْ فَكَانَ الْمُسْلِمُونَ إِلَى
عَلِيٍّ قَرِيبًا حِينَ رَاحَ الْأَمْرُ الْمَعْرُوفُ *

حضرت ابو بکرؓ سے فرمایا کہ آج سر پہر کو ہم آپ سے بیعت کر لیں گے جب حضرت ابو بکرؓ نے ظہر کی نماز پڑھی تو منبر پر چڑھے اور تشہد پڑھا اور حضرت علیؓ کا واقعہ بیان کیا اور ان کے بیعت سے دیر کرنے کا اور جو عذر انہوں نے پیش کیا وہ بھی بیان کیا اور دعا مغفرت کی، پھر حضرت علیؓ نے تشہد پڑھا اور حضرت ابو بکرؓ کی فضیلت بیان کی اور کہا کہ میرا بیعت میں تاخیر کرنا اس وجہ سے نہیں تھا کہ مجھے حضرت ابو بکرؓ پر رشک ہے یا ان کی بزرگی اور فضیلت کا مجھے انکار ہے، بلکہ ہم یہ سمجھتے تھے کہ اس خلافت میں ہمارا بھی حصہ ہے اور حضرت ابو بکرؓ اکیلے نے بغیر صلاح کے یہ کام کر لیا، اس وجہ سے ہمارے دل کو رنج ہوا، یہ سن کر تمام صحابہؓ خوش ہوئے اور سب نے کہا تم نے ٹھیک کام کیا، جب حضرت علیؓ نے اس امر معروف کو اختیار کر لیا تو لوگ ان کی طرف مائل ہو گئے۔

(نائدہ) حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ نے بیعت میں دیر کی اس سے بیعت میں کوئی فرق نہیں پڑتا، اور پھر حضرت علیؓ نے کسی قسم کی مخالفت وغیرہ بھی نہیں کی صرف عذر کی بنا پر انہوں نے تاخیر کی اور وہ عذر خود بیان فرمادیا، لہذا ان امور میں کسی قسم کا کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

۲۰۷۵۔ اسحاق بن ابراہیم اور محمد بن رافع اور عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت فاطمہؓ اور حضرت عباسؓ دونوں حضرت ابو بکرؓ کے پاس آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مال میں سے اپنا حصہ مانگتے تھے اور اس وقت وہ فدک کی زمین اور خیبر کے حصہ کا مطالبہ کر رہے تھے، حضرت ابو بکرؓ نے ان سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، چنانچہ زہری کی روایت کی طرح حدیث بیان کی، باقی اس میں اتنی زیادتی ہے کہ پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور حضرت ابو بکر صدیقؓ کی عظمت اور بڑائی بیان کی اور ان کی فضیلت اور سبقت اسلام کا تذکرہ کیا، پھر حضرت ابو بکرؓ کے پاس گئے اور ان سے بیعت کی، اس وقت لوگ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

۲۰۷۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَنْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَ قَالَ الْأَحْزَابُ أَخْبَرَنَا عَنْدُ الرَّزَاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ وَالْعَاسِمَ أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ يُلْتَمِسَانِ مِيرَاثَهُمَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا حِينَئِذٍ يَطْلُبَانِ أَرْضَهُ مِنْ فَذْلِكَ وَسَهْمَهُ مِنْ خَيْرٍ فَقَالَ لَهُمَا أَبُو بَكْرٍ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ مَعْنَى حَدِيثِ عَفْقِيلَ عَنْ الزُّهْرِيِّ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ قَامَ عَلِيٌّ فَعَفَّظَهُمْ مِنْ حَقِّ أَبِي بَكْرٍ وَذَكَرَ فَصِيلَتَهُ وَسَاقَتَهُ ثُمَّ مَضَى إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَأَبَغَتْهُ فَأَقْبَلَ النَّاسُ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالُوا أَصَبَتْ

وَأَحْسَنَتْ فَكَانَ النَّاسُ قَرِيبًا إِلَيَّ عَلَيَّ حِينَ قَارَبَ الْأَمْرَ الْمَعْرُوفَ *

۲۰۷۶- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ تَيْهَانَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَتْ أَبَا بَكْرٍ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْسِمَ لَهَا بِمِرَائِهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهَا أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نَوْرَتْ مَا تَرَكَتُمْ صَدَقَةً قَالَ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ أَشْهُرٍ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْأَلُ أَبَا بَكْرٍ نَصِيبَهَا مِنْ تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَبِيرٍ وَفَدْلِكَ وَصَدَقَتِهِ بِالْمَدِينَةِ فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ عَلَيْهَا ذَلِكَ وَقَالَ لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ بِهِ إِلَّا عَمِلْتُ بِهِ إِنِّي أَخْشَى أَنْ تَرَكَتِ شَيْئًا مِنْ أَمْرِهُ أَنْ أَزِيغَ فَأَمَّا صَدَقَتُهُ بِالْمَدِينَةِ فَدَفَعَهَا عُمَرُ إِلَى عَلِيٍّ وَعُثْمَانُ فَعَلَبَهُ عَلَيْهَا عَلِيٌّ وَأَمَّا عُبَيْرٌ وَفَدْلُكَ فَأَمْسَكَهُمَا عُمَرُ وَقَالَ هُمَا صَدَقَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتَا لِحَقُوقِهِ الَّتِي تَعْرُوهُ وَنَوَائِبِهِ وَأَمْرُهُمَا إِلَى مَنْ

طرف متوجہ ہوئے اور ان سے کہا کہ آپ نے ٹھیک کیا اور اچھا کیا، اور اس وقت صحابہ کرام ان کے طرفدار ہو گئے، جب سے انہوں نے ضروری بات کو تسلیم کر لیا۔

۲۰۷۶- ابن نمیر، یعقوب بن ابراہیم، بواسطہ اپنے والد (دوسری سند) زہیر بن حرب، حسن بن علی طلوانی، یعقوب بن ابراہیم، بواسطہ اپنے والد، صالح، ابن شہاب، عروہ بن زہیر حضرت عائشہ زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ حضرت فاطمہؓ صاحبزادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کے اس چھوڑے ہوئے مال میں سے، جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیا تھا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اپنا حصہ مانگا، حضرت ابو بکر نے ان سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، ہم جو چھوڑ جائیں، وہ صدقہ ہے، حضرت فاطمہؓ رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد صرف چھ مہینہ تک زندہ رہیں اور اس دوران وہ اپنا حصہ خیر اور فدک اور مدینہ منورہ کے صدقہ میں سے مانگتی رہیں اور حضرت ابو بکرؓ نے نہیں دیا اور فرمایا کہ میں کوئی کام جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے، چھوڑنے والا نہیں ہوں، مجھے اس بات کا خوف ہے کہ کہیں میں گمراہ نہ ہو جاؤں، چنانچہ مدینہ کا صدقہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دے دیا، لیکن حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ پر غلبہ کیا، اور خیر اور فدک کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے قبضہ اور تصرف میں رکھا اور ارشاد فرمایا کہ یہ دونوں صدقے تھے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کے جو صرف ہوتے تھے آپ کے حقوق میں، اور ان کاموں میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کو پیش آتے تھے اور یہ دونوں اس کے اختیار میں رہیں گے جو مسلمانوں کا خلیفہ ہو، چنانچہ آج تک ایسا رہا ہے۔

(فائدہ) اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بھی اپنے زمانہ خلافت میں انہیں تقسیم نہیں کیا، تو شیعوں کا اعتراض اور ان کا قول لغو اور مردود ہو گیا، واللہ اعلم۔

۲۰۷۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، میرے وارث ایک دینار بھی تقسیم نہیں کر سکتے، جو چھوڑ جاؤں، اپنی اولاد کے خرچ کے بعد اور میرے منتعم کی اجرت کے بعد وہ صدقہ ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ جمہور علمائے کرام کا یہی مسلک ہے کہ کل انبیاء کرام کا یہی حکم ہے کہ کوئی ان کا وارث نہیں ہوتا، واللہ اعلم بالصواب۔

۲۰۷۸۔ محمد بن یحییٰ بن ابی عمر، سفیان، ابو زناد سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۲۰۷۹۔ ابن ابی خلف، زکریا بن عدی، ابن مبارک، یونس، زہری، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا ہمارا کوئی وارث نہیں ہم جو چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔

باب (۲۷۶) غنیمت کا مال کس طریقہ سے تقسیم کیا جائے گا۔

۲۰۸۰۔ یحییٰ بن یحییٰ اور ابو کامل، فضیل بن حسین، سلیم بن اخصر، عبید اللہ بن عمر، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت کے مال میں سے دو حصے گھوڑے کو دیے اور ایک حصہ آدمی کو دیا۔

وَلَيْ اُتَاَمَرُ قَالَ فَهَمَّا عَلَى ذَلِكَ اِلَى الْيَوْمِ *

۲۰۷۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا مَا تَرَكْتُ نَعْدَ نَفَقَةٍ بِسَائِي وَمَوْتَةٍ غَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ جمہور علمائے کرام کا یہی مسلک ہے کہ کل انبیاء کرام کا یہی حکم ہے کہ کوئی ان کا وارث نہیں ہوتا، واللہ اعلم بالصواب۔

۲۰۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي عُمَرَ الْحَكَمِيِّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِحَوِّه *

۲۰۷۹۔ وَحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَلَفٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَبْدِ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُنَادِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نَوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ *

(۲۷۶) بَابُ كَيْفِيَّةِ قِسْمَةِ الْغَنِيمَةِ بَيْنَ الْحَاضِرِينَ *

۲۰۸۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو كَامِلٍ فَصَّلَ بْنُ حُسَيْنٍ كِلَاهُمَا عَنْ سُلَيْمٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَحْصَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ فِي النَّعْلِ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِلرَّحْلِ سَهْمًا *

(لاحقہ) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی دوسری روایت میں ہے کہ گھوڑ سوار کو دو حصے اور پیادہ کو ایک حصہ، اور اسی کے ہم معنی حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت مروی ہے اور سنن ابوداؤد میں صاف طور پر جمع کی روایت میں بیان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑ سوار کو دو حصے اور پیادہ کو ایک حصہ دلایا یہی مسلک امام ابو حنیفہ کا ہے۔

۲۰۸۱۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد عبید اللہ سے اسی کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے، باقی اس میں غنیمت کا ذکر نہیں ہے۔

باب (۲۷۷) غزوہ بدر میں فرشتوں کی امداد اور غنیمت کا مباح ہونا۔

۲۰۸۲۔ ہناد بن السری، ابن مبارک، عکرمہ بن عمار، سہاک حنفی، ابن عباس، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ (دوسری سند) زبیر بن حرب، عمر بن یونس حنفی، عکرمہ بن عمار، ابوزمیل، عبد اللہ بن عباس، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جب غزوہ بدر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کی طرف دیکھا، وہ ایک ہزار تھے، اور آپؐ کے اصحاب تین سو انہیں تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف رخ کیا اور پھر اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے اور پکار کر اپنے پروردگار سے دعا مانگی شروع کر دی کہ اے اللہ جو تو نے مجھ سے وعدہ کیا ہے، اے پورا کر، اے اللہ جو تم نے مجھ سے وعدہ کیا ہے، وہ مجھے دے، اے الٰہی اگر تو مسلمانوں کی اس جماعت کو ختم کر دے گا تو پھر تیری عبادت کرنے والا کوئی باقی نہ رہے گا، آپؐ برابر اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے دعا کرتے رہے یہاں تک کہ آپؐ کی چادر مبارک آپؐ کے شانوں پر سے اتر گئی، حضرت ابوبکرؓ تشریف لائے اور آپؐ کی چادر مبارک آپؐ کے شانوں پر ڈالی اور پیچھے سے چمٹ گئے اور فرمایا، اے اللہ تعالیٰ کے نبیؐ! پروردگار عالم سے اب اتنی آہ و زاری بس کافی ہے، آپؐ کے پروردگار نے جو وعدہ آپؐ سے کیا ہے وہ پورا کر دے گا، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، جب تم اپنے پروردگار سے مدد طلب کرتے

۲۰۸۱۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْفُلِّ *

(۲۷۷) بَابُ الْإِمْدَادِ بِالْمَلَائِكَةِ فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ وَإِبَاحَةِ الْغَنَائِمِ *

۲۰۸۲۔ حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عِكْرَمَةَ بْنِ عَمَارٍ حَدَّثَنِي سِمَاكُ الْحَنْفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ رَحَ وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْحَنْفِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَارٍ حَدَّثَنِي أَبُو زُمَيْلٍ هُوَ سِمَاكُ الْحَنْفِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ نَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ وَهُمْ أَلْفٌ وَأَصْحَابُهُ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَتِسْعَةُ عَشَرَ رَحُلًا فَاِسْتَقْبَلَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَبِيلَةَ ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَهَيْفُ بَرَبَهُ اللَّهُمَّ أَنْجِزْ لِي مَا وَعَدْتَنِي اللَّهُمَّ آتِ مَا وَعَدْتَنِي اللَّهُمَّ إِنَّ تَهْلِكَ هَذِهِ الْعَصَاةَ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا تَعْدُ فِي الْأَرْضِ فَمَا زَالَ يَهَيْفُ بَرَبَهُ مَاذَا يَدْنُو مُسْتَقْبِلَ الْقَبِيلَةِ حَتَّى سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ مَتَكِبِيهِ فَأَنَاهُ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ رِدَاؤَهُ فَأَلْفَاهُ عَلَى مَتَكِبِيهِ ثُمَّ التَزَمَهُ مِنْ وَرَائِهِ وَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ كَفَاكَ مُنَاشِدَتُكَ رَبِّكَ فَإِنَّهُ سَيُجِزُ لَكَ مَا وَعَدَكَ

تھے تو اس نے تمہاری دعا قبول کر لی اور فرمایا کہ میں تمہاری ایک ہزار لاکھ ہزار فرشتوں سے مدد کروں گا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی فرشتوں سے مدد کی، ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ اس روز ایک مسلمان ایک کافر کے پیچھے جو اس کے آگے تھا دوڑ رہا تھا، اسنے میں کوڑے کی آواز اور سے اس کے کان میں آئی اور اوپر سے ایک سواری آواز سنائی دی، وہ کہتا تھا، بڑھ اے خیروم (خیروم اس فرشتے کے گھوڑے کا نام تھا) پھر جو دیکھا وہ کافر اس مسلمان کے آگے چٹ کر پڑا، مسلمان نے دیکھا تو اس کی ناک پر نشان تھا اور اس کا منہ چٹ گیا تھا، جیسا کوئی کوڑا مارتا ہے، اور وہ سب سبز ہو گیا تھا، پھر وہ انصاری نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور آپؐ سے یہ واقعہ بیان کیا، آپؐ نے فرمایا تو بچہ کہتا ہے، یہ تیری مدد آسمان سے آئی تھی، آخر مسلمانوں نے اس دن ستر کافروں کو مارا، اور ستر کو قید کیا، ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ نے کہا جب قیدی گرفتار ہو کر آگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت عمرؓ سے فرمایا، تمہاری ان قیدیوں کے متعلق کیا رائے ہے؟ حضرت ابوہریرہؓ نے عرض کیا، اے اللہ کے نبیؐ ایہ ہماری بھاری کے آدمی اور خاندان والے ہیں، میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپؐ ان سے کچھ مال لے کر چھوڑ دیجئے جس سے مسلمانوں کو کفار سے مقابلہ کی طاقت ہو، اور شاید اللہ تعالیٰ انہیں اسلام کی توفیق دے دے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابن خطاب تمہاری کیا رائے ہے انہوں نے عرض کیا، نہیں خدا کی قسم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری یہ رائے نہیں ہے، جو ابوہریرہؓ کی ہے، میرا خیال یہ ہے کہ آپؐ انہیں ہمارے حوالہ کیجئے کہ ہم ان کی گردنیں مار دیں، عقیل کو علیؓ کے حوالہ کیجئے کہ وہ ان کی گردنیں ماریں اور مجھے میرا لقاں عزیز دیجئے کہ میں اس کی گردن مار دوں کیونکہ یہ لوگ کفر کے مہرے اور ان کے سردار ہیں،

فَأَنزَلَ اللَّهُ غَازٍ وَجَلَّ (إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِالْفَلَاحِ مِنَ الْمَلَأِكَةِ مُرْسِلِينَ) فَأَمَدَّهُ اللَّهُ بِالْمَلَأِكَةِ قَالَ أَبُو رُمَيْلٍ فَحَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَئِذٍ يَسْتَدْفِي أُخْرَ رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ أَمَامَهُ إِذْ سَمِعَ ضَرْبَةً بِالسَّوِطِ فَوَقَّهْ وَصَوَّتَ الْفَارَسُ يَقُولُ أَقْدِمْ حَيْرُومَ فَظَلَّ إِلَى الْمُشْرِكِ أَمَامَهُ فَخَرَّ مُسْتَلْقِيًا فَظَلَّ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ قَدْ خَطَمَ أَنْفَهُ وَشَقَّ وَجْهَهُ كَضَرْبَةِ السَّوِطِ فَاحْضَرَّ ذَلِكَ أَجْمَعُ فَجَاءَ الْأَنْصَارِيَّ فَحَدَّثَ بِذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقْتَ ذَلِكَ مِنْ مَدَدِ السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَقَتَلُوا يَوْمَئِذٍ سَبْعِينَ وَأَسْرَوْا سَبْعِينَ قَالَ أَبُو رُمَيْلٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمَّا أَسْرَوْا الْأَسَارَى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا بَكْرٌ وَعَمْرُ مَا تَرَوْنِ فِي هَؤُلَاءِ الْأَسَارَى فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا نَبِيَّ اللَّهِ هُمْ بَنُو النِّعَمِ وَالْعَتَمِيرَةِ أَرَى أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُمْ فِدْيَةً فَتَكُونُ لَنَا قُوَّةٌ عَلَى الْكُفَّارِ فَعَسَى اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُمْ لِلْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَى يَا ابْنَ الْحَطَّابِ قُلْتُ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَرَى الَّذِي رَأَى أَبُو بَكْرٍ وَلَكِنِّي أَرَى أَنْ تَمَكِّنَا فَتَضْرِبَ أَعْنَاقَهُمْ فَتَمَكِّنَ عَلَيْنَا مِنْ عَقِيلٍ فَيَضْرِبَ عُنُقَهُ وَتَمَكِّنَنِي مِنْ قُلَانٍ نَسِيبًا لِعَمْرٍ فَاضْرِبَ عُنُقَهُ فَإِنَّ هَؤُلَاءِ أَكْبَمَةُ الْكُفْرِ وَصَادِقُهَا فَهَوِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَلَمْ يَهْوِ مَا قُلْتُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَدَبِ جِئْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ فَأَعِذْتَنِي نِيكَيَّانَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي مِنْ أَمْرِ شَيْءٍ تَنْكِحِي أَنْتَ وَصَاحِبُكَ فَإِنْ وَجَدْتُ بُكَاءَ بَيْكَيْتُ وَإِنْ لَمْ أَجِدْ بُكَاءَ نَبَاكَيْتُ لَيْكَايَكُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْكِحِي لِلَّذِي عَرَضَ عَلَيَّ أَصْحَابُكَ مِنْ أَحَدِهِمُ الْمِدَاءَ لَقَدْ عَرَضَ عَلَيَّ غَدَائِبُهُمْ أَذْنِي مِنْ هَذِهِ الشَّحْرَةِ شَحْرَةَ قَرِينَةَ مِنْ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُفْجَنَ فِي الْأَرْضِ) إِلَى قَوْلِهِ (فَكَلُوا مِمَّا عَمِلْتُمْ خَلَالًا طَيِّبًا) فَأَحَلَّ اللَّهُ الْغَنِيمَةَ لَهُمْ *

مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ابو بکرؓ کی رائے پسند آئی، اور میری پسند نہیں آئی، جب دوسرا دن ہوا تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، دیکھتا کیا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ دونوں بیٹھے ہوئے رو رہے ہیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلالیں آپ اور آپ کے ساتھی کیوں رو رہے ہیں، اگر مجھے بھی رونا آیا تو میں بھی روؤں گا، ورنہ آپ دونوں کے رونے کی وجہ سے رونے کی صورت بنالوں گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں اس واقعہ کی وجہ سے روتا ہوں جو تمہارے ساتھیوں سے فدیہ لینے کی وجہ سے پیش آیا، میرے سامنے ان کا عذاب لایا گیا، اس درخت سے بھی زیادہ قریب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ایک درخت تھا (اس کی طرف آپ نے اشارہ فرمایا) پھر اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا، ماکان لنبی ان یكون له اسرى رالی قوله، فكلوا مما غنمتم خلا طيبا، یعنی نبی کو قیدی رکھنے کا حق نہیں، جو قنیکہ زمین میں کافروں کا زور نہ توڑوے، پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے غنیمت کو حلال فرمایا۔

(فائدہ) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی غوث اور ولی کے قبضہ میں کوئی چیز نہیں ہے بلکہ تمام امور اسی ذات و جد لا شریک کے قبضہ قدرت میں ہیں۔ فخر الانبیاء کو بھی آہ و زاری کرنی پڑتی ہے اور نزول وحی کے بعد رونا پڑتا ہے، وحی سے پہلے کسی چیز کا علم نہیں ہوتا۔ اس سے صاف واضح ہو گیا کہ علم غیب صرف اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے اور نیز اس روایت سے بشریت رسول بھی ثابت ہو گئی کیونکہ یہ تمام امور بشریت کے خاصے ہیں اور اگر بالفرض واقعہ یرمبی بشر نہیں ہے تو آپ کے صاحب بھی بشر نہیں۔

بدردینہ منورہ سے چار منزل پر ایک مقام ہے جس میں پانی ہے۔ ابن قتیبہ بیان کرتے ہیں کہ بدر کسی کا کنواں تھا اور اس کے مالک کا نام بدر تھا۔ بدر کی لڑائی جمعہ کے دن ۷ ارب رمضان ۲ھ میں ہوئی۔ صحیح قول یہی ہے اور صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ بدر کا دن گرمیوں کا دن تھا اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ بدر کے روز فرشتوں کے سر پر سفید عمامے تھے جو پیٹھ تک لٹکے ہوئے تھے اور دشمن کے دن ان کے عمامے سرخ تھے۔ ابن ہشام نے بعض اہل علم سے روایت کیا ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا عمامے چنانچہ عرب کے، بدر کے دن فرشتوں کے سر پر بھی سفید عمامے تھے مگر حضرت جبریلؑ کے سر پر زرد عمامہ تھانیز حدیث سے حضرت عمرؓ کی بھی فضیلت اور منقبت ثابت ہو گئی، واللہ اعلم۔

(۲۷۸) بَابُ رَبَطِ الْأَسِيرِ وَحَبْسِهِ وَحَوَازِ بَابُ (۲۷۸) قیدی کو باندھنا اور بند کرنا اور اس

پراحسان کرنے کا جواز!

۲۰۸۳۔ عقبہ بن سعید، لیث، سعید بن ابی سعید، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ سواروں کو نجد کی طرف بھیجا۔ وہ ایک شخص کو جو غنی حنیفہ میں سے تھا پکڑ لائے، اس کا نام ثمامہ بن اطل تھا اور وہ عمامہ والوں کا سردار تھا، چنانچہ اسے مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا گیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لے گئے اور دریافت کیا اسے ثمامہ تیرے پاس کیا ہے؟ وہ بولا میرے پاس بہت کچھ ہے، اگر آپ مجھ کو قتل کریں گے، تو ایسے شخص کو قتل کریں گے کہ جو خون والا ہے اور اگر آپ احسان کریں گے، تو ایسے آدمی پر احسان کریں گے، جو شکر گزاری کرے گا اور اگر آپ مال چاہتے ہیں، تو مانگئے جو چاہیں گے، ملے گا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے چھوڑ دیا، جب اٹھادن ہو تو پھر آپ نے کہا، ثمامہ تیرے پاس کیا ہے؟ اس نے کہا وہی جو آپ سے کہہ چکا، کہ اگر آپ احسان کریں گے، تو احسان ماننے والے پر کریں گے اور اگر مار ڈالو گے، تو اچھی عزت والے کو مار ڈالو گے، اور اگر روپیہ چاہتے ہو، تو جتنا مانگو ملے گا، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر انہیں چھوڑ دیا، تیسرے دن آپ پھر تشریف لائے، اور دریافت کیا، اسے ثمامہ تیرے پاس کیا ہے، اس نے کہا میرے پاس وہی ہے جو آپ سے کہہ چکا، اگر احسان کرو گے تو احسان ماننے والوں پر کرو گے، اور اگر مار ڈالو گے تو خون والے کو مار دو گے اور اگر مال چاہتے ہو تو جتنا مانگو گے، دوں گا، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ثمامہ کو آزاد کرو، چنانچہ وہ مسجد کے قریب ایک کھجور کے درخت کے پاس گئے، اور غسل کیا اور پھر مسجد میں داخل ہوئے اور کہنے لگے اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدًا عبدہ ورسولہ اور عرض کیا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی قسم روئے زمین پر

الْمَصِّ عَلَيْهِ *

۲۰۸۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ نَعَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبِيلًا قَبْلَ نَحْدِ فَجَاءَتْ بَرَحْلٌ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أَتَالٍ سَيِّدُ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرَطَلُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْحِدِ فَخَرَحَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِي يَا مُحَمَّدُ خَيْرٌ إِنْ تَقْتُلَ تَقْتُلَ ذَا دَمٍ وَإِنْ تُنْعِمَ تُنْعِمَ عَلَى شَاكِرٍ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ نُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَفَرَّكَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَ بَعْدَ الْغَدِ فَقَالَ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ قَالَ مَا قُلْتُ لَكَ إِنْ تُنْعِمَ تُنْعِمَ عَلَى شَاكِرٍ وَإِنْ تَقْتُلَ تَقْتُلَ ذَا دَمٍ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ نُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَفَرَّكَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَ مِنَ الْغَدِ فَقَالَ مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِي مَا قُلْتُ لَكَ إِنْ تُنْعِمَ تُنْعِمَ عَلَى شَاكِرٍ وَإِنْ تَقْتُلَ تَقْتُلَ ذَا دَمٍ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ نُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْلِقُوا ثُمَامَةَ فَأَنْطَلَقَ إِلَى نَحْلِ قَرِيبٍ مِنْ الْمَسْحِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْحِدَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ يَا مُحَمَّدُ وَاللَّهِ مَا كَانَ عَلَى الْأَرْضِ وَجْهٌ أَنْعَضَ إِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ فَقَدْ أَصْبَحَ وَجْهَكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنَ الْوَجْهِ كُلِّهَا إِلَيَّ وَاللَّهِ مَا كَانَ مِنْ دِينٍ أَنْعَضَ إِلَيَّ مِنْ دِينِكَ فَأَصْبَحَ

دِينِكَ أَحَبُّ الدِّينِ كُلِّهِ إِلَيَّ وَاللَّهُ مَا كَانَ مِنْ
بَلَدٍ أُنْعَضَ إِلَيَّ مِنْ بَلَدِكَ فَاصْبَحْ بَلَدُكَ أَحَبُّ
الْبِلَادِ كُلِّهَا إِلَيَّ وَإِنْ خِئْلَتْ أَخَذْتَنِي وَأَنَا أُرِيدُ
لِعُمْرَةٍ فَمَاذَا قَرَى فَبَشَّرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَهُ أَنْ يَغْتَمِرَ فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ
قَالَ لَهُ قَاتِلُ أَصْبَوْتَ فَقَالَ لَا وَلَكِنِّي أَسْلَمْتُ
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا وَاللَّهِ
لَا يَأْتِيَكُمْ مِنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةٌ حِنْطَةٍ حَتَّى يَأْذَنَ
فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

آپ کے چہرے سے زیادہ اور کوئی چہرہ مجھے منہ نہیں تھا اور
اب آپ کے چہرہ انور سے زیادہ کسی کا چہرہ مجھے محبوب نہیں،
خدا کی قسم آپ کے دین سے زیادہ کوئی دین میرے نزدیک برا
نہیں تھا اور آپ کا دین سب دینوں سے زیادہ مجھے محبوب
ہے اور خدا کی قسم کوئی شہر آپ کے شہر سے زیادہ میری نظر
میں برا نہیں تھا۔ اب آپ کا شہر، سب شہروں سے زیادہ مجھے
پسند ہے۔ آپ کے سواروں نے مجھے پکڑ لیا، میں عمرہ کرنے کی
نیت سے جا رہا تھا، تو اب کیا کروں آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے انہیں بشارت دی اور عمرہ کرنے کا حکم دیا۔ جب وہ مکہ
مکرمہ پہنچے تو لوگوں نے ان سے کہا تو بدوین ہو گیا ہے، انہوں
نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ مشرب باسلام ہو گیا اور خدا کی قسم یمامہ کے ملک
سے ایک دانہ گندھوں کا تم تک نہیں پہنچے گا، تاؤ فکدہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اجازت نہ دیں۔

(فائدہ) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی کے زمانہ میں جیل وغیرہ نہیں
تھی، بلکہ مسجد ہی میں قیدیوں کو پابندہ دیا کرتے تھے، سب سے پہلے اسلام میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کوفہ میں جیل بنوائی، مگر وہ
ڈاکوؤں کی وجہ سے محفوظ نہ رہ سکا اس لئے انہوں نے پھر دوسری جیل بنوائی اور اس کا نام تھیں رکھا، واللہ اعلم۔

۲۰۸۳۔ محمد بن عثمان ابو بکر حفصی، عبد الحمید بن جعفر، سعید بن
ابی سعید مقبری، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے چھ سواروں کو ملک نجد کی طرف روانہ فرمایا۔ وہ
ایک آدمی گرفتار کر لائے، جس کا نام ثمامہ بن اطل تھا اور جو
اہل یمامہ کا سردار تھا اور بقیہ حدیث لیث کی روایت کی طرح
مروی ہے باقی اس میں "ان تقتلنی تقتل ذادم" کے الفاظ بیان
ہوئے ہیں اور معنی دونوں کا ایک ہی ہے۔

باب (۲۷۹) یہودیوں کو ملک حجاز سے نکال دینا۔
۲۰۸۵۔ تھیبہ بن سعید، لیث، سعید بن ابی سعید، بواسطہ اپنے
والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے

(۲۷۹) بَابُ إِجْلَاءِ الْيَهُودِ مِنَ الْحِجَازِ *

۲۰۸۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي

ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اسے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے، اور فرمایا، یہودیوں کے پاس چلو، ہم آپ کے ساتھ گئے۔ یہاں تک کہ یہودیوں کے پاس آئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور انہیں پکارا کہ اے یہود کے لوگو! مسلمان ہو جاؤ، محفوظ ہو جاؤ گے، وہ بولے ابو القاسم آپ نے پیغام پہنچا دیا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں یہی چاہتا ہوں کہ مسلمان ہو جاؤ، محفوظ ہو جاؤ گے، انہوں نے کہا اے ابو القاسم آپ نے پیغام پہنچا دیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں یہی چاہتا ہوں، پھر آپ نے تیسری مرتبہ یہی فرمایا، اس کے بعد فرمایا، جان لو کہ زمین اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی ہے اور میں تم کو اس ملک سے جلا وطن کرنا چاہتا ہوں، لہذا تم میں سے جو کوئی اپنا مال بیچنا چاہے، وہ بیچ ڈالے، ورنہ جان لو کہ زمین اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی ہے۔

۲۰۸۶۔ محمد بن رافع اور اسحاق بن منصور، عبد الرزاق بن جریج، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ بنی النضیر اور قریطہ کے لوگ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لڑے، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی النضیر کے لوگوں کو نکال دیا اور قریطہ کے لوگوں کو رہنے دیا، اور ان پر احسان کیا، یہاں تک کہ اس کے بعد قریطہ لڑے، جب آپ نے ان کے مردوں کو مار ڈالا، اور ان کی عورتوں اور بچوں اور مالوں کو مسلمانوں میں تقسیم کر دیا، مگر بعض ان میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل گئے تھے، آپ نے انہیں امن دیا۔ وہ مشرف باسلام ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ سے یہود کو نکال دیا، کلی طور پر قہقار کو جو عبد اللہ بن سلام کی قوم تھی اور بنی حارثہ کو اور ہر ایک یہودی کو، جو مدینہ منورہ میں تھا۔

هَزِيمَةُ أَنَّهُ قَالَ بَيْنَا لَحْنٌ فِي الْعَسْحِدِ إِذْ حَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَطِيعُوا إِلَيَّ يَهُودُ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى جِئْنَاهُمْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ يَهُودِ اسْلُمُوا تَسْلُمُوا فَقَالُوا قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ أُرِيدُ اسْلُمُوا تَسْلُمُوا فَقَالُوا قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ أُرِيدُ فَقَالَ لَهُمُ الثَّالِثَةُ فَقَالَ اعْلَمُوا أَنَّمَا الْأَرْضُ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَنِّي أُرِيدُ أَنْ أَجْلِبَكُمْ مِنْ هَذِهِ الْأَرْضِ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَإِنَّا فَاغْلَمُوا أَنْ الْأَرْضُ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ *

۲۰۸۶۔ و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَقَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ حُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ يَهُودَ بَنِي النَضِيرِ قَرِيطَةَ خَارَتُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحْلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي النَضِيرِ وَأَفْرَ قَرِيطَةَ وَمَنْ عَلَيْهِمْ حَتَّى خَارَتِ قَرِيطَةَ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَتَلَ وَجَالَهُمْ وَقَسَمَ نِسَاءَهُمْ وَأَوْلَادَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا أَنْ بَعْضُهُمْ لَجِبُوا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَنَهُمْ وَاسْلُمُوا وَأَحْلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُودَ الْمَدِينَةِ كُلَّهُمْ بَنِي قَيْنِقَاعَ وَهُمْ قَوْمُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ وَيَهُودَ بَنِي حَارِثَةَ وَكُلَّ يَهُودِي كَانَ بِالْمَدِينَةِ *

۴۰۸۷۔ ابو الخاثر، عبد اللہ بن وہب، حفص بن میسرہ موسیٰ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، باقی ابن جریج کی حدیث کا مل اور بڑی ہے۔

۴۰۸۸۔ زہیر بن حرب، شحاک بن مخلد، ابن جریج (دوسری سند) محمد بن رافع، عبد الرزاق، ابن جریج ابو زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے سنا، فرماتے تھے کہ مجھ سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ میں یہود اور نصاریٰ کو جزیرۃ العرب سے ضرور نکال دوں گا اور مسلمانوں کے علاوہ اور کسی کو نہیں رہنے دوں گا۔

۴۰۸۹۔ زہیر بن حرب، روح بن عبادہ، سفیان ثوری، (دوسری سند) سلمہ بن ہشیب، حسن بن امین، معقل، ابن عبید اللہ، ابو زہیر سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

باب (۲۸۰) جو شخص عہد شکنی کرے اس کا قتل درست ہے، اور قلعہ والوں کو کسی عادل شخص کے فیصلہ پر اتارنا جائز ہے۔

۲۰۹۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور محمد بن ثنیٰ اور ابن بشار، شعبہ سعید بن ابراہیم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابو امامہ بن سہیل بن حنیف سے سنا، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، فرما رہے تھے کہ قرظہ کے یہودی حضرت سعد بن معاذ کے فیصلہ پر آئے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعید کو بلا بھیجا۔ تو وہ ایک گدھے پر سوار ہو کر آپ کے پاس

۲۰۸۷۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ مُوسَىٰ بِهِذَا الْإِسْنَادِ هَذَا الْحَدِيثَ وَحَدِيثُ بِنِ جُرَيْجٍ أَكْثَرُ وَأَثَمٌ *

۲۰۸۸۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَأْخِرُ حُرَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ حَزِيرَةِ الْعَرَبِ حَتَّى لَا أَدْعَ إِلَّا مُسْلِمًا *

۲۰۸۹۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ح وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَهُوَ ابْنُ عَمِيْدِ اللَّهِ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ بِهِذَا الْإِسْنَادِ مِثْلُهُ *

(۲۸۰) بَابُ جَوَازِ قِتَالِ مَنْ نَقَضَ الْعَهْدَ وَجَوَازِ إِتْرَالِ أَهْلِ الْحِصْنِ عَلَى حُكْمِ حَاكِمٍ عَدْلٍ أَهْلٍ لِلْحُكْمِ *

۲۰۹۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبُو بَشَّارٍ وَالْعَافِيَةُ مُنْقَارَةً قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أَمَامَةَ بْنَ سَهْلٍ ابْنَ خُنَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخَدْرِيَّ قَالَ نَزَلَ أَهْلُ قُرَيْظَةَ عَلَى

حُكْمُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى سَعْدٍ فَأَتَاهُ عَلَى جِمَارٍ قَلَمًا ذَنًا قَرِيبًا مِنَ الْمَسْحَدِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ قُومُوا إِلَيَّ سَيِّدِكُمْ أَوْ خَيْرِكُمْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَؤُلَاءِ رَكَعُوا عَلَى حُكْمِكَ قَالَ تَقْتُلُ مُقَاتِلَتَهُمْ وَتَسْبِي ذُرِّيَّتَهُمْ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَيْتَ بِحُكْمِ اللَّهِ وَرَبِّمَا قَالَ فَضَيْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ وَلَمْ يَذْكُرْ ابْنَ الْمُثَنَّى وَرَبِّمَا قَالَ فَضَيْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ *

آئے، جب مسجد کے قریب پہنچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار سے ارشاد فرمایا کہ اپنے سردار کے لئے یا اپنی قوم کے بہتر شخص کے لئے کھڑے ہو جاؤ (۱) پھر فرمایا، یہ لوگ بنی قریظہ (قلعہ سے) تمہارے فیصلہ پر اتارے ہیں، حضرت سعدؓ بولے، ان میں جو لڑائی کے قابل ہیں، انہیں قتل کر دیا جائے، اور ان کے بچوں اور عورتوں کو قید کر لیا جائے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تو نے اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کے موافق فیصلہ کیا ہے، اور کبھی کہا کہ تو نے بادشاہ (اللہ تعالیٰ) کے فیصلہ کے مطابق فیصلہ کیا ہے اور ابنِ مثنیٰ نے یہ آخری جملہ ذکر کیا۔

(فائدہ) جب بنو قریظہ نے جنگ خندق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وفائی اور کافروں کے ساتھ شریک ہو کر مسلمانوں کو ہار دیا تو آپ نے اس جنگ کے ختم ہو جانے کے بعد بنی قریظہ کا محاصرہ کیا اور وہ لوگ ایک قلعہ میں تھے، جب وہ تنگ آ گئے، تو اس شرط پر قلعہ خالی کرنے کے لئے تیار ہو گئے کہ حضرت سعد بن معاذؓ ہمارے حق میں جو فیصلہ کریں، وہ ہمیں منظور ہے اور حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رضی تھے، اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا کہ اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ کہ انہیں سواری پر سے اتار سکیں، ورنہ قیام تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی وقت بھی پسند نہ تھا اور نہ ہی اب پسند ہے۔

۲۰۹۱- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرٌ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْلُوبٍ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْإِسْمَاعِيلِ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ حَكَمْتَ بِهِمْ بِحُكْمِ اللَّهِ وَقَالَ مَرَّةً لَقَدْ حَكَمْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ *

۲۰۹۱- زہیر بن حرب، عبد الرحمن بن مہدی، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، اور اس حدیث میں یہ بھی بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا اور ایک مرتبہ فرمایا، بادشاہ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا۔

۲۰۹۲- وَحَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ نُنْ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ

۲۰۹۲- ابو نکر بن ابی شیبہ اور محمد بن علاء الہمدانی، ابن نمیر، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

(۱) کسی کے لئے کھڑے ہونے کی کئی صورتیں ہیں (۱) سردار اور امیر پیشوا کے ہر فرد کو کھڑے کر دینا، یہ ممنوع ہے اس لئے کہ یہ طریقہ تکبر کے مشابہ ہے (۲) جو شخص تکبر کی وجہ سے اپنے لئے دوسروں کا کھڑا ہونا پسند کرے تو اس کے لئے کھڑے ہونا بھی ممنوع ہے (۳) ایک شخص لیے سر سے داہن آیا ہو تو اس کے آنے پر اس سے ملاقات کے لئے کھڑے ہونا مستحب ہے (۴) کسی کو کوئی نعمت حاصل ہوئی ہو اس کو مہار کا دینے کے لئے کھڑے ہونا بھی مستحب ہے (۵) کسی کو کوئی مصیبت اور پریشانی پہنچی ہو تو اسے تسلی دینے کے لئے کھڑے ہونا بھی مستحب ہے (۶) کسی بڑے کے آنے پر بطور احترام کے اور تعظیم کے اس کے لئے کھڑے ہونا اس بارے میں علماء کرام کے دونوں قول ہیں۔

روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضرت سعد بن معاذ کو جنگ خندق میں ابن عرقہ قریشی نے ایک حیر مارا جو کہ آپ کی رگ اکھل میں لگا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعدؓ کے لئے مسجد میں ایک خیمہ لگا دیا اور وہیں قریب سے ان کی حراج پر سی فرما لیتے، جب آپ جنگ خندق سے واپس ہوئے، تو ہتھیار اتار دیئے اور غسل فرمایا تو جبریل امین آپ کے پاس تشریف لائے اور وہ غبار سے اپنا سر جھٹک رہے تھے اور بولے کہ آپ نے ہتھیار اتار ڈالے اور خدا کی قسم ہم نے تو ہتھیار نہیں اتارے، ان کی طرف چلو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کدھر، تو حضرت جبریل نے بنی قریظہ کی طرف اشارہ فرمایا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے قتال کیا اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیصلہ پر اترے، تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا فیصلہ حضرت سعدؓ پر رکھا، حضرت سعدؓ بولے کہ میں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ ان میں جو لڑنے کے قابل ہیں انہیں قتل کر دیا جائے اور ان کے بچے اور عورتیں قید کر لی جائیں اور ان کے مالوں کو تقسیم کر دیا جائے۔

(تاکد) اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب کا علم نہیں تھا۔

۲۰۹۳۔ ابو کریم، ابن نمیر، ہشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ مجھے خبر دی گئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعدؓ کے فیصلہ پر فرمایا کہ تم نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔

۲۰۹۴۔ ابو کریم، ابن نمیر، ہشام، بواسطہ اپنے والد حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ کا زخم سوکھ گیا اور اچھا ہونے کو تھا انہوں نے دعا کی، الٰہی تو جانتا ہے کہ مجھے تیری راہ میں ان لوگوں کے ساتھ جہاد کرنے سے جہنمیں نے تیرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلایا اور اس کو اس کے وطن سے نکالا، کوئی چیز اس سے زیادہ پسند نہیں،

نُمِرٌ قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُصِيبَ سَعْدُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ رَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْعُرْقَةِ رَمَاهُ فِي الْأَكْحَلِ فَضَرَبَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِيْمَةً فِي الْمَسْحِدِ بَعُوْدُهُ مِنْ قَرِيبٍ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَضَعَ السَّلَاحَ فَاعْتَمَسَ قَاتَاهُ جَبْرِيلُ وَهُوَ يَنْفُضُ رَأْسَهُ مِنَ الْغُبَارِ فَقَالَ وَضَعْتَ السَّلَاحَ وَاللَّهِ مَا وَضَعْنَاهُ اخْرُجْ إِلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتَيْنِ فَأَشَارَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ فَقَاتَلَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَزَلُّوا عَلَى حُكْمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُكْمَ فِيهِمْ إِلَى سَعْدٍ قَالَ فَإِنِّي أَخُكُمُ فِيهِمْ أَنْ تَقْتَلَ الْمُقَاتِلَةَ وَأَنْ نُسَيِّ الدَّرِيَّةَ وَالنِّسَاءَ وَنُقَسِّمَ أَمْوَالَهُمْ *

(تاکد) اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب کا علم نہیں تھا۔

۲۰۹۴۔ ابُو کریم، ابن نمیر، ہشام، بواسطہ اپنے والد حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ کا زخم سوکھ گیا اور اچھا ہونے کو تھا انہوں نے دعا کی، الٰہی تو جانتا ہے کہ مجھے تیری راہ میں ان لوگوں کے ساتھ جہاد کرنے سے جہنمیں نے تیرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلایا اور اس کو اس کے وطن سے نکالا، کوئی چیز اس سے زیادہ پسند نہیں،

الہی اگر قریش کی لڑائی ابھی باقی ہو، تو مجھے زندہ رکھ، میں ان سے جہاد کروں گا، الہی میں سمجھتا ہوں کہ تو نے ان کی اور ہماری لڑائی ختم کر دی ہے، اگر ایسا ہے تو اس زخم کو کھول دے اور میری موت اسی زخم میں کر دے، چنانچہ وہ زخم ہنسی کے مقام سے پہنے لگا، اور مسجد والے نہیں ڈرے اور مسجد میں ان کے ساتھ ہی بنی غفار کا خیر تھا، مگر خون ان کی طرف پہنے لگا، تب وہ بولے، اے خیرہ والو! یہ کیا ہے جو تمہاری طرف سے آ رہا ہے، دیکھتے کیا ہیں کہ حضرت سعد کا زخم بہہ رہا ہے اور اسی سے انہوں نے وفات پائی۔

(فائدہ) حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تمنا، تمنائے شہادت تھی، آرزوئے موت نہ تھی، سو اس مبارک تمنا کو اللہ رب العزت نے فوراً پور فرمایا، واللہ اعلم۔

۲۰۹۵۔ علی بن حسین بن سلیمان کوفی، عہدہ، ہشام سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ زخم اسی رات سے جاری ہو گیا اور جاری رہا، یہاں تک کہ انتقال فرما گئے، اور یہ حدیث میں زیادتی ہے کہ شاعر نے اسی کے متعلق یہ شعر کہے ہیں،

فَرَيْشُ شَيْءٍ فَأَنْقَبِي أَحَابِدَهُمْ فَبِكَ اللّٰهُمَّ فَإِنِّي
أَطْلُ أُنْتُ قَدْ وَضَعْتُ الْحَرْبَ نَيْنًا وَبَيْنَهُمْ فَإِنْ
كُنْتُ وَضَعْتُ الْحَرْبَ نَيْنًا وَبَيْنَهُمْ فَأَفْجَرَهَا
وَأَجْعَلُ مَوْنِي فِيهَا فَأَنْصَحَرْتُ مِنْ لَيْبِهِ فَلَمْ
يَرْغَبْهُمْ وَفِي الْمَسْجِدِ مَعَهُ خَيْمَةٌ مِنْ بَنِي غِفَارٍ
إِلَّا وَاللّٰمُ يَسْبِيلُ إِلَيْهِمْ فَقَالُوا يَا أَهْلَ الْخَيْمَةِ مَا
هَذَا الَّذِي بَأَيْنَا مِنْ فَيْلِكُمْ فَإِذَا سَعْدٌ حَرْحُهُ
يَغْدُ دُمًا فَمَاتَ مِنْهَا *

۲۰۹۵۔ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ
سُلَيْمَانَ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا عَيْنَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ
الْأَسَدِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَأَنْفَخَرُ مِنْ لَيْبِهِ
فَمَا زَالَ يَسْبِيلُ حَتَّى مَاتَ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ
قَالَ فَذَلِكَ حِينَ يَقُولُ الشَّاعِرُ

أَلَا يَا سَعْدُ سَعْدُ بَنِي مُعَاذٍ
فَمَا فَعَلْتَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرُ
لَعَمْرُكَ إِنَّ سَعْدَ بَنِي مُعَاذٍ
غَدَاةً نَحْمَلُوا لَهُوَ الصَّبُورُ
نَرَكْتُمْ فِدْرَكْتُمْ لَأَ شَيْءٍ فِيهَا
وَقَدَرُ الْقَوْمِ حَامِيَةٌ تَعْمُرُ
وَقَدْ قَالَ الْكَرِيمُ أَبُو حَسَابٍ
أَقِيمُوا فَيْقَاعُ وَلَا تَسِيرُوا
وَقَدْ كَانُوا يَلْدَبُهُمْ يُقَالُ
كَمَا تَقَلَّتْ بِمَيْطَانِ الصُّحُورُ

(فائدہ) غرض اس سے یہ تھی کہ سعد بن قریظہ کی سفارش کریں۔

اے (حضرت) سعد بن معاذ
قریظہ اور بنی نضیر کیا ہوئے
قسم ہے حیرتی زندگی کی اے سعد بن معاذ
جس صبح کو تم مصیبت اٹھا رہے ہو خاموش ہے
اے اوس! تم نے اپنی ہانڈی خالی چھوڑ دی
اور قوم کی ہانڈی گرم ہے جوش مار رہی ہے
نیک ٹکس ابو حباب (منافق) نے کہہ دیا ہے
تھکنا دلو ٹھہرے رہو، اور مت جاؤ
حالانکہ وہ شہر میں ایسے ذلیل و خوار ہیں
جیسا کہ میٹان پہاڑی میں پتھر ذلیل ہیں

باب (۲۸۱) جہاد میں سبقت کرنا، اور امور ضروریہ

(۲۸۱) بَابُ الْمُبَادَرَةِ بِالْغَزْوِ وَتَقْدِيمِ

میں سے اہم کو مقدم کرنا۔

۲۰۹۶۔ عبد اللہ بن محمد بن اسحاق الضحیٰ جویریہ بن اسماء، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جس وقت ہم غزوہ احزاب سے لوٹے، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کیا، کہ کوئی ظہر کی نماز نہ پڑھے، جب تک بنی قریظہ کے حملہ میں نہ پہنچے، بعض حضرات وقت نکل جانے کی وجہ سے ڈرے انہوں نے وہاں جانے سے قبل ہی نماز پڑھ لی، اور دوسروں نے کہا کہ ہم تو وہیں نماز پڑھیں گے، جہاں حضورؐ نے حکم دیا ہے اگرچہ وقت باقی نہ رہے، پھر آپؐ دونوں جماعتوں میں سے کسی پر ناراض نہیں ہوئے۔

تطبیق بایں صورت ہے کہ یہ حکم آپؐ نے ظہر کا وقت آجانے کے بعد کیا، تو بعض ظہر پڑھ چکے تھے، انہیں عصر کی نماز پڑھنے کا حکم ہوا اور بعض نے ظہر نہیں پڑھی تھی، انہیں ظہر کی نماز وہاں پڑھنے کا حکم ہوا۔

باب (۲۸۲) جب اللہ تعالیٰ نے مہاجرین کو فتوحات کے ذریعہ غنی کر دیا، تو انصار کے اموال اور ان کے عطا یا واپس کر دیئے۔

۲۰۹۷۔ ابو طاہر اور حرمہ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب مہاجرین مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ آئے تو وہ خالی ہاتھ تھے اور انصار کے پاس زمینیں اور گھیت تھے، تو انصار نے مہاجرین کو اپنی جائیداد اس طریقہ سے تقسیم کر دی کہ اپنے اموال کی نصف آمدنی مہاجرین کی ہے کہ وہ بس کام اور محنت کرتے رہیں، اور حضرت انس بن مالک کی والدہ جن کا نام حضرت ام سلیم تھا اور حضرت عبد اللہ بن ابی طلحہ کی بھی والدہ تھیں، جو حضرت انس کے مادری بھائی تھے، تو حضرت انس کی والدہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھو کہ ایک درخت دیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ درخت ام ایمن کو دے دیا، جو آپ کی

أَهَمُّ الْأَمْرَيْنِ الْمُتَعَارَضَيْنِ *

۲۰۹۶۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَسْمَاءَ الضُّعْمِيُّ حَدَّثَنَا حُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ أَعْبَدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَادَى بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ انْصَرَفَ عَنِ الْأَحْزَابِ أَنْ لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدُ الظُّهْرِ إِلَّا فِي بَيْتِ قُرَيْظَةَ فَتَحَوُّفًا مِمَّنْ قَوَّتِ الْوَقْتَ فَصَلُّوا ذُوْنَ بَيْتِ قُرَيْظَةَ وَقَالَ آخَرُونَ لَا نُصَلِّي إِلَّا حَيْثُ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ قَاتَلْنَا الْوَقْتَ قَالَ فَمَا عَفَّ وَاحِدًا مِنَ الْفَرِيقَيْنِ *

(۲۸۲) بَاب رَدِّ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى الْأَنْصَارِ مَنَاحِيَهُمْ مِنَ الشَّجَرِ وَالشَّرِّ حِينَ اسْتَعْوَا عَنْهَا بِالْفَتْوحِ *

۲۰۹۷۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ مِنْ مَكَّةَ الْمَدِينَةَ قَدِمُوا وَلَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ وَكَانَ الْأَنْصَارُ أَهْلُ الْأَرْضِ وَالْعَقَارِ فَقَاسَمَهُمُ الْأَنْصَارُ عَلَى أَنْ أُعْطَوْهُمْ أَنْصَافُ ثَمَارِ أَمْوَالِهِمْ كُلِّ عَامٍ وَيَكْفُونَهُمُ الْعَمَلُ وَالسُّقُوتُ وَكَانَتْ أُمُّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَهِيَ تُدْعَى أُمَّ سَلِيمٍ وَكَانَتْ أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ كَانَ أَحَا بَأَنَسِ بِأُمِّهِ وَكَانَتْ أُعْطَتْ أُمُّ أَنَسِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَاقًا لَهَا فَأَعْطَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ أَمْ أَيْمَنَ مَوْلَانَهُ أَمْ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ ابْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا فَرَعَ مِنْ قَبَالِ أَهْلِ خَيْبَرٍ وَأَنْصَرَفَ إِلَى الْمَدِينَةِ رَدَّ الْمُهَاجِرُونَ إِلَى الْأَنْصَارِ مَا بَيْنَهُمْ الَّتِي كَانُوا مَنُحُوهُمْ مِنْ بَنَاتِهِمْ قَالَ فَرَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُمِّي عِدَّةَهَا وَأَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْ أَيْمَنَ مَكَانَهُ مِنْ خَائِفِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَ مِنْ شَتَانٍ أَمْ أَيْمَنَ أَمْ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَنَّهَا كَانَتْ وَصِيفَةً لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَكَانَتْ مِنَ الْحَبَشَةِ فَلَمَّا وَلَدَتْ أُمِّيَّةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا تَوَفَّيَ أَبُوهُ فَكَانَتْ أَمْ أَيْمَنَ نَحْضَتُهُ حَتَّى كَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْتَقَهَا ثُمَّ أُنْكِحَهَا زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ ثُمَّ تَوَفَّيَتْ بَعْدَ مَا تَوَفَّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَمْسَةِ أَشْهُرٍ *

(قائد) کی وجہ سے اللہ تبارک و تعالیٰ انصار کی شان میں فرماتا ہے، وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْأَيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يَحْمَدُونَ مِنْ هَاجَرِ إِلَيْهِمُ الْآيَةُ

۲۰۹۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور حامد بن عمر انکراوی اور محمد بن عبد الاعلیٰ قیس، معمر بن سلیمان، بواسطہ اپنے والد، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو کوئی شخص اپنی زمین کے درخت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے قریظہ اور نصیر کو فتح کیا، تو آپ نے ہر ایک کو واپس کرنا شروع کیا۔ جو اس نے دیا تھا۔ انسؓ بیان کرتے ہیں کہ میرے گھر والوں نے مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا کہ آپ سے وہ مانگوں، جو میرے لوگوں نے آپ کو دیا تھا، سب یا اس میں سے کچھ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ

آزاد کردہ باندی تھیں، ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیرہ والوں کے قتال سے فارغ ہوئے اور مدینہ منورہ کو لوٹے، تو مہاجرین نے انصار کو ان کی دی ہوئی چیزیں واپس کر دیں، تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری والدہ کو بھی ان کا درخت واپس کر دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام ایمنؓ کو اس کے بدلہ میں اپنے ہاٹ سے درخت دے دیا، ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ حضرت ام ایمنؓ جو حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی والدہ تھیں، وہ حضرت عبد اللہ بن عبد المطلب کی لونڈی تھیں، اور وہ ملک حبش کی رہنے والی تھیں، جب حضرت آمنہؓ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے والد محترم کی وفات کے بعد جنا تو اس وقت ام ایمنؓ آپ کی پرورش کرتی تھیں، یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بڑے ہوئے، تو آپ نے ان کو آزاد کر دیا، اور ان کا نکاح حضرت زید بن حارثہ سے کر دیا، اور ام ایمنؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے پانچ ماہ بعد وفات پائی۔

ام ایمن کو دے دیا تھا، چنانچہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے وہ مجھے دے دیا اتنے میں اسن ایمن آگئیں اور انہوں نے میری گردن میں کپڑا ڈالا اور بولیں خدا کی قسم ہم تو تجھے نہیں دیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ام ایمن اسے چھوڑ دے اور میں تجھے یہ ایہ دوں گا۔ اور وہ یہ کہتی تھیں، ہرگز نہیں۔ اس ذات کی قسم جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں، اور آپ فرماتے، میں تجھے اتنا دوں گا، حتیٰ کہ آپ نے اسے دس گنا یا دس گنا کے قریب دیا۔

باب (۲۸۳) دار الحرب میں مال غنیمت میں سے کھانا جائز ہے!

۲۰۹۹۔ شیمان بن فروخ، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال، حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خیبر کے دن میں نے ایک تھیلی پائی، میں نے اس کو دہالیا اور کہنے لگا کہ اس میں سے آج میں کسی کو نہیں دوں گا۔ مگر جو دیکھتا ہوں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے اس کہنے پر تبسم فرما رہے ہیں۔

(تاکہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ علماء کرام اس بات پر اجماع ہے کہ جب تک مسلمان دار الحرب میں رہیں، اہل حرب کا بقدر حاجت کے کھانا کھالیا درست ہے، خواہ امام سے اجازت لی ہو، یا نہ لی ہو، مگر پچاند درست نہیں، اگر بیچا ہے، تو اس کی قیمت مال غنیمت میں محسوب ہوگی اور اس بات پر بھی سوائے شیعہ کے اہل اسلام کا اجماع ہے، کہ اہل کتاب کا بیجو درست ہے اور گوجر بیہود پر حرام تھی، مگر مسلمانوں کو ان کی چربی کا استعمال درست ہے، جمہور علمائے کرام کا یہی مسلک ہے۔

۲۱۰۰۔ محمد بن بشار العبیدی، یزید بن اسد، شعبہ، حمید بن ہلال، حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ایک تھیلی، جس میں کھانا اور چربی تھی، خیبر کے دن کسی نے ہماری طرف پھینکی، میں دوڑا تاکہ اسے لوں، پھر جو دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہیں، میں آپ سے شرمایا۔

۲۱۰۱۔ محمد بن غنی، ابو داؤد، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، لیکن اس میں ”جرباب من لحم“ کے لفظ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَعْطَاهُ اُمُّ اَيْمَنُ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِيَهُنَّ فَجَاعَتْ اُمُّ اَيْمَنُ فَحَقَلَتْ الثَّوْبَ يَحْيٰ غَنِيًّا قَالَتْ وَاللّٰهِ لَا نَعْطِيكَهُنَّ وَقَدْ اَعْطَانِيَهُنَّ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اُمُّ اَيْمَنُ اُتْرِكِيهِ وَلَئِكَ كَذًا وَكَذَا وَتَقُولُ كَذًا وَالَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَجَعَلَ يَقُولُ كَذًا حَتّٰى اَعْطَاهَا عَشْرَةَ اَمْثَالِهِ اَوْ قَرِيْبًا مِنْ عَشْرَةِ اَمْثَالِهِ *

(۲۸۳) بَاب حَوَازِ الْاَكْلِ مِنْ طَعَامِ الْغَنِيْمَةِ فِي دَارِ الْحَرْبِ *

۲۰۹۹۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَغْيِي ابْنُ الْمُغْبِرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَغْفَلٍ قَالَ اَصْبْتُ جَرَابًا مِنْ شَحْمِ يَوْمٍ خَبِيرٍ قَالَ فَالْتَرَمْتُهُ فَقُلْتُ لَا اَعْطِيهِ الْيَوْمَ اَحَدًا مِنْ هَذَا شَيْئًا قَالَ فَالْتَفَتُ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَبَسِّمًا *

(تاکہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ علماء کرام اس بات پر اجماع ہے کہ جب تک مسلمان دار الحرب میں رہیں، اہل حرب کا بقدر حاجت کے کھانا کھالیا درست ہے، خواہ امام سے اجازت لی ہو، یا نہ لی ہو، مگر پچاند درست نہیں، اگر بیچا ہے، تو اس کی قیمت مال غنیمت میں محسوب ہوگی اور اس بات پر بھی سوائے شیعہ کے اہل اسلام کا اجماع ہے، کہ اہل کتاب کا بیجو درست ہے اور گوجر بیہود پر حرام تھی، مگر مسلمانوں کو ان کی چربی کا استعمال درست ہے، جمہور علمائے کرام کا یہی مسلک ہے۔

۲۱۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا نَهْزُ بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَغْفَلٍ يَقُولُ رَمِيْنَا جَرَابًا فِيهِ طَعَامٌ وَشَحْمٌ يَوْمَ خَبِيرٍ فَوَيْتُ لِيَ اَحَدَهُ قَالَ فَالْتَفَتُ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ *

۲۱۰۱۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ

ہیں، اور ”طعام“ کا ذکر نہیں ہے۔

باب (۲۸۴) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسلام کی دعوت کے لئے ہر قل کے نام مکتوب!

۳۱۰۲۔ اسحاق بن ابراہیم الحنفی اور ابن ابی عمر اور محمد بن رافع اور عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، عید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا تھا کہ اس مدت معاہدہ میں جو میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان پائی تھی، میں ملک شام گیل اور وہاں موجود تھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ایک خط ہر قل بادشاہ روم کے پاس آیا، حضرت وجہ کلبی (۱) اسے لے کر آئے، اور حاکم بصری کو دے دیا، حاکم بصری نے اسے ہر قل تک پہنچا دیا، ہر قل نے کہا، اس مدعی نبوت کی قوم کا کوئی شخص یہاں موجود ہے، حاضرین نے کہا ہاں، اس کے بعد مجھے قریش کے چند آدمیوں کے ساتھ بلایا گیا، چنانچہ ہم ہر قل کے پاس آئے، اور اس کے سامنے بیٹھ گئے، اس نے ہمیں اپنے سامنے بٹھلایا، اور بولا، تم میں سے اس شخص سے جو اپنے کو نبی کہتا ہے، رہنے میں کون زیادہ قریب ہے؟ ابو سفیان نے کہا، میں نے جواب دیا، کہ میں ہوں، پھر مجھے ہر قل کے سامنے بٹھلایا گیا، اور میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے بٹھلایا، اس کے بعد اپنے ترجمان کو بلایا، اور اس سے کہا کہ میں ان سے اس شخص کا حال دریافت کروں گا، جو نبوت کا دعویٰ کرتا ہے، تو اگر وہ جھوٹ بولے، تو تم اس کا جھوٹ ظاہر کر دیتا۔ ابو سفیان بیان کرتے ہیں، خدا کی قسم اگر مجھے یہ ذرہ ہو، کہ یہ لوگ میرا جھوٹ بیان کر دیں گے، تو میں ضرور جھوٹ بولوں، پھر ہر قل نے اپنے ترجمان سے کہا، کہ اس سے پوچھو، ان کا حسب تم میں کیسا ہے؟ ابو سفیان نے جواب دیا وہ

قَالَ جَرَّابٌ مِنْ شَحْمٍ وَلَمْ يَذْكُرِ الطَّعَامَ *
(۲۸۴) كِتَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هِرَقْلَ يَدْعُوهُ إِلَى الْإِسْلَامِ *
۲۱۰۲ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْفَلِيُّ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِبْنِ رَافِعٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْأَخْرَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَا سُمَيَانَ أَخْبَرَهُ مِنْ فِيهِ إِلَى فِيهِ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي الْمَدِينَةِ النَّبِيِّ كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَيْنَا أَنَا بِالشَّامِ إِذْ جَاءَ إِلَى هِرَقْلَ يُعْنِي عَظِيمُ الرُّومِ قَالَ وَكَانَ ذَحِيَّةُ الْكَلْبِيِّ جَاءَ بِهِ فَدَفَعَهُ إِلَيَّ عَظِيمُ بَصْرِي فَدَفَعَهُ عَظِيمُ بَصْرِي إِلَى هِرَقْلَ فَقَالَ هِرَقْلُ هَلْ هَاهُنَا أَحَدٌ مِنْ قَوْمِ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يُزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَدَعَيْتُ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَدَخَلْنَا عَلَى هِرَقْلَ فَأَجْلَسَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ أَتَيْكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا مِنْ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يُزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَقَالَ أَبُو سَفْيَانَ فَقُلْتُ أَنَا فَأَجْلَسُونِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَجْلَسُوا أَصْحَابِي حَتَّى ثَمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهِ فَقَالَ لَهُ قُلْ لَهُمْ إِنِّي سَأَلْتُ هَذَا عَنِ الرَّجُلِ الَّذِي يُزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِبُوهُ قَالَ فَقَالَ أَبُو سَفْيَانَ وَإِنَّ اللَّهَ لَوَلَا مَخَافَةَ أَنْ يُؤْتَرَ عَلَيَّ الْكَذِبُ لَكَذَبْتُ ثُمَّ قَالَ

(۱) حضرت وجہ کلبی بہت خوبصورت صحابی تھے حضرت جبریل علیہ السلام انکرا انھیں کی شکل میں آیا کرتے تھے۔

لَبَرَّحْمَانِهِ سَلَّمَ كَيْفَ حَسَبُهُ فَيَكُفُّمْ قَالَ قُلْتُ
هُوَ فَيَا ذُو حَسْبٍ قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ آتَابِهِ
مِلْكٌ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَهَمُونَهُ بِالْكَذِبِ
بَلْ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ وَمَنْ يَتَّبِعُهُ
أَشْرَافُ النَّاسِ أَمْ ضَعُفَاؤُهُمْ قَالَ قُلْتُ نَلْ
ضَعُفَاؤُهُمْ قَالَ أَرِيدُونَ أَمْ يَقْضُونَ قَالَ قُلْتُ
لَا نَلْ أَرِيدُونَ قَالَ هَلْ تَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ
دِينِهِ نَعْدُ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَحْطَةٌ لَهُ قَالَ قُلْتُ لَا
قَالَ فَهَلْ فَاتَتْهُمْ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ
فِيَالَكُمْ إِيَّاهُ قَالَ قُلْتُ تَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ
سَبْحًا يَصِيبُ مِنَّا وَيُصِيبُ مِنْهُ قَالَ فَهَلْ يَغْيُرُ
قُلْتُ لَا وَنَحْنُ مِنْهُ فِي مَدَّةٍ لَا نَدْرِي مَا هُوَ
صَابِعٌ فِيهَا قَالَ فَوَاللَّهِ مَا أَمْكَنْتَنِي مِنْ كَلِمَةٍ
أَدْخُلُ فِيهَا شَيْئًا غَيْرَ هَذِهِ قَالَ فَهَلْ قَالَ هَذَا
الْقَوْلَ أَحَدٌ فَلَنَّهُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ لَبَرَّحْمَانِهِ قُلْ
لَهُ إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ حَسْبِهِ فَرَعَمْتُ أَنَّهُ فَيَكُفُّ
ذُو حَسْبٍ وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِي أَحْسَابِ
قَوْمِهَا وَسَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ فِي آتَابِهِ مِلْكٌ
فَرَعَمْتُ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ آتَابِهِ مِلْكٌ
قُلْتُ رَحُلٌ يَطْلُبُ مِلْكُ آتَابِهِ وَسَأَلْتُكَ عَنْ
أَتَاعِهِ أَضْعَافُهُمْ أَمْ أَشْرَافُهُمْ فَقُلْتُ بَلْ
ضَعُفَاؤُهُمْ وَهُمْ أَتَاعُ الرُّسُلِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ
كُنْتُمْ تَتَهَمُونَهُ بِالْكَذِبِ قُلْتُ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ
فَرَعَمْتُ أَنْ لَا فَقَدْ عَرَفْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَذْعِ
الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذْهَبُ فَيَكْذِبُ عَلَى
اللَّهِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ تَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ
نَعْدُ أَنْ يَدْخُلَهُ سَحْطَةٌ لَهُ فَرَعَمْتُ أَنْ لَا
وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ إِذَا خَالَطَ بِشَاشَةِ الْفُلُوبِ

ہم میں بہت عمدہ حسب والے ہیں، ہر قل نے دریافت کیا کہ
ان کے باپ دادا میں کوئی بادشاہ بھی ہوا ہے؟ میں نے کہا نہیں،
ہر قل نے پوچھا اس دعویٰ نبوت سے پہلے کبھی تم نے ان کو
جھوٹ بولتے سنا ہے؟ میں نے کہا نہیں، ہر قل بولا اچھا ان کے
پیروکار بڑے بڑے لوگ ہیں، یا کہ غریب و کمزور؟ میں نے کہا
کہ غریب، ہر قل بولا، ان کے متبعین بڑھتے جاتے ہیں، یا کم
ہوتے جاتے ہیں؟ میں نے کہا بڑھتے جاتے ہیں، ہر قل نے کہا
ان کے تابعداروں میں سے کوئی ان کا دین اختیار کر کے اسے
برا سمجھ کر پھر بھی جاتا ہے، یا نہیں؟ میں نے کہا نہیں، ہر قل
نے کہا، تم نے ان سے لڑائی بھی کی ہے؟ میں نے کہا ہاں،
ہر قل نے کہا لڑائی کا نتیجہ کیا رہتا ہے؟ میں نے کہا، لڑائی
ہمارے اور ان کے درمیان ڈول کی طرح ہے، کبھی وہ کھینچ
لیجاتے ہیں اور کبھی ہم، ہر قل بولا، وہ معاہدہ کی خلاف ورزی
کرتے ہیں؟ میں نے کہا نہیں، مگر اس وقت معاہدہ کی مدت
ہے، معلوم نہیں، وہ اس میں کیا کریں، ابوسفیان کہتے ہیں۔ بخدا
ہر قل نے سوائے اس بات کے مجھے اور کوئی لفظ گفتگو میں
داخل کرنے کا موقعہ ہی نہیں دیا، ہر قل بولا، کیا ان سے پہلے
کسی اور نے بھی اس بات کا دعویٰ کیا ہے؟ میں نے کہا نہیں،
ہر قل نے اپنے ترجمان سے کہا کہ ان سے کہہ دو میں نے تم
سے ان کا حسب پوچھا ہے، اور تم نے ان کا شریف المنہب ہونا
ظاہر کیا ہے اور اسی طرح پیغمبر اپنی قوم میں شریف ہی ہوا
کرتے ہیں، پھر میں نے پوچھا، کیا ان کے آباؤ اجداد میں کوئی
بادشاہ گزرا ہے تو تم نے کہا نہیں، یہ اس لئے پوچھا کہ ان کے
آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ ہوتا، تو یہ گمان ہو سکتا تھا کہ وہ اپنے
بزرگوں کی سلطنت چاہتے ہیں اور میں نے تم سے پوچھا، کہ ان
کی پیروی کرنے والے بڑے لوگ ہیں یا غریب، تم نے کہا،
غریب آدمی، اور ہمیشہ پیغمبروں کی اتباع غریب ہی کیا کرتے
ہیں اور میں نے تم سے پوچھا نبوت کے دعویٰ سے قبل کبھی تم

نے انہیں جھوٹ بولنے دیکھا ہے، تو نے کہا، نہیں، اس سے میں یہ سمجھا کہ جب وہ لوگوں پر جھوٹ نہیں باندھتے، تو اللہ تعالیٰ پر کیونکر جھوٹ بولیں گے اور میں نے تم سے پوچھا کہ کیا کوئی ان کے دین میں آنے کے بعد اسے برا سمجھ کر پھر بھی جاتا ہے، تم نے کہا نہیں اور ایمان کی یہی حالت ہوتی ہے، جب کہ اس کی بلاشت قلب میں راسخ ہو جاتی ہے، اور میں نے تم سے پوچھا، کہ ان کے جیرو کا بڑھتے جاتے ہیں، یا کم ہوتے جاتے ہیں، تم نے کہا بڑھتے جاتے ہیں، اور ایمان کی یہی حالت ہوتی ہے، تاکہ وہ کمال تک پہنچ جاتا ہے، اور میں نے تم سے پوچھا کہ کبھی ان سے لڑے ہو، تم نے کہا ہم لڑے ہیں اور ہماری اور ان کی لڑائی ڈول کی طرح برابر رہی ہے، کبھی وہ تمہارا نقصان کرتے ہیں اور کبھی تم ان کا، اور اسی طرح انبیاء کرام کی آزمائش ہوتی ہے، اور انجام کار ان ہی کے ہاتھ میں رہا کرتا ہے اور میں نے تم سے پوچھا کہ وہ عہد شکنی کرتے ہیں، تم نے کہا، نہیں ابو انبیاء کرام کا یہی حال ہے کہ وہ عہد شکنی نہیں کرتے، اور میں نے تم سے پوچھا کہ ان سے پہلے بھی کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ تم نے کہا نہیں، یہ میں نے اس لئے پوچھا کہ اگر ان سے پہلے کسی نے یہ دعویٰ کیا ہو تا، تو گمان ہو تا کہ اس نے بھی اس کی جیروی کی ہے، پھر ہر قل نے کہا، وہ تمہیں کن باتوں کا حکم کرتے ہیں، میں نے کہا، وہ ہمیں نماز پڑھنے، زکوٰۃ دینے، صلہ رحمی کرنے اور پاکدامنی کا حکم کرتے ہیں، ہر قل نے کہا، اگر ان کا یہی حال ہے، جو تم نے بیان کیا، تو پھر یقیناً وہ پیغمبر ہیں اور میں چاہتا تھا کہ ایک پیغمبر مبعوث ہونے والے ہیں، مگر میرا یہ خیال نہیں تھا کہ وہ تم میں سے ہوں گے اور اگر میں یہ سمجھتا کہ ان تک پہنچ جاؤں گا، تو میں ان کی ملاقات کو پسند کرتا اور اگر میں وہاں موجود ہوتا، تو ان کے قدم مبارک دھوتا اور ضرور ان کی حکومت یہاں تک آ جائے گی جہاں اب میرے دونوں قدم ہیں، پھر ہر قل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا

وَسَأَلْتَهُ هَلْ يَزِيدُونَ أَوْ يَنْقُصُونَ فَرَعَمْتُ
أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ حَتَّى يَنْتُمْ
وَسَأَلْتَهُ هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ فَرَعَمْتُ أَلَيْسَ قَدْ
قَاتَلْتُمُوهُ فَتَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سِبْخَالًا
يَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُونَ مِنْهُ وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ يُنْزَلُ
ثُمَّ تَكُونُ لَهُمُ الْعَاقِبَةُ وَسَأَلْتَهُ هَلْ يَغْدِرُ
فَرَعَمْتُ أَنَّهُ لَا يَغْدِرُ وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ لَا يَغْدِرُ
وَسَأَلْتَهُ هَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ فَلَنَّهُ
فَرَعَمْتُ أَنْ لَا قَوْلَ لَوْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ
فَلَنَّهُ قُلْتُ رَجُلٌ اتَّخَذَ يَقُولُ قِيلَ قِيلُهُ قَالَ ثُمَّ
قَالَ بِمَ يَأْمُرُكُمْ قُلْتُ يَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ
وَالصَّلَاةِ وَالْعَصَاةِ قَالَ إِنْ يَكُنْ مَا نَقُولُ فِيهِ
حَقًّا فَإِنَّهُ نَبِيٌّ وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارُجٌ وَلَمْ
أَكُنْ أَظُنُّهُ مِنْكُمْ وَلَوْ أَنِّي أَعْلَمْتُ أَنِّي أَحْلُصُ
إِلَيْهِ لَأَحْسَنْتُ لِقَاءَهُ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَعَسَلْتُ
عَنْ قَدَمَيْهِ وَلَيَسْلَعَنَّ مَلَكُهُ مَا نَحْتُ قَدَمَيَّ قَالَ
ثُمَّ دَعَا بَكْتَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُ فَإِذَا فِيهِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ
سَلَامٌ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي
أَدْعُوكَ بِدَعَايَةِ الْإِسْلَامِ أَسْلِمْتَ تَسْلِمًا وَأَسْلِمْتَ
بُؤْنِكَ اللَّهُ أَحْرَكَ مَرْتَيْنِ وَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ
عَلَيْكَ إِثْمَ الْآرِسِيِّينَ وَ (يَا أَهْلَ الْكِتَابِ
تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ
إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا تَبْجِدَ بَعْضُنَا
تَعْصًا أَوْثَانًا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا
اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ) فَلَمَّا فَرَّغَ مِنْ قِرَاءَةِ
الْكِتَابِ ارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ عِنْدَهُ وَكَثُرَ اللَّغَطُ

وَأَمَرَ بَنَّا فَأُخْرِجْنَا قَالَ فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي حِينَ
خَرَجْنَا لَقَدْ أَمَرَ ابْنُ أَبِي كَسْبَةَ إِنَّهُ لَيَخَافُهُ
مَلَائِكَةُ نَبِيِّ الْأَصْفَرِ قَالَ فَمَا رَأَيْتُ مُوقِنًا بِأَمْرِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَيُظْهَرُ
حَتَّى أَدْخَلَ اللَّهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ *

والا نامہ منگولیا اور اسے پڑھا، اس میں یہ لکھا تھا۔ بسم اللہ الرحمن
الرحیم، یہ خط عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے
حاکم روم ہر قل کے نام ہے۔ جو ہدایت کا پیر و ہواں پر سلاحتی
ہو لہذا بعد میں تم کو، اسلام کی دعوت دیتا ہوں، اسلام لے آؤ
سلامت رہو گے، اسلام لے آؤ، تو اللہ تعالیٰ دوہرا اجر دے گا اور
اگر روگردانی کرو گے، تو رعایا کا گناہ بھی تمہارے سر پر رہے گا
يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ
أَنْ لَا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَّا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا
بِأَنَّا مُسْلِمُونَ، جب ہر قل خط پڑھ کر فارغ ہوا، تو اس کے
سامنے حج و پکار گئی اور شور و غوغا خوب ہوئے لگا، ہمیں باہر
چلے جانے کا حکم دے دیا، ہم باہر چلے آئے، میں نے اپنے
ساتھیوں سے کہا اب تو ابن ابی کعبہ (حضور) کی بڑی بات ہو گئی
ان سے تو شاہ روم بھی ڈرتا ہے، اس وقت سے برابر مجھے یقین
ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بات ضرور غالب آکر
رہے گی، بالآخر اللہ تعالیٰ نے مجھے مشرف باسلام کر دیا۔

(فاکہ) ابن ابی کعبہ ایوسفیان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا، کیونکہ ابن ابی کعبہ عرب میں ایک شخص تھا جس کا مذہب آپ اور
عربوں کے خلاف تھا اس لئے آپ کو اس کے ساتھ تشبیہ دی کیونکہ آپ کے اصلی نسب میں تو طعن کرنے کا موقعہ نہیں ملا اس لئے بطور
عداوت کے یہ کہا اور خط میں پہلے کاتب کو اپنا نام لکھنا اور بعد میں مکتوب الیہ کا لکھنا مستحب ہے۔ اکثر علمائے کرام کا یہی قول ہے۔ واللہ اعلم
۲۱۰۳- وَحَدَّثَنَا حَسَنُ الْحَلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ
حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ
سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ
بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ وَكَانَ قَبِصَرُ
لَمَّا كَتَبَ اللَّهُ عَنْهُ جُنُودَ فَارَسَ مَنَشَى مِنْ
جَمْعٍ إِلَى إِلِيَاءَ شُكْرًا لِمَا أَنْبَأَهُ اللَّهُ وَقَالَ
فِي الْحَدِيثِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ
وَقَالَ ابْنُ الْبَرَسِيِّينَ وَقَالَ بِدَاعِيَةِ الْإِسْلَامِ *

باب (۲۸۵) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

(۲۸۵) بَابُ كُتُبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

و دعوت دین اسلام کے لئے کافر بادشاہوں کے نام
خطوط!

۲۱۰۳۔ یوسف بن حماد المعنی، عبد الاعلیٰ، سعید، قتادہ، حضرت
انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے قیصر، کسریٰ، نجاشی اور ہر ایک حاکم کی طرف
لکھا، آپ انہیں اللہ رب العزت کی طرف دعوت دیتے تھے
اور یہ نجاشی وہ نہیں ہے کہ جس کی رسالت مآب صلی اللہ علیہ
وسلم نے (غانیہ) نماز جنازہ پڑھی، (بلکہ یہ دوسرا ہے)

(کاہنہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ کسریٰ ہر ایک فارس کے بادشاہ، کوہ اور قیصر روم کے بادشاہ اور نجاشی حبش کے بادشاہ اور خاکان ترک کے
بادشاہ اور فرعون قبط کے بادشاہ اور عزیز مصر کے بادشاہ اور تیج حیر کے بادشاہ اور فظفور عین کے بادشاہ کو کہتے ہیں۔

۲۱۰۵۔ محمد بن عبد اللہ الرزی، عبد الوہاب بن عطاء، سعید،
قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے حسب روایت مروی ہے، باقی آخری جملہ
کہ یہ نجاشی وہ نہیں ہے جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے نماز جنازہ پڑھی ہے، مذکور نہیں ہے، نصر بن علی
الحجھمی، بواسطہ اپنے والد خالد بن قیس، قتادہ، حضرت
انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت مروی ہے
باقی اس میں یہ جملہ مذکور نہیں کہ یہ نجاشی وہ نہیں، جس پر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔

باب (۲۸۶) غزوہ حنین کا بیان۔

۲۱۰۶۔ ابو الطاہر احمد بن عمرو بن سرح، ابن وہب، یونس، ابن
شہاب، کثیر بن عباس بن عبد المطلب، حضرت عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حنین کے دن میں رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا چنانچہ میں اور ابوسفیان بن
حارث آپ کے ساتھ یہ لپٹے رہے، اور آپ سے جدا نہیں اور
آپ ایک سفید ٹھہر پر سوار تھے، جو فروہ بن نفاث نے آپ کو تھم
میں روانہ کیا تھا، جب مسلمانوں اور کافروں کا مقابلہ ہوا تو

وَسَلَّمَ إِلَىٰ مُلُوكِ الْكَفَّارِ يَدْعُوهُمْ إِلَىٰ اللَّهِ
عَزَّ وَحَلَّ *

۲۱۰۴۔ حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ حَمَادٍ الْمَعْنِيُّ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ
أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَيَّ
كِمَسْرَى وَإِلَى قَيْصَرَ وَإِلَى النَّجَاشِيِّ وَإِلَى كُلِّ
جَبَّارٍ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ
الَّذِي عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۱۰۵۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّزِيُّ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ
قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَقُلْ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ
الَّذِي صَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
حَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَجَّظِيُّ أَحْمَرُ أَبِي
حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ وَلَمْ
يَذْكُرْ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِي صَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

(۲۸۶) بَاب فِي غَزْوَةِ حُنَيْنٍ *

۲۱۰۶۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو
بْنُ سَرْحٍ أَحْمَرُ ابْنُ وَهْبٍ أَحْمَرُ يُونُسُ عَنْ
ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ عَبَّاسٍ بْنُ عَبْدِ
الْمُطَّلِبِ قَالَ قَالَ عَبَّاسٌ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَلَزِمْتُ أَنَا وَأَبُو
سُفْيَانَ بْنَ الْحَارِثِ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلَمَ نِفَارِقَهُ وَرَسُولُ اللَّهِ

مسلمان پشت پھیر کر بھاگے، اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے غم کو کفار کی طرف بھگا رہے تھے، حضرت عباس بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غم کی کلام پکڑے ہوئے تھا اور اسے تیز بھاگنے سے روک رہا تھا اور حضرت ابوسفیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رکاب تھا، ہاتھ پر رکھتا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے عباس! اسبابِ سرور کو پکار اور حضرت عباس کی آواز بہت بلند تھی، حضرت عباس بیان کرتے ہیں کہ میں نے بہت بلند آواز سے پکارا کہاں ہیں اصحابِ السمرہ، یہ سنتے ہی خدا کی قسم وہ اس طرح لوٹ کر آئے جس طرح گائے اپنے بچوں کی طرف آتی ہے اور کہنے لگے ہم حاضر ہیں، ہم حاضر ہیں غرضیکہ انہوں نے کفار سے قتال شروع کر دیا، پھر انصار کے لوگو! غرضیکہ بنی حارث بن خزرج پر بلاتا پورا ہوا، انہیں پکارا اے بنی حارث بن خزرج، اے بنی حارث بن خزرج! اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے غم پر سوار تھے آپؐ نے اپنی گردن کو لہا کیا اور ان کی لڑائی کا ایک مظہر دیکھا، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، یہ وقت ہے (لڑائی کے) تنور کے جوش مارنے کا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند کنکریاں اٹھائیں اور کفار کے منہ پر پھینک دیں اور ارشاد فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار کی قسم کفار نے شکست کھائی، حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں لڑائی کا حال دیکھنے گیا تو لڑائی اسی طرح (زور) سے ہو رہی تھی کہ اتنے میں خدا کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریاں ماریں تو کیا دیکھا ہوں کہ کفار کا زور گھٹ چکا ہے اور ان کا معاملہ الٹ پلٹ ہو چکا ہے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعْلَةٍ لَهُ تَبَضَّاءَ أَهْدَاهَا لَهُ فَرَوَتْهُ نُنُفَاتَةُ الْحُدَامِيِّ فَلَمَّا لَقِيَ الْمُسْلِمُونَ وَالْكَفَّارُ وَكَلَّى الْمُسْلِمُونَ مُذِيرِينَ فَطَلِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكُضُ نَعْلَتَهُ قَبْلَ الْكَفَّارِ قَالَ عِيسَى وَأَنَا أَخَذَ يَلْحَامَ نَعْلَةٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَمَهَا إِزَادَةً أَنْ لَا تُسْرِعَ وَأَنَا سَفِيحٌ أَجِدُ بِرِكَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ عِيسَى نَادَى أَصْحَابَ السَّمُرَةِ فَقَالَ عِيسَى وَكَانَ رَجُلًا صَيِّفًا فَقُلْتُ بِأَعْلَى صَوْتِي أَيْنَ أَصْحَابُ السَّمُرَةِ قَالَ قَوْلَ اللَّهِ لَكَأَنَّ عَطْفَتَهُمْ حِينَ سَمِعُوا صَوْتِي عَطْفَةً أَلْفَرَّ عَلَى أَوْلَادِهَا فَقَالُوا يَا تَبْلِكَ يَا تَبْلِكَ قَالَ فَاقْتَتَلُوا وَالْكَفَّارُ وَالذُّخْوَةُ فِي الْأَنْصَارِ يَقُولُونَ يَا مَغْشَرُ الْأَنْصَارِ يَا مَغْشَرُ الْأَنْصَارِ قَالَ ثُمَّ فَصِيرَتِ الدُّخْوَةُ عَلَى نَبِيِّ الْحَارِثِ بْنِ الْحَزْرَجِ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ الْحَارِثِ بْنِ الْحَزْرَجِ يَا نَبِيَّ الْحَارِثِ بْنِ الْحَزْرَجِ فَطَلَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى بَعْلَتِهِ كَالْمَنْطَاوِلِ عَلَيْهَا إِلَى فِتَالِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا حَيٌّ حَيُّ الْوُطَيْسِ قَالَ ثُمَّ أَحَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصِيَّاتٍ فَرَمَى بِهِنَّ وَحُوهُ الْكَفَّارِ ثُمَّ قَالَ انْهَرُمُوا وَرَبُّ مُحَمَّدٍ قَالَ فَذَهَبَتْ أَنْظَرُ فَإِذَا الْقِيَالُ عَلَى هَيْبَتِهِ فِيمَا أَرَى قَالَ قَوْلَ اللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَمَاهُمْ بِخَصِيَّاتِهِ فَمَا زِلْتُ أَرَى حَدَّثَهُمْ كَلِيمًا وَأَمَرَهُمْ مُذِيرًا *

۲۱۰۷۔ اسحاق بن ابراہیم اور محمد بن رافع اور عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، ذہری سے اسی سند کے ساتھ حسب سابق

۲۱۰۷۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حَبِيبٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ

روایت مروی ہے، اور اس میں فروہ بن نعامہ جہانی ہے، اور اس میں یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا نکلتے کھاگئے کعبہ کے پروردگار کی قسم، نکلتے کھاگئے کعبہ کے پروردگار کی قسم، اور حدیث میں یہ بھی زیادتی ہے کہ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں نکلتے دی اور گویا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا تھا کہ آپ ان کے پیچھے اپنے فخر پر دوڑ رہے تھے۔

۲۱۰۸۔ ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، زہری، کثیر بن عباس، حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ حنین کے دن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اور حسب سابق روایت مروی ہے، باقی یونس اور معمر کی روایت زیادہ کامل ہے۔

۲۱۰۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو خثیمہ، ابواسحاق بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت براء سے کہا کہ اے ابو عامر وہ تم حنین کے دن بھاگ گئے تھے، انہوں نے فرمایا، نہیں خدا کی قسم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پشت نہیں پھیری بلکہ آپ کے اصحاب میں سے چند نوجوان جلد باز جن کے پاس ہتھیار نہیں تھے یا پورے ہتھیار نہیں تھے، وہ لٹکے اور ان کا مقابلہ ایسے تیر اندازوں سے ہوا جن کا کوئی تیر خطا نہیں جانتا تھا، وہ لوگ ہوازن اور بنی نضر کے تھے، غرضیکہ انہوں نے ایک ہارگی تیروں کی ایسی بوچھاڑ کی کہ ان کا کوئی تیر خطا نہیں ہوا تو یہ حضرات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگئے، آپ سفید فخر پر سوار تھے، اور ابو سفیان بن حرب، آپ کے قائد تھے اور اترے، اور مدد کی دعا مانگی اور فرمایا۔

إِنَّا إِلَهِي لَا كَذِبَ

إِنَّا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

اس کے بعد اپنے اصحاب کی صف باندھی۔

۲۱۱۰۔ احمد بن حنبل، مصعبی، عیسیٰ بن یونس، زکریا، ابواسحاق سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت براء بن عازب رضی اللہ

الرِّزَاقِ أَحْبَبْنَا مَعْمَرَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ عَنِ أَنَّهُ قَالَ فَرُوهُ نُبُعَاةُ الْحَذَامِيِّ وَقَالَ انْهَرُوا وَرَبُّ الْكُفَّةِ انْهَرُوا وَرَبُّ لُكْمَةٍ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ حَتَّى هَرَمَهُمُ اللَّهُ قَالَ وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكُضُ حَلَقَهُمْ عَلَى تَعْلِيهِ *

۲۱۰۸۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَحْبَبْتُ كَثِيرَ بَنِي الْعُتَيْبَةِ عَنِ أَبِيهِ قَالَ كَفْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ عَنِ ابْنِ حَبِيبٍ يُونُسَ وَحَدِيثَ مَعْمَرَ أَكْثَرَ مِنْهُ وَأَنْتُمْ *

۲۱۰۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو حَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ يَا أَبَا عُمَارَةَ أَفَرَرْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَا وَاللَّهِ مَا وَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلُكْمَةً غَرَحَ شَتَاءُ أَصْحَابِهِ وَأَعْيَاؤُهُمْ حُسْرًا لَيْسَ عَلَيْهِمْ سِلَاحٌ أَوْ كَثِيرٌ سِلَاحٌ قَلَفُوا قَوْمًا رَمَاءَ لَا يَكَادُ يَسْفُطُ لَهُمْ سَهْمٌ جَمَعَ هَوَازِنَ وَبَنِي نَصْرٍ فَرَضَوْهُمْ رَشْفًا مَا يَكَادُونَ يُحْطِطُونَ فَأَقْبَلُوا هُنَاكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى تَعْلِيهِ النَّبِيَّاءِ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَقُودُ بِهِ قَوْلًا فَاسْتَنْصَرَ وَقَالَ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

ثُمَّ صَفَّهُمْ *

۲۱۱۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ الْمُصْبَعِيُّ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ أَبِي

تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا تم حسین کے دن اسے ابو عمارہ بھاگ گئے تھے، انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر گواہی دیتا ہوں، کہ آپؐ نے منہ تک نہیں موڑا لیکن چند جلد باز لوگ اور بے ہتھیار، ہوازن کے قبیلہ کی طرف گئے اور وہ حیر انداز تھے، انہوں نے حیروں کی ایک بوچھاڑ کی جیسا کہ نڈی دل، تو یہ لوگ سامنے سے جٹ گئے تو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت ابو سفیان بن حارث آپؐ کے حجر کو ہانگ رہے تھے، آپؐ حجر پر سے اترے اور دعا کی، اور دعا مانی اور آپؐ فرماتے جاتے تھے۔

میں نبی ہوں، یہ جھوٹ نہیں ہے

میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں

ابن ابی عدنان فرما، براہین کرتے ہیں، بخدا جب لڑائی ہوتی اور خونخوار ہوتی تو ہم اپنے کو آپؐ کی آڑ میں پھرتے، اور ہم میں بہادر وہ تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب میدان جنگ میں رہتے۔

۱۱۱۳۔ محمد بن غنی اور ابن بشر، محمد بن جعفر، شعبہ، ابواسحاق بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت برادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، ان سے ایک آدمی نے دریافت کیا کہ کیا حنین کے دن تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے بھاگ گئے تھے، حضرت برادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بھاگے، ایسا ہوا کہ قبیلہ ہوازن کے لوگ ان دنوں حیر انداز تھے، اور ہم نے جب ان پر حملہ کیا تو وہ بھاگے اور ہم لوٹ کے مال پر نکلے، تب انہوں نے ہم پر تیر برسائے، اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپؐ کے سفید حجر پر سوار دیکھا، اور حضرت ابو سفیان بن حارث اس کی لگام تھامے ہوئے تھے اور آپؐ فرما رہے تھے۔

میں نبی ہوں اس میں جھوٹ نہیں

میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں

إِسْحَاقُ قَالَ حَاءَ رَجُلٌ إِلَى الْبَرَاءِ فَقَالَ أَكُتِّمُ وَلَيْسَ يَوْمَ حَنْبِنَ يَا أَبَا عُمَارَةَ فَقَالَ أَشْهَدُ عَلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا وَثَّقِي وَلَكِنَّهُ انْطَلَقَ أَحْقَاءُ مِنَ النَّاسِ وَحَمَّرَ إِلَى هَذَا الْحَيِّ مِنْ هَوَازِنَ وَهُمْ قَوْمٌ رُمَاءُ فَرَمَوْهُمْ بِرِشْقٍ مِنْ نَبْلِ كَانَهَا رَجُلٌ مِنْ حَرَادٍ فَأَنْكَشَفُوا فَأَقْبَلَ الْقَوْمُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو سَفْيَانَ بْنِ الْحَارِثِ يَقُودُ بِهِ نَعْلَتَهُ فَنَزَلَ وَدَعَا وَاسْتَنْصَرَ وَهُوَ يَقُولُ

أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبُ

أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

اللَّهُمَّ نَزَلْ نَصْرَكَ قَالَ الْبَرَاءُ كُنَّا وَاللَّهِ إِذَا احْمَرَّ النَّاسُ تَغْيِي بِهِ وَإِنَّ الشُّجَاعَ مِنَّا لِلَّذِي يَحَاذِي بِهِ يَغْيِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۱۱۱۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ مِنْ قَبْسٍ أَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حَنْبِنَ فَقَالَ الْبَرَاءُ وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَفِرْ وَكَانَتْ هَوَازِنَ يَوْمَئِذٍ رُمَاءَ وَإِنَّا لَنَّا حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ أَنْكَشَفُوا فَأَكْبَيْنَا عَلَى الْعَلَاءِ فَاِسْتَقْبَلُونَا بِالسَّهَامِ وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَعْلَيْهِ الْبِضَاءِ وَإِنَّ أَبَا سَفْيَانَ بْنِ الْحَارِثِ آخِذٌ بِلِحَامِهَا وَهُوَ يَقُولُ

أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبُ

أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

۲۱۱۲ زبیر بن حرب اور محمد بن حنفی اور ابو بکر بن خالد، یحییٰ بن سعید، سفیان، ابو اسحاق سے ایک آدمی نے دریافت کیا کہ اے ابو عمارہ اور حسب سابق روایت مروی ہے باقی پہلی روایتیں کامل ہیں اور یہ بہت کم ہے۔

۲۱۱۳ زبیر بن حرب، عمر بن یونس حنفی، عکرمہ، یاس بن سلمہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ حنین کیا، جب دشمن کا سامنا ہوا تو میں آگے ہوا اور ایک گھائی پر چڑھا، ایک شخص دشمن میں سے میرے سامنے آیا میں نے تیر مارا اور وہ چھپ گیا، معلوم نہیں ہوا کہ اس نے کیا کیا، میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ دوسری گھائی سے صوبدار ہوئے اور ان سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے جگ ہوئی، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کو شکست ہوئی، میں بھی شکست کھا کر لوٹا اور میں دو چادریں پہنے تھا، ایک پاندھ رکھی تھی اور دوسری اوڑھ رکھی تھی، میری تہ بند کھل چلی تو میں نے دونوں چادروں کو اکٹھا کر لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے شکست کھا کر لوٹا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بالکل شہداء پر سوار تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اکوٹ کا بیٹا گھبرا کر لوٹا، پھر جب دشمنوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھیر لیا، آپ فخر پر سے اترے اور ایک صفی خاک زمین پر سے اٹھائی، اور ان کے منہ پر ماری، اور فرمایا دشمنوں کے منہ رسوا ہو گئے، چنانچہ کوئی آدمی ایسا باقی نہیں بچا جس کی آنکھ میں ایسی ایک صفی کی بنا، پر خاک نہ بھر گئی ہو، بالآخر وہ بھاگے اور شکست کھا کر بھاگے، اور اللہ رب العزت نے ان کو شکست دی، اور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اموال مسلمانوں میں تقسیم فرمائے۔

۲۱۱۲ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ خَلْدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَقَ عَنْ ثَبْرَاءٍ قَالَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا عَمَّارَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَهُوَ أَقْلُ مِنْ حَلِيظِهِمْ وَهَؤُلَاءِ أَنْتُمْ حَدِيثًا *

۲۱۱۳ - وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْخَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي إِيَّاسُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ عَرَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَلَمَّا وَاحِشْنَا الْعَدُوَّ تَقَدَّمْتُ فَأَعْلَوْتُ نَيْبَةً فَاسْتَقْبَلَنِي رَجُلٌ مِنَ الْعَدُوِّ فَأَرَمِيهِ بِسَهْمٍ فَتَوَارَى عَنِّي فَمَا ذَرَيْتُ مَا صَنَعَ وَنَظَرْتُ إِلَى الْقَوْمِ فَإِذَا هُمْ قَدْ طَلَعُوا مِنْ نَيْبَةٍ أُخْرَى فَانْتَفَوْا هُمْ وَصَحَابَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَلَّى صَحَابَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرْجَعُ مُنْهَرَمًا وَعَلَيَّ يُرْذَنَانِ مُتَزَرِّا بِإِحْدَاهُمَا مُرْتَدِبًا بِالأُخْرَى فَاسْتَطَلَقَ لِإِزَارِي فَحَجَمْتُهُمَا جَمِيعًا وَمَرَزْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْهَرَمًا وَهُوَ عَلَى بَعْلِيهِ الشَّهْبَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَى ابْنُ الْأَخْوَعِ فَرَعًا فَلَمَّا عَشَوْا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَنِ الْبَعْلَةِ ثُمَّ قَصَصَ قِصَّةَ مِنْ تَرَأَسَ مِنَ الْأَرْضِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهِ وَحُوهَهُمْ فَقَالَ شَاهَتِ الْوُجُوهَ فَمَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْهُمْ إِنْسَانًا إِلَّا مَلَأَ عَيْنَهُ تَرَابًا يَتْلِكَ الْقِصَّةَ قَوْلُوا مُذْهِبِينَ فَمَزَّاهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَائِمَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ *

(فائدہ) ابن اکوع نے اپنے ٹکست کھا جانے کو بیان کیا ہے ورنہ تمام صحابہ کرام نے فرمایا کہ حضورؐ نے ٹکست نہیں کھائی، اور جنگ کے کسی بھی لمحہ میں آپؐ کا ٹکست کھانا منقول نہیں اور مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ یہ اعتقاد رکھنا کہ آپؐ نے ٹکست کھائی، درست نہیں، اور براہ بن عازب کی سابقہ روایات میں اس کی صاف تصریح آگئی اور حنفین طائف اور مکہ مکرمہ کے درمیان عرفات کے پیچھے ایک وادی ہے۔ قرآن عزیز میں اس غزوہ کا تذکرہ ہے۔ واللہ اعلم۔

باب (۲۸۷) غزوہ طائف۔

(۲۸۷) بَاب غَزْوَةِ الطَّائِفِ *

۲۱۱۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب اور ابن نمیر، سفیان بن عیینہ، عمرو، ابوالعاس الشاعری، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف والوں کا محاصرہ کیا اور ان سے کچھ حاصل نہیں کیا، آپؐ نے ارشاد فرمایا، انشاء اللہ ہم لوٹ جائیں گے، تو آپؐ کے اصحاب نے فرمایا کہ بغیر فتح کے ہم لوٹ جائیں گے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اچھا صبح کو لڑو، وہ لڑے اور زخمی ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا، کل ہم لوٹ جائیں گے، راوی بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کو یہ بات بہت پسند آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم فرمائی۔

۲۱۱۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو نُمَيْرٍ حَمِيصًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو عَنْ أَبِي الْعَاسِمِ الشَّاعِرِ الْمَعْمَرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَاصَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الطَّائِفِ فَلَمْ يَلْ مِنْهُمْ شَيْئًا فَقَالَ إِنَّا قَاتِلُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ أَصْحَابُهُ مَرَحُوكُمْ وَلَمْ يَنْتَبِهِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْدُوا عَلَى الْقِتَالِ فَعَدُّوا عَلَيْهِ فَأَصَابَهُمْ جَرَأٌ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَاتِلُونَ غَدًا قَالَ فَأَعْجَبَهُمْ ذَلِكَ فَفَضَّلَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

(فائدہ) یعنی پہلے قولنے پر ارضی نہ تھے مگر جب شفقت محسوس ہوئی تو تیار ہو گئے۔

باب (۲۸۸) غزوہ بدر۔

(۲۸۸) بَاب غَزْوَةِ بَدْر *

۲۱۱۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عفان، حماد بن سلمہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ابوسفیان کے آنے کی اطلاع ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے مشورہ کیا، چنانچہ حضرت ابو بکرؓ نے گفتگو کی، آپؐ نے جواب نہ دیا، پھر حضرت عمرؓ نے گفتگو کی، آپؐ نے توجہ نہیں کی، آخر حضرت سعد بن عبادہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ ہم سے پوچھنا چاہتے ہیں، خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اگر آپؐ حکم دیں

۲۱۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاوَرَ جِبِينَ بَلْعَةَ إِبْرَاهِيمَ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ فَتَكَلَّمْتُ أَبُو نَكْرٍ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ تَكَلَّمْتُ عُمَرُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عَبَادَةَ فَقَالَ إِنَّمَا تُرِيدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَحْبِسَهَا الْخَمْرَ لَأَخْضَعْنَاهَا وَلَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ

کہ گھوڑوں کو سمندر میں ڈال دیں تو ضرور ڈال دیں گے، اور آپ اگر گھوڑوں کو برک الغدائیک بھاگنے کا حکم دیں تو ہم بھاگ دیں گے، تب آپ نے لوگوں کو بلایا اور وہ چلے اور بدر میں اترے، وہاں قریش کے پانی پانے والے ٹپے، ان میں بنی حجاج کا ایک کالا غلام تھا، صحابہ کرام نے اسے پکڑا اور اس سے ابوسفیان اور اس کے قافلہ والوں کا حال دریافت کرتے جاتے تھے وہ کہتا تھا کہ مجھے ابوسفیان کا علم نہیں ہے، البتہ ابو جہل، عقبہ اور شیبہ اور امیہ بن خلف تو یہ موجود ہیں، جب وہ یہ کہتا تو پھر اس کو مارتے، جب وہ یہ کہتا، اچھا اچھا میں ابوسفیان کا حال بتاتا ہوں تو اسے چھوڑ دیتے، پھر اس سے پوچھتے تو وہ یہی کہتا کہ میں ابوسفیان کا حال نہیں جانتا، البتہ ابو جہل، عقبہ، شیبہ اور امیہ بن خلف تو لوگوں میں موجود ہیں، جب وہ یہ کہتا تو پھر اسے مارتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے، جب آپ نے یہ دیکھا تو نماز سے فارغ ہوئے اور فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، جب وہ تم سے بچ بولتا ہے تو اسے مارتے ہو، اور جب جھوٹ بولتا ہے تو چھوڑ دیتے ہو، پھر حضورؐ نے فرمایا یہ فلاں کافر کے گرنے کی جگہ ہے اور آپؐ نے اپنا ہاتھ زمین پر رکھا، اس جگہ اور اس جگہ، پھر ہر کافر اسی جگہ مرا جہاں آپؐ نے ہاتھ رکھا تھا۔

تَصْرِبَ أَكْبَادَهَا إِلَى تَرْكِ الْعِمَادِ لَعَلَّنَا قَالَ فَدَبَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسُ فَالْطَّلُقُوا حَتَّى زَلُّوا نَدْرًا وَوَرَدَتْ عَلَيْهِمْ رَوَابِ فُرْنَسٍ وَفِيهِمْ غُلَامٌ أَسْوَدُ لَبِي الْحِجَّاجِ فَأَخَذُوهُ فَكَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُونَهُ عَنْ أَبِي سَعْيَانَ وَأَصْحَابِهِ فَيَقُولُ مَا لِي بِعِلْمِ أَبِي سَعْيَانَ وَلَكِنْ هَذَا أَبُو جَهْلٍ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلْفٍ فَإِذَا قَالَ ذَلِكَ ضَرَبُوهُ فَقَالَ نَعَمْ أَنَا أَصْبِرُكُمْ هَذَا أَبُو سَعْيَانَ فَإِذَا تَرَكَوهُ فَسَأَلُوهُ فَقَالَ مَا لِي بِأَبِي سَعْيَانَ عِلْمٌ وَلَكِنْ هَذَا أَبُو جَهْلٍ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلْفٍ فِي النَّاسِ فَإِذَا قَالَ هَذَا أَيْضًا ضَرَبُوهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُصَلِّي فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ انْصَرَفَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَضْرِبُوهُ إِذَا صَدَقَكُمْ وَتَرَكَوهُ إِذَا كَذَبَكُمْ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا مُضَرَعٌ فَلَمَّا قَالَ وَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ هَاهُنَا هَاهُنَا قَالَ فَمَا مَاطُ أَخَذَهُمْ عَنْ مَوْصِعٍ يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

(فائدہ) علماء کرام نے فرمایا ہے کہ حضورؐ نے انصار کو آرمائے کار روانہ فرمایا، اس لئے کہ انہوں نے آپؐ سے جہاد کرنے پر بیعت نہیں کی تھی، لہذا آپؐ نے مناسب سمجھا کہ جس وقت ابوسفیان کے قافلہ کے ارادے سے چلے تو انصار کو گوش گزار کر دیں، ممکن ہے کہ قتال اور جہاد کی نوبت بھی پیش آئے، چنانچہ انہوں نے اس کا پورا پورا حق ادا کیا، مسلمانوں کا یہ لشکر جو قافلہ کے تعاقب میں نکلا، سامان حرب سے بے پرواہ ہو کر مدینہ سے نکلا تھا کیونکہ یہ لشکر جنگی لشکر نہیں تھا، بلکہ فداکاران توحید کا ایک مختصر سا قافلہ تھا جو قریش کے حرب و ضرب کے سرمایہ پر فائز ہو کر دشمن کو بے مایہ بنانے کے لئے نکلا تھا، واللہ اعلم۔

(۲۸۹) بَابُ فَتْحِ مَكَّةَ *

۲۱۱۶ - حَدَّثَنَا سَعِيدَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ، سُلَيْمَانُ بْنُ مَغْفِرَةَ، ثَابِتُ بَنَاتِي، عَبْدِ اللَّهِ

بن رباح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کئی جماعتیں رمضان المبارک کے مہینہ میں حضرت معاذؓ کی طرف گئیں، عبد اللہ بن رباح بیان کرتے ہیں کہ ہم میں سے ایک دوسرے کے لئے کھانا تیار کرتا تھا تو حضرت ابو ہریرہؓ اکثر ہم کو اپنے مقام پر بلائے، ایک دن میں نے کہا کہ میں بھی کھانا تیار کروں اور سب کو اپنے مقام پر بلاؤ، چنانچہ میں نے کھانے کا حکم دیا، اور شام کو حضرت ابو ہریرہؓ سے ملا کہ آج کی رات میرے ہاں کھانے کی دعوت ہے، حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ تم نے مجھ سے پہلے سبت کر لی، میں نے کہا، جی ہاں! چنانچہ میں نے سب کو بلایا، حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا، میں انصار میں تمہارے متعلق ایک حدیث بیان کرتا ہوں، پھر فتح مکہ کا واقعہ بیان کیا، فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے، یہاں تک کہ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو ایک جانب پر زہر کو بھیجا اور دوسری جانب پر حضرت خالد بن ولید کو، اور حضرت ابو عبیدہ کو ایسے صحابہ پر سردار کیا جن کے پاس زر ہیں انہیں تحفے، دو ہلن و لاوی پر سے گزرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک حصہ میں تھے، آپؐ نے مجھے دیکھا تو فرمایا، ابو ہریرہؓ میں نے عرض کیا، حاضر ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریش کی جماعت ختم ہو گئی، آج کے بعد قریش سے کوئی باقی نہ رہے گا، پھر آپؐ نے فرمایا جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے اسے امن ہے، انصار ایک دوسرے سے کہنے لگے (حضور کو) اپنے وطن پر الفت آگئی اور اپنے خاندان پر ترس آگیا، ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ وحی آنے لگی، اور جب وحی آنے لگتی تو ہمیں معلوم ہو جاتا، اور جس وقت تک وحی نازل ہوتی رہتی کوئی بھی اپنی آنکھ آپؐ کی طرف نہ اٹھا سکتا، یہاں تک کہ وحی ختم ہو جاتی، جب وحی نازل ہو چکی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے کروہ انصار، انہوں نے عرض کیا، لیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپؐ نے فرمایا

بُنِ الْمُعِيرَةِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رِبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَفَدَتْ وَفُودٌ إِلَى مُعَاوِيَةَ وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ فَكَانَ يَصْنَعُ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ الطَّعَامَ فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَمَّا يُكْثِرُ أَنْ يَدْعُونَا إِلَى رَحْلِهِ فَقُلْتُ أَلَا أَصْنَعُ طَعَامًا فَأَدْعُوهُمْ إِلَى رَحْلِي فَأَمَرْتُ بِطَعَامٍ يُصْنَعُ ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا هُرَيْرَةَ مِنَ الْعَشِيِّ فَقُلْتُ الدَّعْوَةُ عِنْدِي اللَّيْلَةَ فَقَالَ سَيَقْبَلُنِي قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَلَا أُغْلِمُكُمْ بِحَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِكُمْ يَا مَعْزَرَ الْأَنْصَارِ ثُمَّ ذَكَرَ فَتْحَ مَكَّةَ فَقَالَ أَقْبَلُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ فَبَعَثَ الزُّبَيْرُ عَلَى إِحْدَى الْمُحَنَّبِينَ وَبَعَثَ خَالِدًا عَلَى الْمُحَنَّبَةِ الْأُخْرَى وَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ عَلَى الْحُسَرِ فَأَحْدَوْا بَطْنَ الْوَادِي وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كَيْبَةٍ قَالَ فَظَفَرْتُ فَرَأَيْتُ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ لَيْلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَا يَا بَنِي إِلَ الْأَنْصَارِيِّ زَادَ غَيْرَ شَيْئَانِ فَقَالَ انْهَبْ لِي بِالْأَنْصَارِ قَالَ فَأَطَاعُوا بِهِ وَوَبَّشَتْ قُرَيْشٌ أَوْتَانَا لَهَا وَأَتَانَا فَفَالُوا نَقْدَمُ حَوْلَاءَ فَإِنْ كَانَ لَهُمْ شَيْءٌ كُنَّا مَعَهُمْ وَإِنْ أَصْبَحُوا أَعْطَيْنَا الَّذِي سَأَلْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَوْنَ إِلَى أَوْتَانِ قُرَيْشٍ وَأَتَانِهِمْ ثُمَّ قَالَ يَدْيُوْا إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى ثُمَّ قَالَ حَتَّى تَوَلَّوْنِي بِالضُّعْفِ قَالَ فَاظْلَمْنَا فَمَا شَاءَ أَحَدٌ مِنَّا أَنْ يَقْتُلَ أَحَدًا إِلَّا قَتَلَهُ وَمَا أَحَدٌ مِنْهُمْ يُوَجِّهُ إِلَيْنَا شَيْئًا قَالَ فَخَاءَ أَبُو سُهَيْبَانَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْبَحَتْ خَضِرَاءُ قُرَيْشٍ لَمْ قُرَيْشٍ تَعْدُ الْيَوْمَ ثُمَّ قَالَ مَنْ دَخَلَ دَارَ

تم نے یہ کہا کہ اس شخص (یعنی حضور) کو اپنے وطن کی الفت آگئی، انہوں نے عرض کیا بیشک، آپؐ نے فرمایا، ایسا ہرگز نہیں، میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں، میں نے ہجرت کی اللہ کی طرف اور تمہاری طرف، اب میری زندگی بھی تمہارے ساتھ ہے، اور میرا مرنا بھی، یہ سنتے ہی انصار روتے ہوئے دوڑے، اور عرض کیا، خدا کی قسم ہم نے جو کچھ کہا ہے وہ محض اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی حرص اور محبت میں کہا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کا رسولؐ تمہاری تقدیق کرتے ہیں اور تمہارا عذر قبول کرتے ہیں چنانچہ لوگ ابوسفیان کے مکان میں داخل ہوئے اور لوگوں نے اپنے مکانوں کے دروازے بند کر لئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجر اسود کے پاس آئے اور اس کو چومے اور پھر بیت اللہ کا طواف کیا، پھر ایک بت کے پاس آئے، جو کعبہ کے بازو پر رکھا ہوا تھا، لوگ اسے پوجا کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک کمان تھی، اور آپؐ اس کا کونا پکڑے ہوئے تھے جب آپؐ بت کے پاس آئے تو اس کی آنکھوں میں کوئیچہ مارنے لگے، اور فرمانے لگے، چاہے الحق و زہق الباطل، پھر جب آپؐ طواف سے فارغ ہوئے تو صفا پر آئے اور اس پر چڑھے حتیٰ کہ کعبہ کو دیکھا اور دونوں ہاتھوں کو بلند کیا، اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی اور دعا مانگی، جو آپؐ نے مانگنا چاہی۔

أَبَى سُبْحَانَ فَهُوَ آمِينَ فَقَالَتْ الْأَنْصَارُ نَعَضُّهُمْ لِبَعْضٍ أَمَّا الرَّجُلُ فَأَذْرَكَهُ رَغْبَةً فِي قَرَّتِيهِ وَرَأْفَةً بِغَيْرِيهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَحَدَّثَ الْوَحْشِيُّ وَكَانَ إِذَا حَدَّثَ الْوَحْشِيُّ لَا يَحْمِي عَلَيْنَا فَإِذَا جَاءَ فَلَيْسَ أَحَدٌ يَرْفَعُ طَرَفَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَنْقُضِي الْوَحْشِيُّ فَلَمَّا انْقَضَى الْوَحْشِيُّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قَالُوا لَيْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قُلْتُمْ أَمَّا الرَّجُلُ فَأَذْرَكَهُ رَغْبَةً فِي قَرَّتِيهِ قَالُوا قَدْ كَانَ ذَلِكَ قَالَ كَلَّا إِنِّي عِنْدَ اللَّهِ وَرَسُولُهُ هَاجَرْتُ إِلَى اللَّهِ وَبَلَّيْتُكُمْ وَالْمَحَبَّةَ مَحَبَّاتِكُمْ وَالْمَمَنَاتِ مَمَنَاتِكُمْ فَأَقْبَلُوا إِلَيْهِ يَبْكُونَ وَيَقُولُونَ وَاللَّهِ مَا قُلْنَا الَّذِي قُلْنَا إِلَّا الصُّنَّ بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُصَدِّقَانِيكُمْ وَيَغْفِرَانِيكُمْ قَالَ فَأَقْبَلَ النَّاسُ إِلَى دَارِ أَبِي سُبْحَانَ وَأَعْلَقَ النَّاسُ أَبْوَابَهُمْ قَالَ وَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَقْبَلَ إِلَى الْحَجَرِ فَامْتَلَعَهُ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ قَالَ فَآتَى عَلِيَّ صَنِمٍ إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ كَانُوا يَعْبُدُونَهُ قَالَ وَهِيَ بَدْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْسٌ وَهُوَ أَحَدُ بَنِيهِ الْقَوْسِ فَلَمَّا أَتَى عَلَى الصُّنَمِ حَقَلَ بَطْعُهُ فِي عَيْنِهِ وَيَقُولُ (حَاءَ الْحَقِّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ) فَلَمَّا فَرَّغَ مِنْ طَوَائِفِهِ أَتَى الصُّفَا فَعَلَا عَلَيْهِ حَتَّى نَظَرَ إِلَى الْبَيْتِ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَحَقَلَ بِحُضْنِ اللَّهِ وَيَدْعُو بِمَا شَاءَ أَنْ يَدْعُوا *

(فائدہ) مترجم کہتا ہے کہ اس حدیث سے صاف طور پر آپؐ کی زبان القدس سے خود آپؐ کی بشریت ثابت ہو گئی کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا، میں اللہ کا بندہ ہوں اور نیز معلوم ہو گیا کہ آپؐ کو علم غیب نہیں تھا، ورنہ آپؐ حاضر و ناظر ہیں، اگر یہ امور آپؐ کو حاصل ہوتے تو پھر

بذریعہ وحی الہی انصار کی باتوں کا علم ہونے کے کیا معنی؟ آپؐ کو بغیر وحی ہی کے سن لیتے، اس سے معلوم ہوا کہ جن امور کی اطلاع اللہ رب العزت آپؐ کو دیں، وہ آپؐ کو حاصل ہیں اور اسی کا نام اطلاع غیب ہے، علم غیب نہیں، واللہ اعلم بالصواب۔

۲۱۱۷۔ عبد اللہ بن ہاشم، بنجر، سلیمان بن مغیرہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی آپؐ نے اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر رکھ کر فرمایا کہ انہیں اس طرح کٹ دو اور روایت میں یہ بھی ہے کہ صحابہ نے عرض کیا، بات تو اتنی ہی تھی، آپؐ نے فرمایا ایسی صورت میں میرا کیا نام ہے، ہرگز ایسا نہیں، بلاشبہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔

(فائدہ) معلوم ہوا کہ معظمہ بذریعہ شمشیر فتح ہوا، یہ قول امام مالک، ابو حنیفہ اور احمد اور جمہور اہل سیر کا ہے۔ باذری بیان کرتے ہیں کہ اس بارے میں صرف امام شافعی کا قول ہے کہ مکہ شریف بطور صلح کے فتح ہوا ہے (نودی) واللہ اعلم بالصواب۔

۲۱۱۸۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی، یحییٰ بن حسان، حماد بن سلمہ، ثابت، عبد اللہ بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سفر کر کے معاویہ بن ابی سفیان کے پاس گئے ہم میں حضرت ابو ہریرہؓ بھی تھے، ہم میں سے ہر ایک شخص ایک ایک روز اپنے ساتھیوں کے لئے کھانا تیار کرتا تھا، میری باری آئی تو میں نے کہا، ابو ہریرہؓ آج میری باری ہے، لوگ مکان پر آگئے اور ابھی تک کھانا تیار نہیں ہو تھا، میں نے عرض کیا، ابو ہریرہؓ جتنے میں کھانا تیار ہو، اگر آپؐ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث بیان کریں تو اچھا ہو، حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ فتح مکہ کو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولیدؓ کو مینہ پر اور حضرت زبیرؓ کو میسرہ پر اور حضرت ابو عبیدہؓ کو پیدلوں پر افسر مقرر بنا کر وادی کے اندر روانہ کر دیا، پھر آپؐ نے مجھ سے فرمایا ابو ہریرہؓ انصار کو بلاؤ، حسب الحکم میں نے انصار کو بلا دیا وہ دوڑتے ہوئے آئے، آپؐ نے فرمایا، اے گروہ انصار تم قریش کے مخلوق آدمیوں کو دیکھ رہے ہو، انصار نے عرض کیا جی ہاں فرمایا کل جب ان سے مقابلہ ہو تو انہیں کھتی کی طرح کٹ کر رکھ دینا، اور آپؐ نے ہاتھ سے صاف کر کے تھلا دیا اور دابھا ہاتھ بائیں

۲۱۱۷۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا نَجْرٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانَ بْنِ مَغِيرَةَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ وَرَأَى فِي الْحَدِيثِ ثُمَّ قَالَ يَذْذِبُوا إِحْدَاهُمَا عَلَى الْآخَرَى احْصُوا لَهُمْ حَصْنًا وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ قَالُوا قُلْنَا ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَمَا اسْمِي إِذَا كَلَّمَا إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ *

۲۱۱۸۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ بْنُ سَلَمَةَ أَحْمَرُنَا ثَابِتٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رِجَاءٍ قَالَ وَقَدْ بَا إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ وَفِيْنَا أُوْهُرَيْرَةُ فَكَانَتْ كُلُّ رَحْلٍ مَبَا يَصْصَعُ طَعَامًا يَوْمًا لِأَصْحَابِهِ فَكَانَتْ تَوْتِي فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ الْيَوْمَ تَوْتِي فَخَافُوا إِلَى الْمَنْزِلِ وَلَمْ يُدْرِكْ طَعَامًا فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ لَوْ حَدَّثْتُنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يُدْرِكَ طَعَامًا فَقَالَ كَمَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَحَفَلَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ عَلَى الْمُحَبِّةِ الْيَمْنَى وَجَعَلَ الرَّثِيرَ عَلَى الْمُحَبِّةِ الْيُسْرَى وَحَفَلَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَلَى الْبَادِقَةِ وَتَطَلَّى الْوَادِي فَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ادْغُ لِي الْإِنْسَارَ فَذَعَوْهُمْ فَخَافُوا يَهْرُولُونَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْإِنْسَارِ هَلْ تَرَوْنَ أَوْتَانًا قُرَيْشٍ قَالُوا بَعَمَّ قَالَ انْظُرُوا إِذَا لَقِينَهُمْ غَدًا أَنْ تَحْصُدُوهُمْ حَصْنًا وَأَحْضَى يَدِيهِ وَوَضَعَ يَمِينَهُ

ہاتھ پر رکھا اور فرمایا، اب تم ہم سے صفائے ملنا، حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں، چنانچہ اس دن جو کوئی انصار کو دکھائی دیا، انہوں نے اسے سلام دیا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفائے چڑھے اور انصار آئے، انہوں نے صفائے کو گھیر لیا، اتنے میں ابو سفیان آئے اور عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریش کا جھگڑا ختم ہو گیا آج کے بعد قریش نہیں رہیں گے، ابو سفیان بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ابو سفیان کے گھر میں داخل ہو جائے، اور جو اپنا دروازہ بند کر لے اسے امن ہے، انصار بولے، ان (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) کو اپنے عزیزوں کی محبت غالب آگئی، اور اپنے شہر کی رحمت پیدا ہو گئی، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی آپؐ نے ارشاد فرمایا تم نے کہا ہے کہ مجھے خاندان والوں کی محبت آگئی اور اپنے شہر کی الفت پیدا ہو گئی، تم جانتے ہو، میرا نام کیا ہے، تین مرتبہ یہی فرمایا، میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول، میں نے ہجرت کی اللہ تعالیٰ کی طرف اور تمہاری طرف، لہذا میری زندگی تمہاری زندگی اور میری موت تمہاری موت کے ساتھ ہے، انصار نے عرض کیا بخدا ہم نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی محبت میں ایسا کہا ہے، فرمایا، تو اللہ اور اس کا رسولؐ تمہیں سچا جانتے ہیں اور تمہارا عذر قبول کرتے ہیں۔

عَلَى سِمَالِهِ وَقَالَ مَوْعِدُكُمْ الصُّغَا قَالَ هَذَا أَشْرَفُ يَوْمٍ لَّهُمْ أَحَدٌ إِلَّا أَلَامُوهُ قَالَ وَصَّيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّغَا وَحَامَتِ الْأَنْصَارُ فَاطْفَأُوا بِالصُّغَا مَحَاءَ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمِدْتُ حَصْرَاءُ قُرَيْشٍ لَا قُرَيْشٍ بَعْدَ الْيَوْمِ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَلْفَى السِّلَاحَ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَعْلَقَ نَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ أَمَّا الرَّحْلُ فَقَدْ أَخَذْتَهُ رَأْفَةً بَعْشِيرِيهِ وَرَغْبَةً فِي قُرَيْشِهِ وَنَزَلَ الْوَحْيُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُمْ أَمَّا الرَّحْلُ فَقَدْ أَخَذْتَهُ رَأْفَةً بَعْشِيرِيهِ وَرَغْبَةً فِي قُرَيْشِهِ أَلَا مِمَّا اسْمِي إِذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ هَاجَرْتُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَيْكُمْ فَالْمَحْجَا مَحْبَابُكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ قَالُوا وَاللَّهِ مَا قُلْنَا إِلَّا ضِيقًا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَصُدُّونَكُمْ وَيُعَذِّبُكُمْ *

(فائدہ) اس روایت سے بشریت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور عدم حضور و غیور اور علم غیب کا نہ ہونا سب امور صریحہ ووریۃ ثابت ہو گئے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

۲۱۱۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور عمر و ناقد اور ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، ابن ابی صحیح، مجاہد، ابو معمر حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور کعبہ کے ارد گرد میں تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے، آپؐ ہر ایک کو لکڑی سے جو کہ آپؐ کے دست مبارک میں تھی کو نچہ دیتے

۲۱۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَغَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَحَوَّلَ الْكُعْبَةَ ثَلَاثَ مِائَةٍ وَسِتُّونَ لُصْبًا فَحَقَّلَ

جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے، حق آگیا، اور باطل ختم ہو گیا، بے شک باطل ختم ہی ہونے والا ہے حق آگیا، اور باطل نہ کسی چیز کو بناتا ہے اور نہ لوٹاتا ہے، ابن ابی عمر نے فتح مکہ کے دن کا لفظ زیادہ بیان کیا ہے۔

۲۱۲۰۔ حسن بن علی طلعی اور عبد بن حمید، عبد الرزاق، ثوری، ابن ابی نعیم سے کچھ الفاظ کے تغیر و تبدل کے ساتھ حسب سابق روایت مروی ہے باقی اس میں دوسری آیت (جاء الحق ودمدہی الباطل ومانعہ) کا ذکر نہیں ہے، اور ”نصبا“ کے بجائے ”صنما“ کا لفظ ہے۔

۲۱۲۱۔ ابو یکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، وکیع، زکریا، معنی، حضرت عبد اللہ بن مطیع، اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جس دن مکہ فتح ہوا، تو آپؐ فرما رہے تھے کہ آج کے بعد کوئی قریشی آدمی ہاندہ کر قیامت تک قتل نہیں کیا جائے گا۔

(۱) نامہ) امام نووی فرماتے ہیں مطلب یہ ہے کہ قریش مشرف باسلام ہو جائیں گے اور ان میں سے کوئی اسلام سے نہیں پھرے گا، اور فتح الاخیار میں ہے کہ ابن نفل نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت مدد پہنچایا تھا، فتح مکہ کے دن کسی نے حضورؐ سے آکر عرض کیا کہ ابن نفل کعبہ کے پردوں کے ساتھ لٹکا ہوا ہے، آپؐ نے ارشاد فرمایا، اسے پکڑ لاؤ، لوگ اس کی مشکیں ہاندہ کر پکڑ کے لائے، جب آپؐ نے یہ ارشاد فرمایا، واللہ اعلم بالصواب۔

۲۱۲۲۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، زکریا اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اتنی زیادتی ہے کہ قریش میں سے جن لوگوں کے نام ”عاص“ (۱) تھے اس روزان میں سے کوئی بھی مشرف باسلام نہیں ہوا، سوائے عاص بن اسود کے، آپؐ نے ان کا نام بدل کر مطیع کر دیا۔

(۱) نامہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ ایک عاص اس دن اور مسلمان ہوئے، مگر وہ اپنی نیت ابو جہل کے ساتھ مشہور تھے، اس لئے راوی کو اس کا خیال نہیں رہا۔

باب (۲۹۰) صلح حدیبیہ کا بیان۔

(۲۹۰) بَابُ صَلَاحِ الْحَدِيبَةِ *

(۱) مگر عاص نامی اشخاص جیسے عاص بن وائل، سلمی، عاص بن ہشام، عاص بن سعید بن عاص وغیرہ۔ یہ حضرات مسلمان نہیں ہوئے تھے۔

۲۱۲۳- عبید اللہ بن معاذ غمری، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، ابواسحاق بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت براء بن عازبؓ سے سنا، وہ فرماتے تھے کہ حضرت علیؓ نے اس صلح نامہ کو لکھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکین کے درمیان حدیبیہ کے دن طے پایا تھا، چنانچہ لکھا یہ وہ فیصلہ ہے کہ جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسولؐ نے کیا ہے، مشرکین بولے، رسول اللہ کا لفظ نہ لکھے، کیونکہ اگر ہمیں اس بات کا یقین ہو تا کہ آپؐ اللہ کے رسولؐ ہیں تو پھر ہم آپؐ سے کیوں قتال کرتے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا، اچھا اس لفظ کو مٹا دو، انہوں نے عرض کیا کہ میں تو اس لفظ کو نہیں مٹاؤں گا، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے ہاتھ سے مٹایا، اور ان شرطوں میں سے ایک یہ بھی تھی کہ مکہ میں مسلمان تین دن تک رہیں اور ہتھیار لے کر نہ آئیں، مگر نکواریں اور وہ بھی اس حالت میں کہ پیام میں ہوں۔

۲۱۲۴- محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابواسحاق، حضرت براء بن عازبؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، وہ فرما رہے تھے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ والوں سے صلح کی تو حضرت علیؓ نے فیصلہ کی تحریر لکھی اور اس میں لکھا کہ یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے اور بقیہ حدیث حسب سابق مروی ہے، باقی اس میں ”ہذا ما کا تب علیہ“ کے الفاظ نہیں ہیں۔

۲۱۲۵- اسحاق بن ابراہیم خطلی اور احمد بن حنبل المصعبی، عیسیٰ بن یونس، زکریا، ابی اسحاق، حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ میں داخل ہونے سے روک دیئے گئے تو مکہ والوں نے آپؐ سے اس شرط پر صلح کی کہ (آئندہ سال) آئیں اور تین دن تک مکہ مکرمہ میں قیام کریں اور

۲۱۲۳- حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعُمَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الصَّلَاحَ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ فَكَتَبَ هَذَا مَا كَاتَبَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالُوا لَا نَكْتُبُ رَسُولَ اللَّهِ فَلَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ لَمْ نَفَارِقَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيِّ أَمَحُهُ فَقَالَ مَا أَنَا بِالَّذِي أَمَحَاهُ فَمَحَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ قَالَ وَكَانَ فِيمَا اشْتَرَطُوا أَنْ يَدْخُلُوا مَكَّةَ فَيَقِيمُوا بِهَا ثَلَاثًا وَلَا يَدْخُلَهَا بِسِلَاحٍ إِلَّا حُلْيَانَ السِّلَاحِ قُلْتُ لِأَبِي إِسْحَقَ وَمَا حُلْيَانُ السِّلَاحِ قَالَ الْفِرَاقُ وَمَا فِيهِ *

۲۱۲۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ لَمَّا صَالَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الْحُدَيْبِيَةِ كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ كَثَابٍ بَيْنَهُمْ قَالَ فَكَتَبَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ثُمَّ ذَكَرَ بِحُجْرٍ حَدِيثَ مُعَاذٍ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ هَذَا مَا كَاتَبَ عَلَيْهِ *

۲۱۲۵- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَنْظَلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ الْمِصْصَبِيُّ جَمِيعًا عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ وَالْأَفْطُحِيِّ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا أَحْصَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْبَيْتِ صَالِحَةَ أَهْلِ مَكَّةَ

بھتیجاہوں کو غلاف میں رکھیں، اور مکہ کے لوگوں میں سے کسی کو اپنے ساتھ نہ لے جائیں، اور ان کے ساتھ والوں میں سے جو مکہ میں رہنا چاہے تو آپ اس کو منع نہ کریں۔ چنانچہ آپ نے حضرت علیؓ سے فرمایا، اچھا اس شرط پر لکھو، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ہذا قاضی علیہ محمد رسول اللہ، مشرکین بولے کہ اگر ہم یہ ہاتھ کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں تو آپ کی اطاعت کرتے یا آپ سے بیعت کرتے بلکہ محمد بن عبد اللہ لکھیں، آپ نے حضرت علیؓ کو رسول اللہ کا لفظ منانے کا حکم دیا، حضرت علیؓ بولے، بخدا میں تو اسے نہیں مناناں گا، آپ نے فرمایا اچھا مجھے اس لفظ کی جگہ بتاؤ، حضرت علیؓ نے بتادی، آپ نے اسے منادیا، اور ابن عبد اللہ لکھ دیا، اگلے سال آپ نے تین دن قیام کیا جب تیسرا دن ہوا تو مشرکین نے حضرت علیؓ سے کہا کہ یہ تمہارے صاحب کی شرط کا تیسرا دن ہے، انہیں جانے کے متعلق کہو، حضرت علیؓ نے آپ کو اطلاع دی، آپ نے فرمایا اچھا، اور روانہ ہو گئے اور ابن جناب کی روایت میں ”یابعدناک“ کے بجائے ”یابعدناک“ ہے۔

(فائدہ) حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ نے ازراہ امت اور اب کے یہ عرض کیا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم قطعی نہیں تھا، اور آپؐ نے اس لفظ کو منادیا اور ابن عبد اللہ لکھا، یہ بھی ایک معجزہ ہے اور اس سے آپؐ کے اسی ہونے میں کوئی فرق نہیں پڑتا، مگر اکثر علمائے کرام کی جماعت کہتی ہے کہ آپؐ نے منادیا، جیسا کہ اگلی روایت اس پر شاہد ہے، اور پھر آپؐ نبی الہی تھے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”ما کنت شلوامس قبلہ من کتاب ولا تعطیہ ہدیک“ اور آپؐ کا نور اور شہادہ موجود ہے ”انما لمة لمة لا نکب ولا لحسب“ واللہ اعلم بالصواب۔

۲۱۲۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عقیان، حماد بن سلمہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صلح کی اور قریش میں سہیل بن عمرو بھی تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا لکھو، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سہیل بولا، بسم اللہ تو ہم نہیں جانتے، کہ بسم الرحمن الرحیم کیا ہے، لیکن جو ہم جانتے ہیں، وہ لکھو، باسمک اللہم، پھر آپؐ نے فرمایا، اچھا محمد رسول اللہ لکھو، مشرکین بولے کہ اگر ہم جانتے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے

عَلَىٰ أَنْ يَدْخُلَهَا فَبَيَّيْمُ بِهَا ثَلَاثًا وَلَا يَدْخُلَهَا إِلَّا بِحُلَّتَيْنِ السَّلَاحِ السَّيْفِ وَفَرَابِهِ وَلَا يَخْرُجُ بِأَحَدٍ مَعَهُ مِنْ أَهْلِهَا وَلَا يَمْنَعُ أَحَدًا يَمْنَعُ بِهَا مِمَّنْ كَانَ مَعَهُ قَالَ لِعَلِيٍّ اكْتُبِ الشَّرْطَ بَيَّيْنَا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذَا مَا قَاضَىٰ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ الْمُشْرِكُونَ لَوْ عَلِمْنَا أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ لَنَابْتَغَاكَ وَلَكِنْ اكْتُبْ مُحَمَّدٌ نُونُ عَبْدِ اللَّهِ فَأَمَرَ عَلَيْهِ أَنْ يَمْحَاها فَقَالَ عَلَيْهِ لَا وَاللَّهِ لَا أَمْحَاها فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَبِي مَكَانَهَا فَأَرَاهُ مَكَانَهَا مَمْحَاها وَكُتِبَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَأَقَامَ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا أَنْ كَانَ يَوْمُ الثَّلَاثِ قَالُوا لِعَلِيٍّ هَذَا آخِرُ يَوْمٍ مِنْ شَرْطِ صَاحِبِكَ فَأَمَرَهُ فَلْيَخْرُجْ فَأَخْرَجَهُ بِذَلِكَ فَقَالَ بَعْمٌ فَخَرَجَ وَقَالَ ابْنُ جَنَابٍ فِي رِوَايَتِهِ مَكَانَ نَابْتَغَاكَ بِأَبْتَغَاكَ *

۲۱۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَقِيَانُ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ قُرَيْشًا صَالَحُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيَّيْمُ سَهْلُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذَا مَا قَاضَىٰ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ الْمُشْرِكُونَ لَوْ عَلِمْنَا أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ لَنَابْتَغَاكَ وَلَكِنْ اكْتُبْ مُحَمَّدٌ نُونُ عَبْدِ اللَّهِ فَأَمَرَ عَلَيْهِ أَنْ يَمْحَاها فَقَالَ عَلَيْهِ لَا وَاللَّهِ لَا أَمْحَاها فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَبِي مَكَانَهَا فَأَرَاهُ مَكَانَهَا مَمْحَاها وَكُتِبَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَأَقَامَ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا أَنْ كَانَ يَوْمُ الثَّلَاثِ قَالُوا لِعَلِيٍّ هَذَا آخِرُ يَوْمٍ مِنْ شَرْطِ صَاحِبِكَ فَأَمَرَهُ فَلْيَخْرُجْ فَأَخْرَجَهُ بِذَلِكَ فَقَالَ بَعْمٌ فَخَرَجَ وَقَالَ ابْنُ جَنَابٍ فِي رِوَايَتِهِ مَكَانَ نَابْتَغَاكَ بِأَبْتَغَاكَ *

رَسُولَ اللَّهِ قَالُوا لَوْ عَلِمْنَا أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ
لَاتَّبَعْنَاكَ وَلَكِنْ أَكْتَسَبَ اسْمُكَ وَاسْمُ أَبِيكَ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْتَسَبَ مِنْ
مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَأَشْرَطُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَنْ جَاءَ مِنْكُمْ لَمْ يَرُدَّهُ
عَلَيْكُمْ وَمَنْ جَاءَكُمْ مِنَّْا رَدُّوهُ عَلَيْنَا فَقَالُوا
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْكَسَبَ هَذَا قَالَ نَعَمْ إِنَّهُ مَنْ
ذَهَبَ مِنْا إِلَيْهِمْ فَأَبْعَدَهُ اللَّهُ وَمَنْ حَاضَرَ مِنْهُمْ
سَبَحْنَا اللَّهُ لَهُ فَرَجًا وَمَخْرَجًا *

رسول ہیں تو آپ کی پیروی کرتے، بلکہ اپنا نام اور اپنے والد کا
نام لکھو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اچھا لکھو، من
محمد بن عبد اللہ، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
انہوں نے یہ شرط لگائی کہ اگر تم میں سے کوئی ہمارے پاس چلا
آئے تو ہم اسے واپس نہیں کریں گے اور ہم میں سے اگر کوئی
تمہارے پاس جائے تو آپ اسے ہمارے پاس روانہ کر دینا،
صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا یہ شرطیں
لکھیں، فرمایا ہاں، ہم میں سے جو کوئی ان کے پاس جائے، اللہ
تعالیٰ اسے دور ہی رکھے اور جو ان سے ہمارے پاس آئے گا اللہ
تعالیٰ اس کے لئے جلدی آسانی اور راستہ پیدا کر دے گا۔

(فائدہ) چنانچہ ایسا ہوا کہ چند روز کے بعد بعض حضرات آپ کے پاس آنے لگے تو وہ اس شرط کی وجہ سے نہ آ سکے تو حضرت ابو بصیر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے راستہ ہی میں ایک جھنڈ بنالیا اور پھر مشرکین کو اس قدر لونا کہ انہوں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ
وسلم سے کہلا بھیجا کہ ان کو بلا لیجئے۔ واللہ اعلم۔

۲۱۲۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَتَفَارُتَا
فِي اللَّفْظِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ
سَيَّابٍ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي
وَالِل قَالَ قَامَ سَهْلُ بْنُ حَنْظَلٍ يَوْمَ صَيْغَرَ
فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ اتَّهَمُوا أَنْفُسَكُمْ لَقَدْ كُنَّا مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْيَةِ
وَلَوْ نَرَى قِتَالًا لَقَاتَلْنَا وَذَلِكَ فِي الصُّلْحِ الَّذِي
كَانَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَأَتَى
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ أَلَسْنَا عَلَى حَقٍّ وَهُمْ عَلَى بَاطِلٍ
قَالَ بَلَى قَالَ أَلَيْسَ قِتَالًا فِي الْحَقِّ وَقِتْلَاهُمْ
فِي النَّارِ قَالَ بَلَى قَالَ فَفِيمَ تَعْطِي الدِّيَّةَ فِي
دِيْسًا وَتَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمُ اللَّهُ بَيْنَنَا وَيَسْأَلُهُمْ

۳۱۴- ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر (دوسری سند) ابن
نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبد العزیز بن سیام، حبیب بن ابی ثابت،
حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ صفین کے دن
کھڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو! اپنا قصور سمجھو، جس دن
حدیبیہ کی صلح ہوئی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
تھے اور اگر ہم لڑنا چاہتے تو لڑتے اور یہ اس صلح کا ذکر ہے جو کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکین کے درمیان ہوئی، تو
حضرت عمر، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر
ہوئے، اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم بچے
دین پر نہیں ہیں اور کافر جوئے دین پر نہیں ہیں (ایسا یقینی
ہے) آپ نے فرمایا، کیوں نہیں، پھر عرض کیا کہ ہمارے
آدمی جو شہید ہو جائیں وہ جنت میں نہیں جائیں گے اور ان سے
جو مارے جائیں گے وہ جہنم میں نہیں جائیں گے، آپ نے
فرمایا، کیوں نہیں، پھر عرض کیا، تو ہم کیوں اپنے دین پر دھبہ
لگائیں اور لوٹ جائیں اور ابھی اللہ تعالیٰ نے ہمارا اور ان کا فیصلہ

فَقَالَ يَا اِهْنِ الْخَطَابَ اِنِّي رَسُولُ اللَّهِ وَلَنْ يُضَيِّعَنِي اللَّهُ اَبَدًا قَالَ فَاَنْطَلَقَ عُمَرُ فَلَمْ يَصْبِرْ مُتَعَبًا فَاتَى اَبَا بَكْرٍ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ اَلَسْنَا عَلَى حَقٍّ وَهُمْ عَلَى ضَالٍّ قَالَ بَلَى قَالَ اَلَيْسَ قَتَلْنَا فِي الْحَيَةِ وَقَتَلَاهُمْ فِي النَّارِ قَالَ بَلَى قَالَ فَعَلَّامٌ لِعُطْيِ الدِّيْنَةِ فِي دِيْنِنَا وَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمُ اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَقَالَ يَا اِهْنِ الْخَطَابَ اِنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ وَلَنْ يُضَيِّعَهُ اللَّهُ اَبَدًا قَالَ فَتَزَلَّ الْقُرْآنُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفَتْحِ فَارْسَلْ اِلَى عُمَرَ فَاَفْرَأْهُ اِيَّاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَوْ قَتَحَ هُوَ قَالَ نَعَمْ فَطَلَبَتْ نَفْسُهُ وَرَجَعَ *

نہیں کیا ہے، آپ نے فرمایا، ابن خطاب! میں اللہ کا رسول ہوں اور وہ مجھے کبھی ضائع نہیں کرے گا، یہ سن کر حضرت عمر چلے اور غصہ کی وجہ سے صبر نہ ہو سکا، اور حضرت ابو بکرؓ کے پاس آئے اور کہا ابے ابو بکر! کیا ہم حق پر اور وہ باطل پر نہیں، انہوں نے کہا کیوں نہیں، عمر بولے کیا ہمارے مقتول جنت میں اور ان کے دوزخ میں نہیں ہیں، ابو بکر نے فرمایا، کیوں نہیں، عمر بولے تو پھر کیوں ہم اپنے دین کا نقصان کریں اور لوٹ جائیں، اور ابھی اللہ نے ہمارا اور ان کا فیصلہ نہیں کیا، ابو بکر نے کہا، ابن خطاب! آپ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ آپ کو ضائع نہیں کرے گا چنانچہ حضور پر فتحی خوشخبری میں قرآن نازل ہوا، آپ نے عمر کو بلا بھیجا، اور یہ سورت پڑھائی، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ صلح ہماری فتح ہے؟ فرمایا ہاں، تب وہ خوش (۱) ہو گئے اور لوٹ آئے۔

۲۱۲۸- ابو کریب، محمد بن العلاء، محمد بن عبد اللہ بن نمیر، ابو معاویہ، اعمش، شقیق بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت اہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ صفین کے دن کہہ رہے تھے، اے لوگو! اپنی عقلوں کا قصور سمجھو، خدا کی قسم اگر تم مجھے ابو جندل (یعنی صلح حدیبیہ) کے دن دیکھتے اور اگر میں طاقت رکھتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے پھیرنے کی تو اہلتہ پھیر دیتا، خدا کی قسم ہم نے کبھی اپنی گواہی اپنے کاندھوں پر نہیں رکھیں مگر وہ ہمیں اس چیز کی طرف لے گئیں، جسے ہم جانتے ہیں مگر تمہاری اس لڑائی میں (یعنی جو شام والوں سے تھی)

۲۱۲۸- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْغَدَاءِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ بَصَفَيْنَ أَهْلَهَا النَّاسُ اتَّهَمُوا رَأْيَهُمْ وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُ يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَلَوْ أَنِّي اسْتَطَعْتُ أَنْ أَوْدَعَ أَمْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَدْتُهُ وَاللَّهِ مَا وَضَعْنَا سِوْفَنَا عَلَى عَوَانِفِنَا إِلَى أَمْرٍ قَطُّ إِلَّا اسْتَهْلَنَّا بِنَا إِلَى أَمْرٍ نَعْرِفُهُ إِلَّا أَمَرَكُمُ هَذَا لَمْ يَذْكُرْ اِبْنُ نُمَيْرٍ إِلَى أَمْرٍ قَطُّ *

(۱) صلح حدیبیہ کو فتح فرمایا گیا حالانکہ اس موقع پر ہونے والے معاہدے میں ظاہر کفار کے مطالبات تسلیم کئے گئے اور مسلمان وہے لیکن یہ صلح بہت سے اہم فوائد پر مشتمل ہوئی اور مسلمانوں کی بہت سی مصیحتوں کے حصول کا پیش خیمہ بنی مثلاً مسلمانوں کے لئے خیبر کی فتح آسان ہوئی، کفار کو اسلام کی طرف دعوت دینا ممکن ہوا، جزیرہ عرب کے باہر سربراہان مملکت کی طرف دعوت اسلام کے خطوط روانہ کرنے کا موقع ملا۔ اس صلح کے بعد کافروں کا مسلمانوں کے پاس اور مسلمانوں کا کافروں کے پاس آنا جانا ہوا جس سے اسلامی تعلیمات کو سمجھنے کا موقع ملا اور فوج و فوج لوگ حلقہ اسلام میں داخل ہوئے اور یہی صلح فتح کا ذریعہ بنی جس سے تمام ہمہ والے بھی مسلمان ہو گئے۔

(فائدہ) یعنی صلح ہم میں سے کسی کو پسند نہ تھی، شرکین کی سرکوبی کا ہر ایک خواستگار تھا مگر صلح ہی فتح کا باعث اور سبب بنی، والدہ اعلم بالصواب۔

۲۱۲۹- عثمان بن ابی شیبہ اور اسحاق، جریر (دوسری سند) ابو سعید خدری، وکیع، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی ان دونوں روایتوں میں یہ الفاظ ہیں کہ ایسے امر کی طرف جو کہ ہمیں پریشانی میں ڈال دے۔

۲۱۳۰- ابراہیم بن سعد جوہری، ابو اسامہ، مالک بن مغول، ابو حصین، حضرت ابو داؤد اکل بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت اہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صفین کے دن سنا، فرمایا کہ اے لوگو! اپنے دین کے خلاف اپنی آراء کو غلط سمجھو، اور مجھے دیکھو کہ یوم ابو جندل کو اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو ٹوٹا سکتا (تو لوٹا دیتا) تمہاری رائے ایسی ہے، کہ جب ہم اس کا ایک کونا کھولتے ہیں تو دوسرا خود بخود کھل جاتا ہے۔

(فائدہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں، بخاری کی روایت میں ہے کہ "ماسدونا" اور یہی ٹھیک ہے، مطلب یہ ہے کہ جب ہم ایک کونا اس کا ہاتھ دے رہے ہیں تو دوسرا کھل جاتا ہے۔

۲۱۳۱- نصر بن علی جہضمی، خالد بن حارث، سعید بن ابی عروبہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ سورت انا فتحناک فتحناک ففتحناک لک اللہ (الی قولہ) فوراً عظیمہ نازل ہوئی تو اس وقت آپؐ حدیبیہ سے لوٹ کر آرہے تھے اور صحابہ کرامؓ کو اس کا بہت رنج و غم تھا اور آپؐ نے مقام حدیبیہ ہی میں قربانی کو نحر کر دیا تھا، آپؐ نے فرمایا، مجھ پر ایک آیت نازل ہوئی ہے، جو ساری دنیا سے مجھے محبوب ہے۔

۲۱۳۲- عاصم بن نصر جمی، معمر، بواسطہ اپنے والد قتادہ، حضرت انس بن مالکؓ، (دوسری سند) ابن شعیبہ، ابو داؤد، جام، (تیسری سند) عہد بن حمید، یونس بن محمد، شیبان، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ابن ابی عروبہ کی روایت

۲۱۲۹- وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ خَمِيصًا عَنْ جَرِيرِ بْنِ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعُ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ كِلَاهُمَا عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا إِلَى أَمْرٍ يُقْطَعُ *

۲۱۳۰- وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْحَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ يَقُولُ أَنَّهُمْ رَأَوْهُمْ عَلَى دِينِكُمْ فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ أَبِي حَنْدَلٍ وَلَوْ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرُدَّ أَمْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَتَحْنَا مِنْهُ فِي حَضَمٍ إِلَّا أَنْفَحَرْنَا عَلَيْنَا مِنْهُ حَضَمٌ *

(فائدہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں، بخاری کی روایت میں ہے کہ "ماسدونا" اور یہی ٹھیک ہے، مطلب یہ ہے کہ جب ہم ایک کونا اس کا ہاتھ دے رہے ہیں تو دوسرا کھل جاتا ہے۔

۲۱۳۱- وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ (إِنْ فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا لِيُغْفِرَ لَكَ اللَّهُ) إِلَى قَوْلِهِ (فَوَرَأَ عَظِيمًا) مَرَجَعَهُ مِنَ الْحَدِيثِ وَهُمْ يُحَالِطُهُمُ الْحُزْنَ وَالْكَأَبَ وَقَدْ نَحَرَ الْهَدْيَ بِالْحَدِيثِ فَقَالَ لَقَدْ أَنْزَلْتُ عَلَى آيَةٍ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا خَمِيصًا *

۲۱۳۲- وَحَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّصْرِ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَمِيدٍ

کی طرح حدیث مروی ہے۔

باب (۲۹۱) اقرار کا پورا کرنا۔

۲۱۳۳- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، ولید بن جمیع، ابو الطفیل، حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے بد میں حاضر ہونے سے اور کسی چیز نے نہیں روکا مگر یہ کہ میں اور میرے والد ابو حسیل (ان کے والد کی کنیت ہے) دونوں نکلے تو ہمیں قریش کے کافروں نے پکڑ لیا، اور انہوں نے کہا کہ تم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جانا چاہتے ہو، ہم نے کہا ہم ان کے پاس جانا نہیں چاہتے بلکہ ہم بد میں جانا چاہتے ہیں، تو انہوں نے ہم سے اللہ تعالیٰ کا عہد و پیمان کیا کہ ہم بد میں نہ چلے جائیں گے اور آپ کے ساتھ ہو کر نہیں لڑیں گے جب ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو آپ سے واقعہ بیان کیا، آپ نے فرمایا تم بد میں نہ چلے جاؤ، ہم ان کا اقرار پورا کریں گے اور اللہ سے ان پر بد وچاہیں گے۔

(فائدہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عہد کو پورا کرنے کے لئے اس نے فرمایا تاکہ کفار کہ اس چیز کو نہ اچھالیں، ورنہ اگر کفار کسی مسلمان کو گرفتار کر لیں اور اس سے نہ بھاگنے کا اقرار لے لیں تو امام ابو حنیفہ، امام شافعی، اور اہل کوفہ کے نزدیک اس کو اقرار کا پورا کرنا ضروری نہیں ہے۔ جب موقع ملے فرار ہو جائے اور اگر جبر اس بات کا اقرار لیں تو بالافتق بجا گناہ درست اور صحیح ہے کیونکہ زبردستی کی قسم لازم نہیں ہو کرتی (نوی جلد ۲)

باب (۲۹۲) غزوہ احزاب یعنی جنگ خندق۔

۲۱۳۴- زبیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعش، ابراہیم جمعی، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص بولا کہ اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں ہوتا تو آپ کے ساتھ جہاد کرتا، اور آپ کے ساتھ لڑائی میں کوشش کرتا، حضرت حذیفہ نے فرمایا تو اور ایسا کرتا، ہمیں دیکھو کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ خَلِيفَةِ أَبِي أَبِي عُرْوَةَ *

(۲۹۱) بَابُ الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ *

۲۱۳۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جَمِيعٍ حَدَّثَنَا أَبُو الطُّفَيْلِ حَدَّثَنَا حَذِيفَةُ بْنُ الْيَمَانِ قَالَ مَا مَنَعَنِي أَنْ أَتُحَدِّثَ نَدْرًا إِلَّا أَنِّي خَرَجْتُ أَنَا وَأَبِي حُسَيْبٌ قَالَ فَأَحَدُنَا كَفَّارٌ فَرَيْضٌ قَالُوا إِنَّكُمْ تَرِيدُونَ مُحَمَّدًا فَقُلْنَا مَا نُرِيدُهُ مَا نُرِيدُ إِلَّا الْمَدِينَةَ فَأَحَدُنَا مِمَّا عَاهَدَ اللَّهُ وَمِيثَاقُهُ لَنْتَصِرَنَّ إِلَى الْمَدِينَةِ وَلَا نَقَابِلُ مَعَهُ فَإِنَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْنَاهُ الْخَبْرَ فَقَالَ انْصَرِفَا نَهَى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَلَسْتَعْيُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ *

(۲۹۲) بَابُ غَزْوَةِ الْأَحْزَابِ *

۲۱۳۴- حَدَّثَنَا زُبَيْرُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ خَرِيرٍ قَالَ وَهَبُ بْنُ خَرِيرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ حَذِيفَةَ فَقَالَ رَحُلٌ لَوْ أَذْرَسْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتَلْتُ مَعَهُ وَأَبْلَيْتُ فَقَالَ حَذِيفَةُ أَنْتَ كُنْتَ تَفْعَلُ ذَلِكَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

کے ساتھ احزاب کی رات میں تھے، اور ہوا بہت تیز چل رہی تھی، اور سردی بھی کڑا کے کی پڑ رہی تھی، اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کوئی شخص ہے جو جا کر کافروں کی خبر لائے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے میری معیت نصیب کرے گا، ہم خاموش ہو گئے اور کسی نے کوئی جواب نہیں دیا، پھر آپؐ نے فرمایا کوئی ہے جو جا کر کافروں کی خبر لائے، اللہ قیامت کے دن اسے میرے ساتھ رکھے گا، ہم خاموش ہو گئے اور کسی نے کوئی جواب نہیں دیا، آپؐ نے پھر فرمایا، کوئی ہے جو کافروں کی خبر لائے، اللہ اسے قیامت کے دن میرا ساتھ نصیب کرے گا، ہم خاموش رہے اور کسی نے جواب نہیں دیا، بالآخر آپؐ نے فرمایا خدا کا خبر لا، اب مجھے کوئی چارہ کار نہیں رہا کہ آپؐ نے میرا نام لے کر کہا آپؐ نے فرمایا جا اور کفار کی خبر لا، اور انہیں مجھ پر نکالنا جب میں آپؐ کے پاس سے چلا تو ایسا محسوس ہوا جیسا کہ حمام (۱) میں جا رہا ہوں، تا آنکہ میں ان کے پاس پہنچا، دیکھتا کیا ہوں کہ ابوسفیان اپنی پیٹھ آگ سے سینک رہا ہے، میں نے تیر کمان پر چڑھایا، اور اسے مارنے کا ارادہ کیا، مگر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان یاد آ گیا کہ انہیں مجھ پر غصہ نہ دلانا اور اگر میں تیر مارا تو بلاشبہ ابوسفیان کے لگتا، آخر میں واپس ہوا تو پھر مجھے ایسا محسوس ہوا کہ میں حمام کے اندر چل رہا ہوں، جب آپؐ کے پاس آیا اور آپؐ سے سب حال بیان کر دیا اس وقت سردی محسوس ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنا ایک فاضل عباؤڑ حلاویا جسے اوڑھ کر آپؐ نماز پڑھا کرتے تھے تو میں اسے اوڑھ کر صبح تک سوتا رہا، جب صبح ہو گئی تو آپؐ نے فرمایا، اسے بہت زیادہ سونے والے اٹھ جا۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْأَحْزَابِ وَأَحَدُنَا رِيحٌ شَدِيدَةٌ وَفَرَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا رَحُلٌ يَأْتِينِي بِحَبْرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللَّهُ مَعِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَسَكَنَّا فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا أَحَدٌ ثُمَّ قَالَ أَلَا رَحُلٌ يَأْتِينَا بِحَبْرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللَّهُ مَعِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَسَكَنَّا فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا أَحَدٌ ثُمَّ قَالَ أَلَا رَحُلٌ يَأْتِينَا بِحَبْرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللَّهُ مَعِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَسَكَنَّا فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا أَحَدٌ فَقَالَ فَمَ يَا حَبِيبُهُ فَأْتِنَا بِحَبْرِ الْقَوْمِ فَلَمْ أَحْذُ ثَدًّا إِذْ دَعَانِي بِاسْمِي أَنَّ أَقْوَمَ قَالَ ادْهَبْ فَأْتِنِي بِحَبْرِ الْقَوْمِ وَلَا تَذْعُرْهُمْ عَلَيَّ فَلَمَّا وَكَيْتُ مِنْ عَيْنِي جَعَلْتُ كَأَنَّمَا أُمْشِي فِي حَمَامٍ حَتَّى أَتَيْتُهُمْ فَرَأَيْتُ أَبَا سُمَيَانَ يَصْلِي ظَهْرَهُ بِالنَّارِ فَوَضَعَتْ سَهْمًا فِي كَيْدِ الْقَوْسِ فَأَرَدْتُ أَنْ أُرْمِيَهُ فَذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَذْعُرْهُمْ عَلَيَّ وَلَوْ رَمَيْتُهُ لَأَصَبْتُهُ فَرَحَعْتُ وَأَنَا أُمْشِي فِي مِثْلِ الْحَمَامِ فَلَمَّا أَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ بِحَبْرِ الْقَوْمِ وَفَرَعْتُ فَوَرِثْتُ فَأَلْبَسَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَضْلِ عَنَاقٍ كَانَتْ عَلَيْهِ يُصَلِّي فِيهَا فَلَمْ أَزَلْ نَائِمًا حَتَّى أَصْبَحْتُ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ قَالَ فَمَ يَا يَوْمَانُ*

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے سے یہ چارے تھے توخت سردی کی رات میں ایسی گرمی محسوس فرما رہے تھے گویا کہ گرم حمام میں چل رہے تھے یہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تھا۔

(فائدہ) غزوہ احزاب یعنی خندق ۵ھ میں ہوا، مشرکین کی بکثرت جماعتیں تھیں، اس واسطے اس غزوہ کو احزاب بولتے ہیں، حدیث کے مضمون سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اولاً تو دشواری ہی نظر آتی ہے مگر اس کے بعد ہمہ قسم کی راتیں ہیں، آج کل مسلمانوں کی بستی اور زوال کا یہی سبب ہے کہ کتاب اللہ اور سنت رسولؐ سے روگردانی کر لی ہے اور اللہ تعالیٰ کا خوف بالائے خالق رکھ دیا ہے، اور دنیا کی محبت میں غرق ہو گئے، بیداری میں بھی دنیا اور خواب میں بھی دنیا، رات دن کا یہی پتھر ہے جس اسی کا نام کھنڈی ہے اور جو اس سے عاری ہو، وہ ان بیوقوفوں کی نظر میں احق ہے موجودہ زمانہ میں خواہ کتنی ہی کوئی اعلیٰ تعلیم حاصل کر لے، غمراہ اور نتیجہ پس انداز ہے کہ وہ تعلیم مردوں کو عورت بتاتی ہے اور عورتوں کو مرد اور اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں پر لعنت فرماتا ہے، جیسا کہ آئندہ احادیث میں با مضمون آجائے گا۔

باب (۲۹۳) غزوہ احد کا بیان۔

(۲۹۳) بَابُ غَزْوَةِ أُحُدٍ *

۲۱۳۵ - وَحَدَّثَنَا هَذَابُ بْنُ حَالِدٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعٍ وَثَابِتِ الشَّامِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ يَوْمَ أُحُدٍ فِيهِ سَبْعَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا رَهَقُوهُ قَالَ مَنْ يَرُدُّهُمْ عَنَّا وَلَهُ الْجَنَّةُ أَوْ هُوَ رَافِقِي فِي الْجَنَّةِ فَقَدَّمَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ ثُمَّ رَهَقُوهُ أَهْضًا فَقَالَ مَنْ يَرُدُّهُمْ عَنَّا وَلَهُ الْجَنَّةُ أَوْ هُوَ رَافِقِي فِي الْجَنَّةِ فَقَدَّمَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ فَلَمْ يَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى قُتِلَ السَّبْعَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَصْحَبِيهِ مَا أَنْصَفْنَا أَصْحَابَنَا *

۲۱۳۵۔ ہذاپ بن خالد ازدی، حماد بن سلمہ، علی بن ربیع، ثابت شامی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد کے دن علیحدہ ہو گئے، سات انصاری اور دو قریشی آپؐ کے پاس رہ گئے، جب کفار نے آپؐ پر هجوم کیا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کون انہیں ہم سے ہٹاتا ہے، اسے جنت ملے گی یا وہ جنت میں میرا رفیق ہوگا، ایک انصاری آگے بڑھا اور لڑا، یہاں تک کہ مارا گیا، پھر انہوں نے هجوم کیا، پھر آپؐ نے فرمایا، انہیں کون ہٹاتا ہے، اسے جنت ملے گی، یا وہ جنت میں میرا رفیق ہوگا، چنانچہ ایک انصاری آگے بڑھا اور لڑا یہاں تک کہ شہید کر دیا گیا، پھر جبکی حال رہا، یہاں تک کہ انصار کے ساتوں آدمی شہید ہو گئے، تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ساتھیوں سے فرمایا کہ ہم نے اپنے اصحاب کے ساتھ انصاف نہ کیا۔

(فائدہ) یعنی ساتوں انصاری شہید ہو گئے اور دونوں قریشی موجود رہے، سبحان اللہ انصار کی وفاداری اور جان نثاری کے کیا کہنے، رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

۲۱۳۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَسْأَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ جُرْحٌ وَجَّهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۱۳۶۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، عبد العزیز بن ابی حازم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احد کے دن زخمی ہونے کا حال دریافت کیا گیا انہوں نے فرمایا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک چہرہ زخمی ہو گیا تھا،

اور اگلا و انت ٹوٹ (۱) گیا تھا اور خود سر مبارک پر ٹوٹ گیا تھا، حضرت فاطمہؓ صاحبزادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خون و حورہی تھیں اور حضرت علی بن ابی طالبؓ ڈھال میں پانی لاکر ڈال رہے تھے، جب حضرت فاطمہؓ نے دیکھا کہ پانی سے خون پہنے میں کمی نہیں ہوئی بلکہ اضافہ ہوتا جا رہا ہے تو انہوں نے چٹائی کا ایک ٹکڑا لے کر اس کو جلا کر رکھ کر کے زخم پر لگا دیا اس سے خون رک گیا۔

۲۱۳۷۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبد الرحمن قاری، ابو حازم، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زخمی ہونے کی کیفیت دریافت کی گئی تو کہنے لگے سونا خدا کی قسم مجھے معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زخم کون دھو رہا تھا، اور کون شخص اس پر پانی ڈال رہا تھا، اور کیا دوا کی گئی تھی، پھر بقیہ حدیث عبد العزیز کی روایت کی طرح بیان کی۔ پانی اتنی زیادتی بیان کی ہے کہ آپؐ کا چہرہ مبارک زخمی ہو گیا اور ”جشمہ“ کے بجائے ”کسرت“ کا لفظ بے معنی دونوں کے ایک ہی ہیں۔

۲۱۳۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زبیر بن حرب و اسحاق بن ابراہیم اور ابن ابی عمر، ابن عیینہ، (دوسری سند) عمرو بن سواد عامری، عبد اللہ بن وہب، عمرو بن حارث، سعید بن ابی ہلال، (تیسری سند) محمد بن سہل تمیمی، ابن ابی مریم، محمد بن مطرف، ابو حازم، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور اتنا فرق ہے کہ ابن ابی ہلال کی حدیث میں ”اصیب وجہ“ کے لفظ بیان ہوئے ہیں اور ابن مطرف کی حدیث میں ”جرح وجہ“ کے الفاظ مروی ہیں اور معنی ایک ہے۔

وَكُتِبَتْ رِبَاعِيَّتُهُ وَهَشِمَتْ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ فَكَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغْسِلُ الدَّمَ وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَسْكُبُ عَلَيْهَا بِالْمِخْنِ فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ أَنَّ الْمَاءَ لَا يَزِيدُ الدَّمَ إِلَّا كَثْرَةً أَخَذَتْ قِطْعَةً خَصِيرٍ فَأَحْرَقَتْهُ حَتَّى صَارَ رَمَادًا ثُمَّ أَلْصَقَتْهُ بِالْخُرْجِ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ *

۲۱۳۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ يَعْقُبٍ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِي عَنْ أَبِي حَارِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ وَهُوَ يَسْأَلُ عَنْ خُرْجِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أُمُّ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ مَنْ كَانَ يَغْسِلُ جُرْحَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ يَسْكُبُ الْمَاءَ وَبِمَاذَا ذُووِي خُرْجِهِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عِزٌّ أَنَّهُ زَادَ وَخُرْجَ وَحُفَّهُ وَقَالَ مَكَانَ هَشِمَتْ كُتِبَتْ *

۲۱۳۸۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَبِإِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ وَأَبْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَادٍ الْغَامِرِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَحْمَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُبٍ ابْنُ مَطْرَفٍ كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي حَارِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي

(۱) انبیاء علیہم السلام کو اس جیسے جو صدمات پہنچتے ہیں ان میں ان کے لئے اجر کی زیادتی ہوتی ہے، ان کی امتوں کے لئے تسلی کا سامان ہوتا ہے جب امت کو ایسے حالات پہنچیں، اور ان واقعات سے امتوں کو یہ فائدہ مقصود ہوتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی جماعت بھی بشر ہیں اور مخلوق ہیں تاکہ امت انہیں انوہیت کے مقام پر نہ سمجھے۔

هَذَا أَصِيبَ وَخَنَّهُ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُطَرَفٍ
جُرْحُ وَخَنَّهُ *

۲۱۳۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ نَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسِرَتْ رَبَاعِيَّتُهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَشَجَّ فِي رَأْسِهِ فَحَقَعَلَ يَسَلْتُ الدَّمَ عَنْهُ وَيَقُولُ كَيْفَ يُغْلِقُ قَوْمٌ شَحْوًا نَبِيَّهُمْ وَكَسَرُوا رَبَاعِيَّتَهُ وَهُوَ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ) *

۲۱۳۹- عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، حماد بن سلتہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ احد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اٹکا دانت ٹوٹ گیا تھا اور سر مبارک میں زخم آیا تھا، آپ خون پونچھتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے، ایسی قوم کیسے قلعہ پاسکتی ہے جس نے اپنے نبی کو زخمی کر دیا، اور اٹکا دانت توڑ دیا، حالانکہ نبی ان کو خدا کی طرف بلارہا تھا، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ"

(فائدہ) یہ حالت دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی ہلاکت اور بربادی کا یقین ہو گیا تو اس پر اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی کہ آپ کا کارخانہ قدرت میں کوئی اختیار نہیں ہے، اللہ تعالیٰ چاہے انہیں معاف فرمائے اور چاہے تو عذاب کرے، اب سردارانِ انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ حال ہے تو اور کسی دلی باخبر یا غوث وغیرہ کا کیا ذکر مان لوگوں کی طرف ایسے امور کو منسوب کرنا اپنی حماقت اور بے دینی کا ثبوت دیتا ہے۔ معاذ اللہ۔

۲۱۴۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُنِيرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْجِي نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ صِرَّتْهُ قَوْمُهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ *

۲۱۴۰- محمد بن عبد اللہ بن نمیر، وکیع، اعمش، شقیق، حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے سامنے اس وقت وہ منظر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء کرام میں سے کسی نبی کا واقعہ بیان فرما رہے تھے کہ ان کی قوم نے انہیں مارا، اور وہ اپنے چہرہ سے خون پونچھتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے اے پروردگار میری قوم کی مغفرت فرما یہ نہیں جانتے۔

۲۱۴۱- ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، محمد بن بشر، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں یہ زیادتی ہے کہ اپنی پیشانی سے خون پونچھتے جاتے تھے۔

۲۱۴۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ جَبِينِهِ * (۲۹۴) نَابِ اسْتِدَادَ عَصَبِ اللَّهِ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

باب (۲۹۴) جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قتل کرویں اس پر غضب الہی کا نازل ہونا۔

۲۱۴۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى قَوْمٍ فَعَلُوا هَذَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ حِينَئِذٍ يُشِيرُ إِلَى رِجَالِهِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى رَجُلٍ يَقْتُلُ رَسُولَ اللَّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ *

(۲۹۵) بَابُ مَا لَقِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَذَى الْمُشْرِكِينَ وَالْمُنَافِقِينَ *

۲۱۴۳- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَسِ ابْنُ الْحُغَمِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ عَنْ زَكْرِيَاءَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَيْمُونٍ الْأَوْدِيِّ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَلِيَّ عَبْدَ النَّبِيِّ وَأَبُو جَهْلٍ وَأَصْحَابُ لَهُ جُلُوسٌ وَقَدْ نُجِرَتْ حَزُورٌ بِالْأَنْسِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ أَتَيْكُمْ يَقُومُ إِلَي سَلَا حَزُورِ بَنِي قُلَادٍ فَيَأْخُذُهُ فَيَصْغَعُهُ فِي كَيْفِيٍّ مُحَمَّدٍ إِذَا سَحَدُ فَأَنْتَعَتْ أَشْقَى الْقَوْمِ فَيَأْخُذُهُ فَلَمَّا سَحَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَعَهُ بَيْنَ كَيْفِيٍّ قَالَ فَاسْتَضَحَّكُوا وَجَعَلَ نَعِضُهُمْ بِجِبِلٍّ عَلَى بَعْضِ وَأَنَا قَائِمٌ أَنْظُرُ لَوْ كَانَتْ لِي مَنَعَةٌ طَرَحْتُهُ عَنْ ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ حَتَّى أَنْطَلِقَ إِنْسَانٌ فَأَخْبَرَ فَاطِمَةَ فَخَاءَتْ

۲۱۴۲- محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منبہ ان چند مرویات میں سے نقل کرتے ہیں جو حضرت ابو ہریرہؓ نے ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی ہیں، چنانچہ چند احادیث کے ذکر کے بعد فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ بڑا غصے ہے ان لوگوں پر جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسا کیا، اور آپ اپنے دندان مبارک کی طرف اشارہ فرما رہے تھے اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راودا میں قتل کر دیں اس پر اللہ عزوجل بہت سخت غضب ناک ہوتا ہے۔

باب (۲۹۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرکین و منافقین سے جو تکالیف پہنچیں۔

۲۱۴۳- عبد اللہ بن عمرو بن محمد بن ابان بھلی، عبد الرحیم بن سلیمان، زکریا، ابواسحاق، عمرو بن میمون اودوی، حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے ابو جہل اور اس کے ساتھی بیٹھے ہوئے تھے، اور ایک دن پہلے ایک اونٹ ذبح ہوا تھا، ابو جہل بولا، تم میں سے کوئی شخص جا کر فلاں محلہ سے اونٹ کا اوج لے آئے اور لے کر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دونوں شانوں کے درمیان اس وقت رکھ دے جب وہ سجدہ میں جائیں، چنانچہ ایک بد بخت آدمی اس کے لئے کھڑا ہوا اور جب حضور سجدہ میں گئے تو اس نے دونوں شانوں کے درمیان اوج لا کر رکھ دیا اور پھر سب اس قدر ہنسے کہ ایک دوسرے پر گر پڑے، میں یہ ماجرا دیکھ رہا تھا کاش مجھے اتنی طاقت ہوتی کہ میں حضور پر سے اسے اٹھا سکتا اور حضور مجھ سے میں پڑے تھے، مرنے نہیں اٹھا سکتے تھے بالآخر ایک شخص نے جا کر حضرت فاطمہ کو اطلاع دی وہ تشریف لائیں اور اس وقت وہ چھوٹی بچی تھیں، آپ نے آکر

اس اونچ کو حضور پر سے اٹھایا اور پھر کافروں کی طرف رخ کر کے انہیں برا بھلا کہنے لگیں، جب آپ نماز پوری کر چکے تو بلند آواز سے آپ نے ان پر بددعا کی، اور جب آپ بددعا کرتے تو تین مرتبہ کرتے، اور جب سوال کرتے، جب بھی تین مرتبہ کرتے، آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا اَللّٰہی قریش کی پکار کر، جب کفار نے آپ کی اولاد سنی تو بھسی جاتی رہی اور آپ کی بددعا سے خوفزدہ ہو گئے، پھر آپ نے فرمایا، اللہ ابو جہل بن ہشام کی، عقبہ بن ربیعہ کی، شیبہ بن ربیعہ کی، ولید بن عقبہ کی، امیہ بن خلف کی، اور عقبہ بن ابی معیط کی گرفت فرما، ساتویں شخص کا نام حضور نے لیا تھا، مگر مجھے یاد نہیں رہا، قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا کہ میں نے ان کو جنہیں آپ نے نام لے کر بددعا دی بدر کے دن مرا ہوا دیکھا، پھر ان کی لاشیں حمیت کر بدر کے کنوئیں میں ڈالی گئیں، ابواسحاق کہتے ہیں کہ اس روایت میں ولید بن عقبہ کا نام غلط ہے۔

وہی حُورِیۃٌ فَطَرَحَتْہُ عَنْہُ ثُمَّ أَقْبَلَتْ عَلَیْہِم تَشْتِیْہِمُ فَلَمَّا قَضَى النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَاتَہُ رَفَعَ صَوْتَہُ ثُمَّ دَعَا عَلَیْہِم وَكَانَ إِذَا دَعَا دَعَا ثَلَاثًا وَإِذَا سَأَلَ سَأَلَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ عَلَیْکَ بِقُرَیْشٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا سَمِعُوا صَوْتَہُ ذَهَبَ عَنْہُمُ الضُّحْکُ وَخَافُوا دَعْوَتَہُ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ عَلَیْکَ یَا مُی جَہْلُ بَنِیْ حِشَامٍ وَعُقْبَۃُ بَنِیْ رَبِیعَۃٍ وَشِیبَۃُ اَہْلِیْ رَبِیعَۃٍ وَالْوَلِیدُ بَنِیْ عَقْبَۃٍ وَامِیَۃُ بَنِیْ خَلْفٍ وَعُقْبَۃُ بَنِیْ اَبِی مُعَیْطٍ وَذِکْرُ السَّامِعِ وَلَمْ أَحْفَظْہُ فَرَأَیْتُ الَّذِیْ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَأَیْتُ الدُّبْنَ سَمِیَ صَرَغَی یَوْمَ یَذُرُ ثُمَّ سُبِحُوا اِلَی الْفَلِیْطِ فَلِیْطٌ یَذُرُ قَالَ اَبُو اِسْحٰقَ الْوَلِیدُ بَنِیْ عَقْبَۃٍ عَلَطَ فِیْ ہَذَا الْحَدِیْثِ *

(فاکرہ) بلکہ صحیح ولید بن عقبہ ہے، امام بخاری نے اپنی صحیح میں اسی طرح روایت کیا ہے اور ولید بن عقبہ تو اس وقت موجود نہیں تھا، اور اگر ہو گا تو یہ ہو گا کیونکہ نہ کہہ کے دن وہ حضور کی خدمت میں سر پہ ہاتھ بچھرنے کے لئے لایا گیا، تو وہ اس وقت جوانی کے قریب تھا۔

۲۱۴۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ نَسَارٍ وَالْقَطُوعُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَنَا اِسْحٰقَ یُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ یُنَمَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَسَاجِدَ وَحَوْلَہُ نَاسٌ مِنْ قُرَیْشٍ اِذْ حَآءَ عَقْبَۃُ بَنِیْ اَبِی مُعَیْطٍ یَسْتَلُو حِزْوَرٍ فَقَذَفَ عَلَی ظَہْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَرْفَعْ رَاسَہُ فَحَآءَتْ فَاَطْمَۃٌ فَاَحْذَنَہُ عَنْ ظَہْرِہِ وَدَعَتْ عَلَی مَنْ صَنَعَ ذٰلِکَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ عَلَیْکَ اَمْلًا مِنْ قُرَیْشٍ اَبَا جَہْلٍ اَبَا حِشَامٍ وَعُقْبَۃُ بَنِیْ

۲۱۴۳- محمد بن قتی اور محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابواسحاق، عمرو بن ميمون، حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجدے میں تھے اور آپ کے آس پاس کچھ قریش جمع تھے کہ اتنے میں عقبہ بن ابی معیط اونٹ کا اوچھ لے آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر ڈال دیا جس کی وجہ سے آپ سر مبارک نہ اٹھا سکے، چنانچہ حضرت فاطمہ شریف لائیں اور آپ کی پشت مبارک سے اس بوجھ کو اٹھایا، اور ایسی حرکت کرنے والوں کو بددعا دی، آپ نے فرمایا، اے اللہ اس قریشی جماعت کی گرفت فرما (اے اللہ) ابو جہل بن ہشام کی، عقبہ بن ربیعہ کی، شیبہ بن ربیعہ کی، عقبہ بن ابی معیط کی، امیہ

بن خلف یابی بن خلف کی (شعبہ راوی کو ان دونوں ناموں میں شک ہے) میں نے ان سب کو دیکھا کہ بدر کے دن مارے گئے اور سب کو کنوئیں میں ڈالا گیا، البتہ امیہ بن خلف یابی بن خلف کو کنوئیں میں نہیں ڈالا گیا کیونکہ اس کے جوجوز کے ٹکڑے ہو گئے تھے۔

(قائد) صحیح بخاری باب "طرح حیف المشرکین فی الشر" میں ہے کہ امیہ یابی کو جس وقت کنوئیں میں ڈالنے کیلئے کھینچا گیا تو اس کے جوجوز علیحدہ ہو گئے کیونکہ یہ بہت موٹا آدمی تھا صحیح یہ ہے کہ یہ امیہ بن خلف تھا جیسا کہ بخاری کتاب الجہاد میں اس کی تصریح آگئی ہے۔

۲۱۴۵- ابو بکر بن ابی شیبہ، جعفر بن عون، سفیان، ابواسحاق سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے، باقی اتنی زیادتی ہے کہ حضور تین مرتبہ دعا کرنے کو پسند فرماتے تھے، چنانچہ فرمایا، الہی قریش کی پکڑ کر، الہی قریش کی گرفت کر، الہی قریش کی پکڑ کر اور اس روایت میں ولید بن عتبہ اور امیہ بن خلف کا نام بلاشبہ موجود ہے، ابواسحاق بیان کرتے ہیں کہ ساتویں آدمی کانام میں بھول گیا۔

۲۱۴۶- سلمہ بن شیبہ، حسن بن امین، زہیر، ابواسحاق، عمرو بن میمون، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کی طرف منہ کر کے کفار قریش کے چہ آدمیوں کے لئے بددعا فرمائی تھی، ان میں ابوجہل، امیہ بن خلف، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، عقبہ بن ابی معیط شامل تھے اور میں اللہ رب العزت کی قسم کھا کر بیان کرتا ہوں کہ میں نے ان سب کو بدر کے کنوئیں میں پڑا ہوا دیکھا ہے، کہ دھوپ کی شدت نے ان کے رنگ بدل دیئے تھے (کیونکہ) یہ دن بہت سخت گرم تھا۔

۲۱۴۷- ابوالظہر احمد بن عمرو بن سرج، حرمہ بن یحییٰ، عمرو بن سواد عامری، امین وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرماتی ہیں کہ میں نے عرش کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم احد سے بھی زیادہ سخت دن کوئی آپ پر گزرا ہے، فرمایا، میں نے تمہاری قوم

رَبِيعَةَ وَعَقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ وَنِسْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَأُمَيَّةَ بْنَ حَلْفٍ أَوْ كُنِيَ بْنِ حَلْفٍ شُعْبَةَ الْمَثَاكِلِ قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُمْ قُبِلُوا يَوْمَ بَدْرٍ فَأَلْقَوْا فِي بَرٍّ غَيْرِ أَنَّ أُمَيَّةَ أَوْ أَبَا نَعْفَةَ أَوْ صَالَهُ فَلَمْ يُلْقَ فِي الْبَرِّ *

۲۱۴۵- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَحْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ وَكَانَ يَسْتَجِبُ ثَلَاثًا يَقُولُ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشِ اللَّهِمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشِ اللَّهِمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشِ ثَلَاثًا وَذَكَرَ فِيهِمُ الْوَلِيدُ بْنُ عَتَبَةَ وَأُمَيَّةَ بْنَ حَلْفٍ وَلَمْ يَشْكُ قَالَ أَبُو إِسْحَقَ وَنَسِيتُ السَّابِعَ *

۲۱۴۶- وَحَدَّثَنِي سَلْمَةُ بْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَسْتَقْبِلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَتِيمَ فَدَعَا عَلَى سَيْتَةِ نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فِيهِمْ أَبُو جَهْلٍ وَأُمَيَّةُ بْنُ حَلْفٍ وَعَتَبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَنِسْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَعَقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ فَأَقْسِمُ بِاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرَغِي عَلَى بَدْرٍ قَدْ غَبِرَتْهُمْ الشَّمْسُ وَكَانَ يَوْمًا حَارًّا *

۲۱۴۷- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْجٍ وَحَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى وَعَمْرُو بْنُ سَوَادٍ الْغَامِرِيُّ وَالْفَاظِلِيُّ مُتَّفَارِقَةً قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَحْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الرُّبَيْعِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَنَّهَا قَالَتْ
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ هَلْ أَتَى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ
أَحَدٍ فَقَالَ لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكَ وَكَانَ أَشَدَّ
مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي
عَلَى ابْنِ عَبْدِ بَالِيلِ بْنِ عَبْدِ كَلَالٍ فَلَمْ يُجِئَنِي
إِلَّا مَا أَرَدْتُ فَأَنْطَلَقْتُ وَأَنَا مِنْهُمْ عَلَى
وَجْهِ فَلَمْ أَسْتَعِزْ إِلَّا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ
رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَطْلَقَنِي مَطَرُهَا فَإِذَا
مِنَهَا حَبْرَاءُ فَدَاوَيْتُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ
سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رُدُّوا عَلَيْكَ وَقَدْ
بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِيَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ
فِيهِمْ قَالَ فَدَاوَيْتُ مَلَكَ الْجِبَالِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ
قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ
لَكَ وَأَنَا مَلَكَ الْجِبَالِ وَقَدْ نَعَيْتُ رَبَّكَ إِلَيْكَ
لِيَأْمُرَنِي بِأَمْرِكَ فَمَا شِئْتَ إِنْ شِئْتَ أَنْ أَطْبِقَ
عَلَيْهِمُ الْإِحْسَنِينَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَلَّ أَرْحُو أَنْ يُخْرِجَ اللَّهُ مِنْ
أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ
شَيْئًا

۲۱۴۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ
سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا
أَبُو عَوَانَةَ عَنْ الْأَسْوَدِ ابْنِ قَبِيصٍ عَنْ خُذْبَةَ بْنِ
سُقْيَانَ قَالَ ذَمِيتُ إِصْبَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَعْصٍ بَلَكَ الْمَشَاهِدَ فَقَالَ
هَلْ أَنْتَ إِلَّا إِصْبَعُ ذَمِيتُ
وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا لَقِيتُ
۲۱۴۹- وَحَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ

سے سخت تکلیف اٹھائی ہیں اور سخت ترین تکلیف وہ تھی جو میں
نے یوم عقبہ میں اٹھائی تھی، جب میں نے عبدیسیل بن
عبد کلال کے سامنے اپنے آپ کو پیش کیا تھا (یعنی اس کو اسلام
کی دعوت دی تھی) لیکن جو کچھ میں نے چاہا، اس نے قبول
نہیں کیا، میں غمگین ہو کر اپنے رخ پر چلا آیا اور قرن الثعالب
میں آکر مجھے ہوش آیا، میں نے اپنا سر اٹھا کر اوپر دیکھا تو ایک بار
نظر آیا جو مجھ پر سایہ کئے ہوئے تھا، میں نے دیکھا تو اس میں
جبریل امین دکھائی دیے، جبریل نے مجھے پکارا اور کہا کہ اللہ رب
العرس نے آپ کی قوم کی بات کو سنا ہے، اور ان کے جواب کو
بھی سنا ہے، اب اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کے فرشتے کو آپ کے
پاس بھیجا ہے، آپ ان کے متعلق جو چاہیں حکم دیں، اس کے
بعد پہاڑوں کے فرشتے نے مجھے آواز دی اور سلام کیا، اور کہا
اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے آپ کی قوم کے جواب
کو سن لیا اور میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں، آپ کے پروردگار نے
مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے تاکہ آپ مجھے جو حکم کرنا چاہیں کر
دیں اگر آپ چاہیں تو میں ان دونوں پہاڑوں کو ان کے اوپر
برابر کر دوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (نہیں)
بلکہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی لسوں میں سے ایسے لوگ
بید فرمائے گا جو اس ذات وحدہ لاشریک کی عبادت کریں گے۔

۲۱۳۸- یحییٰ بن یحییٰ اور قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، اسود بن
قبیس، حضرت خذنب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی انگلی کسی ایک جنگ میں خون آلود ہو گئی تو آپ
نے ارشاد فرمایا:

تو صرف ایک انگلی ہے جو خون آلود ہو گئی ہے
اور جو کچھ تو نے تکلیف پائی ہے، اللہ کی راہ میں پائی ہے۔

۲۱۳۹- ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، ابن عیینہ، اسود

بن قیس سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک لشکر میں تھے اور وہاں آپ کی انگشت زخمی ہو گئی۔

۲۱۵۰۔ اسحاق بن ابراہیم، سفیان، اسود بن قیس بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے جناب سے سنا فرمایا ہے تھے، جبریل امین کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے میں تاخیر ہو گئی، تو مشرکین کہنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دیا گیا تو اس پر اللہ تعالیٰ نے والصحی واللیل اداسحی ماودعک ربک وماقلی نازل فرمائی۔

۲۱۵۱۔ اسحاق بن ابراہیم اور محمد بن رافع، یحییٰ بن آدم، زہیر، اسود بن قیس، جناب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہو گئے اور آپ دو یا تین شب تک اٹھ نہیں سکے، تو ایک عورت نے آکر کہا، کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے امید ہے کہ (عیاذ باللہ) تمہارے شیطان نے تمہیں چھوڑ دیا ہے کیونکہ میں دیکھتی ہوں کہ دو دو تین رات سے تمہارے پاس نہیں آیا، تو اس پر اللہ تبارک تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی، والصحی واللیل ادا سحی ماودعک ربک وماقلی، آخر تک۔

(فائدہ) یہ بدعت عورت حرامہ الخلب یعنی ابو جہل کی بیوی اور ابو سفیان کی بہن تھیں، واللہ اعلم۔

۲۱۵۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور محمد بن ثنی، ابن بشر، محمد جعفر، شعبہ، (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، الملائی، حضرت اسود بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۲۱۵۳۔ اسحاق بن ابراہیم حنفی اور محمد بن رافع اور عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، عروہ، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نُزِلَ اِبْرَاهِيمَ جَوْبًا عَنْ اَبِي غَيْثَةَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهَذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَارٍ فَكَانَتْ اِصْبَعُهُ *

۲۱۵۰۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا سَفْيَانُ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ أَنَّهُ سَمِعَ حَدَّثَنَا يَقُولُ اَبُو جَبْرِيلُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْمَشْرِكُونَ قَدْ وُدَّعَ مُحَمَّدٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَحَلَّ (وَالصَّحَى وَاللَّيْلِ إِذَا سَحَى مَا وُدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى) *

۲۱۵۱۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَ اِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَدَمَ حَدَّثَنَا رَهِيْرٌ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جَنْدَبَ بْنَ سَفْيَانَ يَقُولُ اَشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَحَاضَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي لَأَرَجُو أَنْ يَكُونَ شَيْطَانُكَ قَدْ تَرَكَكَ لَمْ أَرَهُ قَرَيْبَكَ مِنْذُ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثٍ قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَحَلَّ (وَالصَّحَى وَاللَّيْلِ إِذَا سَحَى مَا وُدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى) *

۲۱۵۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَلْمُنْثَرِي وَأَبْنُ ثَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمَلَائِكِيُّ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهَذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِهِمَا *

۲۱۵۳۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْاَخْرَاقِ

وسلم ایک روز ایک گدھے پر سوار ہوئے اس پر ایک پالان تھا اور اس کے نیچے نذک کی ایک چادر تھی اور اپنے پیچھے حضرت اسامہ بن زید کو بٹھلا کر حضرت سعد بن عبادہ کی عبادت کو محفل بنی حادث میں تشریف لے جا رہے تھے اور یہ واقعہ جنگ بدر سے پہلے کا ہے، یہاں تک کہ آپ ایک مجلس پر سے گزرے، جس میں ہمہ قسم کے لوگ تھے، مسلمان بھی، مشرک بھی، بت پرست بھی، یہودی بھی اور یہودیوں میں عبد اللہ بن ابی تھا، اور عبد اللہ بن رواحہ بھی مجلس میں موجود تھے، جب اس مجلس میں جانور کی گرد پھینچی تو عبد اللہ بن ابی نے چادر سے اپنی ناک بند کر لی، پھر کہنے لگا کہ ہم پر گرد نہ اڑاؤ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سلام کیا اور ٹھہر کر اتر کر سب کو اسلام کی دعوت دی، اور قرآن کریم پڑھ کر سنایا، عبد اللہ بن ابی بولا کہ اسے فحش جو کچھ تو کہہ رہا ہے اگر دیکھ ہے تب بھی ہماری مجلس میں آکر ہمیں تکلیف نہ پہنچا، اس سے بھرتیہ ہے کہ اپنے گھر چلا جا، ہم سے جو آدمی تیرے پاس جائے اسے یہ قصہ سنا (استغفر اللہ) حضرت عبد اللہ بن رواحہ بولے، ہماری مجالس میں آکر ضرور سنائیے ہم تو ان باتوں کو پسند کرتے ہیں، بالآخر مسلمانوں میں اور مشرکین اور یہودیوں میں گلی گھونچ ہونے لگی اور ایک دوسرے پر حملہ کرنے کے لئے تیار ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر اس معاملہ کو دباتے رہے، بالآخر آپ اپنے گدھے پر سوار ہو کر چل دیئے اور حضرت سعد بن عبادہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا اے سعد تم نے وہ بات نہیں سنی، جو ابو حباب یعنی عبد اللہ بن ابی نے کہی، ایسی ایسی باتیں کہیں ہیں، حضرت سعد بولے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے درگزر فرمائیے، بخدا اب تو اللہ تعالیٰ نے جو کچھ آپ کو عنایت فرمایا، وہ فرمائی دیا اور اس شہر والوں نے تو یہ طے کیا تھا کہ اس کو تاج پہنا دیں اور بادشاہت کا عمامہ بندھوائیں مگر جب اللہ تعالیٰ نے اس حق کی وجہ سے جو آپ کو

أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنَ زَيْدٍ أَخْبَرَتْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ حِمَارًا عَلَيْهِ إِكْرَافٌ نَحْتُهُ قَطِيفَةٌ فَذَكَبَتْهُ وَأَرْدَفَتْ وَرَأَاهُ أَسْمَاءُ وَهُوَ يُعَوِّدُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي أَبِي الْخَارِثِ بْنِ الْحَزْرَجِ وَذَلِكَ قَلِيلٌ وَقَعَةُ بَذَرٍ حَتَّى مَرَّ بِمَخْلِسٍ فِيهِ أَهْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبْدُ الْأَوْتَانِ وَالْيَهُودِ فِيهِمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي وَفِي الْمَخْلِسِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا عَشِيَ الْمَخْلِسَ عَجَاجَةً الدَّابَّةِ حَمَرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَنْفَهُ بِرَدَائِهِ ثُمَّ قَالَ لَأُتَغَرَّوْا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَذَعَاهُمْ إِلَى اللَّهِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي إِنَّمَا الْمَرْءُ كَأَحْسَنَ مِنْ هَذَا إِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَلَا تَوَدُّنَا فِي مَخَالِسِنَا وَارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ فَمَنْ جَاءَكَ مِنَّا فَافْضُضْ عَلَيْهِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ اغْشَيْنَا فِي مَخَالِسِنَا فَإِنَّا نُجِبُ ذَلِكَ قَالَ فَاسْتَبَ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى هُمُوا أَنْ يَتَوَكَّبُوا فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ ثُمَّ رَكِبَ دَابَّةً حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ أَيُّ سَعْدٍ أَلَمْ تَسْمَعْ إِلَى مَا قَالَ أَبُو حَبَابٍ يُرِيدُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَالَ كَذًا وَكَذَا قَالَ اغْفُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاصْفَحْ فَإِنَّ اللَّهَ لَفَذَّ أَغْطَاكَ اللَّهُ الَّذِي أَغْطَاكَ وَلَقَدْ اصْطَلَحَ أَهْلُ هَذِهِ الْأَخْيَرَةِ أَنْ يَتَوَجَّهُوا فَيُعَصِّبُوهُ بِالْبَعْصَايَةِ فَلَمَّا رَدَّ اللَّهُ ذَلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَغْطَاكَ شَرَفٌ بِذَلِكَ فَذَلِكَ

دیا ہے یہ بات نہ ہونے دی تو وہ جل دیا، اور آپؐ نے جو کچھ ملاحظہ فرمایا، اس کی یہی وجہ ہے، چنانچہ حضورؐ نے اسے معاف فرمادیا۔

۲۱۵۳۔ محمد بن رافع، حنن بن شعیب، لیث، عقیل، ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے، باقی اتنی زیادتی ہے کہ اس وقت تک عبد اللہ بن ابی نے اپنے اسلام کو ظاہر نہیں کیا تھا۔

۲۱۵۵۔ محمد بن عبد الاعلیٰ قیس، معتمر، بواسطہ اپنے والد حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، کاش آپؐ عبد اللہ بن ابی کے پاس (اسلام کی دعوت کے لئے) تشریف لے جائیں، چنانچہ آپؐ اس کے پاس چلے، اور ایک گدھے پر سوار ہوئے، اور مسلمان بھی چلے، وہ زمین شور تھی، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے تو وہ بولا مجھ سے جدا ہو، بخدا تمہارے گدھے کی بونے مجھے پریشان کر دیا، ایک انصاری بولے، خدا کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گدھا تجھ سے زیادہ خوشبودار ہے اس پر عبد اللہ بن ابی کی قوم کا ایک آدمی اس کی طرف سے غصہ ناک ہو گیا اور پھر ہر جانب کے لوگوں کو غصہ آگیا اور ہاتھوں، جوتوں سے مار پیٹ ہونے لگی، ہمیں خبر ملی کہ انہیں لوگوں کے ہارسے میں یہ آیت نازل ہوئی، وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلَحُوا (یعنی اگر مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں قتال کریں تو ان میں صلح کرادو۔

فَعَلَّ بِهٖ مَا رَأَيْتَ فَعَلًا عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۱۵۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُحَيْنٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِإِسْنِدِهِ وَرَأَى وَذَلِكَ قَوْلُ أَنْ يُسَلِّمَ عَبْدُ اللَّهِ *

۲۱۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَتَيْتَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي قَالَ فَأَنْطَلَقَ إِلَيْهِ وَرَكِبَ جِمَارًا وَأَنْطَلَقَ الْمُسْلِمُونَ وَهِيَ أَرْضٌ سَبَّحَتْ فَلَمَّا أَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِلَيْكَ عَمِي فَوَاللَّهِ لَقَدْ آذَانِي نَتْنُ جِمَارِكَ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ الْأَنْصَارِ وَاللَّهِ لَجِمَارُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْيَبَ رِيحًا مِنْكَ قَالَ فَغَضِبَ لِغَضَبِ اللَّهِ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ قَالَ فَغَضِبَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَصْحَابُهُ قَالَ فَكَانَ نَيْتُهُمْ ضَرْبٌ بِالْحَرِيدِ وَبِالْأَيْدِي وَبِالنَّعَالِ قَالَ فَبَلَّغْنَا أَنَّهَا نَزَلَتْ فِيهِمْ (وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلَحُوا بِبَيْنَهُمَا) *

قریب ہو گیا، حضرت ابن مسعودؓ نے اس کی داڑھی پکڑی اور فرمایا، کیا تو ابو جہل ہے؟ ابو جہل بولا کہ جس شخص کو تم نے یا اس کی قوم نے قتل کیا ہے، کیا اس سے بڑھ کر کوئی آدمی ہے، ابو جہل کہتے ہیں کہ ابو جہل نے یہ بھی کہا تھا کہ کاش کاشکار کے علاوہ اور کوئی مجھے قتل کرتا۔

(فائدہ) مترجم کہتا ہے کہ ابو جہل کا کہنا کہ کیا مجھ سے بڑھ کر بھی کوئی آدمی مارا ہے، بظاہر اس کا یہ کہنا ایک معنی کے اعتبار سے ٹھیک تھا، یعنی بد بخت اور روزخنی ہونے میں اس سے بڑھ کر اور کوئی نہیں، اور پھر حضورؐ نے اس کے قتل ہونے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور فرمایا یہ اس امت کا فرعون تھا تو اس کا کہنا ٹھیک تھا کہ فرعونیت اور شقاوت میں اس امت میں اس سے بڑا کوئی نہیں تھا۔

۲۱۵۷- حَدَّثَنَا حَازِمُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَعْلَمْ لِي مَا فَعَلَ أَبُو جَهْلٍ بِبَيْتِ حَبِيبِ ابْنِ عُلَيْكَةَ وَقَوْلِ أَبِي مِحْزَنٍ كَمَا ذَكَرَهُ إِسْمَاعِيلُ *

باب (۲۹۷) طاعوت یہود یعنی کعب بن اشرف (۱) کے قتل کا بیان۔

۲۱۵۸- اسحاق بن ابراہیم شافعی اور عبد اللہ بن محمد بن عبد الرحمن بن مسود الزہری، سفیان بن عیینہ، عمرو، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کعب بن اشرف کو کون قتل کرتا ہے، کیونکہ اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو ستار کھا ہے، محمد بن مسلمہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ میں اسے مار دوں، آپ نے فرمایا ہاں، محمد بن مسلمہ نے کہا، مجھے کچھ کہنے کی اجازت دیجئے، آپ نے فرمایا کہہ لے، چنانچہ محمد بن مسلمہ آپ کے پاس آئے اور کعب سے

(۲۹۷) بَابُ قَتْلِ كَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ طَاعُوتِ الْيَهُودِ *

۲۱۵۸- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمُسَوَّرِ الزُّهْرِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ وَاللَّفْظُ لِلزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَالَ مُحَمَّدٌ بْنُ مُسْلِمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَنْذَنْ لِي فَلَأَقُلَّ قَالَ قُلْ فَإِنَّا هُفَّا هُفَّا لُهُ وَذَكَرْنَا مَا

(۱) کعب بن اشرف یہود کے رؤساء میں سے ایک رہیں تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کا سخت مخالف تھا۔ شاعر تھا اپنے شعروں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرتا تھا (نحوہ ہالہ) اور کفار کو آپ کے خلاف بھارتا تھا۔

يَتِيَهُمَا وَقَالَ إِنَّ هَذَا الرَّحْلَ قَدْ أَرَادَ صَدَقَةً
وَقَدْ عَنَانَا فَلَمَّا سَمِعَهُ قَالَ وَأَيْضًا وَاللَّهِ لَتَمْلِكَنَّ
قَالَ إِنَّا قَدْ اتَّبَعْنَاهُ الْآنَ وَنَكْرَهُ أَنْ نَدْعُهُ حَتَّى
نَنْظُرَ إِلَى أَيْ شَيْءٍ يَصِيرُ أَمْرُهُ قَالَ وَقَدْ أَرَدْتُ
أَنْ تُسَلِّفَنِي سَلَفًا قَالَ فَمَا تَرْهَنُنِي قَالَ مَا تَرْهَنُ
قَالَ تَرْهَنُنِي بِسَاءِ كُفْمٍ قَالَ أَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ
أَتَرْهَنُكَ بِسَاءِنَا قَالَ لَهُ تَرْهَنُونِي أَوْلَادَكُمْ قَالَ
يُسَبُّ ابْنُ أَخِي قَالُوا رَهْنٌ فِيهِ وَسَقَيْنَ مِنْ
تَمَرٍ وَلَكِنْ تَرْهَنُكَ اللَّأَمَةُ بِعَيْنِي السَّلَاحَ قَالَ
فَنَعَمْ وَوَاعَدَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ بِالْحَارِثِ وَأَبِي عَنَسٍ
بْنِ حَبْرٍ وَعَسَادُ بْنُ بَشْرٍ قَالَ فَجَاءُوا فَدَعَوْهُ لَبًّا
فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ قَالَ سَقَيْنَا قَالَ غَيْرَ عَمْرٍو قَالَتْ
لَهُ أَمْرَانِي إِيَّيَ لَأَسْمَعَ صَوْتَنَا كَأَنَّهُ صَوْتُ دَمٍ
قَالَ إِنَّمَا هَذَا مُحَمَّدٌ بْنُ مُسْلِمَةَ وَرَضِيعُهُ وَأَبُو
نَابِلَةَ إِنَّ الْكَرِيمَ لَوْ دَعَانِي إِلَى طَعْنَةٍ لَبِلَّا لَأَجَابَ
قَالَ مُحَمَّدٌ إِنِّي إِذَا جَاءَ فَسَوْفَ أُمِدُّ بِهَدْيٍ إِلَى
رَأْسِهِ فَإِذَا اسْتَمَكْتُ مِنْهُ قَتَلْتُكُمْ قَالَ فَلَمَّا
نَزَلَ نَزَلَ وَهُوَ مُتَوَشِّحٌ فَقَالُوا نَحْنُ مِنْكَ رِيحَ
الطِّيبِ قَالَ نَعَمْ تَحْتِي فَلَانَةُ هِيَ أَغْطَرُ نِسَاءَ
الْعَرَبِ قَالَ فَنَادَنِي لِي أَنْ أَشْمُ مِنْهُ قَالَ نَعَمْ
فَمَشَّمُ مَقَالُونَ فَمَشَّمُ ثُمَّ قَالَ أَنَادَنِي لِي أَنْ أَغُودَ
قَالَ فَاسْتَمَكَنَ مِنْ رَأْسِهِ ثُمَّ قَالَ دُونَكُمْ قَالَ
فَقَتَلُوهُ *

باتیں کہیں، اور اپنا اور حضور کا معاملہ بیان کیا، اور کہا اس شخص
(حضور) نے صدقہ لینے کا ارادہ کیا اور ہمیں تکلیف دے رکھی
ہے (یہ تعریض ہے) جب کعب نے یہ سنا تو بولا ابھی اور خدا کی
قسم تمہیں تکلیف ہوگی، محمد بن مسلمہ نے کہا، اب ہم اس کے
شریک ہو چکے ہیں اور اس کا چھوڑ دینا بھی برا معلوم ہو تا ہے
تاؤ فکیک اس کا انجام نہ دیکھ لیں کہ کیا ہو تا ہے، محمد بن مسلمہ نے
کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ تم مجھے کچھ قرض دو، کعب نے کہا تم
میرے پاس کیا چیز رہن رکھو گے؟ ابن مسلمہ بولے جو تو چاہے،
کعب نے کہا، اپنی عورتیں رہن رکھ دو، ابن مسلمہ بولے تم
عرب کے حسین ترین آدمی ہو، ہم یہ کیسے کر سکتے ہیں، کعب
بولا، اچھا اپنے بیٹے رہن رکھ دو، ابن مسلمہ بولے بعد میں
ہمارے بچوں کو عار دلائی جائے گی، اور کہا جائے گا کہ دو وقت
کجگور کے عوض تمہیں رہن رکھا گیا، البتہ ہم اپنے ہتھیار تیرے
پاس رہن رکھ دیں گے، کعب نے کہا اچھا ابن مسلمہ نے کعب
سے وعدہ کیا تھا کہ حارث اور ابو عس بن جبر اور عبادہ بن بشر کو
تمہارے پاس لے کر آؤں گا، چنانچہ یہ حضرات اس کے پاس
آئے اور رات ہی کو اسے بلایا، کعب نیچے اترنے لگا تو اس کی بیوی
بولی مجھے ایسی آواز آرہی ہے جیسا کہ خون کی آواز ہو، کعب بولا،
یہ محمد بن مسلمہ اور اس کا دودھ شریک اور ابونا مکہ ہی ہیں اور
شریف آدمی کو تو اگر رات کے وقت بھی نیزہ بازی کے لئے بلایا
جاتا ہے تو وہ قبول کر تا ہے، ابن مسلمہ نے اپنے ساتھیوں سے
کہہ دیا، جب کعب آئے گا تو میں اس کے سر کی طرف ہاتھ
بڑھاؤں گا جب میں اس پر قابو پا لوں تو تم حملہ کر دینا، چنانچہ
کعب جب اتر اتر کر چادر سے چھپائے ہوئے تھا، انہوں نے کہا
کہ آپ سے خوشبو کی مہک آرہی ہے، وہ بولا میرے ہاں فلاں
عورت ہے جو عرب کی سب عورتوں سے زیادہ معطر ہے، ابن
مسلمہ نے کہا کیا آپ مجھے سو گھننے کی اہلات دیتے ہیں، کعب
نے کہا ہاں اسو گھنہ لو، ابن مسلمہ نے اس کا سر سو گھنٹا بھر پکڑا، پھر

سو گھالور دو پارہ سو گھنے کے خولیاں ہوئے اور مضبوطی سے اس کا سر پکڑ لیا اور اپنے ساتھیوں سے کہا تو، چنانچہ اس کا کام تمام کر دیا۔
باب (۲۹۸) غزوہ خیبر۔

۲۱۵۹۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن علیہ، عبد العزیز بن صہیب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کا جہاد کیا تو ہم نے صبح کی نماز مقام خیبر کے پاس باندھ کرے میں پڑھی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور ابو طلحہ بھی سوار ہوئے اور میں ابو طلحہ کے پیچھے (ایک ہی سواری پر) سوار ہوا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی گلیوں میں گھوڑا دوڑایا اور میرا گھٹنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کو چھو جاتا تھا اور آپ کی ران سے (گھوڑا دوڑانے میں) نہ بندھ گیا تھا اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ران کی سفیدی کو دیکھ رہا تھا، جب آپ بستی میں پہنچے تو فرمایا، اللہ اکبر، خیبر برباد ہو گیا، جب ہم کسی قوم کے میدانوں میں اترتے ہیں تو ان کی صبح کن جوڈار یا جاتا ہے، بری ہو جاتی ہے، تین مرتبہ آپ نے بکری فرمایا اور اسی وقت یہودی لوگ اپنے کام کاج کے لئے نکلے تھے، تو کہنے لگے، محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آگئے، عبد العزیز راوی بیان کرتے ہیں کہ بعض حضرات نے لشکر کا بھی ذکر کیا ہے، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے خیبر کو بزر ورا شمشیر فتح کیا ہے۔

۲۱۶۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عفان، حماد بن سلمہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خیبر کے دن میں ابو طلحہ کے ساتھ سوار تھا اور میرا پاؤں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک سے چھو رہا تھا، آفتاب نکلنے کے وقت ہم خیبر والوں کے پاس جا پہنچے اس وقت انہوں نے اپنے موسیٰ باہر نکالے تھے اور خود درختیاں، ٹوکڑے اور درختوں پر چڑھنے کی رسیاں لے کر نکلے تو کہنے لگے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

(۲۹۸) بَابُ غَزْوَةِ خَيْبَرَ *

۲۱۵۹۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِبْنُ سَعِيلٍ يُعْنِي ابْنَ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا خَيْبَرَ قَالَ فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلَاةَ الْغَدَاةِ بَغْلَسَ فَرَكِبَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبَ أَبُو طَلْحَةَ وَأَنَا وَرَدِفْتُ أَبِي طَلْحَةَ فَأَخْرَجَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رُفَاقِ خَيْبَرَ وَإِنْ رُكْنِي لَتَمَسُّ فَيْحِدُ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْحَسَرَ الْإِزَارُ عَنْ فَيْحِدِ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي لَأَرَى تَبَاضَ فَيْحِدِ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَخَلَ الْفَرَّةَ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ حَرَبْتُ خَيْبَرَ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ (فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ) قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ وَقَدْ عَرَجَ الْقَوْمُ إِلَى أَعْمَالِهِمْ فَقَالُوا مُحَمَّدٌ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ وَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا وَالْحَبِيسُ قَالِي وَأَصْبَاهَا عَنُوة *

۲۱۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ وَدِفْتُ أَبِي طَلْحَةَ يَوْمَ خَيْبَرَ وَقَدِمِي تَمَسُّ قَدَمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَتَيْنَاهُمْ حِينَ بَرَعَتِ الشَّمْسُ وَقَدْ أَخْرَجُوا مَوَاسِيَهُمْ وَحَرَّحُوا بِغَوَّاسِهِمْ وَمَكَائِلِهِمْ وَمُرُورِهِمْ فَقَالُوا مُحَمَّدٌ وَالْحَبِيسُ

اور پورا انکسر ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خراب ہوا خیر ہم جب کسی قوم کے میدانوں میں اترتے ہیں تو ان کی صبح جن کو ڈرایا جاتا ہے، بری ہو جاتی ہے، حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ اللہ نے انہیں شکست دی۔

۲۱۶۱۔ اسحاق بن ابراہیم اور اسحاق بن منصور، نصر بن سمیل، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت خیبر میں پہنچے تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ جب ہم کسی قوم کے میدانوں میں اترتے ہیں تو جنہیں ڈرایا جاتا ہے ان کی صبح بری ہو جاتی ہے (انجام اچھا نہیں ہوتا)

۲۱۶۲۔ قتیبہ بن سعید اور محمد بن عباد، حاتم بن اسماعیل، یزید بن ابی عیینہ مولیٰ سلمہ بن اکوع، حضرت سلمہ ابن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب تھے اور خیبر کو چلے اور ہم رات کو چلے رہے تو قوم میں سے ایک آدمی نے حضرت عامر بن اکوعؓ سے کہا، کیا آپ ہمیں اپنے کچھ اشعار نہیں سنائیں گے اور حضرت عامر شاعر تھے، چنانچہ حضرت عامر اترے اور حدیٰ خوانی شروع کی کہنے لگے۔

الہی اگر حیرتی مدد نہ ہوتی تو ہمیں راہ راست نہ ملتی نہ ہم زکوٰۃ دیتے اور نہ ہم نماز پڑھتے ہمارے گناہ معاف کر، اسی کی ہمیں طلب ہے اور دشمن سے مقابلہ کے وقت ہمارے قدم ثابت رکھ اور ہمیں تسلی و تشفی عطا فرما اور جب ہم کو آواز دی جاتی ہے تو ہم چاہتے ہیں اور آواز دینے کیساتھ ہی لوگ ہم پر بھروسہ کرتے ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بچکانے والا کون ہے، حاضرین نے عرض کیا عامر ہے، فرمایا اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے قوم میں سے ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی

قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَبْتُ خَيْرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ (فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ) قَالَ فَهَرَمَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ*

۲۱۶۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ قَالَ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ (فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ) *

۲۱۶۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَادٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ عُبَادٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عَيْنَةَ مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوعِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوعِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَتَسَيَّرْنَا لَيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لِعَامِرِ بْنِ الْأَكْوعِ أَلَا تَسْمِعُنَا مِنْ هَيْبَتِكَ وَكَانَ غَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا فَنَزَلَ يَحْدُو بِالْقَوْمِ يَقُولُ

اللَّهُمَّ لَوْ لَأَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَيْنَا
فَاغْفِرْ فِدَاءَ لَكَ مَا اقْتَفَيْنَا
وَكَيْتَ الْإِفْدَامَ إِنْ لَأَقَيْنَا
وَالْقَيْنَ سَكِينَةً عَلَيْنَا
إِنَّا إِذَا صَبَحَ بَنَّا أَتَيْنَا
وَالصَّبَاحَ عَوَّلُوا عَلَيْنَا

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَذَا السَّائِلُ قَالُوا غَامِرٌ قَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَحَبَّتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ لَأَنْتَ

اللہ علیہ وسلم اس کے لئے (شہادت) واجب ہو گئی، آپ نے ہم کو اس سے قائدہ اٹھانے دیا ہو جا، پھر ہم خیر پہنچے اور خیر والوں کا محاصرہ کیا اور ہمیں بہت سخت بھوک لگی، اس کے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے خیر تمہارے ہاتھوں پر فتح کر دیا، جب روز فتح کی شام ہوئی تو لوگوں نے بہت آگ روشن کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آگ کیسی ہے؟ کس چیز کے نیچے یہ جلا رہے ہیں، صحابہ نے عرض کیا، گوشت کے نیچے، فرمایا کس چیز کا گوشت ہے؟ عرض کیا، خانگی گدھوں کا گوشت ہے، آپ نے فرمایا اسے پھینک دو اور ہانڈیوں کو توڑ ڈالو، ایک شخص نے عرض کیا، کہ اسے پھینک کر ہانڈیاں دھو ڈالیں، آپ نے فرمایا چاہے ایسا ہی کرو، جب قوم نے صف بندی کی، تو عامر کی تلوار چھوٹی تھی وہ ایک یہودی کے پیر میں مارنے لگے تو خود لوٹ کر ان کے گھٹنے میں لگی، اور اسی زخم سے انتقال فرما گئے، جب سب واپس ہوئے، تو سلمہ نے کہا، وہ میرا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مجھے خاموش خاموش دیکھا، فرمایا، اسے سلمہ تیرا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان، لوگ کہتے ہیں کہ عامر کا سارا عمل برباد ہو گیا، آپ نے فرمایا، کون کہتا ہے، میں نے کہا فلاں فلاں شخص اور اسید بن حذیر انصاری، آپ نے فرمایا، جو ایسا کہتا ہے غلط کہتا ہے، اس کے لئے دوہرا ثواب ہے، حضور نے اپنی دونوں انگلیوں کو جمع کر کے فرمایا، وہ طاعت الہی میں کوشش کرنے والا اور مجاہد ہے کم عرب اس طرح زمین پر چلے ہیں، قتیہ نے حدیث میں محمد راوی کے دو حرفوں میں مخالفت کی ہے اور ابن عباد کی روایت میں الق ہے، القین نہیں ہے۔

۲۱۶۳- ابو الطاہر، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب، حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خیر کے دن میرا بھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہو کر خوب لڑا مگر اتفاق سے اس کی تلوار

أَمْعَنَّا بِهِ قَالَ فَأَتَيْنَا خَيْرَ فَحَاصِرْنَا هُمْ حَتَّى أَصَابَتْهَا مَخْمَصَةٌ شَدِيدَةٌ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ فَتَحَهَا عَلَيْكُمْ قَالَ فَلَمَّا أَمْسَى النَّاسُ مَسَاءَ الْيَوْمِ نَزَلَنِي فَتَحَتْ عَلَيْهِمْ أَوْفَدُوا يَوْمَنَا كَثِيرَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذِهِ النَّيْرَانِ عَلَى أَيْ شَيْءٍ تُوفِدُونَ فَقَالُوا عَلَى لَحْمٍ قَالَ أَيْ لَحْمٍ فَالُوا لَحْمَ حُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَرِيقُوهَا وَآكُسِرُوهَا فَقَالَ رَجُلٌ أَوْ يُهْرِيقُوهَا وَيَغْسِلُوهَا فَقَالَ أَوْ ذَلِكَ قَالَ فَلَمَّا تَصَافَتْ الْقَوْمُ كَانَ سَيْفٌ غَامِرٌ فِيهِ قِصْرٌ فَتَنَازَلُوا بِهِ سَاقُ يَهُودِي لِيَصْرُنَهُ وَيَرْجِعُ ذُنَابُ سَيْفِهِ فَأَصَابَتْ رُكْبَتَهُ غَامِرٌ فَمَاتَ مِنْهُ قَالَ فَلَمَّا قَلَلُوا قَالَ سَلَمَةُ وَهُوَ أَحَدٌ يَبْدِي قَالَ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا قَالَ مَا لَكَ قُلْتَ لَهُ فَبَدَأَ أَبِي وَأُمِّي زَعَمُوا أَنَّ غَامِرًا حَطَّ عَمَلُهُ قَالَ مَنْ قَالَهُ قُلْتُ فَلَانٌ وَقُلَانٌ وَأَسْبَدُ بْنُ حُضَيْرٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ كَذَبَ مَنْ قَالَهُ إِنَّ لَهُ لَأُخْرَيْنِ وَجَمَعَ بَيْنَ إِبْصَعَيْهِ إِنَّهُ لِحَاكِمٌ مُحَاهِدٌ فَلْ عَرَبِيٌّ مَشَى بِهَا بَيْنَهُ وَخَالَفَ قَتِيَّةَ مُحَمَّدًا فِي الْحَدِيثِ فِي حَرْفَيْنِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّادٍ وَالْقِي سَكِينَةً عَلَيْنَا*

۲۱۶۳- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَنَسَبُهُ غَيْرُ ابْنِ وَهْبٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّادٍ لَمْ يَنْ كَعْبٍ بِنِ مَالِكٍ أَنَّ سَلَمَةَ بْنَ

لوٹ کر اسی کے گن گئی اور اسی سے اس کا انتقال ہو گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے اس کے بارے میں چہ میگوئیاں شروع کر دیں، اور شک کرنے لگے اور سنہ لگے یہ شخص خود اپنے ہتھیار سے مر گیا، اسی طرح اس کے بارے میں کچھ شکایات کیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر سے واپس ہوئے تو میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اچھے اجازت دیجئے کہ میں آپ کو کچھ رجز سناؤں، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت مرحمت فرما دی، حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا جو کہو اس کو سمجھ لینا، میں نے کہا:

بخدا اگر اللہ کی مدد نہ ہوتی تو ہمیں راہ راست نہ ملتی اور نہ ہم زکوٰۃ دیتے اور نہ نماز پڑھتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم نے سچ کہا ہے۔ اور ہم پر اپنی رحمت نازل فرما اور کفار سے مقابلہ کے وقت ہمارے قدم ثابت رکھ اور مشرکین نے ہم پر جو بھوم کر رکھا ہے

جب میں یہ رجز پوری کر چکا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ اشعار کس کے ہیں، میں نے عرض کیا، میرے بھائی (عامرؓ) نے کہے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ لوگ اس پر نماز پڑھتے ہوئے ڈرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ اپنے ہتھیار سے مرے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اطاعت الہی میں کوشش کرتے اور راہ خدا میں جہاد کرنے کی حالت میں مر رہے، ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ میں نے سلمہ بن اکوع کے ایک لڑکے سے دریافت کیا، تو انہوں نے اپنے والد سے یہی روایت اسی طرح نقل کی، ہائی یہ ہے کہ میں نے جب یہ کہا کہ بعض لوگ اس پر نماز پڑھتے ہوئے ڈرتے ہیں تو فرمایا، وہ جھوٹے ہیں وہ تو جاہد

الْأَكُوعُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ خَيْبَرَ قَاتَلَ أَحْبِي قَتَلًا شَدِيدًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْتَدَّ عَلَيْهِ سَيْفُهُ فَقَتَلَهُ فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ وَشَكُّوا بِهِ رَجُلٌ مَاتَ فِي سِلَاحِهِ وَشَكُّوا فِي نَعْصِ أَمْرِهِ قَالَ سَلَمَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَذَنْ لِي أَنْ أَرْجُزَ لَكَ فَأَذِنَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَعْلَمُ مَا نَقُولُ قَالَ فَقُلْتُ

وَاللَّهِ لَوْ أَنَّ اللَّهَ مَا اهْتَدَيْنَا

وَلَا نَصَدَّقُنَا وَلَا حَصَلْنَا

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقْتَ

وَأَنْزَلَنِي سَكِينَةً عَلَيْنَا

وَكُنْتَ الْفَادِمُ إِنْ لَأَقَيْنَا

وَالْمُشْرِكُونَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا

قَالَ فَلَمَّا قَصَبْتُ رَحْرِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ هَذَا قُلْتُ قَالَ أَحْبِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ نَاسًا لِيْهَا بَوْنُ الصَّلَاةِ عَلَيْهِ يَقُولُونَ رَجُلٌ مَاتَ بِسِلَاحِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ حَاهِدًا مُحَاهِدًا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَأَلْتُ أَبَا لَسَلَمَةَ إِنْ الْأَكُوعُ فَحَدَّثَنِي عَنْ أَبِيهِ بِمِثْلِ ذَلِكَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ حِينَ قُلْتُ إِنْ نَاسًا لِيْهَا بَوْنُ الصَّلَاةِ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبُوا مَاتَ حَاهِدًا مُحَاهِدًا فَلَهُ آخِرُهُ مَرَّتَيْنِ وَأَشَارَ بِأَصْبَعِهِ *

اور مجاہد مرا ہے، اس کو دہرا ثواب ہے، اور آپؐ نے اپنی انگلیوں سے اشارہ فرمایا۔

باب (۲۹۹) غزوہ احزاب یعنی جنگ خندق کے دیگر واقعات۔

۳۱۶۳۔ محمد بن ثقی اور ابن ہشام، محمد بن جعفر، ابی اسحاق، حضرت برادر بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ خندق کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ مٹی ڈھوتے تھے اور مٹی نے آپؐ کے پیٹ کی سفیدی کو چھپالیا تھا، اور آپؐ یہ فرماتے جاتے تھے:

اگر اللہ کی مدد نہ ہوتی، تو ہم ہدایت نہ پاتے
نہ ہم صدقہ کرتے اور نہ یہ نماز پڑھتے
(الہی) ہم پر اپنی رحمت نازل فرما
جنگ دشمنوں نے ہم پر بھوم کیا ہے
اور یہ فرماتے:

ان لوگوں (کفار) نے ہماری بات نہ مانی
جب وہ فساد کا ارادہ کرتے ہیں تو ہم انکار کرتے ہیں
اور یہ آپؐ بلند آواز سے فرماتے۔

(تاکہ) انہم نووی فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے جہاد اور محنت و مشقت کے وقت رجز پڑھنے کا انتخاب معلوم ہوتا ہے اور یہ کہ امام کو بھی ان امور میں شریک ہونا چاہئے۔

۳۱۶۵۔ محمد بن ثقی، عبدالرحمن بن مہدی، شعبہ، ابی اسحاق بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت برادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا اور حسب سابق روایت مروی ہے، باقی اس میں "ان الالی قد بغوا علیہ" کا لفظ ہے۔

۳۱۶۶۔ عبد اللہ بن مسلمہ، عقیق، عبدالعزیز بن ابی حازم بواسطہ اپنے والد، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے، اور ہم خندق کو دور ہے تھے اور مٹی اپنے کانہموں پر ڈھو

(۲۹۹) بَابُ غَزْوَةِ الْأَحْزَابِ وَهِيَ الْحَنْدَقُ *

۲۱۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبُو بَشَّارٍ وَالْقَلْفُطُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الزَّهْرَاءَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ يَنْفُلُ مَعَنَا التُّرَابَ وَلَقَدْ وَارَى التُّرَابُ بَيَاضَ بَطْنِيهِ وَهُوَ يَقُولُ

وَاللَّهِ لَوْ لَأَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَأَنْزَلَنَّا سَكِينَةً عَلَيْنَا
إِنَّ الْآلِيَ قَدْ أَبَوْا عَلَيْنَا
قَالَ وَرَّيْنَا قَالَ

إِنَّ الْمَلَأَ قَدْ أَبَوْا عَلَيْنَا
إِذَا أَرَاؤُهَا فِتْنَةً أَمِينَا
وَيَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ *

(تاکہ) انہم نووی فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے جہاد اور محنت و مشقت کے وقت رجز پڑھنے کا انتخاب معلوم ہوتا ہے اور یہ کہ امام کو بھی ان امور میں شریک ہونا چاہئے۔

۲۱۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الزَّهْرَاءَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ يَنْفُلُ مَعَنَا التُّرَابَ وَلَقَدْ وَارَى التُّرَابُ بَيَاضَ بَطْنِيهِ وَهُوَ يَقُولُ

۲۱۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْفَغْفَنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَحْفِرُ الْحَنْدَقَ وَنَنْفُلُ

رہے تھے، نور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اے اللہ! زندگی تو آخرت ہی کی زندگی ہے، لہذا تو مہاجرین اور انصار کی مغفرت فرما۔

۲۱۶۷۔ محمد بن ثنیٰ اور ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، معاویہ بن قرق، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرمایا کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

الْحَيُّ زَنْدَقِي تَوَّاعُتِ يَی كِی زَنْدَقِي هِی

لہذا تو انصار و مہاجرین کی مغفرت فرما

۲۱۶۸۔ محمد بن ثنیٰ اور ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے، الھی عیش تو آخرت ہی کی ہے، شعبہ نے کہا، یا یہ فرمایا۔

الھی عیش تو آخرت ہی کی عیش ہے

لہذا تو انصار و مہاجرین کی مغفرت فرما

۲۱۶۹۔ یحییٰ بن یحییٰ اور شیبان بن فروخ، ابو التیاح حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ صحابہ کرام رجز پڑھتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ساتھ شریک ہوتے تھے، چنانچہ سب کہہ رہے تھے:

الھی بھلائی تو آخرت ہی کی بھلائی ہے

تو انصار اور مہاجرین کی مدد فرما

اور شیبان کی روایت میں ”قاصر“ کی بجائے ”فاغفر“ ہے۔

۲۱۷۰۔ محمد بن حاتم، یزید بن حماد بن سلمہ، ثابت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ خندق کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ فرما رہے تھے:

الْتَرَابَ عَلٰی اُكْحَانِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ لَا عِشَیْ اِلَّا عِشَیْ اِلَّا عِشَیْ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرْ لِمُهَاجِرِیْنَ وَاَنْصَارِیْنَ *

۲۱۶۷۔ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَالْلَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَا عِشَیْ اِلَّا عِشَیْ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ

۲۱۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّ الْعِشَیْ عِشَیْ الْاٰخِرَةِ قَالَ شُعْبَةُ اَوْ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَا عِشَیْ اِلَّا عِشَیْ الْاٰخِرَةِ فَاكْرَمِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ

۲۱۶۹۔ وَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ یَحْیٰی وَشَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ یَحْیٰی أَخْبَرَنَا وَ قَالَ شَيْبَانُ حَدَّثَنَا بَشْدُ الزَّوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانُوا يَرْجُونَ وَرَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُ الْاٰخِرَةِ فَاَنْصُرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ

وَفِي حَدِيثِ شَيْبَانَ بِدَلٍّ فَاَنْصُرْ فَاغْفِرْ *

۲۱۷۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَهُزُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ كَانُوا يَقُوْلُوْنَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ

نَحْنُ الَّذِينَ يَأْمُرُوا مُحَمَّداً

عَلَى الْإِسْلَامِ مَا بَقِيَْنَا أَبَدًا

أَوْ قَالَ عَلَى الْجِهَادِ شَلْكَ حَمَّادٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

اللَّهُمَّ إِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْآخِرَةِ

فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ

(۳۰۰) بَابُ غَزْوَةِ ذِي قَرْدٍ وَغَيْرِهَا *

۲۱۷۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ

بَعْنِي ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ

سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَاعِ يَقُولُ خَرَجْتُ قَبْلَ

أَنْ يُؤْذَنَ بِالْأَوَّلَى وَكَانَتْ لِقَاحُ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَعَى بِذِي قَرْدٍ قَالَ

فَلَقَبَنِي عَلَّامٌ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ

أُحْبِذْتُ لِقَاحُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقُلْتُ مَنْ أَحَدَهَا قَالَ غَطَفَانُ قَالَ فَصَرَحْتُ

ثَلَاثَ صَرَحاتٍ يَا صَبَاحَةَ قَالَ فَاسْتَمَعْتُ مَا

بَيْنَ لَأَنِّي الْمَدِينَةِ ثُمَّ انْدَفَعْتُ عَلَى وَجْهِ

حَتَّى أَذْرَكَهُمْ بِذِي قَرْدٍ وَقَدْ أَخَذُوا يَسْقُونَ

مِنْ الْمَاءِ فَحَقَلْتُ أَرْبَعَهُمْ بَنِي وَكُنْتُ رَامِيًا

وَأَقُولُ

أَنَا ابْنُ الْأَكْوَاعِ

وَالْيَوْمَ يَوْمَ الرُّضْعِ

فَارْتَحَرْتُ حَتَّى اسْتَفْذْتُ اللَّقَاحَ مِنْهُمْ وَاسْتَلَبْتُ

مِنْهُمْ ثَلَاثِينَ بُرْدَةً قَالَ وَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي قَدْ

حَمَيْتُ الْقَوْمَ الْمَاءَ وَهُمْ عِطَانٌ فَأَبِغْتُ إِلَيْهِمْ

السَّاعَةَ فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَكْوَاعِ مَلَكَتْ فَاسْجُجْ

قَالَ ثُمَّ رَحِمْنَا وَثَرَدْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

ہم وہ ہیں جنہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے

تا بقاء حیات اسلام پر بیعت کی ہے

یا "علی الجہاد" کا لفظ فرمایا، حماد راوی کو شک ہے، اور نبی اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے۔

اللَّهُمَّ إِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْآخِرَةِ

فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ

باب (۳۰۰) ذی قرد وغیرہ لڑائیاں۔

۲۱۷۱- قتیبہ بن سعید، حاتم بن اسماعیل، یزید بن ابی عبید،

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

میں پہلی اذان ہونے سے قبل ہی مدینہ سے باہر نکل گیا اور

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیاں مقام ذی قرد میں چرا

کرتی تھیں، مجھے حضرت عبدالرحمن بن عوف کا کلام ملا اور اس

نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دودھ کی اونٹنیاں پکڑ

لی گئیں، میں نے دریافت کیا، کس نے پکڑی ہیں؟ غلام نے کہا

غطفان والوں نے، تو میں نے تین بار چھین ماریں، یا صباحا

میری یہ آواز مدینہ کے ایک پتھر پرے کنارے سے دوسرے

کنارے تک پہنچ گئی، پھر میں اپنے رخ پر چل دیا، اور مقام ذی قرد

میں غطفان والوں کو جا کر پکڑ لیا، اور وہ لوگ پانی پارہے تھے،

میں نے انہیں اپنے تیروں سے مارنا شروع کیا اور میں ایک بہت

اچھا تیر انداز تھا، اور میں کہنے لگا:

میں اکوع کا بیٹا ہوں

اور آج کینوں کی ہلاکت کا دن ہے

میں یہی رجز پڑھتا رہا، یہاں تک کہ ان سے اونٹنیاں چھڑا لیں

اور ان کی تھیں چادریں بھی چھین لیں، اتنے میں آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم مع صحابہ کرام تشریف لائے میں نے عرض

کیا، یا نبی اللہ! میں نے انہیں پانی سے روک دیا، وہ پیاسے ہیں،

ابھی ان کے پاس کسی کو بھیج دیجئے، آپ نے فرمایا، ابن اکوع! تو

چیزیں لے چکا ہے، اب رہنے دے، اس کے بعد ہم لوٹے اور

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاقَتِهِ حَتَّى دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ *

حضورؐ نے مجھے اپنے ساتھ اپنی اونٹنی پر بٹھالیا، حتیٰ کہ ہم مدینہ منورہ پہنچ گئے۔

۲۱۷۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ہاشم بن قاسم، (دوسری سند) اسحاق بن عامر، ابو عامر عقدی، عکرمہ بن عمار، (تیسری سند) عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی، ابو علی حنفی، عبید اللہ بن عبد الجحد، عکرمہ بن عمار، یاس بن سلمہ، حضرت سلمہ بن اکوع بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مقام حدیبیہ میں پہنچے، اس وقت ہم چودہ سو آدمی تھے، اور حدیبیہ میں پچاس بکریاں بھی میرا ب نہیں ہو سکتی تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنوئیں کے من پر بیٹھ گئے اور بیٹھ کر یا تو دعا کی یا اس میں تھوکا، بہر حال اس میں جوش آیا جس کی وجہ سے ہم نے اپنے جانوروں کو بھی سیراب کر لیا اور خود بھی سیراب ہو گئے، اس کے بعد درخت کی جڑ میں بیٹھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بیعت کے لئے بلایا، سب سے پہلے میں نے بیعت کی، اس کے بعد اور لوگوں نے بیعت کی، جب آدھے آدمیوں تک نوبت آگئی تو آپؐ نے فرمایا، سلمہ تم بیعت کرو، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تو سب سے پہلے بیعت کر چکا، آپؐ نے فرمایا، پھر سہی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا کہ میرے پاس ہتھیار نہیں ہیں، اس لئے مجھے ایک ڈھال عنایت کی اس کے بعد لوگوں نے بیعت کی، جب سلسلہ ختم ہو گیا، تو آپؐ نے فرمایا سلمہ تم بیعت نہیں کرتے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تو سب سے پہلے بیعت کر چکا، اور درمیان میں بھی، فرمایا پھر سہی، غرضیکہ تیسری مرتبہ میں نے پھر بیعت کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلمہ میں نے تمہیں جو ڈھال دی تھی، وہ کہاں ہے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے چچا عامرؓ کے پاس ہتھیار نہیں تھے میں نے وہ ڈھال ان کو دیدی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ

۲۱۷۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ عِكْرَمَةَ بْنِ عَمَارٍ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ وَ هَذَا حَدِيثُهُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَنْفِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمُجِيدِ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَارٍ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ قَدِمْنَا الْحَدِيثِيَّةَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ أَرْبَعُ عَشْرَةَ مِائَةً وَعَلَيْهَا حُمْسُونَ شَاةً لَا تَرُوبُهَا قَالَ فَقَعَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَبَا الرِّكْبَةِ فَأَمَّا دَعَا وَإِمَّا بَصَقَ فِيهَا قَالَ فَحَاشَتْ مَسْتَبِنًا وَاسْتَفَيْنَا قَالَ ثُمَّ إِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَانَا لِلْبَيْعَةِ فِي أَصْلِ الشَّحْرَةِ قَالَ فَبَايَعْتُهُ أَوَّلَ النَّاسِ ثُمَّ نَابِعٌ وَنَابِعٌ حَتَّى إِذَا كَانَ فِي وَسْطِ مِنَ النَّاسِ قَالَ نَابِعٌ يَا سَلَمَةُ قَالَ قُلْتُ قَدْ بَايَعْتُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي أَوَّلِ النَّاسِ قَالَ وَأَيْضًا قَالَ وَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزَلًا يُعْطِي نَيْسَ مَعَهُ سِلَاحًا قَالَ فَأَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَظْفَةً أَوْ ذَرَقَةً ثُمَّ نَابِعٌ حَتَّى إِذَا كَانَ فِي آخِرِ النَّاسِ قَالَ أَلَا تَبَايَعَنِي يَا سَلَمَةُ قَالَ قُلْتُ قَدْ بَايَعْتُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي أَوَّلِ النَّاسِ وَفِي أَوْسَطِ النَّاسِ قَالَ وَأَيْضًا قَالَ فَبَايَعْتُهُ الثَّلَاثَةَ ثُمَّ قَالَ لِي يَا سَلَمَةُ أَنْ حَظَفْتُكَ أَوْ ذَرَقْتُكَ النَّبِيُّ أَعْطَيْتُكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

و سلم مسکرائے اور فرمایا، تم بھی اس پہلے شخص کی طرح ہو جس نے دعا کی تھی، الہی مجھے ایسا دوست عطا فرما جو میری جان سے زیادہ پیارا ہو، پھر مشرکین نے صلح کا پیغام بھیجا، یہاں تک کہ ہر ایک طرف کا آدمی دوسری جانے لگا، اور ہم نے صلح کر لی۔ سلم کہتے ہیں کہ میں طلحہ بن عبید اللہ کی خدمت میں تھا، ان کے گھوڑے کو پانی پلاتا، کھریا کرتا، ان کی خدمت کرتا اور ان کے ساتھ ہی کھانا کھاتا کیونکہ اپنے اہل و عیال کو چھوڑ کر خدا کے لئے ہجرت کر آیا تھا، اور جب ہماری اور مکہ والوں کی صلح ہو گئی اور ایک دوسرے سے ملنے لگا، تو میں ایک درخت کے پاس آیا اور اس کے نیچے سے کانٹے صاف کر کے اس کی جڑ میں لٹ گیا، اتنے میں مشرکین مکہ میں سے چار آدمی آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا بھلا کہنے لگے، مجھے ان پر حصہ آیا، میں وہاں سے دوسرے درخت کے پاس آ گیا، انہوں نے اپنے ہتھیار لٹکائے اور لٹ گئے، وہ اسی حال میں تھے کہ یکایک داوی کے نشیب میں سے آواز آئی، کہ اے مہاجرین، ابن زبیم قتل کر دیے گئے یہ سنتے ہی میں نے اپنی تلوار سونپی اور ان چار آدمیوں پر حملہ کر دیا، وہ سو رہے تھے، اور ان کے ہتھیار میں نے لے لئے اور گھٹایا کر اپنے ہاتھ میں رکھے، پھر میں نے کہا، قسم ہے اس ذات کی جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ اور کوزت عطا فرمائی ہے تم میں سے جس نے بھی اپنا سر اٹھایا تو میں اس کا وہ حصہ اڑا دوں گا جس میں اس کی دونوں آنکھیں ہیں، چنانچہ میں ان کو کھینچتا ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آیا، اور میرے چچا عامرؓ بھی قبیلہ عیلات کے ایک آدمی کو جس کا نام کھڑ تھا، مشرکین کے ستر آدمیوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیٹ کر لے آئے، اس وقت عامر جمول پوش گھوڑے پر سوار تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف دیکھا، اور فرمایا چھوڑ دو گناہ کی ابتداء بھی ان کی طرف سے ہوئی اور

لَقِنِي عَمِّي عَامِرٌ خَرَلًا فَأَعْطَيْنَاهُ إِثَابًا قَالَ فَصَحَبَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِنَّكَ كَالَّذِي قَالَ الْاَوَّلُ اللَّهُمَّ أَنْعِنِي حَبِيبًا هُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي ثُمَّ إِنَّ الْمُشْرِكِينَ رَأَوْنَا الصَّلَاحَ حَتَّى مَنَى بَعْضُنَا فِي بَعْضٍ وَاصْطَلَحْنَا قَالَ وَكُنْتُ نَبِيعًا لِبَلَلْحَةَ بْنِ عَبِيدِ اللَّهِ اسْتَقِي فَرَسَهُ وَأَحْسُهُ وَأَخْدِمُهُ وَأَكُلْ مِنْ طَعَامِهِ وَتَرَكْتُ أَهْلِي وَمَالِي مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا اصْطَلَحْنَا نَحْنُ وَأَهْلُ مَكَّةَ وَاحْتَطَطَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ أَتَيْتُ شَجَرَةً فَكَسَحْتُ شَوْكَهَا فَاضْطَلَعْتُ فِي أَصْلِهَا قَالَ فَاتَانِي أَرْبَعَةٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَجَعَلُوا يَقْعُونَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبْغَضْنَاهُمْ فَتَحَوَّلْتُ إِلَى شَجَرَةٍ أُخْرَى وَغَلَقُوا سِلَاحَهُمْ وَاضْطَحَعُوا قَبِينَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ نَادَى مُنَادٌ مِنْ أَهْلِ الْوَادِي يَا لِلْمُهَاجِرِينَ قُتِلَ ابْنُ زُبَيْمٍ قَالَ فَاخْتَرَطْتُ سَبْعِي ثُمَّ شَدَدْتُ عَلَى أَوَّلِكَ الْاَرْبَعَةَ وَهُمْ رُقُودٌ فَأَحْدَثُ سِلَاحَهُمْ فَحَقَلْنَاهُ صِغَةً فِي يَدِي قَالَ ثُمَّ قُلْتُ وَالَّذِي كَرَّمُ وَحَةَ مُحَمَّدٍ لَا يَرْفَعُ أَحَدٌ مِنْكُمْ رَأْسَهُ إِلَّا ضَرَبْتُ الَّذِي فِيهِ عَيْنَاهُ قَالَ ثُمَّ جِئْتُ بِهِمْ أَسُوفُهُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَجَاءَ عَمِّي عَامِرٌ بِرَحْطٍ مِنَ الْعَبَاتِ يُقَالُ لَهُ يَكْرَزُ يَقُودُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَرَسٍ مُحْتَفِظٍ فِي سَبْعِينَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَنَظَرُوا إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعُوهُمْ

تکرار بھی، فرمید کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں معاف کر دیا، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ وہ ولدی الخ یعنی اس خدا نے ان کے ہاتھوں کو تم سے روکا اور تمہارے ہاتھوں کو ان سے روکا، کہہ کی سرحد میں جب کہ تم کو ان پر فتح اور کامیابی دے چکا تھا، پھر ہم مدینہ کے ارادہ سے لوٹے، راستہ میں ایک منزل پر اتارے جہاں ہمارے اور بنی نضیر کے مشرکوں کے درمیان ایک پہاڑ حاکل تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے لئے دعائے مغفرت کی جو رات کو اس پہاڑ پر چڑھ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا پہرہ دے، سلمہ بیان کرتے ہیں کہ میں رات کو اس پہاڑ پر دوسرے تین مرتبہ چڑھا پھر ہم مدینہ منورہ پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا اونٹ رباح غلام (جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام تھا) کے ساتھ روانہ کر دیا، میں بھی اونٹوں کے ساتھ ابو طلحہ کے گھوڑے پر سوار ہو کر نکل چلا، جب صبح ہوئی تو عبدالرحمن فزاری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انٹیوں کو لوٹ لیا اور سب کو ہانگ کر لے گیا، اور آپ کے چرواہے کو مار ڈالا، میں نے کہا اے رباع یہ گھوڑے اور حضرت طلحہ بن عبید اللہ کو پہنچا دے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع کر دے کہ مشرکین نے آپ کی اونٹیاں لوٹ لی ہیں، سلمہ بیان کرتے ہیں کہ پھر ایک نیلہ پر کھڑا ہوا اور میں نے اپنا منہ مدینہ منورہ کی طرف کیا، اور بہت بلند آواز سے تین مرتبہ آواز دی ”یا صاحبہا“ اس کے بعد میں ان شیروں کے پیچھے تیر مار تا ہوا اور رجز پڑھا اور روانہ ہوا۔

میں اکوع کا بیٹا ہوں!

اور آج کینوں کی جٹائی کا دن ہے

میں ان میں سے ایک ایک آدمی کو مٹا اور تیر مار تا تھا یہاں تک کہ تیر ان کے کندھے سے لگ جاتا اور میں یہ کہتا کہ یہ وارے:

میں اکوع کا بیٹا ہوں!

يَكُنْ لَهُمْ بَذَاءُ الْفُحُورِ وَيَنَاهُ فَعَقَا عَنْهُمْ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنزَلَ اللَّهُ (وَهُوَ
الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ
يَبْطِلُ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ) الْآيَةَ
كُلَّهَا قَالَ ثُمَّ حَرَحْنَا رَاحِعِينَ إِلَى الْمَدِينَةِ
فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا بَيْنَنَا وَبَيْنَ نَبِيِّ لَحْيَانَ حَبَلٌ وَهُمْ
الْمُشْرِكُونَ فَاسْتَعْفَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ رَفِيَ هَذَا الْحَبْلَ اللَّيْلَةَ كَأَنَّهُ
طَلِيعَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ
قَالَ سَلَمَةُ مَرَرْتُ بِتِلْكَ اللَّيْلَةِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ
قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطْنَهُ مَعَ رِبَاعٍ غَلَامٍ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ وَخَرَجْتُ مَعَهُ
بِفَرَسٍ طَلْحَةَ أُنْدَبِيهِ مَعَ الظَّهْرِ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا إِذَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْفَزَارِيُّ قَدْ أَغَارَ عَلَى ظَهْرِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأَفَّ
أَجْمَعٌ وَقَتْلَ رَاحِيَهُ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَبِّاعُ خُذْ
هَذَا الْفَرَسَ فَاتَّبِعْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ وَأَحْضِرْ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ
الْمُشْرِكِينَ قَدْ أَغَارُوا عَلَى سَرَحِيهِ قَالَ ثُمَّ
قُمْتُ عَلَى أَكْمَةٍ فَاسْتَقْبَلْتُ الْمَدِينَةَ فَتَادَبْتُ
ثَلَاثًا يَا صَاحِبَاهُ ثُمَّ خَرَجْتُ فِي آثَارِ الْقَوْمِ
أَوْ مِيهِمْ بِالْبَيْلِ وَأَرْتَحِرُ أَقُولُ

أَنَا ابْنُ الْاُكُوعِ

وَالْيَوْمَ يَوْمَ الرُّضْعِ

فَالْحَقُّ رَجُلًا مِنْهُمْ فَأَصْلَحْتُ سَهْمًا فِي رَحْلِهِ حَتَّى
خَلَصَ نَصْلُ السَّهْمِ إِلَى كَتِفِهِ قَالَ قُلْتُ خُذْهَا

وَأَنَا ابْنُ الْاُكُوعِ

اور آج کینوں کی جانی کا دن ہے

خدا کی قسم ان کو برابر تیر مار تارہا، اور انہیں زخمی کر تارہا جب ان میں سے کوئی سوار میری طرف لوٹا تو میں درخت کے نیچے آکر اس کی جڑ میں بیٹھ جاتا اور ایک تیر مار تاکہ وہ زخمی ہو جاتا، حتیٰ کہ وہ پہاڑ کے ٹک راستہ میں گھے اور میں پہاڑ پر چڑھ گیا اور وہاں سے پتھر مارنا شروع کئے اور میں برابر ان کا پیچھا کر تارہا یہاں تک کہ کوئی اونٹ جسے اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا تھا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کا تھا، ایسا نہیں رہا کہ جسے میں نے اپنی پشت کے پیچھے نہ چھوڑ دیا ہو، سلمہ بیان کرتے ہیں کہ پھر میں ان کے پیچھے تیر مارنا چلا، اور مجبور اہلکام ہونے کے لئے انہوں نے تمیں چادروں اور تمیں خیزوں سے زیادہ پھینک دیئے مگر جو چیز وہ پھینکتے تھے، میں پتھروں سے میل کی طرح ان پر نشان کر دیتا تھا، تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ پہچان لیں، چلتے چلتے وہ ایک ٹھگ گھائی پر پہنچے اور فلاں بن بدر فزاری بھی ان کے پاس پہنچ گیا، سب لوگ دو پہر کا کھانا کھانے بیٹھے اور میں پہاڑی کی چوٹی پر پہنچ گیا، فزاری بولا یہ کون شخص ہمیں دیکھ رہا ہے، وہ بولے اس شخص نے ہمیں ٹھگ کر دیا ہے، خدا کی قسم اندھیری رات سے ہمارے ساتھ ہے، برابر تیر مارے جاتا ہے، یہاں تک کہ جو کچھ ہمارے پاس تھا، سب جھین لیا ہے، فزاری بولا تم میں سے چار آدمی جا کر اس کو مار دیں، یہ سن کر چار آدمی پہاڑ پر میری طرف چڑھ، جب وہ اتنی دور دور گئے کہ میری بات سن سکیں تو میں نے کہا تم مجھے پہچانتے ہو، انہوں نے کہا، تم کون ہو؟ میں نے جواب دیا کہ میں سلمہ بن اکوع ہوں، قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کو ہزہر کی عطا کی ہے میں تم میں سے جس کو چاہوں گا، مار ڈالوں گا، اور تم میں سے کوئی مجھے نہیں مار سکا، ان میں سے ایک بولا، یہ ایسا ہی نظر آتا ہے، پھر وہ سب وہاں سے لوٹے، میں ابھی وہاں سے چلا ہی

وَالْيَوْمَ يَوْمَ الرُّضْعِ

قَالَ قَوْلَ اللَّهِ مَا رَأَيْتُ أَرْبِيبَهُمْ وَأَعْقِبُ بِهِمْ فَأَيْدَا رَحَعَ إِلَيَّ فَارَسَ أَتَيْتُ شَجَرَةً فَحَلَسْتُ فِي أَصْلِهَا ثُمَّ رَمَيْتُهُ فَعَقَرْتُ بِهِ حَتَّى إِذَا تَضَاقَقَ الْحَبْلُ فَدَخَلُوا فِي تَضَاقُقِهِ غَلَوْتُ الْحَبْلَ فَخَعَلْتُ أَرْدَبَهُمْ بِالْجِجَارَةِ قَالَ فَمَا رَأَيْتُ كَذَلِكَ أَتْبَعُهُمْ حَتَّى مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ بَعِيرٍ مِنْ طَهَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا حَلَفْتُهُ وَرَاءَ ظَهْرِي وَغَلَوْتُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ ثُمَّ أَتَيْتُهُمْ أَرْبِيبَهُمْ حَتَّى أَتَوْا أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثِينَ نَوْذَةً وَثَلَاثِينَ رُمْحًا يَسْتَجِفُونَ وَلَا يَطْرَحُونَ شَيْئًا إِلَّا حَعَلْتُ عَلَيْهِ آرَامًا مِنَ الْجِجَارَةِ يَعْرِفُهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ حَتَّى أَتَوْا مُضَافِيًا مِنْ ثِيَابِهِ فَأَيْدَا هُمْ قَدْ أَتَاهُمْ فَلَا نَنْ بَدَرَ الْفَزَارِيَّ فَحَلَسُوا يَتَضَحَّوْنَ بِبَيْنِي يَنْغَدُونَ وَحَلَسْتُ عَلَى رَأْسِي قَرْنٍ قَالَ الْفَزَارِيُّ مَا هَذَا الَّذِي أَرَى قَالُوا لَقِينَا مِنْ هَذَا الْبَرُخِ وَاللَّهِ مَا فَارَقْنَا مِنْذُ غَلَسَ بَرْمِينَا حَتَّى انْتَرَعَ كُلُّ شَيْءٍ فِي أَيْدِينَا قَالَ فَلْيَقِمُ إِلَيْنَا لَمَرٌ مِنْكُمْ أَرْبَعَةً قَالَ فَصَعِدَ إِلَيَّ مِنْهُمْ أَرْبَعَةٌ فِي الْحَبْلِ قَالَ فَلَمَّا أَمْكُنُونِي مِنَ الْكَلَامِ قَالَ قُلْتُ هَلْ تَعْرِفُونِي قَالُوا لَا وَمَنْ أَنْتَ قَالَ قُلْتُ أَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْرَعِ وَالَّذِي كَرَّمَ وَحَهُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَطْلُبُ رَجُلًا مِنْكُمْ إِلَّا أَذْرَكْتُهُ وَلَا يَطْلُبُنِي رَجُلٌ مِنْكُمْ فَيَذْرَكْنِي قَالَ أَخَذْتُهُمْ أَنَا أَطْلُبُ قَالَ فَرَجَعُوا فَمَا رَحَحْتُ مَكَانِي حَتَّى رَأَيْتُ فَوَارِسَ رَسُولِ

فہیں تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا نظر آئے جو درختوں میں گھس گئے تھے، سب سے آگے اخرم اسدی تھے، ان کے بعد ابو قتادہ انصاری اور ان کے پیچھے مقداد بن اسود کنڈی تھے میں نے اخرم کے گھوڑے کی باگ تھام لی، یہ دیکھ کر وہ اٹکے بھاگے، میں نے اس سے کہا، اخرم تم ان سے احتیاط رکھنا تاؤ فکیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نہ آئیں، ایسا نہ ہو کہ وہ تم کو مار ڈالیں، وہ بولے اے سلمہ اگر تو اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے اور یقین رکھتا ہے کہ جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے، تو میری شہادت کے درمیان حائل نہ ہو، میں نے ان کو چھوڑ دیا، اور ان کا مقابلہ عبدالرحمن فزاری سے ہوا، اخرم نے اس کے گھوڑے کو زخمی کیا، اور عبدالرحمن نے اخرم کو برجمی مار کر شہید کر دیا اور اخرم کے گھوڑے پر چڑھ بیٹھا، اتنے میں حضرت ابو قتادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہوار اچنبھے، اور انہوں نے عبدالرحمن کو برجمی مار کر قتل کیا، قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کو بزرگی عطا کی ہے، میں ان کا تعاقب کرتا رہا، اور اپنے پیروں سے ایسا دوڑا تھا کہ مجھے اپنے پیچھے حضرت کا کوئی صحابی نہیں دکھائی دیا اور نہ ہی ان کا غبار، یہاں تک کہ آفتاب غروب ہونے سے پہلے وہ لیرے ایک گھائی پہنچے، جہاں پانی تھا، اور ان کا نام ذی قرد تھا، وہ پانی پینے کے لئے اترے کیونکہ پیاسے تھے، پھر مجھے دیکھا اور میں ان کے پیچھے دوڑتا چلا آتا تھا، آخر میں نے ان کو پانی پر سے ہٹا دیا، وہ ایک قعرہ بھی نہ پی سکے، اب وہ کسی گھائی کی جانب دوڑے میں بھی دوڑا، اور ان میں سے کسی کو پا کر اس کی شانے کی ہڈی میں ایک حیر لگادیا، میں نے کہا لے اس کو، اور میں اکوٹ کاٹتا ہوں، اور یہ دن کینوں کی تباہی کا دن ہے، وہ بولا، اس کی ماں اس پر روئے، کہ یہ وہی اکوٹ ہے جو صبح کو میرے ساتھ تھا، میں نے کہا، اسے اپنی جان کے دشمن، وہی اکوٹ ہے، صبح کو تیرے

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعلون الشجر قال فاذأ أولهم الآخرم الأسدي على إثره أبو قتادة الأنصاري وعلى إثره المقداد بن الأسود الكندي قال فأخذت بعنان الآخرم قال فلولوا مذبرين قلت يا آخرم اخذهم لا يفتطعوك حتى يلحق رسول الله صلى الله عليه وسلم وأصحابه قال يا سلمة إن كنت تؤمن بالله واليوم الآخر وتعلم أن الحق حق والنار حق فلا تحل بيني وبين الشهادة قال فحليته فالتقى هو وعبد الرحمن قال فعفر بعبد الرحمن فرسه وطعته عند الرحمن فقتله وتحول على فرسه ولحق أبو قتادة فارس رسول الله صلى الله عليه وسلم بعبد الرحمن فطعته فقتله فولدي كرم وجهة محمد صلى الله عليه وسلم لتبعهم أعدو على رجلي حتى ما أرى ورأيت من أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم ولا غبارهم شئنا حتى يعبدوا قبل غروب الشمس إلى شيعي فيه ماء يقال له ذو فرد يشرثوا منه وهم عطاش قال فظفروا إلي أعدو وراءهم فحلبتهم عنه يعني أجلبتهم عنه فما ذاقوا منه قطرة قال ويخرجون فيشتدون في نية قال فأعدو فالحق رجلا منهم فاصكه بينهم في غصص كتيب قال قلت حدثنا وأنا ابن الأكوع واليوم يوم الرضع قال يا نكلتة أمه أكوعه بكرة قال قلت نعم يا عدو نفسي أكوعت بكرة قال وأردوا فرسين

ساتھ تھا، سلمہ بن اکوع بیان کرتے ہیں، ان لوگوں نے دو گھوڑے ایک گھائی پر چھوڑ دیے، میں ان دونوں کو بٹکا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آیا وہاں مجھے عامرؓ نے ایک چھال دودھ کی پانی ملا ہوا، اور ایک چھال پانی کی لئے ہوئے میں نے وضو کیا، اور دودھ پیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، آپ اس پانی پر تھے، جہاں سے میں نے لیروں کو بھگایا تھا، میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب لوٹ لے لئے ہیں، اور تمام وہ چیزیں جو میں نے مشرکین سے چھینی تھیں، اور تمام برچھیاں، چادریں لے لیں، اور ہال نے ان اونٹوں میں سے جو میں نے چھینے تھے، ایک اونٹ خر کیا، اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اس کی کلیجی اور کوبان بچون رہے تھے، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اجازت دیجئے، فکر میں سے سو آدمی چن لینے کی اور پھر اس کے بعد میں ان لیروں کا تعاقب کرتا ہوں، اور ان میں سے کسی کو باقی نہیں چھوڑوں گا، جو اپنی قوم کو جاکر خبر دے، یہ سن کر حضورؐ نے، یہاں تک کہ آپ کی داڑھیں آگ کی روشنی میں کھل گئیں، آپ نے فرمایا، اسے سلمہ تو یہ کہہ سکتا ہے؟ میں نے عرض کیا، یاں قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو بزرگی دی، آپ نے فرمایا، اب تو وہ ارض غطفان ہی میں ہوں گے، اسے میں ایک غطفانی آیا اور کہنے لگا کہ فلاں شخص نے ان لوگوں کے لئے اونٹ ذبح کیا تھا اور ابھی کھال ہی اتارنے پائے تھے کہ غبار نظر آیا تو کہنے لگے کہ لوگ آگئے، اور وہاں سے بھاگ کھڑے ہوئے الغرض جب صبح ہوئی تو حضورؐ نے ارشاد فرمایا، آج کے دن ہمارے سواروں میں سے بہتر سوار ابو قتادہؓ ہیں اور پیادوں میں سے سب سے بڑھ کر سلمہؓ ہیں، پھر حضورؐ نے مجھے دو حصے دیئے، ایک حصہ سوار کا اور ایک حصہ پیادہ کا، اور دونوں اکٹھے مجھے ہی مرحمت فرمائے، پھر عصابا نغشی پر چڑھے اپنے ساتھ بھٹلایا، اور سب ہم

عَلَى نَيْبِهِ قَالَ فَحَضَّتْ بِيَمَانِهَا أَسْوَفَهُمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلَحِقَنِي غَائِرٌ بِسَطِيحَةٍ فِيهَا مَدَقَةٌ مِنْ لَبَنٍ وَسَطِيحَةٍ فِيهَا مَاءٌ فَتَوَضَّأْتُ وَشَرَبْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمَاءِ الَّذِي خَلَّاتَهُمْ عَنْهُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَحْذَى تِلْكَ الْإِبِلَ وَكُلَّ شَيْءٍ اسْتَفْذَتْهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَكُلَّ رُمْحٍ وَبُرْدَةٍ وَإِذَا بِلَالٌ نَحَرَ نَاقَةً مِنَ الْإِبِلِ الَّذِي اسْتَفْذَتْ مِنَ الْقَوْمِ وَإِذَا هُوَ يَشْوِي رِسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كِبْدِهَا وَسَامِيهَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَلِي فَاَتَجَبُّ مِنَ الْقَوْمِ مِائَةَ رَجُلٍ فَاتَّبَعَ الْقَوْمُ فَلَا يَبْقَى مِنْهُمْ مُخْبِرٌ إِلَّا قَتَلْتَهُ قَالَ فَصَحَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِلُهُ فِي ضَوْءِ النَّارِ فَقَالَ يَا سَلَمَةَ أَتَرَأَى كُنْتَ فَاعْبُدَا قُلْتُ نَعَمْ وَالَّذِي أَكْرَمَكَ فَقَالَ إِنَّهُمْ أَلَانٌ لِيُقْرَوْنَ فِي أَرْضِ غُطَفَانَ قَالَ فَخَافَ رَجُلٌ مِنْ غُطَفَانَ فَقَالَ نَحَرَ لَهُمْ فَلَانٌ حَزُورًا فَلَمَّا كَشَفُوا جِلْدَنَا رَأَوْا غُبَارًا فَقَالُوا أَتَأْتَاكُمْ الْقَوْمُ فَخَرَجُوا هَارِبِينَ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خَيْرٌ فُرْسَانَا الْيَوْمَ أَوْ قَتَادَةُ وَخَيْرٌ رَحَالَتِنَا سَلَمَةُ قَالَ ثُمَّ أَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْنَيْنِ مِنْهُمَا الْفَارَسَ وَسَهْنِ الرَّاحِلِ فَحَمَتَهُمَا لِي جَمِيعًا ثُمَّ أَرَدَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَاهُ عَلَى الْأَعْضَاءِ رَاجِعِينَ إِلَى

مدینہ منورہ کو واپس آئے راستہ میں ایک انصاری جن سے دوڑ میں کوئی سبقت نہیں کر سکتا تھا، بولے کوئی ہے جو مدینہ تک میرے ساتھ دوڑ لگانے والا ہو اور بار بار یہی کہتے رہے، جب میں نے سنا تو کہا تمہیں کسی بزرگ کی بزرگی کا لحاظ بھی ہے، اور کسی بزرگ سے ڈرتے بھی ہو، وہ بولے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بزرگی کے علاوہ اور کسی کی بزرگی کا خیال نہیں، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان، مجھے ان سے دوڑ لگانے دیجئے، آپ نے فرمایا، اچھا اگر تیرا بھی چاہے، میں نے انصاری سے کہا میں تیری طرف آتا ہوں، اور میں نے اپنا پاؤں میز حاک کیا، اور کود پڑا اور میں دوڑا اور جب ایک یا دو چڑھا جاتی رہی تو میں نے اپنے دم کو روکا، پھر ان کے پیچھے دوڑا، اور جب ایک یا دو چڑھا جاتی رہی تو پھر دم کو سنبھالا، پھر جو دوڑا تو ان سے جا کر مل گیا، حتیٰ کہ ان کے دونوں شانوں کے درمیان ایک گھونسا رہا اور کہا بخدا اب میں آگے بڑھا، پھر ان سے پہلے مدینہ پہنچ گیا، اس کے بعد خدا کی قسم مدینہ میں تین ہی رات ٹھہرنے پائے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر خیبر چل دیئے، تو میرے چچا عامر نے رجز پڑھا شروع کیا۔

قَالَهُ لَوْلَا اللَّهُ مَا اهْتَدَيْتَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
وَنَحْنُ عَنْ فَضْلِكَ مَا اسْتَغْنَيْنَا
فَتَبَسَّ الْأَقْدَامُ إِنَّ لَأَقْبِنَا
وَأَنْزَلْنَ سَكِينَةً عَلَيْنَا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا عامر ہے، آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کے لئے خاص کر استغفار فرماتے تو وہ ضرور شہید ہوتا، حضرت عمرؓ نے بلند آواز سے کہا، اور وہ اپنے اونٹ رستے، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الْمَدِينَةِ قَالَ فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ قَالَ وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ لَا يُسَبِّحُ شَيْئًا قَالَ فَحَقَلُ يَقُولُ أَلَا مُسَابِقٌ إِلَى الْمَدِينَةِ هَلْ مِنْ مُسَابِقٍ فَحَقَلُ يُعِيدُ ذَلِكَ قَالَ فَلَمَّا سَمِعْتُ كَلَامَهُ قُلْتُ أَمَا تُكْرِمُ كَرِيمًا وَلَا تَهَابُ شَرِيفًا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَابِي وَأُمِّي ذَرْنِي فَلْيُسَابِقِ الرَّحْلُ قَالَ إِنْ شِئْتَ قَالَ قُلْتُ أَذْهَبُ إِلَيْكَ وَتَنْتَبِهُ رَحْلِي فَطَفَرْتُ فَعَدَوْتُ قَالَ فَرَبَطْتُ عَلَيْهِ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ اسْتَقْبَلَنِي نَفْسِي ثُمَّ عَدَوْتُ فِي إِبْرِهِ فَرَبَطْتُ عَلَيْهِ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ ثُمَّ إِنِّي رَفَعْتُ حَتَّى أَلْحَقَهُ قَالَ فَأَصْكُهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ قُلْتُ قَدْ سَبَقْتَ وَاللَّهِ قَالَ أَنَا أَظُنُّ قَالَ فَسَقَّيْتُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ فَوَاللَّهِ مَا لَبِثْنَا إِلَّا ثَلَاثَ لَيَالٍ حَتَّى خَرَجْنَا إِلَى خَيْبَرَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَحَقَلُ عَمِّي عَامِرٌ يَرْجِعُ بِالْقَوْمِ

قَالَهُ لَوْلَا اللَّهُ مَا اهْتَدَيْتَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
وَنَحْنُ عَنْ فَضْلِكَ مَا اسْتَغْنَيْنَا
فَتَبَسَّ الْأَقْدَامُ إِنْ لَأَقْبِنَا
وَأَنْزَلْنَ سَكِينَةً عَلَيْنَا

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَذَا قَالَ أَنَا عَامِرٌ قَالَ غَفَرَ لَكَ رَبُّكَ قَالَ وَمَا اسْتَغْفَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِنْسَانٍ يَخْصُمُهُ إِلَّا اسْتَشْهَدَ قَالَ فَنَادَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ عَلَى جَمَلٍ لَهُ يَا نَسِيَّ اللَّهُ

آپؐ نے عامرؓ سے ہمیں کیوں نہ فائدہ اٹھانے دیا، جب ہم خیر
آئے تو ان کا بادشاہ مرحبہ یہ رجز پڑھتا ہوا نکلا۔

خیر جانتا ہے کہ میں مرحبہ ہوں
جب لڑائی کی آگ بھڑکتے لگتی ہے تو میں
ہتھیار بند بہادر اور جنگ آزمودہ ہوتا ہوں
یہ سن کر میرے چچا عامرؓ اس کے مقابلہ کو نکلے اور یہ رجز پڑھا۔

خیر جانتا ہے کہ میں عامر ہوں
ہتھیار بند بہادر اور لڑائیوں میں گھسنے والا ہوں

دونوں کی ضربیں مختلف طور پر پڑنے لگیں، مرحبہ کی تلوار
میرے چچا عامرؓ کی دھال پر پڑی، عامرؓ نے پیچھے سے تلوار ماری،
مکران کی تلوار لوٹ کر خود ان ہی کے لگ گئی جس سے ان کی
شرہ رگ کٹ گئی، اور اسی سے ان کی شہادت ہو گئی، سلمہ بیان
کرتے ہیں کہ پھر میں نکلا تو حضورؐ کے چند اصحاب کو دیکھا، وہ
کہتے تھے کہ عامرؓ کا عمل رائیگاں ہو گیا، انہوں نے اپنے آپ کو
خود مار ڈالا یہ سن کر میں حضورؐ کی خدمت میں رو تا ہوا حاضر ہوا،
اور عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عامرؓ کا عمل لغو
ہو گیا، آپؐ نے فرمایا، کون کہتا ہے، میں نے عرض کیا، آپؐ
کے بعض اصحاب کہتے ہیں، فرمایا جس نے بھی کہا جھوٹ کہا،
بلکہ اس کو دو گنا ثواب ہے، پھر آپؐ نے مجھے حضرت علیؓ کے
پاس بھیجا، ان کی آنکھ دکھ رہی تھی، آپؐ نے فرمایا، میں جھنڈا
ایسے شخص کو دوں گا جو اللہ تعالیٰ سے اور اس کا رسولؐ اسے دوست رکھتا ہو،
محب رکھتا ہو، یا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسولؐ اسے دوست رکھتا ہو،
میں حضرت علیؓ کو پکار کر آپؐ کی خدمت میں لایا، کیونکہ ان کی
آنکھیں دکھتی تھیں، آپؐ نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب
دیا اور مر حب میدان میں یہ کہتا ہوا نکلا۔

قَدْ عَلِمْتُ خَيْرَ أَنِّي مَرْحَبُ
شَاكِي السَّلَاحِ بَطْلٌ مُحَرَبُ

لَوْ لَمَا مَنَعْتَنَا بِعَامِرٍ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا خَيْرَ قَالَ
حَرَجَ مَلِكُهُمْ مَرْحَبُ يَحْطِرُ سِنْفَهُ وَيَقُولُ
قَدْ عَلِمْتُ خَيْرَ أَنِّي مَرْحَبُ
شَاكِي السَّلَاحِ بَطْلٌ مُحَرَبُ
إِذَا الْحُرُوبُ أَقْبَلَتْ قَلْبُهُ
قَالَ وَتَرَزَّ لَهُ عَمِّي عَامِرٌ فَقَالَ
قَدْ عَلِمْتُ خَيْرَ أَنِّي عَامِرُ

شَاكِي السَّلَاحِ بَطْلٌ مُعَامِرُ
قَالَ فَاحْتَلَفَا ضَرْبَتَيْنِ فَوَقَعَ سِنْفُ مَرْحَبٍ
فِي نُرْسِ عَامِرٍ وَذَهَبَ عَامِرٌ يَسْفُلُ لَهُ فَرَجَحَ
سِنْفُهُ عَلَى نَفْسِهِ فَقَطَعَ أَكْحَلَهُ فَكَانَتْ فِيهَا
نَفْسُهُ قَالَ سَلَمَةُ فَحَرَحَتْ فَلِذَا نَفَرُ مِنْ
أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُونَ بَطْلٌ عَمَلُ عَامِرٍ قَتَلَ نَفْسَهُ قَالَ
فَأَنبِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا
أَبْكِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَطْلٌ عَمَلُ عَامِرٍ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
قَالَ ذَلِكَ قَالَ قُلْتُ نَسُ مِنْ أَصْحَابِكَ قَالَ
كَذَبَ مَنْ قَالَ ذَلِكَ نَلَّ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ
أَرْسَلَنِي إِلَى عَلِيٍّ وَهُوَ أَرْمَدُ فَقَالَ نَأْغِظُنَّ
الرَّأْيَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أَوْ يُحِبُّهُ اللَّهُ
وَرَسُولُهُ قَالَ فَأَنبِئْتُ عَلِيًّا فَحَفَّتْ بِهِ أَفْرُودُهُ
وَهُوَ أَرْمَدُ حَتَّى أَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَسَقَ فِي عَيْنَيْهِ قَبْرًا
وَأَغْطَاهُ الرَّأْيَةَ وَحَرَجَ مَرْحَبُ فَقَالَ

قَدْ عَلِمْتُ خَيْرَ أَنِّي مَرْحَبُ
شَاكِي السَّلَاحِ بَطْلٌ مُحَرَبُ

إِذَا الْحُرُوبُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ
فَقَالَ عَلِيٌّ

أَنَا الَّذِي سَمِعْتِي أُمِّي حَيَذَرَةٌ
كَلَيْتَ غَابَانِي كَرِيهَ الْمُسْطَرَّةِ
أَوْفِيهِمْ بِالصَّاعِ كَيْلَ السُّنْدَرَةِ
قَالَ فَضَرَبَ رَأْسَ مَرْحَبٍ فَهَنَّهُ ثُمَّ كَانَ الْفَتْحُ
عَلَى يَدَيْهِ قَالَ إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى
حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ابْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ
عِكْرَمَةَ بْنِ عَمَّارٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ بِطَوِيلٍ *

حضرت علیؑ نے اس کے جواب میں کہا:

میں وہ ہوں کہ مری ماں نے حیرانام حیدر رکھا ہے
اس شیر کی طرح (۱) جو جنگلات میں ڈراؤنی صورت ہوتا ہے
میں لوگوں کے ایک صاع کے بدلے اس سے پناہ دیتا ہوں
پھر حضرت علیؑ نے مرحب کے سر پر ایک ضرب لگائی اور اسے
مار ڈالا، پھر انہی کے ہاتھوں پر فتح رہی، ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ
ہم سے محمد بن یحییٰ نے بواسطہ عبد الصمد بن عبد الوارث، مکرّمہ
بن عمار سے اس حدیث کو بطول بیان کیا ہے۔

(ناکہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ صحیح یہی ہے کہ مرحب کو حضرت علیؑ کرم اللہ وجہہ نے قتل کیا تھا، اور بعض کا قول ہے کہ محمد بن مسلمہ نے
قتل کیا ہے، مگر ابن عبد البر نے اپنی کتاب درر نے مختصر اسیر میں لکھا کہ ہمارے نزدیک صحیح چیز یہی ہے کہ اس کے قاتل حضرت علیؑ تھے
اور یہی ابن اسیر سے مروی ہے اور اکثر اہل حدیث اور اصحاب سیر کی یہی رائے ہے۔

اور نیز اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چار معجزے مذکور ہوئے ہیں ایک تو حدیبیہ کا پانی بڑھ جانا، دوسرے وفات
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھ کا تندرست ہو جانا، تیسرے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی فتح کی خبر دینا اور چوتھے اس بات کی اطلاع
دینا کہ وہ لیرے اب غطفان میں ہیں، باقی یہ سب معجزات ہیں، جو اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے نبیؐ کے ہاتھ پر ظاہر فرمائے، مگر اللہ رب
العزت اپنے نبیؐ کے ہاتھ پر کسی فرق عادت چیز کا ظہور فرمادے تو اسی کا نام معجزہ ہے اور حدیث سے شہسواری کے ساتھ ساتھ دوڑ لگانے
کی بھی فضیلت ثابت ہوتی ہے، اور اللہ اکبر کہ حضرت سلمہ بن اکوعؓ کی امت ہے کہ صبح سویرے سے دوڑتے دوڑتے رات ہو گئی، گھوڑے
تھک گئے، اونٹ تھک گئے، لوگ مر گئے، اسباب و سامان رہ گیا، مگر سلمہؓ نہ تھکے اور دن بھر کچھ کھایا، نہ پیایا یہ محض اللہ جل جلالہ کی امداد
تھی اور کمال ایمانی اور جوش دین تھا، اللہم ارفنا۔

۲۱۷۳- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ الْبَزْجِيُّ
السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا النُّعْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عِكْرَمَةَ
بْنِ عَمَّارٍ بِهَذَا *

۲۱۷۳۔ احمد بن یوسف ازدی، نصر بن محمد، مکرّمہ بن عمار
سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

بَاب (۳۰۱) اللَّهُ تَعَالَى كَا فَرْمَانِ وَهُوَ الَّذِي
كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ أَلْخَ

(۳۰۱) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (وَهُوَ
الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ) الْآيَةِ *

۲۱۷۴۔ عمرو بن محمد الناقہ، یزید بن ہارون، حماد بن سلمہ، ثابت،
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

۲۱۷۴- حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا
يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ

(۱) مرحب نے خواب دیکھا تھا کہ اسے شیر مار رہا ہے تو اس نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے آپ کو شیر کے ساتھ تشبیہ و
تاکہ اسے خواب یاد دلانیں اور اسے مرحوب کریں۔

تکم کے پہلے سے مکہ والے ۸۰ آدمی ہتھیاروں سے آراستہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اترے، وہ آپ کو اور آپ کے اصحاب کو دھوکا دے کر غفلت میں حملہ کرنا چاہتے تھے، آپ نے انہیں پکڑ لیا اور قید کیا اس کے بعد آپ نے انہیں چھوڑ دیا، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، یعنی خدا وہ ہے کہ جس نے ان کے ہاتھوں کو تم سے اور تمہارے ہاتھوں کو ان سے روکا، مکہ کی سرحد میں تمہیں ان پر فتح ہو جانے کے بعد۔

باب (۳۰۲) عورتوں کا مردوں کے ساتھ جہاد کرنا۔

۲۱۷۵- ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، حماد بن سلمہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حنین کے دن ام سلمہ نے فخر کیا، جو ان کے پاس تھا، حضرت ابو طلحہ نے انہیں دیکھا تو عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام سلمہ ہیں اور ان کے پاس ایک فخر ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ فخر کیا ہے، ام سلمہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر کوئی مشرک میرے پاس آئے گا تو اس فخر سے اس کا پیٹ پھاڑاؤں گی، یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، پھر ام سلمہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے طلاق میں سے جو لوگ ہیں جنہوں نے آپ سے نکلت پائی ہے انہیں مار ڈالئے، آپ نے فرمایا، ام سلمہ! کافروں کے شر کو اللہ تعالیٰ کافیت کر گیا اور اس نے ہم پر احسان کیا ہے۔

(فائدہ) طلاق دو لوگ ہیں جو فحش کے دن مکہ والوں میں سے مسلمان ہوئے، ان کے نکلت کھا جانے کی وجہ سے ام سلمہ انہیں منافق سمجھیں، اس لئے یہ فرمایا کہ انہیں قتل کر دیجئے۔

۲۱۷۶- محمد بن حاتم، ہز، حماد بن سلمہ، اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے قصہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ ثَمَانِينَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ هَبَطُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَبَلِ النَّعِيمِ مُتَسَلِّحِينَ يُرِيدُونَ غَرَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ فَأَخَذَهُمْ سَيْلُمَا فَاسْتَحْيَاهُمْ فَأَنزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ) *

(۳۰۲) بَابُ غَزْوَةِ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ *

۲۱۷۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ ثَمَانِينَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ هَبَطُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ فَأَخَذَهُمْ سَيْلُمَا فَاسْتَحْيَاهُمْ فَأَنزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ) *

۲۱۷۶- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَهُزُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي

وسلم سے ثابت روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

قُصِبَ أُمُّ سَلِيمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِثْلَ حَدِيثِ ثَابِتٍ *

۲۱۷۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، جعفر بن سلیمان، ثابت، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد میں اپنے ساتھ ام سلیم اور انصار کی چند عورتوں کو رکھتے تھے جو کہ پانی پانی تھیں اور زخمیوں کی دوا کرتی تھیں۔

۲۱۷۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِأُمِّ سَلِيمٍ وَنِسْوَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ مَعَهُ إِذَا غَزَا فَيَسْقِيْنَ الْمَاءَ وَيُدْخِلْنَ الْحَرْحَى *

(فائدہ) یہ دو دواہے محرموں کی کرتھیں اور غیروں کی بھی کر سکتی ہیں، بشرطیکہ بے پردگی نہ ہو۔

۲۱۷۸۔ عبداللہ بن عبدالرحمن دارمی، حضرت انس رضی اللہ عنہ، عبدالوارث، عبدالعزیز بن صہیب، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب احد کا دن ہوا تو چند لوگوں نے شکست کھا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ چھوڑ دیا، اور ابو طلحہؓ آپ کے سامنے تھے اور ڈھال کی آڑ آپ پر کئے ہوئے تھے، اور ابو طلحہ بڑے تیر انداز تھے، اس روز ان کی دو یا تین کمانیں ٹوٹ گئی تھیں، جب کوئی تیروں کا ترکش لے کر نکلتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس سے فرماتے، یہ تیر طلحہ کے لئے رکھ دے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گردن اٹھا کر کافروں کی طرف دیکھتے تو حضرت ابو طلحہ عرض کرتے یا نبی اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ گردن نہ اٹھائیے، ایسا نہ ہو کہ کافروں کا کوئی تیر آپ کو لگ جائے، میرا گلا آپ کے گلے کے سامنے رہے (تاکہ تیر میرے گلے میں لگے) حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ بنت ابی بکر الصدیقؓ اور حضرت ام سلیمؓ (اپنی والدہ) کو دیکھا کہ وہ کپڑے اٹھائے ہوئے تھیں اور میں ان کی پٹلی کی پازیب کو دیکھ رہا تھا، وہ دونوں مشکیں اپنی پشت پر لاد کر لاتی تھیں اور انہیں لوگوں کے منہ میں ڈالتی تھیں، اور پھر جاتیں اور حجر کر لاتیں، پھر لوگوں کے منہ میں ڈالتیں اور حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ سے دو یا تین مرتبہ داگھ کی وجہ سے کھوار

۲۱۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو وَهُوَ أَبُو مَعْمَرٍ الْعِنْفَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ انْتَهَزَمَ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ بْنُ يَدِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَوَّبٌ عَلَيْهِ بِحَصْحَمَةٍ قَالَ وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ رَجُلًا رَامِيًا شَدِيدَ النَّزْعِ وَكَسَرَ يَوْمَئِذٍ فَوْسِسِي أَوْ ثَلَاثًا قَالَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهُ الْحَصْحَمَةُ مِنَ الثَّبَلِ فَيَقُولُ انْثَرَاهَا يَا أَبِي طَلْحَةَ قَالَ وَيَشْرَفُ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَى الْقَوْمِ فَيَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ يَا أَبِي أَنْتَ وَأُمِّي لَا تَشْرَفْ لَا يُصْنِكَ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ الْقَوْمِ نَحْرِي دُونَ نَحْرِكَ قَالَ وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بَتَّ أَبِي بَكْرٍ وَأُمِّ سَلِيمٍ وَانْهَمَا لَمْشَعَرَتَانِ أَرَى خَدَمَ سَوِقَهُمَا يَنْقُلَانِ الْقِرْبَ عَلَى مَتْنِيهِمَا ثُمَّ تَفَرَّغَانِي فِي أَفْوَاهِهِمَا ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَمَلَأْنِيهِمَا ثُمَّ نَحِيحَانِ تَفَرَّغَانِي فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ وَلَقَدْ وَقَعَ السِّيفُ مِنْ يَدِي أَبِي طَلْحَةَ إِثْمًا مَرَّتَيْنِ وَإِثْمًا

فَلَمَّا مِنَ النَّعَاسِ *

گر پڑی۔

(قائد) اس سے حضرت ابو طلحہؓ کی جاں نثاری اور وفاداری ثابت ہوتی ہے، سیرت ابن ہشام میں ہے کہ حضرت ابو جہلؓ نے اپنی بیٹیہ کافروں کی طرف کر کے آپؐ پر آڑ کر لی تھی، اور تیران کی بیٹیہ پر براہِ پڑ رہے تھے، اور حضرت سعد بن وقاصؓ بھی کافروں پر تیر برسا رہے تھے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو تیر دیتے جا رہے تھے اور فرماتے جاتے تھے، ہمارے سعد! میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی کمان سے تیر مار رہے تھے، پھر اس کا ایک کنارہ ٹوٹ گیا، ابو جہرہ و کمان حضرت قتادہ بن نضانؓ نے لے لی، اور ان کے پاس رہی، اور حضرت قتادہؓ کی آنکھ کفار کی ضرب سے نکل کر ان کے رخسار پر گری، حضورؐ نے اپنے دست مبارک سے اسے اس کی جگہ پر کر دیا، وہ بالکل درست ہو گئی بلکہ اس سے اور زیادہ نظر آنے لگا، اور غزوہ احد تک پردہ کے احکام پھیل نہیں ہوئے تھے، اور قصد اُنہیں دیکھا بلکہ نظر پڑ گئی۔

باب (۳۰۳) جہاد میں شریک ہونے والی عورتوں کو انعام ملے گا، حصہ نہیں دیا جائے گا، اور حربیوں کے بچے مار ڈالنے کی ممانعت۔

۳۱۷۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قُسَيْبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ بَرْمِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ خُمْسِ حِلَالٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْلَا أَنْ أَكْتُمَ عِلْمًا مَا كَتَبْتُ إِلَيْهِ كَتَبَ إِلَيْهِ نَجْدَةُ أُمًّا بَعْدَ فَأَخْبَرَنِي هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْرُو بِالنِّسَاءِ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ سَهْمٌ وَهَلْ كَانَ يَقْتُلُ الصَّبِيَّانِ وَمَتَى يَنْقُضِي يَتَمُ الْيَتِيمَ وَعَبْرَ الْخُمْسِ لِمَنْ هُوَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ كَتَبَتْ تَسْأَلُنِي هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْرُو بِالنِّسَاءِ وَقَدْ كَانَ يَغْرُو بِهِنَّ قَبْلَ ذَلِكَ الْخَرْجِي وَتُحْدِثِينَ مِنَ الْفَيْسَمَةِ وَأُمًّا بِسَهْمٍ فَلَمْ يَضْرِبْ لَهُنَّ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ

باب (۳۰۳) النَّسَاءِ الْغَازِيَاتِ يُرَضَّحُ لَهُنَّ وَلَا يُسَهَّمُ وَالنَّهْيُ عَنْ قَتْلِ صَبِيَّانِ أَهْلِ الْحَرْبِ *

۳۱۷۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قُسَيْبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ بَرْمِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ خُمْسِ حِلَالٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْلَا أَنْ أَكْتُمَ عِلْمًا مَا كَتَبْتُ إِلَيْهِ كَتَبَ إِلَيْهِ نَجْدَةُ أُمًّا بَعْدَ فَأَخْبَرَنِي هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْرُو بِالنِّسَاءِ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ سَهْمٌ وَهَلْ كَانَ يَقْتُلُ الصَّبِيَّانِ وَمَتَى يَنْقُضِي يَتَمُ الْيَتِيمَ وَعَبْرَ الْخُمْسِ لِمَنْ هُوَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ كَتَبَتْ تَسْأَلُنِي هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْرُو بِالنِّسَاءِ وَقَدْ كَانَ يَغْرُو بِهِنَّ قَبْلَ ذَلِكَ الْخَرْجِي وَتُحْدِثِينَ مِنَ الْفَيْسَمَةِ وَأُمًّا بِسَهْمٍ فَلَمْ يَضْرِبْ لَهُنَّ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ

(۱) کفار کے بچے اور عورتیں اگر لڑائی میں شریک نہ ہوں تو انہیں قتل کرنا جائز نہیں ہے۔

ہے تو میری زندگی کی قسم بعض آدمی ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے دائرہ عمل نکل آتی ہے مگر انہیں نہ لینے کا شعور ہوتا ہے اور نہ دینے کا، پھر جب وہ اپنے فائدہ کے لئے اچھی باتیں کرنے لگیں جیسا کہ لوگ کرتے ہیں تو پھر اس کی جتنی ختم ہو گئی، اور تو نے لکھا، اور مجھ سے دریافت کرتا ہے کہ قسم (مال غنیمت) کس کے لئے ہے، تو قسم ہمارے ہی لئے ہے، پر ہماری قوم نے نہ مانا۔

(فائدہ) امام ابو حنیفہ، شافعی، ثوری، ابیہ اور جمہور علماء کرام کا یہی قول ہے کہ عورت کو انعام ملے گا مال غنیمت میں سے حصہ وغیرہ نہیں دیا جائے گا، اور دو اور غیرہ پردہ کے پیچھے سے کرے گی اور جتنی بلوغ کے بعد ختم ہو جاتی ہے، کیونکہ ارشاد ہے، "لا تم بعدا اختلام" باقی لین دین میں جب ہو شیار ہو جائے گا تب اس کا مال اس کے سپرد کر دیا جائے گا، اور اس کی میعاد امام ابو حنیفہ نے پچیس سال بیان کی ہے اور قوم سے مروی امر ادنیٰ ایسے ہیں، واللہ اعلم۔

۲۱۸۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، حاتم بن اسماعیل، جعفر بن محمد، بواسطہ اپنے والد، یزید بن ہرمل سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ نجدہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف لکھا آپ سے دریافت کرتا تھا اور سلیمان بن بلال کی طرح حدیث مروی ہے، باقی حاتم کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کو قتل نہیں کیا کرتے تھے تو بھی مت قتل کر، مگر یہ کہ تجھے اتنا علم ہو، جیسا کہ حضرت خضر علیہ السلام کو تھا کہ جب انہوں نے بچے کو مار دیا تھا، اسحاق کی روایت میں ہے کہ (یا) تو مومن کی تیز کرے، کہ کافر کو قتل کرے اور مومن کو چھوڑ دے۔

۲۱۸۱۔ ابن ابی عمر، سفیان، اسماعیل بن امیہ، سعید مقبری، یزید بن ہرمل بیان کرتے ہیں کہ نجدہ بن عامر خارجی نے حضرت ابن عباسؓ کو لکھا، پوچھتا تھا کہ غلام اور باندی اگر جہاد میں موجود ہوں تو ان کو حصہ ملے گا یا نہیں، اور بچوں کا قتل کیسا ہے؟ اور یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے؟ اور ذوی القربیٰ (جن کا فاس کے بیان میں قرآن میں ذکر ہے) وہ کون ہیں؟ حضرت ابن عباسؓ

يَقْتُلُ الصَّبِيَّانَ فَلَا يَقْتُلُ الصَّبِيَّانَ وَكَتَبْتُ تَسْأَلُنِي مَنْ يَنْقُصُنِي نُسَمِ الْيَتِيمِ فَلَعَنَرِي إِنَّ الرَّجُلَ لَتَبُتْ لِحَيْتِهِ وَإِنَّهُ لَضَعِيفٌ الْأَخَذُ لِنَفْسِهِ ضَعِيفُ الْعَطَاءِ مِنْهَا فَإِذَا أَخَذَ لِنَفْسِهِ مِنْ صَالِحِ مَا يَأْخُذُ النَّاسُ فَقَدْ ذَهَبَ عَنْهُ الْيَتِيمُ وَكَتَبْتُ تَسْأَلُنِي عَنِ الْحُمْسِ لِمَنْ هُوَ وَإِنَّا كُنَّا نَقُولُ هُوَ لَنَا فَأَبَى عَلَيْنَا قَوْمُنَا ذَلِكَ *

۲۱۸۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ حَاتِمِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمَزٍ أَنَّ نَحْنَةَ كَتَبَتْ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ تَسْأَلُهُ عَنْ خِلَالٍ بَيْنَ حَدِيثِ سَلِيمَانَ بْنِ بِلَالٍ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ حَاتِمٍ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ الصَّبِيَّانَ فَلَا يَقْتُلُ الصَّبِيَّانَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تَعْلَمُ مَا عِلْمَ الْحَضَرِ مِنَ الصَّبِيِّ الَّذِي قَتَلَ وَزَادَ إِسْحَقُ فِي حَدِيثِهِ عَنْ حَاتِمٍ وَتَمَيَّزَ الْمُؤْمِنُ فَتَقَتَّلَ الْكَافِرُ وَتَدَعَى الْمُؤْمِنُ *

۲۱۸۱۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمَزٍ قَالَ كَتَبَتْ نَحْنَةُ بْنُ عَامِرٍ الْحُرَوْرِيُّ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ تَسْأَلُهُ عَنِ الْيَتِيمِ وَالْمَرْأَةِ يَحْضُرَانِ الْمَعْتَمَ هَلْ يُقْسَمُ لَهُمَا وَعَنْ قَتْلِ الرِّبَّانِ وَعَنِ الْيَتِيمِ مَنْ يَنْقَطِعُ عَنْهُ الْيَتِيمُ

وَعَنْ ذَوِي الْقُرْبَى مَنْ هُمْ فَقَالَ يَزِيدُ أَكْتُبْ
إِلَيْهِ فَلَوْلَا أَنْ يَقَعَ فِي أَحْمَقَةٍ مَا كُنْتُ إِلَيْهِ
أَكْتُبُ إِنَّكَ كُنْتُ تَسْأَلُنِي عَنِ الْمَرْأَةِ وَالْعَبْدِ
يَحْضُرَانِ الْمَعْنَى هَلْ يَقْسِمُ لَهَا شَيْءٌ وَإِنَّ
لَيْسَ لَهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُحْذَى وَكُنْتُ تَسْأَلُنِي
عَنْ قَتْلِ الْوَلَدَانِ وَإِنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْتُلْهُمَا وَأَنْتَ فَلَا يَقْتُلُهُمَا إِلَّا أَنْ
تَعْلَمَ مِنْهُمَا مَا عَلِمَ صَاحِبُ مُوسَى مِنَ الْغُلَامِ
الَّذِي قَتَلَهُ وَكُنْتُ تَسْأَلُنِي عَنِ الْيَتِيمِ مَنْ
يَنْقُطِعُ عَنْهُ اسْمُ الْيَتِيمِ وَإِنَّهُ لَا يَنْقُطِعُ عَنْهُ اسْمُ
الْيَتِيمِ حَتَّى يَتْلُعَ وَيُوْنَسَ مِنْهُ رُشْدٌ وَكُنْتُ
تَسْأَلُنِي عَنْ ذَوِي الْقُرْبَى مَنْ هُمْ وَإِنَّا زَعَمْنَا
أَنْ هُمْ فَأَمَّا ذَلِكَ عَلَيْنَا قَوْمَنَا *

نے یزید سے فرمایا تو اسے جواب لکھ، اگر وہ حماقت میں پڑنے
والا نہ ہوتا تو میں اسے جواب نہ لکھتا، لکھ کہ تو نے مجھ سے لکھ
کر پوچھا کہ عورت اور غلام کو مال نصیحت میں سے حصہ ملے گا،
یا نہیں تو انہیں کچھ حصہ نہیں ملے گا، البتہ انعام مل سکتا ہے، اور
تو نے لکھ کر مجھ سے بچوں کے قتل کے متعلق دریافت کیا ہے،
تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بچوں کو قتل نہیں کیا ہے
مگر یہ کہ تجھے ایسا علم ہو جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے
ساتھ (خضر علیہ السلام) کو تھا جنہوں نے بچہ کو قتل کر دیا تھا،
اور تو نے لکھ کر دریافت کیا ہے کہ یتیم کی شبیہ کب ختم ہوتی
ہے، تو یتیم کا نام اس سے اس وقت تک نہیں جائے گا تو شکیکہ
بالغ نہ ہو اور اسے عقل نہ آئے اور تو نے ذوی القربی کے
بارے میں بھی لکھا ہے تو ہماری رائے میں وہ ہم ہی لوگ ہیں،
مگر ہماری قوم نے نہ مانا۔

(قاہرہ) ذوی القربی سے مراد بنی ہاشم اور بنی مطلب ہیں، اور اس پر ابو داؤد کی روایت جو حضرت جابر بن مطعم سے مروی ہے، شاید ہے کہ
خیر کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوی القربی کا حصہ بنی ہاشم اور بنی مطلب کو دیا، اور بنی نول اور بنی عبد شمس کو چھوڑ دیا اور بنی
رائے حضرت ابن عباس اور جمہور علماء کرام کی ہے اور قوم سے مراد بنو امیہ ہے کہ جنہوں نے یہ شمس بھی حضور کے عزیزوں اور رشتہ
داروں کو نہ دیا۔

۲۱۸۲۔ عبد الرحمن بن بشر عیدی، سفیان، اسماعیل بن امیہ،
سعید بن ابی سعید، یزید بن ہرمل سے روایت کرتے ہیں، انہوں
نے بیان کیا کہ عجبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
کی طرف لکھا، اور حسب سابق روایت مروی ہے، ابو اسحاق
بیان کرتے ہیں کہ عبد الرحمن بن بشر نے سفیان سے اسی
طرح مفصل حدیث مجھ سے بھی بیان کی ہے۔

۲۱۸۳۔ اسحاق بن ابراہیم، وہب بن جریر، بن حازم، بواسطہ
اپنے والد، قیس، یزید بن ہرمل (دوسری سند) محمد بن حاتم،
ہمز، جریر بن حازم، قیس بن سعد، یزید بن ہرمل بیان کرتے
ہیں کہ عجبہ بن عامر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
کو تحریر بھیجی تھی تو جس وقت حضرت ابن عباس نے یہ تحریر

۲۱۸۲۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ الْعَدَوِيُّ
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ سَعِيدِ
بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمَزٍ قَالَ كَتَبَ
نَجْدَةَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ قَالَ
أَبُو إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ بِهَذَا الْحَدِيثِ بِمِثْلِهِ *

۲۱۸۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا
وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ بْنِ حَازِمٍ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ
سَمِعْتُ قَيْسًا يَحْدُثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمَزٍ ح وَ
حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا
بَهْزٌ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ

پڑھی اور جس وقت اس کا جواب لکھا میں موجود تھا، حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا تھا خدا کی قسم اگر مجھے یہ خیال نہ ہو تا کہ وہ بدو (فعل قبیح) میں پڑ جائے گا تو میں اس کا جواب نہ لکھتا اور اس کی آنکھیں خوش نہ ہوتیں، حضرت ابن عباسؓ نے تحریر فرمایا تو نے ان ذوی القربی کے حصہ کے متعلق لکھا تھا جس کا ذکر خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے اور تحریر کیا تھا، وہ کون لوگ ہیں تو ہمارا خیال یہی تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرائنداروں سے ہم ہی لوگ مراد ہیں، مگر ہماری قوم نے اسے نہ مانا اور یتیم کے متعلق تو نے دریافت کیا کہ اس کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے تو جب وہ نکاح کے قابل ہو جائے، اور اس کے سمجھدار ہونے کا احساس ہونے لگے اور اس کا مال اسے دیدیا جائے تو یتیمی کا حکم جاتا رہتا ہے، اور تو نے پوچھا کہ کیا حضورؐ مشرکین کی اولاد میں سے کسی کو قتل کر دیتے تھے، تو حضورؐ ان کے بچوں کو قتل نہیں کرتے تھے، لہذا ابو جہلؓ ان سے میں سے کسی کو مت قتل کر، تاوقتیکہ تجھے وہ حکمت معلوم نہ ہو جو خضرؑ کو لڑکے کے قتل کرنے کی معلوم تھی، تو نے باندی اور غلام کے متعلق بھی پوچھا تھا کہ جب وہ لڑائی میں موجود ہو تو ان کا کوئی حصہ مقرر ہے تو ان کا کوئی حصہ متعین نہیں، ہاں اگر لوگوں کے مال غنیمت میں سے انہیں کچھ حصہ دے دیا جائے۔

(تاکہ) یہی قول امام ابو حنیفہ، امام شافعی، اور جمہور علماء کرام کا ہے کہ امام جہنماسب مجھے انعام دے سکتا ہے، مال غنیمت میں سے غلام یا لوطی کو کچھ حصہ نہیں ملے گا۔

۲۱۸۴۔ ابو کریب، ابو اسامہ، ذاکہ، سلیمان، اعمش، عمار بن صلی، یزید بن ہریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نجدہ نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو لکھا پھر حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں باقی اس میں پورا واقعہ مذکور نہیں ہے، جیسا کہ دوسری حدیثوں میں ہے۔

باب (۳۰۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

سَعْدِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمَزٍ قَالَ كَتَبَ لِحَدَّثَةِ بْنِ عَامِرٍ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَسُهِدْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ حِينَ قَرَأَ كِتَابَهُ وَحِينَ كَتَبَ جَوَابَهُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاللَّهِ لَوْ أَنَّ أُرْدَةَ عَنْ تَنٍ يَفْعُ يَوْمَ مَا كَتَبْتُ إِلَيْهِ وَلَا نِعْمَةَ عَنِّي قَالَ مَكْتُبٌ إِلَيْهِ إِنَّكَ سَأَلْتَ عَنْ سَهْمِ ذِي الْقُرْبَى الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ مِنْهُمْ وَإِنَّا كُنَّا نَرَى أَنَّ قَرَابَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ نَحْنُ فَأَمَّا ذَلِكَ عَلَيْنَا فَوُثِّقْنَا وَسَأَلْتَ عَنِ الْيَتِيمِ مَنَى يَنْقُصِي يَتِمُّهُ وَإِنَّهُ إِذَا بَلَغَ النِّكَاحَ وَأُوْنِسَ مِنْهُ رُشْدٌ وَدُفِعَ إِلَيْهِ مَالُهُ فَقَدْ انْقَضَى يَتِمُّهُ وَسَأَلْتُ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتُلُ مِنْ صِبْيَانِ الْمُشْرِكِينَ أَحَدًا فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ مِنْهُمْ أَحَدًا وَأَنْتَ فَلَا تَقْتُلُ مِنْهُمْ أَحَدًا إِلَّا أَنْ تَكُونَ تَعْلَمُ مِنْهُمْ مَا عَلِمَ الْحَضِرُ مِنَ الْغُلَامِ حِينَ قَتَلَهُ وَسَأَلْتُ عَنِ الْمَرْأَةِ وَالْعَبْدِ هَلْ كَانَ لَهُمَا سَهْمٌ مَعْلُومٌ إِذَا حَضَرُوا الْبَأْسَ فَأَنْتَهُمْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ سَهْمٌ مَعْلُومٌ إِلَّا أَنْ يُخَذَّيَا مِنْ غَنَائِمِ الْقَوْمِ*

(تاکہ) یہی قول امام ابو حنیفہ، امام شافعی، اور جمہور علماء کرام کا ہے کہ امام جہنماسب مجھے انعام دے سکتا ہے، مال غنیمت میں سے غلام یا لوطی کو کچھ حصہ نہیں ملے گا۔

۲۱۸۴۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَاءَ حَدَّثَنَا زَيْدَةُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ صَبِيحٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمَزٍ قَالَ كَتَبَ لِحَدَّثَةِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَذَكَرَ نَعَضَ الْحَدِيثِ وَلَمْ يُمْ الْفِصَّةَ كِبَائِمًا مَنْ ذَكَرْنَا حَدِيثَهُمْ*

باب عَدَدِ غَزَوَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى

غزوات کی تعداد۔

۲۱۸۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدالرحیم بن سلیمان، ہشام، حصہ بنت سیرین، حضرت ام علیہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں سات جہادوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئی تھی، مگر سامان کے ساتھ رہتی تھی، میں ان کے لئے کھانا تیار کرتی تھی اور زخیبوں کا علاج معالجہ کرتی تھی، اور بھادوں کی جہاد داری کرتی تھی۔

۲۱۸۶۔ عرونانہ، یزید بن ہارون، ہشام بن حسان سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۲۱۸۷۔ محمد بن ثنیٰ اور ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابواسحاق بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن یزید استقام کی فہار پڑھانے کے لئے نکلے اور دو رکت پڑھا کر بارش کی دعا کی، اس روز میری ملاقات حضرت زید بن ارقم سے ہوئی میرے اور ان کے درمیان صرف ایک آدمی تھا میں نے ان سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے جہاد کئے ہیں؟ فرمانے لگے، انہیں، میں نے دریافت کیا کہ آپ کتنے جہادوں میں حضور کے ساتھ رہے؟ انہوں نے کہا کہ سترہ میں، پھر میں نے دریافت کیا کہ آپ نے سب سے پہلا جہاد کون سا کیا، انہوں نے کہا ذات العسیر یا عسیر۔

(فائدہ) یہ ایک مقام کانم ہے، میرت ابن ہشام میں اس غزوہ کو غزوۃ العسیر لکھا ہے، یہ واقعہ ۲ھ میں ہوا، اس میں لڑائی نہیں ہوئی تھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عسیر تک جا کر واپس تشریف لے آئے تھے، ابن ہشام بیان کرتے ہیں کہ مدینہ آنے کے بعد سب سے پہلا غزوہ وہاں ہوا ہے لیکن اس میں بھی لڑائی نہیں ہوئی تھی۔

۲۱۸۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن آدم، زہیر، ابواسحاق، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جہاد کے اور ہجرت کے بعد آپ نے صرف ایک ہی جہاد کیا ہے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۱۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ عَنْ خَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتْعَ غَزَوَاتٍ أَحْلَفْتُهُمْ فِي رَحَالِهِمْ فَأَصْنَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ وَأَذْأِي الْحَرْحَى وَأَقُومُ عَلَى الْمَرْضَى *

۲۱۸۶۔ وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۲۱۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ خَرَجَ يَسْتَسْقِي بِالنَّاسِ فَصَلَّى وَرَكَعَتَيْنِ ثُمَّ اسْتَسْقَى قَالَ فَلَقِيتُ يَزِيدَ بْنَ أَرْقَمَ وَقَالَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ غَيْرُ رَجُلٍ أَوْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ رَجُلٌ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ كَمْ غَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سِتْعَ عَشْرَةَ فَقُلْتُ كَمْ غَزَوْتُ أَنْتَ مَعَهُ قَالَ سِتْعَ عَشْرَةَ غَزَوَةٌ قَالَ فَقُلْتُ فَمَا أَوَّلُ غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَالَ ذَاتُ الْعُسَيْرِ أَوْ الْعُسَيْرِ *

(۲۱۸۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَرْقَمَ سَمِعَهُ مِنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا سِتْعَ عَشْرَةَ غَزَوَةً وَحَاحَ نَعْدًا مَا

جسے جتہ الوداع کہتے ہیں۔

۲۱۸۹۔ زبیر بن حرب، روح بن عبادہ زکریا، ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں انہیں جہادوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا، البتہ بدر اور احد میں شریک نہیں تھا، میرے والد نے مجھے روک دیا تھا، جب احد کے دن (میرے والد) عبد اللہ شہید ہو گئے تو پھر کسی بھی جہاد میں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ نہیں چھوڑا۔

۲۱۹۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زید بن اہباب (دوسری ہند) سعید بن محمد الجری، ابو حمیلہ، حسین بن واقد، حضرت عبد اللہ بن بریدہ، اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جہاد کے اور ان میں سے آٹھ غزوات میں لڑائی کی، ابو بکر راوی نے ”نہن“ کا لفظ ذکر کیا ہے، اور اپنی روایت میں ”ن“ کے بجائے ”حدھی“ عبد اللہ بن بریدہ ”کہا ہے۔

۲۱۹۱۔ احمد بن حنبل، معمر بن سنان، کہس، ابن بریدہ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سولہ جہاد کئے۔

۲۱۹۲۔ محمد بن عباد، حاتم بن اسماعیل، یزید بن ابی سعید سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، فرما ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات جہاد کئے ہیں اور جو فکر آپ روک کر کرتے ان میں نو مرتبہ میں شریک رہا، ایک مرتبہ ہمارے سردار حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے، اور دوسری مرتبہ حضرت اسامہؓ زید تھے۔

۲۱۹۳۔ حمید بن سعید، حاتم سے اسی سند کے ساتھ روایت

ہا جَرَحَتْ لَمْ يَحْجُ غَيْرَهَا حَجَّةُ الْوَدَاعِ *

۲۱۸۹۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي حَرْبٍ حَدَّثَنَا رُوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَالَ جَابِرٌ لَمْ أَشْهَدْ تَدْرًا وَلَا أَحَدًا مَنَعَنِي أَبِي فَلَمَّا قُتِلَ عَبْدُ اللَّهِ يَوْمَ أُحُدٍ لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ قَطْ *

۲۱۹۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ح وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَرَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو تَمِيمَةَ قَالَ جَمِيعًا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَاتَلَ فِي ثَمَانٍ مِنْهُنَّ وَلَمْ يَقُلْ أَبُو بَكْرٍ مِنْهُنَّ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ *

۲۱۹۱۔ وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ كَهْمَسٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً *

۲۱۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ يَقُولُ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً وَخَرَجْتُ فِيمَا يَخْتَصُّ مِنَ الْيُعُوثِ سِتْعَ غَزَوَاتٍ مَرَّةً عَلَيْنَا أَبُو بَكْرٍ وَمَرَّةً عَلَيْنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ *

۲۱۹۳۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ

یہذا البشاد غیر اَنَّهُ قَالَ فِیْ کِتَابِنَا سَبَّحَ
مروی ہے، باقی اس میں دونوں جگہ سات کا عدد مذکور ہے۔
غزوات *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات کی تعداد کے متعلق اصحاب میرے اختلاف کیا ہے، ابن سعد نے ان کا شمار مفصلاً بالترتیب کیا ہے اور ان کی تعداد ستائیس غزوات اور چھپن سر یہ ہیں، جن میں سے نو میں لڑائی ہوئی ہے، تفصیل یہ ہے، ابودر۔ ۱۔ احد۔ ۲۔ مریض۔ ۳۔ خندق۔ ۴۔ قرطبہ۔ ۵۔ خیبر۔ ۶۔ فتح مکہ۔ ۷۔ حنین۔ ۸۔ طائف اور حضرت برید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو آٹھ ذکر کر کے ہیں، تو ظہرانہوں نے فتح مکہ کا ذکر نہیں کیا ہے، کیونکہ ان کا مذہب یہ ہو گا کہ مکہ صلح ہو چکا ہے، جیسا کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا قول ہے، باقی جو علاقے کرام کے نزدیک کم یزور شیعہ فتح ہو چکے، مخرج کہتا ہے، یہی صواب اور درست ہے، اور سر یہ اسے کہتے ہیں کہ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود تشریف نہیں لے گئے۔ واللہ اعلم۔

باب (۳۰۵) غزوہ ذات الرقاع۔

۲۱۹۳۔ ابو عامر عبد اللہ بن براد اشعری، محمد بن العلاء ہمدانی، ابوسامہ، برید بن ابی بردہ، حضرت ابوبردہ، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کو نکلے اور ہم چھ آدمیوں کے حصہ میں ایک لونٹ تھا، جس پر باری باری ہم چڑھتے تھے، پالا آخر ہمارے پاؤں زخمی ہو گئے اور میرے بھی دونوں پیر زخمی ہو گئے اور ناخن گر پڑے، ہم نے ان زخموں پر چھترے لپیٹے، اس وجہ سے اس جہاد کا نام غزوہ ذات الرقاع پڑ گیا، حضرت ابوبردہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حدیث بیان کی، پھر اس کا بیان کرنا انہیں ناگوار محسوس ہوا، گویا کہ وہ اپنے کسی عمل کا اظہار اور افتاء کرنا نہیں چاہتے تھے، حضرت ابوسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ برید کے علاوہ دوسرے راویوں نے اس حدیث میں یہ بھی زید بنی کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس محنت کا بدلہ دے گا۔

باب (۳۰۶) بغیر کسی حاجت کے کافر سے جہاد میں امداد لینے کی ممانعت۔

۲۱۹۵۔ زبیر بن حرب، عبد الرحمن بن مہدی، مالک (دوسری سند) ابوطاہر، عبد اللہ بن وہب، مالک ابن انس، فضیل بن ابی عبد اللہ، عبد اللہ بن یزید اسلمی، عبد اللہ بن زبیر، حضرت عائشہ

(۳۰۵) بَابُ غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ *

۲۱۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو غَامِرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَأَبِي غَامِرٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِي بَرزَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ وَرَحْنُ سَيْفَةٍ نَفَرْنَا بَعِيرٍ نَعْقِبُهُ قَالَ فَفَقِيتُ أَفْدَامَنَا فَمَنْتُ قَدْ مَاتَ وَسَقَطَتْ أَطْعَامِي فَكَبَّيْنَا نَاهُ عَلَى أَرْحَلِنَا الْحَرَقِ فَسَمِعْتُ غَزْوَةَ ذَاتِ الرِّقَاعِ لَمَّا كُنَّا نَعْصَبُ عَلَى أَرْحَلِنَا مِنَ الْحَرَقِ قَالَ أَبُو بَرْزَةَ فَحَدَّثَ أَبُو مُوسَى بِهَذَا الْحَدِيثِ ثُمَّ كَرِهَ ذَلِكَ قَالَ كَأَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَكُونَ شَيْفًا مِنْ غَمَلِهِ أَفْشَاهُ قَالَ أَبُو أَسَمَةَ وَزَادَنِي غَيْرُ بُرَيْدٍ وَاللَّهُ لَمُحَرِّ يَوْمٍ *

(۳۰۶) بَابُ كَرَاهَةِ الْإِسْتِعَانَةِ فِي الْغَزْوِ بِكَافِرٍ *

۲۱۹۵۔ حَدَّثَنَا زُبَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو رَحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ ابْنِ أَبِي الْوَيْحِ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ محترمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی طرف تشریف لے چلے، جب مقام حرۃ الوبرہ (مدینہ سے چار میل کے فاصلہ) پر پہنچے تو حضور کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا، جس کی بہادری اور اوصالت کا شہرہ تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے جب اسے دیکھا تو خوش ہوئے، جب وہ آپ سے ملا تو اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں اس لئے آیا ہوں کہ آپ مجھے ساتھ چلوں، اور جو ملے اس میں سے حصہ پاؤں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کیا تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہو؟ اس نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا، لوٹ جا، میں مشرک سے مدد نہیں لیتا، پھر آپ چلے، جب شہرہ پر پہنچے تو وہ شخص پھر آپ سے ملا، اور وہی کہا، جو پہلے کہا تھا، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی وہی جواب دیا جو پہلے جواب دیا تھا، کہ لوٹ جا، میں مشرک سے مدد نہیں لیتا، چنانچہ وہ چلا گیا، اس کے بعد وہ آپ سے مقام بیداء میں ملا، آپ نے اس سے وہی فرمایا جو پہلی مرتبہ فرمایا تھا کہ تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہے؟ وہ بولا جی ہاں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو چل۔

(فائدہ) اگر ضرورت ہو اور کافر مسلمان کا خیر خواہ بھی ہو تو امداد لینا جائز ہے، اور جب کافر لڑائی میں مسلمانوں کے ساتھ شریک ہو گا تو اسے انعام ملے گا، حصہ نہیں دیا جائے گا، امام مالک، ابو حنیفہ، اور شافعی اور جمہور علماء کرام کا یہی مسلک ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

وَحَبِ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ اللَّهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدٍ الْأَسَدِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَدْرٍ فَلَمَّا كَانَ بِحَرَةِ الْبَيْرَةِ أَذْرَكُهُ رَجُلٌ قَدْ كَانَ يُذَكِّرُ مِنْ حَرَاءٍ وَنَحْلَةٍ فَمَرَحَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَأَوْهُ فَلَمَّا أَذْرَكُهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَفْتُ بِأَتْعَنَ وَأَصِيبَ مَغَلٍّ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَمَّنْ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ قَالَ لَا قَالَ فَارْجِعْ فَلَنْ أَسْتَعِينَ بِمُشْرِكٍ قَالَتْ ثُمَّ مَضَى حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالشَّحْرِهَةِ أَذْرَكُهُ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ قَالَ فَارْجِعْ فَلَنْ أَسْتَعِينَ بِمُشْرِكٍ قَالَ ثُمَّ رَجَعَ فَأَذْرَكُهُ بِالْبَيْدَاءِ فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ تَوَمَّنْ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلِقْ *

الحمد للہ کہ صحیح مسلم شریف جلد دوم ختم ہوئی

وَقَالَ اللَّهُ لَا تَتَذَكَّرُونَ فِي حُجَّتِكُمْ بَعْدَ حُجَّتِ اللَّهِ وَلَئِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُوا أَمْرِي وَلَا تَعْصُوا أَمْرَ النَّاسِ مِنْ بَعْدِ اللَّهِ وَلْيَعْلَمِ اللَّهُ أَنْتُمْ أُولَئِكَ أَجْمَلُونَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، جو کچھ تم کو دے گا اس کو لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو

ریاض الصالحین مترجم

عربی، اُردو

مصنف
امام محی الدین ابنی زکریا یحییٰ بن شرف النووی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۷۴۹ھ)

ترجمہ و فوائد
مولانا عابد الرحمن صدیقی

ادارۃ الامیات لاہور - کراچی
پاکستان